جلد اول

تاریخ پشاور

مشتمل بر روایات اقوام و حالات اراضیات مضافہ و حکام سابقہ

حسب ہدایت نامہ

جناب فنانشل کمشنر صاحب بہادر منظور شدہ مہتمم بندوبست وغیرہ واسطے ملکیت میں

بموجب منشاء

جناب کپتان اے جی ہیسٹنگز صاحب بہادر

مہتمم بندوبست پشاور

زیر اہتمام اسے جناب منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست

بحکم جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

گلوب پبلشرز اردو بازار لاہور۔ فون ۷۲۳۶۳۲

هو المستعان

تاریخ پشاور

مشعر رواجات اقوام مالکان اراضیات مصدقہ حکام بندوبست

عہد معدلت مہد

جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلینڈ وغیرہ دام ملکہا آمین

بموجب منشا

جناب کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر

مہتمم بندوبست پشاور

زیر اہتمام رائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تیار ہوکر

حسب الحکم جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

گلوب پبلشرز اردو بازار۔ لاہور۔ فون: ۶۲۴۶۲۳

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اول	۵	کیفیت اقسام کاہ ضلع پشاور۔	۷۵ و ۷۶
″	″	فہرست کاہائے ضلع پشاور۔	۷۷ تا ۸۴
″	″	حال باغات۔	۸۵
″	″	ذکر حیوانات۔	۸۶ و ۸۷
″	″	حال جانوران شکاری۔	۸۷
″	″	فہرست حیوانات۔	۸۸ تا ۱۱۷
″	۶	چہاونیہا و پولیس و سڑکہائے و پڑاؤ۔	۱۱۸
″	″	ایضاً خاص پشاور۔	۱۱۸
″	″	چہاونی کوہ چراٹ۔	۱۱۸ و ۱۱۹
″	″	چہاونی نوشہرہ۔	۱۱۹
″	″	چہاونی مردان۔	۱۱۹ و ۱۲۰
″	″	تذکرہ پولیس۔	۱۲۰
″	″	تذکرہ سڑکہائے و پڑاؤہا۔	۱۲۰ و ۱۲۱
″	″	نقشہ مکانات مفید عام واقع ضلع پشاور۔	۱۲۱ و ۱۲۲
″	″	فہرست سڑکہائے فوجی و تجارتی ضلع پشاور۔	۱۲۳ تا ۱۴۰
″	۷	دربیان آبادیہائے قصبات و موضع کلان	۱۴۱ تا ۱۴۸
″	″	نقشہ اون زیارتوں اور مسجدون کا جنکو پشاور مین لوگ متبرک جانتے ہین۔	۱۴۸ تا ۱۴۹
″	″	نقشہ مکانات اہل ہنود۔	۱۵۰ تا ۱۵۲

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اول	۶	نقشہ مکانات مشہورہ جو خاص پشاور و نواح مین قابل دید ہین۔	۱۵۳ و ۴
//	//	نقشہ سرائے مسافران۔	۱۵۵ و ۵
//	//	نقشہ حرفہ کاری مشہورہ۔	۱۵۶ تا ۱۰
//	//	کیفیت دیہات تپہ خلیل۔	۱۶۱ تا ۷
//	//	کیفیت دیہات تپہ مہمند۔	۱۷۸ تا ۱۲
//	//	کیفیت دیہات تحصیل داؤد زائی۔	۱۹۳ تا ۰۶
//	//	کیفیت دیہات تحصیل دوآبہ۔	۲۰۷ تا ۲۰
//	//	کیفیت دیہات تحصیل یوسف زائی۔	۲۲۱ تا ۲۹
//	//	تپہ امان زائی۔	۲۳۰ تا ۵
//	//	تپہ رزڑ۔	۲۳۵ تا ۳۹
//	//	تپہ اوتمان زائی۔	۲۴۰ تا ۵۶
//	//	تپہ بالی زائی۔	۲۵۷ تا ۴
//	//	کیفیت دیہات تحصیل ہشت نگر۔	۲۷۴ تا ۸۸
//	//	نقشہ ڈھیریان۔	۲۸۹ تا ۹۰
//	//	کیفیت دیہات تحصیل نوشہرہ۔	۲۹۱ تا ۳۰۲
//	//	تپہ خٹک۔	۳۰۳ تا ۱۵
//	۸	تذکرہ میلہ ہاء و زیارت۔	۳۵۸
//	//	میلہ جات اہل اسلام۔	۳۵۸

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اول	۰	میلہ جات اہل ہنود۔	۳۵۹ و ۳۶۰
״	״	فہرست میلہ جات موقوعہ ضلع پشاور۔	۳۶۰ تا ۳۷۰
״	״	فہرست زیارات ہا موقوعہ ضلع پشاور۔	۳۷۱ تا ۳۷۴
۲	۰	فہرست فرمانروایان ضلع پشاور از زمانہ احمد شاہ ابدالی تا آخر عملداری سکہان۔	۳۷۵
״	۲	حالات قوم خٹک	۳۷۶
״	״	شجرہ نسب رئیسان قوم خٹک جنکا دارالریاست موضع اکوڑہ تہا۔	۳۷۷
״	״	حال ریاست خاندان خٹک شاخ اکوڑہ۔	۳۷۸ تا ۳۸۲
״	۳	طرز حکومت عملداری ہا سابق از عہد احمد شاہ درانی۔	۳۸۲ تا ۳۸۴
״	״	فہرست خراج زمینات و رقوم متفرق محصولات وغیرہ جو عملداریہائے سابق مین لیجاتی تہی	۳۸۴ و ۳۸۵
״	״	انتظام عملداری بارک زائی۔	۳۸۵ و ۳۸۶
״	״	انتظام اوائل عملداری سکہان زیر حکومت کنور نونہال سنگہ۔	۳۸۶ و ۳۸۷
״	״	انتظام عملداری سکہان زیر حکومت سردار تیج سنگہ۔	۳۸۷ و ۳۸۸
״	״	الیضاً ابی طاویلہ صاحب۔	۳۸۸ و ۳۸۹
״	״	الیضاً سردار تیج سنگہ	۳۸۹ و ۳۹۰
״	״	الیضاً شیر سنگہ اٹاریوالہ۔	۳۹۰ و ۳۹۱
״	״	تفصیل رقوم جاگیرداران و مواجبخواران آخر عملداری سکہان بہ ضبطی ریاست مذکور۔	۳۹۲
۳	۰	دربیان حالات نسب مالکان ضلع وطریق معاش ودیگر ساکنین ضلع۔	۳۹۴
״	۱	دربیان اصل نسب مردمان قوم افغان۔	۳۹۴ تا ۴۰۰

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۲	دربیان مفصل حال اقوام افغانان ضلع پشاور۔	۴۰۶ تا ۴۰۹
〃	۳	دربیان تقسیم اراضی افغانان ضلع پشاور۔	۴۱۰ تا ۴۳۷
〃	〃	شجرہ نسب کل اقوام مالکان ضلع پشاور تا مورثان آباد کنندگان موضع۔	۴۳۸ تا ۴۴۱
〃	〃	فہرست اقوام افغانان جنکے آدمیونکا سلسلہ نسب قیس عبد الرشید تک پہونچتا ہے۔	۴۴۱
〃	〃	فہرست اقوام افغان جنکے لوگونکا سلسلہ نسب قیس عبد الرشید تک نہین پہونچ سکا۔	۴۴۲ تا ۴۴۳
〃	〃	فہرست اقوام مختلف غیر افغان۔	۴۴۴ تا ۶۳۳
〃	۴	دربیان حال خاندان ہاء معزز ضلع پشاور معہ ذکر کرسی نشینان و میونسپل و ڈسٹرکٹ کمیٹی و فہرست ساہوکاران و خانہ شماری و مردم شماری و مذاہب حال خاندانہائے معزز۔	۶۳۴
〃	〃	حال خاندان اربابان مہمند معہ شجرہ نسب۔	۶۳۵ تا ۶۴۰
〃	〃	حال خاندان اربابان خلیل معہ شجرہ نسب۔	۶۴۱ تا ۶۵۰
〃	〃	حال خاندان قوم سدوزائی وزیر خیل معہ شجرہ نسب۔	۶۵۱ تا ۶۵۳
〃	〃	حال خاندان اورک زائی معہ شجرہ نسب۔	۶۵۴ تا ۶۵۶
〃	〃	حال خاندان قاضی جیلان پشاور معہ شجرہ نسب۔	۶۵۷ تا ۶۵۹
〃	〃	حال خاندان قمر الدین خان چمکنی معہ شجرہ نسب۔	۶۶۰ تا ۶۶۲
〃	〃	حال خاندان افریدیخان ملازائی ایضاً۔	۶۶۳ تا ۶۶۴
〃	〃	حال خاندان شیخ مظفر خان شیخان ایضاً۔	۶۶۵ تا ۶۶۷
〃	〃	حال خاندان تیمور شاہ سدوزائی معہ شجرہ نسب۔	۶۶۸ و ۶۶۹
〃	〃	حال خاندان در تحصیل یوسفزائی۔	۶۶۹ و ۶۷۰
〃	〃	حال خاندان خوانین ہنڈ سدھوم۔	۶۷۰ و ۶۷۱

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۴	حال خاندان خوانین تورو۔	۶۷۱ و ۶۷۲
رر	رر	حال خاندان خوانین ہوتی مردان۔	۶۷۲ و ۶۷۳
رر	رر	حال خاندان میر افضل خان دولت زائی۔	۶۷۴
رر	رر	حال خاندان نصراللہ خان اسمعیل زائی۔	۶۷۵
رر	رر	حال خاندان ہائے تحصیل اوتمان بلاق۔	۶۷۶ و ۶۷۷
رر	رر	حال خاندان محمد امیر خان خضر زائی شیوہ والہ۔	۶۷۷ و ۶۷۸
رر	رر	حال خاندان حبیب خان کہونڈہ۔	۶۷۸ و ۶۷۹
رر	رر	حال خاندان سید غزن خان ٹوپی۔	۶۷۹ و ۶۸۰
رر	رر	حال خاندان احمد خان کلابٹ۔	۶۸۰ و ۶۸۱
رر	رر	حال خاندان خان بہادر خان ہنڈا۔	۶۸۱ و ۶۸۲
رر	رر	حال خاندان خداداد خان اسمعیلہ۔	۶۸۲ و ۶۸۳
رر	رر	حال خاندانہائے تحصیل دوآبہ داؤدزائی معہ شجرہ نسب۔	۶۸۳ تا ۶۸۵
رر	رر	حال خاندان ملک سکندر خان واقع مشہ خلیل۔	۶۸۵ و ۶۸۶
رر	رر	حال خاندان ارباب شاہ پسند خان کلبلہ۔	۶۸۶ تا ۶۸۷
رر	رر	حال خاندان خوانین چار پیزہ۔	۶۸۸
رر	رر	حال خاندان خوانین خزانہ۔	۶۸۹ و ۶۹۰
رر	رر	حال خاندانہائے معززز تحصیل ہشت نگر۔	۶۹۰ و ۶۹۱
رر	رر	حال خاندان ہشم خان عمرزائی۔	۶۹۱ و ۶۹۲

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۴	حال خان میر حسن خان تنگی برہ زائی -	۶۹۲ تا ۶۹۳
//	//	حال خاندان اکرم خان علی خیل -	۶۹۴ تا ۶۹۵
//	//	حال خاندان حکومت خان پڑانگ -	۶۹۶ و ۶۹۷
//	//	حال خاندان مومن خان پوپل زائی -	۶۹۷ و ۶۹۸
//	۵	در بیان اخلاق و عادات و طرز وضع و زبان و علم و رسومات شادی و غمی وغیرہ و تذکرہ اسلحہ و نقود و مضروب و تجارت منڈی ہا، و حال قحط سالی معہ حال پیداوار -	۶۹۸
//	//	حال اخلاق و عادات افغانان -	۶۹۹ تا ۷۰۵
//	//	طرز و وضع و زبان ضلع وغیرہ -	۷۰۶ و ۷۰۷
//	//	حال علم -	۷۰۷ تا ۷۱۱
//	//	حال تعلیم و طریق ملاقات و مہمان نوازی و ذرائع نمبرداری -	۷۱۱ تا ۷۱۳
//	//	حال چال چلن و تعیش و شوق شکار و راگ -	۷۱۴ و ۷۱۵
//	//	ذکر قرضہ اور اوسکی ضرورت و انعام کا -	۷۱۵ تا ۷۲۱
//	//	نقشہ کھیلون کا جو اس ضلع مین کھیلتے ہین -	۷۲۲ تا ۷۳۲
//	//	کیفیت لباس باشندگان ضلع پشاور -	۷۳۳ تا ۷۴۲
//	//	فہرست پارچہ ہا، پوشیدنی ساکنان ضلع پشاور معہ تصاویر -	۷۴۳ تا ۷۶۴
//	//	حال زیور ہا، مروج ضلع معہ فہرست و تصاویر -	۷۶۵ تا ۸۰۱
//	//	ذکر ترکیب اغذیہ و طریق خورش باشندگان ضلع پشاور -	۸۰۱ تا ۸۰۶
//	//	فہرست لبنیات ضلع پشاور -	۸۰۷ تا ۸۰۹
//	//	فہرست میوہ جات جو شہر مین بکتے اور کھانے مین آتے ہین -	۸۰۹ تا ۸۱۹

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۵	کیفیت ظروف و دیگر اشیاء قابل استعمال باشندگان ضلع پشاور۔	۸۱۹ تا ۸۲۰
//	۶	فہرست ظروف و دیگر اشیاء ضروری الاستعمال باشندگان ضلع معہ تصاویر۔	۸۲۱ تا ۸۳۸
//	۷	حال رسوم شادی۔	۸۳۹
//	//	ذکر مخنثون کا۔	۸۴۰ تا ۸۴۱
//	//	رواج شادی۔	۸۴۲ تا ۸۶۶
//	//	ذکر بعض رسوم شادی جو خاندان قوم سید گیلانی سکنہ پشاور مین رائج ہین جو عام رسوم	۸۶۷ تا
		شادی اہل اسلام سے بطور مستثنٰے ہین۔	۸۷۶
//	//	تذکرہ رسوم ماتمداری معہ نقشہ۔	۸۷۷ تا ۸۸۸
//	//	کیفیت اسلحہ ضلع پشاور معہ فہرست و تصاویر۔	۸۸۹ تا ۹۰۰
//	//	حال نقود مضروب مروجہ موجودہ ضلع پشاور معہ فہرست۔	۹۰۱ تا ۹۰۶
//	//	فہرست اوزان مروجہ ضلع۔	۹۰۷ تا ۹۰۸
//	//	نقشہ تجارت ضلع پشاور۔	۹۰۹ تا ۹۲۵
//	//	نقشہ تجارت اجناس پیدائش خاص ضلع پشاور جو دیگر اضلاع کو جاتے ہین۔	۹۲۶ تا ۹۲۹
//	//	نقشہ منڈیہا موقوعہ ضلع پشاور۔	۹۳۰ تا ۹۴۸
//	//	حال قحط سالی۔	۹۴۹ و ۹۵۰
۴	۰	متعلق تشخیص جمع بندوبست حال۔	۹۵۰
//	۱	درباب تشخیص جمع۔	۹۵۰ تا ۹۵۶
//	۲	گوشوارہ جنس وار پشاور۔	۹۵۷ تا ۹۵۹

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۴	۱	نقشہ مجملی حالات چکلہ ہا، تحصیل وار بحساب ایکڑ بابت ضلع پشاور۔	۹۶۰ تا ۹۶۹
"	"	نقشہ زرمطالبہ سالانہ تحصیلوار ضلع پشاور۔	۹۷۰ تا ۹۷۲
"	"	حال پیداوار۔	۹۷۳ تا ۹۹۶
"	"	نقشہ پیداوار فی چاہ بابت چکلہ چاہی تحصیل نوشہرہ۔	۹۹۷ تا ۱۰۰۳
"	"	نقشہ پیداوار فی قلبہ بابت چکلہ باڑہ تحصیل پشاور۔	۱۰۰۴ تا ۱۰۰۹
"	"	گوشوارہ قلبہ ہا، چکلہ وار۔	۱۰۱۰ تا ۱۰۱۳
"	"	کیفیت آلات کشاورزی زمینداران ضلع پشاور معہ فہرست تصاویر۔	۱۰۱۴ تا ۱۰۴۰
"	"	فہرست مزدوری متعلقہ زراعت ضلع پشاور۔	۱۰۴۱ تا ۱۰۴۳
"	"	تخمینہ خرچ سالیانہ مزدور زمینداری بابت ضلع پشاور۔	۱۰۴۴ تا ۱۰۵۱
"	۲	ذکر مین رقوم سوائی کی۔	۱۰۵۲
"	"	حال سیرابی۔	۱۰۵۳ تا ۱۰۵۴
"	"	تذکرہ رقوم سوائی کل ضلع۔	۱۰۵۴ تا ۱۰۵۶
"	"	نقشہ قانونگویان ضلع پشاور۔	۱۰۵۷
"	"	حال ذیلداران۔	۱۰۵۸ تا ۱۰۶۲
"	"	حال اون معتبرون کا جو ذیلدار مقرر نہین ہوے۔	۱۰۶۳ تا ۱۰۶۵
"	"	فہرست اون اشخاص کی جنہون نے بند وبست مین امداد دی اور نامی ہین۔	۱۰۶۵ تا ۱۰۶۷
۵	۰	دربیان تذکرہ کارروائی بند وبست اور اُسکی نتایج کے۔	۱۰۶۹
"	۱	دربیان حقوق مالکان وسرکار وتذکرہ مالگذاری ایام سلف تابند وبست حال۔	۱۰۶۹ تا ۱۰۷۳

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۵	۲	در بیان صورت ضلع جو بندوبست کیوقت تھی ۔	۱۰۷۳ تا ۱۰۸۰
"	"	حالات مزارعان بر بنیاد رواج ملک ۔	۱۰۸۰ تا ۱۰۸۳
"	"	حال نمبرداران ۔	۱۰۸۳ تا ۱۰۸۵
"	"	حال مقدمات آبپاشی و بٹوارہ ۔	۱۰۸۵ تا ۱۰۸۹
"	۳	در بیان جاگیرات و معافیات و انعامات نمبرداران و ملکان و مالکان و خوانین معہ تذکرہ جمع رعایتی مال معافی و جاگیر وغیرہ لاخراج ۔	۱۰۸۹ تا ۱۱۰۳
"	۴	تذکرہ رواجات تقسیم ترکہ و آبپاشی و برد و برآمد دریا و حد براری ۔	۱۱۰۳ تا ۱۱۰۵
"	۴	اختیار بیوہ نسبت انتقال حقیت خواہ بیع و رہن و ہبہ و وصیت ۔	۱۱۰۵ تا ۱۱۱۰
"	"	اختیار مالک درباب انتقال حقیت موروثی و پیدا کردہ ذات خاص ۔	۱۱۱۰ تا ۱۱۱۳
"	"	اقرارنامہ رواج عام قوم وار تپہ خلیل و تپہ مہمند و تپہ قصبہ بکرام تحصیل پشاور مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر و رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	۱۱۱۳ تا ۱۱۸۲
"	"	اقرارنامہ رواج عام قوم وار تپہ داؤدزائی ضلع پشاور مصدقہ اے جی کپتان ہسٹنگز صاحب بہادر و رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	۱۱۸۳ تا ۱۲۳۰
"	"	اقرارنامہ رواج عام قوم وار مالکان دیہات تپہ دوآبہ تحصیل داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر و رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	۱۲۳۱ تا ۱۲۷۰
"	"	اقرارنامہ رواج عام قوم وار تپہ خالصہ خٹک تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر و رائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	۱۲۷۱ تا ۱۳۱۸
"	"	اقرارنامہ رواج عام قوم وار تپہ اوتمان نامہ و رزڑ و کمال زائی و امان زائی و بائی زائی	

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
		تحصیل یوسفزائی و اوتمان بلاق ضلع پشاور مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر	۱۳۱۹ تا
		ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	۱۳۶۴
۵	۴	اقرارنامہ رواج عام تقسیم ترکہ مالکان دیہات تحصیل ہشت نگر ضلع پشاور مصدقہ کپتان	۱۳۶۵ تا
		اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	۱۴۰۹
//	//	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی ندی باڑہ نویسانیدہ مالکان دیہات مصدقہ لفٹنٹ اے	۱۴۱۰ تا
		جی ایل منٹگمری صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست	۱۴۳۳
۶	//	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی جوئی شیخ نویسانیدہ مالکان دیہات مصدقہ لفٹنٹ اے جی ایل منٹگمری	۱۴۳۴ تا
		صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ۔	۱۴۴۸
//	//	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی دریائے ناگمان مصدقہ منشی نورالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست	۱۴۴۹ تا
		تحصیل پشاور بمقام گورکھتڑی ۔	۱۴۵۶
//	//	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی خور رنگیری وجبہ خوڑ و خوڑ لڈور نویسانیدہ مالکان	۱۴۵۷ تا
		دیہات مصدقہ منشی نورالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست تحصیل پشاور ۔	۱۴۶۴
//	//	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی کٹھہ ہائے دریائے آبازائی تپہ دوآبہ تحصیل دوآبہ	۱۴۶۵ تا
		داؤدزائی ضلع پشاور نویسانیدہ مالکان تپہ مذکور مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب	۱۴۸۵
		ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	
//	//	اقرارنامہ رواج عام متعلقہ آبپاشی کٹھہ ہائے اول دریائے کابل دوم شاخ دریا سوم	۱۴۸۶ تا
		دریائے شاہ عالم چہارم نالہ بودہنی علاقہ داؤدزائی نویسانیدہ مالکان دیہات داؤدزائی	۱۵۲۱
		مصدقہ لفٹنٹ منٹگمری صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
〃	〃	رواج عام دریائے آبازائی واقعہ زائی وغیرہ جندی پرگنہ ہشت نگر ضلع پشاور مصدقہ مرزا احمد بیگ سپرنٹنڈنٹ۔	۱۵۲۱ تا ۱۵۳۸
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حد براری دیہات انیروسے و آنزوسے دریائے لنڈہ واقعہ تحصیل نوشہرہ مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۵۳۹ تا ۱۵۶۰
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حد براری دیہات بغلی دریائے لنڈہ واقعہ تحصیل نوشہرہ مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۵۶۱ تا ۱۵۷۴
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حد براری دیہات انیروئے آب و آنزوئے دریار آبازائی بموجب دفعہ ۱۴ قانون ہفتم سنہ ۱۸۲۵ء واقعہ تپہ دوآبہ تحصیل داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۵۷۵ تا ۱۶۰۰
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حد براری دیہات بغلی دریائے آبازائی واقعہ تپہ دوآبہ تحصیل دوآبہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۶۰۱ تا ۱۶۰۶
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حد براری دیہات انیروئے آب دریائے ناگمان بموجب دفعہ ۱۴ قانون ہفتم سنہ ۱۸۲۲ء واقعہ تپہ داؤدزائی تحصیل دوآبہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۶۰۷ تا ۱۶۲۶
〃	〃	اقرارنامہ درباب شرائط حد براری دیہات بغلی دریائے ناگمان واقعہ تپہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۶۲۷ تا ۱۶۴۰

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
״	۴	اقرارنامہ درباب شرائط مدبراری دیہات اثیر مسے آب و آنرو ہرآب دریائے شہالم بموجب دفعہ ۱۴ قانون ۲۲ [illegible] واقعہ تپہ دادوزائی مصدقہ کپتان اے جی ہیسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۶۲۱ تا ۱۶۵۰
״	۴	اقرارنامہ درباب شرائط مدبراری دیہات بغلی دریائے شہالم واقعہ تپہ دادوزائی تحصیل دوآبہ دادوزائی مصدقہ کپتان اے جی ہیسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۶۵۱ تا ۱۶۶۲
״	۵	تذکرہ انتظام کارروائی پیمائش وتصدیق وتیاری مسل بندوبست وذکر آمدنی وخرچ بندوبست۔	۱۶۶۳ تا ۱۶۸۲

دیباجہ

بعد تحمید خالق کون و مکان - و تقدیس خداوند جہان مخفی نرہے کہ تواریخ ضلع پشاور راقم **گوپال داس** ساکن لاہور اکسٹرا اسسٹنٹ متعینہ بندوبست نے درمیان ۱۸۶۹ء لغایت ۱۸۷۴ء بایام ماموری بندوبست بہ معیت **کپتان ای جی ہیسٹنگز** صاحب مہتمم بندوبست بعاد ضلع مذکور مرتب کی ہے جو حالات تواریخی ہین وہ تو اکثر کتب تواریخ سے انتخاب کئے گئے ہین اور جو حالات قومی ہین وہ تحقیقات سے اور جو حالات عملداریہائے سابقہ ہین وہ دفتر سلاطین سابقہ سے نکالے گئے ہین اور اکثر حالات باعث ملاحظہ کل ضلع اپنی چشم دیدہ ہین اور جو حالات متعلق تشخیص و حقوق ہین وہ اکثر اپنے عہدہ کے سبب سے خود مرتب کرے ہین اور اقوام سرحدی کے حالات معرفت صاحبان ارباب کے جنکا تعلق زیادہ تر اوس قوم سے ہے حاصل کئے ہین - حتی الامکان اسکی ترتیب مین امداد واقفکاران اشخاص مسن و معزز باشندگان ضلع سے اور قانونگویان واقفکار سے لی گئی ہے اور یہہ موقعہ اسکی ترتیب کا اسواسطے عمدہ مجھکو ملا ہے کہ ہر ایک قصبہ و دیہہ اِس ضلع کو مینے بچشم خود دیکھا ہے - صاحبان مبصر سے امیدہے کہ اگر کہین سہو و خطا اسمین ملاحظہ فرماوین تو اوسکو کرم سے معاف فرماوین - مضامین اس تواریخ کے سات باب پر منقسم ہین اور ابواب مین جو فصول ہین وہ حسب ذیل ہین +

ابواب	فصول
باب اوّل دربیان جغرافیہ وآثار قدرتی ضلع۔	**فصل** اوّل۔ دربیان جغرافیہ معہ تذکرہ کوہ ہائے وبحار + **فصل** دوم۔ دربیان آبپاشی انہار + **فصل** سوم۔ دربیان آب وہوا وبارش ومعدنیات + **فصل** چہارم۔ متضمن برحالات عمارات وتہہ ہائے وقلعہ ہائے کہنہ ومشہورہ + **فصل** پنجم۔ بیان مین پیداوار درختان واقسام کاہ وباغات وتذکرہ حیوانات + **فصل** ششم۔ بیان مین چھاونی ہائے سرکاری وپولیس وسڑک ہائے وپلہائے وپڑاؤ + **فصل** ہفتم۔ دربیان کوائف آبادی قصبہ ہائے ومواضع کلان + **فصل** ہشتم۔ تذکرہ مین میلہ ہائے وزیارات ومکانات نزول سرکار +
باب دوم دربیان جنگہائے ضلع پشاور ١٢۔	**فصل** اوّل۔ دربیان جنگ ہائے سابق وحال + **فصل** دوم۔ حالات مین قوم خٹک جنکا مقام دار الریاست اکوڑہ رہا ہے۔ **فصل** سوم۔ دربیان طرز حکومت عملداری ہائے سابق از عہد احمد شاہ درانی تا حال معہ نقشہ ہائے تقسیم ملک +
باب سوم دربیان حالات نسب مالکان ضلع اور طریق معاش ودیگر رسوم ساکنین ضلع	**فصل** اوّل۔ دربیان اصل ونسب مردمان قوم افغان + **فصل** دوم۔ دربیان مفصل حال اقوام افغانان + **فصل** سوم۔ دربیان حال تقسیم اراضی افغانان ضلع + **فصل** چہارم۔ دربیان حالات خاندان ہائے معزز معہ ذکر کرسی نشینان ومیونسپل کمیٹی ڈسٹرکٹ کمیٹی وفہرست ساہوکاران وخانہ شماری ومردم شماری ومذاہب + **فصل** پنجم۔ دربیان اخلاق وعادات وطرز وضع وزبان وعلم ورسومات شادی وغمی وغیرہ

ابواب	فصول
	وکہیل بسے وتذکرہ اسلحہ ونقود مضروب وحال اوزان وتجارت ومنڈیہاسے وحال قحط سالی معہ اسکے کہ پیداوار ملک کی کافی ہے یا نہین +
باب چہارم متعلق تشخیص جمع بندوبست حال ۔	**فصل** اوّل ۔ دربیان تشخیص جمع + **فصل** دوم ۔ ذکرمین رقوم سوائی کے + **فصل** سوم ۔ دربیان حلقہ بندی پٹواریان وقانونگویان وذیلداران +
باب پنجم تذکرہ کارروائی بندوبست اور اسکے نتایج کا ۔	**فصل** اوّل ۔ دربیان حقوق مالکان وسرکار وتذکرہ مالگذاری ایّام سلف وبندوبست حال و مختصر تذکرہ انعام ومعافی + **فصل** دوم ۔ دربیان صورت ضلع جو بندوبست کے وقت تہی اور نتیجہ تحقیقات بندوبست کا ازروئے انفصال مقدمات جوڈیشل ومزارعان ونمبرداران وحدبست وبٹوارہ وسرسری + **فصل** سوم ۔ دربیان جاگیرات ومعافیات وانعام نمبرداران وملکان ومالکان وخوانین وتذکرہ جمع رعایتی + **فصل** چہارم ۔ تذکرہ رواجات تقسیم ترکہ وآبپاشی ودریاے بردبرآمد وحدبراری + **فصل** پنجم ۔ تذکرہ انتظام کارروائی پیمایش وتصدیق وتیاری مسل بندوبست وذکر آمدنی وخرچ +
باب ششم ذکرمین مقدمات منفصلہ ضلع قبل از بندوبست ۔	+ ۔
باب ہفتم دربیان اقوام ساکن غیرعلاقہ ۔	+ ۔

باب اوّل دربیان جغرافیہ و آثار قدرتی

فصل اوّل دربیان جغرافیہ - ضلع پشاور بجانب مغرب وشمال دوآبہ سندہ ساگر بکنار مغربی دریائے سندہ ملک افغانستان میں ہے - اگرچہ پنجاب اوس ملک کا نام ہے جسمین پانچ دریا - ستلج - بیاس - راوی - چیناب - جہلم - بہتے ہین اور دریائے سندہ جو درمیان ہندوستان وافغانستان کے حایل ہے پنجاب کے دریاؤن سے نہین ہے لیکن بعہد سرکار انگریزی جو حدود ملک پنجاب مقرر ہوئی ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضلع منجملہ اضلاع پنجاب سمجہا گیا ہے پس اسوقت اسکو داخل پنجاب سمجہنا چاہئے اور ازروے تقسیم حکماے سلف یہہ ضلع اقلیم سوم مین ہے - حد شرقی اس ضلع کی ملحق ہے بدریاے سندہ جو اس ضلع کو ضلع ہزارہ وضلع راولپنڈی سے جدا کرتا ہے اور سرحد غربی بکوہستان تیراہ وسرحد وضلع کوہاٹ اور جنوب کی طرف سے یہہ ضلع پیوستہ ہے بکوہ خٹک اور شمال کی سمت سے متصل ہے بملک سوات وبنیر اور بجوڑ - طول اس ضلع کا سرحد مغربی موضع سپیر سنگ مضاف پتہ خلیل تحصیل پشاور سے سرحد شرقی وشمالی موضع گیارہ مضاف تحصیل یوسف زائی تک سیدہے پیمانہ کے روسے چہیاسی میل اور براہ سڑک اکیسو میل اور عرض اسکا سرحد جنوبی موضع سروخیل مضاف پتہ خٹک تحصیل نوشہرہ سے سرحد شمالی موضع خڑکی مضاف تحصیل یوسف زائی تک چہیالیس میل ہے شکل اس ضلع کی اشکال معینۃ الاسامی سے نہین ہان علی الاکثر بشکل قطعہ دایرہ معلوم ہوتا ہے یعنے جس دایرہ سے بقدر ثلث بذریعہ وتر الگ کردیا جاوے مگر یہہ ظاہر ہے کہ دایرہ وہ ہوتا ہے جو اوسکا محیط پرکار سے بنایا جاوے پس اس ضلع کا محیط ہرگز ویسا نہین بلکہ اضلاع کیطرف اوس سے باہر کیطرف کو نکلے ہوئے ہین چنانچہ نقشہ جزئیلی ہیئت ضلع کا شامل کیا جاتا ہے - اس ضلع مین چہہ پرگنہ یعنے تحصیل اور ۷۲۵ دیہات اور کل رقبہ اسکا ۲۵۰۴ میل مکسر ہے - اوسکی تفصیل وتشریح اوسکی نقشہ ذیل مین دکہائی جاتی ہے +

نمبر	نام پرگنہ یعنی تحصیل	تعداد دیہات	میل مکسر		
			مزروعہ	غیر مزروعہ	میزان
۱	پشاور	۱۵۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	داؤدزائی دوآبہ	۱۵۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	اوتمان بلاق	۱۰۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	ہشت نگر	۷۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	یوسف زائی	۱۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	نوشہرہ	۱۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان		۷۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ذکر پہاڑ اور جنگلون کا

اس ضلع کے گرداگرد تمام پہاڑ ہے صرف تہوڑا سا حصہ ضلع کا بجانب مشرق مکشوف ہی اور خاص زمین ضلع علی الاکثر ہموار ہے مگر بعضی جگہہ تہوڑی تہوڑی اونچی ڈہیریان خاکی و سنگی چہوٹی پہاڑیونکے طور پر ہین اور پتہ خٹک مین ایک پہاڑ موسوم بکوہ خٹک بہی ہے - اس ضلع مین کوئی جنگل نامی نہین ہے البتہ بجانب شمال دریائے لنڈہ تحصیل یوسفزائی و تحصیل ہشت نگر مین اکثر زمین بیرہ بطور جنگل ہے سوا اوسمین سے بہت مزروعہ ہے اور حوالی ضلع مین سرحد زمین مزروعہ دیہات دامن کوہ سے تا سرحد علاقہ غیر بہی زمین افتادہ غیر آباد ہے +

ذکر دریا ہائے

اس ضلع مین بزبان افغانی دریا اور ندی کو سیند اور نالہ کو ولہ یا کہبہ اور آڈ کو لختے اور راہ آمد رفت سیلاب باران کو خوڑ کہتے ہین خواہ اوسمین پانی جاری رہے خواہ بموسم باران پانی آوے پہر خشک ہو جاوے +

ذکر دریائے سندھ - افواہ خواص و عام مخلوقات سے مسموع اور مضامین کتب تواریخ سے مشہور ہے کہ یہ دریائے چہار اسم موسوم ہے - دریائے سندہ - دریائے اٹک - دریائے نیلاب - دریائے اباسین - اور مخفی نہین کہ اسکا نام ملک سندہ مین بہنے سے دریائے سندہ اور قلعہ اٹک کے نیچے بہنے سے دریای اٹک اور شہر نیلاب کے نیچے چلنے سے دریائے نیلاب مشہور ہوا - مگر وجہہ اسکی موسوم ہونے کی بہ دریائے اباسین ایسی کوئی ظاہر نہین ہوتی کہ عقل تسلیم کرے عوام الناس کا قول ہے کہ چونکہ یہہ دریائے تند و پر شور ہے لفظ ابا جو بزبان عرب باپ کو کہتے ہین اور لفظ سین یا سیند جسکا معنے بزبان افغانی دریا ہے ملاکر اسکا نام رکہا گیا یعنی باپ دریاؤن کا - ساکنین ملک ہزارہ و تنول اسکو سن کہا کرتے ہین شاید کہ مخفف سند ہو - مشہور ہے کہ اس دریا کا منبع کسی شخص نے کبہی دیکہا نہین مگر بعضے محققین نے لکہا ہے کہ چہوٹے تبت کے پاس دو ندیین یعنے - شایک - و سنگیاب کے اتفاق سے بنتا ہے اور وہانسے چلکر بملک کشمیر شہر گیا اور سکاردو کے پاس سے بہتا ہوا ملک پنجاب مین قلعہ اٹک اور شہر نیلاب کے نیچے سے گذرتا ہی اور ڈیرہ اسمعیل خان مین پہونچکر وہانسے کوٹ مٹہن کے پاس قاضی کی قبر کے نیچے پنجاب کے پانچ دریاؤن سے ملجاتا ہے اور اونکے اتفاق

سے آگے روانہ ہوکر ملک سندہ مین قلعہ بہکر کے پاس دو شاخ ہوگیا اور اوس قلعہ کے دونو طرف بہنے سے اوسکے استحکام کو
معاون ہے پہر اسی ملک سندہ نام کے جنوب کیطرف ایکہزار آٹہہ سو میل کے طے کرنے سے بحیرہ عرب مین منتہی ہوتا ہے۔
جو لوگ ہندوستان سے براہ بلوچستان ایران کو جاتے ہین وہ لوگ موضع راجن پور کی نزدیکی مین اس سے عبور کرتے ہین
جہان سے بحیرہ عرب تک اسکی گزرگاہ اگر دجنگل ہے - یہہ دریائے سرحد شمالی و مغربی موضع کیارہ تحصیل یوسف زائی سے لیکر
سرحد جنوبی موضع خیرآباد مضاف تحصیل نوشہرہ تک چہتیس میل ضلع پشاور سے متعلق ہے اسکا پانی برنگ آسمانی و
ملد ریگ آمیز و سرد تر خوشگوار و مقوی ہے قدرے ملاحت رکہتا ہے سو سب دریاؤن کے پانی کو لازم ہے اسواسطے کہ متعفن
نہووین - ساکنین دیہات سواحل دریائے ہذا جنکی استعمال مین اسکا پانی آتا ہے صحیح البدن ہین لیکن غلبہ یبوست
سے خیلی شکوہ گذار - جانوران موذی دریا ہست - بوچ - و نہنگ - اسمین کبہی نہین ملا مچہلی از قسم - رہو -
سینگ - ملی - اسمین بہت ہوا اور لذیذ بہی ہوتی ہے - اسکے کنارہ پر ملک یوسف زائی مین جو قطعہ زمین باسم بلیہ
مشہور ہے وہان بعضے جانوران آب مثل مرغابی - سرخاب - کلنگ - شکار کئے جاتے ہین - جانور ہاین نام بہی ازین
ملکتا ہے جسکا روغن بطریق پتال جنتر نکلتا ہے اور اوس سے تدہین اعضائے ماوف واسطے دفع اوجاع بلغمی کے مثل
وجع المفاصل و عرق النسا عمدہ علاج ہے - سگ آبی جسکا نام اس ملک مین سگ لاوہ ہے وہ بہی اس دریا مین ملتا ہے
اوسکی پوست سے پوستین بنائی جاتی ہے - اسکی سواحل پتہرون سے پختہ اور کئی جگہہ بلند تر ہین اسواسطے اس سے زمین مزروعہ کو
امید سیرابی نہین بلک اسکی کنارہ پر جو قطعات زمین مزروعہ ہین اونکو ناقص کہا جاتا ہے اور اسکو کنارون کی پختگی سے کوئی
نہر بہی اس سے نکالی نہین جاسکتی - عرض اسکا بہت جگہہ فراخ بلک بقدر میل ہے اور بعض جگہہ تنگ تر چنانچہ اسی نزدیکی مین
ضلع پشاور سے باہر ایک جگہہ اسکا عرض کم ہے وہانکا نام بیجو ترپ مشہور ہے - بزبان ہندی مروجہ ضلع پشاور بیجو بندر کو
اور ترپ کودنی کو کہتے ہین - پس وہان کسی زمانہ مین کوئی بندر اس پار سے کود کر اوس پار جا پڑا تہا اور قلعہ خیرآباد مضاف
ضلع پشاور کے نزدیک بہی ایک جگہہ اسکا عرض کم ہے اوسجگہہ کا نام گہوڑا ترپ ہے - **نقل** مشہور ہے کہ بزمان قدیم جب یہہ
ضلع بقبضہ حکومت راجگان ہندو تہا بکنار مغربی دریائے ہذا قلعہ خیرآباد کے نزدیک اوس پہاڑ پر جسکا نام کوہ راجہ ہوڈی
ہے راجہ ہوڈی مقیم تہا اور بکنار شرقی دریائے ہذا کوہ کوٹ پٹا ور مضاف ضلع راولپنڈی مین راجہ رسالو بقول راجہ ہمان
رہتا تہا اسکی ہمشیرہ پر اور بقول بعضے اسکی زوجہ پر راجہ ہوڈی عاشق تہا اور ہر شب بجوش محبت گہوڑے پر سوار ہوکر اپنی معشوقہ

کے پاس پہونچتا تہا اور اثناے راہ مین جب دریا کو مایل پاتا تو گہوڑا اوسکا کود کر پار ہوجایا کرتا تہا اسواسطے اس جگہہ کا نام گہوڑا
ترپ ہے جہان اب اٹک کے نیچے پل کشتی اٹک کا ہوتا ہی وہان چوڑائی اسکی ۶۰ ۱ اکرم یعنے ۱۰۰۰ فٹ کی قریب ہے واضح رہے کہ
یہہ چوڑائی اوس حدتک ہی کہ جہانتک اتم درجہ پانی وافر ہوتا ہے۔ عمق اس دریا کا سب جگہہ زیادہ از زیادہ ہی اور قلعہ اٹک
کی نزدیکی مین اسکا عمق بمقدار ۲۴ فٹ ہی اور موضع بازار مضاف پتہ خان تحصیل نوشہرہ کے نزدیک اسکا عمق کچہہ کم ہی کہتے
ہین کہ بموسم زمستان آدمی سوار وپیادہ اوس جگہہ پایاب عبور کرسکتا ہی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بحالت فیل سواری مع مردم
فوج اسپ سوار وفیل سوار اوسی جگہہ پایاب عبور کیا تہا لیکن بہت سپاہی لوگ ڈوب گئے تہے اور بہت لوگون کو صدمہ نقصان
مالی پہونچا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ بوقت عبور سب فیلون اور گہوڑون کو راہ مین کئی جگہہ تیرنا پڑا تہا۔ یہہ دریا سے از ابن تند
او رمہیب ہی خصوصاً آٹہہ کوس مین یعنے مابین شہر اٹک وٹیلا ب ملاحون نے از روے تجربہ وتحقیق ثابت کر کر کہا ہی کہ اسقدر
مسافت مین کشتی کو سات جگہہ خوف شکست وغرق ہی اونکو بلفظ اصطلاح خود ساتہہ پوڑیان کہتے ہین پوڑی یعنے زینہ سے
ان سب مقامات دشوارگذار سے بعضے نام رکہتے ہین یعنے سات پہاڑیان بہدیگر متصل ہین جنکو سات سہیلیان بولتے ہین
اور عوام الناس سات سوکنان کہتے ہین سوکن یعنے سوت ہی ان پہاڑیون کے پتہرون کے صدمات سے کشتی کو ٹوٹ جانیکا
خوف ہے۔ اور ایک گرداب سخت ہی اوسکا نام دیگ ہی اور یہہ بہی کہا جاتا ہے کہ وہان کہچڑی پکتی ہے یعنے اوس جگہہ پانی
کے جوش کا وہ حال ہی جیسا کہ کہچڑی کے پکنے کے وقت دیگ مین ہوتا ہی اور مواقع مشہور جیسے ترپ وگہوڑا ترپ بہی صعب
گذار ہین۔ **نقل**۔ مشہور ہی کہ نواب علی مردان خان کے پاس قطعہ سنگ پارس تہا جسکی خواص مین سے ہی کہ اوسکا چہونا لوہے
کو سونا کرتا ہی وہ بوقت عبور قلعہ اٹک کے پاس اوس سے گرکر اس دریا مین جا پڑا تہا۔ اسکا جوش وخروش کبہی کبہی مشمر زیان
جانی ومالی ہوتا رہا ہے چنانچہ تیس سال گذرے ہین کہ کوہستان کشمیر مین ایک مٹی کے پہاڑ نے اسمین گرکر اسکے پانی کو روکدیا
اوسوقت یہہ دریا ایک چہوٹی سی ندی معلوم ہوتا تہا ساکنان کوہستان مذکور نے بارسال خطوط باشندگان دیہات سواحل
دریاے ہذا کو آگاہ کردیا کہ وہ لوگ اپنی مساکن سے الگ ہوجاوین کیونکہ جب مٹی پانی ہوجاویگی تب ہر واحد کو اوندنون سے
خوف تلف جان ومال ہوگا یہہ لوگ غافل ہی رہتے اور چہہ مہینہ کے بعد بند ٹوٹ گیا اور پانی رکا ہوا یکبار چلا اوسکے
لطمات سے ملک سندہ تک اسکی کنارہ پر صدہا موضع مین لوگون کو نقصان جانی ومالی پیش آیا اکثر مردگان سے جو بر سر آب
دکہائی دیتے تہے ایک شخص مردہ بلباس چرمی تہا جسکے قد کی درازی آٹہہ فٹ تک تہی معلوم نہوا کہ کس ملک کا آدمی تہا

کسی نے اوس سیلاب کے آنے کی تاریخ لفظ غزو آسی پیدا کری تھی اس لفظ کے حروف کی عداد سے سنہ ہجری ایکہزار دو سو ستاون ظاہر ہوتا ہی اور یہہ سیلاب وقت نماز دیگر سے آدہی رات تک اس ضلع مین رہا او سقدر مدت مین پانی اس دریا کا برنگ سیاہ اور تلخ مزہ تہا بہر بحالت اصلی آگیا۔ **نقل** - کہتے ہین کہ ایک شخص ساکن تحصیل یوسف زائی اوس طوفان قہر الٰہی مین آکر قدرت کاملہ سی ایک پشتارہ بہوسہ کو آلہ شناوری بناکر شہر نیلاب کے نزدیک بسلامت پہونچا اور بیان طراز ہوا کہ اوسکے ساتھہ اوس سیلاب مین ایک شخص دیگر بہی ایک دوسرے پشتارہ بہوسہ پر زندہ بہتا چلا آتا تہا شہر نیلاب کے پاس پانی مین غیب سے ایک گہوڑا پیدا ہوا اوس گہوڑے نے اوس پشتارہ کو جسپر وہ بیٹہا تہا تہوتہن رکہکر سونگہا پہر اوسیوقت مونہہ پہیر کر اوس پشتارہ کو لاتون کی ضربات سے پراگندہ کردیا چنانکہ وہ شخص ڈوب گیا اور گہوڑا وہان ہی غائب ہوا - پہر ۱۸۵۸ء مین دوسری دفعہ کوہستان مذکور مین اسکا پانی رکا مگر تہوڑا اوس پہاڑ کے لوگون نے بذریعہ خطوط ساکنین ضلع ہذا کو خبردار کیا اور سیلاب بہی آیا مگر اوس سیلاب اول سے کم اور بروز روشن اور دوپہر سے زیادہ اس ضلع مین نہین رہا پہر بہی بہت لوگون نے نقصان جانی و مالی دیکہا - اس دریا سے مخلوقات کو نفع پہونچتا ہے یعنے اسکی واسطہ سے لکڑی کوہستانی از قسم چیڑ و دیار پنجکوڑہ کیطرف سی اس ضلع مین لاکر بیچتے ہین اور اس ضلع سے سوداگر لوگ اکثر مال تجارتی جسکی تفصیل بموقع خود مندرج ہے کشتیون پر رکہکر بطرف ملک سکہر بمبئی تک لیجاتے ہین اور اوسکے کنارہ پر شہر اٹک مین عمدہ کشتیان بنائی جاتی ہین جنکو ساہوکاران شکار پوریہ و دیگر سوداگران بوقت ضرورت ارسال مال تجارتی بجانب ملک سندہ بہت روپیہ کے عوض مین خریدتے ہین اور محصول میر بحری منفعت ... نا یدہ قوم ملاح خود ظاہر ہی چنانچہ سال حال مین مبلغ لعہ ۱۱۸ روپیہ سالانہ واجب الادا نہ بذمہ ٹہیکیداران لنگرات منسوب ضلع ہذا مقرر ہی اور وہ دو گذر ہین جنمین سی اول - گذر اٹک ہے اٹک جس سی یہہ گذر منسوب ہے ایک قلعہ ہے سنگین بڑا وسیع اور مستحکم بنوایا ہوا اکبر بادشاہ کا جو شہر پشاور سی تیس کوس کے فاصلہ پر بجانب مشرق بکنارہ مشرقی دریائے اٹک ہی - اٹک بزبان ہندی ضلع پشاور ایک لفظ ہی جسکو معنی بزبان اردو ٹہیرے مشہور ہی کہ جب ۹۸۴ ہجری مین اوس بادشاہ کو سفر کابل پیش آیا تو جہان یہہ قلعہ ہے وہان جوش و خروش آب دریا سے فرصت عبور نپاکر چند روز تک ٹہرا رہا پہر حکم بنائے قلعہ نافذ فرمایا اسواسطے عوام الناس نے اس قلعہ کو اسی نام موسوم کردیا اوسکے بعد بزمانہ ضعف سلطنت خاندان چغتائی اوس قلعہ کے درمیان لوگون نے خانجات طیار کرکے ایک شہر آباد کیا پہر ابتدائی عہد حکومت سرکار انگریزی

مین قلعہ خالی کرایا گیا اور لوگون نے باہر آکر اوسکے نزدیک ایک شہر دلچسپ بعمارت نئی طیار کر لیا اوسکا نام بہی اٹک مشہور ہے
قلعہ مین صرف سپاہیان فوج سرکار مع قدرے سامان جنگ از قسم توپ و تفنگ و بارود و گولہ بقدر ضرورت رہتے ہین
جایا سے کوئی شخص اوسمین ساکن نہین ۔ اصل مین اس قلعہ کے دو دروازے تہے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تیسرا دروازہ بنایا
نقل ۔ مشہور ہی پہلے یہہ قلعہ ایک منزل تک اونچا بنایا گیا تہا جب بادشاہ نے دیکہا خوش ہوکر کہنے لگا کہ یہہ قلعہ بہت
استوار ہی اتنے مین سرداران فوج سے ایک سوار بپایہ ادب استادہ ہوکر عارض ہوا کہ یہہ قلعہ اگرچہ استوار ہے لیکن
اوسکی فصیل بلند نہین اگر کوئی سوار چست و چالاک ارادہ کرے تو باہر سے گہوڑا کودا کر اندر قلعہ کے جا سکتا ہی چنانچہ مین
خود یہہ کام کر سکتا ہون بادشاہ نے متعجب ہوکر اجازت دی اوسنے گہوڑے کو چند قدم کے فاصلہ پر لیجا کر ایسا دوڑایا کہ
وہ گہوڑا گرم جولانی مین آکر قلعہ کے اندر جا پڑا بادشاہ نے متحیر ہوکر حکم دیا کہ اس قلعہ کو مسقف کرکے اسکی فصیل کو ہر طرف
سے اونچا بنوایا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ یہہ قلعہ دریائے سندہ سے ایسا متصل ہے کہ اسکا ایک برج مغربی آب د[illegible]
نام اوسکی پانی مین بنایا گیا ہوا ہی کہتے ہین کہ جس جگہہ اوسکی بنیاد رکہی گئی تہی اوسوقت وہان نقارہ بجایا اور اوسکی
آواز اون لوگون نے نہین سنی جو دریا کے [illegible] تب اوسکی عمارت مین بجائے گچ سرب ڈہلا ہوا
استعمال مین آیا تہا اسکے وسیلہ سے قلعگیان [illegible] آب دریا سے مستفیض ہوتے ہین واسطے دخول آب کے تین دریچے بنے
ہوئے ہین کہ باختلاف فصول کمی بیشی مقدار آب موجب [illegible] قلعہ نشینان نہو وہی **نقل** ۔ سنا جاتا ہے
کہ بوقت تعمیر آب دریا اسکی بنیاد کو دریا [illegible] نے نہین دیتا تہا اور کوئی امیر و وزیر کسی تدبیر سے چارہ کوئی نہین
کر سکتا تہا بامر لاچاری بادشاہ رجوع بشاہ نظر پیر جنکی خانقاہ پختہ آب دریا کے نزدیک موجود ہی لایا اور اوسکو
ساتہہ لیکر اوسکے مرشد شیخ یحییٰ نام کی خدمت مین جنکی خانقاہ شہر اٹک کے پاس ہی مشرف ہوکر کاشف حال حاجت
خود ہوا اوسنے اپنا عصا شاہ نظر کو دیکر فرمایا کہ اس پتہ سے اوسکی طرف سے دریا کو پیام منع نقصان رسانی دیوے
شاہ نظر نے باتفاق بادشاہ برلب آب دریا آکر ابلاغ پیام کیا اوسیوقت دریا کئی قدم تک دور چلا گیا جب عمارت
نے اختتام کا مونہہ دیکہا شیخ یحییٰ صاحب نے آکر دیکہا اور خوش ہوکر دریا کو فرمایا کہ اپنی اصلی مکان مین آجاوے
دریا جوش و خروش ہولناک کے ساتہہ مکان قدیمی کیطرف روانہ ہوا پہر فرمایا کہ یہہ عمارت یادگار فقیر ہے اسکو نقصان
نہ پہونچانا اس بات کے کہنے سے سب جوش و خروش دریا کا موقوف ہوا اور اپنی اصلی جگہہ مین پہونچکر آہستہ بہنے لگا

چنانچہ ابتک ایسا ہی دیکھا جاتا ہی کہ اس دریا کا پانی باوجود تندی اور تیزرفتاری کے آب درذ کے پاس آہستہ ہی چلتا ہے۔
یہہ گذر پختہ ہے گندہ نہین اور شاہ راہ مین ہی ساکنین ضلع ہذا اور اہل کابل و قندہار و بخارا اس ضلع کے راہ سے جب
ہندوستان کو جاتے ہین اونکو یہہ گذر ہی درپیش آتا ہی اور سلاطین ماضیہ ہندوستان و افغانستان اکثر اسی جگہہ اس
دریا سے عبور کرتے رہی اور سپاہیان فوج سرکار انگریزی بہی اسجگہہ اس دریا سے وارپار آتے جاتے ہین اس گذر کے نزدیک
آب دریائے لنڈی اس دریائے سندہ مین داخل ہوکر اسکی پانی کی تندی و تیزی رفتار کو زیادہ کرتا ہی اور یہہ دریا خود
بہی اس جگہہ بسبب تنگی عرض اپنی کے رکا ہوا چلتا ہی اسواسطے یہہ دریا اس جگہہ ایسا مہیب اور ہولناک ہی کہ کشتی پر
سوار ہوتے ہی انسان کی ہوش اوڑ جاتی ہی اور رفا ہے کہ اس گذر پر دریا مین کشتی کو ٹوٹنے اور ڈوبنے کا بہت
خوف ہی مگر اسکے ملاحونکی چابکدستی ہی کشتی کیواسطے بمنزلہ باد موافق ہے کہتے ہین کہ اکبر بادشاہ نے انکی بزرگان کو ملاحان
دریائے جمن سے انتخاب کرکے بلوایا اوراس دریا پر بکار ملاحی مقرر کیا تہا پہر وہ لوگ یہان ہی مقیم رہی اور اونکی
اولادنے بہی اسی جگہہ ساکن ہونا مناسب جانکر شہر اٹک کے پاس ایک دیہہ ناسی نورنامہ بعمارت سنگی آباد کرلیا ابتک
وہان رہتی ہین۔ اس گذر پر آمد و رفت کشتی براہ منحرف ہی کنار مشرق دریا سے بطرف کنار مغربی تند اور تیز آتی ہے
اور کنار مغربی دریا سے بجانب کنار مشرقی آہستہ آہستہ جاتی ہی اسیواسطے مشہور ہے کہ آجتک اس گذر پر جو کشتی ڈوبتی یا
ٹوٹتی رہی ہے وہ کنار مشرقی دریا سے بطرف کنار مغربی آنیوالی ہی تہی کنارہ مغربی سے کنارہ مشرقی کو بلتے ہوئے
کشتی کبہی ڈوبی یا ٹوٹی نہین کنارہ مشرقی دریا سے آب درذ قلعہ اٹک کے پاس سے کشتی روان ہوکر بکنار مغربی دریا سنگ
جلالیہ کے پاس ٹہرتی ہی اور کنارہ مغربی دریا سے سنگ کمالیہ کے پاس سے چلکر موضع ملاحی ٹولہ کے نزدیک کنارہ مشرقی
دریا پر پہونچتی ہے۔ **فایدہ** - جلالیہ و کمالیہ دو پتہر کا نام ہے جو بکنار مغربی دریائے سندہ قصبہ خیرآباد کی نزدیک
اوسکی زمین مین پڑے ہوئے ہین اور اونکی مابین مسافت ربع میل واقع ہے کہتے ہین کہ کسی زمانہ مین ان دونو پتہرون
پر دو زاہد موسوم بہ جلال و کمال بیٹہکر باداے وظائف عبادت و ریاضت مشغول رہی تہے اور اونکی اسمائی کی نسبت سے
ان ہر دو پتہرے ہر ایک کا نام مشہور ہوگیا۔ روایت ہی کہ ہر دو زاہدان سے کمالیہ نے کہا تہا کہ جو شخص میرے مکان کے
پاس سے کشتی چہوڑیگا وہ کشتی ہر آفت سے مامون بکنار سلامت پہونچ کریگی اور جلالیہ نے یہہ کہا تہا کہ جو کشتی میرے بمکان
کے پاس پہونچیگی اوسکو ڈوبنے اور ٹوٹنے کا خوف ہی چنانچہ اکثر کشتیون نے نقصان کا صدمہ اوٹہایا پہر کمالیہ کی شفاعت

سے جلالیہ برسر رحم آیا اور اب تک جو ان دونو پتہرون کے پاس کشتی پانی کے صدمہ سے کچہہ جہک جایا کرتی ہے۔ عوام لوگون مین
مشہور ہے کہ ان بزرگونکی نشستگاہ کے سامنے ادائے سلام سے اونکی تعظیم نگاہ رکہتے ہین۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اکبر بادشاہ
کے عہد مین جلالیہ پسر پیر تاریک ملک تیراہ کو ملجا و ماوا مقرر کرکے قزاقی اور رہزنی سے باعث بے آرامی خلایق
ضلع پشاور و نواح ضلع مذکور تہا بادشاہ نے درحالیکہ مقیم اٹک تہا کسیقدر سپاہیان فوج کو مع قدرے خزانہ اس ضلع
کیطرف راہی کیا قضا سے جس کشتی پر خزانہ تہا وہ پتہر جلالیہ نام سے ٹکر کہا کر ٹوٹ گئی اور خزانہ ڈوب گیا اوسوقت بادشاہ
نے متبسم ہوکر فرمایا کہ ہمارے واسطے یہہ پتہر جلالیہ ہے یعنی منسوب بہ جلالیہ قزاق اوس روز سے یہہ پتہر باین نام موسوم ہے
اور دوسرے پتہر کا نام کمالیہ ملاحون نے رکہدیا۔ اس گذر پر بایام زمستان یعنی ماہ ستمبر سے ماہ مئی تک پل کشتیونکا بڑی
مضبوطی کے ساتہہ طیار رہتا ہے اون کشتیونکو بڑے بڑے سخت آہنی زنجیرون سے باندہکر اون زنجیرونکو ایک برج سنگی کے
ساتہہ باندہا جاتا ہے جو ۱۸۴۹ء مین بڑی استواری کے ساتہہ سرکار انگریزی نے بکنار مغربی دریائے بنوایا بموسم تابستان
اوس برج کے گرداگرد آب دریا ہوا کرتا ہے۔ صبح سے آٹہہ بجے رات تک مسافرین کو اس گذر پر اجازت عبور دریا ہے اور تمام رات
سوائے سواران شکرم و میل کارٹ ڈاک کے جو اونکے واسطے کوئی مانع نہین ناممکن ہے کہ کوئی مسافر عبور کرے۔ نمک اس دریا
سے پار بطرف اٹک کوئی لیجانے نہین پاتا اور اسلحہ بہی وہ شخص لیجا سکتا ہے جو اجازت نامہ مہری و دستخطی حکام با اختیار
رکہتا ہو۔ ۱۸۵۷ء مین جب افواج ہندوستانی اطاعت سرکار سے باہر آگئین اون دنون مین بکنار مغربی دریائے ہذا
برسر پل ایک دروازہ بنایا گیا جو شام کو اوسکے کواڑ بند کرکے قفل لگایا جاتا تہا اور ساکنین ضلع پشاور متحیر ہوکر کہتے تہے کہ
سرکار انگریزی نے برخلاف بادشاہان سلف دریا کو مقفل کردیا ہے۔ قلعہ اٹک کے نزدیک ۱۸۸۳ء سے سرکار انگریزی
نے اس دریا کے پانی کے نیچے پتہر ونکو تڑوا کر ایک رہگذر عجیب پیدا کیا ہے اگرچہ کسان معدود اوس راہ تہ آب کے وسیلے سے
وارپار ہوئے ہین لیکن وہ راستہ ابہی تک جاری نہین ہوا اوسکے اوپر سے پانی کے ٹپکنے کا خوف باقی ہے اور تدبیر
استحکام و اصلاح راہ مذکور مہندسان در پیش ہے دیکہئے سرانجام کار کیا ہوتا ہے یہہ گذر سڑک کلان تار برقی والہ پر واقع ہے
اور اس گذر پر دریائے لنڈی اور دریائے اٹک کے متفق ہونے سے محصول مہر بحری دو چند مقرر ہے۔ للہی کشتیان
اور مالّلہ ملاح اس گذر پر موجود رہتی ہین اور سال بسال مین مبلغ [illegible]۔ سالانہ ٹہیکہ مہر بحری گذر ہذا مقرر ہے۔
بعہد سکہان اس گذر پر بہت کشتیان ڈوب جایا کرتی تہین اب سرکار انگریزی کے زمانہ مین عمدہ انتظام ہے۔

کشتیان سخت مضبوط اونچی کنارون والی بنائی گئی ہین اور مقدار بار کشتی مشخص کیا گیا ہمیشہ اہلکاران سرکاری نگران رہتے ہین کہ مبادا کبھی کسی کشتی پر اوسکے اندازہ احتمال سے زیادہ بار رکہا جاوے اور ہر کشتی مین دو سرنا موجود رہتے ہین ور ملاحونکو بہ تہدید تمام کہا گیا ہوا ہے کہ خدانخواستہ باشد اگر کوئی کشتی ٹوٹے یا ڈوب جاوے تو حتی الامکان دستگیری مردمان قریب الغرق مین کوشش بلیغ مبذول کرین +

دوم ذکر گذر ہنڈ - یہ گذر منسوب ہے موضع ہنڈ سے جسکے پاس واقع ہے گذر پتہ ہے جس شخص نے ملک سواد و بجوڑ سے لاہور کیطرف جانا ہو یا جو شخص پتہ خٹک سے ملک چھچھ کو جاوے اونکو یہہ گذر راہ مین ہے یہہ گذر شہر پشاور سے براہ چھاونی مردان اکتالیس کوس اور براہ موضع سید و تینتیس کوس کے فاصلہ پر بطرف مشرق مائل الشمال ہے براہ اول پشاور سے موضع مانیری تک چہتیس کوس مین سڑک سرکاری ہے اور اوس سے آگے اس گذر تک پانچ کوس مین راہ پختہ ہے سڑک سرکاری کوئی نہین اور براہ دوم پشاور سے موضع سیدو تک پچیس کوس مین سڑک پختہ تا روالی اور اوس سے آگے شیخ ڈہیری تک سات کوس مین سڑک سرکاری جو ضلع ہزارہ کو جاتی ہے موجود اور اوس سے آگے اس گذر تک ایک کوس مین راہ پختہ ہے اور اس گذر سے آگے سڑک تا روالپنڈی پندرہ کوس کے فاصلہ پر ہے اور اس جگہہ سے قصبہ حضرو تک پانچ کوس مین راہ خام ہے تاہم اوسکے اوپر گاڑی کا چلنا ناممکن ہے اور قصبہ حضرو سے آگے تا قصبہ حسن ابدال دس کوس مین سڑک سرکاری خام ہے اوسپر بیل اور گاڑی چل سکتی ہے جہان یہہ گذر ہے اوس جگہہ دریا بہت عریض یعنے کوس تک پھیلا ہوا ہے اسواسطے کشتی زمین نہین کبھی کبھی ڈوب جایا کرتی ہے - تین کشتیان اور بارہ ملاح اسپر موجود اور سال حال مین مبلغ ... روپیہ ٹھیکہ محصول مہتری مقرر ہے - ہندو لوگ اس دریا کو ایک تیرتھ سمجھتے ہین بلکہ اپنی کتابون کے مضامین کے اشارات سے معتقد ہین کہ سنہ ۱۹ بکرمی تک جسکو آج ستائیس سال تک دیر ہے آب دریائے گنگ سے خواص مین و برکت جدا ہو کر اس دریائے مین آجاویگی اسواسطے اب بھی اسکے پانی سے غسل کرنا موجب کمال پاکیزگی و کفہ شوئی جانتے ہین اور ہر سال یکمہ ماہ بیساکھ کو علی الاکثر اسکے کنارہ پر جمع ہوتے اور اسکے پانی سے غسل کیا کرتے ہین چنانچہ اس ضلع پشاور مین شہر اٹک کے نزدیک اسکے کنارہ پر میلہ بیساکھی بڑی رونق سے ہوا کرتا ہے اور ہندو لوگ اس دریا سے گذر کر ملک واقع کنارہ مغربی اوسکے مین آنا معیوب جانتے ہین یہانتک کہ از روئے اصول اعتقاد خود بیان کرتے ہین کہ اونمین سے جو شخص کنارہ مغربی پر چلا آوے اوسکو مناسب ہے کہ جب بکنارہ مشرقی واپس جاوے تو زنا،

جدید گلے مین ڈالے اور سب رائط ہندو ہونیکے از سر نو بجا لاوے بلکہ قایل ہین کہ اس دریا کا نام اٹک اسی وجہہ سے
ہے کہ ہندو لوگون کیواسطے ہندوستان سے بطرف مغرب چلنے کیوقت اس دریا کے کنارہ مشرقی پر پہونچکر ٹہر جانا چاہیے۔
باشندگان دیہات سواحل دریائے ہذا اسکی نزدیکی سے علی العموم تیرنا جانتے ہین۔ ریگ اس دریا کی موٹی ہے ہیٹیار ونکو
بوقت برپان کرنے والون کے فایدہ دیتی ہے یعنے ایکبار تپنے سے بآسانی سرد نہین ہوتی اور لوہار لوگ اوس سے سان
جو آلہ تیزی اسلحہ ہے بنایا کرتے ہین۔ اس دریا کی ریگ سے سونا سپید رنگ نکالا جاتا ہے۔ اس دریا کے پانی کے خواص ذاتی
سے ایک یہہ بہی مشہور ہے کہ اوسکے پینے والا شخص بیمہر ہو جاتا ہے چنانچہ کسی شخص تجربہ کار کا مقولہ ہے۔ **بیت**

هر آنکس که آب اٹک نوش کرد ● طریق محبت فراموش کرد ●

ذکر دریائے کابل ـ یہہ دریا ضلع پشاور مین بچہار نام موسوم ہے۔ دریائے کابل۔ دریائے مچنی ـ
دریائے ناگمان ـ دریائے لنڈی ـ اور اسی ضلع کی زمین مین اسکی دو شاخ اس سے جدا ہوکر اسی بجانب شمال
وجنوب بہتی ہین اگرچہ پہر اسی دریا مین منتہی ہو جاتے ہین لیکن اونہین سے ہر واحد نے بصورت دریائے علیحدہ نمایان ہوکر
جدا نام حاصل کیا ہے یعنے جو شاخ اسکی اس سے بجانب شمال ہے اوسکا نام دریائے آدہی زائی ہے اور دوسری شاخ
اسکی جو اس سے بطرف جنوب ہے باسم دریائے شاہ عالم مسمے ہے۔ سنا جاتا ہے کہ نو نہرین ـ نہر مرکے خیل ـ نہر ماخیل
نہر چیرہار ـ نہر پیچیر ـ نہر حصارک ـ نہر کوٹ ـ نہر گز ـ نہر لمغان ـ بلک نگرہار جسکا اصلی نام ان نہرون کی نسبت
سے بزبان پارسی نہ انہار تہا یعنے نو نہرین پہر بکثرت استعمال تہوڑا سا تغیر پاکر ننگرہار یا نگنہار مشہور ہوا شہر جلال آباد
کے نواح مین آپسمین متفق ہوکر بصورت دریائے واحد بہجاتے ہین اوس دریا کا نام دریائے کابل ہے جو وہانسے اس ضلع
پشاور کیطرف کو پلکر پہاڑون کے بیچ سے گذرتا ہوا بزمین میرہ مشترکہ مضاف تحصیل پشاور ضلع پشاور مین داخل ہوتا
ہے اور قلعہ مچنی کے نزدیک اسکی وہ شاخ اس سے جدا ہوکر اسی بجانب شمال جاری ہوئی جسکا نام اب دریائے
آدہی زائی یا بقول بعضی دریائے حاجی زائی مشہور ہے اسواسطے کہ موضع آدہی زائی جو دراصل حاجی زائی ہے اوسکے
کنارہ پر آباد ہے وہان پہلے گذر مقرر تہا اب نہین اور یہہ شاخ اس ضلع مین سولہ میل مسافت طے کرکے بزمین گرہ مضاف
تحصیل ہشت نگر ندی کہیالہ مین جو شاخ دریائے سوات ہے منتہی ہو جاتی ہے۔ پار میل مین یعنے موضع میرہ مشترکہ سے
موضع چغرمٹی مضاف تحصیل داؤدزائی تک اس دریائے کابل کا نام دریائے مچنی ہے اسواسطے کہ اوس زمین کا نام

سہی مچنی ہی جس سے منسوب ہونے سے اسکا یہہ نام مقرر ہوا اور موضع جعفری مٹی سے موضع جنگل تک دس میل
مین اسکا نام دریائے شاہ عالم مشہور رہا اسلئے کہ موضع شاہ عالم اسکے کنارہ پر ہی وہان پہلے گذر مقرر رہتا اب نہین
مدت ستر سال کے گذری ہی کہ اس دریائے کابل نے ناگاہ بعد سیلاب جوش وخروش مین آکر موضع جعفری مٹی کے نزدیک
ایک چہوٹی سی نہر مین جو آبپاشی زراعات کیواسطے اسی سے نکالی ہوئی تہی داخل ہوکر ایک نئی راہ سے روانہ ہونے
سے بہت لوگون کو نقصان جانی ومالی پہونچایا اوسدن سے لوگون نے اسکا نام دریائے ناگمان رکہدیا اسواسطے کہ کسی
کے گمان مین نہین تہا کہ یہہ دریا اس راستہ سے چل پڑیگا یہہ ناگمان نئی راستہ سے چلا ابتک موضع جعفری مٹی سے
موضع جنگل تک دس میل مین جاری رہا اور اوسکا قدیمی نام بہی گم نہوا چنانچہ ابتک جاری اور اپنی اصلی نام سے موسوم
ہے اور بزمین موضع جنگل پہ اسی مین داخل ہوجاتا ہی اور اوسسے آگے سرحد جنوبی موضع کنڈ مضاف تحصیل نوشہرہ
تک جہان دریائے سندہ مین داخل ہوتا ہی ۔۔ میل مین اسکا نام دریائے لنڈہ مشہور یعنی لنڈہ بزبان ہندی مروجہ
ضلع پشاور ہر چیز بیدم وکوتاہ کو کہتے ہین اور بزبان افغانی بہی اس لفظ سے یہہ ہی مراد ہی مگر افغانونکے تلفظ سے
پایا جاتا ہی کہ اس لفظ مین بجائے حرف ہائے ہوز حرف یائے تحتانی مجہول ہی پس یہہ دریائے جو اس ضلع پشاور مین
سرحد مغربی میرہ مشترکہ مضاف تحصیل پشاور سے سرحد جنوبی کے موضع کنڈ مضاف تحصیل نوشہرہ تک تہوڑا سا یعنی ۔۔
میل مسافت طے کرکے موضع خیرآباد کی نزدیکی مین دریائے سندہ مین منتہی ہوکر بے نام ونشان ہوجاتا ہی اسواسطے
اس نام سے مشہور ہوا - یہہ دریائے کابل اس ضلع پشاور کی زمین اسطرح سے گذرتا ہی کہ زمین ضلع کو دو حصہ پر منقسم کردیا
ہے چنانچہ تحصیل یوسفزائی وتحصیل ہشتنگر وتحصیل دوآبہ وچند دیہات تحصیل خٹک اس سے بجانب شمال مین اور تحصیل
پشاور وتحصیل داؤدزائی واکثر دیہات تحصیل نوشہرہ اس سے بجانب جنوب اسکا پانی اس ضلع مین مغرب سے بطرف
مشرق روان ہے - یہہ دریائے آٹھہ کوس مین یعنے قلعہ مچنی سے موضع گوجران تک وسیع العرض ہی اور تیز چلتا ہی اسواسطے
کہ پتہرون پر گذرتا ہی اوس سے آگے ۔۔ کوس مین یعنے موضع گوجران سے قصبہ نوشہرہ تک بہت عریض تو ہی مگر آہستہ
چلتا ہی کیونکہ خاک ریگ آمیز پر گذرتا ہی اور اوس سے آگے اپنی انتہا تک سخت تندی وتیزی سے جاری ہی اسواسطے
کہ زمین سخت اور پتہرون مین چلتا ہی اور عرض بہی چہوٹا رکہتا ہی - اس دریا کی تندی اور تیزی سے ہمیشہ جائے گذر
مبدل ہوا کرتی ہے قلعہ مچنی سے موضع گوجران تک بعضی جگہہ عمق اسکا بہت تہوڑا ہی یہانتک کہ دو جگہہ یعنے موضع

چزمی مٹی اور موضع پہٹیان کی نزدیکی مین بموسم سرما اس سے پایاب عبور کرنا ممکن ہی اور موضع گوجران سے اسکے انتہا تک
اسکا عمق زیادہ تر ہی - قلعہ مچنی سے قصبہ نوشہرہ تک اسکی سواحل تمام مین اسواسطے نقصان و نفع بہ بود برآمد زمین سے
متوقع ہی اور نوشہرہ سے اسکی انتہا تک اسکی کنارے پختہ ہین زمین کو اس سے کچہہ خوف نہین - اسکا پانی قلعہ مچنی سے
نوشہرہ تک بموسم تابستان مکدر ریگ آمیز اور بموسم زمستان خوب مصفا ہوتا ہی مگر دیکہنے مین برنگ سبز معلوم ہوتا ہے
اور نوشہرہ سے انتہا تک بموسم تابستان تہوڑا مکدر ہوتا ہی مگر بموسم زمستان اچہا صاف ہوتا ہے اور عموماً شیرین مزہ
ہے خصوصاً چہاونی نوشہرہ سے انتہا تک بہت خوشگوار اور مقوی ہے جن لوگون کے استعمال مین آتا ہی وہ لوگ تندرست
رہتے ہین اور قلعہ مچنی سے چہاونی نوشہرہ تک مضر بدان ہی اسواسطے کہ زمین روئی پر گذرتا ہی - اسکا سیلاب زمین
کیواسطے کچہہ مضر ہے یعنے ریگ ڈالنے سے زمین کو ناقص کر دیتا ہی - اسکے پانی سے البتہ زمینون کو فایدہ پہونچتا ہی - یعنے
چہوٹی نہرون کے ذریعہ سے لوگ اسکا پانی اپنی زراعات مین پہونچاتے ہین اور موضع محب بانڈہ اور موضع بانڈہ شیخ
اسماعیل مضاف تحصیل داؤدزائی مین اسکا سیلاب بہی میل پہونچنے سے زمین کو نفع کامل دیتا ہی سو وہ نتیجہ فیضان
آب دریای سوات معلوم ہوتا ہی جو اون ہر دو مواضع کی نزدیکی مین اسکے ساتہ شامل ہوجاتا ہی - اس دریا کی وساطت
سے لکڑی کوہستانی از قسم دیار وچہیل اور برنج عمدہ ملک گز سے اور اکثر مال تجارتی از قسم میوجات و دیگر تحائف
قندہاری و کابلی و جلال آبادی جالہ پر رکہکر اس ضلع پشاور مین لاتے ہین اور جالہ اسطرح سے بنایا جاتا ہی کہ بیلونکے
پوست کو گہاس پوخ نام سے پر کر دیتے ہین اوسکا نام اس ملک مین خیک ہی پس جسقدر طویل و عریض جالہ بنایا ہوا ہو اسقدر
زمین مین اون خیکونکو گز گز کے فاصلہ پر پہیلا کر رکہدیتے ہین اونکے اوپر موٹی موٹی لکڑیان بطرف طول و عرض بطریق
شہتیر اور کڑی کے ڈالکر خوب مضبوط باندہتے ہین اور اسیطرح سے اوسپر بہت سی لکڑیان باندہتے ہی اوسکو اونچا کرتے
ہین اسواسطے کہ جلال آباد سے اس ضلع پشاور مین داخل ہونے تک راہ مین اوسکو کئی جگہہ زیر و زبر ہونے سے ٹوٹنے
اور ڈوبنے کا خوف ہی چنانچہ اون ہولناک مواقع سے کئی جگہہ کا نام بہی مشہور ہے یعنی ایک جگہہ کا نام تور گرداب ہے
بمعنے سیاہ گرداب اور ایک جگہہ کو دیگ اور ایک جگہہ کو چمچہ کہتے ہین - اور ایک جگہہ کا نام شتر گردن اور ایک جگہہ کا
اسم سنی اوبل ہی اور یہہ ہی سبب ہے کہ اسقدر مسافت مین اس دریا مین کشتی کا چلنا محال ہے ہان جسقدر زمین ضلع
پشاور مین یہہ دریا ہی اوسمین کشتی چلتی ہے چنانچہ موضع گہڑی مومن مضاف تحصیل داؤدزائی کے پاس سے مال تجارتی

کشتیون پر رکہکر تا قصبہ خیرآباد اس دریا کی ذریعہ سے اور وہانسے بوسیلہ دریائی سندہ ملک سکھر کو لیجاتے ہین اور زمین ضلع مین
بہی اسقدر مسافت مین اسمین کشتی کو کوئی محل پر سخت خطرہ ہے چنانچہ موضع بیرسہاک مضاف تحصیل نوشہرہ کے پاس ایک گرداب
حائل ہی جسکا نام خونی ڈب مشہور ہے اور موضع دہرکی مضاف تحصیل نوشہرہ کے نزدیک ہی جائے امان نہین اور جس جگہہ
یہہ دریا دریائے سندہ سے ملتا ہی وہ جگہہ بہی کشتی کیواسطے محل خطر ہے اوس جگہہ کو کوٹہہ بولتے ہین - اس دریا کے کنارون
پر مرغان آبی مثل مرغابی و سرخاب شکار کرنے مین آیا کرتی ہین اور مچہلی لذیذ از قسم روہو - تلی - بہی اسمین ہوتی ہے
اور جانور پاڈن نام بہی اس دریا مین ہوتا ہی جسکے خواص سے آگاہ کیا گیا - اسکی پانی سے اراضی دیہات تحصیل دادو دزالی
اور پٹہ خالصہ علی الاکثر اور پانچ دیہہ تحصیل دوآبہ کی زمین سیراب ہوا کرتی ہے اور باقی زمین تحصیل دوآبہ بسبب
بلندی اسکی فیض سے محروم اور کل بالاولے دیہات اور [illegible] اگر زمین کو اس سے آبپاشی ہوتی ہے اور ۶۲
مواضع مین پن چکی اسکی مدد سے چلتی ہین بلکہ ایک شخص نے اس دریا مین قصبہ نوشہرہ اور قصبہ اکوڑہ کے پاس ایک ایک
کشتی مضبوط باندہنے سے پہرا رکہی ہے اونمین سے ہر ایک مین دو پن چکیان ہین جو بمدد آب دریائے ہذا چلتی ہین - ملک
بجوڑ مین اس دریا کے ریگ کو تپاکر اوس سے لوہا نکالتے ہین جو بعمدگی مشہور ہی مگر جس جگہہ ریگ سے لوہا نکلتا ہی وہ بکثرت محصور
ہے اور علی العموم اس دریا کی ریگ سے سونا نکلتا ہے اگرچہ سرخ رنگ ہوتا ہے لیکن کم یا اوسکو گوہڑی کہتے ہین سکہونکے
عہد مین ایک شخص اس دریا سے سونا نکالنے کا متعہد ہوکر بخطاب جارہ دار زرکشی مخاطب تہا اور مبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ
بوجہہ محصول داخل خزانہ سرکار کیا کرتا تہا - نمک اور اسلحہ اسکے وار پار لاتے اور لیجاتے ہین کوئی مانع نہین ساکنین دیہات
سواحل دریائے ہذا علی الاکثر تیرنا خوب جانتے ہین - ہر دو دفعہ جوش سیلاب دریائے سندہ نے چنانچہ مشروحاً ذکر کیا گیا اس
دریا کے پانی کو بہی جوش و خروش مین کر دیا تہا اور باشندگان اکثر دیہات سواحل دریائے ہذا کو سخت نقصان پیش آیا
تہا یعنے تندی و تیزی کثرت سیلاب دریائے مذکور سے اس دریا کا پانی پیچہے کو ہٹ کر کنارون سے باہر آجاتا رہا جس سے
پہلی دفعہ اکثر دیہات کنار جنوبی و شمالی دریائے ہذا نے سخت تباہی کا موہنہ دیکہا ہزارہا آدمی جان سے جاتے رہے -
ہندو لوگونکے نزدیک اس دریا کا پانی پاک نہین اوس سے غسل کرنا موجب مذموم سمجہتے ہین اونکا مقولہ ہے کہ یہہ دریا
بطرف مشرق واسطے خراب اور ناپاک کرنے ملک ہند کے چلا تہا مگر دریائے سندہ نے اوسکو روک کر اور راستہ مین ڈالدیا
سال حال کیواسطے مبلغ [illegible] ٹہیکہ محصول سیر بحری دریائے ہذا مقرر ہی اور اسکے وقت گذر اس ضلع مین واقع ہین +

گذر بیلہ محمندان مچنی - یہہ گذر خام ہے پختہ نہین ساکنین ضلع سے جب کوئی شخص ملک نگنہار اور کوہستان دروازگئے اور ملک گندہاب کو جاویگا اوسکو یہہ گذر درپیش ہوویگا اس جگہہ یہہ دریا وسیع العرض اور تیز رو ہے پہلے یہہ گذر بیرونق تہا ملاح لوگ مسافرین کو بذریعہ جالہ وار پار کرتے تہے اون ملاحونکو سرکار سے تنخواہ ملتی تہی پہر اسپر بجائے جالہ کشتیان مقرر ہوئین مگر سرکار کو اس سے کچہہ نفع محصول کا نہین پہونچا - اب ۲ کشتیان اور ۸ ملاح اسپر موجود ہین ✦

گذر ناگمان - یہہ گذر خام ہے موضع نحقی تحصیل داودزائی کے پاس ہے جب شخص نے ضلع ہذا سے چلکر ملک بجوڑ یا کوہ گندہاب کو جانا ہووے اوسکو اپنے راستے اس جگہہ عبور کرنا پڑیگا یہان دریائے کا عرض زیادہ ہے اور تیز چلتا ہے اسواسطے کشتی خوف مین بہتی ہے جو ... تان کشتیونکا لمیار کرایا جاتا ہے - ۳ کشتیان اور ۸ ملاح اسپر موجود ہیں ... اور سال حال مین مبلغ ... روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میربحری گذر ہذا مقرر ہے

گذر میان گوجر - یہہ گذر خام ہے ساکنین ضلع کوہاٹ و نواح پشاور جب ملک سواد کو جاتے ہین اونکو یہہ گذر درپیش ہے اس جگہہ دریا عریض تو ہے مگر آہستہ چلتا ہے تہ آب اور سواحل پر پتہر نہین ہین اسواسطے کشتی کو ڈوبنے اور ٹوٹنے کا اندیشہ نہین تین کشتیان اور ۱۰ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ... روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میربحری گذر ہذا مقرر ہے ✦

گذر ذخی - یہہ گذر خام ہے اور بیرونق اس جگہہ زمینداران دیہات گرد نواح وار پار آتے جاتے ہین کوئی سوداگر مال تجارتی لیکر اس راہ سے نہین گذرتا اس جگہہ دریا آہستہ چلتا ہے کشتی امن اور بیخوف ہے ایک کشتی اور پانچ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ... روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میربحری گذر ہذا معین ہے

گذر دوبندی - یہہ گذر موضع ... پرگنہ ہشت نگر کے متصل ہے اور اسی جگہہ کا نام دوبندی ہے جہان دریائے ناگمان اور دریائے سواد باہم متفق ہوتے ہین گذر خام ہے مگر بارونق اکثر مال تجارت اس راستہ سے آتا جاتا ہے جو شخص پشاور سے ملک یوسف زائی و سواد کو جاویگا اوسکو یہہ گذر راہ مین آویگا اس گذر پر دریا بہت عریض ہے اور خیلے تیز چلتا ہے کشتی لرزان ترسان تو رہتی ہے مگر کبہی ڈوبی نہین - ۲ کشتیان اور ۸ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ... روپیہ ٹہیکہ محصول میربحری گذر ہذا مقرر ہے ✦

گذر ڈہیری - یہہ گذر خام ہی موضع ڈہیری پرگنہ ہشتنگر سی منسوب ہے زمینداران نواح گذر ہذا بوقت آمد و رفت اپنے وسیلے سے وار پار ہوتے ہین کسی سوداگر کا رہگذر نہین اور ساکنین پرگنہ پشاور ملک سواد کیطرف جاتے ہو اس جگہہ اس دریا سی اگر عبور کرین تو ممکن ہے اس جگہہ دریا بہت عریض نہین اور آہستہ چلتا ہی اسواسطے گذر خطرناک نہ ہے ایک کشتی اور ہے ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ سما روپیہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے

گذر خویشگی - یہہ گذر منسوب بموضع خویشگی ہے جسکی متصل یہہ گذر خام ہے ساکنین نواح گذر ہذا اسکے ذریعہ سے وار پار ہوتے ہین سوداگر و تکار رہگذر نہین جو شخص پرگنہ خٹک سے تحصیل یوسف زائی کو جاوے یہہ گذر راہ مین پاتا ہے اس جگہہ دریا عریض ہی تیز رو نہین کشتی بیخوف ہے مرغابی وہ مرغاب اسجگہہ شکار کیا جاسکتا ہی ایک کشتی اور چہہ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ الـــ روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے اوسمین سے تین حصہ حق سرکار او دو حصہ حق ملاحان ہے +

گذر نوشہرہ - بوجہ قصبہ نوشہرہ نام اسکے وار پار کے کنارہ پر موجود ہین اسواسطے اسکا نام نوشہرہ ہی جو شخص پرگنہ خٹک سی پرگنہ یوسف زائی یا ملک سواد و بنیر کو جاویگا اوسکو یہہ گذر راہ مین آویگا یہہ گذر پختہ اور بارونق ہے اکثر سوداگران مال تجارت اس راستہ سی وار پار لاتے اور لیجاتے ہین فوج سرکاری جو چہاونی پشاور یا چہاونی نوشہرہ سے چہاونی مردان کو جاتے یا وہانسے اسطرف کو آتی ہی اوسکو یہہ گذر ہی در پیش ہے اس جگہہ سے مردان تک تمام راہ مین سڑک کلان و تار برقی موجود ہے اس جگہہ دریا کا عرض تنگ ہی اور تیزی سے چلتا ہے ہمیشہ بموسم گرما و سرما پل کشتیونکا طیار رہتا ہی ـعـ کشتیان اور ے ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ عمے روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہی اسمین حصہ ملاحان کچہہ نہین وہ لوگ سرکار سے تنخواہ پاتے ہین +

گذر اکوڑہ - قصبہ اکوڑہ کے پاس ہونے سے باین نام موسوم ہے گذر پختہ ہی مگر اچہا بارونق نہین جس شخص نے پرگنہ خٹک سے تحصیل یوسف زائی کو جانا ہووے اوسکو اس راہ سے عبور کرنا ہوگا کسی سوداگر کا رہگذر نہین اس جگہ دریا عریض نہین تیز رو ہے مگر کشتی بیخوف ہے ایک کشتی اور چہہ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ سعہ روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے اوسمین سے تین حصہ حق سرکار اور دو حصہ حق ملاحان ہے +

گذر ترلاندی - یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے براہ موضع تنگی مضاف تحصیل ہشت نگر ملک سواد کو جاوے اوسکو یہہ گذر درپیش ہی کچہہ ٹہیکہ محصول میر بحری سرکار کیطرف سے اسپر مقرر نہین ہی زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ ملاحونکو دیکر کارروائی کر لیا کرتے مین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

گذر ماروزائی - یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاتا ہی وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہی کچہہ ٹہیکہ محصول میر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے - اور اس دریا کی شاخین بہی ایسی ہین کہ اکثر جگہہ موسم زمستان اونسے پایاب عبور کیا جا سکتا ہے مگر بعضی ایسی بہی ہین کہ بعضی جگہہ اونپر گذر مقرر ہے وہان بذریعہ کشتی اوس ہی گذر کے مین چنانچہ شاخ موسومہ بہ نیالی پر ایک گذر مقرر ہے جسکا نام گذر شاہی مشہور ہی اور شاہی ایک گاؤن کا نام ہے جو تحصیل دوآبہ مین ہی اوس سے منسوب ہے یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاوے وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہی کچہہ ٹہیکہ محصول میر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ ملاحونکو کچہہ غلہ فصلانہ دیکر کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے اور شاخ موسومہ بہ شام بوڑ پر تین جگہہ گذر مقرر ہے +

گذر چارسدہ - موضع چارسدہ مضاف تحصیل ہشت نگر کے نیچے ہے اسواسطے یہ اسم مشہور ہی یہہ گذر خام ہی جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر اور تحصیل یوسف زائی کو جاوے اوسکو یہہ گذر درپیش ہی کچہہ ٹہیکہ محصول میر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے +

گذر قاضی خیلان - یہہ گذر موضع پڑانگ مضاف تحصیل ہشت نگر کے نیچے ہے اور موضع مذکور مین ایک گندی کا نام گندی قاضی خیلان مشہور ہی اسواسطے یہہ گذر بہی نام مشہور ہوا یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دواوزائی سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاوے - وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہی کچہہ ٹہیکہ محصول میر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحون سے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے +

گذر رزڑ - یہہ موضع رزڑ مضاف تحصیل ہشت نگر سے منسوب ہی یہہ گذر خام ہے تحصیل ہشتنگر مین اس دریا کی دو نو

کنارون پر جو دیہات نزدیک ہین اونکی ساکنین بوقت آمد و رفت اس جگہہ اس دریا سے وار پار ہوتے ہین اور یہ گذر زمینداری ہے زمیندار لوگ ملاحونکو کچہہ غلہ فصلانہ دیکر کام کراتے ہین ٹہیکہ محصول ہیر بحری کچہہ مقرر نہین ایک کشتی اس پر موجود رہتی ہے۔ اور جس شاخ دریائے اباز ائی کا نام دریائے کیالہ ہے اوسپر چار جگہہ گذر مقرر ہے +

گذر خڑکی - موضع خڑکی مضاف تحصیل دوآبہ کے نیچے ہے اسواسطے باین نام موسوم ہے یہہ گذر خام ہے زمینداران دیہات گرد نواح اکثر اس جگہہ عبور کرتے ہین خصوصاً زمینداران خڑکی کی زمین مزروعہ وار پار ہے وہ لوگ ہمیشہ ہر روز محتاج عبور ہین کچہہ ٹہیکہ محصول ہیر بحری اسپر مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

گذر نخقی - موضع نخقی مضاف تحصیل دوآبہ کے نیچے یہہ گذر مقرر ہے اسواسطے اسکا یہہ نام ہے یہہ گذر خام ہے زمینداران دیہات گرد نواح اکثر اس جگہہ عبور کرتے ہین خصوصاً زمینین زیر کاشت زمینداران نخقی وار پار ہین اونکو ہمیشہ ہر روز وار پار آنا جانا پڑتا ہے کچہہ ٹہیکہ محصول ہیر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر مقرر ہے

گذر گڑہی گگر - موضع گڑہی گگر مضاف تحصیل دوآبہ کے نیچے ہے اسواسطے اس نام سے مشہور ہے یہہ گذر خام اور زمینداران دیہات گرد نواح کے عبور کیواسطے ہے کچہہ ٹہیکہ محصول ہیر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

گذر دولت پورہ - موضع دولت پورہ مضاف تحصیل دوآبہ کے پاس ہونے سے اسکا یہہ نام مشہور ہے یہہ گذر خام اور زمینداران دیہات گرد نواح کی آمد و رفت وار پار کیواسطے ہے کچہہ ٹہیکہ محصول ہیر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحون سے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

فہرست گذرات متعلقہ ضلع پشاور

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
١	اٹک	اٹک	چیتومل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یہہ گذر شاہی ہے اسکے ملاح سرکار سے تنخواہ پاتے ہین۔
٢	״	ہنڈ	نہال چند	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
٣	ناگمان	ناگمان	نور محمد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یہہ گذر شاہی ہے اسکے ملاح سرکار سے تنخواہ پاتے ہین

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	ے	[illegible]	گنگا سنگھ	میان گوجر	ناگمان	۴
	[illegible]	ک	[illegible]	نہال چند	ذخی	لنڈیے	۵
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پریم سنگھ	دوبندی	؍؍	۶
	[illegible]	ک	[illegible]	عبدالرحیم	ڈھیریے	؍؍	۷
	ے	ک	[illegible]	؍؍	خویشگی	؍؍	۸
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نور محمد	نوشہرہ	؍؍	۹
	ے	ک	[illegible]	عبدالرحیم	اکوڑہ	؍؍	۱۰
	ے	ک	[illegible]	محمد صدیق	جہانگیرہ	؍؍	۱۱
	[illegible]	ے	۔	۔	مچنی	مچنی	۱۲
	۔	[illegible]	۔	۔	شاہ عالم	شاہ عالم	۱۳
	ک	ک	۔	۔	آدمی زائی	آدمی زائی	۱۴
	ک	ک	۔	۔	گڑھی حکیم شاہ	؍؍	۱۵
	ے	[illegible]	۔	۔	ابازائی	ابازائی	۱۶
	[illegible]	ک	۔	۔	ترلانڈی	ابازائی	۱۷
	[illegible]	ک	۔	۔	ماروزائی	؍؍	۱۸
	[illegible]	[illegible]	۔	۔	خرکی	کٹالہ	۱۹
	[illegible]	ک	۔	۔	سختی	؍؍	۲۰
	[illegible]	ک	۔	۔	گڑھی [illegible]	؍؍	۲۱
	[illegible]	ک	۔	۔	دولت پورہ	؍؍	۲۲
	ک	ک	۔	۔	شاہی	خیالی	۲۳
	ک	ک	۔	۔	چارسدہ	شامبور	۲۴
	ک	ک	۔	۔	قاضی خیلان	؍؍	۲۵
	ک	ک	۔	۔	رزڑ	؍؍	۲۶

فصل دوم ذکر آبپاشی انہار

کیفیت نہر باڑہ تحصیل پشاور مین ایک ندی الموسوم باڑہ ہے اوس ہی جو قواعد آبپاشی مین وہ بہی لائق تذکرہ
مین اسلئی اوسکا ذکر بہی اس موقع پر کیا جاتا ہی۔ ملک کوہستان جو تحصیل پشاور سے جانب غرب تا سفید کوہ ہی اوس مین
پانی چشمہ و برفانی سے اکثر ندی نالے جاری ہوکر مختلف مواقع پر باہم یکجا ہوتے ہین۔ اون سے چار ندی موسوم بنام
ذیل۔ ندی میدان۔ ندی راجگل۔ ندی توردرہ۔ ندی خوالنے۔ جاری ہین اور باہم ملتی ہوئی علاقہ غیر کی حد
مین یکجا اور باسم باڑہ مشہور ہوکر جاری ہوئی ہی۔ وجہ تسمیہ معلوم نہین ہوتی غیر علاقہ مین جابجا اس ندی باڑہ سے
آبپاشی ہوتی ہی باقیماندہ پانی علاقہ سرکار مین قلعہ باڑہ کے نیچے حد موضع سنگو و شیخان تحصیل ہذا مین داخل ہوتا ہے
اور دیہات پرگنہ مہمند و خلیل و پتہ خالصہ کو اس سے فایدہ آبپاشی و آبنوشی کا پہونچتا ہے پہر سہ پرگنہ مذکور سے
گذر کر بمقام دو بندی حد موضع زخی مضافات تحصیل [illegible] ہوجاتا ہے۔ اس ندی مین
تین قسم کا پانی ہے ایک وہ جو علاقہ غیر سے [illegible] جو [illegible] فصل مین واسطے سیرابی
زمین اون دیہات کے جنکو اس سے آبپاشی ہوتی ہے کافی نہین ہے اور یہ پانی ہمیشہ تا بند باڑہ مین جاری رہتا
ہے اوس سے آگے باڑہ خشک پڑا ہوا ہی دوسرے وہ جو حد موضع [illegible] خالی پتہ مہمند سے خشک باڑہ
مین چشمہ کا پانی نکلتا ہی یہہ پانی ہمیشہ جاری رہتا ہی تا حد [illegible] پتہ خالصہ۔ آگے پہر باڑہ خشک ہی تیسرے سیلابی
پانی بوقت آنے سیلاب کے تا قایمی سیلاب تمام باڑہ مین بکثرت جاری رہتا ہی اور غایت درجہ قایمی سیلاب آٹھ پہر
ہے۔ جب پانی موضع لم گذر علاقہ غیر سے گذرکر آتا ہے تو قلعہ باڑہ سی بسمت غرب تخمیناً نیم کروہ باڑہ مین بمقابلہ یکدگر
دو دہانہ ہین ایک موضع سنگو پتہ خلیل کا جو باڑہ سے جانب شمال واقع ہے۔ دوسرا شیخان پتہ مہمند کا جو باڑہ سے
جنوب کی طرف ہی اور باڑہ مین دو بند اون دونون دیہات کے ہین جو پانی کو روک کر اونکی ول مین جاری کرتے ہین۔
یہہ بند ویسی نہین ہین جو کل باڑہ مین لگائے جاوین بلکہ اسقدر لگائے جاتے ہین کہ جنکے ذریعہ سے بقدر آبپانی قدیمی
کے اونکی ول مین پانی ہو مقدار پانی کا کوئی پیمانہ آجتک اون دیہات کے واسطے معین نہین ہوا اور نہ کوئی تنازعہ
برپا ہوا۔ مگر میراب جو سرکار سے معین ہے وہ نگران رہتا ہی کہ زیادتی نکرین اون بندون سے جب پانی نیچے آتا

ہے تو وہان بذریعہ بند خام نصف حصہ کا پانی مہند کیطرف لیجاتے ہین اور نصف خلیل کیواسطے تہوڑے فاصلہ تک بارہ مین
آتا ہی مگر واسطے جوئی علی مردان خان کے جو ذریعہ آبپاشی سکنائے چہاونی ہے دو جندر کا پانی خلیل و مہند سے بعہ
ساوی خلیل کے بند مین ڈالا جاتا ہے گویا دو جندر کا پانی بند خلیل مین بند مہند سے زیادہ از حصہ نصفی آتا ہے بہان
حقابہ بارہ حصہ مہند کا علیحدہ ہوتا ہی اوسی موقع پر بذریعہ چہوٹے چہوٹے بند کے پانی حسب ذیل +
معیار زائی یعنے مہند بالا ۲۰ حصہ - ولہ ماشو خیل ۱ حصہ - ولہ ہزار میرہ ۱ حصہ - ولہ سہ گانی بالا نصف حصہ
موسے زائی و دودی زائی یعنے مہند پایان ۲۰ حصہ تقسیم ہوتا ہی مہند پایان کے حقابہ کا پانی اوس موقع سے
بقدر پاؤ میل نیچے آکر بارہ مین جا پڑتا ہے اور پہر بذریعہ لنڈی بند کے تین ولہ بدین تفصیل سہ گانی پایان نصف حصہ
ولہ موسے زائی یکحصہ - ولہ دودی زائی یکحصہ - الگ الگ ہوکر روان ہوتے ہین حصہ خلیل سے حد موضع سہ بندی
چار حصہ پر پانی حسب تفصیل ذیل - مارو زائی یکحصہ - اسحاق زائی یکحصہ متی زائی و قصبہ دو حصہ و دو جند
حقابہ چہاونی تقسیم ہوتا ہی حصہ متی زائی و قصبہ کا رقبہ کشتی ... اور واقعہ قصبہ بدرام کی حد کے متصل بحصہ برابر تقسیم
ہوکر جاری ہوتا ہی الا دو جندر کا پانی ولہ قصبہ مین آتا ہی اس تقسیم کے لحاظ پر مہند مین چھہ ذیل پتہ اور خلیل مین چار
ذیل پتہ موسوم ہین بعد ش ہر ایک ذیل پتہ کے ولہ سی اپنے اپنی موقع پر دیکھ وار ولہ علیحدہ علیحدہ ہوکر جاری ہوتے
اور ہمیشہ بحصص بالا ولہ جاری رہتے ہین - یہہ حال تقسیم جدا اوپر ذکر ہوا نسبت پانی معمولی کے ہی جو علاقہ غیر سے بحکم
آتا ہی اور جو پانی حد موضع موسے زائی و ہزار خانی مین چشمہ کا نکلتا ہی - اول بذریعہ دو بند کی حد ہزار خانی و موسے
زائی مین روک کر موضع چکنی و چوہا گوجر کے مالکان لیجاتے ہین جس سی اون دونون گانون مین بحصہ مساوی آبپاشی
ہوتی ہی پہر اوس سے نیچے حد موضع فتو خیل مین ایک بند مالکان موضع ہزار خانی کا ہی جو عملداری سرکار مین لگایا
گیا ہی اوس سے صرف رقبہ موسومہ کونڈ ہزار خانی کو آبپاشی ہوتی ہے اوس سے نیچے جو پانی بچ کر بہتا ہی وہ اکبر پورہ
وغیرہ دیہات کے کام آتا ہے یعنے اون گانون مین اوس سے آبپاشی ہوتی ہے رہا ذکر سیلاب کا - وہ اسطرح
پر ہی کہ جب یہانتک سیلاب آوے جس سے بند بارہ ٹوٹ جاوے تو اوس پانی سیلاب کو زبان پشتو مین تالا والہ کہتے
ہین اس لفظ کے معنے لوٹ کا پانی ہے جس شخص کی جہانتک طاقت ہوتی ہی وہ اپنے ولہ مین پانی روک لیجاتا ہے
سیلاب کا پانی بہت زیادہ ہوتا ہی جس سے خشک بارہ بہی جاری ہوجاتا ہی اس پانی سیلاب کا واسطے علاوہ ازولہ کے

بھی حسب طاقت ایک معمولی بند ذیل ــ دیہہ بہادر ــ موسی زائی ــ ہزار خانی ــ سیلابی لگائے ہوئے ہیں ــ اینمین
پانی روک لیتا ہی کوئی پیمانہ اس پانی سیلابی کا نہین ہی ــ واسطے فہمید اس تقسیم کے ایک نقشہ ہیئت و حدود دیہہ و
دیہات والہ ہمراہ کا معہ تفصیل حصص وغیرہ فوائد کے شامل کیاگیا ہی دیکھو اوسکو نقشہ مشمولہ مین جس سے مفصل حال
معلوم ہوگا ــ اندر ہر ایک گانوکی تقسیم پانی کے نہائیت باریک دقیقہ ہین اور اچھی اچھی صورتدلنے رواج پکڑا ہے
جنکی تشریح بروے تصدیق حکام بندوبست ہوکر ایک نقشہ ہیئت والہ رواج آبپاشی نہایت عمدگی کے ساتھ
تحریر ہوا اور وہ صفا ہوکر ہر ایک موضع کی مسل بندوبست کے ساتھ شامل ہوا ہی اون کل قواعد کو بہ تشریح بیان
کرنا نہائیت طول امر ہے اسلئے ایک موضع کے نقشہ کی نقل اس کتاب مین بھی شامل کیجاتی ہے اور خاص خاص
ذکر جو لایق تذکرہ ہین اور وہ ایک اگاہی ہے بطور اجمال کل حال آبپاشی علاقہ کے اس موقعہ پر ذکر کیا جاتا ہی حسب
تشریح بالا عموماً ہر ایک گانوکیواسطے والہ علیحدہ ہوکر ہمیشہ ہر روز جاری رہتا ہی اسیطرح بڑے بڑے دیہات
مین جنکا تعداد ملک قلبہ شجرہ سے زیادہ ہی کنڈی معین ہین ــ کنڈی اوسکو کہتے ہین جسکو پنجاب مین طرف بولاجا
ہے اصول اوسکا یہہ ہی کہ وقت تقسیم اولے کوئی حصہ گانو ایک گروہ مالکان کو دیکر اونکا نفع نقصان اندرونی کا
شریک کردیا گیا ہو ــ اور وہ ہمیشہ اوپر نام کسی معزز آدمی یا بنام مورث قوم اوس گروہ کی مشہور ہوتی ہے یہہ بھی
فرض ہے کہ اوسکے درمیان بوقت خرید و فروخت کے اول اوس کنڈی کے حصہ دار شفیع دار ہوتے ہین ــ نہ دوسری
کنڈیکے لوگ اسیطرح اگر کسی کنڈیکے اندر کسی ذیل کا معاملہ باقی رہجاوے تو اوسکی ادائے کرنیکے ذمہ وار دیگر مالکان
اوس کنڈی کے ہوتے ہین ــ نہ دوسری کنڈیکے اور پہر یہی نسبت ہی اندر گانوکی ایک کنڈی کو دوسری کنڈیسے
کنڈیکے اندر ذیل اس لحاظ سے قایم ہوتے ہین جنکو ملک پنجاب مین پتی کہتے ہین ــ جو کنڈی یا ذیل بڑے بڑے گانو
مین ہین جنکا تعداد ملکیت قلبہ سے کم نہین عموماً اونکے لئے بھی بذریعہ دو بندی بموجب حصص شجرہ واری پانی
علیحدہ ہوکر ہر روز والہ جاری رہتا ہے اندرون ہر ایک والہ کے خواہ وہ کنڈی کے ہو یا گانو کے قاعدہ آبپاشی شبانہ روز
کے حساب پر بھی شبانہ روز ایک اتدن یعنی آٹھ پہر کو کہتے ہین اور خاص رات یا خاص دن کو وقت کہا جاتا ہی جس زمین کو
ایک رات دن پانی ملے اوسکو شبانہ روز اور جسکو ایک شب پانی ملے اوسکو وقت کہتے ہین شبانہ روز و وقت ہمیشہ
کسی مورث یا کسی معزز آدمی کے نام پر جو منجملہ مالکان یا مزارعان اوس زمین سے ہو نامزد ہوتا ہی شبانہ روز...

ہے کہ وجہ تسمیہ اوسکی معلوم نہین ہوتی جن دیہات مین پانی وافر ہے وہان آٹھ قلبہ کو ایک شبانہ روز یعنی سالم دیہہ کا پانی ملتا ہے یعنی فی قلبہ ایک پہر اور جہان قلت پانی کی ہے وہان فی قلبہ گون باقی قلبہ دو پہر اکثر دیہات مین ایک وقت کو برخلاف اوسکے معنے کے شبانہ روز بہی کہتے ہین۔ ایسے گانوین دو شبانہ روز کی ایک دوگون ہوتی ہے جسکے درمیان مین تبادلہ رات دن کا ہوتا رہتا ہے یعنے ایک دفعہ ایک شبانہ روز کو یہہ۔ پہر دن کی اور دوسرے کو رات کے پہر دوسرے دفعہ رات والون کو دن کے اور دن والون کو رات کے ملتے ہین اسیطرح جس جس گانوین نوبت پوچہ اوٹہ ونکے یعنے اونکی اراضی کے معین ہوتی ہے وہان تین شبانہ روز کو ذری گون اور چار شبانہ روز کو سلورگون کہتے ہین جنکا باہم تبادلہ تقدیم و تاخیر نوبت کا معنے ہوتا ہے یعنی ایک نوبت مین شبانہ روز **الف** کو اول اور **ب** کو بعد پہر **ج** کو بعدش۔ **د**۔ کو پانی ملا پہر نوبت اونکی آویگی تو **د**۔ کو اوّل بعدش **الف** و **ب** و **ج** اور تیسری نوبت مین اوّل **ج** بعدش **د** و **الف** و **ب**۔ کو پانی لگاتے ہین اسطرح ہمیشہ تا وقتیکہ نوبت یاد رہے عمل رہتا ہے۔ نوبت سہوا وس وقت ہوتی ہے کہ جب ایک عرصہ تک ضرورت آبپاشی کی نہووے پانی فضول ہے۔ سلورگون سے زیادہ شبانہ روز کا باہم تبادلہ نہین ہو سکتا اور یہہ قاعدہ تبادلہ کا یا مقدم موخر نوبت کا بروے پوچہ یعنی قرعہ اندازی کے قایم کیا جاتا ہے۔ وقت قرعہ اندازی کا خاص کر معین نہین ہوتا جب کوئی روز پانی فضول رہے اور پہر وقت ضرورت آبپاشی آپہونچے تو اوس وقت اوّل سب مالکان کندہی و ذیل و سلورگون و شبانہ روز کے جنکو ایک دفعہ آبپاشی ہوتی ہے جمع ہوکر اوّل کندیوار پوچہ ڈالتے ہین پوچہ اوسکو کہتے ہین کہ سنگ یا کلوخ یا کسی اور چیز کو نشان اپنا اپنے لگا کر جتنے ایک دوسرے مین فرق ہو جاوے کسیکو جو ناواقف اوس نشان سے ہو دیتے ہین وہ اونسے ایک ایک کلوخ نکالتا جاتا ہے اوس نشان سے شناخت کرتے ہین جسکا پوچہ اوّل نکلے اوس کندیکی اوّل واری آبپاشی ہوتی ہے پہر اوس سے بعد جسکا نکلے اوسکی نوبت قرار پاتی ہے۔ اسیطرح تمام کی نوبت ٹہرائی جاتی ہے بعدش کندیکے اندر ذیل وار اور ذیل کے اندر سلورگون یا ذری گون یا دوگون وار اور اونکے اندر شبانہ روز و وقت وار اور وقت کے اندر مالک وار پوچہ ڈالکر واری قایم کیجاتی ہے۔ مزارعان کا پوچہ ہمراہ اپنے مالک کے ہوتا ہے اور جو وعدہ بوقت پوچہ کے کیا جاوے اوسی پر عمل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ وعدہ کئی قسم کا ہوتا ہے ایک یہہ کہ کوئی میعاد مقرر کیجاوے اوس میعاد تک وہ پوچہ قایم رہتا ہے۔ دوسرا یہہ کہ ہمیشہ تا پوچہ اوسیطرح مقدم موخر آبپاشی ہوتی رہیگی یا بطور اٹرونگی۔ اٹرونگے اوس

نوبت کو کہتی ہین جسکا اوپر ذکر ہوا - تیسرے تا وقتیکہ نوبت یاد رہی بوجہ قایم رہی - چہارم تا وقتیکہ سیلاب نہ آوے
وہی بوجہ قایم رہیگا - اکثر گانو مین زمین کندت و ذیل کے کل بلوچک بٹ کی واقع ہے اور بہتون مین ہر ایک
ویش مین زمین کندت و ذیل بلوچک بٹ ہی ہر دو صورت مذکور مین شبانہ روز کا رقبہ ہر ایک ویش مین جابجا بٹ
ہے اصطلاح وقت دوگون و سہ گون و سلوگون کا رقبہ نجرہ یا قلبہ یا پاو سب ایک چیز ہین - یہہ سب نام ایک
پیمانہ کے ہین جسکی لحاظ پر تقسیم ہوئے یا جسکی مقدار پر تقسیم حقابہ اندرون گانو یا اندرون پتہ ہو چکی ہے - اس ضلع مین
پیمانہ تقسیم ہر ایک گانو کا نام بالا مین سے ہی - ایک نام پر ضرور معروف ہی باعث اسکا یہہ ہی کہ ایک شخص شیخ ملی نام
نے یہہ قاعدہ تقسیم کا ایک ہی وقت مین نکالا ہوا ہی یہہ پیمانہ اب دو قسم کا ہے ایک وہ بمعینہ شیخ ملی کا ہے دوسرا
وہ جو مابعد اوسکی مالکان نے باریک ویش کے لئی اپنی سمجھ کے موافق اون نجرہ کے خام یا پختہ نجرہ بنائے نجرۂ شیخ ملی
و اکثر پتہ مین بروئے حیثیت مناسب بحصہ مساوی تہی گو زمین مساوی نہ تہی مگر اب بباعث طوالت ایام کی حیثیت
مین فرق آگیا اصلی ایک گانو کے نجرہ سے دوسرے گانو کے نجرہ کو نسبت مساوات نہین رہی زمین ہر ایک نجرہ کے
اندر شبانہ روز کی کہیت بٹ ہی اسواسطے اندر شبانہ روز کے تمام لوگ پانی مشترکہ رکہکر بلحاظ سرورخ و پایان ورخ کے
اول کہیت سے آبپاشی شروع کرکر اخیر کہیت تک لیتے ہین جہان کہین شاذ و نادر زمین قلبہ کی شبانہ روز مین رکہی ہے
وہان گہڑی پہر پر حصہ پانی کا تقسیم ہوتا ہی اور یہہ قاعدہ جن دیہات مین ہی اونہون نے واسطی تمیز اور شناخت وقت
کے مسجد و زمین میخ یا سنگ بلحاظ سایہ شرقی و غربی کی گہڑی پہر کے مقدار پر گاڑی ہوئی ہین جسکی لحاظ پر عمل کیا جاتا
ہے اور جسکی واری آبپاشی آنیوالی ہووے وہ اور جسکی گذرتی ہو رہتی ہین جب سایہ نشان معینہ تک پہونچ جاوے
وہ جاکر پانی باندہ لیتا ہی رات کیواسطی یا حالت ابر مین کل گانو والون نے وقت گہڑی پہر بتلانے کے لئی ایک آدمی صاحب
عقل ملقب منصف معین کیا ہوا ہی وہ اپنی ایمانداری اور تجربہ کاری اور دورہ اخترون کے حساب سی تلادیتا ہے
کہ اب اسقدر رات گئی ہی یا اتنا دن گذرا ہے اوسکی کہنے پر عمل کرتے ہین اور اپنی اپنی نوبت کے بموجب [illegible] ہین
اس [illegible] مین جو گانو چہاونی کے قریب آباد ہین اونہون نے سایہ یا ایک آدمی کی [illegible] پر [illegible]
گہنٹہ کی آواز پر عامل رہتی ہین اور بعض بعض نے گہنٹہ گانو مین رکہہ لیا ہی جسکی نگہبانی [illegible] اور جسکی [illegible]
ہو دو نو رکہتی ہین اور اکثر دیہات مین بعض بعض زمین کو جسکا حقابہ بحساب نجرہ واری نہین ہی اونکو اچہہ کا پانی دیتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

بعد حمد خالق یہمال و درود سید الابرار خاکسار محمد حیات خان خلف محمد کرم خان متوطن **واہ** نماص تحصیل حسن ابدال
ضلع **راولپنڈی** ناظرین با تمکین کی خدمت مین بہت عاجزی سی یہہ کتاب بطور تعارف کے پیش نظر کرکے
عرض کرتا ہی کہ مؤلف اس لایق نہین کہ اپنی آپ کو زمرہ مصنفون مین شمار کرے الا خوبی قسمت سے اوسکو
چند عرصہ اتفاق قیام ضلع **بنون** جو داخل ملک افغانستان ہے بعہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوا اور موقع
دریافت حالات افغانان و افغانستان ملا اور چونکہ اس مشہور ملک اور جرار قوم افغان کا حال مشرح تر
سے کہین نظر مین نہین آیا لہذا بسبب حصول واقفیت خواہش پیدا ہوئی کہ کل قوم افغانان و دیگر سکانے
افغانستان کا حال ابتدا سے آجتک مع مختصر تواریخ ملک اور شجرہ نسب ہر ایک قوم جس سی رشتہ و تعلق
باہمی معلوم ہو اور راہ و رسم ملک تحریر کیا جاوی سو بکوشش ممکنہ جس جگہہ سے میسر ہو سکا حالات مطلوبہ
کو فراہم کرکے بنظر فایدہ عام اس کتاب کو تالیف کیا اور نام اس تاریخ افغانستان کا بصناعت براعت الاستہلال
و نکتہ ایہام جس سے مبحث کتاب اور نام مؤلف معلوم ہوتا ہے **حیات افغانی** رکھکر تین حصی پر ترتیب دیا
پہلے حصے مین جغرافیہ و تجارت اور تاریخ عام سلطنت افغانستان کی دوسرے حصے مین تاریخ

خاص قوم افغانان معہ شجرہ نسب ہرایک قوم کے وحال غیرہ اقوام سکنائی افغانستان شرح وار-
تیسرے حصے مین خاص ضلع بنون اور اوسکی سکناوکی تاریخ گرچہ حالات فراہم شدہ کی نسبت
کلی صحت کا ذمہ وار ہونا ایک امر نازک ہی الا اس مورخ حیف نے حتی المقدور سعی بلیغ و اسطے رفع
غلطی کے مختلف روایتون کو جو کتب فارسی وانگریزی و پشتو و شجرہ انساب اور بیان زبانی ثقات زمانہ
اکثر اقوام اور بعض مطابقت سکہ ہا و عمارات مندرسہ و منہدمہ کہنہ سے ملتے رہے ہین بعد صحت ممکنہ درج کر
ہین- صاحبان علم وادراک سے امید کیجاتی ہے کہ احیاناً اگر کہین سہو یا خطائی یا شکستگی عبارت
ملاحظہ فرماوین توطل عفواو پسر ڈالین اور صاحبان نکتہ چین کی خدمت مین بھی گذارش ہے کہ ذرہ انصاف سے
پیش آوین وقت تالیف اس کتاب کے مؤلف کے زیر ملاحظہ کتب مندرجہ ذیل تھین ؛

فارسی

ترجمہ توریت وغیرہ کتب مقدسہ عہد عتیق- تاریخ فرشتہ- حبیب السیر- تاریخ عالم- مخزن افغانی- تذکرۃ الانساب- تذکرۃ الابرار- تاریخ جدولیہ- تاریخ پنجاب- تاریخ ہند- تاریخ کشمیر- طبقات اکبری- تذکرۃ المشاہیر- جام جہان نما- واقعات سکندر اعظم- تاریخ احمد- گلشن التواریخ

انگریزی

الفنسٹن صاحب کی کتاب- راورٹی صاحب کی گرامر- فیریا صاحب کی کتاب- سکندر برنس صاحب کی کتاب- موہن لعل کی کتاب- واقعات انڈیا- سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کی کتاب- مسٹر ڈیوس صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی رپورٹ بابت تجارت علاوہ اسکے سلیکشن اور متفرق رپورٹ حکام اضلاع سرحد کی

پشتو

تاریخ محمد افضل موسوم مرصع گلشن روہ- رسالہ نسب اور متفرق نسب نامہ پشتو متفرق علاوہ ان کتب ہرسہ زبان کے
مین سے اکثر روایات مندرجہ اس کتاب کا ثبوت ملیگا ؛

متفرق شجرہ فارسی اور پشتو کے جو بعض خاندانون سے ملے ہین- اور سندات فارسی حکام سلف اور سکہ ہا
کہنہ ہندو- اور گریک کی سلطنت کیوقت کا اور بیان زبانی اشخاص عمر رسیدہ- وثقہ جو اکثر اقوام

کے سفید ریشون سی اپنی اپنی قوم کا حال اور شجرہ سنا گیا ہے - اور راویکی صحت کا اطمینان چند روایات
معقول کے اتفاق سی حاصل کیا گیا - اس تاریخ افغانستان کی تالیف کا سامان ہے اس باریک محنت چند سالہ
سے صرف بقای نام اور رفاہ عام مقصود ہے - الٰہی یہہ کتاب مقبول ہو اور پڑہنے والون کو فایدہ
حصول ہو - آمین حررہ ۲۰ ماہ شعبان ۱۳۱۳ھ ہجری المقدس مطابق ۲ - ماہ جنوری ۱۸۹۶ء اور ۲۱ ماگہ سمت ۱۹۵۲ بکرمی

حصہ اول جغرافیہ اور تجارت و تاریخ عام افغانستان کی بیان مین

پہلا باب بذکر جغرافیہ و تجارت واضح ہو کہ اس ملک کا نام ہندؤن کی پرانی کتابون مین بالہیک
دیس لکہا ہی جب ایرانیون کے قبضہ مین آیا تو اونہون نی زابلستان اور کابلستان مشہور کیا - سکندر
اعظم کی فتح کے بعد گریک یعنی یونان کے لوگ اپنی زبان یونانی مین اسکو بکٹریہ بولتے تہے جکی اصل باختر
ہے - جب مسلمانون کا دخل ہوا تو اونکے عہد مین اس ملک کے دو حصون کے دو نام مشہور ہو گئے
کابل اور قندہار سے مغرب حد ایران تک **خراسان** مشہور رہا جسمین مشہور شہر **ہرات** ہے
اور حصہ شرقی بنام ملک **روہ** یعنے پہاڑی نامزد ہوا **محمد اکبر بادشاہ** نے تقسیم صوبجات ہند
کے وقت اوس ملک کو صرف بنام صوبہ کابل تحریر کیا - **احمد شاہ ابدالی** افغان جب ۱۱۶۰ء
مین بعد تباہی **نادر شاہ** ایرانی بمقام **قندہار** تخت نشین ہوا تو اوسکے وقت سی اس ملک کا نام
زیادہ تر **افغانستان** مشہور رہا اگرچہ تاہنوز اکثر لوگ حصہ غربی کو بدستور **خراسان** کہتے ہین

وجہ تسمیہ افغانستان

ظاہر اور معتبر صرف یہی ہی کہ افغانون کی سکونت سی ملک کا نام **افغانستان** مشہور ہوا جیسا کہ
ہندؤن کے سبب سے **ہندوستان** اور ترکون کے باعث سے **ترکستان** وغیرہ اکثر ملک اپنی
اپنی مسکونہ اقوام کے نام سے بایزادی ایک لفظ **ستان** جس سی مراد زمین یا جانی ہی نام زد ہین

حدود اربعہ

اس ملک کی اکثر اوقات مختلف رہی ہین - ہندو اپنی پورانی عملداری کی وقت بلخ تک **بالہیک دیس**

شمار کرتے تھے اور اہل یونان بکٹیریا کی حدود کو اوس سے زیادہ وسعت دیتے تھے ایران کی پورانی
سلطنت کی وقت زابلستان اور کابلستان ایک چھوٹے چھوٹے صوبے تھے اور رفتہ رفتہ
کی حدود کو اوس وقت کی مورخون نے جانب مشرق دریائے سندھ کو عبور کر کے حسن ابدال تک جا لگا دیا تھا
بلکہ مولف کے زمانہ مین بھی اکثر جغرافیہ نویس افغانستان اور بلوچستان کو ایک حلقہ مین لکھدیتے ہین
- الا مین صرف وہ حدود اور اوس ملک کا بیان کرونگا جو خاص افغانستان ہے اور نقشون مین بھی اسی نام
سے مستعمل ہوتا ہی - اب ہمارے زمانہ مین وہ سارا ملک افغانستان کہلاتا ہی جو بلوچستان
چھوڑکر ہندوستان اور ایران کے درمیان مین ۳۰ درجے سے ۳۶ درجے عرض شمالی تک اور ۶۰
درجے سی ۶۸ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے حد شمالی کوہ ہندوکش جسکی شمال کو ملک ترکستان ہے
حد غربی ملک فارس یعنی ایران جنوب مین بلوچستان جسکی جنوب بحر ہندھی اور مشرق مین دریائے
سندھ جسکی شرق کو ملک پنجاب متعلق ہندوستان ہی اسکی حد ملتی ہے چھہ سو میل شرقی کنارہ دریای اٹک سے
لیکر مغرب ہرات سے پرے حد ایران تک لمبا اور تخمیناً پانسو میل شمال کوہ ہندوکش سے جنوب سرحد
بلوچستان تک چوڑا ہوگا وسعت تین لاکھہ میل مربع ہے اور آبادی فی میل مربع اٹھائیس آدمی کی یعنی کل چوراسی
لاکھہ آدمی اوسمین بستی ہین سطح افغانستان کے اکثر ناہموار اور پہاڑون سی قطعہ قطعہ گھیرا ہوا ہے زمین
زرعی زرخیز اور عمدہ میوہ ہر قسم افغانستان کے مشہور شمال مین سلسلہ کوہ ہمالہ جو بنام ہندوکش مشہور
ہے کئی چوٹیان اوسکی سمندر سے بیس بیس ہزار فٹ اونچی ہین جنوب حد بلوچستان سے شمال کی حد تک
کوہ سلیمان کا سلسلہ جسکو کوہ قیسی کہتے ہین واقع ہونے سے افغانستان کے دو حصے ہوگئے ہین حصہ
شرقی کوہ مذکور کے دامن شرقی سے دریائی سندھ تک شامل ملک پنجاب متعلق سلطنت ہند فی الحال
انگریزون کے قبضہ مین ہے اور بڑا حصہ مغربی دارالامارت کابل کے متعلق ہے مگر اکثر اوس حصہ
کے پہاڑی علاقون مین افغان وغیرہ اپنی سخت ملجا ہونے کے سبب امیر کابل کے زیر حکومت نہین
بلکہ وہ خودسر ہین - ریاست کابل کے تعداد تخمیناً پینتالیس لاکھہ آدمی ہون گے - گرچہ مجمل جغرافیہ کل
افغانستان کا اوپر لکھا گیا ہے الا مفصل ہر دو حصہ کے علیحدہ علیحدہ علاقون کا ذکر نیچے لکھا جاویگا

اور جس علاقہ مین کوئی جنس تجارت پیدا ہوتی ہی اوسکا حال بہی اوسی علاقہ مین درج ہوگا اور عام تجارت کا ذکر اس باب کے اخیر مین دیکھوگے

اول حصہ شرقی

جو شامل سلطنت انگریزی متعلق ہندوستان کے ہے۔ یہہ حصہ دریا سندھ کے کناری راست پر شمالاً وجنوباً چارسو میل لمبا چلا گیا ہے اور عرض اسکا دریا سندھ کے کنارے سے مغرب کو قیس تک بحساب اوسط تخمیناً چالیس میل ہے اس حصہ کے ملحق الحدود جانب شمال ومغرب کوہستانی علاقہ مین آزاد اور جنگجو قومین آباد ہین واسطے دادرسانی وانتظام ملک سرکار کی جانب سی اسمین دو قسمت یعنی کمشنری مشتمل اور پر چہہ ضلع کے مقرر ہین اور حصہ شرقی مین اٹھارہ لاکہہ آدمی کی آبادی ہی؛

اول قسمت پشاور

اس قسمت مین تین ضلعی ہین پشاور کوہاٹ ہزارہ

ضلع پشاور

اس ضلع کے تین طرف شمال مغرب جنوب پہاڑ اور مشرق دریا سندھ واقع ہے بیچ مین میدان اکثر مسطح ہے دریا کابل جسکو وہان کے لوگ لنڈی کہتی ہین مغربی حد میچنی سے نکلکر مشرق رو بہتا ہوا دریا سندھ مین قلعہ اٹک سی ڈیڑھ میل اوپر آن ملا ہے دریا مذکور کے وسط مین واقع ہونے سے اس ضلع کے دو حصے ہوگئے ہین حصہ شمالی مین پرگنہ ہشت نگر۔ اور یوسف زئی اور اوسی حصہ مین مغربی جانب دریا سوات ہے اور ندی کابل کے بیچ مین علاقہ دوآبہ واقع ہے۔ اور حصہ جنوبی مین۔ پرگنہ داؤد زئی۔ اور خاص پشاور۔ اور تحصیل خالصہ خٹک یعنی نوشہرہ ہے حصہ اول الذکر کے پرگنہ یوسف زئی مین قوم کمال زئی۔ دولت زئی وغیرہ اولاد منڈر جنکا شجرہ نسب مفصل آگے حصہ مین ہے آباد اور مالک زمینات ہین۔ پرگنہ ہشت نگر مین قوم محمد زئے اور دوآبہ مین گگیانے وغیرہ بستے ہین۔ حصہ جنوبی مین قوم داؤد زئی خلیل۔ مہمند اور خٹک آباد ہین۔ خاص شہر

پشاور مین متفرق اقوام کے لوگ بستے ہین - یہہ شہر مشہور لاہور سے دو سو پچیس* میل گوشہ شمالی مغرب کی طرف دریاے سندہ کے غرب چوالیس میل کے فاصلہ پر کچے شہر پناہ کے اندر آباد ہے - سطح سمندر سی اکہزار فیٹ بلند ہے استمقام پر افغانستان مغربی - اور ایران و ترکستان وغیرہ ملکون سے اسباب سوداگری آتا ہی خصوصا میوجات ہر قسم اور پوستین سنجاب - سمور - چوغہ شتری و برک اور ریشمی کپڑا وغیرہ گہوڑے شروع موسم خزان مین بکثرت آتے ہین - آبادی شہر کی اگرچہ بہت خوبصورت نہین مگر رونق دار ہے - چہاونی فوج سرکار شہر سے مغربی جانب بڑے لنبی چوڑے پڑی ہے - نالہ موسوم باڑا کی نہر چہاونی اور شہر کے اندر اور نواح مین جاری ہی - چاول باڑہ کے تحفہ ہوتے ہین - قند سیاہ تحصیل دوآبہ اور ہشت نگر کا مشہور ہے - لونگی مردانہ - اور بوریا و بادکش خاص پشاور کے عمدہ ہوتے ہین - علاقہ یوسف زئی مین قسم اول تماکو پیدا ہوتا ہے

جو اکثر ہندوستان مین مشہور ہے بطور تحفہ دور دور لیجاتے ہین - دریاے کابل اور ندی سوات کے راستے چوب عمارتی از قسم دیودار اور چیڑ کوہستانی علاقون سے بہت آتی ہے جس سی تجار اور خریدار دونون کو فایدہ ہے - نامور مکانات اس شہر کے یہہ ہین - گور کہٹڑی - یا گور کہتری جسمین گورکہ ناتہہ کا مندر ہے - اور اب اسمین تحصیل کی کچہری ہوتی ہے عمارت اسکی پختہ اور بطور سرائے کے ہے - قلعہ بالا حصار شہر پناہ سی باہر چہاونی کی طرف واقع ہے اور اسمین سپاہ انگریزی کا رہتا ہے - باغ وزیر قابل سیر کے ہے - شہر سے دو میل جانب جنوب چار دیواری خام کے اندر یہہ باغ واقع ہے بسبب مسمار ہوجانے عمارت شیشہ خانہ وغیرہ پہلی خوبصورتی نہین رہی - پشاور کے جنوبی اور مشرقی طرف اکثر باغات واقع ہونے سے بموسم بہار رنگا رنگ شگوفہ دکہلائی دیتے ہین - جامع مسجد شہر کے بیچ مین پختہ عمارت ہی - کوتوالی جدید ہٹو بستے کٹڑہ مین پختہ عمارت سے سرکار نے بنوائی ہے ؛

---

* جس جگہ ایسی فاصلہ کا ذکر ہے وہ سیدہا پیمانہ کی ذریعہ سی حاصل کیا گیا سڑک کا رستہ اس سی کچہہ تہوڑی تفاوت کے ساتہہ دور ہے ؛

ضلع کوہاٹ

پشاور کی دکھن طرف ہے - لاہور سے دو سو بیس میل جانب مغرب بقدرہ مائل شمال واقع ہی - یہہ ضلع
پہاڑون سی گہرا ہوا ہے اسکے اور پشاور کے درمیان **کوہ آفریدی** کا سلسلہ مشرق کا کا صاحب
کی زیارت تک چلا گیا ہے - اس بموقع پہاڑ مقبوضہ آزاد قوم کے واقع ہونے سے سرحدی ملک
مقبوضہ سرکار انگریزی کے نقشہ مین دیکھنی سی خم اور پیچ معلوم ہوتا ہے - اس ضلع کے حصہ شرقے
و رجنوبے مین قوم **خٹک تری و بولاق** آباد ہے - اور باقی قوم **بنگش** او رکچہہ **اورکزئے**
بستے ہین سرحد شمالی و مغربے پر قوم آفریدے و اورکزئی آزاد پہاڑون مین سکونت رکھتی ہین
جنکی اعمال کی نگرانی ہمیشہ گورنمنٹ کو رکھنی پڑتی ہے - بدین نظر کچہہ فوج سرکار کے چہاونی کوہاٹ
مین رہتی ہے - اور ایک مختصر قلعہ بہی ہے جسکا موقع سطح سمندر سی ۱۷۶۰ افیٹ بلند ہے جمع ہر
ضلع کا تہوڑا - صرف دو تحصیل یعنے کوہاٹ خاص اور ہنگو ہین - کان نمک سبز متعلقہ ضلع ہذا
سے بافراط نمک نکال کر افغانستان مغربے اور شرقے مین لیجاتے ہین - اس نمک کا نرخ ارزان
مگر بکرنے بہت ہے - چاول تحصیل ہنگو کے مشہور ہین ؛

ضلع ہزارہ

اگرچہ یہہ ضلع حد معینہ افغانستان سی باہر یعنے دریاے سندھ سے شرقے جانب ہی الا دو سبب سے اسکا ذکر
مناسب سمجہا گیا - اول اسمین بہی کچہہ قوم افغان آباد ہی - دوسرے متعلق کمشنرے پشاور کے ہے
- ہزارہ لاہور سے ایکسو اسی میل و ترمین درمیان گوشہ شمال و مغرب کے آباد ہی - زمانہ سابق مین ایک
ملک تصور کیا جاتا تہا - چنانچہ اب تلک ملک ہزارہ مشہور ہے - سکہون کے قبضہ سے پہلے شامل سلطنت
افغانستان مسلمانون کے قبضہ مین تہا ۱۸۴۶ عیسوی مین ہمراہ ملک کشمیر مہاراجہ گلاب سنگہ کے ہاتہہ فروخت
ہوا جب اوس سی بندوبست نہو سکا - تو پہر شامل دربار لاہور کیا گیا - دار الحکومت اس ملک کا
پہلے شہر ہرے پور تہا جو اب ایک تحصیل ہے - یہہ ضلع گرچہ پہاڑی کہلاتا ہی کیونکہ اسکا حصہ شرقے

وشمالی سب کوہستانی ہی - اور مغرب مین کوہ گندگہر واقع ہے الا اوس ملک کے پہاڑی لوگ ایسے
جنگجو نہین ہین - جیسی دریاے سندہ کے مغربی پہاڑون کے لوگ خیرہ سر اور دلاور ہین - ہزارہ
کے نام کو صرف علاقہ چہلہ کے لوگون نے چمکا رکہا ہے - علاقہ پکہلی مین غلہ گئے اس کثرت سے
پیدا ہوتا ہے کہ دور دور کے لوگ آنکر خرید لیجاتے ہین - چہاونی ایبٹ آباد پہاڑون کے بیچ مین
کپتان ایبٹ صاحب پہلی ڈپٹی کمشنر کی آباد کی ہوئی خوش ہوا اور سرد جگہہ ہے - ندی موسوم
دوڑ سے نے ملک ہزارہ کو سرسبز کر رکھا ہی جو دیہات اوس ندی کی کنارے پر واقع ہین اون ہی
پیداوار بلدی تمباکو اور اعلی اجناس کی بکثرت ہوتے ہے - افغانون مین شاخہا یوسفزئی مشوانی
اور ولازاک گدون - اور ترین اور طاہر خیلی اس ضلع کے اندر آباد ہین اور باقی
اقوام حسب ذیل تنولے - سواتی ڈہونڈ کڑرال گوجر گہکڑ وغیرہ بستے ہین

دویم قسمت دیرہ جات

اس مین بہی تین ضلع ہین بنون دیرہ اسمعیل خان دیرہ غازیخان

ضلع بنون

اس ضلع کا مفصل جغرافیہ اور حال تیسرے حصہ مین درج کیا گیا ہے

ضلع دیرہ اسمعیل خان

بنون سی جنوب اور دیرہ غازی خان سی شمال دریاے سندہ کی مغربی کنارہ بر بفاصلہ دو میل شہر
دیرہ اسمعیل خان آباد ہے - لاہور سی دو سو سولہ میل بجہم کو واقع ہے حدود اربعہ اسکے یہہ ہین
مغرب سلسلہ کوہ سلیمان مشرق ضلع جہنگ اور کچھہ شاہ پور کی حد - اور شمال ضلع بنون -
جنوب موضع موربہنگی ضلع دیرہ غازیخان - دریای سندہ کے مغربی حصہ مین اکثر اقوام افغانان
مختلف شاخون کی اور گندہ پور وغیرہ اور شرقی حصہ مین بلوچ اور جٹ اور کچھہ افغان وغیرہ

آباد ہین - بموجب مردم شمارے ۱۸۸۱ء تین لاکہہ چہیالیس ہزار آدمی اس ضلع مین بستی ہین - سالانہ آمدنی سرکاری چار لاکہہ تیس ہزار کے ہے - سطح اس ضلع کی نو ہزار ایکسو پینتیس میل مربع ہے بموجب شمارہ ۱۸۸۱ء فی میل مربع ۴۰ آدمی کی آبادی پڑتے ہے - تاریخ قدیم مختصراً اسطرح ہے کہ پہلے اس ملک مین راجہ تَل اور بَل دو بہائی حکومت ران تہی پورانہ قلعہ اونکا دریا سند کے دہنے کنارہ پر متصل بلوٹ مشہور رہے کہ اب بہی اوسکی نشان موجود ہین - مسلمانون کی غلبہ فعل و کشتے دیکہکر مجبوراً اونہون نے یہہ ملک چہوڑ دیا کہتے ہین کہ پورانہ بلوٹ راجہ بل کا آباد کیا ہوا تہا جنوب بے جانب سی قوم بلوچ نے خروج کرکے اوس ملک کو اپنی قبضہ مین کر لیا مسمی اسمعیل خان ہوت جنکے نام سے دیرہ اسمعیل خان مشہور رہے اپنی قوم کی سرکردگے مین دیرہ غازیخان کے طرف سی آکر بمقام بہزجہ بارہ کوس طرف جنوب شہر دیرہ سے واقع ہی سکونت پذیر ہوا - چند سال کے بعد جب اوسکا اطمینان سے ملک پر دخل ہو لیا تو بعد معائنہ و پسند کے موقع اوسنی اپنی ہاتہ سے بتاریخ ۲۲ ماگہہ سمت ۱۶۱۹ بکرم مین جسکو تین سو دو سال ہوئی بشروع عہد سلطنت اکبر بادشاہ شہر کہنہ ڈیرہ اسمعیل خان کی بنیاد رکہہ کر اپنے نام پر مشہور کیا - ایسی روایت ہی کہ اوس پورانی شہر مین جسکا موقع اب زیر دریا سند ہی قریب ڈہائی ہزار کے گہر آباد ہو گئے تہے - اور بلوچون نی اپنے سعے سے نواح مین باغات لگا کر خوب آراستہ کیا تہا - الا دریا سند نے سمت ۱۹۰۰ بکرمی سی شہر کیطرف رخ پہیر کر تباہی شروع کری - پانچ برس تک وہ رونقدار شہر بالکل دریا برد ہو کر بے نشان ہو گیا ایکسال لوگ نواح مین منتشر رہے سمت ۱۹۰۱ بکرم مین نواب صاحب ڈیرہ نے شہر موجودہ حال دیرہ اسمعیل خان آباد کرکے قدیمی نام مشہور کیا اسمعیل خان ہوت کی اولاد مین پانچ پشت تک حکومت دیرہ اسمعیل خان قایم رہی اون مین سی آخری رئیس نصرت خان کچہہ اپنی عیاشی اور بی تدبیری سی اور کچہہ افغانون کے ظلم سے بیدخل ہو کر کابل مین قید کیا گیا اور احمد شاہ ابدالی نے اول سیفل خان اور پہر موسی خان درانی کو حاکم دیرہ مقرر کیا مسمی داود خان بلوچ نے ناگہان حملہ کرکے سردار موسی خان کو زخمی کیا اس سبب سے غضب شاہ درانی اوس مظلوم خاندان پر زیادہ ہو کر بالکل استیصال

ونکار یہ سے کیا گیا - بعد موسی خان کے بادشاہ افغانستان کی جانب سی **قمرالدین خان**
عبدالرحیم خان وزیر **بارہی مل** اپنی اپنی نوبت پر حاکم دیرہ اسمعیل خان چلے آئی شاہ زمان
نے اپنی عہد سلطنت مین نوابی دیرہ مذکور کے نواب **محمد خان سدوزئی بہادر خیل** کو عطا
کری جسکے انتقال کے بعد نواب حافظ **احمد خان** وارث ملک ہوا اور پہر نواب **شیر محمد خان**
فرزند اوسکا جانشین تہا جسکو **کنور نونہال سنگہ** نے شصت ہزار کی سالانہ جاگیر دیکر دیرہ اسمعیل خان
کو خالصہ سرکار کیا ۱۸۴۹ء مین ضلع پنجاب کی ساتہہ یہہ ضلع بہی گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ مین آیا
تب سی اسکی ترقی ہوتے جاتی ہی ۱۸۶۰ عیسوی مین دریاے سندہ نے اس شہر کے طرف پہر موہنہ
پہیر کر لوگونکو خطرہ پیدا کیا تہا - مگر انگریزون نے زر کے زور سے بند ڈالکر اوسکا موہنہ پہیر دیا - اس
ضلع کے حدود مین جنوب رخ دریا سند بہتا ہے اور اوسکے سبب سے یہہ ضلع دو حصہ مین منقسم ہوگیا
دریاے سندکا مشرقی حصہ **تہل** اور ریگ آمیز زمین ہے اور اوس کی دو قسم ہین - اول تہل بارانی
دوسرا چہگ - آخرالذکر قسم سے وہ زمین مراد ہے جو دریا کی طغیانی اور سیلاب سے پانی پاکر سیراب
ہو تہل کا علاقہ اکثر بسبب کمی پانی غیر آباد - اور بدون چاہی اراضیات قلیل کے ناقص ہے اگر اس
مشرقی تہل کے واسطے مقام ماڑی کی متصل دریای سندسی نہر کاٹی جاوی تو میانوالی سے لیہ
اور بہکر اور نیچے تک کمال فایدہ پہونچے گا اس نہر کی تجویز سرکار مین پیش ہے - اس حصہ مین
تحصیل دریا خان معروف بہکر اور تحصیل لیہ دو پرگنہ واقع ہین جنمین بڑے قصبہ اور گانو
مشہور یہہ ہین - **لیہ** - **کوٹ سلطان** - **چوبارہ** - **کروڑ** - **نواکوٹ** - **بہکر** -
دریا خان - **قلعہ منکیرہ** ان قصبون مین تجارت پشم اور اون کی ہوتی ہے
وہ بڑا حصہ جو دریاے سندسی مغرب واقع ہے اوسکو **دامان** کہتے ہین - سیلاب اور بارشے
پانی سے پیداوار گندم اور باجرہ بکثرت ہوتے ہے - خربوزہ اس دامان کا دورنگ
مشہور ہے اس حصہ مین تین پرگنہ ہین تحصیل دیرہ اسمعیل خان خاص - پرگنہ کلاچی - علاقہ ٹانک نالہ
لونی موسوم لونی کا سیلاب تحصیل کلاچی کی زمینات قوم گنڈہ پور کو بذریعہ باندہنی بند اسے
پانیوال وعثمان وال سیراب کرتا ہے اور وہان سی بچکر جو پانی آوے وہ دیرہ اسمعیل خان کے پرگنہ

مین کام آتا ہی علاقہ ٹانک اور کچھ نیچے دامان کو دریا زام و دیگر نالہ ہای کوہی کی پانی سے سیراب ہوتے ہے اور رود ٹلوارہ بہی فایدہ بخش ہے - اس ضلع کے جانب کے کلان قصبی یہہ ہین - شہر دیرہ اسمعیل خان بلوٹ - پہاڑپور - گڑہی خنسور - کلاچی - دراہن - چودہوان - فتح خان - گراٹانک - ٹانک - قصبہ ٹانک دامن کوہ مین واقع ہے اور وہان کچھ سرکار سے فوج بہی رہتی ہی اس مقام پر لوہا جو علاقہ مسعود وزیری سی آتا ہی اور ریور یا کی بہت خرید و فروخت ہوتے ہی - خاص شہر دیرہ مین پیوندہ لوگ اشیاء تجارتے دور دور کے ملکوں سے لاتے ہین +

ضلع دیرہ غازیخان

اگرچہ افغانستان کی اصلی حد سی باہر جنوب کو سلسلہ بلوچستان کی محاذ مین واقع ہی الاقدیم سی سلطنت افغانستان کے متعلق چلا آیا - اور اب بہی قسمت دیرہ جات مین ہی لہذا اسکا بہی مختصر ذکر کیا گیا - یہہ ضلع لاہور سے دو سو تیس میل گوشہ جنوب و مغرب کو دریا سندھ کے دہنے کنارہ پر واقع ہے - حدود اربعہ اسکے اسطرح ہین - شمال مین سرحد دیرہ اسمعیل خان - مغرب کوہستان بلوچیان و موسی خیل و کاکڑ افغان - مشرق دریا سندھ - جنوب ملک سندھ - اس ضلع مین اکثر اقوام بلوچ بستے ہے اس تفصیل سی - حصہ جنوبی مین مزاری - شمالی مین کسرانی باقی بیچ مین - دریشک گورچانی لغاری تمن کہوسہ بزدار نتکانی و بوزدار یہہ اقوام مذکورہ مین سی کوئی لوگ سلطنت انگریزی کی حدود سی باہر پہاڑے علاقہ مین بہی رہتی ہین - ان قومون کے بلوچ اندر باہر کے ملاکر قریب پچاس ہزار اسلحہ بند مرد ہونگے اپنی قوم کی سرگروہ یا سردار کو وہانکے لوگ تمن دار بولتے ہین - اس ضلع مین چار تحصیل ہین - اول تحصیل دیرہ غازیخان یہہ شہر عہد ہمایون بادشاہ مین غازیخان بلوچ مرزائی نی آباد کرکے اپنا اسم پر نامزد کیا - اس سردار کے اسمعیل خان ہوت بانی دیرہ شمالی سی جو اسکا ہم عصر تہا بتلائے سرحد ملک مابین ہر دو دیرہ بڑے سخت عداوت تہی - چنانچہ آپس مین بائیس جنگ کین - آخر مسمی گامن خان مشہور رند گو او رمعتبر غازیخان کے ایک عقلمندانہ فقرہ سی ان دونون سردارون کی آپس مین صلح ہوکر بجای عداوت دارے رشتہ دار

بنے اور حدمابین دیرجات موضع مورجھنگے مقرر ہوئی الغرض غازیخان کی اولاد مدت تک مودوثہ ملک
مین حکمران رہی جب شاہ حسین غلزائی بادشاہ قندہار معہ فوج دیرہ غازیخان کی حد مین آیا اور
بلوچون نے نادانی سے اوسکے لشکر کو ایذا پہونچایا تب اوسکے حکم سے دیرہ غازیخان غارت ہو کر
قتل عام بلوچان مین خاندان غازیخان برباد ہوگیا ایسے موقع پر محمود کجر نے بادشاہ دہلی کے
حکم سے دیرہ غازیخان پر قبضہ کیا عرصہ تک اوس خاندان کا دخل رہا اخیر عہد احمد شاہ ابدالی
مین نور محمد خان قوم سرانے نے سندہ کی جانب سی خروج کرکے دیرہ غازیخان پر قبضہ کرلیا سرائیون
سے درانیون نے لیکر سلطنت کابل کی طرف سی کبہی نواب عبد الصمد خان اور گاہی نواب محمد زمان
خان اور نواب عبد الجبار خان بارک زئی درانی اور اخیر مین صدر خان بختیار حاکم چلے
آئے جب ملتان کو رنجیت سنگہ نے فتح کیا اور سلطنت افغانستان مین قوم سدوزئے اور بارکزئے
کے باہمی فسادون سی ضعف آیا تب سکہون نے دیرہ غازیخان کو پنجاب سے شامل کرکے دیوان
ساون مل کی سپرد کیا مفسدہ مولراج کے بعد بشمول پنجاب سرکار انگریزی کے محروسے
سلطنت مین داخل ہوا نواح اس شہر کا سرسبز باغات اور کہجور کے درخت کثرت سی دیکہائی دیتے ہین دریا
سندہ ایک میل مشرقی جانب شہر سی بہتا ہے اسی صدر کے پرگنہ مین خانقاہ سخی سرور واقع ہی جسکے
معتقد اکثر ہندو مسلمان باشندے پنجاب کے ہین ماہ مارچ سی آخر اپریل تک برابر اس درگاہ پر میلہ
رہتا ہے دور دور کے لوگ وہان جاکر منت یعنے نذر چڑہاتے ہین اس علاقہ مین بہنگرے
او رسجی بہی پیدا ہوتی ہی نالون مین سی گندم اور باجرہ وجوار اکثر پیدا ہوتا ہے چاہ نہین ہین
پہاڑی نالون سے اور کچہہ لوگون نے نہرین کاٹے ہین جنسی سیراب زمینات ہوتے ہے - دوسرے تحصیل
داجل اسکی علاقہ مین اکثر زمینات شور ہین قصبہ جام پور کے پاس شورہ اور سجے پیدا ہوتے ہے
حاجی پور کے پاس شیرین پانی ملتا ہی اور پیدا وار ہر جنس زرعی کی خوب ہوتے ہے تیسرے تحصیل
کوٹ مٹہن لب دریا سندہ ہے اس پرگنہ کے زمین عمدہ اور زرخیز ہے درخت بکثرت ہین - چہارم
تحصیل سنگہڑ سنگہڑ ایک نالہ کا نام ہی اوس سے اکثر علاقہ سیراب ہوتا ہی اسی سبب اس علاقہ کو سنگہڑ کہتی ہیں

بمقام تحصیل قصبہ منگروٹہ مین ہے زمین اس پرگنہ کے اکثر شور ہے جوار اور گندم کے پیدا اور بہت
ہوتے ہے گہوڑا اس علاقہ کا خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے تو سہ ایک موضع اسی تحصیل کا منگروٹے
کے متصل ہے جہان پر حضرت شاہ سلیمان چشتی کا مزار ہے بصرف پچاس ہزار روپیہ یہہ خانقاہ
تیار ہوئی اس ضلع کی پیداوار مین سی قابل تجارت نیل کی پیداوار ہے جو دور دور تک بیوپاری
لیجاتی ہین آب و ہوا اس ضلع کی اوسط درجہ کی ہی گرمی شدت سی پڑتے ہے خصوص پرگنہ داجل مین
گرم لو ایک قسم کے سموم اسقدر سخت چلتی ہے کہ معاذ اللہ منہا

دوم حصہ غربی

واضح ہو کہ حصہ غربی مین اوس تمام ملک افغانستان کا بیان کیا جاویگا جو گورنمنٹ انگریزی کی سلطنت محروسہ
کی حدود سے باہر مغرب اور شمال کو واقع ہے

پہلے اون کوہستانی علاقون کا ذکر جو ملحق یا قریب الحدود سلطنت انگریزی کی واقع ہین

علاقہ مہابن

مہابن دراصل کوہ کا نام ہے - اس پہاڑ کی اونچی چوٹی سطح سمندر سی ۷۰۰۴ فیٹ اونچی ہی اور جنگل سے
لدا ہوا مشرقی جانب دریاءسند جنوب و مغرب علاقہ یوسف زئی متعلق پشاور شمال علاقہ چملہ واقع ہے
اس پہاڑ کے جنوبی جزو مین قوم جدون بستی ہے اور اونسی اوپر قوم خدوخیل آباد ہے یہہ ہردو
فرقے کو ئے حاکم نہین رکہتی موضع ستانہ اس علاقہ مین مشہور ملجا مفرورون کی ہے پہاڑ دشوار گذار
اور سخت ہی زمین ہموار قابل زراعت کم کوہ مہابن سی شمال چملہ ہے مہابن کا وجہ تسمیہ آئندہ آویگا

علاقہ چملہ

جسکے مشرق مین دریاءسند مغرب علاقہ یوسف زئی شمال ملک بنیر ہے چملہ بطور درہ کے ہی مگر اوس درہ
کے بیچ میدان کم زمین ناہموار اور پہاڑ اکثر اسمین قوم منڈر کے شاخین آباد مین مشہور ہے کہ اٹہارہ
ہزار آدمے اس علاقہ مین بستے ہین بوقت تنگی انکی ہم قوم بیزوال مددکی واسطے پہونچ جاتے ہین

اس علاقہ سے شمال

ملک بنہیر

واقع ہے مشرق دریاے سند شمال ملک سواتھہ مغرب علاقہ یوسف زئے سے اسکے حدود ملتی
ہین اسکی چارونطرف اونچے پہاڑ ہین جنمین سی شمالی جانب کوہ ایلم وکوہ دوزہ سرنے سطح دریاے شور
سے دس ہزار ایکسو بائیس فیٹ اونچے ہین بیچ مین کسی کسی جگہہ بطور وادی کے زرعی زمینات واقع
ہین اکثر ورسے اور ناہموار دشوار گذار ملک ہی آب وہوا معتدل اونچے پہاڑون پر برف کی
سبب سی سردی رہتی ہی اوس ملک مین قوم یوسف زئی افغان کی شاخین اسطرح آباد ہین کہ
مشرقی حصہ مین شاخ چغرزئی شمالی مین گدائی زئی مغرب سلارزئی جنوب مین نورزئی
وسط مین عایشہ زئی دولت زئی بستے ہین اگرچہ کل قوم آپس مین اتفاق نہین - مگر
باہر کے غنیم کو یکدلی سی روکتی ہین ہر شعبی مین اپنا اپنا ملک بطور سرگروہ کے ہوتا ہے - پیداوار
ملک کی اکثر کافی ہوتی ہی - بوقت قحط ملک سواتھہ سے غلہ لاسکتے ہین مالداری گوسفندان اکثر ہی
طینت مین یہانتک خرابی کہ بعضی بہیڈی مادہ سے حظ خلاف وضع فطرتے حاصل کرتے ہین -
سکنا ہی ملک کے اسلحہ بند مردون کے تعداد تیس ہزار مشہور ہے اوس ملک مین باہر سے نیل
اور پارچہ سوتی اور نمک لیجانی کی تجارت فایدہ بخش ہے - بنہیر سے پرلی طرف

ملک سواتھہ

جسکے حدود اربعہ اسطرح ہین شمال مین کوہستان لارم جسکی اوتر علاقہ دیر ہے - مشرق کوہستان
جسکا سلسلہ دریاے سند تک ہی - حصہ شرقی سواتھہ کے جنوب ملک بنہیر اور حصہ غربی کی جنوب علاقہ
تحصیل یوسف زئی - مغرب مین علاقہ ارنگ برنگ اور آتمان خیل وباجوڑ واقع ہے ملک
سواتھہ پہاڑون کے مابین اونچی جگہہ بطور درہ کے ہے - طول اسکا مغرب جنوب سے مشرق
شمالی تک تخمیناً پچاس میل اور عرض جنوب سے شمال کو سب سے زیادہ تخمیناً تین میل ہوگا علاوہ اسکے
جنوب وشمال کو پہاڑی علاقہ اوس ملک کی متعلق ہی - اور ان پہاڑون سے جو دری وسط سواتھہ

کی طرف آتی ہین - اوسکے اندر بھی دور تک آبادی چلی گئی - ملک سواتہہ کے بیچ سے مغرب رُو
دریاء سواتہہ بہتا ہے دریاء مذکور کے دونون کنارون پر دامن کوہ ہائی شمالی وجنوبی تک زمینات
زرعی ہموار ہین - علاوہ دریاء کے پہاڑون کی بیچ سی چشمہاء آب شفاف کی ہمیشہ جاری ہین جنسے
ملک کی سرسبزی تازہ بتازہ رہتی ہے - زمین زرعی زرخیز ہے پیداوار ملک اور چاول
کثرت سی اور گندم بہت ہوتے ہے - دریاء سواتہہ کے جنوب اور شمال دامن کوہ مین گانو
آباد ہوتے چلے گئے ہین ملک اندرونی سواتہہ مین زیادہ تر قوم اکوزئی نسل یوسف زئی اسر
تفصیل سی بستی ہی کہ دریاء مذکور سے شمالی طرف شاخ خواجو زئے اور جنوبی جانب شاخ
بازید زئی اور کوہستان جنوبی متعلقہ سواتہہ ملحق الحدود علاقہ یوسف زئی مین قوم رانی زئی
اور بائی زئے آباد ہے - مشرقی حدود سی باہر قوم گوجر کوہستانی رہتی ہین - سواتہہ سے
شمال دیر ہو کر کاشغر اور ترکستان کو کاروان تجارت کا راستہ تین ماہ موسم گرما بعد
گلجانے برف کے ہوجاتا ہے مگر بدون بدرقہ مضبوط امکان سوداگری نہین - سواتہہ کے کمبل سیاہ
اونی مشہور ہین - باز شکاری بہت پکڑے جاتے ہین - نمک کا قدر اوس ملک مین بہت ہے
سبز نمک کا نہاء کوہاٹ سی بہت بیوپاری اوس ملک مین لیجاتے ہین - اور غلہ و روغن زرد و
شہد وہان سی باہر کو جاتا ہے پنجاب کو علاقہ یوسف زئی ہو کر کوہ ملاکنڈ* سے راستہ آتا ہے
اس پہاڑ کی شرقی پہلو پر نادرشاہ ایرانی نے راستہ بنوایا تہا وہ اب بالکل منہدم ہو گیا
آب و ہوا سواتہہ کی نہایت معتدل خصوص بموسم گرما صحت افزا ہوتی ہی اسی ملک کی حال مین
جو خوشحال خان خٹک نی بعہد سلطنت اورنگزیب بزبان پشتو چند شعر کہے ہین اونکو اسموقع پر
درج کیا جاتا ہے ؛

قولہ

سواتہہ ے وارہ لگڈمال گڑہ سر تر پائہ

---

* سوائی ملاکنڈ کے - پہلے شیرخانہ ہو کر - کروسو - اور شاہ کوٹ سی بہی راستی جاری ہین ؛

خبردار یہ شوم لہ ھرہ ھرہ زائیہ
ملک دسواتہہ د ملوکا نو یو نشاط دے
پہ دوران دیوسف زیو وران رباط دے
پہ ہوا کش دکشمیر پہ آب و رنگ دے
حیف دی دا چہ کشمیر آرت دی دے تنگ دے

ترجمہ مختصر انکا یہہ ہی کہ سواتہہ تمامی مین نے سرسری بائون تک دیکھا ملک سواتہہ بادشاہون کی خوشی کے لایق ہی مگر یوسف زیون کی وقت ویران رباط ہے - آب وہوا مین کشمیر کے طرح ہے - مگر افسوس کہ کشمیر فراخ اور یہہ تنگ ہی فقط اس ملک مین بہو رانے کہنہ کہنڈرات اور بتخانون کے علامات ابتک موجود مین جنسی پایا جاتا ہے کہ زمانہ ماضیہ مین اہل گریک اور ہندو لوگ بہے آباد رہی ہین فی الحال سکنائی سواتہہ کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ بتلاتے ہین سنے ہے مذہب مسلمان لوگ ہین - اس ملک کی مغربی حد پر ندی پنج کوڑہ دریا سواتہہ کے آن شامل ہوئی

علاقہ ارنگ برنگ کی

شمال مین پنج کوڑہ مشرق ملک سواتہہ مغرب وشمال ملک باجوڑ و علاقہ کوہی مہمند - جنوب تحصیل ہشت نگر کی حد واقع ہے اس علاقہ مین قوم اتمان خیل نسل کرانی آباد ہین - زمینات زرعی پہاڑون مین ناہموار جگہہ ہین - قوم اتمان خیل زیادہ تر پیشہ بیوپار کا رکہتی ہین خصوصاً ہر قسم

ملک باجوڑ

عمدہ موقع پر اونچے پہاڑون مین واقع ہے حدود اربعہ اسکی ان علاقون سی ملحق ہین شمال لوہستان کافرستان مغرب کونڑ - جنوب علاقہ مہمند اندرکوہ - مشرق کچہہ مہمند اور باقی اتمان خیل - اس ملک کے تین حصی ہوتے ہین - اول خاص پرگنہ باجوڑ جو بطور وادی کے حلقہ پہاڑون مین جنوب سے شمال مایل شرق لنبا واقع ہے - اس قطعہ مین زمینات زرعی زرخیز اور چشمہای کوہی سی سیراب ہوتے ہین - دوسرا برنول اوپر کی طرف جہان آہن بنتا ہی تیسرا

جندول - قوم ترکلانی یا ترکانی اکثر اسملک مین آباد ہے پیداوار ملک کے اپنی مسکونہ لوگون کے
واسطے کافی ہی - روغن زرد اور شہد اور آہن اس ملک سی براستہ دوآبہ ضلع پشاور
اور جھنڈونک جاتا ہے پارچہ موٹا کا بیوپار اس ملک مین فایدہ بخش ہے اور چرم پختہ کا فرشی عام
میانگلے قابل تجارت عمدہ بنتے ہین

علاقہ مہمند

باجوڑ سے جنوب اور دریا کابل سے شمال حد تحصیل دوآبہ ضلع پشاور کے مغرب مین واقع ہے
اس قطعہ مین شاخہا قوم مہمند حسب ذیل آباد ہین یکہ شاخ داودی گانی آتمان زئی کماں شمال مین
پندیالی اور ترک زئی گنداب مشرق اور جنوب کو ہین علاقہ مہمند اکثر بارانی گندم اور جو کے
پیداوار ہوتے ہے مہمند لوگ اکثر معاش اپنی بوریا فروشے وغیرہ سوداگرے پر کرتے ہین
اسکا زیادہ بیان آئندہ آویگا ؛

ملک کونڑ

خوب سرسبز اور شاداب ہر قسم کا میوہ اوسمین پیدا ہوتا ہے حد شرقی باجوڑ سے شمالی کوہ
کافرستان اور کشور سے مغرب لغمان جنوب علاقہ کامہ اور رنگیانی و مہمند سی ملتی ہی - علاقہ
کونڑ سے مغرب مایل شمال اونچا پہاڑ موسوم کنڈ دریا شور کے سطح سے چودہ ہزار چارسو انیس
فیٹ بالا ہے پیداوار غلہ اس علاقہ مین کامل ہوتی ہی اور برنج مہین قابل تجارت اسمین پیدا ہوتے
ہین - دریا کونڑ شمال سی مغرب مایل جنوب کو بہتا ہوا علاقہ کامہ اور بسود کے مابین دریا
کابل مین شامل ہوجاتا ہے ؛

علاقہ خیبر مین

اکثر سخت پہاڑ اور درے واقع ہین جانب شرق حدود ضلع پشاور - مغرب ننگنہار شمال دریا
کابل جنوب کوہ آفریدے سلسلہ کوہ سفید سے اسکی حدود ملتی ہین اکثر قوم آفریدی اس سخت
علاقہ مین سکونت پذیر ہین راہ کابل و پشاور ان پہاڑون سے متصل جمرود نکلکر پشاور کے

ملک مین داخل ہوتا ہے - سارق اور راہزن لوگون کی ملجا ہے ؎

ملک ننگنہار خواہ ننگہار

خیبر سے مغرب دریای کابل سے جنوب کوہ سفید سی شمال علاقہ کابل سے مشرق واقع ہی یہہ علاقہ زرخیز اور آبادہی انار اور دیگر میوہ ننگہار کے مشہور ہین نامی قصبہ اور دیہات اس علاقہ کے حسب ذیل ہین جلال آباد لعل پورہ باسول ہزارناو بعضے لوگ اس ملک کے اصلی حدود دریا کابل سے شمال دو رنگ تصور کرتے ہین اور بموجب قول اونکی علاقہ کامہ اور مہمند نیسو دبلکہ کونرطا اور لغمان بہی مجمعًا حدود ننگہار مین داخل ہین وجہ تسمیہ ملک ننگہار لفظ نونہار یعنے نونہرین یا نوکالان دری بتلاتی ہین لفظ نونہار بسبب کثرت استعمال اور زخرابے زبان پشتو ننگہار مشہور ہوگیا قوم مہمند اور شنواری - صافی وغیرہ اور مشرقی حصہ مین آفریدی آباد ہین اوس ملک مین ریشم سفید اور کپاس کی روئی اور اون اور برنج باریک میوجات انار وغیرہ پشاور اور کابل کی طرف ہو باری لیجاتی ہین اور باہر سے چرم پختہ اور نیل اور اموال مصفا انگریزی لیجانے سے تجارونکو فایدہ ہوتا ہے راستہ کابل اور پشاور کا جلال آباد ہوکر آتا جاتا ہے حال مین یہہ ملک زیر حکومت امیر کابل ہے

علاقہ تیراہ

ایک بہت خوش ہوا جگہہ ہے گرچہ اصلی تیراہ مختصر موقع پہاڑون کی اوپر میدان جگہہ پر واقع ہی الاجو قومین او سپر دخیل ہین اونکے جملہ مقبوضہ ملک ملحقہ کا ذکر اسکی شامل ایک حلقہ مین مناسب ہے اس علاقہ کے شمال مین حدود ضلع پشاور اور علاقہ خیبر وننگہار مغرب مین کوہ سفید اور کوہ راجگال خواہ راجگہہ جنوب مین ملک بنگش متعلق ضلع کوہاٹ مشرق کوہ خٹک جسکے شرق دریا سند واقع ہے اس ملک کے حصہ شمالی اور مشرقی پر قوم آفریدی جنوبی اور غربی پر قوم اورکزئی قابض ہے جنکی جنوب قوم دومشت یا زیمخت آباد ہے زمینات زرعی سوا خاص تیراہ کے باقی ناہموار پہاڑون مین کم ہین گرنج اور گندم اور جو ومکئی کی پیداوار کامل ہوتی

سے تلوار اور چھوڑا تیراہ کاٹنے مین مشہور ہوتا ہے۔ ہر دو قوم یعنے آفریدی اور اورکزئے جنگجو اور آپسمین عداوتی ہین آب وہوا تیراہ کی معتدل اور صحت افزا ہے تیراہ کے جنوبی حصہ مین پہاڑ کے چوٹیان حسب ذیل سطح سمندر سے اونچے ہین چوٹی موسوم مرزیو غز ۷۹۴۰ - اور ڈوپاسر ۸۴۲۶ زاوغر ۹۳۴۰ فیٹ

علاقہ کُرم

دراصل کورم نام ایک نالہ کو ہے کا ہی اوسکے کنارہ وان پر یہہ ملک واقعہ ہونے سے موسوم بہ کورم ہوا۔ اسکی شمال کوہ سفید غرب کوہ تعبومنہ قوم منگل جنوب ملک خوست شرق علاقہ اورکزئی وبنگش واقع ہی کوہ سفید کی جانب جنوبی مشہور دررے موسوم شلوزان ملگونا۔ زیڑان۔ کڑان۔ پیوماڑ۔ اریوب اس علاقہ کے متعلق ہین زمین زرعے زرخیز اور پانی رود کورم سی سیراب پیداوار گیہون اور چاول بکثرت ہی میوہ جات سے انگور سیب انار وغیرہ ہوتی ودیگر اطراف کو فروخت کیواسطی ملکی اور باہر کے تجار لیجاتے ہین اس ملک کی مغربی حصہ مین بمقام آزیوب قوم جاجی سنی مسلمان اور پیوماڑ سے نیچے اکثر قوم توری اور کچھہ بنگش رافضی اشند آباد ہین اور اوپر کے پہاڑون مین قوم منگل وجکلنی بستی ہین کوہ سفید مین چوب عمارتی وبودار زیتون وغیرہ عمدہ قسم کے ہوتے ہے۔ اس مشہور پہاڑ کے مغربی چوٹے سطح سمندر سی قریب سولہ ہزار فیٹ کی اونچی ہی ہمیشہ برف سی سفید نظر آتا ہے اسلئے اسکا نام کوہ سفید اور دسپینہ غر ہے ۔

ملک خوست

علاقہ کورم سے جنوب واقع ہے جسکے مغرب کوہ جدران جنوب ومشرق کوہ وزیران مست خیل وحسن خیل ہی۔ اس ملک کی چارون طرف بطور حلقہ کے پہاڑ واقع ہین بیچ مین غربی وشرقی طویل اور جنوبی وشمالی عریض سطح میدان ہی کوہ جدران سی رود شمل نکلکر اس ملک کے وسط مین مشرق رو بہتی ہی اکثر علاقہ اس سے اور کچھہ چشمون کے پانی سی سیراب ہوتا ہے

ملک مین داخل ہوتا ہے - سارق اور راہزن لوگون کی بجا ہے ؏

ملک ننگنہار خواہ ننگہار

خیبر سے مغرب دریای کابل سے جنوب کوہ سفید سی شمال علاقہ کابل سے مشرق واقع ہی یہہ علاقہ
زرخیز اور آبادہی انار اور دیگر میوہ ننگہار کے مشہور ہین نامی قصبہ اور دیہات اس علاقہ کے
حسب ذیل ہین **جلال آباد لعل پورہ باسول ہزارناو** بعضے لوگ اس ملک کے
اصلی حدود دریای کابل سے شمال دور تک تصور کرتے ہین اور بموجب قول انکی علاقہ **کامہ** اور
مہمند نیسو دیلکو نرٹا اور **لغمان** بہی مجمعًا حدود ننگہار مین داخل ہین وجہ تسمیہ ملک ننگنہار
لفظ نونہار یعنے نونہرین یا نوکالان دریی بتلاتی ہین لفظ نونہار بسبب کثرت استعمال اور خرابی
زبان پشتو ننگنہار مشہور ہوگیا قوم مہمند اور **شنواری - صافی** وغیرہ اوسکے شرقی حصہ مین آفریدی
آباد ہین اوس ملک مین ریشم سفید اور کپاس کی روئی اور اون اور برنج باریک میوہ جات
انار وغیرہ پشاور اور کابل کی طرف بیوپاری لیجاتی ہین اور باہر سے چرم پختہ اور نیل اور اموال
مصنفا انگریزے لیجانے سے تجارونکو فایدہ ہوتا ہے راستہ کابل اور پشاور کا جلال آباد

ہو کر آتا جاتا ہے حال مین یہہ ملک زیر حکومت امیر کابل ہے

علاقہ تیراہ

ایک بہت خوش ہوا جگہہ ہے گرچہ اصلی تیراہ مختصر موقع پہاڑون کی اوپر میدان جگہہ پر واقع ہے
الا جو قومین اوسپر دخیل ہین اونکے جملہ مقبوضہ ملک ملحقہ کا ذکر اسکی شامل ایک حلقہ مین مناسب
ہے اس علاقہ کے شمال مین حدود ضلع پشاور اور علاقہ خیبر و ننگہار مغرب مین کوہ سفید اور
کوہ راجگال خواہ راجگہر جنوب مین ملک بنگش متعلق ضلع کوہاٹ مشرق کوہ خٹک جسکے شرق
دریا سندھ واقع ہے اس ملک کے حصہ شمالی اور شرقی پر قوم آفریدی جنوبی اور غربی پر قوم
اورکزئی قابض ہے جنکی جنوب قوم **دومشت یا زیمخت** آباد ہے زمینات زرعی سوا
خاص تیراہ کے باقی ناہموار پہاڑون مین کم مین گز نخ اور گندم اور جوار مکی کی پیداوار کامل ہوتی

سے تلوار اور چھورا تیراہ کاٹنے مین مشہور ہوتا ہے۔ ہر دو قوم یعنے آفریدی اور اورکزئے جنگجو اور آپس مین عداوتی ہین آب وہوا تیراہ کی معتدل اور صحت افزا ہے تیراہ کے جنوبی حصہ مین پہاڑ کے چوٹیان حسب ذیل سطح سمندر سے اونچے ہین چوٹی موسوم مَرزِیوَغَر ۷۹۴۰ - اور دُوپَا سَر ۸۴۶۰ زاوغر ۹۴۰۰ فیٹ

علاقہ کُرَّم

دراصل کورم نام ایک نالہ کو ہے کا ہی اوسکے کنارون پر یہ ملک واقعہ ہونے سے موسوم بہ کورم ہوا۔ اسکی شمال کوہ سفید بہ غرب کوہ مقبوضہ قوم منگل جنوب ملک خوست شرق علاقہ اورکزئی وبنگش واقع ہی کوہ سفید کی جانب جنوبی مشہور درے موسوم شَلُوزان ملُونا - زیران - کرمان - پیوار - اریوب اس علاقہ کے متعلق مین زمین زرعی زرخیز اور پانی رود کورم سی سیراب پیداوار گیہون اور چاول بکثرت ہی میوہ جات سے انگور سیب انار وغیرہ ہوتی ہین دیگر اطراف کو فروخت کیواسطی ملکی اور باہر کے تجار لیجاتی ہین اس ملک کی مغربی حصہ مین بمقام اَرْیُوب قوم حاجی سنی مسلمان اور پیوار سے نیچے اکثر قوم توری اور کچھ بنگش رافضی آباد ہین اور اوپر کے پہاڑون مین قوم منگل وچمکنی بستے ہین کوہ سفید مین چوب عمارتی دیودار زیتون وغیرہ عمدہ قسم کے ہوتے ہے۔ اس مشہور پہاڑ کے مغربی چوٹی سطح سمندر سی قریب سولہ ہزار فیٹ کی اونچی ہی ہمیشہ برف سی سفید نظر آتا ہے اسلئے اسکا نام کوہ سفید اور دسپینہ غر ہے

ملک خوست

علاقہ کورم سے جنوب واقع ہے جسکے مغرب کوہ جدران جنوب ومشرق کوہ وزیران ممیت خیل وحسن خیل ہی۔ اس ملک کی چارون طرف بطور حلقہ کے پہاڑ واقع ہین بیچ مین غربی وشرقی طویل اور جنوبی وشمالی عریض مسطح میدان ہی کوہ جدران سی رود شمل نکلکر اس ملک کے وسط مین مشرق رو بہتی ہی اکثر علاقہ اس سے اور کچھ چشمون کے پانی سی سیراب ہوتا ہے

گندم ربیع مین اور چاول خریف مین بہت پیدا ہوتے ہین اس علاقہ کے حصہ مغرب مین قوم
اسمعیل خیل - پیران لغاڑی - حیدر خیل - منڈو زئے اور وسط مین بڑہ - مرد یخیل
- متون شرقی مین لکٹن - زکی خیل - قدم لنڈر صادق آباد مین گوشہ مغرب
وجنوب دامن کوہ مین قوم تنی اور اوسنے مشرق قوم گربز سکونت پذیر ہے قوم لغارے
اور کچھہ گربز و تنی پیشہ سوداگری رکھتے ہین باقی جملہ اقوام زراعت کار ہین اس ملک مین
سوای فرقہ لغاڑی باقی قومون مین دو جنبہ ہوکر دشمنی واقع ہے ایک جنبہ تور گندی - دوسرا
اسپین گوندی جن کی آپسمین لڑائی ہتی ہے - تماکو خوست کا مشہور اور روغن زرد و برنج
اور زیادہ اکثر قوم لغاڑی فروخت کیواسطے ضلع بنون اور دیگر اطراف کو لیجاتے ہین اور
نمک سبز وزیر لوگ وہان لیجاکر فایدہ اوٹھاتے ہین اوس ملک مین باہر سے نمک اور نیل
واسباب آہنی وچرمی و پارچہ سفید جاوی تو قدرے فروخت ہوتا ہے فی الحال یہہ ملک
معہ علاقہ کورم متعلق ریاست کابل کے ہے ؛

علاقہ وزیرے

نہایت وسیع ہے یہہ قوم پہاڑون مین منتشر ہے اور اکثر کیرشدی مین گذارہ کرتے ہے
صرف قوم مسعود اور کچھہ اتمان زئی اور قلیل احمد زئی ایسی ہین کہ جو پہاڑون مین کوٹھے
واسطے سکونت کے رکھتی ہین - گرچہ ملک مقبوضہ وزیرے مین آبادی اُن کی گنجان نہین بلکہ
متفرق مواقع پر پھیلے ہوئے بستی ہین الا اوس کو ہے ملک کے حدود جنپر انکے دخل کا اثر

ہے حسب ذیل ہین مشرق حدود ضلع کوہاٹ اور بنون اور کوہ بہٹنی جو حدود ٹانک ضلع ڈیرہ اسمعیل خان
سے ملا ہوا ہے جنوب درہ گومل مغرب علاقہ قوم حزو ذئی ملحقہ کوہ بیرمل شمال علاقہ زرگون اور
علاقہ خدران ملک خوست وکورم اور حدود ضلع کوہاٹ واقع ہین ان حدود کے اندر قوم
وزیرے متفرق رہتی ہے فرقہ درویش خیل یعنے اتمان زئی واحمد زئی وزیر اکثر باہم مخلوط رہتے
ہین اور مسعودون کا اپنا علیحدہ علاقہ ہے ہر ایک قوم کی پہاڑ مین اپنی اپنی زمین منقسم ہے سوائے

علاقہ کانی گرم شوال و مرغہ و بیرمل کے باتے جگھہ زمینات زرعی کم واقع ہین ملک انکا قوم جسکے حصہ جنوبی و مغربی مین بڑی اونچی اونچی پہاڑ ہین سب سے اونچا پہاڑ علاقہ مسعودون مین کوہ پیر غل ہے جسکی بلندی سطح سمند سی ۱۱۵۸۳ فیٹ اونچی ہی ان پہاڑون مین درخت چیڑ اور دیودار چوب قابل عمارت بہت ہین چنانچہ شہتر کے بلہ اچوبی اس علاقہ سے بنون اور ٹانک کیطرف بہت آتے ہین علاقہ وزیری کی جنوبی طرف کوہ وانہ ہے جسکی ملکیت کا نازع ہے وزیری اپنا حق بتلاتے ہین قوم دوتانی خود دعویدار ہے بموسم سرما دوتانی اور گرما مین وزیری قابض ہوتے ہین اور سلیمان خیل پوندہ بھی وہان آتی ہین ملک وزیری کی زیادہ تفصیل آئندہ لکھی جاویگی۔

علاقہ دوڑ اندر حلقہ ملک وزیری

متصل حدود مغربی ضلع بنون رود توچی کی دونون کنارون پر واقع ہے اسکی چار دو اطراف قوم وزیری کا ملک ہے اور بیچ مین درہ توچی کی اندر قوم دوڑ بستی ہے حصہ مغربی مین شاخ ذرتہ خیل ہمزا ملخ وسط مین تپیی شرقی متصل حدود ضلع بنون قوم حیدر خیل سوخیل تحیدک آباد ہے رود توچی سی سیرابی زمینات زرعی ہوکر پیدا وار کامل ہوتی ہے تماکو روغن زرد مویشی اس علاقہ سے بنون کو فروخت کیو اسطے لاتی ہین اور یہان سی پارچہ سفید سوسی نمک اندر لیجاتے ہین درہ گومل سے جنوب

علاقہ شیرانی ھی

جسکے مغرب رود ژیوب متصرفہ قوم کاکڑ اور مندو خیل اور مشرق حدود ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان پرگنہ کلاچی واقعہ ہے اس کوہی علاقہ کے شمالی حصہ مین قوم حسن خیل وسط مین ابوخیل جلوانی اور اور جنوبی مین ہرپال شاجہا شیرانی بستے ہین علاوہ اونکے قوم بابڑ اور اوشترانی بھی - شرق مایل جنوبی مین آباد ہین - شیرانیون کے علاقہ مین کوہ تخت سلیمان سطح سمند سی قریب بارہ ہزار فیٹ اونچاہی ادسی موقع کے سبب سے تمام سلسلہ متعلقہ اسکی کا کوہ سلیمان نام مشہور ہوا علاقہ شیرانی اور اوشترانی سی جنوب نالہ کوہی موسوم وہوہ سی لیکر ضلع ڈیرہ غازیخان کے ملحق الحدود مغربی پہاڑون

مین قوم بلوچ کے شاخین حد ملک سند تک اسطرح آباد ہوتے چلی گئی ہین کہ حدود ونمود وسی قوم کسرانے
ونسی جنوب بزدار - وغیرہ میدان شم سے مغرب کوہی ملک مین قوم مری اور راونسے جنوب بگتی آباد ہین

ملک کاکڑان

یہہ قوم بھی مثل قوم وزیری ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض ہی مگر مشہور اور عمدہ علاقے ان مین مین -
اول - ژوب بوب شمالاً وجنوباً بہت طول اور غرباً و شرقاً کم عریض اسکی دونو کنارون پر قوم مندوخیل
وکاکڑ کے دیہات آباد ہین زمین زرعی گرچہ عمدہ مگر اوس کثیر قوم کیواسطی بہت تھوڑی ہی آور دوسرا علاقہ
بوری - برشور - کنچوغنی اور زیرکوہ جنکی حدود سے راستہ درہ بولان ما بین قندہار وشکارپور
جاتا ہی علاوہ انکی اور گرد نواح کے پہاڑون مین اکثر انکی آبادی متفرق نظر آتی ہی مشرقی حدود انکی
کوہ شیرانی بلوچستان سے وتک ملتی چلی گئی ہین قوم موسی خیل اور ایشوٹ افغان قوم کسرانے بلوچ کے پہاڑون
سے مغربی جانب محاذ حدود ضلع دیرہ غازیخان تک جا آباد ہوئی ہین انکی علاقہ سے گوسفند اور
مویشی خرید کر باہر لیجاتے ہین اور باہر سے پارچہ سفید کے سوداگرے سفید ہی کاکرستان کا مفصل جغرافیہ
آئندہ اس قوم کے حال مین لکھا جاویگا

تمہید

اوس قدر علاقون کا ذکر جو بسبب ملحق الحدود یا قریب ہونے سرحد سلطنت انگریزی کی ضرورت تھا علاقہ وار
بقید حدود اربعہ وپتہ قوم مسکونہ مفصل کیا گیا - باقیماندہ افغانستان مغربی کا گرچہ علاقہ وار حال معلوم
ہے مگر بخوف طوالت اسقدر باریک تفصیل کو چھوڑ کر چار بڑے مشہور شہرون کا حلقہ وار ذکر کیا جاتا ہے

اول شہر کابل

افغانستان مغربی کا دار الخلافت یہی شہر ہی ۳۴ درجے ۱۰ دقیقہ عرض شمالی اور ۶۹ درجے ۵ دقیقہ
طول شرقی مین دریا شور سی سوا چھہ ہزار فیٹ بلند - دو رویہ دلچسپ میوہ جات کے باغ اور پہولون
کے جنگل کے مابین تین میل کی گردی مین تخمیناً ستر ہزار آدمیون کی بستی ہی اور جنوب شرقی مین ایک
چھوٹی سی پہاڑی پر بالا حصار کا قلعہ ہے اور مغرب جنوبی مین اکبر بادشاہ کی دادا محمد بابر کی قبر

سے آبادی اس شہر کے گنجان اور تنگ ہی اور طویل ہے جنوبی و شمالی جانب مغرب و جنوب حلقہ کوہ
اور شمال و مشرق باغات اور میدان حصہ شمالی مین دریا روان ہی اس شہر مین دو نامی بازار ہین
ایک شور بازار دوسرا چتہ بازار یعنی چھت سی پٹا ہوا جسمین چار چوک چارسو کی طرح بارونق اور خوش
قطع ہین مگر میلہ اور غلیظ بستے ہین واسطی آرام مسافران سوداگران اس شہر مین پانچ سرای مشہور ہین اول
سرای کہنہ جبار خان دویم سرائے نو جبار خان جسمین اکثر سوداگران بویندہ میان خیل و زوکش ہوتے ہین
سوم سرای محمد تقی جو سوداگران قندہاری کیواسطی ہی چہارم سرای وزیر محمد اکبر خان وسیع اور صدور
واسطی عام سوداگران موجود ہی پنجم سرای نور داد جسمین کہیہ ہندو وغیرہ سوداگر رہتے ہین اگرچہ کل افغانستان
مین گرمی و سردی بلندی اور پستی پر منحصر ہے یعنی کوہستان اور بلند مقامون مین تو برف اور نہایت
سردی اور نشیب و ریگستان جگہون مین گرمی رہتی ہی الا کابل کی ہوا معتدل ہے نہ بہت سرد اور نہ بہت
گرم سہ ماہ تک برف پڑتے ہے جس سی کوئی کوئی راستہ بھی بند ہوجاتا ہی موسم بہار مین کابل قابل دید ہوتا
ہی یہہ مقام خوب تجارت گاہ ہی ہندوستان ایران ترکستان بلکہ روس کا مال بھی بطور سوداگری اسجگہہ
آتا ہی کابل سی چالیس میل شمال چار سو فیٹ بلند ایک پہاڑ کے آلنگ مین تخمیناً دو سو گز بلند اور ایکسو گز
چوڑا ریگ یعنی بالو کا انبار پڑا ہی جب کبھی اوسپر کوئی آدمی چڑہتا ہی یا ہوا زور سے لگتی ہی تو اوس بالو
کے درمیان سی نقاری اور نفیری کی صدا نکلتے ہی وہانکی لوگ وسکو ریگ روان کہتی ہین اور اوسکے
پاس ایک غار ہی اوسی شیعہ مذہب امام مہدی کا مکان بتاتی ہین کابل کے میوون مین سی توت اور شاہ توت
اس کثرت سے ہوتے ہین کہ اوس موسم مین اکثر غربا اونسی شکم پری کرکے اوقات گذاری کرلیتی ہین اور اونکو
خشک کرکے عرصہ تک کہتی اور دور دور فروخت کیواسطی لیجاتی ہین شہر کابل کا سوائی پیداوار چہاردیہ میدان
لوہگر و دیگر نواحات علاقہ کوہ دامان جو جانب شمال مسکن قوم ہمند صافی خروٹی کاکڑ ناصر سلیمان خیل
تہاک غلزائی و سید و دیگان وغیرہ کا ہی بطور زراعت گاہ کے ہے اکثر اجناس ضروری اوس علاقہ
سے شہر مین آکر فروخت ہوتے ہین

دویم غزنین

جسکو زمانہ قدیم مین زابل کہتی تھے یہہ مشہور شہر کابل سے ستر میل جنوب دریا شور سے پونے آٹھہ ہزار

فیٹ بلند سوا میل کی گرد مین خندق اور کچی شہر پناہ کی درمیان پندرہ ہزار آدمیون کی آبادی ہی - شہر کے
حصہ شمالی مین قلعہ ہے - قدیم شہر تین میل کی فاصلہ پر گوشہ مشرق و شمال مین بہت لمبا چوڑا بستا تہا ۱۱۵۱ء
عیسوی مین جسکو سات سو پندرہ برس ہوئی علاء الدین ملقب جہان سوز غوری نی اوسی غارت کیا اور
غزنین قدیم مین جسی سلطان محمود غزنوی نی ہندوستان کو فتح کرکے آباد کیا تہا شہر اور روضہ سلطان
محمود کے درمیان صرف دو مینار سو سو فیٹ بلند باقی رہگئی ہین اوس صاحب ہمت بادشاہ کی مقبرے کے
تعظیم یہان تک ہی کہ جاہل افغان بہی دور سے پا برہنہ ہوکر بہت عاجزی سی اوسمین داخل ہوتے ہین -
صندل کی دروازہ ون کی جوڑی اٹہارہ فیٹ بلند جو سلطان محمود غازی بت خانہ سومنات کی پہاٹک سے
اوکہاڑ لیگیا تہا اسی مقبرے مین لگی تہی - انگریزے فوج اپنی تو ہانی ظاہر کرنے کے لئے ۱۸۴۲ء کو کابل سی
پہرتے وقت اوسی پہر ہندوستان کو لی آئی اب وہ آگرہ یعنی اکبرآباد کے قلعہ مین رکہی ہین آبادی
اس شہر کی گنجان بازار و کوچہ تنگ اندر شہر کے اکثر دیگان فارسی بان اور ہندو آباد ہین نواح شہر کا
سرسبز اور ہر طرف باغات ہین شہر کی متصل مغربی جانب شمال سی جنوب کو رود غزنین جاری ہی آب
وہوا اس جگہہ کی معتدل اور صحت بخش ہی جس علاقہ مین شہر غزنین واقعہ ہی اوسکا نام شلگر ہے حدود
اربعہ اس وسیع علاقہ کے اسطرح پر ہین جانب مغرب کوہ ہزارجات مشرق کوہ زرمت مشرق شمال
لوہ خروار جنوب مایل مشرق کوہ کٹہ واز اور گوشہ مغربی وجنوبی مین تا حدود قندہار میدان چلا جاتا ہی
اسمین سی ایک پہاڑی مغربی حصہ کا نام واغذ ہی ملک شلگر زرخیز اور نہری ہی شہر غزنین اسکے
حصہ شمالی مین واقع ہے اکثر مالکان اور ساکنان اس علاقہ کے قوم اندڑ غلزائی ہین سوداگران
پیوندہ بموسم گرما ہندوستان سی جاکر اس علاقہ شلگر مین قیام پذیر ہوتے ہین

سویم قندہار

جسکا نام سنسکرت مین گندہار لکہا ہی کابل سی تخمیناً دو سو میل سے کچہہ اوپر گوشہ مغرب وجنوب مین پائے
شور سی ساڑہی تین ہزار فیٹ بلند تین میل کی گردی مین خندق اور شہر پناہ خام کے درمیان
تخمیناً ساٹہہ ہزار آدمیون کی آبادی ہی - اس شہر مین بہی ایک خام قلعہ جانب شمال موجود ہے

جسکو یہان کی لوگ ارگ کہتی ہین اور غربی جانب اندر شہر کے خرقہ شریف اور مقبرہ احمد شاہ ابدالی
جو بصورت اور منقش قابل دید ہی چارسو یعنے چوک بازار بیچاس گز چوڑا گنبد سے پٹا ہے نواح اس
شہر کا رود ارغنداب کی پانی سی جو کوہ ہزارہ جات سی آتا ہی سرسبز اور شاداب خصوص جانب
شمال دو میل تک جہان خانقاہ بابا ولی صاحب قندہاری ہی باغات اور درختان سرسبز دلکش
مین رنگارنگ کی طیور بولتی ہوئی سنکر انسان کو فرحت حاصل ہوتی ہی عموماً سکنای اس شہر کے قوم
درانی بابڑ کاکڑ ہندو خروٹی فارسی بان وغیرہ ہین سوائی رود ارغنداب کی رود
ترنک بہی مشرق سی مغرب کو بہتی ہوئی علاقہ قندہار کے ایک جزو کو سیراب کرتی ہی پیداوار میوجات
ہر قسم اور رکیباس عمدہ اول قسم کی تماکو قندہار ہی مشہور اس علاقہ مین پیدا ہوتا ہے قندہار سی مشرق ارغسان
کے علاقہ مین اور نیز شمال خاکریز کے علاقہ مین گندم اچہی ہوتی ہی کوہ شمالی مین معدنیات سی ان چیزوں کی
کانین معلوم ہوئی ہین اول کان طلا جو شہر سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر شمالی جانب کوتل مورچہ اور
پہاڑی مقصود شاہ کے مابین واقع ہی اس کان کا سونا بہت اعلی قسم کا ہی الا بسبب عدم سررشتہ کار
تہوڑا نکلتا ہے دوسری کان فادزہر معدنی جسکو اس پہاڑ کی نام سے جسمین پیدا ہوتا ہے
ہی سنگ شاہ مقصود کہتی ہین اور اس سی زرد وغیرہ الوان و اقسام کے اچہی قیمتی سنگ نکالکر اکثر دہاگے
تسبیح وغیرہ بنائے جاتے ہین شاہ مقصودی تسبیح عموماً ایک روپیہ سی دو پر مگر اعلی قسم کی سو روپیہ تک بہی
فروخت ہوتی ہی اور اوسی پہاڑ مین ایک قسم کے سفید مٹی جسکو عرق شاہ مقصود بولتی ہین بہت باخاصیت
نکلتی ہی اور نیز سرمہ و زاک ہر گونہ کی و سرب و سنگ اتابک و ابرق و مومیائی وغیرہ انواع سنگہائے
بہی سلسلہ کوہ شمالی مین موجود ہین اور گچ بہی کار آمد بنا عمارات ایسی مفید چیز اس علاقہ مین ہی کہ جسکی
لرم بازاری نی دکان گرتہ آہک کو سرد کردیا اور کان نیلہ طوطیا معدنی و زاک ہر گونہ و پہٹکری معدنی و
نوشادر کانی و گوگرد و سرمہ و اکثر اقسام کی عمدہ پتہر اور نمک آبی کوہ برکسری مین جو علاقہ قندہار سے مغرب
اور سیستان سی مشرق واقع ہی بہت افراط سی ہین شہر قندہار مشہور تجارتگاہ ہی لوگ اہل دل قوم بابی ددیگر
افغان اور سیدان پشین اور پارسی بان قندہار کے صاحب ہمت سوداگر ہین آب و ہوا اس شہر کے اگرچہ عمدہ نہیں

مگر ناقص بہی نہین ہی تہرمامیٹر یعنے مقیاس الموسم مین جاڑی کی دنون مین بوقت دوپہر بارہ - ۴۹ درجہ برابر
موسم گرما ۹۰ درجہ پر رہتا ہی گرمی ور سردی موسم مین ان دو درجون کے مابین ہتی ہی واسطی آرام تجارون کے
چند سرای موجود ہین اور منڈی موسوم گنج بازار مین ہر قسم کے مویشی اور پیدا وار زرعی و پنبہ وغیرہ فروخت
ہوتے ہی ریشم قندہار کا عمدہ مگر بسبب کم شوقے مخلوق کم پیدا ہوتا ہی ؛

ہرات

جسکو یونانی کتابون مین ہری بہی لکہا ہی کابل سی کچہہ کم پانسومیل مغرب خندق اور دوہری شہر پناہ مضبوط کی درمیان
پچاس ہزار آدمیون کی آبادی ہی غلیظ کوچہ تنگ بازار محرابی چہت سی پٹا ہوا چوک گنبد کی تلی آبادی اس شہر کی نسب
مین یک پشتہ کی متصل واقع ہی بدین سبب دور سی نظر نہین آتا اکثر پارسی بان اور درانی افغان اسمین آباد
ہین علاقہ ہرات کی زمین سرسبز نہایت مغرب مین تخمیناً ڈیڑہ منزل کوہ سیاہ کا سلسلہ طویل جنوبی و شمالی
سرحد افغانستان اور ایران پر واقع ہی اس سی غرب افغانون کی حکومت اور آبادی نہین ہی اور
پہاڑ کی مشرقی ہارو وغیرہ اطراف سی دو پانی جاری ہو کر علاقہ ہرات کو سیراب کرتے ہی ہرات سے اچہی قالین درسند نمد و توشک
اور لڑکی وخرمائی برک اور کرکے نیم تنی نا بافتہ بطرز نمد کی قالبی مع آستین اور رفنا و یزو و دیگر پشمینہ و ابریشمینہ اجناس
عمدہ بنکر دو رنگ جاتی ہین اور السی کی سن سی پارچہ نانکہ بہت عمدہ بنتا ہی اور غدک بخی بہی مشہور کپڑا ہی پستہ
او رنیز عنج اور ہینگ و زرشک و سماق و تخمن وغیرہ اسی علاقہ کی پہاڑون مین پیدا ہوتی ہین اور ریشم بہی
یہان کیڑون سی بہت عمدہ بکثرت پیدا ہوتا ہی اور جودن کی معدن ہرات مین بڑی عمدہ مفید عام چیز ہے اور
نمک آبی ہرات کا بہت اعلی اور سرمہ ہراتی ضیا بخش بصر و سرمہ اصفہانی سی بہتر ہے پیدا وار زرعی اور ہر قسم
میوجات سب افغانستان مین سی ہرات کی اول نمبر ہین خصوصاً انگور جو شصت قسم کا بتلاتی ہین کپاس ہرات
کی امریکہ کی برابر سنی جاتی ہی اور گندم نہایت اعلی قسم کے پیدا ہوتے ہے اور کوکنا یعنی پوست نہ رعی ہرات کا
مشہور ہے شراب خام اور پختہ ہرات رشک بادۂ فلار شیراز و نہایت عمدہ کیفیت دار بیان کرتے ہین ؛

ذکر دیگر قصبجات مشہور

کابل مین جلال آباد لال پورہ تیشند چہار باغ سلطان پور بالہ باغ دیہہ سبز جسکے خربوزہ مشہور ہی دیہہ کچی

بی بی مارو زینبہ گلگان قرہ باغ آغا سرائے خواجہ سرائے شکر درہ گاہ درہ آستالیف استرغچ چاریکار پرزہ
بغمان قریہ مزنگ گذرگاہ دیہہ بوری قلعہ قاضی نگی سیدان لال اندر کتہ سنگ شیوکی مینی حصار چہار آسیاب
تابوس کلنگار درعون شہر دیہہ نو باغ سلطان خوشی پیواڑ شلوزان ہنہ بادخواو شانہ بادخواو وغانے
ترکی برکی راجان سجاوند چرخ وغیرہ غزنین میں روضہ کلاتی تنگو رشالیز ورزنو تانہ سنگ
رباط گلال گو کردیز سردیہہ پزل سرروضہ نانی وغیرہ قندہار میں کلات غلزئے دیہہ خوجہ بابا ولے
دیہہ ماسوس سپیروان سردیہہ باشمول کاخانک قرص مزرعہ زاکر گرشک قراہ قلعہ بست وغیرہ
ہرات میں ایغر قراہ سبزوار آقر بہہ برنا باد گوترخان پوزہ آشکلوان تمیزک سیاہوشان زندہ جان
غوریان کوہسان وغیرہ مشہور ہیں

ندیاں مشہور

افغانستان میں چھوٹی موٹی ملاکر بہت ہیں انمیں سی زیادہ تر مشہور دریائے سواتہہ دریائے پنجکوڑہ رود باجوڑ اور
کابل میں دریا کونڑ دریا لغمان سرخ رود دریائے غوربند رود لوہگر رود میدان چمچہ مست وغیرہ ؁
غزنین میں رود غزنین رود سردیہہ نہارہ وغیرہ یہہ تینون ملکر آب ایستادہ ناور کی میں پڑتے ہیں ؁
قندہار میں ترنک رود ارغسان ڈہوری لوڑہ رود ارغنداب دریائے ہیرمند خواہ ہیلمند رود درافشان
وغیرہ یہہ سب ندیاں زرہ کی جھیل میں جو سیستان کی درمیان تخمیناً ایک سو میل طول ہوگی گرتے ہیں ؁
ہرات میں قرہ رود خاش رود رود گز وغیرہ ہیں ان دریاؤں کا پانی ناصم اور خوشگوار اور مچھلیاں بہت عمدہ قسم کی ہوتی ہیں ؁

حال تجارت

افغانستان کی زیادہ تر سوداگری ہندوستان اور ترکستان سے ہے اور آخر درجہ کی کچھہ ایران سی بھی ہوتی ہے
اشیاء عامہ کی تفصیل جو افغانستان میں پیدا ہوتی ہیں یا بنتی ہیں اسطرح ہے ؁

معدنیات سی

سونا چاندی آلاجورد سرب لوہا سرمہ گندہک ہرتال پھٹکری چونہ نمک شورہ نوشادر نیلہ طوطیا مومیائی
زاک وغیرہ نکلتا ہے انمیں سی بعض ملک کی صرف ہوتے ہیں اور اکثر باہر کی تجارت کیواسطے لیجاتے ہیں ؁

میوجات وغیرہ نباتات سے

روودنگ یعنی مجیٹھہ ہینگ کپاس تمباکو برنج میوجات سے کشمش مویز منقی آلو بخارا کشتہ خوبانی انار انگور ناشپاتی
سردہ بادام پستہ توت خشک زرشک اور بزغنج وکاکوتی وغیرہ اشیاء یہہ اشیاء تجار لوگ زیادہ تر باہر لیجاتے
ہین انمین سے مجیٹھہ علاقہ شلگر اور مقر اور ناوہ کی اور توخے اور کٹہ واز اور لوگر اور نواح غزنین اور
علاقجات قندہار مین پیدا ہوتی ہے مثل دیگر زراعات اوسکو زرعی زمین مین نالیان کہود کر بموسم بہار کاشت
کرتے ہین پانی اور روڑی اسکو ہمیشہ وقت پر پہونچاتے ہین اور زمستان مین واسطے محفوظ رہنے کی اسکو خاک پوش کر دیتے
ہین اور شروع بہار مین وہ خاک تو مٹی اوپر سے دور کرتے ہین بعد تین سال قابل کام ہوتی ہے تب اسکو تیسرے سال یا چوتھے
آخر موسم خزان مین اوکہاڑ کر بیوپاریون کے ہاتہہ فروخت کرتے ہین عموماً نرخ اسکا موقع پر چار روپیہ تر کا اور
سات روپیہ خشک کا فی من ہوتا ہے خرچ اسکا پنجاب اور تمام ہندمین واسطے سرخ رنگ کرنے لحاف وغیرہ پارچہ جات
کی بہت ہی ہوتا ہے ہینگ یعنی انگوزہ جس بوٹے سے نکلتی ہے وہ خودرو ہی اوپر پہاڑون اور جنگل ہرات اور روزہ کی شکل اور
قد اس بوٹہ کا مثل بوٹہ اسپند عموماً مین فٹ سے چہوٹا ہوتا ہے اگلی روز اسکی شاخونکو بیچہہ اور تہوڑی تراش کرآتی ہین
اور یا اسکی بیخ کی آس پاس کہود کر ایک بالشت نیچے کاٹتی ہین اور اوپر سے سنگچل بناکی دوسرے دن اوس تراش اور کاٹ سے
مثل افیون کی شیر نکلکر بطور چیپ کے ہینگ کی روڑی بنجاتی ہے اور اسکو اوتار کر بعد جمع کرنے کے بیوپاریونکی ہاتہہ
فروخت کرتے ہین مگر خالص ہینگ بہت کم آتی ہی اکثر لوگ اسمین آمیزش آرد نخود یا سنگ ریزہ اور جو ابرق کے
نوع سے ہے سائیدہ کرکے لاتی ہین ؛

حیوانات مین سے

گہوڑی گوسفند جنگی اون بہت قدر مند اور گوشت لذیذ ہی سگ شکاری گربہ خانگی لمبی اور خوبصورت بالون والی رنگ بر
تجار لوگ لاتی ہین گہوڑے اکثر ہرات اور سرخس میمنہ اور اطراف خراسان مین اور ترکستان مین زیادہ قابل
سوداگری پیدا ہوتے ہین بلوچ گہوڑون کے اور سیدان شین بہی سوداگری بہت کرتے ہین گربہ ترکستان سے
اور سنگ سبزوار قزہ کرم شیر لاتے ہین ؛

تفصیل اشیاء قابل تجارت بیرونی جو افغانستان مین بنتی ہین

ترک خرمای ترک شتری ترک ترکے برک برک نگی ترک بزنگی ہوتی نہین کی قسم اول مگر تلوار ۔ چھوری البسا یعنی پڑا سیلاوہ
پوستین برنی و گوسفندی آرک جو بکری کی جت سی بنتا ہی قالین ہراتی گلم نمد جوراب دستانہ پشمی ابریشمی کپڑا اردو
کا و اون کا ریشم قنا و یز کلاہ اچھی اچھی چکن جو غے کلابتونی و سادہ پٹو ظروف مسی کچھ جس سے جوڑے و بوتل
وغیرہ بنتے ہین انہین کبھی پوستین اور جو غہ یا چکمہ برک شتری اونی پٹو ہندوستان کو بہت آتی ہین ہراتی قالین
ہندوستان مین ہراتی کہلاتی ہین ایک قالین پر چھ یا آٹھ آدمی کام کرتے ہین بنانی والی سی دس روپیہ ہرات
جو برابر آٹھ آنہ سکہ سرکار انگریزی کی ہوتا ہی فی گز مربع لیا جاتا ہی اور ہندوستان مین دس پورہ روپیہ پر
بکتا ہی چھوٹے سے نمد تہ روپیہ سے دس روپیہ تک موقع پر فروخت ہوتے ہین

افغانستان مین باہر سی

عموماً یہہ مال آتا ہی یورپ سے ہشت دہات یعنی لوہا تانبا چاندی وغیرہ کپڑا اونی اور روئی کا یعنی بانات ۔
ململ لٹھ خاصہ وغیرہ اور بخارا سی ریشمی پارچات کنا و یز و دیگر اور روس سی سنجاب کلابتون سمور
وغیرہ ہندوستان سی کپڑا روئی کا اور ریشمی گلبدن و کمخواب وغیرہ اور مخمل نیل دیرہ غازیخان اور ملتان
وسندہ سی گرم مصالح اور وہ اشیاء جو بیماری بخشتی ہین اور ایران سی قالین اسب اور ظروف وغیرہ آتی ہین
محصول اوس مال پر جو باہر سی آوی فیصدی ڈھائی مقرر ہی جسکو چہل یک کہتی ہین اگر در اصل اس سے زیادہ لیا جاتا ہی

کاروان کے بڑی راستی

افغانستان مین آنیکے یہہ ہین ۔ ایران سی طہران و مشہد ہوکر ہرات کو ترکستان مغربی سے بخارا اور مزو
اور مرغاب ہوکر ہرات کو ترکستان شرقی سی بخارا کرشی بلخ اور خلم ہوکر افغانستان کو جو پنجاب سے
پشاور ہوکر کابل کو یا بخوان سمندرا و ر سندہ سے براستہ درہ بولان قندہار کو چھٹا پنجاب سے دیرہ اسمعیل خان ہوکر
براستہ درہ گومل غزنین اور قندہار کو ؛

افغانستان مغربی سی

جن دروں کے رستے سوداگر دریاے سند یعنی اباسین کیطرف آتی ہین اونمین سی بڑی درّونکی تفصیل یہہ ہی درہ **بولان**
درہ **گومل** اور درہ بند سابمتی ڈیرہ اسمعیلخان کے درہ **کورم** محاذ بنون کے درہ **تاہترہ** اور آبخانہ پشاور
کیجانب **شکارپور** واقع ملک سند سے قندہار براستہ درہ بولان چارسو میل ہوگا یہہ درہ تخمیناً پچاس میل لمبا
ہی اور سال بہر کہلا رہتا ہی اکثر جگہہ وسط عرض اوسکا سو گز ہی اس درہ کی راستی قافلے کے تین دشمن ہین یعنی قوم
مری بلوچ اور قوم **کاکڑ** و **ترین افغان** کراچی کو افغانستان سی یہہ چیزین آتی ہین۔ مجیٹہہ ایک لاکہہ
بیس ہزار کی ہینگ بیس ہزار۔ ریشم ایک لاکہہ اسی ہزار کا اون دنبہ کی اکتیس لاکہہ پچاس ہزار کی گہوڑے
نو لاکہہ بیس ہزار کی میوہ ڈیڑہ لاکہہ کے بولان کی راہ سی اون اور ہینگ کم آتی ہی۔ جو قافلہ یہہ چیزین لاتا ہی
وہ قلات خوجہ ... ہر مکرر ہوکر آتا ہی۔ سال مین دو دفعہ دنبون کی اون تراشی جاتی ہی۔ ہزارہ جات اور
دیگر تمام افغانستان کے کوہستانی علاقون مین بسبب کثرت رمہ ہا گوسفندان اون سفید اور خود رنگ کے پیداوار بہت
زیادہ ہی کراچی سی بمبئی ہوکر انگلستان مین جاتی اور قدرمند ہونے سے اسکی آمد بہت ہوگئی ہی ہزارہ پرگنہ ہرات
اور متعلقہ قندہار مین اگر مالکانکو پیشگی دیا جاوی تو بارہ آنہ اور بر وقت کاٹنی کی چہہ آنہ سیر اگر اودہار یعنی قرض لیجاوے
تو عیوض فی من قندہاری قیمت دینی پڑتی ہی اٹہتالیس من قندہاری کا کرایہ جانے خرید سی قندہار تک بیس ہی اور
اسیقدر قندہار سے کراچی تک لگتا ہی ڈیرہ اسمعیل خان سے درہ بند اور درہ گومل ہوکر غزنین تک تین سو میل کا
راستہ ہی اور غزنین سی قندہار قلات غلزئی ہوکر دو سو بیس میل ہی اس درہ کے راستی قافلے کے قوی رہزن
مسعود وزیری اور قوم زلی خیل شاخ احمد زئی وزیری ہین باوجود اوسکے عموماً آمد رفت اس راستہ پر سوداگران پوندے
ہی درہ بند مین شیرانیون کا بہی خطرہ ہی درہ کورم کی راستہ تہوڑی بیوپاری آتی ہین یہہ راہ کاروان کے واسطے
پر خطر ہے قوم کابل خیل و حسن خیل شاخ اتمان زئی وزیری و قوم طوری ہمیشہ مسافر مالدار اور قافلہ کی گہات مین
رہتی ہین بدون بدرقہ اعتباری اور مضبوط اس راستہ مال لیکر چلنا گویا اپنی آپ سے دشمنی کرنی ہی کابل اور
بخارا کو پشاور سے راستہ درہ تاہترہ اور آبخانہ اور خیبر کا جاتا ہی یہہ تینون راستے بمقام ڈکہ شامل ہو جاتی ہین
پشاور سے کابل تخمیناً ایکسو اسی میل ہی۔ اور بخارا بامیان ہوکر آٹہہ سو میل چالیس روز کا راستہ ہی۔ خیبر کے درہ

کی راستی قافلہ نہین جاتا قوم آفریدے کاروان کے سخت دشمن اگر محافظت کیواسطے روپیہ بہی لیوین تو بہی لوٹ
لیتی ہین - اور امیر کابل اب اونکو کچہہ روپیہ نہین دیتا - دوسرے دو دروں مین سے درہ تاہترہ مین قوم ملاگوری
اور آنجانہ مین ترک زئی بہمند رہتی ہین اگرچہ یہہ مردود قوم دل سی مال حرام کی پرہیز کم رکہتی ہین الا سعادت خان
لعل پورہ والہ اپنی انتظام سے ان دو دروں کو کہلا رکہتا ہی اور انمین سوار او پیدل سی محصول لیا جاتا ہی
پشاور سے کابل کو ان دو درون کا راستہ سال بہر اونٹ چلنی کی قابل رہتا ہی لیکن قافلی اکثر ماہ جنوری اور فروری
مین نہین چلتی - کابل اور خُلم کی درمیان براستہ درہ سب سے اونچی جگہہ حاجی کگ اور کالو و دندان شکن
مین جب کاروان یا مسافر یہان پہونچے تو رسد ہمراہ لیجانی پڑتی ہی

تفصیل تجارت سالانہ جو پشاور کے دروں کے رستی
ہندوستان اور افغانستان کی باہم ہوتی ہے

اول ہندوستان اور پنجاب سے ان درون کے راستی بارہ لاکہہ چہہ ہزار کا مال اس تفصیل سی جاتا ہی روئے
اور آونی وریشمی کپڑی ولائتی یعنی یورپ اور ہندوستانی پانچ لاکہہ دس ہزار کے موٹا کپڑا پنجاب سے ایک
لاکہہ چالیس ہزار کا شکر تری اور قند وغیرہ بہتر ہزار کا نیل ملتان اور ہندوستان سے ایک لاکہہ پچہتر ہزار کا
- باقی چیزین یہہ ہین - کمخواب اور سونی کی تار سونی کی پٹی لونگی اور چرم - اور پاپڑ اور اکثر گرم مصالح
اور وہ چیزین جو بساری بیچتی ہین - انگریزی روئی کا کپڑا ململ - لٹھہ وغیرہ بخارا کو لیجانے مین - شکر ترے
اور نبات کے لیجانے سے بہت فایدہ ہوتا ہی

دویم افغانستان سے

ان درون کے راستی پندرہ لاکہہ ستر ہزار سالانہ اس تفصیل سی مال آتا ہی ریشم اور ریشمی کپڑا بخارا کا - آٹہہ لاکہہ
سونا اور چاندی کی تار پچی اور چہوٹی اسی ہزار کی گہوڑے اور ٹٹو ترکستان سے ایک لاکہہ کے بادام و کشمش
کابل سے دو لاکہہ پچاس ہزار کے تلہ و طلا چار لاکہہ چوبیس ہزار کا باقی چیزین اکثر یہہ ہین سنجاب اور سمور ریوا
اور چرم روسی و بخاری کابلی قنا و بز لومڑے اور بہیڑی کی پوستین چوغہ اور برگ شترے میوہ خشک اور تر
اور رنگڑے عمارتی مجیٹہہ اور ہینگ یہہ دو آخر الذکر چیزین پشاور مین تہوڑی آتی ہین اصلی فیروزہ اکثر

نیشاپور سے نکلتا ہی اور افغانستان کی راستہ آتا ہی مصنوعی فیروزہ ہرات اور قندہار مین خاک سبز سے بنائی جاتی ہین ٭

ذکر اقوام تجارت پیشہ

تجارت کے ساتھہ تجاروں کا ذکر لازم سمجھکر کیا جاتا ہی - افغانستان کے باشندون مین سی فارسی بان کابل اور ہرات کی اور سیدان پشین اور قوم بابی شاخ غرغشت افغان قندہار کی مشہور اور صاحب ہمت سوداگر ہین یہہ لوگ دور دور کے ملکون مین تجارت کی واسطی جاتی ہین خصوص فارسی بان اپنی پیشہ سوداگری مین زیادہ محنتی مگر گران فروش ہین افغانستان کی لنبی چوغی اور پوستین پوش اور عمامہ بند سوداگر سوای ملک ہند کے ملک روس اور ایران اور ترکستان مین اکثر بلکہ چین اور تبت اور روم مین بہی دیکھے جاتی ہین اوس ملک مین مال تجارت کی آمد برآمد کی سبیل بذریعہ بار برداری شتران اور قاطران اور یابوان اور نرگاوان کے ہے زیادہ تر ذکر کے لائق تجارون مین سی وہ اولو العزم فرقہ سوداگران ہی جنکو پوندہ کہتے ہین پوندہ بنہ لوحی لوگ ہی جنکی ایک جگہہ مستقل سکونت نہین ہوتی پوندون کے پاس بہت اونٹ ہین اونمین سے کوئی بڑے سوداگر اور کوئی چہوٹے ہوتے ہین - جو دولتمندون سے لیکر فروخت کرتے ہین زیادہ تر مشہور فرقے انکے پانچ ہین جو شروع موسم خزان مین افغانستان مغربی سی میدان کو آتی ہین اور پہر بہار کے موسم مین پہاڑ کو واپس جاتی ہین اس تفصیل سی پہلی قوم ناصر پوندے جنکے چار فرقے ہین - گاؤوال - گوسفندوال - ناصر کم مال والہ - اور ناصر دولتمند جو شتروال ہین اس قوم مین سی تخمیناً پانچ ہزار آدمی معہ سولہ ہزار شتر کے آتی ہین دوسرے قوم خروٹے اٹہارہ سو آدمی چہہ ہزار اونٹہہ لاتا ہی - تیسرے قوم میاخیل شاخ لوحانی چودہ سو آدمی چہہ ہزار شتر - چوتہی قوم دوتانی چہہ سو آدمی چار ہزار اونٹہہ - پانچوین نیازی مٹی اور کندی چہہ سو آدمی تین ہزار شتر لاتے ہین ان فرقون مین سی میاخیل پورانے سوداگر ہین اور سب سے زیادہ ہندوستان کی تجارت سے دولتمندی حاصل کری جو باعث ترغیب باقیماندون کی ہوئی فی الحال اپنی محنت اور ہمت سے قوم خروٹے

اور رو ثانی دولتمند ہی ور رودریدور دیے ملکون کی تجارت مین پہنچی جاتی ہین - عادت انکی یہہ ہے کہ بموسم سرما ہندوستان
کی طرف تجارت کیواسطی جاتی ہین - اور گرما مین افغانستان غربی اور ترکستان خراسان مین انکا بیوپار ہوتا
ہی اسطرحسی کہ تابستان مین ملک شلگر علاقہ غزنین اور علاقہ نغر مین کنبہ دیرے لگا کر اپنی اہل عیال اور
مال مویشی معہ فالتو آدمی چھوڑکر مال آوردہ ہندوستان کو واسطی فروخت بخارا اور ہرات و قندھار وغیرہ نواح کو
لیجاتی ہین - مال مویشی اونکی میدان غزنین و علاقات غلزئی و زرمت و ناور ہزارستان مین چرتے ہین جسکے عوض مین
وہانکے حاکم کو ترنی شتران وغیرہ دیتی ہین اور ان فالتو اور فارغ آدمیون مین سی کوئی نمک کی سوداگری
کرتے ہین کان بہادر خیل ضلع کوہاٹ سی نمک خرید کر غزنین اور زرمت کو لیجاتے ہین - خرد و ٹی تندھار اور ہرات
کے مابین اکثر بیوپار کرتے ہین اور بخارا اور کابل کے بیچ مین بھی جب مغربی ملکون سے فروخت اور خرید کرکے
قافلے واپس آتی ہین تب ماہ اکتوبر جانب ہندوستان کی روانگی شروع ہوتی ہے علاقہ جات غزنین سے
لشکریان او کہاڑی بال بچے اور مویشی ساتھہ لیکر کاروان چلدیا اکثر براستہ درہ گومل کوہ سلیمان کو عبور کرکے
ملک امان ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کی حدود مین جہان اچھی چراگاہ دیکھی دامن کوہ اور کنارہ دریاے سندھ پہاڑپور
وغیرہ نواح مین کشتریون مین اپنی اہل عیال چھوڑکر بڑے قافلی ملتان کو جاتی ہین اور وہان سی اطراف
جنوبی اور مشرقی کو پہیل جاتی ہین کوئی بہاولپور کے راستی راجپوتانہ کو جاتی ہین - کوئی سرسہ اور دہلی
اور بنارس اور کلکتہ کو کوئی لاہور امرتسر کو آن مین سی کئی سوداگرون کی مکان ملتان مین ہین اور
وہ لوگ موسم بہار تک جب دیرہ کہلتا ہی ملتان مین رہتی ہین - وہان اور کراچی مین دلالون کی معرفت
اپنا مال بیچتی ہین - اکثر ہیوندی اس سے بہی زیادہ مشرق اور جنوب کو واسطی نفع کے مال لیجاتی ہین کلکتہ اور
ڈہاکہ برہما تک مشرق کو اور جنوب بمبئی اور دیگر بڑے شہرون مین ہیوندون کی بی بہار شتر سوداگرے بہت
دکہلائی دیتی ہین - شروع موسم بہار مین قافلون کی واپسی شروع ہونی ہے اور جو جنس تجارتی قابل منافع معلوم
ہوتی وہ خرید کرلاتی ہین کوئی کلکتہ اور بنارس و دہلی سی شتر بار کرلاتی ہین اکثر ان کے واسطی جہنگ اور نیز
چنیوٹ مین موٹا کپڑا معرفت آڑہتیون کے تیار ہوتا ہی ماہ اپریل مین اپنی متعلقون کو ہمراہ لیکر افغانستان بطرف
قافلے روانہ ہونے لگتے ہین اور وہان موسم گرما کی قرارگاہ مین کیشریان جا لگاتی ہین ہمیشہ ہر سال انکی آمد

رفتہ اسطرح رہتی ہی بسبب منافع گروہ پوندہ نکا روز بروز بڑھتا جاتا ہی چنانچہ علاوہ ان پانچ مشہور زئیون کی قوم اکاخیل غلزئی اور کچھہ سلیمان خیلون مین سے بہی پوندگری کرنے مین راغب ہوگئے ہین چونکہ سردی اور سختی مین افغانستان کا ملک ورز آراستہ ہوا ہی اوسی کی لائق کا یہہ فرقہ پوندہ سوداگر پیدا ہوگئی ہین اپنی ہمت اور محنت سی اون سختیون پر غالب آگر گروہ سارقان و رہزنان کی مقابلی کی واسطی یاغستان مین مسلح اور مستعد رہتے ہین اور بیوپار مین ایمان دار اور اکثر راست گو ہوتے ہین ؛

علاوہ اسکے

قوم سلیمان خیل غلزئی پاسبان کی سوداگری آور قوم کاکڑ اور پیر اور شنجان علاقہ ورگون و قوم ہزارہ و دیگر قومون مین سی بعضی لوگ اپنی ملک کے اندر سوداگری قلیل کرتے ہین - اور ہند و قندہار اور ہرات اور کابل کی دولتمند ہین مگر سب لوگ اونکو افغانستان مین کمینہ اور ناچیز سمجھتا ہے اسواسطی اونکو تجارت میں وہ فروغ حاصل نہین ہوتا جسکے حاصل کرنے کی استعداد وہ رکھتے ہین

سبیل ترقی تجارت

مؤلف کی رائی مین یہہ ہی کہ ایک میلہ عام تجارت کا کسی موقع موزون پر گورنمنٹ کی سرپرستی سی مقرر کیا جاوی کہ جسمین ہندوستان افغانستان ترکستان ایران و کشمیر و دیگر ملکون کے سوداگر اپنا اپنا مال لاکر فروخت کرین اور یہان کا مال جو انکی ملکون مین قدر مند ہو خرید کر لیجاوین - اس میلہ سے جو کچھہ فائدہ خیال کیا جاتا ہے اوسکا بیان تب تک ذہن نشین نہین ہوگا جبتک اوس فایدہ عام کا نتیجہ دیکھا جاری مگر اسکی نظیر ملک روس کی میلہ تجارت سے حاصل ہی - اوس ملک کو جو کچھہ اس میلہ کلان سی فایدہ حاصل ہوا ہے اوسکا بیان افغانستان کی کتاب مین نہین کیا جاتا مگر اس ملک کی سوداگر اوس میلہ کو دیکھہ آئی ہین جب ہمارے ملک مین گورنمنٹ کی مہربانی سے ایسا عام میلہ سوداگرے مقرر ہوگا تو اوس سے ملک کی بہبودی اور منافع تجارت کو بڑی مدد پہونچے گی باہر کا وہ مال جو ہماری ہم وطنونکو بہت دقت سی بہی حاصل نہین ہو سکتا باہر کے سوداگر خود لاکر اس میلہ مین فروخت کرینگی اور اس ملک کا قابل تجارت مال بلا دقت عبور برف گیر پہاڑ اور تکالیف سفر و زیر بار خرچ ہمارے ہم وطن آسانی سی دیگر ملکون کے سوداگرون کے ہاتھہ اپنی وطن کی اندر فروخت کرکے منافع اوٹھاوینگے اور اس نیک سبیل سے

خداباد ملک کی دولتمندی اور آمدن مین ترقی ہوگی موقع اوس میلہ تجارت گاہ کا اگرچہ بسبب نکوئی
بیچ ہونے کے شہر لاہور کہا جاوے تو بہی ٹھیک نہین ہی۔ اگر ملتان سوچا جاوی تو اسمین خاص سوداگران ہوندہ وار
بہی ملک کے تجاروں کا بیشک فایدہ ہی۔ اور یہہ موقع بیچ وسط مین ہے الا چونکہ اس میلہ سے فایدہ عام مرعی ہی
اسلئی فایدہ خاص کو نظرانداز کرکے ایسا موقع اس تجارتگاہ کا مقرر ہونا چاہئی کہ جہان پنجاب کے مغربی
شمالی ملکون سے سوداگر لوگ بآسانی اس میلہ کی شمولیت کیواسطی پہونچ سکین سو ایسا موقع شہر پشاور ہے
ان افغانستان ایران ترکستان کے سوداگر ہمیشہ آتی ہین اور ملک روس اور کاشغر کشمیر تبت کے تجار وہان
ولیت اور خوشی سی شامل ہونگی پشاور بہ نسبت ملتان کے تجارت کے معاملی مین اسطرف کی سوداگرون مین
مشہور ہے جب اس تجارتگاہ کی اون ملکون مین خبر پہونچی تو وہ لوگ پہلی واقفیت اور شہرت کے سبب سے
کامل شمولیت کا ارادہ کرینگی اور جنوبی سوداگر اور ہوندہ لوگ بہی وہان جاسکتی ہین جب کلکتہ سی پشاور تک
دہلی امرتسر لاہور ہوتے ہوئی ریلوی جاری ہولئی تو مشرقی ملکون اور ملتان کے سوداگرون کو اس تجارتگاہ
شمولیت آسانی سی حاصل ہوسکیگی موسم اس میلہ کا سب سے بہتر شروع خزان ہی کیونکہ زمستان مین بباعث
پڑنے برف کے افغانستان اور شمال کوہی ملکون کی راستی بند ہوجاتی ہین بلکہ ماہ نومبر سے بلکہ دسمبر تک ہر سال
ان یکماہ یا اس سی زیادہ ایام میلہ تجارتگاہ مقرر ہون تو فایدہ بخش ہونگی

دوسرا باب تاریخ عام کے بیان مین

پہلا فصل بذکر تاریخ قدیم

ہر چند کہ بسبب نایابی صحیح سلسلہ وار تاریخ قدیم کے ٹھیک معلوم نہین ہوتا کہ ابتدا مین کون لوگ افغانستان مین بسنے
کی باشندی تھی مگر علامات موجودہ کہنہ سے غالباً ہندوون کی سکونت پائی جاتی ہی اور اسپر تو یقین ہی کہ
افغانستان کی مشرقی حصہ مین ابتداء سکونت اہل ہنود چار برن کی لوگون کی تھی اہل ہند کو بعضی مورخ
یافث ابن نوح اور بعضی حام بن نوح کی اولاد سی گنتی ہین حضرت نوح نبی کی اولاد بعد طوفان کی جو زمانہ
حال سی قریب پانچہزار برس پیشتر وقوع مین آیا تہا دریاء فرات اور دجلہ کے دوآبہ مین آباد ہوئے تھے جسکو
فی الحال دیار بکر اور الجزیرہ بہی کہتی ہین جب یہہ قوم بیشمار ہوئی اور براہ تکبر میدان شنعار مین ایک ایسی عظیم الشان

عمارت بنانی کا قصد کیا جو آسمان تک پہونچے تب خدا تعالی نے اس غرور کے ڈہانی کو بسبب انہدام اس عمارت کے
انکی زبان مین اختلاف ڈالدیا جسکے باعث سے وہ متفرق ہوکر مختلف ملکون مین جا بسے الغرض اکثر کہنڈرات
کہنہ سے جو بت اور سامان بت پرستی اور سکہ کہنہ جسپر ایکطرف بیل کی تصویر کے ساتھہ دہوتے اور زنار پہرے
ہوئے آدمی کی تصویر ہوتے ہین اوس ملک سے ملتے ہین اونسے سکونت ہندؤن کی صداقت ہوتی ہے اور اکثر
علامات سے پایا جاتا ہے کہ چار برن کی لوگ یعنے برہمن چہتری بیش شودر پہلے اوس ملک مین جسکا نام ہندو
پورانی کتابون مین بالہیک دیس لکہا ہے آباد ہو چکے ہین کتاب رگہوبنس جو زبان شاستر ہے
مین ہے وہ بہی موید اس قول کی ہے جسمین لکہا ہے کہ راجہ بہرتہہ اور کیکئی اوسکی والدہ نے اپنی نام پر ایک شہر
دریا سندہ کے کنارہ پر آباد کیا ہے بہرت مذکور دوسرے والدہ سے رام چندر مشہور کا بہائی راجہ دسرتہہ قوم
چہتری کا بیٹا تہا رام چندر اور بہرت کی عہد کو تین ہزار سال سے کچہہ اوپر عرصہ گذرا ہے محققین یورپ اس
بات کی تصدیق کرتے ہین کہ بارہ سو برس قبل از تولد حضرت عیسی مسیح یعنی اٹہارہ سو برس قبل از ہجرت حضرت محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب راماین مولفہ بالمیک شاعر جو ہمعصر یا تہوڑا عرصہ بعد رام چندر کے
تہا تصنیف ہوئی ایک پورانی قلعہ کی نشان اٹک سے مغرب پہاڑ مین دیکہے گئے ہین جو پانڈون کی عہد کا بتلایا
جاتا ہے علاقہ میانوالی سلسلہ کوہ نمک مین ایک پورانی علامات کی موقع کو پانڈون کا سہنگاسن بولتے ہین پانڈو
اور کیرون کا مشہور معروف قصہ ہے پانڈو اور کیرون کی تخمیناً چار سو برس رام چندر کے بعد ہوئے ہین کتاب
مہابہارت کی روایت ہے کہ دریودہن کیرون کی والدہ مسماۃ گندہاری راجہ گندہار یعنے قندہار کی دختر تہے
اس سے غالب یقین ہوتا ہے کہ افغانستان کی مغربی حصہ مین بہی اسوقت ہندو آباد تہے اور سند قوی اسبات کی
یہہ ہے کہ افغانستان یعنی ای کی حد شمالی پر ترکستان کی راہ مین بامیان کی علاقہ مین ہندوکش کی گہاٹے
پر دریا شور سے سات ہزار آٹہہ سو فٹ بلند بہت سی عمارات قدیم کی نشان موجود ہین اور دو لاٹہے موزون بزرگ
ایک ایک سو اسی اور دوسرے ایکسو سنتالیس فٹ اونچی پہاڑ کی بغل پر تراشی ہین وہان کی انکو سنگ سال اور شامہ
کہتے ہین اور دیگر افغانستان مین بت بامیان معروف ہین اور نیز علاقہ کہوگر موضع خوشی مین ایک چشمہ آب
صاف اور زلال کا ہے جسکو ہندو لوگ تیرتہہ سمجہتے ہین اور سال مین ایکدفعہ افغانستان کی ہنود اسکے

زیارت کی لئی جاتی ہین روایت ہی کہ لہکر سنسکرت مین فقط اوسی چشمہ کا نام ہے جسکی اسم پر اب وہ تمام علاقہ
لہوگر مشہور ہی علاقہ سواتہہ اور بنیر اور تالاش اور چکلوڑہ اور باجوڑ وغیرہ نواح کوہستان شمالی مین
اچھی اچھی خوش وضع مضبوط عمارات دیرینہ کے سنگ متفرق نشان باہم جدا مواقع متفرقہ مین اکثر دشوار گذار پہاڑون
پر اور بت پتھرون مین تراشی ہوئی اور بڑی بڑی گپھا مین جو کاریگرے تمام سی بنائی ہین ابتک ہر ایک درہ
مین بکثرت موجود ہین ان علامات سے پایا جاتا ہی کہ اسوقت کی باشندی نہایت مستعد اور دولتمند اور باہمی دشمنی
کی سبب سے متفرق سکونت رکھتی تہی زمانہ حال کو اوسوقت کی حالات سی مقابلہ کرنیکا نتیجہ یہہ پیدا ہوتا ہی کہ دولتمند
اور بعض فنون مین افغانستان تدریجا حالت کو نہین پہونچا علاوہ انکی اکثر دیگر جگہہ افغانستان مین دیہہ گوب اور
قدیم سکے جو ملے ہین اور ان سے یہہ بات ظاہر ہے کہ مذہب مقدس اسلام شایع ہونے کے پہلے اس ملک والے
مشل ہنود کی بید اور بودہ کو مانتی تہی چنانچہ پشاور اور یوسف زئی کی علاقہ مین بہی بودہ مذہب کے باشندون
کے اکثر علامات ملتی ہین خاص یوسف زئی کی علاقہ کی شمالی* پہاڑ کی دامن مین پتھر پر کہودا ہوا ایک اشتہار
رواج دینے مذہب بودہ کا ابتک موجود ہی اس مذہب کا ایجاد کرنیوالا مگہدہ دیس کی راجہ ستانگ کے خاندان
سے شاکی سنگہ گوتم نامی پیدا ہوا جسنی بکرم کی سمت سے چار سو برس اور حضرت مسیح کے وجود سے پانسو چالیس برس
یا زمانہ حال سی دو ہزار تین سو چھبیس برس پیشتر بودہ مت کو جسکو فارس اور عرب کے لوگ مذہب شمنی اور سکنائی تبت
لامہ کہتی ہین ایجاد کرکے بید اور بید دہرم اور بت پرستی پر متعرض ہوکر اپنی مذہب کو ایسا جاری کیا کہ بہت سی لوگ
اوسمین داخل ہوگئی برہمنون نے انکو راکشس مشہور کیا آخر سمت بکرم کے آٹھوین صدی مین جب برہمنون کی زیادہ
ترقی و کثرت ہوئے وہ مذہب اس ملک بلکہ ہندسی بہی جاتا رہا مگر سراندیپ اور برہما و تبت اور چین مین تا
حال بودہ مذہب کے لوگ بکثرت ہین

حال سلطنت افغانستان

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا قدیم باشندی اسملک کے ہندو پائی جاتی ہین اور ابتدا مین ہندو راجونکی حکومت تہی کبہی
وہ خودمختار رہوتے تہی اور جب زور دیکہا تو فرمانبردار ہند کے خیرخواہ اور مطیع ہوکر بالکل ویسے ہی سلطنت ہند کا
ایک جزو سمجہا جاتا تہا الا بہت عرصہ ہوا کہ ہوشنگ بیٹا سیامک اور پوتا کیومرث بانی سلطنت فارس کا

اس ملک مین آیا یہہ بادشاہ نہایت عادل خاندان پیشدادیہ کا دوسرا فرمانروا تہا روایت ہے کہ شہر پشاور کے
موقع پر اس بادشاہ نے ایک شہر بنام فرساور آباد کیا تہا جسکی بربادی کی بعد اوسی موقع کی قریب ہندو
راجہ کے نام پر شہر بکرام آباد ہوا اور پہر شہر جدید پُرشور کے نام سی نامزد ہوکر کثرت استعمال سی پشاور بولا جاتا ہے

یورش سپہ سالار ایران

جب مہاراج راجہ بہار کا برادرزادہ چچا سی رنجیدہ ہوکر فریدون بادشاہ ایران کے پاس مدد خواہ گیا تب شاہ
ایران کی جانب سے کرشاسپ بن اہلد سپہ سالار معہ فوج واسطہ اعانت اوس مظلوم کی اس ملک کی راستہ ہند کے
طرف تعینات ہوا جو بعد صلح کرانے باہم مہاراج اور اوسکے برادرزادہ کی اپنی ملک کو واپس گیا اوس عہد مین
یہہ ملک معہ پنجاب مہاراج عرف پرَدمن کے زیر حکومت تہا اوس سے تہوڑی مدت بعد سام نریمان جد اعلی رستم
دستان کا بفرمان شاہ ایران بارادہ فتح ہندوستان فارس سے پنجاب کے جانب روانہ ہوا مہاراج کی جانب سے مایچند
سپہ سالار جسکے نام سے ملک مالوہ مشہور ہے اوسکی مقابلہ کے واسطے پنجاب مین آیا اگر ایک اتفاقیہ امر یاوری بخت
ایرانیون سی سرزد نہوتا تو نوبت دوآبہ مین جہ دونون سپہ سالارون کا معسکر تہا خوب لڑائی ہوتی الّا اوسی
عرصہ مین رمایا ملک کہن نی فرمانروای ہندسی باغی ہوکر مہاراج کی پسر کو جان سی مار دیا اور شور راج
کو ہزیمت دی تب یہہ خبر پاکر لاچار مالچند نے تال کار سو چکر سردار فوج ایران کو یہہ ملک معہ مغربی پنجاب دیکر
صلح چاہی جو قبول ہوئی اوس عہد سی صوبہ زابل و کابل معہ ملک مفتوحہ جدید شاہ ایران کی طرف سے
اولاد کرشاسپ یعنے رستم کے آبا و اجداد کو جاگیر مین ملا اسی زمین مہراب نام ضحاک تازی کی نسل سے
کابل کا صوبہ دار سام نریمان کا باج گذار تہا جسکی دختر سودابہ سے زال کا بیٹا رستم پیدا ہوا جب منوچہر شاہ
ایران اور سام نریمان سپہ سالار مر گئے اور شاہزادہ نوذر کے قتل کے بعد ایران کی سلطنت پر افراسیاب
ابن پشنگ شاہ توران نے بارہ برس تک جبرًا قبضہ حاصل کیا تب فیروز رای راجہ ہند نے ضعف سلطنت فارس
دیکہکر پہر پنجاب اور افغانستان کا غالبًا مشرقی حصہ اپنی قبضہ مین کر لیا تا وقتیکہ رستم دستان مشہور
پہلوان ایران زمانہ حال سی دو ہزار چار سو پچاس برس پیشتر کیکاؤس اور کیخسرو بادشاہ ایران کے عہد مین
بزور شمشیر دوبارہ پنجاب تک دخل کیا رستم کا بیٹا فرامرز اکثر زابل یعنی غزنین مین رہا کرتا تہا اوسکے

استقلال اور اخلاق نی رعایا کو مطیع اور مطمئن کر دیا ؛

ذکر گشتاسپ

چند مدت کی بعد رستم سی بادشاہ ایران گشتاسپ کے جسکو یونانی اپنی کتابون مین دارا ہستاسپ لکہتے ہیں بسبب غرور اور تکبر کے رنجش ہوگئے اوسوقت گشتاسپ نے اپنے فرزند اسفندیار رویین تن کی سرکردگی مین کابل اور بکرام یعنی پشاور کے راستہ بکرم کے سمت سی چار سو برس پیشتر اپنا جرار لشکر بہیجکر پنجاب اور بعض مغربی اضلاع ہند کو فتح کیا اور بعلبندی مقرر کرکی افغانستان کا محدود ملک شامل سلطنت ایران کیا اوسکی دور سلطنت مین زردشت نے بحمایت اسفندیار اور بادشاہ کی مذہب آتش پرستی کا جا بجا

ذکر تسلط راجہ کید راج

گشتاسپ کے وفات اور زر کی قتل کے بعد بہمن دراز دست بیٹا اسفندیار کا سلطنت ایران کا مالک ہوا اوسکی عہد مین کید راج قوم کچہوا ہہ مارواڑی نی خروج کرکے ملک پنجاب معہ حصہ شرقی افغانستان ایرانیون سی واپس لیلیا اور بمقام شہر بہیرہ قدیم لب دریاء جہلم اپنی قرارگاہ بنائی الابی تدبیرے کرکے رعایا سے بیگار بیٹہا اور لاچار قنوج کو واپس جا کر مرگیا ؛

حملہ سکندر اعظم

کید راج کے بعد ملوک الطوائف کی طور پر اسملک مین خودمختار ریاستین ہوگئین جیسا کہ شہر بکہرام یا پشاور مین ایک راج وہانی تہی اور ستر ام یا بنون مین ایک علیحدہ راجہ تہا اور توپ مانکیالہ ضلع راولپنڈی مین جسکا نام یونانی کتابون مین ٹکسلا لکہا ہی ایک مضبوط ریاست تہی اور اسی طرح کشمیر و دیگر نواح مین چہوٹے چہوٹے راجہ خودمختار تہے کابل اور قندہار کا بہی یہہ ہی حال تہا مگر غالبًا مغربی افغانستان برای نام متعلق سلطنت ایران کی تہا ایسی وقت مین سکندر جیسی دلاور بادشاہ کا آنا و اسکی فتوحات ملکی کافی تہا یہہ اولوالعزم شہنشاہ فیلقوس یا فلپس مقدونیہ کے بادشاہ کا بیٹا تہا تین سو تینتیس برس قبل از مسیح اور آٹہہ سو سترہ برس قبل از ہجرت حضرت محمد مصطفی صلعم یا دو ہزار ایکسو اٹہانوی برس پیشتر زمانہ حال سی صرف تیس ہزار پیادہ سپاہ اور پانچ ہزار سوار ہمراہ لیکر بعزم فتح سلطنت ایران آبنائی ہلسپانٹ

عبور کرکے ایشیا مین داخل ہوا بعد لڑائیون کے دارا ابن داراب شاہ ایران کی بیشمار لشکر پر
فتح حاصل کی دارا کو مالک باختر کے صوبہ دار نے نمکحرامی کرکے مار دیا ایران کی تخت کو اپنی جلوس سے
زیب دیکر اس فتح عظیم سے چار سال بعد وہ فتح نصیب بادشاہ کابل کے راستے فتح کرتا ہوا پنجاب کو چلا
ایرین کی تاریخ مین لکھا ہی کہ سکندر جب کابل مین پہونچا تو اوسنے اپنی فوج کے دو دستے بنائی اونمین
سے ایک دستے نے پشاور ہوکر اٹک یا نیلاب کے راستے دریا سندکو عبور کیا دوسرا دستہ خود لیکر سکندر کابل
سے علاقہ کونڑ اور باجوڑ اور سواتہہ اور بونہیر کو فتح کرتا ہوا دریا سندتک اوس سخت اور دشوار
راستہ سے آیا اگرچہ راستہ پر بہت سختی اور تکالیف اوٹھائین مگر لوٹ کا مال فوج سکندر سے کو بیشمار ہاتھہ
آیا اوس عہد مین اس ملک کے مویشی ایسے اچھے اور عمدہ تھے کہ سکندر نے چھانٹ کر اپنی وطن کو اوس ملک سے
مویشی بھیجے مگر اب اوس قسم کے مویشی کا تخم بھی باقی نہین جب سکندر کوہ مہابن مین پہونچا جسکا نام یونانی
تاریخون مین آرنس پہاڑ لکھا ہی تو اوسمین ایک مضبوط قلعہ کو سکندر نے فتح کیا اس قلعہ کے موقع مین
مورخین کا اختلاف ہے بعضی کہتے ہین کہ اٹک کے سامنے گیدڑ گلی والی پہاڑ پر تھا اور بعضی کوہ مہابن مین
بتلاتے ہین مولف آخرالذکر والون سے اتفاق کرتا ہی گرچہ اوسوقت اور حال کے نام پہاڑ اور ملکون کے مطابق بالکل
نہین ہوتے مگر سکندر کے سفر کا ذکر جو کچھہ یونانی تاریخون مین لکھا ہی اوس سے حال مندرجہ بالا غالبا صحیح معلوم
ہوتا ہی قیاس ہوتا ہی کہ اوسوقت بدھ کے ماننے والے مذہب کے لوگ اس نواح مین تھے مگر بودھ مت بھی
پھیلتا جاتا تھا کیونکہ اوس سے قریب دوسو برس پہلے بودھ مذہب کا جاری کرنیوالا گذر چکا تھا الغرض سکندر
کی ستارہ اقبال کو چمکتا دیکھکر اکثر راجے مطیع ہوگئے خصوصا ٹکسلا یعنی راجہ ضلع راولپنڈی نے بڑی تپاک
سے سکندر اور اوسکی لشکر کی دعوت کری صرف راجہ پورس قنوجے سے جسکا نام سکندرنامہ مین فور
لکھا ہی لڑائی ہوئی فتح کے بعد سکندر نے اپنی عالی ہمتی سے پورس کو بدستور اپنی سلطنت پر قائم رکھا دریاء
ستلج تک تمام پنجاب کو زیر کرکے واپس ہوا اور اپنی فوج کو تین گروہون مین منقسم کرکے تین مختلف راستون
سے واپس لیگیا یہہ صاحب ہمت بادشاہ دوسری مہم کی تیاری کر رہا تھا کہ عین عالم جوانی یعنی ۳۲ تینتیس
برس کی عمر مین شہر بابل کے اندر بعارضہ بخار تپ آرائی عالم ہوا اور سب منصوبے اوسکی حیات کے ساتھہ تمام ہوگئے

ذکر تسلط اہل یونان یعنی گریک

سکندر اعظم افغانستان کی ملک کو جو اوسوقت اہل ہند مین پالوپاکٹیس اور یونانیون مین بکٹریا کے
متعلق مشہور تہا اپنی زیر حکم کرکی ایک علیحدہ یونانی امیر صوبہ دار مقرر کر گیا تہا بعد وفات سکندر اوسکے
امراؤن مین عرصہ تک فساد رہا تین سو بارہ سال قبل از مسیح جب وہ جہگڑی رفع ہوئی تو شام کا بادشاہ
سلوکس یونانی ہوا تہا اور افغانستان بہی اوسکی حصہ مین آیا ملک شام سی افغانستان مین آکر اوسنے
خوب بندوبست کیا اور اسی راستی راجہ چندر گپت فرمانروای ہند کی ملاقات کی واسطی گیا جسکو اوسنے
اپنا داماد بنایا تہا سچ ہوئی سی ... برس تک افغانستان اولاد سلوکس کی زیر حکومت رہا جب
اوسکی اولاد باہم نفاق ہو کر ایک دنگلی اوس وقت پر تہیوڈوٹس گورنر یعنی صوبہ دار اوس ملک
کا خود مختار مالک بن بیٹھا جسکے بعد اوسکا بیٹا اوسی نام کا وارث افغانستان ہوا مگر اوسکو یوتہیڈیمس
شام کے امیر نے بیدخل کرکے خود قابض ہو گیا اسی عرصہ مین اولاد سلوکس نے ... حملہ کرکے بندوبست
کرلیا تب شام کا بادشاہ انٹی اکس اعظم بہاری فوج لیکر افغانستان مین آیا اور یوتہیڈیمس کے فوج
پر فتح حاصل کی مگر اوسکو بدستور تخت نشین رکہا اور خود واپس چلا گیا بعد یوتہیڈیمس کی اوسکا بیٹا
ڈیمیٹریس وارث ہوا جسنی مغرب کی جانب سی زیادہ حصہ ایران کا اپنی مقبوضہ ملک افغانستان کی شامل
کرلیا اور مشرق ملک سندہ سی پورب کی طرف تک اوسکا قبضہ تہا آخر یوکرٹیڈس نامی امیر نے خروج کر
ڈیمیٹریس کو خارج کیا اور خود اوسکا جانشین ہوا اس شخص کے عہد مین ملک بکٹریا خواہ افغانستان
کا بڑا رتبہ تہا الا اوسکے نالایق پسر نے جو ہم نام اپنے باپ تہا والد کو ہلاک کر دیا تب اوس کمبخت بد

کی قبضی مین تہوڑا سا ملک افغانستان کا بچا باقی نواح کی حکام نے دبالیا اہل گریک یعنی یونان کی عملداری
کیوقت کی سکی اب بہی اسملک کی کہنڈرات کہنہ سی بہت ملتی ہین جنمین اکثر ایکطرف گہوڑا کی تصویر اور
دوسری طرف بادشاہ کی شکل اور یونانی حرف نقش ہوتی ہین ایسی سکی دریاے سندہ کے غربی کنارہ کی علاقون مین
پرانی وقت کی عمارات منہدمہ سی بہت ملی ہین اور چونکہ اہل یونان بہی مثل ہندوان کی بت پرست تہا اسواسطے

ایسا قیاس ہوسکتا ہی کہ جلد آپسمین خلط ہوگئی تہی اہل اسلام کی قبضہ سی پہلی جو باشندے اوس ملک کے تہی اوسکو
مسلمان بعد تسلط خود سرخ کافر اور کافر سیاہ پوش کہتے تہے جنہین سی اب بہی افغانستان کی شمالی پہاڑون
مین اوسی نام سی قوم کتیہ آباد ہے جنکی نسبت غالب ظن یہہ ہی کہ وہ اون یونانیون کی نسل سی ہین ۞

تسلط سکتھین خواہ ستھین یعنی تاتاری

بعد یونانی یعنی گریک اور باکٹرین کے اوس ملک پر اسکتھین یعنی تاتاری لوگ بہی چند عرصہ قابض رہے
اونکی تسلط کا حال اسطرح پر ہے کہ جب باکٹرین کے خاندان کا زوال ہوا تو اوس موقع پر اسکتھین نے تاتار
اور بخارا کی جانب سی خروج کرکے اوس ملک کو دبالیا اونکی عہد کی سکے اوس نواح سے بہت ملتی ہین
جنکے اوپر ایک طرف کہڑی ہوئی آدمی کی تصویر اور اوسکی سر پر ... ٹوپی تاتاری وضع کی ہوئی ہے
... ان سکون کی جنہین سی نام کا پتہ لگتا ہی اور کچہہ تاریخ ... قوم کی مفصل نہین ملتی یہہ لوگ بت پرست
اور ... عقیدہ رکہتی تہے ایسا قیاس ہوتا ہی کہ قوم کہکر جو ... سنہ ... سال گذرین سلطان **محمود غزنوی**
اور **شہاب الدین غوری** کی عہد مین باکثرت آباد تہی وہ اوس قوم تاتاری کی نسل سی ہونگی کیونکہ جو
اوس وقت کی کہکرون کی مذہب اور رواج کا حال تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی وہ یونانی وقت کی جاہل
تاتاریون کی دستورات سی بہت ملتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس قوم کے لوگ بہی باشندون اور ہندون
سی جلد خلط ملط ہوگئی اور حملہ جات شاہان ساسانیہ کی وقت ... اسلام ... کیا وہ ... ہے
گئی اور باقی ... ہوکر قلب پہاڑون ... آباد ہوگئی بعد ... تاتاریون نے اوس ملک
پر چند دفعہ حملے کئی ہین جنہین سی زیادہ ... چنگیز خان ... تہی ۞

ذکر اردشیر بابکان

... افغانستان مین ... ساسانی کی ... زمانہ ... خرابی جاری تہی اور ... ایران کے سلطنت
... اشکانیون کے آخر عہد مین ... اسقدر ضعف آگیا کہ کئی صوبہ دار خود مختار بن بیٹہی
... عہد ملوک الطوائف ... مقام کا ایک بابک نام صوبہ دار تہا جسکی ... سے
ساسان ثالث کا بیٹا اردشیر بابکان پیدا ہوا اس لڑکے جوان ... ۲۲۶ عیسوی مین اردوان

شاہ طہران کو مارکر تخت سلطنت پر جلوس کرکے فارسی بادشاہون کی اوس خاندان کا بانی ہوا جسکو ساسانیہ کہتے ہین و یل صوبی فتح کرکے اپنی سلطنت کی شامل کئی ملک کابل یعنی افغانستان مغربی اوسکے تعلق ہین رہا ... شرقی حصہ مین کچھہ ثبوت اوسکی سلطنت کا نہین ملتا تاوقتیکہ اردشیر سے چار پشت بعد

بہرام گور

۴۲۰ء عیسوی مین تخت نشین ایران ہوا اور اوسنی برائی نام کل افغانستان کو اپنی قبضہ مین کرکے دریاسند تک حد قایم کری الا اوس کی بعد عہد سلطنت قباد تک یہہ ملک ایرانیون کے ہاتہہ سے نکلکر خود مختار ہو گیا

نوشیروان

ابن قبادی جو ایشیا کی بادشاہون مین سے مشہور عادل ہی ۵۳۱ء عیسوی مین تخت ایران کو اپنی جلوس سے زیب دیکر افغانستان دوبارہ مطیع کیا اور اپنی سلطنت کی حدود مشرقی کو دریاسند تک بڑہایا اوسی عرصہ مین اہل بلوچستان پر جو مشہور سارق تھی چڑہائی کرکے اونکو تباہ کردیا بعد نوشیروان کے

ہرمز بیٹا

اوسکا وارث ہوا اگرچہ ہرمز اور خسرو پرویز کی سلطنت کا ثبوت مشرقی افغانستان مین باوجود بہت تلاش کے کچھہ نہین ملا شیرویہ کے بعد

یزدجرد

ابن شہریار ۶۳۲ء عیسوی مین بادشاہ ایران کا ہوا یہہ بادشاہ بہت پست ہمت تہا اکثر صوبہ دار باغی ہوگئی چنانچہ افغانستان مین بہی یہہ ہی حال ہوا آیا ٹہیک معلوم نہین ہوتا کہ اوسوقت مغربی اور مشرقی دونون حصون مین کون کون حاکم تہا غالبًا ہندو مشرقی حصہ مین خود مختار تہی اور اکثر اس حصی کا یہی حال رہا ہی کہ جب ایران کی سلطنت مین زور رہا تو اوسنی بالیا جب ہندوستان کا فرمانروا یا کوئی پنجاب کا راجہ زبردست ہوا تو وہ قابض ہوگیا جب ان دونون اطراف مین سی کوئی نہ آیا تو خود ملک کے رئیس اپنی مقدور مطابق اپنی ریاست قایم کرلیتے تہی الغرض یزدجرد بادشاہ ایران کو سعد ابن وقاص سپہ سالار اسلام نے

بعہد خلافت حضرت عمرؓ خلیفہ دویم سنہ ۲۱ ہجری مین جسکو بارہ سو ساٹھہ برس ہوا بمقام قدسیہ و نہاوند جنگ عظیم لڑا یون مین شکست دی یزدجرد نواح مرو مین مارا گیا اور قبضہ اہل اسلام کا ملک ایران پر ہوا

دوسری فصل مین ظہور اسلام سی حال تک کی تاریخ

بعہد خلافت حضرت عثمانؓ ابن عفان خلیفہ سوم سنہ ۳۱ ہجری مین عبد اللہ بن عامر جسکا سپہ سالار احنف تہا واسطی فتح خراسان بہ معیت ایک جرار لشکر کی تعینات ہوا اوسنی تہوڑی عرصہ مین ہرات بادغیس غور نیشاپور بلخ طوس وغیرہ نواح فتح کرکی دین اسلام کو رواج دیا اور جابجا مسلمان حاکم مقرر کئی جب عبد اللہ حج کی واسطی عرب کو واپس گیا تو مسمی قارن امیر عجم یعنے ایران نے سنہ ۳۲ ہجری مین چالیس ہزار فوج ہرات اور غور وغیرہ سی جمع کرکے بدین خیال کہ عربون سی آزادی حاصل کیجاوی بغاوت کا جہنڈا اکہڑا کیا مگر

عبد اللہ حازم

حاکم نیشاپور نے تہوڑی جمعیت سی سلامیہ فوج جمع کرکی قارن کا قصہ تمام کیا اس خدمت کی صلہ مین اوسکو کل خراسان کی صوبہ داری عطا ہوئی یہہ شخص عادل اور شجاع تہا مگر بہت تہوڑی عرصہ تک خراسان کا حاکم رہا سنہ ۴۵ ہجری مین جب زیاد بن امیہ معاویہ ابن سفیان کی جانب سی والی بصرہ و خراسان ہوا اب بارہ سو چہتیس سال پیشتر زمانہ حال سے

عبد الرحمان بن شمر نے

حسب الحکم زیاد فوج کشی کرکے کابل اور افغانستان کی مغربی جزو کو مفتوح کیا اوسی عرصہ مین مہلب بن ابی صفرہ نی جو امرا کبار عرب سے تہا کابل ہوکر پشاور کی راستہ افغانستان مشرقی اور رود آب سند ساگر مین اپنے دین کی مخالفون سے جہاد کیا سب سی پہلا یہہ ہی شخص ہی جسنی دین اسلام کی اجرا کی بنیاد اوس ملک مین رکہی مگر یہہ دلاور اصحاب بدون حصول قبضہ مشرقی حصہ افغانستان کی اکثر لوگ بطور غلام پکڑکر واپس چلا گیا زیاد بن امیہ کی تبدیلی ہوکر سلم صوبہ دار خراسان مقرر ہوا جسنی ابو عبیدہ بن زیاد کو حاکم کابل

مقرر کیا یہہ امیر رحم دل و بہت نرم مزاج تہا سنہ ہجری مین اہل کابل نی بغاوت کرکے اپنی حاکم
کو قید کر لیا صوبہ دار خراسان نے

طلحہ بن عبد اللہ کو

بہیجکر کابلیون سی پانچ لاکہہ درم پر ابو عبیدہ کو واپس خرید کیا جب وسکی رہائی ہو چکی تب طلحہ نے ہمراہ
لشکر ہرات و غور کابل کو جبرًا و قہرًا فتح کرکے اپنی جانب سی

خالد بن عبد اللہ کو

جو خالد ابن ولید قریشی کی نسل سی تہا حاکم کابل کا مقرر کیا جب اس حاکم کو صوبہ دار خراسان نے متہم کرکے
معزول کیا تب اسنے اپنی جانا عرب کا ناگوار سمجہکر معہ اپنی کنبی کی اول ملک زرمت مین آباد ہوا
قوم بنگش اوسکی نسل سی ہے ❊

خلیفہ ولید

ابن عبد الملک نبیرہ مروان کی عہد خلافت مین حجاج ابن یوسف ثقفی خراسان کا صوبہ دار مقرر ہوا
یہہ شخص بڑا مدبر مگر نہایت ظالم تہا اسی خلیفہ کے عہد سلطنت مین محمد ابن قاسم نوجوان سپہ سالار
برادر زادہ حجاج صوبہ دار نبیرہ و خراسان کا یہہ سپاہ لیکر سنہ ہجری مین ملک سندہ پر حملہ لایا
اور راجہ داہر والی سندہ و گجرات سی کئی لڑائیان لڑا آخری لڑائی مین راجہ مذکو شکست کہا کر مارا
گیا اس صاحب عزم فوجی سردار نی ملتان اور افغانستان مشرقی کا حصہ جنوبی بہی فتح کیا غالبًا سلسلہ
کوہ نمک سی شمال ملک مین جانا اوسکا ثابت نہین ہوتا غرض کہ اسی طرح عہد خلافت خاندان امیہ و عباسیہ
مین ملک افغانستان مغربی کا خلفاء کی تحت مین تہا مگر مشرقی حصے مین اونکی مستقل سلطنت کا ثبوت نہین
ملتا البتہ اونکی سردار فوج لاکر لوٹ مار کرتے رہی جب خلیفہ مامون ابن ہارون رشید عباسی نی افغانستان
کی راستی ہندوستان پر حملہ کیا اور سرداران راجپوتانہ سی شکست کہا کر بغداد کو واپس گیا تو اوسکے
بعد خلفاء عباسیہ کے سلطنت زوال پکڑنی لگی اکثر صوبہ داران ملک نے بیوفائی کی راہ سی اطاعت ترک کی
صرف بغداد اور اوس کے قریب علاقے خلیفہ کے تحت مین رہگئے ❊

ذکر اسماعیل سامانی

ان نخوفتہ دنون مین سی ایک شخص اسماعیل سامانی ما ورا النہر اور خراسان کا صوبہ تہا ۲۹۰ھ ہجری مطابق ۹۰۲ عیسوی مین اوسنی کابل قندہار زابل خواہ غزنین کو اپنی قبضہ مین لا کر بخارا کو دار الخلافت بنایا اور شاہ اپنا خطاب لیا نوی برس تک اوسکی خاندان مین جو سامانیہ کہتی تہی سلطنت مغربی افغانستان کی رہی اس عہد مین افغانستان کی مشرقی حصہ پر راجہ لاہور کا قبضہ تھا

ذکر الپتگین

یہہ شخص عبد الملک جو تہی بادشاہ سامانیہ کی طرف سی خراسان کا حاکم ہوا جب عبد الملک بادشاہ بخارا اپنا بیٹا منصور کم سن چہوڑ کر مر گیا تب امراء بخارا نی الپتگین سے جو خراسان مین تہا لکہکر نسبت تخت نشینی منصور رای طلب کیا الپتگین نے جواب لکہا کہ منصور نوجوان آدمی لایق سلطنت کے نہین ہے عبد الملک کا بہائی تخت نشین ہونا چاہئی لیکن اس صلاح کی پہونچنی سی پہلی منصور بادشاہ ہو چکا تہا یہہ خبر پاکر نارا ضی سی الپتگین کو طلب کیا مگر اوسنی خطرہ سمجہکر صاف جواب دیا شاہ بخارا نی اوس کی تنبیہ کے واسطی لشکر بہیجا و لڑائیون مین لشکر شاہی پر غالب آیا اور آیندہ کی واسطی شاہ سی مقابلہ مناسب نجانکر ۹۶۱ عیسوی مطابق ۳۵۱ھ ہجری مین خود مختار ہو کر غزنین کو اپنی جدید سلطنت کا دار السلطنت بنایا پندرہ سال افغانستان معزبی کی حکومت کر کے ۳۶۵ھ ہجری مطابق ۹۷۵ عیسوی مین فوت ہوا

ذکر اسحاق ابن الپتگین

باپ کی وفات بعد ابو اسحاق غزنین کی تخت پر اجلاس فرما ہوا اسنی منصور کو زد ردیکہلا کر ملک خراسان کا دعوی لکہالیا - دو برس کی بعد جوانی کی عالم مین راہی ملک بقا ہوا +

حال سبکتگین

بعد انتقال ابو اسحاق کی سوائی سبکتگین کے کوئی شخص حقدار سلطنت کا نہین تہا سبکتگین اصل مین ایک شہزادہ ملک ایران کا تہا جو گردش زمانہ سے حالت افلاس مین الپتگین بادشاہ غزنین کی خدمت مین حاضر کیا گیا اور اوسنی

لایق دیکھہ کر فرزند لیا تہا اپنی شجاعت اور عقلمندی و نیک نیتی کی سبب سے بہت جلد درجہ بدرجہ ترقی پاکر سپہ سالار
البتگین کا ہوا اور اس جلیل عہدے کو اوس نی اپنی شجاعت سی ایسا روشن کیا کہ ہندوستان اور ترکستان
تک اوسکی رعب کی روشنی چمکتی تہی اب اوسنی البتگین کی دختر سی اپنا نکاح کرکے سب امراؤن کی اتفاق
سی ۹۷۶ء مین تخت غزنین پر جلوس فرمایا شروع سال ۹۷۷ عیسوی مین سبکتگین نے ہندوستان پر
چڑہائی کی اور چند قلعہ متعلق ملک پنجاب فتح کرکے اکثر جگہہ مسجدین تعمیر کرائین اور لوٹ کا بہت مال لیکر واپس
غزنین کو چلا گیا اوسوقت مین پنجاب کا حاکم راجہ جیپال ابن اشتپال قوم برہمن تہا سرہند یعنی انبالہ
سے تا پشاور طولاً اور کشمیر سے ملتان تک عرضاً اوسکی محروسہ ریاست تہی یعنی افغانستان مشرقی کا حصہ
وسکی ماتحت تہا جب اوسنی سبکتگین کے دست برد کا حال دیکہا تب بہت لشکر جمع کرکے اپنی دار الریاست لاہور
سی افغانستان کو روانہ ہوا دوسرے جانب سی امیر ناصر الدین سبکتگین اپنی جرار فوج کو ہمراہ لیکر سرحد پر پہونچا
تین روز میدان کارزار مین لشکرین نبرد آزمائی کرتی رہی - سلطان محمود نے جو باپکے لشکر کا سردار تہا اس
لڑائی مین باوجود نو عمری بہت چستی سی مردانگی ظاہر کری آخر راجہ جیپال نی اپنی فوج کے ضعف کو خیال کرکے
پچاس ہاتہی اور بہت سا روپیہ دینا کرکی صلح کی اور ایک معتبر امیر اپنا بطور یرغمال سبکتگین کو دیکر چند امیران
مسلمان کو واسطی سپرد کرنے اشیاء مقررہ صلح اپنی ہمراہ لاہور لیگیا وہان پہونچنی ہی نا عاقبت اندیش مصاحبون نے
صلاح سی عہد شکنی کرکے معتمدان شاہی کو قید کرلیا اور کہلا بہیجا کہ جب تک تم میری ہندو امیر کو نہین چہوڑو گے
مین تمہاری مسلمانون کو نہین رہا کرونگا سبکتگین کو جب یہہ خبر بد عہدی کی پہونچی تو غصہ سے آگ ببولا ہوکر
مثل طوفان ہمراہی فوج لیکر ان پنجاب کو روانہ ہوا راجہ جیپال نی راجہ اجمیر دہلی کالنجر وغیرہ سی مدد مانگی
اونہون نی مدد دی راجہ پنجاب کی اپنی بقا و دولت سمجہکر خزانہ اور لشکر بہیجنی مین قصور نکیا راجہ جیپال نے
ایک لاکہہ فوج کی سرکردگی مین دلیرانہ مسلمانون کی مقابلے کیواسطے لاہور سے پشاور کی طرف کوچ کیا یہہ خونخوار
لڑائی ہندو مسلمانون مین دریاء سندہ سی مغرب غالباً پشاور کے نواح مین ہوئی اوس زمانہ مین ہندو
لوگون کو دریاء اٹک سی پار جانے کو پرہیز نہ تہا - اول دیر تک لڑائی ہوتی رہی سبکتگین ایسی حکمت سے
لڑا کہ اپنی فوج کے چند گروہ کرکے تازہ دم میدان مین بہیجتا رہا - یہہ سیدہی سی ترکیب بسبب قواعد آموز

ہونے فوج مخالف کے ایسی کارگر ہوئی کہ باوجود کثرت سپاہ اثر ضعف فوج ہنود پر ظاہر ہوا اوسموقع پر کل لشکر
اسلامیہ نے اپنی جری حاکم کے زیر لوا دیجبا رگی حملہ کیا بیشمار فوج راجہ پنجاب کے ضایع ہوئی اور باقی شکست
کہاکر بفرار لائی مفروروں کے تعاقب مین فتحمند لشکر دریا سندتک آیا اور قتل و لوٹ مین اپنی سارے
ہمت خرچ کرے اوس فتح کے بعد جسکو زمانہ حال تک آٹھ سوچہیاسی برس گذرا ہی افغانستان کا حصہ مشرقی
ریاست لاہور سی علیحدہ ہوگیا دریا سندشامل سلطنت غزنین ہوا - اور خطبہ وسکہ سبکتگین کا جاری
کیا گیا بادشاہ ایک اپنا امیر معہ دو ہزار سوار کے واسطے حفاظت ملک مفتوحہ پشاور مین چہوڑکر قوم افغان
کو جو صحرانشین اس نواح کی تہی دلاسا وتسلی سی اپنا مطیع کیا اور اونمین سی بعضونکو نوکر رکہکر معاون لشکر
مقیم پشاور چہوڑگیا اور بیس برس بڑی استقلال سی بادشاہی کرکی ۳۸۷ھ؁ مین بمقام ترمیز اقصاے
ترکستان عالم بقا کو سدہارا اوسکی بعد اسماعیل چہوٹی بیٹی نی سلطنت کا داعیہ کیا اور بڑے فساد مچائے

لیکن محمود جو حقیقتاً اس سلطنت کا وارث تہا اوسپر پیش گئی بلکہ گرفتار ہوکر قید ہوا ؏

سلطان محمود غزنوی

اپنی باپ سبکتگین کی وفات سی پیچہی فساد اسمعیل رفع کرکی ۳۸۹ھ؁ ہجری مطابق ۹۹۹ عیسوی مین سلطان محمود
تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ بڑا صاحب ہمت و اقبال تہا فن سپاہ گری مین خوب دستگاہ رکہتا تہا شہر
غز محمدی پر از بس قایم تہا ۳۹۱ھ؁ مین پہلی دفعہ اوسنی عنان عزیمت جانب ہند منعطف کی اوسوقت
سلطان محمود کا لشکر دس ہزار سوار اور پیادہ فوج اوس سی بہی کم تہی دوسری جانب سے راجہ جیپال
والی پنجاب بمعیت بارہ ہزار سوار اور بیس ہزار پیدل سپاہ اور تین سو جنگی ہاتہی کی اوس دلاور
بادشاہ کے مقابلہ کی واسطی دریا سندکو عبور کرکے سر راہ ہوا افواج پشاور تین سومواز کے دن واقع
ہشتم ماہ محرم ۳۹۲ھ؁ ہجری مطابق پنجم ماہ اگست ۱۰۰۱ء؁ عیسوی دونوں سپاہ کی باہم سخت لڑائی ہوئی بذات
خود سلطان محمود ہزاران زابلی کو لیکر قلبگاہ غنیم پر حملہ لایا اور فتحمند ہوا راجہ جیپال شکست کہا کر معہ اپنے
دو پسر اور چند لواحقون کی زندہ پکڑا گیا اور بیشمار تاراج کا مال لشکر غزنوی کی ہاتہہ آیا غزنین آکر محمود نے
جیپال کو معہ دیگر اسیران بعد قبول کرنے جزیہ اور خراج ہر سالہ کے امان دیکر رہا کر دیا اور چند افغانان

کو جنہون نی اونسی سازش کی تہی قتل کیا جیپال نی قید سی رہائی پا کر اس بعزتی کا جینا منظور نکیا آنندپال
اپنی رشید پسر کو ولیعہد بنایا اور خود زندہ جلکر مر گیا اوسکی جگہہ آنندپال لاہور کا گدی نشین ہوا ۳۹۵ھ
مین راجہ بہٹیا کو اور ۳۹۶ھ مین سلطان محمود نی ملتان کی حاکم ابو الفتح قوم لودی کو سیدہا کیا اس حملہ کے
وقت آنندپال نی شوخی کر کے پہر مقابلہ کیا اور مغرور ہو کر کشمیر کے پہاڑون کی طرف بہاگ گیا۔ ایلک خان
والی تاتار کی لڑائی سی فارغ ہو کر چوتہی دفعہ موسم بہار ۱۰۰۸ عیسوی مطابق ۳۹۹ ہجری مین اس
شہنشاہ نی واسطی انتقام شرارت آنندپال بڑی فوج جمع کر کی پنجاب کی طرف کوچ کیا آنندپال بہی بیفکر
نہ تہا اوسنی پہلی سی راجہ دہلی اجمیر قنوج اوجین کالنجر کو قاصد بہیجکر مسلمانون کی روک کی واسطی مستعد
کر لیا تہا سب ہندو سردارون نی متفق ہو کر بیشمار فوج کی سرکردگی مین افغانستان کی طرف کوچ کیا دونون
فوجین نواح پشاور مین پہونچکر خیمہ زن ہوئین محمود نے جب کہ اتنی کثیر فوج دشمن کی دیکہی جسکی اوسکو
توقع نہ تہی گہبرا گیا اور برخلاف اپنی عادت مستمرہ کے غنیم کی فوج پر تاخت نہ لایا دونون فوجین چالیس
روز تک جرات پیشدستی نکرکی پڑی رہین اس توقف سی آنندپال کے لشکر مین روز بروز ترقی ہوتی
رہی قوم گہکڑ جو اوسوقت سندہ و جہلم کی دوآبہ مین آباد تہی شامل لشکر آنندپال ہوئی کیونکہ اوسوقت اون کا
عقیدہ مذہبی اہل اسلام کی مخالف تہا غرض کہ اس یورش مین کل ہنودون نی واسطی انسداد رواج اسلام
ایسا اتفاق کیا کہ عورات نی اپنی زیورات گال کر واسطی صرف ضروریات لشکر دور دور سے بہیجے محمود نی
ہجوم غنیم اور اونکا فدویانہ ارادہ دیکہکر بنظر احتیاط فرودگاہ لشکر کے دونون طرف خندق کہدوادی کہ
اور اس خیال پر کہ سامنی سی حملہ ہو ایک برجستہ فوج تیراندازون نی حسب الحکم بادشاہ کی آگی بڑہ کر
بحیلہ ہاے سپاہیانہ غنیم کی فوج کو گرم جنگ کر کے اپنی معسکر کے قریب لائی اوسوقت فاتح محمود نے دلاوری
سی اوپر یورش کر کی مگر نتیجہ برعکس ظاہر ہوا چند ہزار جوانان قوم گہکڑ سر و پا برہنہ ہر ایک کی ہاتہہ مین
اسلحہ غیر مکرر دونون بازو لشکر اسلامیہ سے گذر کر سواران غزنوی مین پہونچ گئے اور جو چیز سامنے
آگئی انسان حیوان سب کو تہ تیغ کیا یہان تک کہ قریب چار ہزار مسلمان شہید ہوئی لحظہ بلحظہ لڑائی بڑہتی
جاتی تہی اور قریب تہا کہ سلطان محمود بسبب استیلاء پیادگان گہکڑ معرکہ سے کنارہ کر کے لڑائی کو اوسدن

موقوف کرے اتنی مین بخت محمود نے یہہ کام کیا کہ ناگاہ ہاتہی سواری آنندپال آواز توپ اور تفنگ
وخدنگ وٹلکنی زخم تیر سے سراسیمہ ہوکر پیچہے کو بہاگا ہاتہی کا بہاگنا گویا بخت کا بہاگنا تہا سپاہ ہند نے
احتمال ہزیمت آنندپال سمجہکر گریز مین ایک دوسری سی سبقت لیجانا چاہا میدان محمود کی ہاتہہ آیا
امیران شاہی سی عبداللہ طائی چہہ ہزار سواران عرب اور ارسلان جاذب دس ہزار ترک اور
افغان ہمراہ لیکر لشکر منہزم کی تعاقب ہوئی دو روز تک اونکا پیچہا کیا بہت لشکر آنندپال کا مارا گیا
اور بیحد لوٹ فتحیاب لشکر کے ہاتہہ آئی بعد اوسکی سنہ ۴۰۱ ہجری مین سلطان موصوف نے بسبب بے ادبی
داؤد بن نصیر نبیرہ شیخ حمید لودی حاکم ملتان کی اوسپر چڑہائی کر کی بعد گرفتاری کے قلعہ
غور مین اوسی قید کردیا جب آنندپال راجہ لاہور مرگیا اور اوسکا بیٹا جانشین ہوا تب سنہ ۴۰۴ ہجری
مین قلعہ نندونہ جو کوہ بالنات واقع حدود ضلع جہلم مین تہا سلطان نی فتح کیا سنہ ۱۰۲۲ عیسوی مطابق
سنہ ۴۱۲ ہجری مین لاہور فتح کرکے پنجاب مین پہلا بادشاہ اسلام کا ہوا اور نبیرہ جیپال نی راجہ
اجمیر کے پاس جا دپناہ لی سنہ ۱۰۲۴ عیسوی مطابق سنہ ۴۱۵ ہجری بارہوین دفعہ اوس صاحب ہمت سلطان نے
بہت فوج کے ساتہہ جسمین دو ہزار افغان بہی تہی ہندوستان پر چڑہائی کرکی گجرات دکہن مین مندر
سومنات پر جو مشہور معبد ہنود کا ہے قبضہ کیا اور بڑے بت کے پاس جاکر اپنی گرز سے اوسکا
ناک مونہہ توڑ ڈالا بعد ازان اوسنی خراسان مغربی کو مفتوح کیا اور اپنی فتوحات کا نام لیکر آخر وہ
بہی بتاریخ ۲۹ اپریل سنہ ۱۰۳۰ مین ترسٹھہ برس کا ہوکر راہی ملک بقا ہوا اسکی عہد مین مشرقی حصہ
افغانستان سی برہمن اور بت پرستون کا مذہب نابود ہوا اور دین اسلام نے رواج پایا جو مشرک
اسلام قبول نہین کرتے تہے وہ کچہہ ماری گئی اور کچہہ جلا وطن ہوئی ❊

سلطان مسعود

بعد وفات محمود کی امیر محمد بڑی فرزند اوسکی نی داعیہ سلطنت کا کیا مگر مسعود نے جو باپ کی وقت
ہرات کا صوبہ دار تہا امیر محمد کو گرفتار کرکے نابینا کردیا اور خود تخت نشین ہوا اسکی عہد سی زوال
سلطنت غزنویہ شروع ہوا اگرچہ ابتداء عہد مین اس نی بہی جرات سی ہندوستان پر حملے کئے اور مشرق

کی طرف کچھہ کامیاب ہے ہوا مگر مغرب کی جانب سے قوم سلجوق یعنی ترکمان کی تاتاریون نی خروج کرکے اوسکو سخت مجبور کر دیا اور قوم افغانون نی بہی پہاڑ دشوار گذار کے اندر بغاوت کری جنکی سرکوبی کے واسطے شاہزادہ ایزدیار تعینات ہوا اور اوسنی افغانون کو کچھہ سیدہا کیا مگر قوم سلجوق نی اسقدر زور دکہایا کہ بادشاہ کو غزنین مین ٹہرنا دشوار ہوا تب وہ اپنی باپ کی وقت کی خزاین اور دفاین لیکر اس ارادہ پر کہ ہندوستان سی فوج رکہکر ان ابدا رسان قوم کو سیدہا کرونگا لاہور کیطرف روانہ ہوا اور اپنی اندہی بہائی امیر محمد کو بہی ہمراہ لیا راستی پر بمقام مارگلہ جو حسن ابدال سی نو میل جانب مشرق ہے اپنی نمکحرام فوج کے ہاتہہ سی جنہون نی خزانہ لوٹا تہا گرفتار ہوکر قید ہوا اور سنہ ۱۰۴۰ عیسوی کو اپنی ابرادرزادہ نالایق کی حکم سے مارا گیا

سلطان مودود ابن مسعود

جب کہ مودود نے جو صوبہ دار بلخ کا تہا اپنی باپ کے قتل ہونی کی خبر سنی فوراً غزنین کو کوچ کر آیا اور وہانکے لوگون نے اوسی موروثی تخت کے مبارکباد دی اوسنی تخت پر بیٹہتی ہی امیر محمد کے بیٹون سے جنمین سے بڑا ملتان اور پشاور کا صوبہ دار تہا لڑائی جیتی اور پہر اپنی باپ کے قاتلون سی انتقام لیکر نو برس تک سلطنت کرنی سنہ ۴۴۱ ہجری مطابق سنہ ۱۰۴۹ء مین مرض قولنج سے رخت ہستی جہان ناپایدار سے اوٹہا لیا ؛

سلطان ابو الحسن علی

بعد وفات مودود کی اوسکی پسر چہار سالہ کو اول تخت پر بیٹہایا گیا الا پانچ روز کی بعد اوسکو اوتارکر ابو الحسن علی برادر مودود ابن مسعود بروز جمعہ غرہ شعبان سنہ ۴۴۱ ہجری مین تخت نشین ہوا - اوسی عرصہ مین علی بن ربیع باتفاق میرک وکیل خزانہ شاہی سی بقدر مقدور زر و جواہر لیکر پشاور کو بہاگ آیا اور افغانستان کے حصہ شرقی پرتابہ ملتان قابض ہوکر افغانان کو بزور شمشیر مطیع کیا

سلطان عبد الرشید ابن محمود

اوسی سال کی اخیر مین عبد الرشید بیٹا سلطان محمود کا جو مودود اپنی برادرزادہ کی حکم سی ایک قلعہ

مین قید تہا خبر وفات مودود سنکر بسعی عبد الرزاق وغیرہ حبس سے نجات پاکر کوچ بکوچ غزنین
کو روانہ ہوا ابو الحسن علی بدون دیکھنی چمک شمشیر کے پہلی سی کنارہ کر گئے عبد الرشید نی غزنین بہونچکر
اپنی باپ کے تخت پر جلوس کیا اور نوشتگین حاجب کو امیر الامرا ہند بنا کر لاہور کے صوبہ داری پر
بہیجا ایک سال کی بعد طغرل نمک حرام نی جو امیران شاہی سی تہا عبد الرشید کو معہ نو کس دیگر اولاد
محمود قتل کر دیا نوشتگین حاجب جو اوس وقت پیشاور مین تہا یہہ ناخوش خبر سنکر بہت غصہ ہوا اور اوسکے
تدبیر سی طغرل مذکور بروز نوروز جب وہ تخت محمودی پر جلوس کر رہا تہا مارا گیا تب

فرخ زاد ابن مسعود

جو کسی قلعہ مین قید تہا بصلاح نوشتگین اپنی موروثی سلطنت کا مالک ہوا اگرچہ یہہ بادشاہ بذات خود بہت
لئیق نہین تہا مگر نوشتگین کی دانائی اور دلاوری سی دو دفعہ قوم سلجوق یعنی ترکمان کی سردارون
سی مقابلی مین غالب آیا جب تیسرے دفعہ اسکی فوج اونسی منہزم ہوئی تب فرخ زاد نی نیک نیتی
کی ساتہہ قیدیان سلجوق کو انعام واکرام سی مالا مال کر کی بعد رہائی سلجوقون کی بادشاہ کی پاس بہیجدیا
سلجوقون نی فرخ زاد کی فیاضی سی خوش ہو کر قیدیان غزنوی کو بہی مخلصی دی آخر چہہ برس کے
سلطنت کی بعد یہہ بادشاہ بہی بعارضہ قولنج سنہ ۴۵۱ ہجری مین فوت ہوا

سلطان ابراہیم ابن مسعود

بعد واقعہ ناگزیر فرخ زاد کی سلطان ابراہیم نی مسند ایالت کو اپنی جلوس سے زیب دیا یہہ بادشاہ بڑا
متقی اور پرہیزگار تہا باوجود عنفوان جوانی ترک لذات نفسانی کر کے ہر سال تین ماہ روزہ رکہتا

اوسنی کئی قرآن شریف اپنی ہاتہہ سی لکہہ کر مکہ اور مدینہ مین بہجوائی ابتداء سنوات جلوس مین قوم سلجوق
خواہ ترکمان کی ساتہہ صلح کر کے جانبین نی عہد کیا کہ ارادہ خلل مملکت ایکدوسری کا نکرینگے اس عہد نامہ
کی بعد سلطان ملک شاہ سلجوقی کی دختر سی مسعود ثانی ابن سلطان ابراہیم کی شادی ہو کر صلح کو
مضبوطی ہوئی - اسطرح جبر مغربی دشمنون سی اونسی رہائی پاکر ہندوؤن کی قوت توڑنے کے واسطے اونسی

مشرق کو فوج کشی کر کی ہندوستان مین اتنی دور تک فتح کرتا گیا کہ اوسوقت تک اوسکی بزرگون مین سی کوئی بادشاہ نگیا تہا اور ایک لاکہہ ہندو قید کر کے غزنین کو لیگیا چالیس برس تک اس بادشاہ نے سلطنت کی اور ۱۰۹۸؁ عیسوی مین زندگی کی ساتہہ اوسکی سلطنت بہی ختم ہوئے ؛

سلطان مسعود ثانی ابن ابراہیم

ابراہیم کے بعد اوسکا فرزند مسعود جو کہ بہت رحم دل اور نیک سیرت تہا بادشاہ ہوا اوسکا امیر طغاتگین حاکم لاہور نے عہدہ سپہ سالاری ہند پاکر ہندوستان پر حملہ کیا اور دریاء گنگ سی بہی عبور کر کے ملک کو جا لوٹا اور غارت کی مال سی مالامال ہوکر لاہور کو واپس آیا سولہ برس آرام اور امن چین سی سلطنت کر کے مسعود بہی اس سرای فانی سی کوچ کر گیا ؛

ارسلان شاہ

فرزند مسعود نی اپنی باپ کی مرتے ہی اپنی دوسرے بہائیون کو قید کر کے تخت لیا مگر بہرام شاہ نے بہاگ کر اپنی ماموں سلطان سنجر ترکمان خواہ سلجوقی کے پاس پناہ لی سنجر نے بہرام کے مدد کر کے غزنین پر چڑہائی کی ارسلان شاہ دو دفعہ لڑائی ہار کر بہاگا اور کوہ سلیمان مین افغانون کی پاس جا بیٹہا سپاہ سنجر نے پیچہا کر کے گرفتار کیا اور اپنی سلطنت کی تیسرے سال مین بہرام کی حکم سی مقتول ہوا

سلطان بہرام شاہ

ابن مسعود بن ابراہیم اب بی تنازع سلطنت کا مالک ہوا چند نوبت ہندوستان کی طرف گیا اور محمد باہلیم جو ارسلان شاہ کی جانب سی سپہ سالار لشکر لاہور رہتا بہرام سی بغاوت کر کے تباہ ہوا اور آخر ایام سلطنت مین اوسنی قطب الدین محمد غوری اپنی داماد کو بسبب واعیہ سلطنت غزنین مین قتل کرایا یہہ خبر سنکر سیف الدین غوری نی اپنی بہائی کی خون کا انتقام لینی کے واسطی غزنین پر لشکر کشی کے بہرام شاہ طاقت مقابلہ نہ سمجہکر افغانستان کے مشرقی پہاڑون مین پناہ گزین ہوا غزنین پر سیف الدین بلا مقابلہ قابض ہوگیا اور اہل غزنین پر اعتماد کر کے اپنی بہائی علاء الدین کو معہ لشکر امرای قدیم اپنی کے غور کی طرف بہیجدیا اور رعایا غزنین کو راضی نہ رکہہ سکا جب موسم زمستان مین بباعث پڑنے برف راستہ ہای غور بند

ہوگئی تب حسب اشارہ غزنویان ناگاہ بہرام شاہ لشکر افغانان وغیرہ ہمراہ لیکر قریب غزنین کی آ پہونچا اہل غزنین نی دغابازی سی سیف الدین کو پکڑ کر بہرام شاہ کی حوالہ کردیا اور بہرام نی بی تمیزی کی راہ سی سیف الدین کو معہ سید مجد الدین امیر الامرای غوریہ بہ رسوائی نازیبا تشہیر کرکے قتل کرایا اور نام کو ہمیشہ کیواسطی اس حرکت نالائق کام سی داغ لگایا اور ۵۴۷ عیسوی مین بہہ بدنامی لیکر ۳۵ پینتیس سال کی سلطنت کے بعد خود بہی منزل ناگزیر کو پہونچا +

خسرو شاہ

بعد وفات بہرام کی اوسکا پسر خسرو شاہ بہ محبت چند روزۂ دنیا گرفتار ہوکر غزنین کے تخت پر بیٹہا اون ہی دنون مین عنقریب پہونچی علاء الدین غوری کی خبر جو انتقام بہائی کا بدلہ لینے بڑی زور شور سے آتا تہا جب بادشاہ کو پہونچی تب خسرو شاہ بدون مقابلہ غزنین چہوڑکر لاہور کو چلا گیا اور اوس جگہہ کو پایہ تخت بنایا- علاء الدین غوری نی غزنین مین پہونچکر قتل عام کا حکم دیا اور اکثر عمارات عالیشان کو جلاکر خاک سیاہ کردیا اور سوای سلطان محمود اور سلطان مسعود اور سلطان ابراہیم کے باقی سلاطین آل سبکتگین کی قبرون مین آگ لگوادی اور اس بی رحمی اور ناخدا ترسی کو قتل عورات پر ختم کرکے اپنی آپ کو ملقب بہ علاء الدین جہان سوز کرایا خسرو شاہ سات برس شور و شر مین حکومت کرکے بمقام لاہور راہی ملک بقا ہوا +

خسرو ملک

بیٹا اوسکا تخت لاہور پر بیٹہا اور اوسنی ہندوستان کی تمام اون صوبون پر قبضہ کیا جو کسی زمانہ مین اوسکے بزرگون نے مفتوح کئے تہے لیکن شہاب الدین محمد غوری نی باخذ غزنین کہ دار الملک اوس خاندان کا تہا اکتفا نکرکے طمع پنجاب کا بہی کیا اور ۱۱۸۰ عیسوی مین پشاور پر جو کتب سلف مین بنام فرسا ور پکرام نیز مشہور ہے لشکرکشی کرکے افغانستان کا حصہ مشرقی معہ ملتان فتح کرلیا اوسی سال کی اخیر لاہور کے طرف روانہ ہوا مگر مایوس ہوکر واپس آیا اور افغانستان شرقیہ و ملتان مین علی کرماج کو حاکم بنایا ۱۱۸۴ء مین اوسنی فریب سے لاہور پر قبضہ کرکے سلطنت خاندان غزنویہ

کو ختم کیا خسرو ملک کو معہ ملک شاہ فرزند اوسکی اور دیگر خویشان و اقربا شاہ موصوف کو گرفتار کرکی اپنے بہائی غیاث الدین کی پاس فیروزہ کوہ متعلقات غور مین بہیجدیے اور وہان وہ مظلوم قلعہ جرجستان مین قید ہوئی بوقت حادثہ خوارزم شاہ دوراندیشی کیا بداندیشی کرکی اون سبکو قتل کیا گیا اور اوس عالی خاندان کا اثر بہی باقی نہ چہوڑا ۔

ذکر سلطنت خاندان غور ابتداء سنہ ۱۱۸۵ عیسوی سی سنہ ۱۲۰۶ تک

واضح ہو کہ سلاطین غور کو مورخین ضحاک تازی کی نسل سی شمار کرتے ہین یہہ وہ ضحاک ہی جسنی جمشید بادشاہ کو خارج اور تباہ کرکے ایران کی سلطنت پر غصباً قبضہ حاصل کیا تہا اور یہہ کاوہ آہنگر اصفہانی کہ جو حقیقت مین بڑا دلاور جوان تہا اور جسنے سپہ سالار ہو اہمت کرکے فریدون کی مدد کرے جب ضحاک پر فریدون غالب آیا اور اوسکو قتل کرایا تب ضحاک کے اولاد سے دو بہائی ایک مسمی سوری دوسرا سام ملازم فریدون کے تہے ضحاک کی تباہی کی بعد اوسکی نسل کے نسبت پیشگاہ فریدون سی حکم قتل عام صادر رہوا تب یہہ ہر دو بہائی بخوف جان معہ متعلقان مفرور ہوکر بمقام نہاوند پناہ گزین ہوئی تو اس فریدون نی اونکا تعاقب کیا مگر بسبب سخت جگہ ہونی کے اونکو نقصان نہ پہونچا سکا بعد انتقال سام کے اوسکا پسر موسوم شجاع اپنے چچا سوری سے رنجیدہ ہوکر کوہ غور کو چلا آیا اور اوسی جگہہ قیام کرکے کہا کہ زرمندیش یعنی اوس نے مت ڈر اس سبب سے اوس موقع کا نام زرمندیش مشہور رہوا غرض کہ پشت بہ پشت خاندان اوسکا غور کا رئیس چلا آیا تا وقتیکہ خلیفہ چہارم حضرت علی ابن ابو طالب نے مسمی شنسب مورث اعلی سلاطین غور نے فرمان حکومت غور بمقام کوفہ دستخط خاص سی حاصل کیا شنسب سے آٹہوین پشت مین سلطان ابراہیم غزنوی کے عہد سلطنت مین

عزالدین حسین

نے جو بانی اس خاندان کا تہا مرتبہ امیر حاجب پاکر خاندان غزنویہ سی شادی کری اور مسعود ابن سلطان

ابراہیم نے اپنی سلطنت کی عہد مین اوسکو حکومت غور ہور وثی ملک کی عطا فرمائی حسین کے ہفت پسر زوجہ
غزنویہ سے پیدا ہوئے بدین تفصیل ایک فخر الدین جو بامیان کا مالک ہوا دوسرا قطب الدین
جو داماد بہرام شاہ غزنوی کا تہا تیسرا شجاع الدین جو عنفوان جوانی مین مرگیا چوتہا ناصر الدین
جو حاکم ملک اور تہا پانچوان سیف الدین چھٹا بہاء الدین سام ساتوان علاء الدین حسین
بعد وفات حسین کے یہہ ہفت پسر جنکو وہانکی لوگ سبعہ سیارہ یا ہفت اختر کہتے تہے متفرق ہو
فرقہ ہوگئے ایک ملوک بامیان جنکا ذکر یہان فضول ہی دوسرے ملوک غور و غزنین جنمین سے پہلا

قطب الدین

تہا جسنے سلطان بہرام شاہ غزنوی کی دختر سے شادی کرلے تہی مگر بسبب داعیہ سلطنت بہرام کی حکم سے
قطب الدین برملا قتل کیا گیا یہہ ہی واردات بنیاد فساد خاندان غزنوی اور غور کی باہم ہوئی جسکے
سبب سے خاندان غزنین بالکل پائمال ہوگیا؛

سیف الدین

نے یہہ ناخوش خبر سنکر سلطان اپنا خطاب کیا اور بہائی کا بدلہ لیکر غزنین پر چند عرصہ قابض ہوگیا بہرام شاہ
نے ناگہان پہونچکر بسبب دغا اہل غزنین سیف الدین کو گرفتار کرکے معہ مجد الدین قتل کرایا تب

بہاء الدین سام

جو باپ غیاث الدین اور شہاب الدین غوری کا تہا بارادہ انتقام اپنی بہائی مقتول کی لشکر جمع کرنے مین
مصروف ہوا مگر موت نے پہونچکر خیالات سے چہوڑایا اوسکی بعد

علاء الدین حسین

ملقب جہانسوز نے غزنین اور قندہار اور علاقہ گرم سیر فتح کرکے بعد خرابے غزنین یہہ ملک مفتوحہ اپنی برادر زادے
غیاث الدین کے سپرد کرکے خود غور کو واپس چلا گیا تہوڑے عرصہ کے بعد اپنی برادرزادگان غیاث الدین
اور شہاب الدین سی متوہم ہوکر ہر دو کو قلعہ جرجستان مین قید کردیا اور خود ایک لڑائی مین سلطان سنجر
ترکمان کی سپاہ کے ہاتہہ گرفتار ہوکر قید ہوگیا۔ مگر سنجر نے رحم کہاکرکے بدستور اپنی مقبوضہ ملک پر

اوسکو قایم رکھکر رہا کر دیا- اس امارت کے بعد بہت عرصے تک نہ جیا ۵۵۶ھ ہجری مین سرائی فانی سی کوچ کیا

سیف الدین

بیٹا علاء الدین جہان سوز کا اپنی باپ کا قایم مقام ہوکر تخت نشین ہوا اور سعادتمندی سے غیاث الدین اور شہاب الدین کو رہا کیا ایک سال کے سلطنت کے بعد ترکون کے مقابلہ مین مارا گیا تب

غیاث الدین محمدؒ

بادشاہ ہوا اور اوسنی شہاب الدین محمد اپنی بہائی کو جو حقیقت مین بادشاہ تہا سپہ سالار بنایا ۵۹۹ھ ہجری مین غیاث الدین نی سفر آخرت اختیار کیا؛

سلطان شہاب الدین محمدؒ

جسنی سپہ سالاری کی وقت اپنی خاندان کے بادشاہون سی زیادہ فتوحات کری تہی تخت آرا غزنین ہوا یہہ بادشاہ بڑا صاحب عزم اور اقبالمند دلاور تہا ۱۱۷۳ءمین اسنی خاندان غزنین کو تباہ کرکے سلطنت لی اور افغانستان کو فتح کرکے ۱۱۹۱ءمین ہندوستان پر حملہ لایا ایکدفعہ شکست کہائی اور راجہ پرتھی راج کی پہلی لڑائی مین سخت زخمی ہوا مگر دوسرے نوبت بمعیت تازہ لشکر راجہ اور دہلی سی فتح پاکر ہندوستان مشرقے تک اپنی دخل کا اثر پہونچایا- اور قطب الدین ایبک اپنی غلام کو نواح دہلی مین چہوڑ آیا قطب الدین لیاقت اور شجاعت مین اپنی آقا کا پیرو تہا اسی سبب سے ہند کا بادشاہ بن گیا غرضکہ شہاب الدین نے اس فتح کے بعد غزنین مین واپس آکر ملک افغانستان و خراسان کو اپنی خویشون مین اس طرح تقسیم کیا کہ تخت فیروزہ کوہ اور غور محمود بن غیاث الدین اپنی برادرزادہ کو عطا کیا اور بست اور فرہ و اسفراین اور گرمسیر کا ضیاء الدین اپنا چچازاد بہائی کو حاکم بنایا اور حکومت ہرات معہ توابع اوسکی ناصر الدین اپنے خواہر زادہ کو سپرد کری کابل اور قندہار و دیگر افغانستان شامل تخت دار السلطنت غزنین کے رکہا بسبب نہونے اولاد نرینہ اپنے کے ملک کا بندوبست اسطرح کرکے سلجوق یعنے ترکمانون کی سلطنت پر حملہ کیا اور

اون سے شکست کہا کر لاہور مین قرار گزین ہوا - اوسی سال قوم گہکڑ پر جو دوآبہ سند ساگر مین آباد تہے بسبب مفسدہ پردازی لشکر کشی کرکے بعضون کو مسلمان اور اکثرون کو تباہ کیا اور قوم تیراہیہ سکنہ تیراہ جو مسلمانون کے دشمن اور راہزن مشہور رہے تہے اون مین سے جو مسلمان ہوئی اونکو امان دیکر ملک مسکونہ سے خارج کیا اور منکرون کو قتل کیا اس انتظام کے بعد ترکستان پر چڑہائی کا ارادہ کرکے لاہور سے غزنین کو واپس جاتا تہا کہ دریای سند کے مشرقی کنارہ پر بمقام برہمیک جو غالبًا متصل نیلاب تھا

بیس کس گہکڑونکی ہاتہہ سے بحالت خواب بائیس زخم چہوڑا کہاکر بتاریخ ۲ - ماہ شعبان ۶۰۲ھ ہجری مطابق ۱۲۰۶ء مین شہید ہوا - اوسکی امراؤن نی تابوت اوس شہنشاہ کا غزنین مین لیجاکر منزل معہود کو پہونچایا اسی شخص کی باعث خاندان غور کی ترقی ہوئی تہی اور اسکے ساتہہ ختم ہوئی +

ملک تاج الدین یلدوز

بعد وفات شہاب الدین کی اکثر ارکان سلطنت نی اتفاق کرکے **محمود ابن سلطان غیاث الدین** برادر زادہ شاہ متوفی کو غور سی واسطی تخت نشینی سلطنت غزنین طلب کیا مگر بسبب نہ عالی ہمت ہونی کے اوسنی تخت فیروزہ کوہ وغور کو اپنی واسطی کافی سمجہکر **ملک تاج الدین یلدوز** کو جو زمرہ غلامان مقربین بادشاہ مرحوم سی تہا خط آزادی بہیجکر تخت غزنین اوسکے حوالہ کیا تاج الدین نی بحکم اوس فرمان کی غلامی سی آزادی پاکر سلطان اپنا خطاب کیا اور افغانستان کی سلطنت پر مسند آرا ہوکر بہ ارادہ تسخیر پنجاب جو بعد وفات **شہاب الدین** کے **قطب الدین** ایبک بادشاہ دہلی کی قبضہ مین تہی لاہور کو روانہ ہوا بباعث دباؤ نام سلطان غزنین اور کم ہمتی حاکم پنجاب لاہور پر قابض ہوگیا یہہ خبر سنکر **سلطان قطب الدین** نے دہلی سی یورش کری اور

ایک مردانہ حملے مین تاج الدین یلدوز کو بہگا دیا اور ایسی زور شور سے اوسکا تعاقب کیا کہ اوسنی غزنین مین قرار اپنا دشوار سمجھکر بعلاقہ **شلوزان** جو کوہ سفید کی جنوب مین واقع ہی پناہ گزین ہوا اور قطب الدین ایبک غزنین پر قابض ہوکر شراب خوری مین شاغل ہوا۔ ایسی صریح غفلت اور عیش وغیرہ کی سبب سی حسب ایمائی ارکان سلطنت تاج الدین ایلدوز بہمراہی لشکر افغان وغیرہ **شلوزان** سی نکلکر ناگہان متصل غزنین پہونچ گیا قطب الدین یہہ حال سنکر گہبرا گیا اور ایسی جلدی مین قوت مقابلہ مفقود سمجھکر براہ سنگ سوراخ باہر آیا اور ایسا بہاگا کہ لاہور تک عنان ہزیمت کو نہ تہامنا اوسکی پیچھے تاج الدین ایلدوز چند عرصہ افغانستان کا مالک رہا الا رعایا اوسکی ظلم سی ناخوش تہی +

سلطنت محمد شاہ خوارزم

تاج الدین ایلدوز کی حکومت کو دس برس بھی نگذرنے پائی تہی کہ شاہ خوارزم نے جو پہلی سی ہی غزنین کی سلطنت پر دانت رکہتا تہا یہہ فساد دیکہکر بہمراہی جرار لشکر حملہ کیا تہوڑے مقابلی کی بعد غزنین لے لی۔ اور **تاج الدین ایلدوز** اپنی پورانی جاگیر علاقہ **شلوزان** مین بہاگ آیا اور وہانسی یورشش کرکی پنجاب پرتا بہ تہانیسر قبضہ کرلیا اس فتنہ اندازی کی باعث سی **سلطان شمس الدین** التمش بادشاہ دہلی نی بعد سخت محاربہ کی اوسکو گرفتار کرکے قید کردیا اوسی محبس خانہ مین **سلطان تاج الدین ایلدوز** نی وفات پائی اور افغانستان پرتا بدریاء سند شاہ خوارزم قابض ہوگیا +

ذکر سلطنت خاندان مغلیہ

مورث اعلے اس قوم کا **مغل خان** اولاد **یافث** ابن **حضرت نوح** سی تہا مغلون کی سلطنت کی ابتدا اور اوسکا جلد ترقی پکڑنا اور بہت پہیلجانا تواریخ کے واقعات مین

ایک بڑا ماجرائی عجیب ھی جس زمانہ مین کہ غزنی کی سلطنت پر زوال قدم بڑہلانی جلا آتا تہ اوسی عرصی مین ملک تاتار سی جو قدما مین بنام اسکو تہیا مشہو تہا اس جنگجو قوم نے خروج کیا او ننین سی سنہ ۱۱۶۳ء کو تموزخان جسکو کوگزا نام بڑی ہیرا وس قوم نے چنگیزخان یعنی خان اعظم معنی شہنشاہ کا خطاب دیا تہا اپنی دانائی اور شجاعت سی قوم کا سردار ہوا۔ اور تمام تاتار مین اوسکا تسلط ہوگیا۔ اوسنی بارادہ تسخیر دوسرے ملکون کی اپنی فوج کو سپاہ گری کی قواعد سکہانی شروع کی جب فوج کی تعداد چہہ لاکہہ کی ہی سوا ہوگئی تب فتوحات ملکی پر کمر باندھی بعد فتح ملک خطا جو چین کی شمالی اقطاع مین ہے اس سبب سی کہ محمد شاہ خوارزم مالک افغانستان و خراسان نے مغلونکی وکیل اور چند سوداگران تاتاریکو قتل کیا تہا +

چنگیزخان

اپنی فوج لیکر انتقام لینی آیا شاہ خوارزم نی بمعیت اپنی قلیل لشکر کی سلطنت کی حد پر جاکر مقابلہ کیا بڑے سخت لڑائی ہوئی دیر تک دونون پلّے مساوی رہی مگر جب چنگیزخان کی حکم سی فوج مغلونکی ایک تازہ دم گروہ نی جو کمک کیواسطی رکہا تہا غنیم کے بازو راست پر حملہ کیا تب خوارزمی مقابلہ مین قایم نرہ سکے الّا پھر بہی بانتظام صف بندی پیچہی کو ہٹے اور بہت سپاہ کام آئی اس شکست کی بعد سلطان محمد شاہ کی ہمت ٹوٹ گئی تہوڑے تہوڑے مقابلی کے بعد چنگیزخان چہوٹی مقامات کو مفتوح کرتا ہوا بخارا کی قریب پہونچا محمد شاہ کی طرف سی جو سردار بخارا کی محافظ تہی اونکی پست ہمتی اور بے تدبیری سی مغلون نے شہر بخارا کو جو اون دنون تمام ایشیا کی علم و فضل کا مرجع تہا تسخیر کرکے بڑی ظلم اور زیادتیان کین اسیطرح سمرقند اور آخر کو ہرات اور دیگر ملکون مین تاتاریونکی بیرحمی اور جہالت اسی لاکہہ بندہ خدا بیگناہ مارے گئے سلطان محمد شاہ نی ایسی ظالم لشکر کو اپنی تعاقب دیکہکر قتل

نفس کرکے اونسی خلاصی پائی +

جلال الدین شاہ

محمد شاہ کا لائق فرزند اپنی باپ کا جانشین ہوکر بڑی شجاعت سی چنگیز خان کے مقابلے پر آیا اور خوب لڑا عجب نہ تہا کہ نبرد آزمائی کی میدانمین کامیاب ہوتا لیکن خود اوسکے خویش واقارب نی اوس سی برخلاف کرکے کوئی تدبیر پیش نجانی دی مغل متواتر فتح کرتے ہوئی ایک صوبے کے بعد دوسرا مسخر کرکی اپنی بادشاہ کی قلمرو مین داخل کرکی بڑہتی گئے باوجود اسکی جلال الدین اونسی تہوڑی تہوڑی فاصلہ پر لڑتا چلا گیا آخر دریاء سندہ کے کنارہ پر کہ وہ انتہا اوسکی ملک کے تہی پہونچا وہان اگرچہ جلال الدین کی فوج غنیم کی مقابلی مین دسوان حصہ بہی نہ تہے لیکن بسبب شجاعت جبلی اتنی قلیل فوج سی کارزار کی میدان مین ثابت قدم ہوکر مرنے مارنی پر مستعد ہوا۔ اور اپنی سپاہ کو ایک موقع کی جگہہ قایم کرکے ہنگامہ رزم کو برابر بارہ گہنٹہ تک عدو کی فوج کثیر کی سامنی گرم رکہا آخر مغلون کی فوج کی ایک دستہ نی بازو راست پر زور لاکر ایک پہاڑی پر جو خوارزمیون کی پناہ تہی قبضہ کرکی تباہی ڈالی جلال الدین کی سپاہ اسکے بعد متفرق ہوگئی اور اوسنے گہوڑا دریا مین ڈالا حق تو یہہ ہے کہ جلال الدین اپنی ذات سی بڑا دلاور اور شجاع تہا مگر افسوس کہ بخت اور ہمراہی اوسکی پیرو نہین تہی غرض خوارزمیونکی تخریب کی بعد تمام افغانستان پر دریا سندہ تک مغلونکا تسلط ہوگیا اور اوس طرف فارس کی شمالی اقطاع بہی اونکی قبضی مین آئی اسقدر فتوحات کرکے چنگیز خان شاہزادہ خطائی کو ولیعہد بناکر ۱۲۲۶ء مین سب ٹہاٹہہ باٹہہ چہوڑکر اس دار ناپائدار سے تنہا عالم آخرت کو سدہارا +

یورش شیر خان

بعد وفات چنگیز خان کے ایکدفعہ شیر خان نے جو سلطان محمود ابن شمس الدین التمش شاہ

ہند کا امیر الامرا، ملتان و سندھ کا صوبہ دار تہا یورش کرکے تہوڑی عرصے کے واسطی غزنین کو مغلون کی قبضی مین سی نکالکر سکہ اور خطبہ بنام شاہ ہند جاری کیا۔ الا ابہی کامل استقلال نہین ہونے پایا تہا کہ

ہلاکو خان

نبیرہ چنگیز خان نی بزور شمشیر واپس لیلی مغلونکی خاندان سی وہ شخص جسنے پہلی اسلام قبول کیا ہلاکو خان تہا اور اسی نے خلفاء عباسیہ سی المعتصم باللہ خلیفہ آخری کو تخت بغداد سی خارج کرکے اوسکی سلطنت پر بہی قبضہ کرلیا ہلاکو خان کے نبیرہ ارغو خان کی عہد سلطنت مین تیمور خان امرائی اعظم چنگیزی صوبہ افغانستان نی ملتان پر حملہ کیا۔ محمد خان شہید فرزند رشید غیاث الدین بلبن شاہ دہلی نے جو ملتان کا حاکم تہا اوسکے لشکر کو شکست دی الا خود بہی تعاقب کرنی مین مارا گیا ازان بعد سلطنت افغانستان بقبضہ مغلان چلی آئی جنہین سی ذکر کی لائق

تیمور شاہ کورگان

ہی جسکا خطاب صاحب قران لکہا ہی یہہ الوالعزم بادشاہ ۱۳۳۶ء کو امیر ترمنائی کی گہر پیدا ہوا جب سلطنت اسکی ہاتہہ لگی تو چنگیز خان سے بڑہکر کشت خون اور ظلم مین قدم رکہا اگر اسکی جملہ واقعات مشرح لکہی جاوین تو طوالت کا خوف ہی مختصر یہہ کہ اسنی اپنی الوالعزمی اور دلاوری سی افغانستان و ایران کو زیر کرکے اصفہان مین قتل عام کی اور بغداد کو غارت کیا اور روس کی ملک مین لشکر لیگیا۔ بعد اسقدر فتوحات کے اوسنی ہندوستانکی تسخیر پر کمر باندہی اور کابل و پشاور کی راستی افغانان سرکش کو سیدہا کرتا ہوا ہند مین داخل ہوا ملک کو لوٹتا جلاتا ہوا ۱۳۹۸ء مین دہلی تک پہونچا سلطان محمود بادشاہ دہلی نے مغلوب ہوکر قلعہ خالی کردیا فوج تیموری نی خاطر خواہ شہر کو تاراج کیا اور نصف سی زیادہ پہونکدیا

تیمور نے تخت دہلی پر جلوس فرماکر اپنی تئین بادشاہ ہند مشہور کیا صرف پندرہ روز دہلی مین
رہکر شمالی اقطاع کو تاراج کرتا ہوا۔ اور میرٹھہ کے قلعہ کو خاک سیاہ کرکی معہ بہت سی
قیدیان اہل ہند سمرقند اپنی دارالسلطنت کو روانہ ہوا وہان پہونچکر بعد چند فتوحات دیگر
ملک چین کیطرف جہاد کی طیاری کر رہا تہا کہ اجل کا پیغام آپہونچا اور سب خیالات سے
چہوٹکر راہی ملک بقا ہوا *

مرزا شاہ رخ خاقان سعید

بعد انتقال **تیمور** کے اوسکا فرزند **شاہ رخ** جو ہرات کا مالک تہا **افغانستان** اور
خراسان وسیستان کو شامل کرکی مسند آرا ہوا جب وہ بہی اپنی نوبت بہگت کر
عالم آخرت کو سدہارا تب افغانستان کی علیحدہ ملکو مین چند بڑے بڑے سردار خودسر
حاکم ہوگئے جیساکہ **ہرات** مین مرزا **بایسقرا** فرزند شاہ رخ اور پہر شاہ حسین مالک ہوا
اور قندہار مین **امیر ذوالنون** حاکم تہا اور **کابل** وغزنین پہلے مرزا **عمر شیخ** کے تحت مین
تہا ازان بعد

مرزا الغ بیگ

بیٹا ابوسعید مرزا کا تخت نشین **کابل** ہوا اسکے عہد مین قوم یوسف زئی و دیگر اولاد **خشی**
افغان کابل کی علاقے سے خارج ہوکر پشاور کیطرف آئی سنہ ۹۰۶ ہجری مین مرزا الغ بیگ
فوت ہوا جسکی بعد

مرزا عبدالرزاق

بیٹا خوردسال **الغ بیگ** کا تخت **کابل** پر بٹہایا گیا اور ایک شخص **زکی** نام اوسکی ملازمونسی
صاحب اقتدار ہوگیا لیکن **زکی** کی نخوت اور تکبر سے امراؤن نے تنگ آکر عید الضحی کے
روز قتل کی اوسکی تواضع کری بعد اوسکے بہی بباعث بے اتفاقی ارکان ریاست و کمسنی
حاکم احوال کابلیون کا نہایت پریشانی پر تہا ایسی وقت مین **محمد مقیم** چہوٹا بیٹا **امیر ذوالنون**

کا جو سلطان حسین بادشاہ خراسان کی جانب سی حاکم ملک کا امیر تہا بمعیت لشکر
ہزارہ و تلدور متوجہ کابل ہوا مرزا عبد الرزاق طاقت لڑائی نہ سمجھکر افغانون مین
بعلاقہ لنغمان بہاگ گیا اور کابل پر

محمد مقیم

نی قبضہ کرکے دختر مرزا الغ بیگ سی نکاح کر لیا مگر رعایا کو راضی نرکہہ سکا یہہ حال دیکھکر

محمد بابر بادشاہ

ملقب ظہیر الدین جو ۱۴۹۴ء مطابق ۸۹۹ ہجری مین بعد وفات اپنی والد کی بارہ برس کے
عمر مین فرغانہ اور اندجان کے تخت کا مالک ہوا تہا مگر شیبانی خان اوزبک کے
تسلط اور اپنے بہائیونکی بے اتفاقی سی باوجود محنت اور ہوشیاری اوس سلطنت مین
استقلال نہین رکہتا تہا آخر اوس طرف سی مایوس ہوکر حسب صلاح امیر محمد باقر بامید
حصول قبضہ افغانستان کوہ ہندوکش سی گذر کر کابل کیطرف روانہ ہوا محمد مقیم نے تاب
مقابلہ نہ سمجھکر اول حصاری ہوا۔ اور آخر کو امان مانگ کر قلعہ خالی کر دیا ظہیر الدین محمد
بابر نے تخت نشین افغانستان ہوکر کابل مین قبل از فتح ہندوستان بائیس برس حکومت
کی چند سال قندہار کی مہم پر صرف ہوئی جہان شاہ بیگ ارغون اور محمد مقیم نی شکست
کہا کر قندہار سی ہاتہہ اوٹہایا قوم ہزارہ اور مغربی۔ افغانستان کو جہانتک ہوسکا دست
کر کی مشرقی حصہ کیطرف توجہ کری افغانان مہمند اور یوسف زئی سی لڑائیان ہوتی رہین

ملک باجوڑ کو فتح کرکے قوم یوسف زئی پر خراج مقرر کیا اور شاہ منصور یوسف زئی کی دختر کا
ڈولہ لیا۔ بعدش ہندوستانکی واقعات موجودہ کو خیال مین لاکر حسب اشارہ دولت خان لودی
بمعیت پندرہ ہزار سپاہ کی دہلی کی سلطنت پر دعوی کرکی روانہ ہوا دوسری جانب سے ابراہیم شاہ

لودی ایک لاکھ سوار اور ایک ہزار ہاتھی لیکر بمقام **پانی پت** مقابلہ آرا ہوا بڑی سخت لڑائی ہوئی
ابراہیم کو فن جنگ نہ آتا تہا تمام فوج صف باندھکر ایک جگہہ کہڑی کر دی اور **بابر جری** سپہ سالار
سی بہی بہتر خود اپنی لشکر کی کمان کرتا تہا بہت معقولیت سی فوج کو غنیم کی انبوہ کثیر سی لڑایا فوج
مغلیہ کی اون دو دستون نی جنکو تیولغمہ کہتے تہے ہر دو جانب سے نکلکر سپاہ مخالف کا تعاقب
مار احسب اونکی حملہ سی غنیم کی فوج مین تزلزل پیدا ہوا تب بازو راست و چپ والون نی بہی مردانہ
حملہ کیا اوس خونخوار جنگ مین ابراہیم شاہ معہ پانچ چہہ ہزار سپاہ خاصہ ایک موقع معرکہ مین مارا گیا
اور باقی فوج اوسکی جو متفرق قتل گاہ سی بچی منتشر ہوگئے **بابر** فتح کی جہنڈی اوڑاتا ہوا آگرہ تک
پہونچا ۱۵۲۶ع مین اوسنی دار السلطنت ہندوستان پر قبضہ کرکے تخت نشین دہلی ہوا - اٹہائیس
سال متفرق ملکونکی سلطنت کرکے ۹۳۷ ہجری مطابق ۱۵۳۰ع مین بعمر پنجاہ سالگی - آگرہ مین فوت ہوا
اور نعش اوسکی بموجب وصیت کی **کابل** مین لاکر دفن کی گئی یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت اور دلیر تہا ۱۴۸۳ع
مین پیدا ہوا باپ کی طرف سے سلسلہ اسکا **تیمور شاہ** تک اور ماں کی طرف سی **چنگیز خان** تک
پہونچتا ہے ابتداء جوانی مین اسکو شراب سے بہت شوق تہا چنانچہ **کابل** سے باہر پہولونکے مرغزار مین
ایک چہوٹا سا حوض پتہر مین کہودا ہوا مئی ارغوانی سے پر کرکے اوسجگہہ بزم نشاط کیا کرتا تہا اور یہ
بیت اپنے کو اوس پلید حوض کے کنارہ پر کہدوا دیا تہا +

نوروز نو بہار و مئی دلبری خوش است
بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

لا ہندوستان مین بادشاہ ہونے کے بعد اوسنی شراب خوری سی توبہ کرکے سب سونی کی پیالیان
جن مین مئی نوشی کرتا تہا گلا کر فقرا اور مساکین کو للہ دیدین اور پہر ہمیشہ پرہیز رکہا +

ہمایون بادشاہ

بابر شاہ کی وفات کی بعد ۱۵۳۰ع مین **ہمایون** بیٹا اوسکا جو ہر دلعزیز اور عقلمند تہا تخت نشین
ہندوستان ہوا - اور **افغانستان** مرزا کامران بہائی ہمایون نے اپنی قبضہ مین کرلیا تہا اونکی
بی اتفاقی کے سبب **شیر خان** قوم سور ملقب **شیر شاہ** نی ۱۵۴۰ع مین **ہمایون** کو ہند سی خارج کرکے

سلطنت ہندوستان اپنی قبضی مین کرلے ہمایون نے ہندوستانیون سے بہت مصیبتین اوٹھائین اور جب مجبور ہوکر افغانستان کیطرف ملک سندہ کی راستی آیا تب اوسکی بھائی مرزا عسکری نے بہ یہ بات سنکر ہمایون نے پاؤن لگنی دئی یہ حال سنکر سلطان طہماسپ شاہ فارس نے اوسی بولایا اور اصفہان مین ہمایون نے شاہ ایران کا مہمان ہوکر آرام کیا ایکسال کے بعد شاہ موصوف سے دس ہزار سوار لیکر کابل اور قندھار پرحملہ آور ہوا - اور بہت سی فسادون کی بعد اپنے نادان بھائیونکو شکست دیکر قابض ہوگیا اور نو برس تک کابل مین سلطنت کی مگر اس عرصی مین کامران نے اوسکو ٹھنڈا سانس لینے نہ دیا تا وقتیکہ کامران جو ہمایون کی جان کی درپے تہا گرفتار ہوکر اندہا کیاگیا اور مرزا ہندال دوسرا بھائی کافادار بنکر ہمایون کے مخالفونسی لڑکر ماراگیا خانگی فسادون سے فارغ ہوکر ہمایون نے پندرہ ہزار سوار اور کتنی ہی پنجابی لوگ ہمراہ لیکر ہندوستان پرحملہ کیا اور سکندر شاہ سور کی اوپر فتح حاصل کرکے تیرہ برس کے بعد دوبارہ تخت ہند پر جلوس کیا مگر ایک برس ہی اوسکی جلوس کو نگذرنے پایا تہا کہ ۱۵۵۶ء مین بام سی گرکر جان بحق تسلیم ہوا *

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بعد وفات ہونے ہمایون کے اکبر بادشاہ بیٹا اوسکا جو حمیدہ بیگم سیندادی کے شکم سے پنجم ماہ رجب ۹۴۹ھ ہجری مطابق چہاردہم اکتوبر ۱۵۴۲ء مین بمقام امرکوٹ حادثات ہند کے وقت پیدا ہوا تہا شہر کلانور واقع پنجاب مین تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اس شہنشاہ کی جملہ واقعات لکھنے کے واسطی علیحدہ دفتر چاہئی افغانستان کی متعلق صرف اتنا حال ہے کہ خبر وفات ہمایون کی سنکر مرزا سلیمان والی بدخشان بہ ارادہ تسخیر کابل کوہ ہندوکش سے گذر کر افغانستان آیا مگر منعم خان صوبہ دار کابل کی ہوشیاری اور دلاوری سی بدون کامیابی مایوس ہوکر واپس چلاگیا جب کہ ہیمون بقال سی بیرام خان سپہ سالار اکبر کا لڑرہا تہا اوس عرصہ مین شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ فارس نے ایک جرار لشکر قزلباشون کا زیرکمان سلطان حسین مرزا ابن بہرام

بن شاہ اسمعیل صفوی قندہار کی فتح کے واسطی بہیجا اوس ہوشیار رکمانیر نے بہت کوشش سے
محمد شاہ قندہار کو جو بیرم خان اتالیق اکبر شاہ کی طرف سی قندہار کا حاکم تہا مغلوب کر کے
خارج کیا اور قندہار شامل صوبہ ہرات ہوکر متعلق سلطنت ایران ہوئی کابل کا صوبہ اکبر نے
اپنی بہائی محمد حکیم مرزا کو عطا کیا اور منعم خان اوسکا اتالیق اور صلاح کار مقرر ہوا مرزا
محمد حکیم نے چند دفعہ بغاوت کری اور مغلوب ہوا مگر اکبر شاہ نے عالی ہمتی اور نیک ذاتی سی
اوسکا قصور معاف کیا جب مرزا مذکور بمرگ طبعی کابل مین فوت ہوگیا تب بادشاہ نے اسکی
فرزندون کو ہندوستان مین بولا کر کنور مان سنگہ ولد راجہ بہگوانداس رئیس جیپور
کابل کا صوبہ دار بنایا اوس وقت ایکشخص مسمی جلالہ قوم اور مڑا افغان ہٹا پیر تاریک کا
ملک تیراہ اور خیبر کے نواح مین بڑا مفسد اور راہزن تہا اکثر افغانانکو گمراہ کر کے بادشاہ
سی باغی کر دیا کنور مان سنگہ نے اس شخص پر پہاڑ ونکی اندر لشکر لیجا کر کئی فتوحات حاصل
لین اوسی عرصہ مین زیر کمان زین خان گوکہ اور راجہ بیربر معہ دیگر امراء معتبر کے ایک
لشکر واسطی قلع وقمع افغانان یوسف زئی وغیرہ سکنائی سواتہہ اور بنہیر اور باجوڑ
بہیجا گیا اس فوج نے یوسف زی کے علاقی مین داخل ہوکر لوٹ اور مار شروع کی جب فتوحات
کرتے ہوئی بنہیر کے متصل پہونچے تو ایک شخص نے راجہ بیربل کو جو اوس عہد مین
مشہور دانا تہا بلکہ ابتک اوسکا نام عام لوگون مین بہی بطور ضرب المثل مشہور ہے یہہ خبر دی کہ
افغان آج رات ارادہ شبخون لشکر کا رکہتی ہین اور یہہ راستہ درہ کا صرف چار کوس ہے اگر
راجہ اس وقت کوچ کر کے اس کوتل سی گذر جاوے تو مخالفون کا منصوبہ شبخونی کارگر نہوگا
اور پہر ملک سواتہہ کی فتح آسان ہوگی راجہ بیربل نے باوجود عقلمندی دہوکا کہایا بدون
تنقیح حال اس خام خیال سے کہ فتح میرے نام پر ہو بلا اتفاق زین خان گوکہ اپنی زیر کمان
فوج لیکر کوچ کیا۔ غروب آفتاب کے وقت درہ کوہی موسوم ملندری مین پہونچا افغانون
نی اوس پہاڑ پر خوب جمعیت کر رکہی تہی سخت مقابلے سی پیش آئے اوپر سی اونکا تہہری

ہوئی نوامیران شاہی کی یہہ صلاح قرار پائی کہ اسجگہہ بہی خطبہ اور سکہ شاہجہان کا مروج ہو چنانچہ
داخل ہوتی ہی منادی کرادی کہ حکم اور سلطنت شاہجہان کا ہے مددگار کی جگہہ خود مالک
بن بیٹہے یہہ حیرت انگیز آواز سنکر نذر محمد جسکی اعانت کیواسطی یہہ فوج آئی تہی حیران
ہوا اور فوراً جان بچاکر ایران مین جا، دم لیا اور یہہ غزل بادشاہ ایران کو لکہی غزل

تاج ازبہر ما زاغ ربوده است به مکر
من بدرگاهِ توای شاه ازان آمده ام

شاہجہان نی شاہزادہ مرادبخش کا ڈہیلا انتظام ناپسند کرکی شاہزادہ اورنگزیب
و متعین کیا کہ اوسی لشکر کی سرداری مین بخارا کو فتح کرے یہہ حکم پاکر اورنگزیب
یورش کی ارادہ پر بخارا کی طرف روانہ ہوا مگر قوم اوزبک نی ہجوم لاکر لڑائیونسی ایسا
تنگ کیا کہ بلخ مین ٹہرنا بہی دشوار ہوا روز بروز غنیم چیرہ دست ہوتا جاتا تہا آخر علیمردانخان
امیرالامرانے نذر محمد خان کو ایران سی بلوا کر عذر گونہ درمیان لایا اور بلخ اوسکے سپرد
کرکے لشکر شاہی کابل کو واپس ہوا پہر قندہار کی مہم پر زیر سرداری شاہزادہ اورنگزیب
فوج روانہ ہوئی مگر بسبب سختی قلعہ اور موجودگی سامان قلعہ داری کامیابی نہوئی شاہزادہ
واپس گیا اوسی عرصہ مین شاہجہان بہت بیمار رہا یہہ خبر سنکر باہم چہار شاہزادگان
دارا شکوہ - شجاع - اورنگزیب - مرادبخش فساد مچا بی اتفاقی کی
آگ ایسی بہڑکی کہ باوجود صحت یاب ہوجانے شاہجہان کے شعلا اوسکا فرو نہوا - اورنگزیب
نی جو سب سی زیادہ دلیر اور مستقل مزاج تہا بعد بہت سی لڑائیون کے اپنی بہائیون پر غالب
آکر نا سعادتمندی سی باپ کو بہی قید کر لیا اور ۱۶۵۸ء کو تخت نشین ہوکر

عالمگیر

اپنا لقب کیا ۱۶۶۶ء مین آٹہہ برس قید رہکر شاہجہان نے وفات پائی عالمگیر اورنگزیب
نی باپ کی طرح اپنی بہائی اور اونکی اولاد مذکر مین سے کوئی زندہ نہ چہوڑا اوسکی عہد سے

افغانستان کی رعایا نے بغاوت پر کمر باندھی ایک بڑا فساد کابل مین ہوا - اور قوم یوسف زئی نے
ضلع ہزارہ پر متواتر حملے شروع کئے اور انتظام شاہی مین ایسی بے تدبیری ہونے لگی کہ
جسکا نتیجہ خلل حکومت تھا صوبہ داران کابل اور حاکمان مفصل مین جلد جلد تغیر و تبدل ہونا
اور ایک قوم کی سردار کو دوسرے قوم کی علاقہ کا ٹھیکہ مالگذاری دینا زیادہ تر باعث خرابی
انتظام ہوا جب ایک صوبہ دار ملک یا حاکم متصل تغیر ہوا تو اوسنے حاکم جدید کی بدنامی کے
واسطے رعایا کو ترغیب مفسدانہ شروع کرنے ایسی حالت مین ایک شخص اجنبی نے قوم یوسف زئی
مین جاکر ادعا کیا کہ مین شاہزادہ شجاع ہون اور اورنگ زیب سی جان بچاکر پناہ
طلب آیا ہون حالانکہ شجاع دکھن کیطرف راجہ اراکان کی بدعہدی اور بے مروتی سی

فنا ہوچکا تھا افغانان کوہی نے عقل کی سازوازی سی اوسکو اصلی شجاع سمجھکر سشری کا بڑا لشکر
جمع کیا اور تور بیلہ کی سامنی ستانہ کی متصل آمادہ بیکار ہوکر خیرہ سری سی دریاے سندکو عبور
کرکے علاقہ چھچہ مین داخل ہوگئی کامل بیگ قلعہ دار اٹک نے بہمراہی مراد قلی گھکھڑ
فوج لیکر اوسنی مقابلہ کیا بہت سخت لڑائی ہوئی یوسف زیونکی دہقانی لشکر نے شکست فاحش
کہائی جو شمشیر اور اسلحہ آتش بار سی بچے اونمین سے اکثر دریاے سند مین طعمہ نہنگ مرگ ہوئی
باقیماندہ بھاگ کر سواتھہ کو چلے گئے جہان چند مدت کی بعد مصنوعی شجاع اپنی موت سی مرگیا جب عالمگیر
کیطرف سی شاہزادہ بہادر شاہ انتظام افغانستان کیواسطے صوبہ کابل مقرر ہوا تو اس شاہزادہ
نی اپنی تدابیر نیک سی اکثر رعایا کو زیر فرمان کرلیا بلکہ علاقہ بنون اور دوڑ وخوست
وشلوزان کی طرف دورہ کرکے براے نام ان علاقونکو بھی مطیع کیا جب سنہ ۱۱۱۸ ہجری مطابق
سنہ ۱۷۰۷ع مین عالمگیر بمقام احمد نگر ترانوی برس کے عمر مین چالیس برس کی سلطنت کی بعد راہی
ملک بقا ہوا تب شاہزادہ بہادر شاہ

شاہ عالم بادشاہ

کے لقب سی اپنی دو چھوٹے بھائیون پر غالب آکر تخت نشین ہوا - اور افغانستان مین سے

کابل اور حصہ مشرقی سلطنت دہلی کے متعلق رہا مگر قندہار مین ایک اور لئیق شخص جسکا نام

حاجی میر خان

معروف میر ویس تہا قوم غلزائی فرقہ ہوتک سے تدریجاً اپنی قبضہ کو بڑہانے مین مصروف ہوا
اسکا حال یہہ ہی کہ نواحِ قندہار مین رتبہ ارابی اور خانی کا بھلے سی قوم ابدال مین چلا آتا تہا
جب اوس خاندانسی حیات سلطان نے صوبہ دار قندہار سی لڑائی کرکے بادشاہ ایران کو
اپنا دشمن بنایا اور خوف سی بہاگ کر عالمگیر اورنگزیب کے پاس چلا آیا جسنی بارادہ یورش
قندہار بالقصدی منصب اوسکو عطائی کیے حکم دیا کہ تا اختتام مہم دکہن ملتانمین قیام پذیرہو
بعد اخراج حیات سلطان کے بموجب سفارش صوبہ قندہار شاہ ایران کے حکم سی میر ویس
کو سرداری قوم افغانان نواح قندہار عطا ہوئی مگر تہوڑے عرصے مین اوسکی تکبر سے حاکم
قندہار نے ناراض ہوکر بادشاہ کو اوسکی شکایت لکہی شاہ نے میر ویس کو بولا کر چند برد ابسلطنت
مین حاضر رکہا بہر بحصول اجازت حج کرکے قندہار کو واپس آیا اور بدستور اپنا رتبہ پایا اوس وقت
قندہار مین شاہ ایران کی طرف سی شاہنواز خان گرجی صوبہ دار تہا جسکے اپنی ہمقوم
اور قزلباشونکی بہی سپاہ سلطانی مین کثرت تہی یہہ حاکم تندمزاج اور بے انصاف تہا اپنی قوم
کی عزت اور ترقی کا خواہان اور افغان و قزلباشون کو حقارت سی دیکہتا تہا اس سبب سی یہہ
ہردو گروہ اوسکو دلسی نہین چاہتی تہے اتفاقاً اوسی عرصہ مین مدد بلوچستان کیطرف واسطے
انتظام کے حاکم قندہار کو فوج بہیجنی پڑی جب اوسکی اعتباری فوج اس وسیلہ سی علیحدہ ہوئی تب
میر ویس نے قزلباشون کے ساتہہ صلاح ملاکر قندہار پر حملہ کیا اور غالب آکر شاہنواز خان
صوبہ قندہار کو ہلاک کرکے قابض ہوگیا اوس لشکر نے جو صوبہ مہلوک کی حکم سی بلوچستان کو گیا
تہا یہہ حسرت افروز خبر سنکر ہرات اور مشہد کیطرف چلا گیا سلطنت ایران کیطرف سی تین دفع
لشکر آیا مگر فتح مند نہو سکا میر ویس نے حکومت قندہار پر استقلال پیدا کرکی بنوک شمشیر اپنی قبضہ
کو فراخ کرلیا اور دور اندیشی کی نظر سے شاہ عالم بادشاہ کے حضور اپنی برادر زادہ کو بہ

جسنی بمقام سرہند نواح انبالہ مین بادشاہ سی ملاقات حاصل کی شاہ ہند نے نام کیواسطے تین ہزاری منصب اوسکی برادرزادہ اور پنجہزاری خود میرویس کے نام مقرر کرکے قندہار اوسکی سپرد رکہی اس شرط سی کہ خطبہ اور سکہ شاہ عالم کا رہے میرویس عمر رسیدہ آدمی نے تہوڑا عرصہ خود سر حکومت کرکے وفات پائی جسکے بعد

عبدالعزیز خان

اوسکی بہائی نے چہہ برس تک کام روائی کری جب اوسنے بہی سفر آخرت قبول کیا تب

شاہ محمود

پہلا بیٹا میرویس کا جانشین ہوا۔ اور اوسنی بسبب ضعف او بی انتظامی سلطنت ایران اوس مملکت وسیع پر قبضہ کرکی چند عرصہ صفہان مین قیام کیا بعد انتقال شاہ محمود کے۔

شاہ اشرف

بہائی میرویس کا تخت نشین ہوا مگر شاہ حسین صفوی شاہ ایران نے نادر کی سپہ‌سالاری سے ایرانکو غلزائی کی سلطنت سی چہوڑایا اور شاہ اشرف کے پاس قندہار کا صوبہ رہ گیا جب اوسنے بہی جہان فانی سے رحلت کی تب

شاہ حسین

ابن میرویس نے عروس حکومت کو اپنی بغل مین لیکر دیرہ غازیخان کو فتح کرکی تاراج کیا باوجود تسلط خاندان ہوتک غلزائی کابل اور افغانستان مشرقی بدستور سلطنت ہندوستان کے ماتحت تہا افغانستان مغربی مین تو یہہ حال ہو رہا تہا اور ہند مین جب شاہ عالم ۱۷۱۲ء کو فوت ہوا تب معزالدین جہاندار شاہ کا فساد رفع کرکے

فرخ سیر

پوتا شاہ عالم کا بہ مدد سید عبداللہ اور سید حسین ۱۷۱۳ء کو تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کی عہد مین انگریزی عملداری کے درخت اقبال نے ہندوستان کی زمین مین جہڑ پکڑی

فرخ سیر کو سنہ ۱۱۳۱ء مین سیدان مذکور نے قتل کر دیا تب شمس الدین اور رفیع الدولہ
کے تنازعہ کی بعد روشن اختر پوتا شاہ عالم کا

محمد شاہ

کے لقب سی تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کی عہد مین سلطنت بہت تباہ ہوئی افغانستان مشرقی
اور کابل مین صوبہ دار اور فوجداران موقع کو جان بچانی مشکل ہوئی ایسی تباہی کی حالت
مین بلائی نادری نازل ہوئی۔

نادرشاہ ایرانی

اصل مین قوم افشار شاخ ترک سی رضا قلی نام سرخیل ایل یعنی گروہ کوچی اپنے قبیلہ رہ وار
۔ سکنہ خراسان کا بیٹا تھا پیشہ پدری چھوڑ کر غارتگری کرنے لگا اپنی دلاوری اور استقلال
کی شہرت سی جب افغان غلزائی نے سلطنت ایران پر غلبہ کیا تو فوج ایران کا سپہ سالار
ہو کر سلطنت ایرانکو غنیم سی خالی کیا سنہ ۱۱۳۶ء مین بی مروتی اور سنگدلی سی شاہ ایران کو
تخت سی اوتار کر اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور خود بادشاہ بن بیٹھا ایرانکی صفائی کی بعد اوسنی فتح
افغانستان کا ارادہ کیا اور نواح ہرات مین قوم ابدالی افغانانکو ہزیمت دیکر مطیع کیا اور
لشکر ابدالی بھی ہمراہ لیکر واسطی تسخیر قندھار جو دار الحکومت خاندان غلزائی کی تھا متوجہ ہوا شاہ حسین
غلزائی مستعد پیکار ہو کر حصار۔ قندھار۔ مین محصور ہوا۔ اور جب تحصن سے تنگ آیا تو زینت نام
اپنی خواہر بزرگ کو جو کلید عقل اوسکی تھی معہ چند معتبران دیگر نادر کے حضور بھیجکر امان طلب کی
اور امان پاکر بمعیت جملہ سرداران اپنی قوم کے دربار نادری مین حاضر ہو کر عذر خواہ ہوا
اوس دلیر بادشاہ نی سبکو مرہون عنایت کر کے شاہ حسین غلزائی کو معہ اقربا و متعلقان
حکم دیا کہ ملک مازندران مین جا آباد ہو اور قوم ابدالی نواح ہرات سی خانہ کوچ ہو کر ملک
قندھار مین آباد ہون اور بجای اونکی فرقہ ہوتک و توخی غلزائی ہرات کو جانوین اسطرح
نظم و نسق کر کے شہر کہنہ۔ قندھار۔ کو غیر آباد کیا اور اوسکی متصل اپنی نام پر نادر آباد شہر بسایا

بسایا اور ایالت قندہار عبدالغنی خان علیکوزئی افغانکو سپرد فرماکر کابل کی طرف روانہ ہوا۔ اور وہانکا رئیس شاہ درگاہی تہوڑی لڑائی کے بعد مطیع ہوکر حاضر ہوا ۱۷۳۸ء مین کابل پر نادر کا قبضہ ہوگیا اوسنی ایک وکیل محمد شاہ بادشاہ دہلی کے پاس بہیجا تہا جو جلال آباد مین مارا گیا اسی بات پر ہندوستان کی طرف چڑہائی کی ناصر خان صوبہ کابل جو شاہ ہند کیطرف سی پشاور مین مقیم تہا افغانان یوسف زئی وغیرہ کو متفق کرکے درہ خیبر مین فوج نادری کا سد راہ ہوا۔ ایک ماہ چند یوم تک بسبب بندش درہ نادر رکا رہا آخر مسمی ملک سرور قوم اورک زئی افغان نے نادر شاہ کو بارہ ہزار سوار کی ساتہ اوس راہ سی کہ جس راستی امیر تیمور کو ہندوستان لیگئے تہے لنگہاکر ناصر خان کی فوج کی عقب مین پہونچایا وہان صوبہ پشاور اور شاہ ایرانکی باہم خوب لڑائی ہوئی ناصر خان شکست کہاکر زخمی اور گرفتار ہوا چند مدت نظر بند رہا آخر نواح لاہور سی بدستور ایالت پشاور وکابل پر پیشکاہ نادر سے مستحق ہوکر رخصت ہوا ۱۷۳۹ء مین نادر نی دہلی کو لوٹا اور قتل عام کے قریب بیس کروڑ مال لوٹ دہلی تخت فیروزہ لیکر واپس ہوا اور اٹک سی عبور کرکے دریا سندہ تک اپنی سلطنت کی حد قایم کری اسقدر فتوحات اور مال کی خوشی مین دار السلطنت ایرانکو واپس جاتا تہا کہ اوسکی ظلم کے سبب سی لوگون نے تنگ آکر شب یکشنبہ گیارہوین شہر جمادی الآخر سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین محمد خان قاجار ایرانی و موسی بیگ افشار طارمی و کوچہ بیگ افشار وغیرہ معہ چند رفقاء دیگر جو پاسبان سراپردہ شاہی کے تہی نمک بحرام ہوکر وقت نصف شب خوابگاہ نادر

مین داخل ہوی اور بحالت خواب سر نادر شاہ کو جو مسجود سران گردنکشان تہا کاٹکر اوردو مین پہینک دیا۔ شبانگہ سر تخت و تاراج داشت + سحر کہ نہ تن سر نہ سر تاج داشت + بیک گردش چرخ نیلوفری + نہ نادر بجا ماند و نے نادری + اوس وقت احمد خان سدوزئی جو افسر فوج ابدالی ماتحت نادر کے تہا یہہ خبر سنکر بجمعیت تین ہزار سوار دستہ ابدالی مسلح و مکمل سوار

ہوکر تمام رات کہڑا رہا صبح ہوتے ہی گروہ قوم افشار و فتنہ انگیزان قزلباش سے لڑائی
کرکی غالب آیا اور تمام مال و منال لشکر نادری لیکر روانہ۔ قندہار رہوا +

ذکر سلطنت خاندان سدوزئی از ابتدائے ۱۷۴۷ء سنہ ۱۸۰۹ تک اور ہرات مین سنہ ۱۸۴۲ تک

حال اصلیت اور شجرہ نسب قوم سدوزئی کا دوسرے حصہ مین درج ہے +

احمد شاہ ابدالی سدوزئی

بعد تباہی نادر کے سب خزانہ اور مال شاہی اپنی قبضہ مین لاکر روانہ۔ قندہار ہوا وہان پہونچکر
ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت افغانستان پر جلوس فرمایا اور صابر شاہ ایک مجذوب درویش
کی تعلیم سے جسکا وہ بہت معتقد تھا اپنی آپ کو احمد شاہ دُرِ دُران کا القاب دیا اور قوم کا نام
ابدالی سے بدلاکر دُرّانی رکھا افغانون مین سے یہی شخص ہے جسنے افغانستان مین ابتدائے
سلطنت افغانیہ ڈالی ہے سال اول جلوس مین واسطی فتح کابل اور تنبیہ ناصر خان صوبہ پشاور
کابل کیطرف روانہ ہوا غزنین کو ایک حملہ مین فتح کرکے کابل بدون مقابلے لیا ناصر خان
مستعد جنگ ہوا مگر جب کل رعایا افغان اوس سے منحرف ہوکر ہوا خواہ اپنی ہمقوم بادشاہ احمد شاہ
کی ہوئی اور عبدالصمد خان جو عمدہ زمینداران ضلع پشاور سے قوم محمد زئی رئیس دوآبہ و ہشتنگر
تہا ناصر خان بہی بہاگ کر بمقام جلال آباد احمد شاہ کی لشکر مین شامل ہوا تب ناصر خان قوت
مقابلہ مفقود سمجھکر پشاور سے علاقہ چھچھ ضلع راولپنڈی کو بہاگ گیا بموجب حکم احمد شاہ سردار
جہان خان سپہ سالار فوج دُرّانی نے علاقہ چھچھ اور ہزارہ تک اوسکا تعاقب کرکے لاہور
کیطرف نکال دیا بعد انتظام ملک افغانستان اس دلاور بادشاہ نی چھہ حملہ متواتر پنجاب اور ہند پر کئی پہلے
حملہ مین متصل انبالہ فوج شاہ ہند اور شاہ دُرّانی مین لڑائی واقع ہوئی گرچہ نواب قمر الدین خان

وزیر الممالک ہندمارا گیا مگر احمد شاہ بدون کامیابی واپس آیا اور دوسری سال ہرات کو فتح کرکے
اپنی ملک محروسہ کی شامل کیا ثانی حملہ مین لاہور اور ملتان مفتوح کرکی میر منو صوبہ لاہور کو اپنی
طرف سی گورنر پنجاب مقرر کیا تیسری حملہ مین دہلی یا شاہجہان آباد پر قبضہ کر لیا سردار جہان خان
سپہ سالار اور شاہ ولی خان وزیر کو بمعیت جرار لشکر بہیجکر شہر متہرا کو لوٹا اور بہت سا مال غنیمت
لیکر بصلاح عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی دختر محمد شاہ کو اپنی عقد مین لایا اور صبیہ عالمگیر ثانی کو اپنی
فرزند تیمور کا زوجہ بنایا اسطرح رشتہ یگانگی خاندان شاہی تیموریہ سی مضبوط کرکے واپس ہوا
چوتہی حملہ مین بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء پانی پت کی مقام پر بیشمار فوج مرہٹہ کو جنکا دخل
اٹک تک ہوگیا تہا شکست فاحش دیکر مرہٹون کے خونسی میدان جنگ کو لالہ گون کیا اور بیجہ
لشکر مرہٹونکا قتل ہوا۔ پانچوان اور چہٹا حملہ واسطی سرکشان قوم سکہہ کی تہا جنکو درست کرکے پنجاب
سی واپس گیا اور چند سال عیش اور آرام سی دار السلطنت۔ قندہار مین قرار گزین ہوا۔ آخرش
چوبیس برس سلطنت کرکے بعارضہ ناسور بینی جہان فانی سی عالم جاودانی کو رحلت کرگیا اس بادشاہ کی
اوصاف حمیدہ ابتک افغانستان مین مشہور ہین +

تیمور شاہ سدوزئی

احمد شاہ۔ ابدالی کے چار فرزند مشہور بوقت وفات اوسکی باقی تہی تیمور۔ سلیمان۔ سکندر۔
پرویز۔ تیمور سب سی بڑا بیٹا اپنی باپ کی طرف سی ہرات کا صوبہ دار تہا شاہ ولی خان بامی
زئی وزیر الممالک تیمور سی رنجیدہ تہا اس باعث سی وزیر مذکور نی سلیمان شاہ کو تخت
قندہار پر اپنی باپ کا جانشین کیا یہہ خبر سنکر تیمور جو مستحق سلطنت کا تہا بارادہ پیکار روانہ قندہار
ہوا شاہ ولی خان فریب کے راہ سی بدین غرض کہ دہوکہا دیکر تیمور کو کسی حیلہ سی بدون جنگ قید
کرلون ڈیڑہ سو سوار کے ساتہہ بطور پیشوائی روانہ ہوکر بمقام فرہ معسکر تیموری مین داخل ہوا۔
قبل از باریابی تیمور کی حکم اور قاضی فیض اللہ کی تجویز سی شاہ ولی خان وزیر معہ اپنی دو پسران
نوجوان و دو خواہرزادونکی قتل کیا گیا تیمور شاہ وزیر کیطرف سی اطمینان حاصل کرکے قندہار مین

ہوکر تمام رات کہڑا رہا صبح ہوتے ہی گروہ قوم افشار و فتنہ انگیزان قزلباشیہ سے لڑائی کرکی غالب آیا اور تمام مال و منال لشکر نادری لیکر روانہ۔ قندہار ہوا +

ذکر سلطنت خاندان سدوزئی از ابتدائے ۱۷۴۷ء سے ۱۸۰۹ء تک اور پہر مین ۱۸۴۲ء تک

حال اصلیت اور شجرہ نسب قوم سدوزئی کا دوسرے حصہ مین درج ہے +

احمد شاہ ابدالی سدوزئی

بعد تباہی نادر کے سب خزانہ اور مال شاہی اپنی قبضہ مین لاکر روانہ۔ قندہار ہوا وہان پہونچکر ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت افغانستان پر جلوس فرمایا اور صابر شاہ ایک مجذوب درویش کی تعلیم سے جسکا وہ بہت معتقد تہا اپنی آپ کو احمد شاہ دُرِ دُران کا القاب دیا اور قوم کا نام ابدالی سے بدلاکر دُرانی رکہا افغانون مین سے یہی شخص ہے جسنے افغانستان مین ابتدائے سلطنت افغانیہ ڈالی ہے سال اول جلوس مین واسطی فتح کابل اور تنبیہ ناصر خان صوبہ پشاور کابل کیطرف روانہ ہوا غزنین کو ایک حملہ مین فتح کرکے کابل بدون مقابلے لیا ناصر خان مستعد جنگ ہوا مگر جب کل رعایا افغان اوس سے منحرف ہوکر ہواخواہ اپنی ہمقوم بادشاہ احمد شاہ کی ہوئی اور عبد الصمد خان جو عمدہ زمینداران ضلع۔ پشاور سے قوم محمد زئی رئیس دوآبہ و ہشتنگر تہا ناصر خان بہاگ کر بمقام جلال آباد احمد شاہ کی لشکر مین شامل ہوا تب ناصر خان قوت مقابلہ مفقود سمجہکر پشاور سے علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی کو بہاگ گیا بموجب حکم احمد شاہ سردار جہان خان سپہ سالار فوج دُرانی نے علاقہ چہچہ اور ہزارہ تک اوسکا تعاقب کرکے لاہور کیطرف نکال دیا بعد انتظام ملک افغانستان اس دلاور بادشاہ نی چہہ حملہ متواتر پنجاب اور ہند پر کئی پہلے حملہ مین متصل انبالہ فوج شاہ ہند اور شاہ دُرانی مین لڑائی واقع ہوئی گرچہ نواب قمر الدینخان

وزیرالممالک ہند مارا گیا مگر احمد شاہ بدون کامیابی واپس آیا اور دوسری سال ہرات کو فتح کرکے
اپنی ملک محروسہ کی شامل کیا ثانی حملہ مین لاہور۔ اور۔ ملتان۔ مفتوح کرکی میر منو صوبہ لاہور کو اپنی
طرف سی گورنر پنجاب مقرر کیا تیسری حملہ مین دہلی یا شاہجہان آباد پر قبضہ کرلیا سردار جہان خان
سپہ سالار اور شاہ ولی خان وزیر کو بمعیت چہار ہزار لشکر بھیجکر شہر متھرا کو لوٹا اور بہت سامان غنیمت
لیکر بصلاح عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی۔ دختر محمد شاہ کو اپنی عقد مین لایا اور صبیہ عالمگیر ثانی کو اپنی
فرزند تیمور کا زوجہ بنایا اسطرح رشتہ یگانگی خاندان شاہی تیموریہ سی مضبوط کرکے واپس ہوا
چوتہی حملہ مین بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء پانی پت کی مقام پر بیشمار فوج مرہٹہ کو جنکا دخل
اٹک تک ہوگیا تہا شکست فاحش دیکر مرہٹون کے خون سی میدان جنگ کو لالہ گون کیا اور بیحد
لشکر مرہٹونکا قتل ہوا۔ پانچوان اور چہٹا حملہ واسطی سرکشان قوم سکھہ کی تہا جنکو درست کرکے پنجاب
سی واپس گیا اور چند سال عیش اور آرام سی دارالسلطنت۔ قندہار۔ مین قرار گزین ہوا۔ آخر شش
چوبیس برس سلطنت کرکے بعارضہ ناسور بینی جہان فانی سی عالم جاودانی کو رحلت کرگیا اس بادشاہ کی
اوصاف حمیدہ ابتک افغانستان مین مشہور ہین +

تیمور شاہ سدوزئی

احمد شاہ۔ ابدالی کے چار فرزند مشہور بوقت وفات اوسکی باقی تہی تیمور۔ سلیمان۔ سکندر۔
پرویز۔ تیمور سب سی بڑا بیٹا اپنی باپ کی طرف سی ہرات کا صوبہ دار تہا شاہ ولی خان بامی
زئی وزیرالممالک تیمور سی رنجیدہ تہا اس باعث سی وزیر مذکور نی سلیمان شاہ کو تخت
۔قندہار۔ پر اپنی باپ کا جانشین کیا یہہ خبر سنکر تیمور جو مستحق سلطنت کا تہا بارادہ پیکار روانہ قندہار
ہوا شاہ ولی خان فریب کے راہ سی بدین غرض کہ دہوکہا دیکر تیمور۔ کو کسی حیلہ سی بدون جنگ قید
کرلون ڈیڑہ سو سوار کے ساتہ بطور پیشوائی روانہ ہوکر بمقام فرہ معسکر تیموری مین داخل ہوا۔
قبل از باریابی تیمور کی حکم اور قاضی فیض اللہ کی تجویز سی شاہ ولی خان وزیر معہ اپنی دو پسران
نوجوان و دو خواہرزادونکی قتل کیا گیا تیمور شاہ وزیر کیطرف سی اطمینان حاصل کرکے قندہار مین

داخل ہوا سلیمان شاہ کا عذر پذیرا کر کے عفو کیا اور خود مسند آرائی افغانستان ہوا جب ہمراہی آنخان
سپہ سالار کابل کو آیا تو عبد الخالق نامی درانی نے داعیہ سلطنت کر کے فساد مچایا اور لڑائی مین شکست
کہا کر پکڑا گیا اور تیمور کے حکم سی نابینا ہوا اسی ہنگامہ کی خدمات سی خوش ہو کر پاینده خان بارکزئی
کو تیمور شاہ نے خطاب سرفراز خان عطا کیا یہہ بادشاہ اکثر موسم زمستان پشاور مین اور تابستان
کابل مین رہتا تہا فیض اللہ خلیل رئیس پشاور نے بغاوت کر کے معہ اپنی پسر کی قتل ہوا دو دفعہ
اس بادشاہ نے پنجاب پر یورش کر کے سکہونکو نصیحت کری اور ارسلا خان مہمند سکنہ ڈہکا کو بہ
عہد امان قتل کر کے اپنی قول کو داغ لگایا اور فتح خان اتمان خیل طاہر خیلی پس کوہ گہندگر -
فیض طلب خان محمدزئی کی اعتبار پر جب حاضر ہوا تو وہ بہی ہلاک کیا گیا تیمور نے بیس سال سلطنت
کر کی شب ہفتم ماہ شوال ۱۲۰۷ہ ہجری مطابق ۱۷۹۳ء رخت ہستی اس جہان سی اوٹہا لیا اور کابل مین مدفون ہوا

شاہ زمان

تیمور شاہ کی بہت اولاد تہی مگر اونمین سی جو مشہور ہین اونکی تفصیل یہہ ہی +
ہمایون جو سب سی بڑا تہا دوئم محمود سوئم شاہ زمان چہارم عباس پنجم شجاع الملک ششم
شاپور ہفتم حاجی فیروز الدین بعد وفات تیمور کے اوسکا تیسرا بیٹا شاہ زمان امراؤن کی -
صلاح خصوص پاینده خان بارکزئی والد دوست محمد خان کی اعانت سی تخت نشین ہوا
ہمایون - قندہار اور محمود - ہرات کی حاکم تہے یہہ خبر سنکر ہمایون نی اعتراض کیا اور لڑائی کر کے
بہاگا مگر لیہ ضلع دیرہ اسمعیل خان مین نواب محمد خان سدوزئی کی ہاتہہ سی گرفتار رہوا اور شاہ
زمان کی حکم سی اوسکی دونون آنکہین نکالی گئین شاہ زمان سادہ لوح بادشاہ تہا اسکی عہد
مین بارکزئیون نے زور پکڑا پاینده خان بارکزئی مختار کل بن گیا اور خاندان سدوزئی
پر وبال نے قدم بڑہایا یہا ںیونکی بے اتفاقی نی زیادہ تباہی ڈالی پاینده خان کی صلاح سے
اکثر سرداران درانی بہ تہمت سازش ہمراہ شاہ محمود قتل ہوئی اس باعث ارکان سلطنت و
سرداران قوم پاینده خان سی بیزار تہی خصوص رحمت اللہ کامران خیل سدوزئی جسکا خطاب

وفادارخان اور وزیر الممالک تہا زیادہ تر دربی خرابی پاینده خان کی ہوا۔ اور بادشاہ لو اس بات سی کہ وہ شاہ شجاع الملک سی مشورہ کرکے شاہ زمان کو معزول کرنا چاہتا ہے پاینده خان کی قتل پر آمادہ کر لیا ہرچند کہ پاینده خان کو بادشاہ کی مخالف ارادہ کی اطلاع ہو گئے تہی اوسکی فرزندان فتح خان وغیرہ نی گرشتگ اپنی اصلی وطن کیطرف بہاگ جانی کی صلاح بہی دی مگر اوس دلاور سرداری مغروری بیعار سمجہکر یہہ ارادہ ناپسند کیا شاہ زمان نی ناعاقبت اندیشی کرکی پاینده خان ملقب سرفراز خان بارکزئی قمر الدینخان امین الملک ہزار خان غلزائی محمد اعظم خان الکوزئی اسلم خان وغیرہ چند سردار انکو قتل کرا دیا اس دغابازی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کل افغانستان مین فساد مچا فتح خان بارکزئی فرزند کلان پاینده خان مرحوم نی شاہ محمود مادری بہائی شاہ زمان سی متفق ہوکر بہت فوج جمع کرلی اور محمود نی قندہار اور غزنین کو زیر کرکے کابل پر حملہ کیا شاہ زمان پشاور سی یہہ خبر سنکر اوسطرف روانہ ہوا مگر اوسکو نہایت جبری سپہ سالار سی مقابلہ کرنا پڑا۔ اپنی فوج ہراول کی نمک حرامی سی مغلوب ہوکر پکڑا گیا اور درہ جگدلگ مین بہجاکر محمود کی حکم سی آنکہونمین میل پہیر کر نابینا کیا گیا اور وفادار خان وزیر جسنی قتل پاینده خان کی تدبیر کی تہی مع اپنی بہائی کی قلعہ بالاحصار واقع کابل مین قتل ہوا جیسا کیا ویسا پایا شاہ زمان کی کوری کے بعد

شاہِ محمود

فتح خان بارکزئی برادر کلان امیر دوست محمد خان کی تجویز سی تخت نشین ہوا اور اوسنے فتح خان کو وزیر اعظم بناکر شاہ دوست کا خطاب دیا فتح خان نے دوست محمد خان اپنی چہوٹی بہائی کو ہمراہ رکہکر امورات ریاست سکہانی شروع کئی

شاہِ شجاع الملک

نی جو حقیقی بہائی شاہ زمان کا تہا بہ اعانت حافظ شیر محمد خان بامی زئی ابن شاہ ولی خان مشہور وزیر احمد شاہ کی نواح خیبر سی بہت فوج جمع کرکے محمود شاہ پر حملہ لایا اور غالب آکر اوسی

قیدکرلیا اور چاہا کہ بعوض شاہ زمان اپنی حقیقی بہائی کی اوسکو نابینا کرے مگر شاہ زمان نے
اس گناہ کبیرہ سے منع کیا کیونکہ پہلے ہمایون اپنی حقیقی بہائی کی بدلہ مین محمود نے شاہ زمان کو
نابینا کیا جسکا معاوضہ پورا ہوچکا تہا چار سال چند ماہ شاہ شجاع نے باستقلال سلطنت کرکے
عطاء اللہ خان صوبہ کشمیر پر جو باغی ہوگیا تہا چڑہائی کی اور وہان بادشاہ خود مغلوب ہوکر پکڑا گیا
تب محمود شاہ نے قید سے رہائی پاکر افغانستان کو اپنی زیر فرمان کرلیا اور صوبہ ہرات حاجی فیروزالدین
کو عطا کیا اتنی مین شاہ شجاع کشمیر سے رہائی پاکر پشاور اور کابل مین بادشاہی کرنے لگا اب
افغانستان مین گویا دو بادشاہ بن بیٹھے ایک محمود دوسرا شجاع آخر الذکر نے چند عرصہ تک شجاعت
سے محمود کو آوارہ کردیا الا آخر کو بعد بہت سے فسادون کے باعث زور پکڑجانے بارکزیون کے شاہ
شجاع لاچار ہوکر شجاعت کو چہوڑ مستقل جگہہ سے بیدخل ہوا - اور جہان موقع ملا ادہر ادہر حملے کرتا رہا
۱۸۰۳ء مین وزیر فتح خان نے عطا محمد خان صوبہ کشمیر پر اس سبب سے چڑہائی کی کہ وہ شجاع کا ہمراز
اور محمود سے باغی تہا بعد لڑائی کی غالب آکر وزیر فتح خان نے عطا محمد خان کو قید کرلیا اوسکی بہائی
غلام محمد خان نے لاہور مین جاکر حسب مرضی رنجیت سنگہ اپنی چہوٹے بہائی جہاندار خان قلعہ دار اٹک
کو لکہہ بہیجا کہ سکہون پر قلعہ اٹک بیچدو چنانچہ اوسنے ایک لاکہہ روپیہ کی عیوض قلعہ مذکور فروخت کردیا -
۱۸۱۳ء سے رنجیت سنگہ کی قبضے مین اٹک سے شرقی ملک آگیا یہہ خبر سنکے وزیر فتح خان اور دوست محمد
خان استرداد قلعہ اٹک کیواسطی فوج لیکر روانہ ہوئی ۱۸۱۳ء مین رنجیت سنگہ کی تیس ہزار فوج سے
مقابلہ ہوا سکہون نے فتح پائی جب درانی واپس ہوکر کابل کو گئے تو وہان خبر پہونچی کہ نواب عبد الجبار خان
صوبہ دیرہ غازیخان پر شاہ شجاع نے ہمراہی شاہزادہ حیدر حملہ کیا مگر شکست کہائی اس عرصہ مین
خبر آئی کہ فوج شاہ ایران واسطے لینی ہرات کی چلی آتی ہے علاوہ اسکی شاہزادہ کامران نے اپنے باپ
محمود شاہ کو اغوا کرکے اس بات پر آمادہ کرلیا کہ ہرات حاجی فیروزالدین سے لیکر کامران کو
دیجاوے اِن دو مہم کیواسطی وزیر فتح خان بمع دوست محمد خان ہرات کی طرف روانہ ہوا دوست محمد خان
کو جو اوس وقت بہی منصوبہ بازی مین یکتا تہا ہرات مین چہوڑ کر خود وزیر فتح خان و حاجی خان

کا کہ فتح علی شاہ قاجار والی ایران کی تین لاکہہ لشکر سی لڑائی کیو اسطی اگی کو بڑہا اور لڑائی مین فوج
ایران کو شکست دیکر مشہد تک اونکا تعاقب کیا دوسریطرف ہرات کو دوست محمد خان نے مفتوح
کیا بصلاح فتح خان حاجی فیروزالدین کو اس عذر پر کہ اوسنی بوقت آوارگی محمود شاہ کے
اوسکی مدد نہین کری تہی قید کر لیا اور اپنی جبلی طمع سی حرم سرای شاہی کو بہی تاراج کیا اور علاوہ
اس بی مروتی کے یہہ گستاخی کری کہ شاہزادہ محمد قاسم کی بیگم جو خواہر شاہزادہ کامران کی تہی
اوسکا ازاربند قیمتی دو لاکہہ جو شاہزادی نی پوشیدہ کر لیا تہا بواسطہ خواجہ سرایان جبرا دوست محمد خان

نی لے لیا۔ اوس عصمت پناہ نی اپنی بہائی کامران کی پاس وہ شلوار ازاربند کشیدہ بی عزتی اور بی پردگی
کی استغاثہ کی واسطی بہیجدی کامران نے نہایت غصہ ہوکر بدلہ لینی کے واسطی قسم کہائی اور جب
فتح خان نے یہہ ناگوار حال سنا تو اوسنی بہی دوست محمد خان کو بہت ملامت اور تہدید لکہی کہ بوقت پاے
مین تمکو زندہ نہین چہوڑونگا اسی خوف سی دوست محمد خان بہاگ کے محمد عظیم خان کی پاس کشمیر مین چلا
گیا شاہزادہ کامران نی جسکی دلمین پہلے سی ہی فتح خان کے جاہ و اقبال کا حسد تہا اس خیال سی کہ یہہ
بی ادبی نسبت حرم سرای شاہی بصلاح وزیر فتح خان واقع ہوئی ہی ایسی دلاور سردار کو جو بیشمار
فوج ایرانکو ہزیمت دیکر خود بہی زخمی ہوا تہا بمقام ہرات نابینا کر دیا جب فتح خان وزیر بحالت کوری
قندہار مین پہونچا تو محمود شاہ نی شاہ دوست کو اس حال مین دیکہکر بظاہر افسوس کیا یہہ ظلم دیکہکر
قوم بارک زئی خصوصاً پسران پایندہ خان نی نے جو شتر کس صاحب عزم جوان تہی صلاح کری
کہ شاہ شجاع وغیرہ خاندان سدوزئی کا بالکل استیصال کرکے خاندان درانی سی کوئی بادشاہ نہ
بناوین اور سید میر واعظ کہ جو سادات صحیح النسب سی ہی اوسکو افغانستان کا بادشاہ بناکر سب
اطاعت کرین یہہ خبر جب شاہ شجاع نی پشاور مین سنی اور کابل پہونچکر اوس سید بیگناہ کو
قتل کر دیا سکنای شہر کابل اور اوسکی نواح اور افغانان جو اوس سید کے معتقد تہی یہہ حال دیکہہ کر
شجاع سی بالکل برگشتہ ہوگئی اور شورش عظیم برپا کری شاہ شجاع نی ایسی حالت مین استقامت
اپنی افغانستان مین مشکل سمجہکر ۱۸۱۸ء کو سلطنت افغانستان سی بیدخل ہوکر پنجاب کو آیا دوسریطرف

شاہزادہ کامران نے مقام حیدر خیل متصل غزنین وزیر فتح خان کو نابینائی کی سزا تہوڑی سمجھکر بڑی عقوبت اور نا مداترسی کی ساتہہ قتل کرادیا اوسکی قتل ہوتی ہی سب افغانون نے خاندان سدوزئی کو ملک کا دشمن قرار دیکر بغاوت کا جہنڈا بلند کیا محمود اور کامران ادنسی عہدہ برا ہوکی اور ہرات کو چلی گئی وہان چند عرصہ کے بعد محمود نے وفات پائی اور صوبہ ہرات مین کامران حاکم ہوا

حال حکومت قوم بارکزئی

بعد خرابی خاندان سدوزئی سردار پائندہ خان بارکزئی کی بیٹون نے کابل۔ غزنین۔ قندہار۔ پشاور۔ آپسمین تقسیم کیا۔ کابل۔ اور غزنین امیر دوست محمد خان کے حصہ مین آئے کہ جو فی الحقیقت سب کا سرگروہ تہا ان فسادونمین سلطنت افغانستان کی یہہ صورت قائم ہوئی کہ اٹک سی شرقی ملک مع کشمیر رنجیت سنگہ نے دبا لئی اور بلخ شاہ بخارا نے اپنی سلطنت کی شامل کرلی اور امیران ملک سندہ بہی علیحدہ ہوگئی صرف ہرات کامران فرزند محمود شاہ کی قبضہ مین رہی باقی افغانستان پر بارکزئی قابض ہوگئی شاہ شجاع بعد اخراج کی رنجیت سنگہ والی لاہور سےجو اہر کوہ نور چہنواکر ۱۸۱۶ء کو لودیانہ کی چہاونی مین انگریزونکی پاس پناہ طلب آیا سرکار انگریزی نے رحم کرکے چار ہزار ماہواری پنشن اوسکا مقرر کردیا لیکن شاہ شجاع جسکے دماغ مین سلطنت کی بو سمائی ہوئی تہی ہمیشہ ارادہ فتح افغانستان کا رکہتا تہا اس مرادسی بتاریخ ۱۲۔ماہ مارچ ۱۸۳۳ء کو رنجیت سنگہ سی اصلاح ہوکر دونون نے بہ ارادہ فتح افغانستان عہدنامہ تحریر کیا انگریزون نے صرف چار ماہ کا زر پنشن پیشگی دینا کیا علاوہ اسکی اور کسی طرحکا دخل یا شمولیت اُس عہدنامہ مین نکری شاہ شجاع رنجیت سنگہ کی صلاح سی براستہ ملک سندہ امیران سندہ کو سیدہا کرتا ہوا۔ قندہار۔ مین پہونچ گیا شہر۔ قندہار۔ کو فتح کرکے قلعہ کو محاصرہ کر رکہا تہا کہ امیر دوست محمد خان بحشت تمام ایک فوج جمع کرکے قندہار مین آپہونچا کہن دل خان برادران وغیرہ سرداران۔ قندہار۔ بہی محصوری سی نکلکر اوسکے شامل ہوئی۔ شاہ شجاع بعد مقابلہ کی شکست کہاکر ہرات کو گیا مگر آخر کو پہرکر ہندوستان مین واپس آیا۔

حال تسلط سکہان در حصہ شرقی افغانستان

سکہونکی فرقہ سی وہ شخص جسنے شہرت بکڑی رنجیت سنگہ ابن مہان سنگہ تہا یہ صاحب اقبال ۲ نومبر
۱۷۸۰ء مین پیدا ہوا جب چہوٹا تہا تو چیچک اسقدر نکلی کہ زیست کی امید منقطع ہوگئی تہی آخر صحت یاب
ہوا۔ الا اس عارضہ سی ایک آنکہہ جاتی رہی ۱۷۹۷ء مین شاہ زمان بادشاہ کابل نے ملک پنجاب
پر حملہ کیا اور ۱۷۹۹ء مین لاہور سی واپس چلا گیا اوس وقت رنجیت سنگہ نی توپین اوسکی دریاء جہلم
سی نکلوا دین اس خدمت کی عوض مین شاہ زمان نے اوسی اجازت دی کہ تم لاہور پر قبضہ کر لو
اوس عہد مین جیت سنگہ وغیرہ لاہور پر قابض تہی رنجیت سنگہ نی اجازت شاہی کی دعویسی اپنی
اور اپنی ساس کی فوج لیکر لاہور فتح کر لیا روز بروز بنوک شمشیر اپنی ملک کی حدود کو بڑہاتا تہا ۱۸۱۳ء
مین اٹک کا قلعہ افغانونسی خرید لیا۔ ۳ جنوری ۱۸۱۳ء مین شاہ شجاع سی جو افغانستان سی بیدخل ہوکر
آیا تہا رنجیت سنگہ نی ملاقات کری مگر بی مروتی اور طمع کی راہ سی جواہر کوہ نور جبراً اوس سی چہین لیا ایکدفعہ
۱۸۱۸ء مین بذات خود فوج ہمراہ لیکر اٹک سی عبور قلعہ خیرآباد و جہانگیرہ کو فتح کرتا ہوا ۲۰ نومبر کو پشاور
مین پہونچا یار محمد خان بہائی دوست محمد خان تاب مقابلہ نلاکر خیبر کیطرف ہٹ گیا لیکن بعد کو پہر
اُسنے رنجیت سنگہ کے اوسنی پہر پشاور پر قبضہ کرلیا ۱۸۲۱ء مین قلعہ منکیرا اور لیہ فتح کرکے نواب منکیرا
کو ڈیرہ اسمعیل خان کا علاقہ دیا ۱۸۲۳ء مین دوبارہ پشاور کیطرف بصلاح سردار ہری سنگہ نلوا۔
سپہ سالار لشکر روانہ ہوا۔ اور وہان سخت لڑائی ہوئی جسمین پہولا سنگہ اکالی مارا گیا مگر ہری سنگہ کی
دلاوری سی محمد عظیم خان درانی بہاگ گیا اور ۱۷ مارچ ۱۸۲۳ء کو پہر پشاور سکہونکی قبضہ مین آیا
۱۸۲۳ء مین ضلع بنون مین بہی فوج سکہان آئی ۱۸۲۹ء مین سید احمد صاحب نام ایک شخص
ہندوستانی نی جہاد کا جہنڈا کہڑا کرکے علاقہ یوسف زئی ضلع پشاور پر قبضہ کرلیا اوسدن سے مقام
ستانہ واقع دامن کوہ مہابن کنارہ مغربی دریا سندہ مجاہدون کا قرارگاہ بن گیا ۱۸۳۱ء کو وہ سید جسکو
لوگ میانصاحب کہتی تہی بمقام بالاکوٹ ضلع ہزارہ بعد چند لڑائیونکی سکہونکی ہاتہہ سی راہی ملک بقا ہوا

اوسکے بعد افغانستان کا حصہ شرقی جسمین اب پشاور- اور ہزارہ اور دیرہ جات ہی قبضہ سکہان مین تہا مگر سوائی پشاور- کے اور اضلاع مین اونکا مستقل قبضہ اور جہاونی نہین ہوئی پشاور- مین بہی دوست محمد خان کے معاند بہائی سلطان محمد خان کو بدادن علاقہ ہشت نگر- دوابہ- کوہاٹ سکہون نے قابض کیا اسی سلطان محمد خان نے اپنی منصوبہ بازی سی اسیر دوست محمد خان کا ارادہ جہاد ہمراہ سکہان پورہ ہونے دیا رنجیت سنگہ کے حالات سی معلوم ہوتاہے کہ با وجود دانائی او دلاوری کی اوسکو زمانہ آیندہ کا کچہہ فکر نہین تہا اپنی زندگی تک نام کی ٹہرمائی مین ہر طرح ساعی رہا الا ایسا انتظام کوئی نکر سکا کہ بعد انتقال اوسکی کام آتا اٹک- کی غربی اضلاع پر حملہ کرنے سی اوسنی بہت نقصان اوٹہایا سوای خرچ زر کثیر کے ہری سنگہ دلاور سپہ سالار کا جانا کسی اور نقصان سی کم نہین تہا اگر مہاراجہ مآل کار کو سوچتا تو اوسکی ریاست کیواسطی اٹک- یعنی سندہ کا دریا مغربی جانب معقول حد تہی اس نقصان کے سبب سے رنجیت سنگہ کا اپنا مقولہ ہی کہ ہری سنگہ نے میری گلہ مین اوسترہونکی مالا- پشاور- ڈالدیا ہے ❖

حال فوج کشی انگریزان سلطنت کابل

یعنی مغربی افغانستان پر

تا ہنوز ایسا مضبوط سبب جسسی غیر ملک کی ریاست مین دخل دینا مناسب اور ضروری سمجہا جاوے کوئی معلوم نہین ہوا- الا اوس وقت جو امور باعث فوج کشی ہوئی وہ مختصراً درج کئی جاتے مین جب سکہون نے افغانستان شرقی پر قبضہ کرلیا تو دوست محمد خان- پشاور- کو پہر فتح کرنا چاہتا تہا مگر چونکہ اوسکو اکیلا اس مہم مین کامیاب ہونیکی امید نہین تہی اسواسطی شاہ ایران اور بخارا کی بادشاہ سی مددخواہ ہوا- ایران مین بعد وفات فتح علی شاہ کی مرزا عباس کا بیٹا محمد شاہ بادشاہ بنا یہہ نوعمر بادشاہ اپنی باپ متوفی کے ارادہ فتح ہرات کو بدل پورا کرنا مانگتا تہا اور ایسا احتمال گذرا تہا کہ بعد فتح ہرات کی افغانستان پر دریای اٹک تک ایرانیون کا قبضہ ہوجاوی گا اور قبل اسکے ایرانیون نے

شاہ روس کے دباؤ کی سبب سی شاہ انگلستان سی مدد مانگی تہی اور اس مراد سی کہ شاہ ایران
اپنی ملک کو باہر کے غنیمون سی بچا رکہی نہ یہہ کہ افغانون کے ملکون پر حملہ کری انگلستان سی کچہہ زر نقد
اور چند ولایتی افسر واسطی سکہانی قواعد فوج ایرانی کو امداد بہیجی گئی تہی اونسی قواعد سپاہ گری سیکہکر
فوج ایرانی گرچہ روسیونکی مقابلے کی لایق نہین ہوئی تہی الا بہر حال افغانستان والونسی بہتر تہی جب محمد شاہ
نی ارادہ فتح ہرات کیا تو شاہ روس کی اجازت ضرور تہی انگلستان چاہتا تہا کہ شاہ ایران فتح افغانستان
کا ارادہ نکرے الا اوسنی حسب صلاح و ترغیب ایلچی روس مصمم ارادہ یورش ہرات کرکے ۳۵سنہء مین
بدعوی ہرات و کابل و قندہار فوج جمع کری اور چونکہ قبل اسکی باہم روس اور ایران کے
نفاق تہا اور اس یورش کی ارادہ مین ایلچی روس صلاح کار اور متقاضی اس امر کا ہوا بدین باعث یہہ
شبہ تہی کہ روسیونکی مراد کچہہ اور ہوگی اوسی عرصہ مین سرداران قندہار نی جو دوست محمد خان کے بہائی
تہی ایک معتبر اپنا اس پیغام سی شاہ ایران کے پاس بہیجا کہ وقت یورش اس طرف کی ہم تمہاری شامل
ہوکر نادر شاہ کی طرح دہلی تک فتح کرتی ہوئی جاوینگی یہہ وکیل بڑی عزت سی بادشاہ نی رکہا اور عہد
ہمراہ سرداران قندہار منظور کیا گرچہ وزیر شاہ ایران کا ایلس صاحب ایلچی انگلستانی کہتا تہا
کہ یہہ معتبر دیوانہ ہی اصل مین ارادہ ہندوستان پر یورش کرنی کا شاہ ایران کو نہین ہے الغرض ماہ
ستمبر ۳۶سنہء مین شاہ ایران نی ہرات کی طرف اپنا لشکر لیکر کوچ کیا شاہزادہ کامران والی ہرات نی
اپنا وکیل واسطی صلح کی بہیجا اور ایلچی انگلستان نی بہی منظوری صلح کی صلاح دی بلکہ اصرار سی کہا مگر ایلچی
روس کے پہونچ جانی اور مخالف صلاح دینی سی صلح نامنظور ہوکر قلعہ غوریان کو فتح کرکی فوج ایرانی
مقابل ہرات کی خیمہ زن ہوئی اس عرصہ مدت مین دوست محمد خان والی کابل کی صلاح ظاہر
نہین معلوم ہوتی تہی اسواسطی لارڈ آکلینڈ صاحب گورنر جنرل ہند نی میجر سکندر برنس صاحب
کو کابل مین بہیجا کہ امیر کابل کا مطلب دریافت ہو مگر دوست محمد خان کا ارادہ کچہہ اور تہا اوسنی
بسبب پہونچ جانی وکیل ایران کی برنس صاحب کو ایک گول مضمون کا خط دیکر رخصت کر دیا بجواب اوس خط کی گورنر جنرل صاحب ہندوستان نی دوست محمد خان
کو لکہا کہ واسطی صلح ہمراہ رنجیت سنگہ کی سرکار انگریزی مدد مناسب دیوی گی اور تمکو بدستور اپنی ملک مقبوضہ

پر بہی قایم رکہی گئی والا اِس شرط سی کہ افغانستان کے مغربی ملکون سی کچہہ تعلق نرکہو اس خط کا دوبارہ
کوئی جواب نہ آیا اوس وقت ایسا قیاس کیا گیا تہا کہ اس یورش مین ہرات ضرور ایران کی قبضہ
مین آویگی اور سب مغرب کے ملک شامل ہوکر روس کے تابعدار ہوجاوینگی اور پہر ہندوستان قبضۂ
انگلستان کے ساتہہ مزاحمت کرنے کا احتمال تہا اس سبب سی ضرورت معلوم ہوئی کہ مغرب والون کی ہوا
مین کچہہ مداخلت کیجاوی حالانکہ شاہ روس باربار لکہتا تہا کہ اس فساد سی ہماری کچہہ مراد نہین ہے
اور ارادہ ہند کا تو خود ناممکن ہے شاہ شجاع دعویدار اور حقدار تہا سلطنت کابل کا اور ایسا
سمجہا گیا تہا کہ افغانستان کے سب لوگ اوسکی خواہان مین اور اوسکی دوست بہ نسبت بارکزیونکی زیادہ
اور زور آور مین اور نیز رنجیت سنگہ کی جو اوس وقت دوست محمد سے لڑرہا تہا شاہ شجاع کے
ساتہہ دوستی تہی اس خیال پر کہ اگر انگریز شاہ شجاع اور رنجیت سنگہ کی ساتہہ شامل ہونگی تو شجاع الملک
کو آسانی سی افغانستان کے تخت پر بٹہا سکینگے اور تب افغانستان گورنمنٹ ہند کی تابع ہوگا اور ما بین
ہندوستان اور مغربی سلطنتونکی روک ہوگی اس مرادسی ۲۶ - ماہ جون ۱۸۳۸ء کو بمقام لاہور ما بین سہ فریق
یعنی گورنمنٹ انگریزی اور رنجیت سنگہ و شاہِ شجاع کی ایک عہدنامہ تحریر ہوکر ہر سہ کی جانب سی دستخط
لیا گیا اوس عہدنامہ کے روسی ایک فوج انگریزی بنگالہ حاطہ کی دریای سندہ کی طرف روانہ کی گئی اور
وہان اوس سی کچہہ فوج پریزیڈنسی بمبئی کی بہی شامل ہوئی اس مدت کی ما بین محمد شاہ ایرانی ہرات کی تسخیر
مین مصروف رہا چنانچہ ۲۴ تاریخ ماہ جون ۱۸۳۸ء کو حسب تعلیم ایلچی روس کے ایرانی فوج نی ہرات پر بڑے
جوانمردی سی حملہ کیا لیکن بنقصان کثیر اوٹہا کر شکست کہائی اور افغانون نی تلوار اوٹہا کر خندق سی اوترا انکو
دور تک بہگا دیا مگر لشکر ایرانی نے پہر بدستور ہرات کا محاصرہ کرلیا تب ۱ جولائی سنہ مذکور کو مسٹر مکنیل صاحب
ایلچی انگلستان نے کرنیل اسٹاڈہڈ صاحب کو اس پیغام سی شاہ ایران کے پاس بہیجا کہ اگر ہرات پر دست
اندازی ہوگی تو اسمین شاہ انگلستان کی نارضی ہوگی یہہ پیغام والی ایران پر موثر ہوا ۲۴ - اگست کو
اوسنی واپس جانا منظور کیا اور نہم ستمبر ۱۸۳۸ء کو اپنی ملک کو روانہ ہوا لیکن کامران کے ساتہہ اوسنی کچہہ
انتظام صلح و سازش نکیا شاہ روس نے اپنا ایلچی واپس بولا کر اوسکی عوض مین دوسرا ایلچی مقرر کیا اور

عہدنامہ سرداران قندہار نامنظور کرکے انگلستان کو اطلاع لکہہ بہیجی اور چونکہ یہہ امر پانچوین مارچ ۱۸۳۸ء
کو ہوا جب مشہور تہا کہ فوج انگریزی افغانستان کو آتی ہی تو اس سی پایا جاتا تہا کہ شاہ روس کو
فوج سرکار انگریزی سی کچہہ مزاحمت کرنا منظور نہین ہے الغرض انگریزی فوج نی براستہ سندہ و بلوچستان
امیران سندہ کی تمرد کو بزور شمشیر مطیع کرکی ۲۳ فروری ۱۸۳۹ء کو اونیس ہزار تین سو پچاس سپاہی
نی چہہ ہزار فوج شاہ شجاع نے بمقام سیوان سی براستہ درہ بولان قندہار کی طرف کوچ کیا اور بسبب کمی
پانی بہت سی تکلیف اوٹہا کر چہارم ماہ مئی سنہ لہ کو قندہار مین پہونچی وہانکی سردار بہاگ گئی اور ہشتم ماہ
مئی ۱۸۳۹ء کو شاہ شجاع بمقام قندہار دوبارہ تخت افغانستان پر بٹہایا گیا بعد قیام چہہ ہفتہ کے
ایک آراستہ فوج کا براہ راست غزنین کو روانہ ہوا۔ اور سخت مقابلہ کے بعد ۲۳ تاریخ ماہ جولائی
۱۸۳۹ء کی صبح کو سپاہ انگریزی نی دلاورانہ حملہ کرکے دروازہ کو باروت سی اوڑا دیا اور شہر غزنین
تسخیر کیا گیا دوست محمد خان یہہ حال سنکر حیران ہوا۔ اور فوراً صلح کی درخواست کری الا جو شرایط
صلح سرکار انگریزی نی بیان کرین اونکو بسبب زیادہ سخت ہونی کی منظور نکر سکا اور مقابلہ سی عاجز
آکر ترکستان کیطرف بہاگ گیا توپ خانہ اوسکا لیا گیا اور فتحیاب فوج فتح کی ہری بولتی ہوئی
کابل مین داخل ہوئی اور سوای بعضی سرداران قوم غلزائی سب ملک تابعدار ہو گیا بظہور آنا اسکی
جنرل سر جان کین صاحب بعد فتح قلعہ قلات ہمراہی ایک فوج کی اٹک کی راستی ہندوستان کو
واپس گیا اور کچہہ فوج کابل مین واسطی استقلال شاہ شجاع کی چہوڑ دی گئی دوست محمد خان
نی بخارا مین جا کر شاہ بخارا سی مدد مانگی تہی الا والی بخارا نے بجای مدد کی اوسکو قید کرلیا ماہ
اگست ۱۸۴۰ء کو قید سی بہاگ کر اور کچہہ فوج جمع کرکے متصل بامیان اور دوسری دفعہ قریب درہ

غور بند انگریزی فوج سی مقابلہ آرا ہوا مگر دونون دفعہ شکست کہائی تب لاچار ہو کر صرف ایک آدمی
لی ساتہہ کابل مین چلا آیا اور اپنی آپ کو سپرد افسر فوج انگریزی کر دیا اور وہانسی ہندوستانکو
بہیجا گیا جسجگاہ گورنمنٹ ہند سی دو لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن اوسکا مقرر ہو کر لدیانہ مین رہنی کا
حکم صادر ہوا بعد اوسکے افغانستان مین تہوڑی تہوڑی لڑائی ہوتی رہی بماہ اکتوبر براستہ درمیان

کابل اور جلال آباد کی افغانون نے بندکرلیا تب ایکدستہ فوج زیرکمان جنرل سیل صاحب واسطے
کہولنی رستہ کی کابل سے جلال آباد کو بہیجا گیا جنرل مذکور دلاورانہ لڑائی کی بعد جلال آباد مین پہونچ
لیا الا وہان پر محصور ہوگیا اس موقعہ پر افغانستان مین بغاوت کا جہنڈا کہڑا ہوکر ہرطرف فتنہ و فساد
شروع ہوا دویم ماہ نومبر ۱۸۴۱ء کو سر الگزنڈر برنس صاحب شہر کابل کی اندر مارا گیا اگر اوس وقت
لائیر فوج متعینہ کابل۔ اوس مفسدہ کا تدارک کرتا تو اسقدر دشواری پیش آتی مگر دودلی مین پڑجانے
سی وہ وقت ہاتہہ سی جاتا رہا اور پہر محمد اکبر خان خلف دوست محمد خان کی دغا بازو عہدون
پر اعتبار کرنی سی یہہ نتیجہ نکلا کہ ششم ماہ جنوری ۱۸۴۲ء کو جو چار ہزار پانسو لڑنے والے سپاہی اور
بارہ ہزار بہیر کی لوگ کابل سی ہندکیطرف روانہ ہوئی اونمین سی بباعث ٹہنڈی برف اور دغا
محمد اکبر خان کی جلال آباد مین صرف ایک ڈاکٹر صاحب زندہ بچکر یہہ حسرت افزا خبر لائی غزنین
اور قندہار مین بہی فساد ہوا۔ اور طرفہ بیوفائی یہہ کہ صفدر جنگ جسکے باپ شجاع کو انگریز افغانستان
کا مالک بنانے آئی تہی وہ بہی جنرل ناٹہہ صاحب کے لشکر سی قندہار مین لڑا مگر شکست پائی
شاہ شجاع کسی انتظام کے واسطی قلعہ بالا حصار واقع کابل سی نکلکر باہر جاتا تہا کہ دوست محمد خان
کی جانب دارون نی کمین لگاکر اوسپر چند بندوقین چلائین جنمین سے دو اوسکو نازک جگہہ پر لگین
اور فوراً مر گیا اس عرصہ مین بجائی لارڈ آکلنڈ صاحب۔ لارڈ النبرا صاحب گورنر
جنرل ہوکر ہندستان مین آیا اور اوسکی دانست مین بسبب ماری جانی شاہ شجاع کی یہہ مناسب
نظر آیا کہ افغانستانی سلطنت مین کچھہ دخل ندیا جاوی رعایائی ملک کی جسکو چاہی بادشاہ بنالے
لیکن اتنا حکم دیا کہ جنرل پالک صاحب۔ جلال آباد سی اور جنرل ناٹہہ صاحب قندہار سی
جاکر اکبر خان کو کابل سی نکال دین اور قیدیان انگریزیہ کو واپس لیکر گہڑی ہائی متصلہ کو مسمار
کراکر فوج سرکاری واپس چلی آوی چنانچہ ۱۶ ستمبر ۱۸۴۲ء کو بعد کئی لڑائیون کے جنرل پالک صاحب

کابل کو پہونچا اور جنرل ناٹہہ صاحب بہی بعد مسماری و خرابی قلعہ قلات غلزائی و گرشتک۔ و غزنین۔ کابل
مین داخل ہوا صالح محمد خان نے جسکے سپرد محمد اکبر خان کے حکم سی قیدیان انگریزی تہین ہزار نقد اور اکہزار

ماہواری پنشن لیناکرکے سنشر قیدی انگریز جنرل صاحب کے لشکر مین پہونچادی اور محمد اکبر خان کو کوہستان کابل سے پرے تک بھگا دیا گیا اور اسطرح گئی ہوئی بات کو فتح مندی کی نامسے انگریز دوبارہ حاصل کرکے کابل سے واپس ہوئی اور ششم ماہ نومبر ۱۸۴۲ء کو پشاور مین پہونچی بعد ازان دوست محمد خان کو معہ اوسکی سب ہمراہیان کے منظوری شرایط دوستی رہا کردیا اور افغانستان کا یہہ بڑا معاملہ طی ہوا

حال اس جنگ کا جسطرح افغانستان مین مشہور ہے

جسکا بیان اوپر لکھا گیا مگر افغانستان مین اسطرح مشہور ہی کہ جب آمد آمد فوج انگریزی از راہ قندھار افغانستان مین گرم ہوئی اور اسکی ساتہہ آوازہ فوج کشی سکہان از راہ پشاور مشہور ہوا۔ باستماع ان اخبار کی شاعران فضول نے بزبان پشتو اور فارسی اس مضمون کے شعر کہنے شروع کئے کہ مسلمانون تلوار کو ہاتہہ مین پکڑو اور جہاد کرو دونون طرف سے سپاہ مخالف دین حملہ آور ہے اس مضمون شاعرانہ نے لوگون کے دل پر اثر کیا اور علماؤن نے نشان ہای سفید باندہکر وعظ اور ترغیب جہاد کی دہوم دہام شروع کری سبب تعصب مذہبی لوگونکا مزاج خون ریزی کیطرف مائل ہوا اس بواعث سے فوج آمد قندھار کی مقابلہ کے واسطے چودہ ہزار سوار اور تیس ہزار پیدل مسلمان علاقہ سفر نواح غزنین مین جمع ہوی اور بعد سخت لڑائیون کے انگریزون نے شہر غزنین مفتوح کیا اور غلام حیدر خان نے بالاحصار غزنین سی بذریعہ طناب او ترکر قوم وردگ مین جا پناہ لی باوجود فتح غزنین بارہ روز تک افغان انگریزون سے لڑتے رہی اس عرصہ مین شاہ شجاع الملک نے خانان غلزئی اور دیگر سرداران قوم کیطرف خط بہیجکر طلب کیا اور سب کو فہمائش کری کہ انگریزونکو اسملک سے کچہہ غرض نہین ہے صرف میری کمک کیواسطے آئی ہین بعد انتظام کابل پشاور کی رستی ہندوستانکو واپس جاوینگی بلکہ اونکو خوش کرنیکے واسطے یہہ بہی کہدیا کہ بعد فتح کابل خیبر کی رستی پشاور پر حملہ کرکی سکہونسی ہمکو چہڑادینگے یہہ خبر سنکر لوگونکو صرف تسلی ہی نہ ہوئی بلکہ شاہ شجاع کی آنی سی خوشی بہی ہوئی اکثرون نے اوسکی اطاعت قبول کری اور حشری کا لشکر اپنی اپنی گہرونکو گیا ان لڑائیونمین شاخ اندر قوم غلزائی کی بڑی ملک اپنے قوم کی لشکر کے سرگروہ سمیان سکندر خان و بخشی خان و سرانداز خان و عبداللہ خان و بہاول خان تہے اور شاخ ترکی قوم ایضاً مین مرتضی خان اور میرزا خان اور ملکان سلیمان خیل

مہتر موسی و کوت خان تیج اور قوم وردگ سے صدیق نظر خان و اکرم خان اور میر عالم خان بن غنہ تھی اور فارسی بانون کا
سردار محمود خان اور قوم ہزارہ کا جعفر علی اور مجتبیٰ علی افسر تہا بعد رفع فساد زمین شجاع الملک ہمراہی فوج انگریزی کابل کو گیا
اور دوست محمد خان ہمراہی چار سو سپاہی کے کوہستان کی طرف بہاگ گیا اور محمد اکبر خان ولیعہد اوسکا بہی ترکستان کی طرف چلا گیا شیر علیخان اور محمد امین خان
بہاگ کر علاقہ زرمت مین پناہ گزین ہوئی شمس الدینخان اور محمد افضل خان اور سلطان خان قوم غلزائی مین
ترغیب بغاوت کیواسطے بہرتی تہی شجاع الملک نے معرفت خان شیرین خان دوست محمد خان کو حیلہ
اور فریب سے کابل مین طلب کیا اور انگریزون پر اوسکا بطور خود آنا ظاہر کیا جب دوست محمد خان گرفتار
ہوکر ہندوستان کی طرف بہیجا گیا تب قوم بارکزئی اور جبار خیل شاخ غلزائی جو رشتہ دار دوست محمد خان کے
تہی مستعد پیکار ہوئی ڈہائی برس کے آرام کے بعد دفعتاً فساد مچا باعث اس فساد عام کی جو ملک مین مشہور ہے اور مین درج کیے
جاتے ہین اول امیر دوست محمد خان کی گرفتاری سے محمد اکبر خان اور دیگر فرزندان اوسکی ہر قوم مین بطور رسوے
آورہ جاکر مددخواہ اور سرگروہ اس ہنگامہ کے ہوئی دوسرے لوگ مشہور کرتے ہین کہ شاہ شجاع نے عبداللہ خان
اچکزئی و امین اللہ خان تاجک لوگری و مہتر موسی خان و عزیز خان و محمد شاہ خان ملکان غلزائی
و ملا عزیز اخوندزادہ افغانی وغیرہ سران قوم کو بلاکر پوشیدہ کہا کہ انگریز تمہاری گرفتاری کی فکر مین ہین تمکو بہی
گرفتار کر کے مثل امیر دوست محمد خان کے جلاوطن کرینگے اور سبب اس بیوفائی کا یہہ تہا کہ وہ اپنی بے اختیاری
سے ناراض ہوکر سمجہا تہا کہ انگریز حکومت کو اپنی ہاتہ مین رکہینگے بلکہ یہہ بات مشہور ہوگئی تہی کہ حکم سرکار کمپنی کا اور الی
ملک شاہ شجاع کا تیسرا ہے یہہ امر کل افغانون مین اہل غرض لوگون نے مشہور کر دیا کہ انگریزون نے حکم دیدیا ہے کہ عورات
منکوحہ و غیر منکوحہ فاعل مختار مین جسسے چاہین ہین اور چونکہ افغانون مین آزادی عورات مثل قتل ناگوار سخت ہے
اسواسطے گہبرا گئی جو تہا عورات خانگی کی آمد رفت کمپ انگریزی مین باعث زیادہ تر غیرت اور خرابی اور کینہ توزی
اور تنفر طباع مخلوق کے ہوئی دوسرا سبب یہہ کہ شہر کابل مین متصل باغ شاہ ایک خانقاہ سید مہدی آتش نفس کے
مشہور ہے اسمین بدون اطلاع افسران اعلے چند سواران رسالہ انگریزی نے گہوڑے باندہے تہی اس زیارت کے
اکثر باشندگان نواح کابل معتقد تہی جنکو یہہ زیادتی سخت ناگوار گذری ایسے وقت مین محمد شاہ خان جبار خیل
نے ایک روز صبح اوٹھکر مشہور کیا کہ آج رات خواب مین یہہ بزرگ مجلکو کہتا تہا کہ باوجود موجود ہونے اسقدر میری

مرید مسلمانونکی بہ بہی ایسی مزا اسکی بد نفسی ادبی ہوئی ہے اب فوراً تلوار بکڑ کر ان دشمنون کو ملک سے نکال دیو فتح تمہاری ہوگی اس خوشامدانہ بات نے بڑا اثر کیا اور بلوہ شروع ہوگیا اکثر فوج سرکاری کابل مین تباہ ہوگئی سکندر برنس صاحب مارے جانے کی بعد باقیماندہ جو جلال آباد کیطرف روانہ ہوئے تہی انپر محمد شاہ خان وغیرہ خانان غلزائی ہونے اپنی قوم اور دیگر اقوام کا لشکر جمع کرکے بمقام تیزین اور گندمک انگریزی فوج سی بسبب برف پڑنیکی جنگ کرکی غالب ہوئی اور مہتر موسی خان سلیمان خیل نے غزنین کیطرف آکر ہنگامہ شروع کیا اور بہت لڑائیونکی بعد انگریزون سی کہا کہ تم شہر چھوڑ کر کابل یا قندہار کیطرف چلی جاؤ تمہاری مزاحمت نہین کرینگی جب اس اقرار پر اعتبار کرکی انگریزی فوج باہر نکلی تب افغانون نے حملہ کیا اور غزنین مین برف بہت پڑی تہی جسکی سبب سی سپاہ انگریز لاچار ہوگئی اور بہت نقصان اوٹہایا جو قتل سے بچی وہ پکڑی گئی اور قیدیان گرفتار شدہ نی تا روز رہائی بہت تکالیف و سختی اوٹہائی بعد فراغت غزنین کے سب لوگون نے خصوص قوم غلجائی نی کابل کیطرف چڑہائی کی مہتر موسی سلیمان خیل اور سرانداز خان وہاول خان اندڑ اور محمد شاہ خان و عزیز خان جبار خیل اپنی اپنی قوم کی سرگروہ تہی اور اس لشکر کی افسر تہی اور وزیر محمد اکبر خان خلف امیر دوست محمد خان ترغیب دہندہ اور سب کا پیشرو تہا جب شاہ شجاع سردار شجاع الدولہ خان کے منصوبہ سے مارا گیا تب سوای بارکزیونکی ریاست کی لائق کوئی نہین تہا بعد رفع فساد کابل جیسا اوپر لکہا گیا امیر دوست محمد خان رہائی پاکر اپنی ملک مین واپس آیا اور بدستور حکمرانی کرنی لگا اس یورش کے مخالف نتیجہ کے سبب سے انگریزونکا نام افغانستان مین بدنام ہے بعد اس فساد کے ✚

مغربی حصہ مین

بارکزیون کا تسلط رہا الا ہرات ۱۸۴۲ء تک شاہزادہ کامران ابن شاہ محمود سدوزئی کی قبضہ مین تہی اسکو وزیر یار محمد خان علیکوزئی نے ۱۸۴۲ء مین قتل کرکے اپنا قبضہ کرلیا جب وہ مرگیا سردار سید محمد خان اسکا بیٹا اپنا باپ کا جانشین ہوا جب اسکی دماغ مین خلل پڑا اور ملک مین بے انتظامی ہوگئی تب عیسی خان کو ہی ہرات پر قابض ہوگیا جس سے سردار سلطان احمد جان ابن سردار محمد عظیم خان برادر زادہ امیر دوست محمد خان نے باعانت شاہزادہ ایران لی علاوہ افغانستان کی بلخ اور نیز قہندز کو جو بخارا سے جنوب کیجانب کوہ ہندوکش سے شمال دریای جیحون کے کنارہ پر واقع ہے ۱۸۵۰ء مین سردار

محمد افضل خان سبسے بڑی فرزند امیر دوست محمد خان نے بزور فوج فتح کیا اور باوجود ناراضگی رعایا اور فساد
چہوٹے چہوٹی رئیسان میمنہ اور سرپل اور شبرغان ملک پر قبضہ قایم رکہا ہوا ہے امیر دوست محمد خان
والی کابل نے ۱۸۵۵ع کو تازہ عہدنامہ سرکار انگریزی سے کیا جسکا مضمون بسبب طوالت درج نہیں کیا
مختصر مطلب یہہ کہ مین گورمنٹ انگریزی کا ہمیشہ دوست رہون گا اور اوسکے دشمن کو اپنا دشمن سمجہونگا
اور اسیطرح سرکار انگریزی نے بہی رابطہ اتحاد کو اوسکے ساتہہ مضبوط کیا شروع ۱۸۵۶ع مین مسمی عبد الغفور خان
تیمنی کے سردار نے جو ملک غور سے علاقہ تیورہ کا رئیس تہا عداوت خانگی کے باعث سے اپنی ایک رشتہ دار کو
علاقہ فرہ کو قتل کر دیا فرہ کا مضبوط قلعہ قندہار اور ہرات کی راہ مین واقع ہے محمد شریف خان ولد
امیر دوست محمد خان حاکم قلعہ مذکور کو اس بدعت سردار تیمنی سے طیش ہوا اور اوسنے اپنی باپ
دوست محمد خان سے عبد الغفور خان کو سزا دینے کی اجازت چاہی امیر دوست محمد خان نے کچہ
تامل کے بعد اجازت دی جب اس ارادہ کا حال سلطان جان والی ہرات نے سنا تو اوسنے حجت اغذر
کیا اوسکی بی بی جو امیر دوست محمد خان کی دختر تہی معہ اپنی فرزند شاہنواز خان کے ہرات سے
فرہ کو بدین غرض گئی کہ آپسکے خاندان مین لڑائی فساد نہو جب اوسکی ملاقات محمد شریف خان سے
ہوئی تو یہہ خبر مشہور کی گئی تہی کہ امیر صاحب کی دختر کی التماس کے سبب سے عبد الغفور خان پر عفو کیا
چنانچہ اس خبر کے سنتے سے اوس سردار نے اپنی ہمراہیونکو متفرق اور منتشر کر دیا تب محمد شریف خان نے
ناگہان شب کیوقت کوچ کرکے عبد الغفور خان پر حملہ کیا اور اوسکو لاچار بہاگنا پڑا سب ملک اوس کا
محمد شریف خان کے قبضہ مین آگیا عبد الغفور خان اپنی مربی سلطان جان کے پاس چلا گیا شروع
ماہ مارچ مین سلطان جان نے واسطے اعانت عبد الغفور خان کے سبزوار کیطرف جو ہرات اور فرہ
کی مابین ہے کوچ کیا اوسکی ہمراہ آٹہہ ہزار فوج آئین اور تین توپین اور سوا اسکی ملکیہ سپاہ بہت تہی یہہ
سپاہ مقام خلعت گاہ مین پہونچی جو فرہ سے ساڑہی چار میل کے فاصلہ پر ہے اوسوقت سردار سیف خان
نوجوان فرزند امیر دوست محمد خان کا قلعہ فرہ مین تہا اور اوسکی پاس جمعیت یہہ تہی چار کمپنی سپاہ
پیادہ آئین اور دو سو جزائلچی اور دو سو سوار اور چار چہوٹی توپین لیکن دروازے قلعہ کے خانان فرہ کے اختیار مین

تہی بعد محاصرہ اونیس روز کے خانان مذکورین سے خان محمد خان عیدوخیل و جبار خان نورزئی او محمد خان
اچک زئی نے دروازے کہولدئی تب سیف اللہ خان کو سیف چہوڑ کر مجبور قلعہ دیدینا پڑا جو مستورات
قلعہ مین تہین محفوظ رہین اور سپاہ سی ہتہیار لیکر باہر نکالدیا گیا یہہ ناخوش خبر امیر دوست محمد خان
کو بمقام جلال آباد دہونچی اونہون نے فوراً قندہار کی اونچی اونچی آدمیونکو خط لکہکر محمد امین خان کے
اطاعت کا حکم دیا اور خانان جلال آباد - کابل - غزنین اور علاقہ کوہستان کو مع سعادت خان
لال پورہ والا کے تنبیہ کیا کہ اپنی اپنے ہمراہیونکو لیکر نوکری کے واسطے حاضر ہو جاوین اور خود بعد کچہہ توقف
کے جو بیچ نہ سکتا تہا قندہار کیطرف کوچ کیا اور نہم تاریخ جون ۱۸۶۲ء کو گرشک مین پہونچا سولہوین جون کو دریائی
ہلمند سے عبور کرکے بی مقابلہ سیدہا فرہ کو کوچ کیا چند عرصہ سخت محاصرہ کے بعد میر افضل خان حاکم قلعہ نے ۲۰
تاریخ ماہ جون سنہ الیہ کو فرہ امیر دوست محمد خان کے حوالہ کیا بعد حصول اصل مطلب کے امیر دوست محمد خان
نی اپنی جرأت جبلی سے ارادہ تسخیر ہرات مصمم کرکے ہرات کی طرف عنان عزیمت کو پہیرا سلطان جان
کی فوج جو فرہ کو آتی تہی پیچہی ہٹ گئی ۲۰ تاریخ ماہ جولائی کو امیر دوست محمد خان کی فوج نی شہر ہرات
کا محاصرہ شروع کیا ایام محاصرہ مین قریب اور دور غاہبت کچہہ ہوی اور ایک دوسری کی فوج سی آدمی گرفتہ
ہوکر جاتے آتے رہے ابتدا محاصرہ مین امیر دوست محمد خان کی دختر سلطان جان کی بی بی نے جو بہت
لیق تہی وفات پائی اور ششم اپریل ۱۸۶۳ء کو سلطان جان خود بہی فوت ہوا اکثر لوگ اشتباہ
زہر دہی کرتے ہین بعد اوسکی بہی دوست محمد خان اس ارادہ پر قایم رہا کہ ہرات کو مفتوح کرین
عرصہ تک شاہ نواز خان والی ہرات مرحوم کا فرزند دلاوری سی لڑتا رہا لیکن آخر کار ۲۷ ماہ مئی ۱۸۶۳ء
کو امیر دوست محمد خان نی سخت حملہ کیا اور بسبب دغابازی سپاہ قلعہ دار کے ہرات پر تصرف کرلیا اہل قلعہ
خبر تا ہنوز اچہی طرح مشہور نہین ہو چکی تہی کہ بتاریخ نہم ماہ جون ۱۸۶۳ء مطابق ۱۲۸۰ ہجری امیر
دوست محمد خان نے بمقام ہرات وفات پائی بعد اوسکی امیر شیر علیخان جسکو باپ نے ولیعہد کیا تہا حکمران
ہوا شیر علیخان محمد شریف خان کو ہرات مین چہوڑکر خود مع شاہ نواز خان جو بطور نظر بند
قید تہا کابل کو واپس ہوا فی الحال بجای امیر دوست محمد خان اپنی باپ کے امیر شیر علیخان کہی

نشین ہے مگر اور بہائیوں سے مخالفین مین سب سے پہلے محمد اعظم خان والی خوست اور علاقہ کورم نے
شیر علیخان کی حکومت سے اعتراض کرکے دعوی کیا کہ محمد افضل خان جو اوسکا حقیقی بہائی اور سب
فرزندان امیر مرحوم سے بڑا ہے مستحق ریاست اوسکو سمجہنا چاہیے شیر علیخان کو یہ بات ناگوار گذری
جب محمد اعظم خان کہلے بندون باغی ہو بیٹہا تب شیر علیخان نے فرزند ہمراہی محمد رفیق خان نے
فوج کشی کرکے علاقہ خوست و کورم مقبوضہ محمد اعظم خان مفتوح کرلیا اور محمد اعظم خان بسبب نا
اور بیدلی فوج اونسے مقابلہ نکرسکا لاچار جان بچانی فرض سمجہکر سب مال اسباب چہوڑ کر جریدہ و ڈیڑہ سوار کے
ساتہہ علاقہ کوہاٹ سلطنت انگریزی کی حدود مین پناہ طلب آیا میجر ہو جمس صاحب کمشنر
قسمت پشاور نے ملاقات کرکے حسب ایمائی گورنمنٹ پنجاب بہت تپاک سے اوسکی مہمانی کی اور گورنمنٹ
کی منظوری سے بمقام راولپنڈی محمد اعظم خان کی رہایش تا تصفیہ فساد خانگی تجویز ہوئی اور بطور مہمانی اول ڈیڑہ
سو روپیہ روزینہ اور پہر جب سوار کم کردئے تو پچاس روپیہ یومیہ سرکار انگریزی سے واسطے محمد اعظم خان کے
مقرر ہوا تا ہذا الیوم راولپنڈی مین فروکش ہے جب محمد اعظم خان کو شیر علیخان اسطرح آوارہ کرچکا تو
محمد افضل خان کی طرف جو بلخ کا حاکم تہا توجہ کری وہ بہی ترکستان سے کوچ بکوچ کابل کیطرف
چلا آتا تہا بمقام دشت سفید ہردو لشکر ہراول کے مابین چند جنگ واقع ہوئی مگر محمد افضل خان جو
سپہ سالار اور اوسکی فوج بہی آراستہ تہی نبرد آزمائی کی میدان مین مغلوب نہو سکا تب شیر علیخان نے
صلح کا پیغام بہیجا چند شرائط خفیف کے ساتہہ صلح منظور ہوئی اور بمقام مزار شریف ہردو برادران نے
حلف مصحف مقدس کیا کہ ان شرائط کی مخالف کوئی امر نہین کیا جاویگا جب اسطرح عہد بسوگند قوی
ہوچکا تب دوسری روز محمد افضل خان ملاقات کیواسطے اوسکے ڈیرہ پر آیا شیر علیخان نے عہدنامہ
کو برسر طاق رکہکر حلف شکنی کری اور محمد افضل خان کو گرفتار کرکے قید کرلیا اوسکا بیٹا مفرور ہوکر
شاہ بخارا کے پاس مددخواہ گیا اس عہد شکنی سے تمام افغانستان مین شیر علیخان کا بدنامی کے ساتہہ
اعتبار اوٹہہ گیا اور محمد امین خان حاکم قندہار و محمد شریف خان وغیرہ چند برادران شیر علیخان
سے بیزار ہوکر خود مختار بن بیٹہے جنکی اوپر فوج کشی کی طیاری شیر علیخان کررہا ہے دیکہا چاہیے اس

خانگی فساد کا انجام کیا ہو مگر عنوان ناقص معلوم ہوتے ہین کل آمدن افغانستان مغربی کی معہ علاقہ بلخ
محاصل اراضی کے ساتھہ محصول سوداگری وغیرہ ملاکر سالانہ تقریباً ایک کروڑ کی ہے اسمین پچاس لاکھہ تو کابل
قندہار وغیرہ اصلی افغانستان کی اور پچاس لاکھہ ہرات کی معہ توابعات اوسکی اور باقی بلخ وغیرہ گرچہ اراضی
پر کچھہ محصول بہت سخت نہین مگر باجہہ کی بے انتظامی مشہور ہے اور تنقیح حقوق مالکان اراضی کے واسطے صرف
قبضہ شمشیر سے مال سوداگری کی محصول مین زیادہ سخت گیری اور بی تدبیری ہی اگر انصاف کی ساتھہ طرح طرح
محاصلات کا انتظام شایستہ کیا جاوے تو رعایا کی آسودگی سے سوائی رقم آمدن کو بہی مدد مل سکتی ہے واسطے
داد رسائی رعایا حکام افغانستان مغربی کے علاقون مین واسطے فتوی شرعی قاضی مقرر ہین اور گرچہ ظاہر
مشہور یہہ ہی کہ بموجب حکم قران شریف فیصلہ پاتے ہین مگر حقیقت مین جو اوسطرف کی رعایا سی حال سُنا
گیا تو معلوم ہوا کہ قاضیون پر نگرانی حکام کیطرف سی برای نام ہے قاضی جی نے جس طرف سی شکم پوری
کرلی اوسکی مفید مطلب فتوی دیدیا اور اس بہانہ پر اکثر ظلم ہوتا ہے حکام رعایا پرور کو بیدار مغزی چاہئے

حصہ مشرقی افغانستان

کا بعد یورش انگریزان کے بہی بقبضہ سکہان رہا الا جب ۲۷ ماہ جون ۱۸۳۹ء کو رنجیت سنگہ والی لاہور نے وفات پائی
تو سلطنت سکہان کا اوج بہی اوسکے ساتھہ ختم ہوا رنجیت سنگہ کے بعد بیٹا اوسکا کہڑک سنگہ جو
کم ہمت اور سادہ لوح تہا گدی نشین ہوا جسکو کنور نونہال سنگہ نے قید کیا اور خود مالک بن بیٹہا ماہ
نومبر ۱۸۴۰ء مین کہڑک سنگہ مرگیا اور اوسی روز نونہال سنگہ بہی باپ کے جلانیسی فارغ ہوکر شہر کو آتا تہا
ایک دروازہ کی گرنے سی بباعث لگنی ضرب شدید مرگیا اوسکی والدہ رانی چند کور کو شہزادہ شیر سنگہ
ولد رنجیت سنگہ نے جو بصلاح دہیان سنگہ وزیر کے گدی نشین ہوا تہا مروا ڈالا بعد اوسکے ستمبر ۱۸۴۳ء مین شیر سنگہ
خود بہی لہنا سنگہ اور اجیت سنگہ سندہانوالیان کی ہاتہہ سی قتل ہوا اور دہیان سنگہ وزیر بہی اوسی روز مارا
گیا پہر تو فوج خالصہ مین ایسی بے اتفاقی ہوئی کہ جس سکہہ سردارنے اونکو زیادہ تنخواہ اور انعام دینا قبول کیا
اوسنی جسی چاہا مروا ڈالا چنانچہ اسیطرح راجہ سوچیت سنگہ اور راجہ ہیرا سنگہ کنور پشاورا سنگہ
سردار جواہر سنگہ وغیرہ کئی سردار آپسکی لڑائیون مین نوبت بنوبت مارے گئے آخر کار بصلاح رانی جندہ

والدہ دلیپ سنگہ کے راجہ لعل سنگہ توشیخانیہ بعہدہ وزارت مقرر ہوا اور چونکہ اونکو بہی اپنی جان کا
خوف تہا اسلیئے دربار مین مشورت ہوکر انگریزونسی تجویز لڑائی کی ٹہری اور فوج کو حکم ہوا کہ فیروزپور کو کوچ
کری ۲۳ ماہ نومبر ۱۸۴۵ء کو فوج روانہ ہوئی اور خیرہ سری سی خالصہ جی کی فتح بلا سے تی ہوئی دریائی
ستلج سی بہی پار ہوگئے یہہ ناگہانی خبر سنکر بشتاہ لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل ہند سے
۱۳ ماہ دسمبر سنہ الیہ کو ایک اشتہار جاری ہوا کہ جسکا مضمون مختصراً یہہ ہی فوج سکہون نے برخلاف عہدنامہ مورخہ
سال ۱۸۰۹ء دریای ستلج سی بارادہ جنگ عبور کیا اس سبب سی علاقہ این روی ستلج ضبط ہوکر ممالک محروسہ
سرکار انگریزی مین شامل کیا گیا +

حال قبضہ انگریزان

چونکہ افغانستانکی حصہ مشرقی پر تسلط انگریزان بشمولیت صوبہ پنجاب ہوا لہذا مختصراً ذکر ضبطی پنجاب مناسب
نظر آیا جب سکہونکی طرف سی اسطرح ناگہان عہد شکنی ہوی تب جسقدر جلدی سی ممکن تہا نواب گورنر جنرل
اور سپہ سالار ہند نی افواج ضروری کو جمع کرکے مقابلے کا حکم دیا چنانچہ چار لڑائی مفصلہ ذیل ہوئین
کہ اون چارونمین سکہونکو شکست در شکست ہوتی رہی - اول جنگ مُدکی یہہ لڑائی ۱۹ دسمبر ۱۸۴۵ء

کو ہوئی اور ستر ضرب توپ سکہونکی انگریزون کے ہاتہہ لگی دوئم جنگ فیروشہر ۲۱ ماہ دسمبر سنہ الیہ کو یہہ لڑائی
راجہ لعل سنگہ سی ہوئی اور اسمین تہتر (۷۳) ضرب توپ سکہہ میدان مین چہوڑ گئے سوئم جنگ مقام الیوال
جو ۲۸ تاریخ ماہ جنوری ۱۸۴۶ء کو رنجور سنگہ سی ہوا - اور اس لڑائی مین بہت سکہہ دریا مین ڈوب
مری اور پچاس توپ انگریزون کے قبضہ مین آئے چہارم مقام سبراؤن ۱۰ ماہ فروری سنہ الیہ کو
لڑائی واقعہ ہوئی جسمین سکہون نے بالکل شکست پائی سردار شام سنگہ اٹاری والہ بہی اسی لڑائی مین
مارا گیا واضح رہی کہ سکہونکی آپسمین نا اتفاقی اور پہوٹ کی سبب سے انگریزونکو فتح نصیب ہوی ورنہ یہہ
ممکن نہین تہا کہ انگریز باوصف اسقدر قلیل فوج کی ایسی عظیم لشکر پر ایسی جلدی فتحیاب ہوجاتی
الغرض بعد شکست سکہان نواب گورنر جنرل صاحب لاہور مین داخل ہوی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ
ابن رنجیت سنگہ نی سبب اس فساد کا سرکشی فوج سکہان ظاہر کرکے عفو تقصیرات چاہی عذر اور

مقبول ہوکر نہم مارچ ۱۸۴۶ء کو ایک عہدنامہ جدید لکھا گیا جسکی موجب بعوض خرچ لڑائی اور گستاخی
ملک جالندہر دوآب اور کشمیر و ہزارہ معہ دیگر پہاڑی ملکون کے سرکار لاہور سی گورنمنٹ انگریزی نے
لیکر باقی تمام ملک پنجاب دلیپ سنگہ کو چہوڑ دیا گیا اور حسب درخواست والی پنجاب ایک صاحب ریزیڈنٹ
لاہور مین مقرر ہوا - اور چند صاحبان اسسٹنٹ ریزیڈنٹ اضلاع مین واسطی انتظام اور امن کے بہیجی
لئی چنانچہ افغانستان کی حصہ شرقی مین بمقام پشاور جارج لارنس صاحب اور کے بمقام بنون
و دیرہ جات ہربرٹ اڈورڈس صاحب ناظم اور حاکم ہوی بعد اوسکی ۱۸۴۸ء کو ایک بڑا
بلوہ ملک پنجاب مین واقع ہوا - اول تو دیوان مولراج نی ملتان مین فساد کیا اور دو صاحبان
انگریز کو مار ڈالا اور پہر چتر سنگہ نے ملک ہزارہ مین سرکشی کری اور جب پشاور مین بہی سکہہ نے
بغاوت کی تو جنرل جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحبہ نی کوہاٹ مین سلطان
محمد خان بارک زئی کے پاس پناہ لی تہی صاحب موصوف سلطان محمد خان کے محسن اور آزاد کنندہ
یعنی سر ہنری لارنس صاحب کے بہائی تہی سلطان محمد خان نے ننگ افغانی کو داغ لگا کر جنرل
جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحب کو بتاریخ ۳ دسمبر ۱۸۴۸ء سکہوں کے حوالہ کر دیا اور کرنیل سر ہربرٹ اڈورڈس صاحب ملتان کی تسخیر مین بالفعل
تمام مشغول رہی اس بلوہ مین بہی سوای ملتان کے چار بڑی سخت لڑائیان ہوئین کہ جن مین سی ۲۱ فروری ۱۸۴۹ء
کو اخیر لڑائی مین بمقام گجرات سکہوں کو شکست فاحش نصیب ہوئی اور بمقام راولپنڈی - شیر سنگہ
اور چتر سنگہ از خود افسران فوج انگریزی کی حضور حاضر ہو گئی بعد رفعہ فساد ثانی کے بموجب اشتہار مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء
تمام ملک پنجاب معہ حصہ شرقی افغانستان سلطنت انگریزی مین داخل ہوا کمپنی کا ٹہیکہ فسخ ہو کر ۱۸۵۹ء سی ملکہ
کوئین وکٹوریا شاہزادی انگلستان و ہندوستان کی فرمان روائی افغانستان کے حصہ شرقی مین فی زمانہ
دو قسمت اور پانچ ضلع ہین اور ہر قسمت مین ایک صاحب کمشنر اور ہر ضلع مین ایک ایک صاحب ڈپٹی کمشنر
اور چند صاحبان اسسٹنٹ کمشنر اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کام عدالت کرتی ہین کل آمدن سالانہ حصہ مشرقی افغانستان
محروسہ گورنمنٹ انگریزی تقریباً بیس لاکہہ روپیہ کے ہے *

حال انتظام سرحد و اقوام سرکش

واضح ہو کہ حصہ شرقی افغانستان محروسہ گورنمنٹ انگریزی یعنی قسمت ڈیرہ جات اور پشاور کے
مغربی و شمالی حدود کی پہاڑونمین کل آزاد قومین آباد ہین اور انگریزی عملداری سے پہلی وہ لوگ میدانی
ملک کو بطور شکارگاہ تصور کرتے تہی مدت مدیدی کچہہ باعث تعصب مذہبی اور زیادہ تر اپنی جبلی طینت
کے سبب سے اس ملک مین غارتگری اور راہزنی کرتے چلے آئی ہین گورنمنٹ انگریزی نے اونکی حملے
اپنی علاقہ سے صرف اسطرح روکے ہین کہ بوقت وقوع کسی خود بدعت کی اونکی پہاڑونکی اندر فوج بہیجکر اونکو
سرزنش کی گئی اور واسطی آیندہ کے اطمینان امن بزور شمشیر لیا گیا ضلع پشاور - علاقہ یوسف زئی کے
شمالی و شرقی پہاڑونمین قوم حسن زئی اور متعصب وہابی ہندوستانیونکی واسطی جو مقام ستانہ - اور
نواح کوہ مہابن مین مجاہدین بنکر قرارگزین ہوتے ہین چند مراتب فوج کشی ہوی ۱۸۵۸ء مین جب ستانہ پر
بسرکردگی میجر جنرل سر سڈنی کاٹن صاحب یورش ہوئی تو اوسکی بعد قوم اتمان زئی اور قوم جدون
سے عہد لیا گیا کہ پہر ان آوارہ ہندوستانیونکو ستانہ مین آباد نہونے دینگے کہ جس سے رعایا سرکار انگریزی
کو تکلیف پہونچا سکین لیکن ۱۸۶۱ء مین بمقام ملکا علاقہ چملہ کے بیچ بسبب عہدشکنی قوم اتمان زئی و جدون کے
اوس قسم کے ہندوستانیون نے اجتماع کیا اور بیگناہ رعایا سرکار کو تکلیف دینی شروع کری جسکی تدارک کے
واسطی ۱۸۶۳ء مین ایکدستہ فوج کا زیر حکم برگیڈیر جنرل سر نیول چمبرلین صاحب براستہ درہ انبیلہ پہاڑ کے
اندر بہیجا گیا ۲۶ - اکتوبر ۱۸۶۳ء کو بڑی سخت لڑائی ہوی اہل بنیر اور سواتہ نے بہی حملہ واونکی مدد
کری آخرکار بعد بہت سی لڑائیونکی موضع انبیلہ و لعلو و ملکا جلا دیا گیا اور چملہ و بنیر والونسی چند یرغمال
اس اطمینان کیواسطی کہ آیندہ یہ ہندوستانی لوگ وہان قیام نکر سکین لیکر فوج انگریزی واپس آگئی اسیطرح
قوم مہمند بندیالی - و موسی زئی نے جو دریا سواتہ کی کنارہ چپ اور راست کی پہاڑونمین ملحق حدود
سرکاری آباد ہین ہمیشہ سرکاری رعایا کو تا بمقدور تکلیف پہونچانی سے دریغ نہین کیا تہا ماہ جنوری ۱۸۶۱ء
مین اونکی سردار نواب خان نے خود بخود آزمایش کا نتیجہ دیکہکر اطاعت قبول کی ۱۸۶۳ء مین قوم مہمند

شاخ موسی زئی وغیرہ نی بسرکردگی **سلطان خان** فرزند **سعادت خان** لعل پورہ کی بہت
پر بہت جرات سی مزاحمت کی الا ایک دستہ فوج انگریزی نے اونکو پیچھے ہٹاکر پسپا کردیا آخرش
سردار **محمد علیخان** ولیعہد **امیر شیر علیخان** والی کابل نی جاکر **سعادت خان** کو گرفتار کرلیا
اور جہت آیندہ انتظام فساد کیا پشاور اور کوہاٹ کی سرحد پر درہ خیبر سی لیکر مشرق کوہ ختکان
تک قوم آفریدی جنگجو فرقہ آباد ہے ابتدا مین اسکی جانب سی بھی وارداتین بہت ہوتے رہین کئی دفعہ
سرکوبی سی کچھہ سیدہی ہوئی مگر تاہنوز کبھی کبھی پرخاش کہتی ہین وہ درہ جسمین سے کوہاٹ اور پشاور
کا رستہ انکی پہاڑونکے بیچ سی ہے اسمین انکی مزاحمت زیادہ تر موثر ہوسکتی ہے قوم آفریدی کی عادات
مین وخوش خوئی کی ساتہہ ایک دلیری داخل ہے اس قوم سی جنوب کچھہ ضلع کوہاٹ اور اکثر باہر از حد
محروسہ سرکار قوم اورک زئی بستی ہے زیادہ تر ذکر کے لایق اس سرحد پر قوم وزیری ہے جنکا مفصل حال
اس کتاب کے دوسرے حصے کے چوتھے باب مین لکھا گیا ہے قوم وزیری اور بٹنی سی جنوب قوم شیرانی نے
بھی چند عرصہ سرکاری علاقہ سی مزاحمت رکھی مگر فی الحال وہ صاف اور جب مین ضلع دیرہ غازیخان کے
مغربی پہاڑونمین اقوام بلوچ سی قوم مری زیادہ تر فتنہ انگیز ہے **مولف** نی جو قریب ۲ برسال سرحد
پر کام کیا ہے اپنی تجربہ اور لوگونکی عادات سی جو امورات مفید انتظام سرحد معلوم ہوئی اونکو بدون
لکھی چھوڑدینا مناسب نہ سمجھا واضح ہو کہ یہہ آزاد قومین جو ہماری سرحدی پہاڑون مین ہمسایہ مین اکثر
سادہ لوح بعلم لیکن لوز زود رنج ناعاقبت اندیش او رمتعصب ہین اس قسم کے لوگو نسے آشتی زیادہ کار
گر ہوتی ہے مگر بعضی مواقع پر برعکس اوسکی فوراً سرکوبی مطلوب ہے ان اقوام مین عموماً دو قسم کے لوگ مین
ایک وہ قومین جنکی آمد رفت سرکاری علاقہ مین بذریعہ بیوپار وخرید فروخت ضروریات رہتی ہے دوسرے
وہ شعبی جنکی آمدرفت کم یا نہین ہے جب سرکاری علاقی مین باہر کی سرحدی لوگونکی جانب سی کوئی واردات
از قسم سرقہ یا ڈکیتی وغیرہ سرزد ہو توسب سی پہلے عہدہ دار سرکار یکو دریافت کرنا اس امر کا مطلوب ہوتا ہی
کہ مجرم اس جرم کا کون قوم شعبی سی ہی یہہ امر گرچہ اندر پہاڑ کی عیان ہوتا ہی مگر جاسوس کے بیانکی نسبت جبتک
کامل اطمینان چند مختلف بیانون سی نہو سکی اعتبار کم کرنا چاہئی بعضی دفعہ جاسوس خلاف واقع بیان کر دیتے

مین جب یہہ امر محقق ہو چکا کہ فلانی قوم کا مجرم تہا تو اسبات کی تمیز مطلوب ہوتی ہے کہ اُس قوم کی
پہیر کی آمد رفت ہماری علاقی مین ایسی ہے کہ جب اوسکی بندش کیجاوی تو اوس قوم کی لوگ ہماری
دعوی کی ایفا، بذریعہ حاضری مجرم یا واپسی مال مسروقہ یا جیسی انصاف کو مطلوب ہو کر دینگی جب یہہ صورت ہو
تو بذریعہ پیغام اُس قوم کی ملکان کو اطلاع دیجاوی کہ اسقدر میعاد مین مال یا مجرم حاضر کرین اور اگر اپنی تئین بیگناہ
سمجہتی ہین تو میعاد معینہ کے اندر حاضر ہو کر عدالت مین بابت اس الزام کی اپنی صفائی کرائین ورنہ بعد میعاد
مذکورہ کے اوس قوم کی پہیر اور آمد و رفت سرکاری علاقی سی تبتک مطلق بند کیجاوی گی جبتک جرم سی برئیت
نہ حاصل کرو یا دعوی کی ایفا، نہو اگر اوس میعاد مقررہ کے اندر کوئی صورت نکرین تو فوراً اونکی پہیر مسدود
کرکے جو آدمی اوس قوم کا ملی اوسکو بطور یرغمال گرفتار کرکے مال جو پہیر کا ملی قرق کیا جاوی تاوقتیکہ وہ
لوگ دعوی عدالت کو قبول کرکے مال یا مجرم یا معاوضہ مجوزہ حاکم آدا کرین اکثر معاملات مین تجربہ سی یہہ
طریق کارگر ہوا دوسری صورت یہہ ہی کہ جب مجرم اوس قوم کا ثابت ہو جاوے کہ آمد رفت ہماری علاقی مین
کم ہو یا بعد رہی تو بقول جامی (مصرعہ کہ جز جہل بہ جہل نارد شکست + جب جا بہ اُس مجرم کی قوم کا جو
آدمی یا پہیر ملے اوسکو پکڑ کر بطور یرغمال رکہا جاوی اور پہر قوم کیطرف پیغام بہیجا جاوی کہ جبتک تم مال
یا مجرم یا جیسا دعوی عدالت کا ہو تسلیم نہین کروگی تو یہہ مال مقروقہ تمہارا نیلام ہو جاویگا اور یرغمال بہی
بند رہیگا یہہ تجویز آخری گرچہ بعضی حاکم برتتی ہین اور ظاہر مین اس سی فایدہ واپسی مال کا نکل آتا ہی مگر حقیقت
مین مخلوق کو بہی طباع سی غیر موافق اور نیز اوس مشہور سیاست بازی انتظام سلطنت انگریزیسی مخالف ہی کیونکہ
بیخبر اسطرح کی ناگہان گرفتاریسی لوگ طعن دغا دہی اور ظلم کا نسبت عدالت کے کرتے مین جہانتک ہو سکے
اُس قوم ماخوذ کو معقول کرکے پہر خواہ جبراً معاوضہ لیا جاوی مگر اونکو مہلت پیشی عذرات اور صفائی
اتہام ضرور دینی چاہئی تاکہ محروسہ سلطنت انگریزی کی باہر کے لوگونکی دل پر یہہ بات نقش ہو جاوے
کہ عدالت ہای سرکاریکو بوقت انصاف نزدیک سب مخلوق اندر باہر کی یکسان ہے اسبات کا تیقن
ہو جانا باعث نتیجہ نیک کا معلوم ہوتا ہے مگر ملحوظ رہی کہ یہہ صورتین مندرجہ بالا عام مین اور سرحدی
انتظام ایسا نازک ہی کہ ہر مقدمہ و قوعہ مین خاص غور کے ساتہہ انجام ہونا چاہئی جن اقوام کی ساتہہ عہد ہو چکا

ہی اونکی نسبت ہمیشہ بموجب اوس اقرار کی عملدرآمد کیا جاوے وہ عہدہ دار جنہون نے سرحدی انتظام مین تجربہ
لیا اس امر مین متفق ہونگی کہ اگر مجرمان کو ہی کی صرف ذات خاص تک مواخذہ محدود کیا جاوے
تو انتظام سرحد مطلق نہین ہوسکیگا کیونکہ وہ مجرم ایک یا چند شخص مین جب پہاڑ مین جاکر چہپے ہی تو
خاص اونکی ذاتی گرفتاری بہت دشوار ہی اسواسطی اوس مجرم کی کل قوم مواخذہ طلب سمجہنی چاہئی
مگر اسمین اتنا خیال رہی کہ سب سی پہلی مجرم کی اوس شاخ کی آدمی ماخوذ کئی جاوین جنکا تعلق اوس سے
ہو اور اسکی نیکی بدی کا اثر اپنی پر موثر سمجہین اور اوسکی بعد اوس شاخ کی بڑی قوم جوابدہ سمجہی
جاوی تاکہ اس دباؤ ذمہ واری مشترکہ سی وقوع واردات کم ہو اور لوگ سمجہین کہ بہت آسانی کے
ساتہہ سرکاری عدالتین ہم سی مواخذہ اور معاوضہ سخت لیکر اوس فایدہ کی جگہہ جو غارتگری و سرقہ سی
ہوا نقصان پہونچاوینگی واسطی حصول واقفیت شاخ اور قوم ہر ایک فرقہ کے حصہ دویم اس کتاب کا
دیکہو بعض وارداتین کبہی کبہی ایسی سنگین اور نازیبا بسبب جہالت سرحدی لوگونکی وقوع ہوجاتی ہین کہ
جنکی انتقام اور آئندہ کی اطمینان کیواسطی منظوری سوپریم گورنمنٹ قوم مجرم کے پہاڑی ملک کے اندر
فوج لیجاکر اونکو سزا دینی کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ لوگ یہہ سمجہکر عبرت پکڑین کہ سرکار انگریزی صرف آشتی
کی حکمت سی اپنی سلطنت محروسہ کی حفاظت نہین کرتی بلکہ بزور شمشیر معاوضہ لینی کی توفیق رکہتی ہے
الا اسطرحکی فوج کشی بہت احتیاط طلب ہے تاکہ سوای اوس قوم مجرم کی اور لوگ ناحق دشمن نہ بنائی جاوین
اور نیز اوس فرقہ مدعا علیہ اور دیگر اقوام ہمسایہ کو باعث اوس فوج کشی کا محض پاداش جرم اپنی کا
سمجہا جاوے فی الحال ایسی سخت تدارک کی ضرورت کم پیش آتی ہے - جہت روکنی حملہ بیرونی اور انتظام
اندرونی سرکار کیجانب سی اضلاع سرحدمین بمقام پشاور سب سی بڑی چہاونی فوج جنگی معین ہے
جہان میجر جنرل بہی رہتا ہی اور بمقام کوہاٹ - اور بنون - اور مردان - و ڈیرہ اسمعیل خان - اور
راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان مین بقدر ضرورت فوج پیدل و رسوار معہ توپخانہ رہتی ہی اور اضلاع کے
مقامات متصل مین پولیس کا انتظام ہی علاوہ انکی واسطی روک و سرکوبی پہاڑی لوٹیرونکی دہرہ کوہ و
سرحدی مین مواقع مناسب پر چوکیات سپاہ سرحدی مقرر ہین جو وقوع واردات کی خبر پاکر فوراً مجرمان

لوہی کا تعاقب کرتی ہین اور درّہ آمد رفت سارقان کو روک رکہتی ہین تاکہ مجرم گرفتاری سی بچ نہ جاوین یا مال مسروقہ نہ لیجا سکین اس قسم کی جو کیات کو زبان مروجہ **پوست** کہتی ہین اور لا یحتاج علاوہ حاصل ہوتا ہی بشرطیکہ کما ینبغی سرحد کی نگرانی کامل رہی خرچ مشاہرہ افواج اور ملکی ملازمان سرکار و نیز دیگر اخراجات ضروری جو اس حصہ شرقی افغانستا مین ہوتی ہین آمدن اوس ملک سے بہت زیادہ ہے مگر یہہ خرچ کل ہندوستان کی سلطنت کی حساب مین محسوب سمجھنا چاہیے کیونکہ افواج متعینہ سرحد صرف اُس مُلک کی اندرونی ہی حفاظت نہین کرتی بلکہ باہر کے غنیم کی حملہ روکنی کے واسطے ہندوستان کی مغربی دروازہ پر مستعد بیٹھی ہے زمانہ ماضیہ مین اکثر حملے ہندوستان پر اسی راستی باہر کے غنیمون ہی کی آلانی ایحال اسطرح کا خطرہ مغربی جانب سی متخیل نہین ہے اب ہندوستان کی بادشاہ ایسی عیاش اور بےخبر نہین ہین کہ تیمور اور نادر دہلی کے دروازہ کی پاس پہونچین تب شہنشاہ کو بزم چھوڑ کر رزم کا خیال آوی بلکہ قیاس ہوتا ہے کہ کبھی زمانہ آئندہ مین مغربی جانب دو عقلمند بادشاہون کی سلطنت ملحق ہو جاوینگی ؛

موقع سرحد

مُولف کی رای مین پنجاب کی مغربی حد جو سلطنت ہندوستان کی سرحد ہی بہت اچھی موقع پر واقع ہے اگر کبھی وہ زمانہ آوی کہ سلطنت ہند کو مغربی جانب سی غنیم کی یورش کا خطرہ پیدا ہو تو یہہ موقع باتقویت مقابلہ کیواسطی بہت اچھا ہی کیونکہ غنیم مغربی پہاڑون دشوار گذار سی سختی اور تکالیف کا کوفت کیا ہوا جب ہماری سرحد کے قریب پہونچا تو اسطرف کی تازہ دم فوج اور سرنگ کہاٹیون کی بیچ بہ آسانی کامیاب ہوسکی گی دوسری اس موقع پر عند الضرورت پنجاب اور دیگر اطراف میدانی محروسہ سلطنت ہند سی کمک اور رسد اپنی فوج کیواسطی بہت جلد اور بلا تکلیف میسر ہوسکی گی اور غنیم کو مغربی کوہ ملحقہ مین رسد کا بہم پہونچنا اور آرام ملنا نہایت دشوار بلکہ قریب ناممکن کے ہوگا بس سلطنت ہند کی حدود موجودہ کے اندر تقویت کرنی باہر کی ملک گیری سی زیادہ بہ مفید ہے کیونکہ اگر ہم اس سرحد کو چھوڑ کر اور مغرب کو حدود بڑہاوین جنگی بڑہانیکا منشا بالکل گورنمنٹ کا نہین ہے تو ہمارے واسطے بوہ قیس سی مغرب جا کر لمبی رسد اور عدم رسی کمک اور تکلیف راہ کا وہ بال ہوگا جیسا غنیم کو اوس طرف کی آنی سی ہوتا البتہ اگر

ہماری حدود کوہ ہندوکش شمالاً اور کوہ سیاہ جو ہرات سی مغرب جی غرباً ہو جاوی تو ہر باہر کی دشمن کو اس
سرحدی ہی اُس سرحد پہ تا زیادہ دشوار ہوگا گرچہ ان حدود کی اندر چند عرصہ مشکل ہوگا مگر آخر کو ترقی تجارت
جو ایشیا کو جیک اور دیگر ملکون مین بہمائی جاسکتی ہے اور نیز اور امور رفاہ عام سی دنیا کو بڑا فایدہ پہونچی گا
مگر یہہ امر انصاف قبول نہین کرسکتا اور نہ گورمنٹ کو منظور ہی کہ ناحق مغربی ملک پر دخل کیا جاوی الا اگر
اصل حقدار افغانستان عہد شکنی کرین یا کوئی اور غنیم شمالی طرف سی اگر دخیل ہونا چاہی تو تب اور نیز اسملک
پر سلطنت ہند کا زیادہ دعوی ہی کیونکہ زمانہ قدیم مین صوبہ کابل اور قندہار اکثر سلطنت ہند کی ماتحت رہا ہے
تو اُس دعوی کی پیروی گورمنٹ انگریزیہ فی الحال نہین کرنا چاہتے +

اخیر مین ایک فہرست

جو کیات یعنی پوست ہای سرحدی درج کیجاتی ہے جس سی معلوم ہوگا کہ سوای ضلع پشاور اور دیگر چھاونیہای ر
کلان کی صرف پہاڑی سارقان کی سدود کی کیوسطی سلسلہ کوہ کی ملحق کوہاٹ سی لیکر دیرہ غازیخان تک
کسقدر چوکیات اور انمین سپاہی واضح ہو کہ ضلع پشاور کی حدود پر اس سی بہت زیادہ فوج بیرونی چوکیات
مین متعین ہے +

فہرست چوکیات بقید نام ضلع و چوکی و تعداد سپاہ

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب		الوس یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			تعداد پیادہ	تعداد سوار	تعداد پیادہ	تعداد سوار	تعداد پیادہ	تعداد سوار	
۱	کوہاٹ	بہادر خیل	۳۷	۸۳	۰	۰	۳۷	۸۳	
۲	ایضاً	لتمبر	۹	۲۳	۰	۰	۹	۲۳	
۳	ایضاً	ناڑی	۸	۱۶	۰	۰	۸	۱۶	
۴	ایضاً	بانڈا	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۵	ایضاً	لاچی	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۶	ایضاً	گدا خیل	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۷	ایضاً	گومت	۲	۰	۰	۰	۲	۰	
۸	ایضاً	محمد زئی	۲	۱۵	۰	۰	۲	۱۵	
۹	ایضاً	کوتل	۲	۲۲	۰	۰	۲	۲۲	

نمبر شمار	نام ضلع	نام [illegible]	فوج کشادہ پنجاب		الویس یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			[illegible]	جمعیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جمعیت	
۱	بنوں	دہمی	۰	۰	۱۸	۱۰	۱۸	۱۰	
۲	ایضاً	گومتی	۰	۰	۹	۱۴	۹	۱۴	
۳	ایضاً	کورم	۹	۱۰	۲	۰	۱۱	۱۰	
۴	ایضاً	برج باران	۰	۰	۷	۲۳	۷	۱۴	
۵	بنوں	جانی خیل	۵۴	۷۰	۲	۰	۵۶	۷۰	
۶	ایضاً	تجوڑی	۰	۰	۹	۴	۹	۴	
۷	ایضاً	توچی	۰	۰	۷	۱۴	۷	۱۴	
۸	ایضاً	والی	۰	۰	۹	۴	۹	۴	
۹	ایضاً	خیرو خیل	۰	۰	۱۰	۵	۱۰	۵	
۱	ڈیرہ اسمعیلخان	درہ بین	۰	۰	۶	۴۷	۶	۴۷	
۲	ایضاً	امان خیل	۰	۰	۳	۰	۳	۰	
۳	ایضاً	ملازئی	۰	۰	۱۶	۱۲	۱۶	۱۳	
۴	ایضاً	کوٹ نصرت	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۵	ایضاً	ماٹک	۴۲	۴۷	۱۰	۰	۵۲	۴۷	
۶	ایضاً	تنور	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۷	ایضاً	ڈیرا	۰	۰	۸	۷	۸	۷	
۸	ایضاً	کوتل	۱۸	۲۲	۲	۰	۲۰	۲۲	
۹	ایضاً	مرتضی	۰	۰	۹	۸	۹	۸	
۱۰	ایضاً	لونی	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۱۱	ایضاً	زرکنی	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۱۲	ایضاً	درابن	۴۲	۱۲	۲	۰	۴۴	۱۲	
۱۳	ایضاً	شاہ عالم	۰	۰	۸	۸	۸	۸	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	فوج کشادہ پنجاب		الوس یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴	ایضاً	جودھوان	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
۱۶	ڈیرہ اسمعیلخان	کوٹ تگا	۰	۰	۴	۸	۴	۱	
۱۷	ایضاً	گوروالے	۰	۰	۶	۰	۶	۰	
۱۸	ایضاً	دولت والہ	۰	۰	۶	۰	۶	۰	
۱	ڈیرہ غازیخان	لنگیہ	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۱	ایضاً	چوٹی	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۳	ایضاً	ڈدور	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۴	ایضاً	باطل	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۵	ایضاً	نورپور	۰	۰	۸	۲	۸	۲	
۶	ایضاً	ہودی	۰	۰	۱۶	۷	۱۲	۷	
۷	ایضاً	منگروٹہ	۲۴	۵۸	۴	۰	۲۸	۵۸	
۸	ایضاً	جوکہہ بدہو	۰	۰	۵	۰	۵	۰	
۹	ایضاً	دہوواہ	۰	۰	۱۱	۹	۱۱	۹	
۱۰	ایضاً	بہندووا	۸۳	۲۵	۱۸	۰	۱۰۱	۲۵	
۱۱	ایضاً	درگریب	۸۳	۲۲	۳	۰	۸۶	۲۲	
۱۲	ایضاً	استنی	۰	۰	۵	۰	۵	۰	
۱۳	ایضاً	اکرم کاتہول	۰	۰	۱۶	۶	۱۶	۶	
۱۴	ایضاً	لال گوشی	۰	۰	۵	۳	۵	۳	
۱۵	ایضاً	تجتیانی	۰	۰	۱۳	۶	۱۳	۶	
۱۶	ایضاً	محمدپور	۰	۰	۸	۵	۱	۵	
۱۷	ایضاً	بردم کاتہول	۰	۰	۱۷	۶	۱۰	۶	
۱۸	ایضاً	ہرند	۴۹	۴۰	۲	۰	۵۱	۴۰	

دوسرا حصہ صحیح بیان نسب نامۂ افغانان و غیرہ اقوام سکنائی افغانستان قوم وار

پہلا باب در بیان تحقیق نسب افغان و وجہ

تسمیہ افغان و پٹھان و پشتون

اپنی تحقیقات کا نتیجہ لکھنے سے پہلے مناسب لگتا ہے کہ کتاب موسوم مخزن افغانی وغیرہ روایات کا انتخاب جس سے یہ لوگ اپنا نسب نامہ بنی اسرائیل سے ملاتے ہیں درج کیا جاوے۔

واضح ہو کہ مصنف مخزن افغانی نسب نامہ افغان اسطرح لکھتا ہے کہ حضرت یعقوب اسرائیل کے بارہ فرزندوں میں سے یہودا پسر کلان سے افغانوں کی نسل چلتی ہے اور یہودا کے پانچویں پشت میں ساؤل ملقب طالوت بادشاہ بنی اسرائیل پیدا ہوا جو حضرت مسیح کے وجود سے ایکہزار ستانوے برس یعنی زمانہ حال سے دو ہزار نوسو سات برس پیشتر حضرت اشمویل نبی کے فرمانے سے بادشاہ بنی اسرائیل ہوا تھا اسکو اپنا مورث اعلے لکھتے ہیں اسکے آگے

خلاصہ تحریر مخزن افغانی

اسطرح پر ہے کہ جب ساؤل طالوت نے اپنے گناہوں سے استغفار کرکے سلطنت حضرت داؤد پیغمبر کو سپرد کرے اور ارادہ شہادت و جنگ اغیار کیا تب حضرت داؤد کو وصیت کری کہ میری دو زوجہ حرم میں حمل دار ہیں اونسے دو فرزند نرینہ پیدا ہونگے جنکی تاریخ اور اونکی اولاد کی شجاعت تا قیامت صفحہ روزگار پر یادگار رہیگی اور کثرت تعداد میں اونکی ذریات سب طوایف سے راجح ہوگی اور جب طالوت مع

وہ فرزندان خود کفار کے ہاتھہ سی شہید ہوگیا اور حضرت داؤد نے عنان سلطنت اپنی ہاتھ
مین لی تب حسب وصیت ساؤل طالوت کی اُن دو حاملہ عورات کی پرورش اور خبر گیری کما ینبغی کرتے
تاکہ بعد انقضای ایام حمل ایک روز مین دونون سی فرزند نرینہ پیدا ہوئی حضرت داؤد عم نے ایک کا
نام اَرَخیا اور دوسری کا اَرَمیا رکھا اور جب وہ دونو بلوغت کو پہونچی تو پہلوانی اور شجاعت مین
لوئی سبقت میدان مبارزت سی لیگئی مہتر داؤد ؑ نے ارخیا کو وزیر ممالک بنایا اور ارمیا کو اپنی
کل فوج کی سپہ سالاری پر مختار کیا ان ہر دو برادران کے یمن قدوم سی تمام ممالک اور رعایا اور
سپاہ مین رونق اور رفاہیت اور معموری اور آبادی مضاعف ہوئی ان دونون بھایون
کے بھی دو فرزند اولوالعزم پیدا ہوئی آرخیا نے اپنے فرزند کا نام آصف رکھا اور ارمیا نی اپنے
پسر کو افغنہ سے نام زد کیا جب یہہ دونون لڑکے سن رشد اور تمیز کو پہونچی تو آرخیا اور ارمیا مرگئے
اور حضرت داؤد عم نے منصب پدری یعنی وزارت آصف ابن آرخیا اور سپہ سالاری افغان
بن آرمیا کو عطا کرے بعد وفات حضرت داؤد ؑ کے حضرت سلیمان عم پادشاہ ہوا اور
اس نے بدستور آصف اور افغان کو وزیر اور سپہ سالار قایم رکھا تہوڑی مدت مین ضابطہ
آصف ہفت اقلیم مین جاری ہوا اور طنطنہ افغان بر جن و انس تا بہ فغان پہونچا اور سوائی مصلحت
افغان کے کوئی کام نہین ہوتا تھا اور تعمیر عمارت بیت المقدس یا اورشلیم کے افغان کے
سپرد ہوئی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہزارہا ابواب اور حجاب اور دیو افغان
کے سپرد کئے جسنے چالیس برس مین عمارت بیت المقدس کی پوری کرائی اور زبان پشتو افغان
کو دیون نے سکھائی اور بعد وفات حضرت سلیمان کے باقیماندہ کام تعمیر بیت المقدس
افغان نے دیون سے پورہ کرایا اور افغان کے چالیس بیٹے پیدا ہوئے اور اولاد افغان کی
کثرت جمعیت مین اس مرتبہ کو پہونچی کہ کوئی قبیلہ ربع مسکون مین برابر اونکی نہ تھا اور
آصف و افغان تا آخر ایام زندگانی خود بیت المقدس اور ممالک روم اور شام
مین صاحب اختیار امور سلطنت کے تھے اور حل و عقد بنی اسرائیل قبضہ اقتدار ان ہر دو

برادر مین تہا جب دونون بہائی مر گئے تو اونکی بہت اولاد اوس ملک مین آباد تہی مدت
کے بعد جب بخت نصر نے بیت المقدس پر یورش کرکے خرابی کی اور بنی اسرائیل کو
جلاوطن کر دیا تب قبایل ولاد آصف و افغان اکثر کوہ غور اور کوہ فیروزہ اور جبال
خراسان مین اکر آباد ہوئی اور بعضی عرب مین جا بسے جو قوم افغان کوہ غور اور نواح خراسان
مین آباد ہوئی تہے اونکی تعداد مین بہت ترقی ہوی اور کثرت قبایل سی ہمراہ کفار اوس نواح کی متواتر جنگ
کرکے غالب آئی اور وہ پہاڑی ملک غور وغیرہ اپنی قبضہ مین کر لیا اور جو افغان کی قوم عرب مین جا آباد ہوئے
اوسمین سی خالد ابن ولید مشہور ہوا جو بڑا دلاور تہا اور بہت ملک مفتوح کئے اور اوسکو
سیف اللہ کا لقب عطا ہوا جب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
مدینہ منورہ کو ہجرت فرما ہوئے تب خالد ابن ولید کی تحریر سی جو قوم افغان کی کوہ
غور مین آباد تہی اوسکی رؤسای سے چندکس متوجہ مدینہ کے ہوئے اور بزرگترین اوس جماعت
افغنہ کا قیس ابن عیص تہا جسکا سلسلہ نسب مخزن افغانی مین یون لکہا ہی کہ قیس مذکور کا
کرسی نامہ سینتالیسوین پشت ساول ملقب طالوت بادشاہ بنی اسرائیل اور چہل و پنج واسطہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ اور شصت و سہ بحضرت ابوالبشر آدم صفی اللہ ع سی جا ملتا ہے
اور شمار اسطرح لکہا ہے کہ قیس بن عیص بن سلول بن عتبہ بن نعیم بن مرہ بن جلند
بن سکندر بن ثمان بن علین بن بہلول بن سلم بن صلاح بن فارود بن عثم بن
فہلول بن کرم بن عمال بن حذیقہ بن مہال بن قیس بن علیم بن اشمول بن ہارون
بن قمرود بن آلی بن صلیب بن طلال بن لیوی بن عاقل بن تارخ بن ارزند
بن مندول بن سلم بن افغان بن ارمیا بن ساول الملقب بملک طالوت بن

قیس بن عتبہ بن عیض بن رؤیل بن یھودا ابن یعقوب بن حضرت اسحاق
بن مہتر ابراہیم خلیل اللہ الے آخرہ۔ اور وہ جماعت بعد وصول بمدینہ پیغمبر آخرالزمان
پر ایمان لا کر مشرف اسلام ہوئی اور انحضرت نے فرمایا کہ قیس نام عبرانی ہی اور میں عرب ہوں
از روی کرم قیس کا نام عبدالرشید بدلکر رکھا اور فرمایا کہ تم اولاد ملک طالوت سی ہو جسکو
حق سبحانہ تعالے نے قرآن حمید میں بخطاب ملکی یاد فرمایا اسواسطے آیندہ بہتر ہے
کہ تمکو بھی ملک کہا جاوے اونہیں دنوں میں حضرت ختم المرسلین صلے اللہ علیہ
نے واسطے فتح مکہ معظمہ عزیمت فرمائی اور قیس عبدالرشید کو باجمعی از بنی افغان ہمراہی خالد
امیر مقدمہ عسکر ہمایون تعین فرمایا چنانچہ فتح مکہ کی لڑائی میں افغانوں سی کارہائے شایان
تردد نمایان بظہور آئی اور بعضا و کس از قریش بغاوت شعار خاص عبدالرشید کے ہاتھ سے
قتل ہوئی تب پیغمبر صاحب نے خوش ہوکر فرمایا کہ اس شخص کی اولاد سی سلسلہ عظیم پیدا ہوگا
لہٰذا قیامت استحکام دین اسلام کی کرینگی اور استحکام اس قوم کا مثل اوس سخت لکڑی کی ہے کہ جسپہ
بنیاد جہاز کی رکھی جاتی ہے اور اوس لکڑی کو پٹھان کہتی ہیں اور اس سبب سی قیس عبدالرشید
پٹھان کی القاب سی ملقب ہوا اور اوسکی اولاد پٹھان کہلاتی ہے اور قیس عبدالرشید نے
واپس اکر کوہ غور وغیرہ نواح میں دین اسلام کی تلقین کرے اور سب افغان صحیح النسب
اوسکی اولاد سے ہیں +

تمت کلامہ

پس ان روایات سی امور ذیل غور طلب اور تنقیح خواہ ہیں +
اول افغان یھودا ابن یعقوب کی نسل سی ہیں اور ساؤل طالوت بادشاہ بنی
اسرائیل کے اولاد ہیں +
دویم۔ ارخیا اور ارمیا پسران ساول تھے جنکو داود ؑ نے وزیر ممالک اور سپہ سالار بنایا +

سیوم - افغان - مورث اعلےٰ اس قوم کا آرمیا کا بیٹا ساؤل کا نبیرہ حضرت سلیمانؑ بادشاہ کا سپہ سالار تہا +

چہارم - بیت المقدس افغان کے اہتمام سے بنی اور زبان پشتو اوسوقت دیوون نے افغان کو سکہائی اور سلطنہ افغان جن اور انس اور حیوان پر جاری ہوا اور کل اختیار بنی اسرائیل پر اور شام و روم پر افغان کا تہا +

پنجم - اولاد **افغان** اس کثرت سے ہوئی کہ کوئی جنبملہ ربع مسکون یعنی تمام دنیا آباد کا اوسکی برابر نہین تہا +

ششم - جب اولاد افغان کی جلا وطن ہوکر کوہستان غور مین آئی تو سبب کثرت جمعیت او۔ لوگون کو مار کر سب پہاڑ اپنے قبضہ مین کر لیا +

ہفتم - **خالد ابن ولید** جو مکہ مین رہتا تہا وہ بہی افغان ہے اور اسی سبب سے بڑا شجاع اور دلیر تہا +

ہشتم - **قیس** نام سردار افغانان غور کی ۔۔ ۳۰ - پشت مین **ساؤل طالوت** سے اور ۔ ۵۰ پشت مین حضرت ابراہیم **خلیل اللہ** سے کورسی جا ملتی ہے +

نہم - قیس عبد الرشید کو حضرت **خاتم الانبیا** نے ملک کا خطاب دیا اس سبب سے سردار ان افغان کو ملک کہتے ہین +

دہم - پٹہان اوس لکڑی کا نام ہے جسپر جہاز کی بنیاد رکہی جاتی ہی اور آنحضرت نی جنگ مکہ مین کار نمایان کرنیکے سبب قیس عبد الرشید کو پٹہان فرمایا ہی اس باعث سے اوسکی اولاد کی تسمیہ پٹہان کا پایا +

یازدہم - سب افغان صحیح النسب قیس عبد الرشید کی اولاد سے ہین علاوہ اسکے

دوازدہم - ایک ثقہ شخص نے اپنی جہل ورقی مین خود تراشی یہہ بہی لکہہ مارا ہے کہ پشتو کی زبان عہد سلیمانؑ مین افغانون نے اسواسطے ایجاد کرے کہ ہر اجلاس بادشاہ سے پردہ اور راز کی باتین اس زبان مین کرین اور نیز افغانونکو عرب لوگ سلیمانی اسواسطے کہتے ہین کہ

انکی مورث اعلیٰ حضرت سلیمان ع بادشاہ کی مصاحب تہی ؛

تحقیقات مولف ؛

میری سمجہہ مین جہانتک ممکن ہے اس معاملہ کی تفتیش بہت غور کی ساتہہ کی گئی اور ہر طرح کوشش واسطی حصول صحیح بات کی عمل مین آئی دیگر ملکونکی تاریخ خصوص کتاب الٰہی عہد عتیق یعنی توریت زبور وغیرہ سی جنمین حال بنی اسرائیلو نکا بہت وضاحت کی ساتہہ درج ہے روایات مندرجہ بالا کی تصدیق نہین ہوتی بلکہ اکثر برعکس مرادان روایات کی ثبوت مضبوط حاصل ہوتا ہے کہ ایک ہر روایت کی جواب مین جو کچہہ ثبوت حاصل ہوا ہے مفصل لکہا جاویگا الا اوس سے پہلے بیان اصلیت اور سبب ایجاد ان روایات کا مناسب نظر آیا ناظرین باہوش کو معلوم ہوگا کہ بنیاد انکی کتاب مخزن افغانی ہے جو ۱۰۲۰ھ اکہتر تیس ہجری مین جسکو حال تک ڈہائی سو برس گذرا ہی بعہد سلطنت جہانگیر ابن محمد اکبر بادشاہ خانجہان قوم لودی نے بمدد نعمت اللہ ہروی ملازم خود تصنیف کی تہی وہ اپنی کتاب کی مقدمہ مین لکہتا ہے کہ قطب خان اور مست خان ابدال ہمزہ خان توخی وعمر خان کاکڑ وظریف خان یوسف زئی اپنی ملازمان کو افغانستان مین بہیجا اور اونہون نی سلسلہ انساب قوم افاغنہ بوجہ احسن دریافت کرکے تفصیل واقعات انساب ساؤل طالوت سی لیکر قیس عبد الرشید تک بخوبی مشروحاً اسم باسم تحریر کیا پس اس سی پایا جاتا ہے کہ بنیاد اس کتاب کی صرف قطب خان وغیرہ ملازمان خانجہان لودی کی زبان پر قایم ہوئی کیونکہ جو مخزن افغانی مین طبری و مجمع انساب و معدن اخبار احمدی و گزیدہ جہان کشا کا حوالہ لکہا ہے او نمین مطلق اس سلسلہ کا ثبوت قیس عبد الرشید سی اوپر نہین ملتا اور بیان زبانی پر عقل اعتبار نہین کرسکتے خصوص اس سبب سی کہ جب قطب خان وغیرہ دریافت کیواسطی آئی تہی تو اوس زمانہ مین ساؤل ملقب طالوت کی وفات کو ڈہائی ہزار برس سی بہی زیادہ مدت گذر گئی تہی پس قیاس کیونکر قبول کرے کہ اتنی درا

مدت کا صحیح کورسی نامہ اور مشرح حال زبانی دریافت سی حاصل ہوا **قطب خان** وغیرہ ہمراہی تہی مگر
کچھ قطب عالم تو تہی ہی نہین جو کرامت سی معلوم کر جاتی جو شخص اس قوم کی حالات اور راہ و رسم
سی واقف ہی اوسکو معلوم ہوگا کہ زمانہ حال مین باوجود اسکے کہ عقل اور نسب شناسی کی شوق
مین ترقی ہو کوئی آدمی ایسا نہین ہوگا کہ ڈہائی سو برس تک بہی اپنا کورسی نامہ صحیح زبانی بتلا سکے
تو کیونکر ممکن تہا کہ اوس وقت ڈہائی ہزار برس سی بہی زیادہ کا کورسی نامہ زبانی دریافت ہوسکا
اور اگر کوئی ادعا کری کہ کسی کاغذ سی ملا ہوگا تو یہہ ادعا کچھہ وجود نہین رکہتا ایسی قوم مین
جیسا کہ افغان ہے باوجود طرح طرح کی انقلاب زمانہ کی کیا ممکن کہ اتنی پورانے زمانہ کا کوئی نوشتہ
رہا ہو بلکہ کسی اور ہوشیار قوم مین بہی کم ہوگا اور اس امر کا کچھہ ثبوت نہ مخزن افغانی مین ہے
اور نہ اب ملتا ہی باعث اور سبب تصنیف کتاب **مخزن افغانی** جو اوسکی مصنف نی لکہا ہے
اوسکو اس مراد سی یہان لکہا جاتا ہے کہ اوس سی معلوم ہو کہ وہ سبب ایسا تہا کہ جس سی خانجہان
کو غیرت انسانی نی یہانتک آمادہ کیا کہ اوسکو اپنی قوم کی اعلی خاندانی اور خود نمائی خلاف
واقع درجہ تک لکہنی پڑے مگر مین کہتا ہون کہ اپنی قوم کی ایسی نفسانی معاملہ کی واسطی ہرگز
راستی کو نچہوڑنا چاہئی - واضح ہو کہ بعض نقول کتاب **مخزن افغانی** مین سبب تصنیف منہ خطبہ

شاید کاتب لوگ جائی گرفت سمجہکر چہوڑ جاتی ہین مگر اصل مین یہہ سبب واقعی تہا اور جو کتاب مخزن افغانی
غلام حسن خان علی زئی ایلچی سرکار کابل کے معتبر خاندان کی کتب خانہ سی لی آیا اور اوسنی
مجہی ملی اور اب سامنی میرے میز پر پڑی ہے اوسمین یہہ لکہا ہے +

نقل بجنسہ

سبب و باعث تصنیف این کتاب آنست کہ بحضور بادشاہ ولی نعمت ما یعنی **محمد جہانگیر بادشاہ**
ایلچی ایران آمدہ **افاغنہ** را بدیوان منسوب ساخت و از کتاب معتبر ذکر برین سوال وانمودہ
لہ بسمع **ضحاک بادشاہ** ہفت اقلیم رسید کہ در دیار مغرب چند مونثان راہ زنان جبلہ تصرف

اند ضحاک فوج کثیر برای تسخیر آن ولایت فرستاد زنان در جنگ غالب آمدند کار پیش نرفت
بعد از آن ضحاک **نریمان** را با فوج سنگین جرار تعین فرموده بعد جنگهای شدید بر هزار باکره
صلح قرار یافت چون نریمان را وقت بازگشتن نزد کوهستان مقام واقع شد شبی آدم دیو صورت
واهرمن سیرت از کوه بر آمده لشکر را زده زده پراگنده ساخت و با هزاران باکره در یک شب
زفاف نمود چون افواج گریخته باز بهمان منزلگاه رسیدند جمله زنان را حامله یافتند چون
ازین ماجرا بخدمت پایه سریر سلطنت عرضداشت نمودند حکم آمد که آن زنان را در همان صحرا
وکوه یله سازند که در شهرها از نسل آنها فتنه و آشوب برپا خواهد شد گویا افغان از نسل آنها
هستند بنده را از سماع این سخن غیرت دامنگیر شده چند کسان جهاندیده که ذکر آنها در مقدمه
کتاب مرقوم گشته از امرای لشکر خویش برگزیده و بگرد جهان فرستاده یک یک انساب افغانیه
تحقیق رسانیده درجه بدرجه مندرج گردانید **تمت قوله** ہر چند کہ یہہ روایت جو ایلچی ایران نے
عندیت اور حسد سے بابت اصلیت افغانان بیان کرے مطلق غلط اور ایسی بے وجہ معلوم
ہوتی ہے کہ طفلانہ قیاس بھی اوسکے مخالف فتوی دیگا مگر **خانجہان** جیسے عقلمند امیر نے
اوس واہیات کی جواب مین حد سے باہر خود ستائی کرے جب ہم ثابت کر چکے کہ بنیاد مخزن افغانی
کی صرف زبانی ہی اور سبب ایجاد اس ساختت کا ایک خاص باعث مندرجہ بالا تھا نسبت
ہر ایک روایت **مخزن افغانی** جو ثبوت تحقیقات سے حاصل ہوا اوسکو سلسلہ وار لکھا جاتا ہے

اس بحث مین اگر کسی خود پسند صاحب کو کوئی لفظ ثقیل معلوم ہو تو بنظر حق پژوہی معاف فرماوین
کیونکہ **مولف** کو جو کچھ تحقیقات سے نتیجہ حاصل ہوا وہ بلا رعایت قوم لکھا گیا **جواب** امر اول
یہودا ابن حضرت **یعقوب** تک جسکو تین ہزار برس سے زیادہ عرصہ گذرا ہی صحیح کرسی نامہ کا
سلسلہ پہونچانا امر ناممکن ہے اور **ساؤل طالوت یہودا** کی نسل سے نہین تھا جیسا فصل نہم آیتہ
ایک و دو کتاب اول حضرت **شموئیل** پیغمبر جسمین لکھا ہے **ساؤل** ابن قیس بنیامین ولد حضرت
یعقوب کی اولاد سے تھا پس یہہ دلیل کتاب الہی کی ثبوت سے غلط ہوئی **جواب دوم**

کتاب الہی عہد عتیق اور جدید کی دیکھنی سے معلوم ہوگا ارخیا اور ارمیا نام کوئی پسر ساول
طالوت کا نہین تہا اونکی فرزند جنکے نام حضرت شموئیل نبی کی کتاب سی ملتی ہین حسب
ذیل چار کس ہین یوناثان ابیناداب ملکیشوع ایشبوشت جنمین سی تین کس
اول الذکر ساول کے ہمراہ فلسطیان کی لڑائی مین ماری گئی دیکھو فصل اکتیس آیہ دوسی
چھہ تک کتاب اول حضرت شموئیل اور چوتہا ایشبوشت اپنی بستر پر سوتا ہوا مارا گیا
جیساکہ آیہ پانچہ سی ہفت تک فصل چہارم کتاب دوئمین شموئیل مین لکھا ہی فصل نہم آیہ
ایک سی آخر تک کتاب دومین حضرت شموئیل مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد نی اسطرح
دریافت کیا کہ ایک کوئی خاندان ساول طالوت سی باقی رہا ہی جسکو مین بخصوص دوستی
ناثان ابن ساؤل نوازش اور احسان کرون اور صیبا نام غلام خاندان ساؤل
جو تلاش سی واسطی لگانی اس پتہ کی منگایا گیا تہا اوسنی عرض کیا کہ ایک بیٹا لنگڑا یوناثان کا
یعنی نبیرہ ساول طالوت باقی ہے جسکا نام مفیبوشت ہی اور حضرت داؤد نی
مفیبوشت کو طلب کرکے اپنا ہم نوالہ رکہا اور بہت نوازش فرمائی پس جائی غور اور تعجب ہے
کہ اگر حضرت داؤد علیہ السلام کی پاس ارخیا اور ارمیا پسران ساول طالوت وہ
ممالک اور سپہ سالار ہوتی تو اس تلاش کی کیا ضرورت تہی اور یہہ بات ظاہر ہے کہ سردار لشکر
یعنی سپہ سالار حضرت داؤد علیہ السلام کا یوآب پسر صرویا تہا دیکھو آیہ (۱۶)
فصل ہشتم کتاب دوئمین شموئیل نبی پس ثابت ہوا کہ مخزن افغانی کی روایت
بی وجود ہی اور جو اوسمین لکہا ہے کہ ارمیا باپ افغان کا بڑا دلیر سپہ سالار تہا کہ ہر جنگ
سی فتح حاصل کرتا تہا سو اس خود تراش فتح کا کچہہ ثبوت نہین ہی بلکہ فصل بست وسوم آیہ (۸)
سی (۳۹) تک جو اسامی بہادران لشکر داؤد کی لکھی ہے اوسمین ارمیا اور افغان کا نام
نشان بہی نہین جو آب سوم کوئی افغان نام حضرت سلیمان کا سپہ سالار نہین تہا جب
یوآب سپہ سالار حضرت داؤد کو سلیمان نی قتل کرا دیا تب بجائی اوسکے سردار

شک بنا یا وہ پسر تہو یا ذاغ سفر فرمایا دیکہو فصل دویم آیہ (۳۵) کتاب اول ملوک **جواب**
چہارم بیت المقدس کی تعمیر کا حال فصل پنجم لغایت فصل ہفتم کتاب اول ملوک مین بصفحہ شرح
درج ہی اوسمین کہین افغان کا پتہ بہی نہین اور فصل چہارم کتاب مذکور کی آیہ (۱) سی (۶) تک
جو تفصیل سرداران حضرت **سلیمانؑ** درج ہی اوسمین بہی نام نہین ہے اور آیہ (۱۴) فصل
پنجم کتاب موصوف کی دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ ناظر اور سردار اوس گروہ زبدہ کا جو فراہمی مصالح
تعمیر بیت المقدس کے واسطے مقرر ہوئی تہی **ادونیرام ولد عبدا** تہا اور جو لکہا ہے کہ پشتو
دیوتی افغان کو سکہائی یہہ محض لغو گپ ہی اور یہہ الفاظ کہ طنطنہ افغان بر جن وانس و
اہرمنان جاری ہوا اور کل اختیار بنی اسرائیل اور روم وشام افغان کے ہاتہہ مین تہا یہہ صرف
فقرہ بناوٹ ہی اگر افغان نام کوئی شخص بنی اسرائیلون مین ایسا ہوتا تو کیا وجہ ہی کہ اوس کا نام
کتاب الہی یا دیگر تواریخ بنی اسرائیل مین نہ لکہا جاتا اور اس طنطنہ کا ثبوت شاید وہی قطب خان
وغیرہ کی زبان ہے **جواب پنجم** اگر افغان کی اولاد اس کثرت سی ہوئی جیسا **مخزن افغانی**
مین لکہا ہے تو کتاب عہد عتیق مین جہان شمار خانوادہ بنی اسرائیلونکا اسم باسم لکہا ہے اوسمین
نہین تو بنی افغان کا بہی ذکر ہوتا اور کوئی قبیلہ افغانکی نام سی اوسملک مین بہی نامزد ہوتا
کتاب الہی اور **تاریخ شام** کے پڑہنی سی ثابت ہوتا ہے کہ کوئی خاندان بنی اسرائیلونکا
بنی افغان کی نام سی نہین تہا اور جب کہ حقیقت مین کوئی افغان نام کسی خاندان بنی اسرائیلونکا
مورث نہین تہا تو کیونکر بنی افغان ہوتے **جواب ششم** اگر قبول کیا جاوے کہ بوقت حادثہ
بخت نصر شاہ بابل بنی اسرائیلونکی قوم مجروجہ سی فرقہ افغان کوہ غور وغیرہ نواح مین
اگر آباد ہوا اور بباعث کثرت تعداد تمام کوہستانی علاقہ قبضہ مین کرلیا تو روایت یازدہم کی
دیکہنی سی جسمین لکہا ہی کہ تمام صحیح النسب افغان **قیس عبد الرشید** کی اولاد مین سی
ہین یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کثرت التعداد والی افغانون کی اولاد جو قیس عبد الرشید کی آبا واجداد
کی ساتہہ آئی تہی اب کہان ہی اور جونکہ سوای اولاد قیس عبد الرشید جسکی تین فرزندونکی نام

ہر تین بڑی شاخین یعنی سڑبنی و غور غشت و بیتہنی مشہور ہین اور قوم لودی و غلزہی نواسہ یا بیٹنی پسر قیس اور کرڑ رانی یا کرلانی پسر بتنی عبد اللہ اور زمر نیرو سڑہ بن کی اولاد کی سوای اور کوہی فرقہ یا قوم افغانستان یا کسی اور ملک مین پورا نہ کرسی نامہ کی رہی افغان نہین کہلاتے اور نہ افغان ہین تو پس جواب اس سوال کا سوائی اسکے اور کچہہ نہین ہوگا کہ قیس عبد الرشید کی نسل کی سوا ہی باقی افغانان اوسکی ہمراہی کی اولاد کو وہ غور ہضم کر گیا مگر حقیقت یہہ ہی کہ اور کوئی تہا ہی نہین اس سی واضح ہوا کہ یہہ روایت بہی غیر صحیح اور خود تراش ہی **جواب ہفتم** عرب کی تاریخ دیکہنی سی بلا کسی شبہ کے ثابت ہوگا کہ **خالد ابن ولید** خاندان قریش سی تہا مگر چونکہ وہ ایک بڑا شجاع اور دلیر سردار تہا اور اوسکا نام دیار مغرب مین باعث فتح شام وغیرہ بہت مشہور رہی اسواسطی صاحب **مخزن افغانی** نے اوسکو افغان قرار دیا کیونکہ اوسکا مطلب یہہ تہا کہ پیغمبر اور بادشاہ اور مشہور امیر افغانوں کی مورث بنانی سی فخر اور زلہ ہو کر ایلچی ایران کی لغو اعتراض پر خود ستائی غالب آوی گی اسی وجہ سی **خالد ابن ولید** کی بہت بڑہ کر طول صفت لکہی ہی حالانکہ وہ صاف قریش ہے مگر **مخزن افغانی** کی تحریر کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ابتک اکثر جاہل افغان اپنی آپ کو **خالد ولید** کی نسل سی سمجہتی ہین قیاس چاہی کہ اگر **خالد** مشہور سردار عرب کا افغان ہوتا تو اوسکی خاندان یا خود اوسکو عرب مین بہی کوئی افغان کہتا **جواب ہشتم** اوپر کی جوابات سی معلوم ہوگا کہ سلسلہ اس نسب کا (۳۷ اور ۵۳) پشت تک ساختہ ہی اور ساٸینہ نسب نامہ ساؤل سے جو کتاب عہد عتیق مین متفرق جگہہ **حضرت ابراہیم خلیل اللہ** تک لکہا ہی کرسی نامہ مندرجہ **مخزن افغانی** کا ابطال معلوم ہوتا ہے اور ساؤل طالوت کو **حضرت محمد مصطفی صلعم** کی زمانہ تک جنکا ہم عصر **قیس عبد الرشید** بیان کیا جاتا ہی سولہ سو برس سی کچہہ زیادہ عرصہ گذرا ہے سو یہہ (۳۷) پشت اسقدر دراز عرصہ کیواسطی تہوڑے ہین اور نیز بدون روایت **مخزن افغانی** جسکا حال اعتبار اوپر لکہا گیا کوئی ثبوت قابل تسلیم نسبت اس کرسی نامہ کی نہین ہے **جواب نہم** تاریخ

عرب کی دیکھنی سی اور نیز وقایع حضرت ختم المرسلین کے پڑہنی سی جو ایک معتبر کتاب حبیب السیر
مین مفصل درج ہین کہین قیس عبدالرشید کا نام زمرہ مہاجرین یا انصار آنحضرت مین درج
نہین معلوم ہوتا اور نہ کچھ ثبوت ہے کہ ملک کا خطاب جناب نبوی علیہ الصلواۃ والسلام نے
عطا فرمایا ہم پوچھتی ہین کہ اگر بالفرض محال تھا تو نکو ملکی کا خطاب حضرت خاتم الانبیاء کے
فرمودہ سی ہے ملیار اور اوان وغیرہ ہندکی قومون مین جو اکثر معتبران دیہہ کو ملک کہا
جاتا ہی تو اونکو یہہ خطاب کسنی دیا جیسا کہ اب ہماری عصر مین ملک فیروز ملیار ملک
جلو ملک شرفو وغیرہ ملیار اور ملک فیضا روغیرہ اوان ملک کہلاتی ہین تو
کیا کل کو یہہ بہی ادعا کرینگے کہ ہماری مورثان کو بہی پیغمبر صاحب نی خطاب دیا تہا پس
اس نظیر سی معلوم ہوگا کہ لفظ ملک ایک رسمی تعریف سفید پوشان دیہہ یا قوم کیواسطی ہے جیسا کہ
کسی علاقہ مین نمبردار یا چودہری یا مقدم کہتی ہین ہر کسی ملک مین ملک بولا جاتا ہی مراد ان الفاظ
کی ایک ہی ہے اور غالباً لفظ ملک کا مالک کا اختصار ہی یعنی وارث یا سرگروہ گانو کا اور قیاس
ہوتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کی عہد سی یہہ لفظ چلا ہی اوس سی پہلی کسی تاریخ مین معتبران دیہہ
اور قوم کی واسطی ملک کا لفظ نہین دیکھنی مین آیا اوسکے بعد اکثر غلامان ترک وغیرہ سرداران کو
بہی ملک کہتی تہے جیسے تاریخ فرشتہ کے پڑہنی سی معلوم ہوگا کہ یہہ لفظ ملک کا اکثر امیران وملازمان
غیر قوم افغان کو [illegible] ہند کی دربار مین کہا جاتا تہا پس اسکی خصوصیت کچھ افغانون کیواسطی نہین ہے
اور جو ساؤل طالوت کو [illegible] قرآن حمید مین بخطاب ملک یاد فرمایا گیا ہی وہ لاکہر [illegible] کی ساتہ
ملک سی مراد بادشاہی اوس معاملہ کو علیحدہ سمجھنا چاہئی جو آپ دہہم لغات عرب دیکھنی
سی یقین ہوگا کہ کسی لکڑی کا نام پٹھان نہین ہی اور بالفرض اگر لکڑی کا نام ہو بہی تاہم
کچھ ثبوت نہین ہی کہ آنحضرت نی قیس عبدالرشید کو پٹھان کا القاب دیا واقعات
نبوی کی دیکھنی سی معلوم ہوتا ہے کہ جناب ختم المرسلین کی عادات شریف مین یہہ بات
داخل نہین تہی کہ دنیادار بادشاہونکی طرح دنیاوی خطاب یا القاب کسیکو عطا فرماتوین قطع

نظر رسکے ہر اہل بصر کو معلوم ہوگا کہ افغانونکو اہل ہند یعنی دریاے سندکی مشرقی ملکونکی لوگ پٹھان کہتی ہین خود افغان افغانستان کی اور مغربی ملکونکی لوگ کوئی پٹھان نہین کہتا پس خیال کروکہ اگر لفظ پٹھان عطیہ جناب نبوی ہوتا تو مغربی طرف سی آتا اور تبرکاً یہہ لوگ خود پٹھان اپنی آپ کو کہتی نہ کہ ہندوستانی زبانسی اسکی بنیاد پیدا ہوتی اور عرب کے لوگ بہی جس ملک سی انکو القاب عطا ہوا تہا پٹھان کہتی نہ کہ سلیمانی اب ہماری عصر مین سند دریاسی مشرقی طرف کی لوگ اکثر پشتو دان آدمیونکو جو افغانستان سی جاتی ہین روہلہ اور راشہ کہتی مین لفظ روہلہ سی مراد ہے روہ ملک کی رہنی والے لوگ اور لفظ راشہ بعض افغانونکی تواضع اور تکریم اور خوشا . درآمد اور دارمد کا لفظ ہی جب ایک دوسری کے مکان پر جاتا ہی تو کہتی ہین کہ رَاشہ یعنی آئی اور رَاشہ مخفف ہر کلہ رَاشہ کا ہے تو کیا چند پشت کی بعد کوئی یہہ ادعا کرسکے گا کہ ہمکو روہلہ یا راشہ کا خطاب کسی پیغمبر یا غوث نے دیا تہا اسیطرح لفظ پٹھان کی نسبت بہی ادعا نہین کرنا چاہئی +

وجہ تسمیہ پٹھان

قابل اطمینان معلوم نہین ہے مگر اسمین ذرہ بہی شک نہین کہ اسکی بنیاد ہندی زبان ہے تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی کہ عہد سلاطین اسلام مین جب اول دفعہ یہہ لوگ ہند کو آئی تو بلدہ پٹنہ مین آباد ہوئی تہی اس سبب سی اہل ہند انکو پٹھان کہتی ہونگی - اور ایسا بہی قیاس ہوتا ہی کہ بنیاد اس لفظ کا شاید پیٹ آن سی نکلا ہوگا کیونکہ جب یہہ لوگ مغرب کی جانب سی آئی تو ساکنان سابق کو بیدخل کر دیا اور انہون نے اپنی زبان مین انکو پٹھہ آن بولا یعنی آنکہ پٹنی بمعنی بیدخل اور برباد کرنیوالے اتبک دوآبہ سند ساگر مین برباد کرنیکو پٹنا یعنی اکہاڑنا کہتی ہین اور کثرت استعمال سی پٹھہ آن کا پٹھان بنگیا - اور یا بٹین پسر قیس عبد الرشید کے نام سی جسکی نواسی قوم لودی نے سب افغانون سی پہلی ہندوستان مین رسوخ پیدا کیا اس قوم کو ہندوستانی

اپنی تصرف لفظی سے پٹھان کہنی لگے یعنی بٹن کی ذریات - اور یا کہ لفظ پشتون سی بسبب کثرت استعمال او
تصرف زبان ہندی پٹھان بن گیا چنانچہ اہل بصیرت پر مخفی نہین ہے کہ تبدل او تصرف ایسی الفاظ کا ایک
زبان سی دوسری زبان مین بہت ہوتا ہے پس مولف کی نزدیک لفظ پٹھان بدون تصرف لفظی پشتون
لی ور کوئی معنی اور وجہ نہین رکہتا واللہ اعلم بذالک +

وجہ تسمیہ پشتون

لفظ پشتون کے وجہ تسمیہ ایک معتبر روایت سی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ پشت نام ایک موقع ملک غور مین واقع ہے
جہان پہلی اس قوم کے مورث اعلی قیس عبد الرشید کی سکونت تہی اس جگہہ موسوم پشت کی سکونت کی نسبت سے
پشتون کے نام پر یہہ قوم مشہور ہوئی اور اسی باعث سی انکی زبان کا نام بہی پشتو ہوا - اور یا کہ پشتون
منسوب پشتہ بمعنی پہاڑی کے ہے جب کہ یہہ لوگ پہاڑی ملک مثل غورات و کوہ سلیمان خواہ کوہ سیہ
مین رہتے تہے اس سکونت کی باعث سی یہہ قوم پشتون بادنی تصرف لفظی نامزد ہوا پس اس تقدیر پر
لفظ ر و ہلہ اور پشتون کے بہت تطبیق ہے پس پشتون کی معنی کوہی یا کوہستانی ہوتی ہین +

وجہ تسمیہ افغان

ہم اوپر وجوہات سی بیان کر چکے کہ حسب قول مخزن افغانی کوئی مورث اس قوم کا افغان نہین تہا جو سبب
تسمیہ لفظ افغان کا ہوا ہو یہہ لفظ کچہہ قدیم کا نہین معلوم ہوتا اور بنیاد اسکی فارسی زبان سے پائی جاتی ہے یہہ
لوگ اپنی زبان پشتو مین اپنے آپ کو بہی افغان نہین کہتے بلکہ پشتون یا پختون اپنا اصل تبلاتی ہین
سو قیاس ہونا چاہئی کہ اگر انکا مورث کوئی افغان نام ہوتا اور اوسکی سبب سی اولاد اوسکی افغان
مشہور ہوتی تو خود اپنی زبان مین افغان کہتی نہ کہ غیر زبان سی یہہ نام آتا یہہ بات ہر کسیکو معلوم ہی کہ اپنی
مورث کا نام اولاد کو بہ نسبت اور لوگون کے صحیح آتا ہی سو یہہ ایک کامل دلیل ہے کہ لفظ افغان دوسری زبان سے لیا
ایا ہے تاریخ فرشتہ مین وجہ تسمیہ افغان اسطرح لکہا ہی کہ جب اس قوم نی ۶۳ ہجری مین پشاور کی نواح مین
حملہ کرکے قبضہ کر لیا تو راجہ لاہور نی جسکی متعلق یہہ ملک تہا فوج بہیجی اور چند لڑائیان ہوتی رہی مردم کابل

وغور وخلج فارسی بان جو حلیہ اسلام سی مزین تہے بسبب اشتراک دین افغانونکی مدد کیواسطی آئی جب فوج
راجہ پنجاب واپس گئی اور مردمان کابل اور خلج نے بہی اپنی مقامونکو مراجعت کی تو انسی جو کوئی پوچہتا
تہا کہ احوال مسلمانان کوہستان کیا ہی اور کیا صورت پیدا ہوئی تو وہ بزبان فارسی اسطرح جواب
دیتی تہے کہ کوہستان مگوئید افغانستان بگوئید کہ بجز فغان بمعنی فریاد وغوغا در انجا چیزی دیگر نیست
اس سبب سی لوگ انکو افغان اور انکی ملک کو افغانستان کہتی ہین **جواب یازدہم** گرچہ یہہ روا
باقی مضمون **مخزن افغانی** کے مخالف ہی لا حالات موجودہ سی اسکی اصلیت کچہہ صحت پر معلوم ہوتی ہے

جواب امر دوازدہم کا شاید یہہ کافی ہوگا کہ یہہ قصہ خود تراش بلا کسی ثبوت اور کامل دلیل کے باسال لکہا
لیا ہی جوابات مندرجہ بالا جو بہ ثبوت کتاب مقدس عہد عتیق لکہی گئی ہین انسی معلوم ہوگا کہ حضرت سلیمان
کی مصاحب کوئی افغان نہین تہی جنکی ساتہہ پشتو جیسی زبان مین راز کی علامتین دربار عام مین فرماتی
کتاب الہی سے ثابت ہی کہ حضرت سلیمانؑ جیسا عقل اور علم اور سلطنت اور کسی انسان کو عطا نہین
ہوا تو اگر بالفرض محال جناب موصوف کی خاص راز امورات سلطنت کی زبان ہوتی تو بموجب قاعدہ
کلیہ اس زبان کا بہی کوئی قاعدہ یا کتاب مرتب ہوئی ہوتی اور نیز سوای افغانستان کی کسی اور ملک
مین بہی جیسا کہ شام یا عرب جہان کثرت سی بنی اسرائیل موجود تہی اس زبانکا نام ونشان ہوتا یہہ کوئی
نہین کہے گا کہ حضرت سلیمانؑ کے مصاحب بیت المقدس سی اوٹہکر دامان اور افغانستان مین
آباد ہوئی اور صرف اسی جگہہ وہ راز کی زبان پشتو بہلی اس روایت کو صرف فخریہ گپ سمجہنا چاہئی +

بنیاد زبان پشتو

حقیقت یہہ ہے کہ بنیاد اس زبان کی کچہہ قدیم نہین معلوم ہوتی فارسی جدید اور پہلوی اور ژند قدیم ملکر
یہہ ایک سخت زبان مروج ہوگئی گرچہ پشتو کا آواز سماعت مین ناگوار نہین معلوم ہوتا مگر اس با تمکین
تمیز ادب اور بزرگی کی کمی ہی جو شخص کچہہ بہی اس زبانسی واقف ہوگا وہ تصدیق کریگا کہ اکثر الفاظ فارسی
بہ تغیر خفیف اور بعضی بلا تغیر لہجہ اس مین موجود ہین جیسا کہ انریبل **الفنسٹن صاحب** اپنی کتاب مین
لکہتی ہین کہ اس زبان پشتو کی دو سو اٹہا رہ لفظ جنکا مطلب دوسری زبانونمین ہے وہی تہا زبانکہا ہی

ذیل سے مقابلہ کیا +
فارسی - ژند - پہلوی - سنسکرت - ہندوستانی - عربی - ارمنی - جوجیانی -
عبرانی - بابل - کی زبان تو اونمین سے ایکسو سے کسی سے مطابق نہوئی باقی اکثر فارسی تہی اور
بعضی پہلوی اور ژند سے فارسی مین آئی اور بعضی ایسی تہے کہ خود پہلوی اور ژند کی تہی اور ایسے
سنسکرت سے لی اور پانچ یا چہہ ہندوستانی زبان سے عبرانی جو بنی اسرائیلون کے پہلی زبان تہی اوسمین
سے ایک لفظ بہی مطابق نہین ہوا اور مولف نے جو ایکسو لفظ ہم معنی کا مقابلہ پنجابی زبان سے کیا
تو اونمین سے چہہ لفظ پنجابی سے ملتے ہین اِن دلایل سے پایا جاتا ہے کہ پشتو بنی اسرائیلون کے ملک
مین نہین بنائی گئی پشتو مین جو مذہب کے متعلق باتین ہین وہ عربی سے آئی ہین زبان اور جو فارسی
اور ہندی و عربی - کی ملنی سے بن گئی ہے تو اوسکے واسطے کوئی ہندوستانی دعوی نہین کرسکتا کہ کسی پیغمبر یا بادشاہ
کی رائے یا تونکے واسطے بنائی گئی تہی اور یہہ بات کچہہ بہی نہین ہے کہ افغانونکو عرب لوگ بباعث مغالطہ
کے حضرت سلیمان کے سلیمانی کہتے ہین کیا حضرت سلیمان کے مصاحب افغانستان مین چلے آئی تہی اگر یہہ صاحبان حضرت
سلیمان سے تعلق رکہتا تو اور ملکون مین بہی کسی بنی اسرائیل کو سلیمانی کہتے بنیاد اس لفظ سلیمانی کی
یہہ معلوم ہوتی ہے کہ بباعث کوہ سلیمان کی جو اُس ملک مین ہے عرب لوگ اس جگہہ کے سکنا ئی کو سلیمانی کہتے
ہین ورنہ کچہہ اور سبب نہین معلوم ہوتا بیضاوی چہرہ اور اونچی ناک اور قد و قامت کسیکو بنی اسرائیل نہین
بنا سکتی اور کُل اقوام افغانون مین یہہ خصوصیت کے بہی نہین اور اگر اس حلیہ کے سب آدمی نسل بنی اسرائیل
سے سمجھی جاوین تو قوم اوزبک - اور ایماق - بلکہ ڈہونڈ - کرڑال - کی بہی اکثر آدمیونکو بنی اسرائیل
کہنا پڑے گا +

بنظر وجوہات بالا ہم - آنریبل الفنسٹن صاحب جو مشہور امیر اور دانا صاحب علم انگریز تہا اوسکی اس
مقولہ سے اتفاق کرتے ہین جو اوسنے اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ افغانونکا اپنا بیان بابت نسب خود بناوٹی
معلوم ہوتا ہے اور پایا جاتا ہے کہ بنی اسرائیلون کا کچہہ حال کتاب نسبی جہانٹ کرانی کتاب مخزن افغانی
کی ابتدا مین اس مراد سے لکہا گیا ہے کہ شروع سے اپنی شمولیت اونمین جتائی جاوی اسمین ذرہ بہی شک
نہین کہ حضرت عیسیٰ کے تولد سے سات سو اکیس ۷۲۱ برس پیشتر تگلت پلسر اور اوسکی فرزند سلمنا صر

ملک اشور کے بادشاہون نے بنی اسرائیل اور یہودیونکی سلطنت پر حملہ کرکے تباہی ڈالی اور اوس سے تھوڑا
عرصہ بعد بخت نصر بابلی نے بنی اسرائیلونکو گرفتار کرکے مع حضرت دانیال ع بابل مین لیگیا اور
بارہ قومین بنی اسرائیل مین سے دس قوم مشرق مین رہی اور دو قومین یہودا اور بنیامین واپس آئے
اور اس سبب سے ممکن ہے کہ افغانون کا مورث قیس عبدالرشید اون باقیماندہ بنی اسرائیلون مین سے
کسی کی اولاد سے ہو الا ثبوت اس دلیل کا کچھہ نہین ہے اور یہہ تو یقیناً لکھا جا سکتا ہے کہ ساول طالوت
کی اولاد سے نہین معلوم ہوتی مدعا یہہ ہے کہ پورانی تاریخ قابل تسلیم اور اطمینان نہین مل سکتی ؛

خالد کا تعلق افغانون سے

واضح ہو کہ یہہ بات محض غلط ہے کہ خالد ابن ولید بنی اسرائیل تھا اور وہ مورث اعلیٰ افغانون کا ہے جیسا کہ اوپر
لکھا گیا خالد قبیلہ عبدالشمس سے قوم قریش تھا حقیقت ایک معتبر روایت سے یہہ پائی گئی کہ جب قیس عبدالرشید
مدینہ منورہ مین جاکر مسلمان ہوا تب اسنے مسمات سارہ بنت خالد ابن ولید سے نکاح کیا جسکے شکم سے سربن
غور غوشت بیٹن تین فرزند قیس کے پیدا ہوئے جو مورث اعلیٰ صحیح النسب افغانون کے ہین پس اس
صورت مین خالد جد مادری افغانون کا ہے نہ کہ جد پدری اور ایسی صورت مین جیسا کہ الفنسٹن صاحب
اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ افغانونکی قومیت کی نسبت اسقدر مختلف روایات ہین کہ قبطی فرعون مصری کی قوم
بنی اسرائیل - جورجیانی - ترک - مغل - ارمنی - تاتاری - میڈیانی - سغدیانی - فارسی یا ان ہندوستانی
تو ایسی مختلف روایات کی موجودگی مین یہہ لکھنا اونکا درست ہے کہ سوای موقع مقبوضہ اور صورت موجودہ حال
کچھہ پہلے کا صحیح پتہ نہین لگ سکتا زمانہ ماضیہ کے اگر کچھہ قابل لحاظ تاریخ مل سکتی ہے تو قیس عبدالرشید
تک ملتی ہے جسکی تین فرزندونکی اولاد مین سے اکثر شاخین افغانستان کی حصہ کثیر پر قابض ہین جملہ روایات
اسبات پر متفق ہین کہ ابتدا مین اوسکی اولاد کوہ غور مین آباد تھی اور مدت سے کوہ سلیمان مین چلے
آئے کوہ سلیمان مین جنوب اور شمال دور تک سلسلہ پہاڑونکا داخل ہے جب سنہ ۹۳ھ مین محمد قاسم
عماد الدین سالار اسلام واسطے فتح ملک سندھ روانہ ہوا تب حجاج صوبہ خراسان حکم سے اس قوم کے

بہی چند آدمی اوسکی شامل تھے جو مسلمان سندہ کی اتہی ملتانین اگر سکونت پذیر ہوی تہی اونکی صلاح اور اپنی قوم کی جمعیت پر نازان ہوکر کوہ سلیمان سی جانب شمال جو پہاڑ تہی اونہر اکثر جگہہ متصرف ہوگئی تاریخ فرشتہ سی معلوم ہوتا ہی کہ سنہ اٹہہ سو اور نو سو عیسوی کی بیچ حصہ مغربی افغانستان گوشہ مشرقی اور شمالی کی پہاڑون مین یہہ لوگ آباد تہے اور اس عہد مین اکثر مغربی حصہ کے رہنی والے سامانیہ سلطنت کے ماتحت تہی +

حملہ پشاور

اوسی عرصہ مین ان لوگون نے پشاور کی سرحد پر حملہ کیا راجہ لاہور نے جسکی متعلق پشاور خواہ بکرام ہی تہا اور راجہ اجمیر سے خویشی رکہتا تہا انکا فساد خفیف سمجہکر اپنی ایک سردار کو ہزار سوارکی سرکردگی مین واسطے رفع فساد تعین کیا افغانون نے لڑائی مین اوسکو شکست دی او فوج پنجاب کا بہت نقصان ہوا راجہ لاہور نے یہہ خبر سنکر اپنی برادرزادہ کو دو ہزار سوار اور پانچ ہزار پیدل سپاہ کی جمعیت سی افغانان سرکش کے سرکوبی کیواسطے بہیجا اس دفعہ اہل غور اور مردمان کابل و خلج جو بحلیہ اسلام مزین تہے امداد مسلمانان افغان

اپنی پر لازم سمجہکر چار ہزار آدمی مدد کیواسطے بہونچ گئی اونکی اعانت سی یہہ لوگ غالب آتی رہی جب سپاہ سرما آتا حنت لایا تب لشکر لاہور واپس چلا گیا اور پہر موسم بہار مین تازہ لشکر سی برادرزادہ راجہ لاہور پشاور مین آیا اور دوسری طرف سی افغان بہی اپنی مددگارونکی ہمراہی مین میدان کارزار کو پہونچے جمرود اور پشاور کی مابین لڑائی شروع ہوئی کبہی مسلمان پشاور تک اونکو ہٹاتے تہے جب موسم برسات آگیا تب لشکر پنجاب نے اندیشہ آب سیلاب کرکے بدون اسکے کہ غالب اور مغلوب معلوم ہوا اپنی مقام کو مراجعت کی افغانون کی خوبی قسمت سی اوسی عرصہ مین راجہ لاہور کی قوم گہکڑ سی جو دوآبہ سندساگر مین آباد ہی مخالفت ہوگئی اور گہکڑون نے فسادمین افغانونکی پیروی کری تب راجہ لاہور نی افغانونکی ساتہہ صلح کرکے چند موضع نواح پشاور اور لمغان سی اونکو اس شرط سی دیدیی کہ محافظت سرحد ملکی کرین ورنہ چہوڑدین کہ سپاہ اسلام داخل ہندوستان ہوا اوسی عرصہ مین افغانون نی کوہستان پشاور مین ایک قلعہ بناکر خیبر اوسکا نام رکہا اور عہد ملوک سامانیہ مین ایسا بندوبست کیا کہ مزاحمت اونکی ریاست لاہور کو نہ پہونچی حکومت

ذریعہ الپتگین کو پہونچی جیسا کہ حصہ اول مین لکہا گیا سبکتگین سپہ سالار اوسکا اکثر پشاور اور ملتان پر تاخت لاتا اور افغان علما اور حواری قید کرکے
لیجاتا تہا افغانون نے مقابلہ سی عاجز آکر جیپال راجہ پنجاب کو تسلط سبکتگین سے اطلاع دی
جیپال نے یہہ سوچکر کہ لشکر پنجاب بباعث سرما و دیگر تکالیف سرحد پر نہین رہ سکیگا بعد مشورہ جہ
بہاطنہ شیخ حمید قوم لودی کو جو افغانون مین صاحب اختیار تہا طلب کرکے بمنصب امارت سرفراز
کیا اور انتظام سرحد اوسکی سپرد ہوا اور اوس دن سے افغان صاحب رتبہ ہونے لگے شیخ حمید نے کچہہ انتظام کیا تہا کہ
جب الپتگین کے وفات کی بعد سبکتگین اوسکا قایم مقام ہوا تب شیخ حمید نے پرخاش مین نقصان سمجہکر
اپنی آپکو خیرخواہ سبکتگین بنایا بعد فتح جیپال کے سبکتگین نے اوسکی تسلی اور مدارا کرکے بنابر اقتضای
وقت اقطاع ملتان بدستور اوسکی جاگیر رکہی مگر سلطان محمود غزنوی نے بخلاف پدر اپنی عہد سلطنت
مین افغانان سرکش کو قتل کرکے مطیعونکو ملازم کیطرح بار رکاب رکہا اور یہہ بات پائی جاتی ہے کہ محمود
اور دیگر بادشاہان غزنین کی فوج مین بہت افغان بہرتی تہی اور سلطان معز الدین محمد مشہور
بسلطان شہاب الدین غوری کی فوج مین بہی بہت افغان نوکر تہے یورش ہند کے وقت لشکر افغانان
نے کارنمایان کئی شہاب الدین غوری کے عہد مین ملک معز الدین مدار المہام سلطنت کی حکم سی اکثر
قبائل افغان کوہ سلیمان وغیرہ پہاڑی ملکونسی نکلکر دریای سندتک قابض ہوگئی کیونکہ سبکتگین اور محمود
غزنوی سی لیکر شہاب الدین غوری تک بادشاہان اسلامیہ کے حملہ جات مین اکثر سکنای سابق اوس ملک کے جو
مذہب اسلام سی مخالف عقیدہ رکہتی تہے برباد اور غیر آباد ہوکر اکثر دریائی سندسی مشرق کو عبور کرگئے اور کچہہ
پہاڑونمین متفرق ہوگئی جنزوی لوگ جیسا کہ سواتہی - نعمانی - تیراہی - دیگان - وغیرہ کم قوت
رہ گئی تہے الغرض جیسا کہ افغانون کی قوم مین کثرت و قوت ہوتی گئی ویسا ہی تدریجاً قبضہ اونکا اوس سارے
ملک پر ہوگیا جسپر اب وہ قابض ہین سوای کم قوتی غنیم اور اعانت شاہان اسلامیہ ایک اور بڑا سبب
غیر قومونکی ملک پر قابض ہونے کا یہہ بہی پایا جاتا ہے کہ ابتدا مین جب انکی اقوام و فرقونکی تعداد مین ترقی
ہوی اور کوہ سلیمان وغیرہ سی نکلکر باہر کے علاقون پر قابض ہونیکے واسطے آمادہ ہوئی تو جس وقت کسی علاقہ
پر حملہ کرتے تہے تو اونکو جان دینا یا ملک لینا ناگزیر ہوتا تہا کیونکہ جب ایک فرقہ پیش قدمی کرتا تہا تو بعض

خانہ بدوش ہونے کے بہی دوسرا فرقہ اگر اسکی مقابلہ پر متصرف ہوجاتا تہا اسلئے مراجعت اونکی ناممکن تہی
اور انکی مخالف قوموںکو بدون نقصان کچھہ فایدہ نہین تہا اسواسطی کہ اگر شکست کہائی تو ملک پایا اور جو
فتح پائی تو کچھہ حاصل نہوا کیونکہ اُس وقت یہہ لوگ نہ زر رکہتی تہے نہ زمین ابتدا خروج سی ستاہرون ہند
میوہی تک جسقدر کی تغیر و تبدل قبضہ اس قوم کے اکثر شاخونکی باہم واقعہ ہوتا رہا اُسکا شرح حال بسبب طوالت
اسجگہہ لکہنا ناممکن ہے الا اکثر شاخونکی حال مجمع افغان قوم لکہا گیا ہے چنگیز خان و تیمور گورگان شاہان
مغلیہ نے اس قوم پر فتح حاصل نہین کی مگر محمد بابر بادشاہ نی قریب کل مغربی اور مشرقی حصہ افغانستان
کی افغانونکو بزور شمشیر مطیع اور فرمان بردار کرلیا بعد فتح باجوڑ اور سوات تہہ کی براستہ پشاور و کوہاٹ
بنون اور ڈیرہ اسمعیلخان تک بذات خود بابر بادشاہ نی دورہ کرکے رعایا افغان وغیرہ کو مطیع کر دیا۔
مغلون کی نیت افغانونکی ساتہہ اچہی نہین تہی اسواسطی اکثر فساد رہتا تہا +

آبادی ملک ہندوستان

کا سبب یہہ ہے کہ جب اول یہہ قوم ہندوستانکی مغربی سرحد پر ہمسایہ ہوگئی تو اکثر بذریعہ تجارت و بعضی ملازمی کی
سبب ہندوستان مین آمد و رفت کرنی لگی خصوص فیروز شاہ باربک کی عہد مین اکثر افغان جو سپاہ گری مین ہو
جوان تہی امیران شاہی کی فوج مین بہرتی ہوئی اور چونکہ قوم افغانمین استقلال اور دلاوری ایک طبعی لازمہ
ہی اس سبب سی اکثر لڑائیون مین اونہون نے نام پیدا کیا اور اپنی دلاوری کے ذریعہ سے بڑی بڑی فوجی عہدہان
پر ممتاز ہونی لگے بعد اسکی جب ۸۵۵ ہجری مین بہلول قوم لودی افغان یاوری بخت اور جرات جبلی سی تخت نشین
ہندوستان ہوا تو اوسنی واسطی تقویت اپنی سلطنت کے افغانستان اور ملک روہ مین فرمان عاطفت آمیز بہیجکر جوق
جوق افغانونکو طلب کرکے ہندوستان کو اونکی وجود سی مملو کردیا اور چونکہ اپنی ملک مین بسبب کثرت قوم اور قلت
آمدن مفلس حال تہی ہندوستانمین جاکر صاحب جاہ بن گئی پہر تو یہہ حال ہوا کہ ہندوستانکی ہر ضلع مین افغان نظر
آنی لگی اور جبتک کہ سلطنت ہندوستان بہلول اور شیر شاہ افغان سوری کی خاندانمین رہی تبتک افغانون
کی آبادی ہندوستان مین ترقی پر تہی اور اوسکی بعد بہی اپنی ہمقوم امیرونکی امید پر اکثر لوگ جنکا گذارہ اپنی ملک

مین تنگ تہا ہند کو جاتے رہی گرچہ کوی قوم افغان کی ایسی نہین ہوگی جسکی شاخ کی آدمی ہندوستان مین نہ آئی ہون مگر زیادہ تر قوم - منڈر - یوسف زئی - لودی - کاکڑ - خویشکی - سروانی - اورک زئی کرنیا وغیرہ ابتک ہندوستان مین آباد اور ممالک املاک مین +

دوسرا باب بیچ بیان اولاد قیس عبد الرشید جس سے یہہ عظیم فرقہ پہیلا مشتمل اوپر تین فصل کے

تمہید ضروری

واضح ہو کہ قیس نے جب دین باطل کو چہوڑکر دین اسلام کو قبول کیا تو نام اوسکا قیس سے بدلا کر بلغت عربی عبد الرشید بقاعدہ اہل اسلام رکہا گیا جیسا کہ اب بہی دستور ہی کہ نو مسلم یعنی شیخ کا نام بوقت مسلمان ہونے کی اسلامیہ طریقہ سی بزبان عربی رکہا جاتا ہی اسبات کا اختلاف ہی کہ قیس نے کسی عہد مین دین اسلام کو قبول کیا افغانی روایات کل متفق ہین کہ بوقت حیات حضرت خاتم الانبیا کی مسلمان ہوا اور ایک روایت غور کی تاریخ سی ایسی ملتی ہے کہ حضرت علیؓ خلیفہ چہارم حضور مقام کوہ جبت شنسب رئیس ملک غور ایمان لایا تو اوس وقت قیس بہی اسکی ہمراہ مسلمان ہوا قیس عبد الرشید کی ایک بی بی سی تین پسر تہے سربن جسکی اولاد کو مجمعاً سربنی کہتے ہین غور عشت بیٹن جسکی نسل بیٹنی کہلاتی ہے تین بہائیون مین سی سربن بڑا تہا جسکی نسل کے قومونکا ذکر پہلے کیا جاتا ہی اور ہر بڑی قوم کی حال اور تاریخ لکہنی سی پہلی اوسکا شجرہ نسب درج کیا جاویگا تاکہ ہر ایک قوم کی تفصیل اور شاخونکی تقسیم اور تعلق باہمی معلوم ہو +

یادداشت جہت تمیز شجرہ شناسی

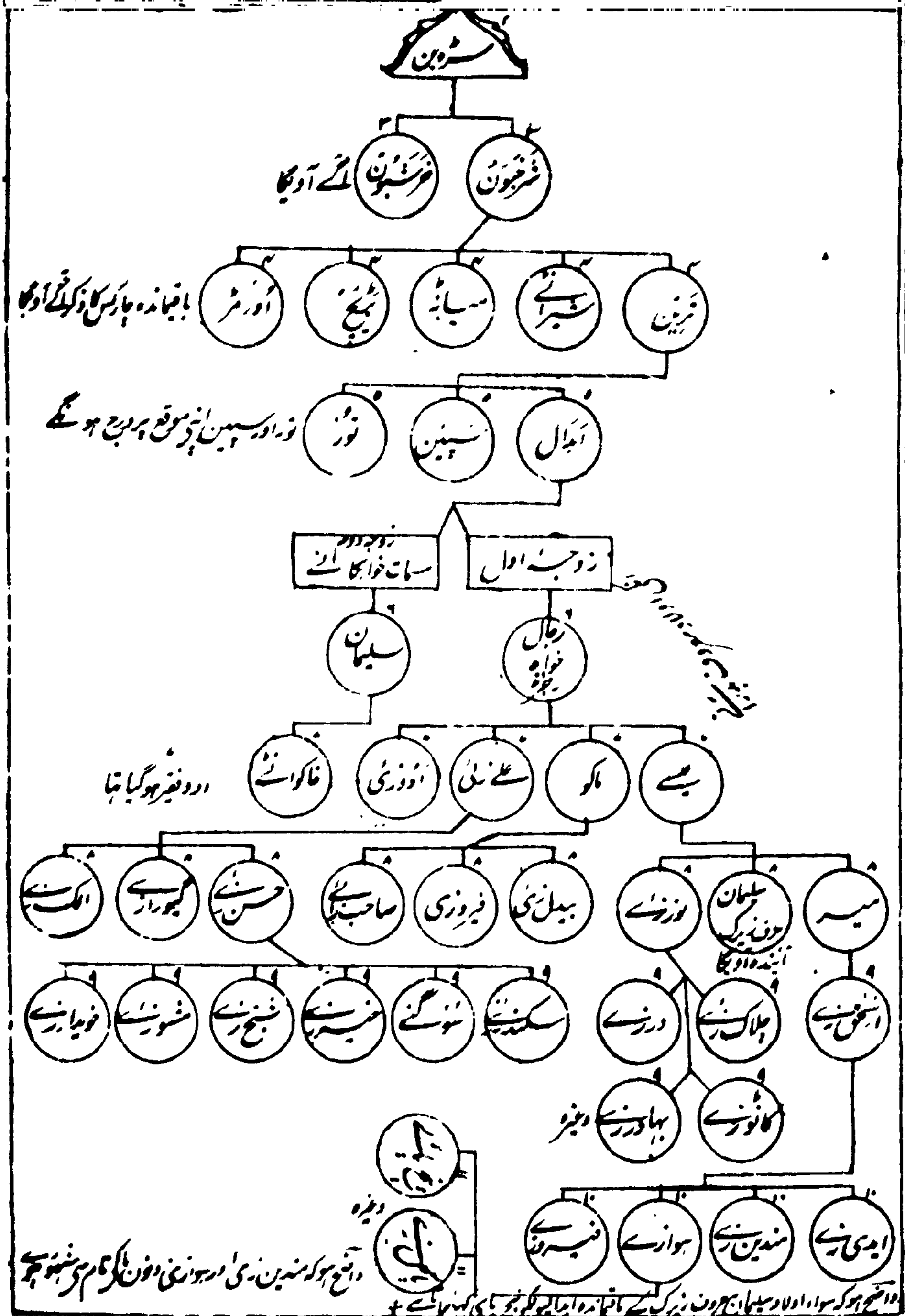
ناظرین کو اس کتاب کی شجرہ خوانی کی وقت یاد رہی کہ افغانون مین لفظ خیل یا لفظ زائی سی مراد ایک گروہ یا شاخ سی ہی دراصل بزبان پشتو لفظ زائی سی معنی بیٹا یا اولاد نکلتا ہے پس خیل یا زائی کی لفظ کی پیچہی ایک نام شامل کرنیسی یہہ مقصود ہوتا ہی کہ یہہ قوم اُس نام والی کی اولاد یعنی خیل یا زائی ہے مثلاً بارک نام ہے

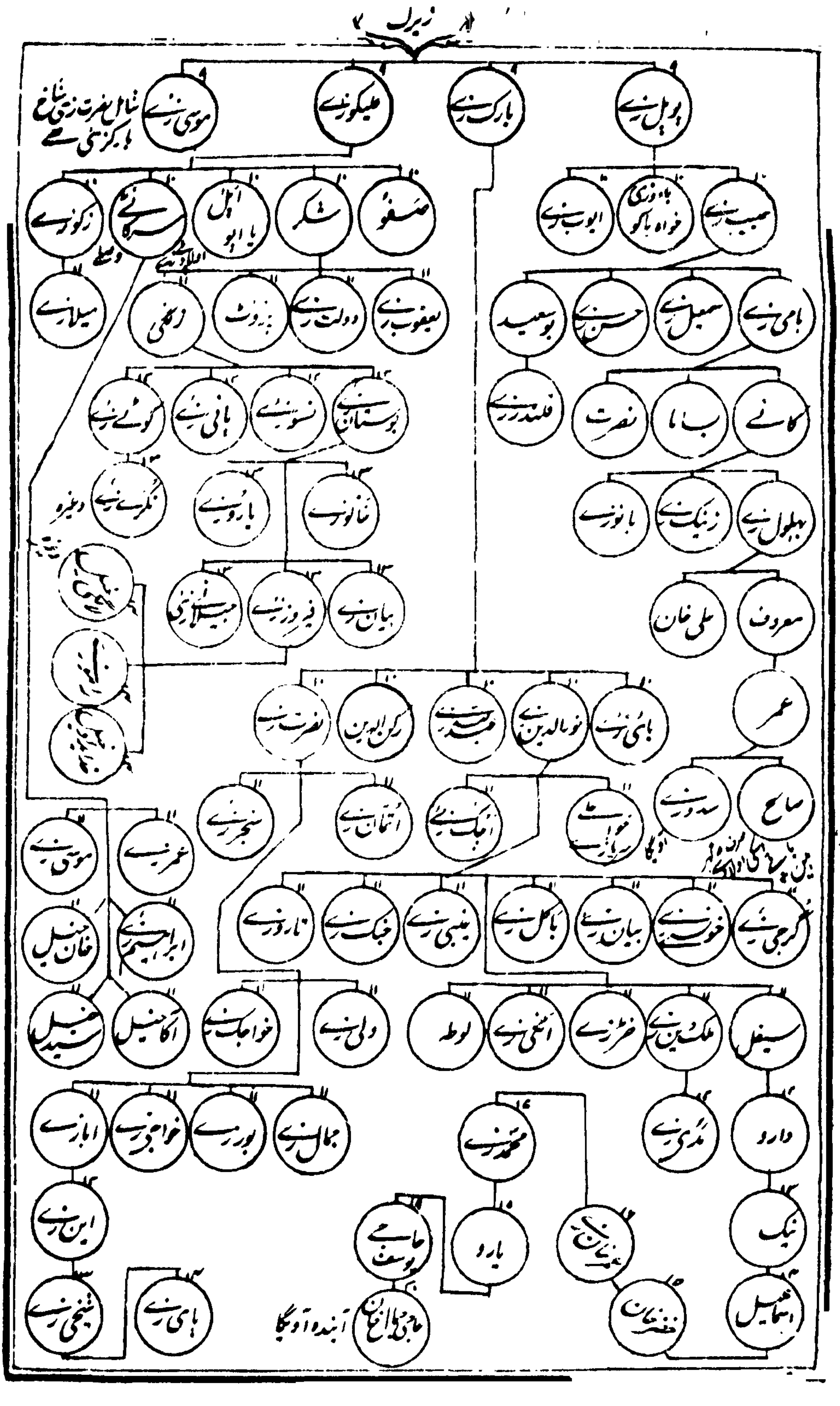
اور جب اس نام کی شامل کرکے لفظ زائی لکھا گیا تو بارک زائی سی مراد سب قوم جو اولاد بارک سی ہی سمجھا جاوے گا
علی ہذا القیاس یعقوب بھی ایک نام ہے اور جب اس نام کے ساتھہ لفظ خیل کا جوڑا جاویگا تو یعقوب خیل سے
مراد جملہ قوم اولاد یعقوب سی ہوگی پس اس شجرہ مین نام کی ساتھہ وہ لفظ بھی جوڑا گیا ہی کہ جس سی اس قوم
کا نام مشہور ہی کیونکہ علت غائی اسکی قوم تبلانا ہے +

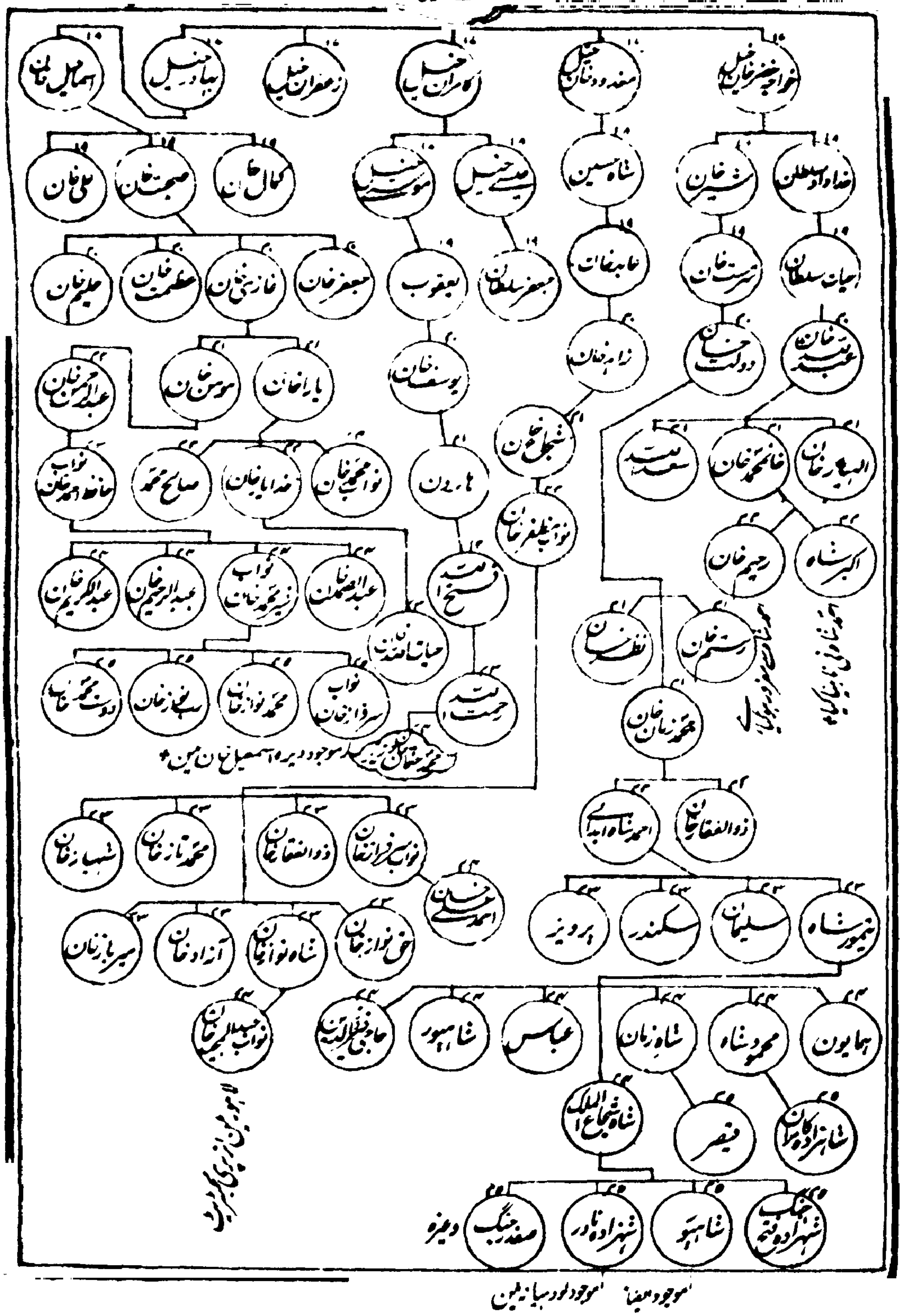
پہلا فصل بذکر اولاد شَرْبَنْ

روایت ہی کہ شربن بڑا بیٹا عبد الرشید کا مفلس اور بی اولاد تھا اُسنی اپنی چھوٹی بھائی شیخ بیٹن کا بیٹا مسمی
اسمٰعیل بطور پسر متبنٰی لیا اور بیٹن سے جو زاہد اور خدا پرست آدمی تھا دعا خیر کی امداد لی اوسکی بعد خداوند کریم
نی دو فرزند نرینہ شربن کو عطا کئی ایک شرف الدین جو مشہور بہ شرخبون تھا دوسرا خیر الدین معروف
بہ خرشبون شجرہ نسب انکی اولاد کا ذیل مین درج ہے +

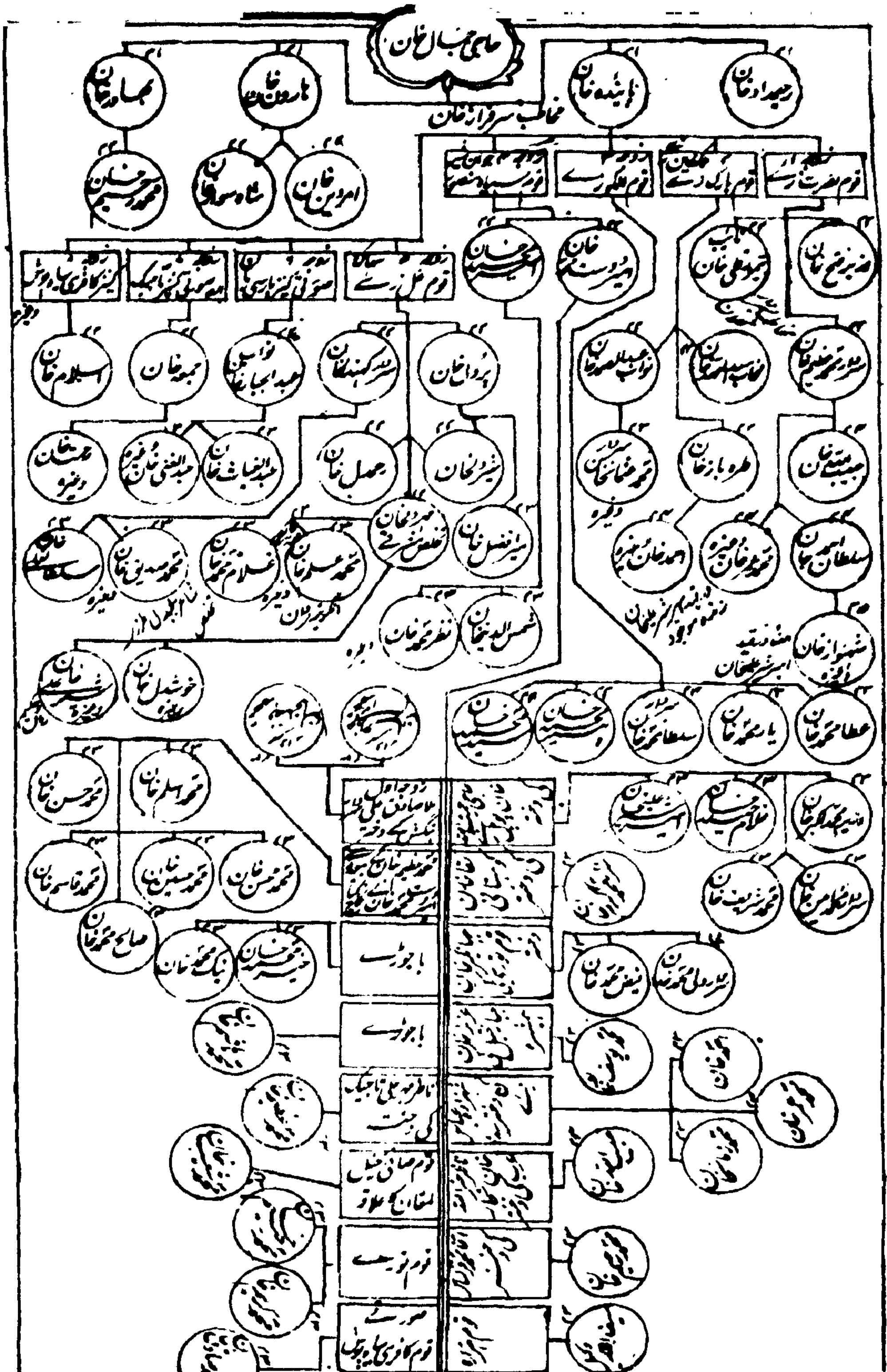
شجرہ نسب ششمین ابن قیس عبد الرشید




زیرک
پوپل زئی
بارک زئی
علیکوزئی
موسیٰ زئی
حبیب زئی
ایوب زئی
صفو
شکر
سرکانی
زکوزئی
میلازئی
یعقوب زئی
دولت زئی
زنگی
بامی زئی
سنبل زئی
حسن زئی
بوسعید
فلندرزئی
نصرت
بوستان زئی
نسو زئی
بائی زئی
کوٹی زئی
بہلول زئی
زنیک زئی
بانوزئی
خانوزئی
باروزئی
بیان زئی
فیروز زئی
معروف
ملی خان
عمر
نورالدین زئی
رکن الدین
نصرت زئی
صالح
سدوزئی
اچک زئی
اتمان زئی
سنجر زئی
عمرزئی
موسیٰ زئی
بیان زئی
خنک زئی
تارزئی
ابراہیم زئی
خان خیل
اکاخیل
سید خیل
خواجک زئی
ولی زئی
سیفل
ملک دین زئی
لوطہ
جمال زئی
بورزئی
ابازئی
دارو
محمد زئی
ابن زئی
نیک
بارو
حاجی یوسف
شیخی زئی
بائی زئی
آئندہ آوے گا
اسماعیل
خضر خان



موجود ہیں موجود لودھیانہ میں



حاجی جمال خان
اسلام خان
جمعہ خان
خوشحال خان
باجوڑے

ذکر قوم ابدالی یا درانے

شجرہ نسب دیکھنی سی معلوم ہوگا کہ شرین کی پسر شرخبون کا نبیرہ ابدال تہا جسکی نسل سی یہہ قوم ہی کہتی ہین کہ
ابتدا مین ابدال کچھہ اور نام رکھتا تہا جب بخدمت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی پہونچکر خدمتگذاری مین
مشغول ہوا تو اونہون نی براہ مہربانی اوسکو بخطاب ابدال مخاطب فرمایا اوسدن سی وہ باسم ابدال
مشہور ہوا اور اوسکی اولاد معروف بہ ابدالی ہوئی اور افغان اپنی روزمرہ مین ابدال کو اودل کہتی ہین

حال ریاست اس خاندان کا

ابتدا مین اس قوم کی مورث صرف اپنی گہر کے دستارمختار تہی جیسا کہ تدریجاً قوم کی تعداد اور فتوحات مین
ترقی ہوتی گئی ویسا ہی سرداران قوم کا امتیاز بہی بڑہتا گیا روایت ہی کہ جب ترین باپ ابدال کا عمر
طبعی کے قریب پہونچا تو اوسنی اپنا جانشین تین پسران مندرجہ شجرہ نسب سی مقرر کرنا چاہا باوجود ناراضگی تور
اور سپین کی ابدال دستارمختار رہا اور ایک سیدنی جو انکا پیر تہا اسکو مستحق اس رتبہ کی ظاہر کیا ایکسو پانچ
برس کی عمر پاکر ابدال فوت ہوگیا تب اوسکا بڑا بیٹا رجڑ اپنی خاندان کا سرگروہ ہوا اوسکی بیٹون مین سی عد
عیسی پسر کلان کو باپ نی اپنا جانشین مقرر کیا اور اودو اسکا چہوٹا فرزند اپنی پدر کی فہمایش سی فقیر
ہوگیا عیسی کی فرزندون مین سی مسمی سلیمان اپنی قوم مین بڑا عقلمند آدمی تہا اس سبب سی زیرک مشہور ہوا۔
فی الحال بہی افغان لوگ دانا آدمی کو زیرک کہتی ہین عیسی نے بباعث لیاقت باوجود موجود ہونی بڑی پسر
مینرک کی زیرک کو اپنا جانشین مقرر کیا زیرک کی چہار پسران مین سب سی بڑا بارک تہا اور اوسی کے
واسطی باپ نی دستارمختاری تجویز کی تہی الا بباعث ناراضگی زیرک یہہ ارادہ پورہ نہوسکا اور سبب ناراضگی
جیساکہ میجر لیچ صاحب اپنی تحریر حال ابدالی مین لکہتی ہین یہہ ہوا کہ ایک دفعہ بموجب دستور خود جائی
سکونت کی تبدیل کرنا چاہتی تہی اور ہر کوئی اپنا اپنا اسباب خود اوٹہاکر لیجاتی تہی زیرک جسکی عمر ایکسو
برس سی زیادہ ہوگئی تہی بباعث ضعف بدنی چل نہین سکتا تہا جب بارک آیا تو اوسنی باپ کو دیکہکر غصہ سے
کہا کہ تم اب بہی نہین مرتی کہ تمسی جان چہوٹے اور اوسکا کچھہ فکر نہ کرکی چلا گیا اوسکی بعد الکو آیا اور وہ بہی بے
مہری سی پیش آکر چلا گیا اور جب موسی تیسرا بیٹا پہونچا تو اوسنی باپ کو کہا کہ گہوڑی پر چڑہ بیٹہو زیرک

نی جواب دیا کہ میرے اعضا مین قوت گہوڑی پر بیٹہنی کی نہین ہے تب اوسنی بہی چین بجبین ہوکر باپ کو
لات ماری اور کہا کہ تم یہان ہی پڑی رہو تاکہ کوئی درندہ جانور کہا جاوی اور ہما پ ایچہا جہوٹی سب سے
بہی یوسف ہمان پہونچا اور اُسنی ادب اور تعظیم سی باپ کو اپنی پشت پر اوٹہا کر منزلگاہ تک لیگیا اور دنیا
پہونچکر زیرک نی سب برادری کو جمع کیا اور اوسنی یہہ حال بیان کرکے تین پسران اول الذکر سی سخت ناراضگی
ظاہر کری اور یوسف کو دستار مختاری بند ہوا کر ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال کیا اور یوسف اپنی باپ
کیطرح قوم کا مختار ہوا جب یوسف بہی فوت ہوگیا تو حسب وصیت باپ کی مسمی حبیب بڑا بیٹا یوسف کا دستار
مختار بنا ایوب اوسکا بہائی اوسکی شامل رہتا تہا بعد وفات حبیب کی اوسکی چار پسران سی مسمی بامی
جو اوس وقت بندرہ برس کی عمر کا تہا جانشین اپنی باپ کا ہوا اور باگو یا بادو جو بامی کا چچا تہا
اوسکی دختر سی بامی نی شادی کری اور خسر اُسکا بطور سر براہ کار کام کرتا تہا بامی کی تین پسر تہے اُسنی
بیان کیا کہ میری پسران سی کوئی لایق دستار مختاری کی نہین ہے مگر کانی کا بیٹا جو میرا نبیرہ ہے وہ اپنی
قوم کا سردار ہوگا چنانچہ بعد وفات بامی اور کانی کی بہلول بڑا بیٹا کانی کا سرگروہ ہوا جسکی دو
پسر تہی معروف اور علیخان اپنی باپ کی وفات کی بعد معروف جانشین ہوا مگر بڑا سخت مزاج
تہا دس برس مختاری کرکے مرگیا اور اوسکی جملہ جایداد بہائی وغیرہ نی لیلی بہیجی نی معروف کی اُسکا
بیٹا پیدا ہوا جسکا نام والدہ نی عمر رکہا بباعث ہونی جایداد کی مان بیٹا بڑی افلاس کی حالت مین گذارہ
کرتی تہے جب عمر چودہ برس کا تہا تو ابدالیونکی باہم تکرار تقسیم زمینات وغیرہ تنازعہ اور بی اتفاقی ہوکر
آخر کار اونہون نی عمر کو سردار مقرر کیا اور اوسنی تمام قوم مین حصص مقرر کرکے زمینات تقسیم کردی
کہ اب تک موٹی حصی قوم مین اونہین حصص کی تعداد پر مقرر ہوتی ہین عمر کی وقت بارکزیون نی بلوہ کیا
اور عمر کی سرداری سی انکار کرکے اُسکی چند ملازمون کو قتل کردیا اور باقیماندونکو نکالدیا اور بیان کیا کہ
دستار ہماری تہی یوسف نی جبراً لیلی یہہ خبر سنکر عمر نی بارکزیون پر لشکر کشی کری اور خفیف سی لڑائی
کی بعد فتح حاصل کرکے بارکزئی اور نورزئی قوم سی جو دونون شامل تہی یرغمال لئے تاکہ آیندہ سرکشی
نکرین عمر کی دو پسر تہی بڑیکا نام ملک صالح اور چہوٹی کا نام موجب فرمانی شیخ الکوزا مدکی احمد

رکہا مگر عوام مین سدّو کی نام سی مشہور ہوا ایک روایت ہی کہ سدّو ماہ ذوالحجہ سنہ [illegible] ہجری مین عہد
سلطنت شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ ایران پیدا ہوا جب ہند مین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
فرمان روا تہا اور جس سال تہا نوین برس تہا عمر زندہ رہا جب وہ ۹۰ برس کا تہا اور صالح اوسکا بڑا
بیٹا شعور ہوا تب کہا اور سدّو نے جبتک سب اپنی سب قوم کو جمع کرکے سدّو کو دستار مختار بنایا اور یہان تجویز
کو ملک صالح اور جملہ قوم نی منظور اور پسند کیا عمر اور صالح نی اپنی ہاتہہ سی سدّو کو کمر بند ہوائی چنانچہ یہہ سنت
اب تک سدّوزائیون مین مروج ہی کہ باپ جس پسر کو اپنا جانشین مقرر کری اوسکی کمر اور تلوار اپنی ہاتہہ سی نہبلوتا
الغرض بعد مبارکباد دستار مختاری کی ملک صالح نی جو نہایت سعادتمند تہا اپنی چہوٹی بہائی سدّو
کو کہا کہ میری پانچ پسر ہین درخان و ابراہیم خان بایزید خان ماما الو انپر ہمیشہ نظر مہربانی کی
رکہنی اور ہر طرح کی تکالیف اور خدمات سی یہہ معاف رہین سدّو نی بخوشی یہہ بات قبول کی اور ملک
صالح اپنی پیرسنی کے فہمایش سی تارک دنیا ہوگیا تہا بعد وفات اپنی باپ کے سدّو قوم ابدالی کا سردار
ہوا اور اوسکی عہد مین بارکزیون نی پہر فساد کیا مگر فوج کشی کے ذریعہ سی اونکو دبایا گیا اور عبرت ہوئی
سدّو بہت منصف اور دلاور آدمی تہا جب بدالیون سے فرصت پاچکا تو اوسنی قوم غلزائی اور
قوم ہزارہ پر بہی کچہہ فتوحات حاصل کرین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی سدّو کی پانچ بیٹی تہے جب وہ
ضعیف العمر ہوا تو اوسنی لوگونکو جمع کرکے کہا کہ میرے پسران خواجہ خضر خان اور معدود کی منجملہ ایک
کیسکو ریاست کیواسطی پسند کرو چونکہ بڑا معدود خان تہا اسواسطی لوگون نے اوسکو پسند کیا مگر سدّو کو یہہ بات
ناپسند تہی اوسنی کہا کہ خواجہ خضر لایق ہے اور مین نے خواب مین دیکہا ہی کہ آدہی رات کو ایک سفید ریش
سبز پوش نورانی چہرہ میری گہر آیا اور اُسنی کہا کہ تمکو مبارک ہو تمہارا بیٹا پیدا ہوگا کہ جسکا نام خواجہ خضر
رکہو اور وہ میرا ہمنام اور نیکنام ہوگا اس سبب سی مین خواجہ خضر کو مقرر کرنا چاہتا ہون مگر لوگون نے
اس قصہ پر کچہہ لحاظ نہ کرکے معدود کو اپنا سرگروہ بنانا چاہا اور خواجہ خضر اوسکا نائب مقرر ہوا اور سب
اختیار خواجہ خضر کے ہاتہہ مین تہا جب سدّو مرگیا تو سب قوم نی لایق سمجہکر خواجہ خضر کو دستار مختار بنایا
اور معدود مایوس ہوا بعد وفات خواجہ خضر خان کے اوسکا بڑا بیٹا خداداد سلطان رئیس ہوا اصلی نام

خداداد تہا اور شاید سلطان کا خطاب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی نی عطا کیا اور افغان اوسکو سلطان خداکئی کہتے تہے اوسنی قوم ابدالی اور غلزائی کا بنہ یعنی سرحد تل سنگی مقرر کیا اوسوقت قوم غلزائی کا سردار مسمی ملکی تہا اصل تنازعہ ان ہردو قوم مین بابت زمین موسوم لوہرائی اور اموکائی کے تہا ہردو فریق نے موقعہ پر جاکر ایک آجڑی یعنی شبان کو منصف مقرر کیا اوس آجڑی نی اپنے دلمین یہہ بات سوچی کہ سلطان خداکئی اور گواہرائی دونون نام ملتی مین اور ملکائی سی اموکائی کا نام مطابق ہے اس عجیب لحاظ سی اوستی ہردو قطعہ متنازعہ کا فیصلہ کردیا اور دونون قومون نی منظور کیا اس سی چند عرصہ بعد سلطان خداکئی نی اپنی قوم لیکر علاقہ ژوب پر فوج کشی کی اور اوسملک کے سکنائی کو لوٹ اور مارسی تباہ کردیا جب واپس آتا تہا تو اوسکی خیمہ گاہ کے پاس کہند یعنی مغاک مین تین طفل خوردسال اور ایک مرد لشکر کی خوف سی پوشیدہ بیٹہی تہی جب وہ سرجہا بیکس پکڑی گئی تو اسنی اونکو بیگناہ قتل کرادیا رات کو خواب مین کیا دیکہتا ہے کہ وہ چارون مقتول اسکی مارنی کی ارادہ پر چلی آتی ہین یہہ بہت ڈرا اتنی مین وہی سبزپوش بہ رنگ صورت خواب مین اسکو کہتا ہی کہ تمنی بہت بڑا ظلم کیا کہ ان معصومونکو مارا اب تم اگر سرداری چہوڑکر شیر خان اپنی بہائی کو دیدو تو بچ رہوگی ورنہ نہین بعد بیداری اوسنی اسیطرح عمل کیا اور خود اپنی بہائی شیر خان کا نایب ہوا جب شیر خان نی عنان اختیار اپنی ہاتہہ مین لی تو بباعث پناہ دہی چند مجرمان سنگین حاکم قندہار سی جو بادشاہ ایران کیطرف سی مقرر تہا اوسکا فساد ہوگیا پہلی لڑائی مین بمقام شہر صفا شیر خان نی فتح حاصل کی اور پہر آمدورفت نواح قندہار کا بند ہوگیا شاہ ایران کی حکم سے حاکم قندہار نی بنظر انتظام فساد شاہ حسین ابن معدود ترین شیر خان کو مرزا خطاب عطا کرکے دوسرا شریک شیر خان کا مقرر کیا مرزا شاہ حسین دہہ شیخ مین اور شیر خان شہر صفا مین جو قندہار سی نو فرسنگ تہا رہنی لگی اور اب ابدالیون مین دو گوندی یعنی جتہہ داری ہوگئی شیر خان کہتا تہا کہ شاہ ایران سے ہمارا کچہہ تعلق نہین ہے اور مرزا شاہ حسین شاہ ایران کا ہواخواہ تہا مسمی خلیل علیزئی شاہ حسین کا مختار حاکم قندہار کی پاس آیا جایا کرتا تہا کئی برس اسیطرح گذر گئی ایک دفعہ خلیل کی معرفت صوبہ قندہار نی شاہ حسین کیطرف یہہ پیغام بہیجا کہ بادشاہ نی آپکو مرزا کا خطاب

عطا کرکے مثل فرزندان مخاطب کیا چالیس ہزار قوم کی لوگ تمہاری تابع ہی اور سیقدر ہماری فوج موجود ہی بادشا
ہ کا حکم ہے کہ شیر خان کو سزا دو اگر اب زیادہ اغماض کیا جاوی تو بادشاہ کی جانب سی ہمکو نقصان اوٹھانا ہوگا
یہہ خبر مشرقی افغانستان کی صوبہ نی سنکر بادشاہ دہلی کو اطلاع دی اور شاہ نہہ نی شیر خان کی طرفداری
ضرور سمجھکر اوسکو شاہزادگی کا خطاب دیا یہہ بات واقع ہوتی ہے شاہ حسین کا اختیار کم ہو گیا کسواسطے
کہ لوگ دہلی کے بادشاہ سی راضی اور خوش تھے بہ نسبت بادشاہ ایرانکی جو شیعہ مذہب تہا اوسی عرصہ مین
مرزا شاہ حسین واسطی ملاقات اور مشورہ کے صوبہ قندہار کی پاس گیا اور خلیل علیزئی اوسکا معتمد ملازم
ہی ہمراہ تہا جب دربار مین حاکم قندہار سی گفتگو شروع ہوی تو شاہ حسین کی تقریر مین خلیل اوسکا مختار
دخل دیتا تہا اور اپنی ہوشیاری اور چالاکی جتاتا تہا شاہ حسین نے غصہ ہوکر اوسکو ترش زبانی سی کہا کہ
تم ہمارا غلام ہوکر ہماری تقریر مین کیون دخل دیتی ہو اور چونکہ خلیل ایک شکیل اور قدآور جوان تہا اور شاہ
حسین برعکس اسکے اس وجہہ سی خلیل نے گستاخی کرکی یہہ درشت جواب دیا کہ غلام اور اہل کی شناخت صورت
سی ہوتی ہے شاہ حسین کو دربار مین یہہ کلمہ نہایت ناگوار گذرا اور اوسنی پیش قبض نکالکر خلیل کو ایسی سخت
ماری کہ وہ مرگیا اور حاکم قندہار نی اس واردات شدید سی جو دربار مین ہوی تہی ناراض ہوکر شاہ حسین
کو قید کر دیا اور واسطی صدور حکم مناسب اطلاع اس معاملہ کی دار السلطنت ایران مین بہیجی وہانسی حکم آیا کہ شاہ
حسین کو رہا کردو کہ اوسنی اپنی گستاخ ملازم کو واجب سزا دی ہی گرچہ شاہ حسین رہا ہوا مگر اوسکی سب
لونڈی یعنی جنبہ ٹوٹ گیا تہا بعد رہائی وہ شیر خان سی ملکر ہندوستان کو چلا گیا اور اوسکی چوتہی پشت
مین نواب مظفر خان شہید ملتان کا والی مشہور نواب تہا جسکی ریاست کو رنجیت سنگہ نی خراب کیا
الغرض بعد چلی جانے شاہ حسین کے شاہ ایران نے بنظر مصلحت ملکداری شیر خان کو دلاسہ اور نوازش دیکر
قوم ابدالی کا کل اختیار اوسکو عطا کیا بنسبہہ (۶۵) برس کی عمر مین شیر خان ایکروز شکار مین گہوڑی سے
گر پڑا اور بباعث سخت ضرب لگنی کے بیہوش ہوگیا اور گہر مین اوٹہا لانی کی بعد جب ہوش آئی تو اوسنی
بختیار خان اولاد صالح خان کو بلاکر کہا کہ اب مجھی زندگی کی امید نہین ہے سرمست کی خبرگیری رکھنی
اور اوسی صدمہ سی مرگیا سرمست خان بیٹا اوسکا بجانشین برسکی عمر تک زندہ رہا جب وہ بہی فوت ہوا تو اوسکا

بیٹا دولت خان خورد سال تہ سپرامی حیات سلطان اپنی جدی چچا کی قایم مقام اپنی باپ کا ہوا نقل ہی کہ ایکدفعہ حاکم قندہار نے سب کتخدا ایان اور سرخیلونکی دعوت کی اوس جلسہ ضیافت مین دو فرقہ کی سرگروہ ایک ایرانی سردار اور دوسری قوم ابدالی کی افغان خان اوس دعوت مین سی ہی بلائی گئی اور چونکہ حیات سلطان اور دیگر ملکان ہمراہی اوسکی صوفی تہی اسواسطی نشہ مین زیادہ سرشار ہوی اور اوس مستی کی حالت مین ہرایک فرقہ اپنی اپنی مومنات کی خوبصورتی اور سیرتی کی صفت کرنی لگی یعنی ایرانی اپنی قوم کے اور افغان اپنی کی اوس گرم جوشی مین ہفت ہفت دختران ناکتخدا ایک دوسرے فرقہ مین شادی کرنی کا اقرار ہو گیا جب صبح حیات سلطان ہوش مین آیا تو اس حرکت سی پشیمان ہوکر افسوس کیا اور عہد شکنی کیواسطی کچھ بہانہ چاہا ملکان ہمراہی مین سی ایک مبارک نام ملک نے صلاح دی کہ تم ایرانیون سی کہدو کہ ہماری رسم ہے داماد کو ہمراہ لیجانی کی جب یہہ بات کہی گئی تو سات کس داماد ایرانی سردار افغانون کے ہمراہ شہر صفا مین گئی جملہ ابدالی قوم کی ملک بطور جرگہہ واسطی مشورہ اس معاملہ کی جمع ہوے اوس جرگہہ کی تجویز سے انہو یہہ بات کہی گئی کہ اول تم اپنی ہفت دختر ہمکو بیاہ دو بعدش ہم دینگی ایرانیون نے جواب دیا کہ ہمارا گھر دور ہی پہلی ہم کسطرح سے دی سکتی ہین افغانون نی اونکا فریب سمجھکر حیات سلطان سی کہا کہ اس معاملہ مین اب تم کچھ بند و بست کرو مگر اوس سی کچھ نہو سکا اور جرگہہ سی اوٹھکر گھر چلا گیا دولت خان ابن سرمست خان رئیس نے یہہ صلاح دی کہ ان ہفت دامادونسی چار کس شیعہ کو چار یار کبار کا صدقہ کرکی ذبح کردو اور تین کو چھوڑدو چنانچہ ایسا ہوا جب حاکم قندہار نی یہہ ناخوش خبر سُنی تو اونسی حیات سلطان سی کیفیت طلب کی ہی جسنی جواب لکھا کہ یہہ کام دولت خان نی کیا ہے اور جب دولت خان کو اونسی قندہار مین طلب کیا تو انکار صاف پایا فوج ایران نے حملہ کیا پہلی لڑائی مین ابدالیون نی ایرانیو نپر فتح حاصل کری مگر دوسری فوج سی شکست فاحش کہائی حیات سلطان ہندوستانکی طرف چلا آیا اور ملتان کی نواح مین قرار گزین ہوا بعد اوسکے ابدالیون مین خانگی بی اتفاقی زیادہ ہونی لگی نوبت یہانتک پہونچی کہ سمبان عزت او عطل ملکان نے سرکشی کرکی دولت خان کو معہ نظر خان فرزند اوسکی قتل کردیا اور رستم خان بڑا بیٹا دولت خان کا ایرانیونسی مل گیا اور جب بلوچون نے بغاوت کری تو رستم خان اوس مہم پر تعینات ہوا اور بلوچون سی شکست کہاکر واپس آیا تب

میرویس ہوتک غلزائی اور عزت عطل ابدالیون نے صوبہ قندہار سی رستم خان پر ناحق الزام فریب اوپر عمداً شکست کہانی کا دیکر قید کرادیا چند روز کے بعد رستم خان عطل کے ہاتہہ سی مارا گیا جب میرویس ہوتک غلزائی نی ایران اور عرب سی واپس آکر قندہار مین بغاوت کری اور شاہ نوازخان حاکم قندہار کو قتل کردیا تو اوس بوہ کیوقت میرویس نے قوم ابدالی کو اس شرط سی اپنی شامل کیا کہ لوٹ وغیرہ سی جو جایداد حاصل ہوگی اسمین سی ابدالیونکو بہی حصہ دیا جاویگا مگر بعد کامیابی اس عہد کی ایفا نکری اور زمینات وغیرہ جایداد غصبیدہ سی کچہہ حصہ ابدالیونکو ندیا اس سبب سی اونوس ابدالی قوم غلزائی کی ساتہہ لڑنی کیواسطی جمع ہوا اور ایک بڑی سخت لڑائی دشت بوری کے میدان مین ان دونون قوم کی باہم واقع ہوئی جسمین غلجیون نے فتح پائی اور ابدالیون نے شکست کہائی اور ہرات کی پہاڑونمین جا آباد ہوئی سنہ ایکہزار اونتیس ہجری مین عبداللہ خان والد حیات سلطان ملتانی اگرا اس قوم کا سردار ہوا اور ارادہ خروج اور فتح ہرات جو اوسوقت شاہ ایرانکی سلطنت مین تہی مصمم کیا اس راز سی عباس قلیخان شاملو کہ جو شاہ حسین صفوی بادشاہ ایران کی جانب سی ہرات کا حاکم تہا مطلع ہوکر عبداللہ خان کو معہ بیٹی کے قید کرلیا ہرگاہ قزلباشیہ ہرات نی بغاوت کرکے عباس قلیخان ندکو کو بید خل کردیا عبداللہ خان فرصت پاکر محبس خانہ سی بہاگ گیا اور کوہِ دوشاخ مین پہونچکر اپنی قوم کو جمع کرکے ہرات پر حملہ آور ہوا جعفر خان حاکم جدید ہرات لڑائی مین پکڑا گیا اور برج موسوم قلیخانہ کے رستی عبداللہ خان معہ اپنی لشکر کے شہر ہرات مین داخل ہوا اندر شہر کے بہی سخت لڑائی ہوئی فریقین کے بہت آدمی ماری گئی اور شہر ہرات لوٹا گیا بعد فتح ہرات قلعہ فرہ بہی جو محمود ابن میرویس ہوتک غلزائی کی ریاست کی شامل تہا ابدالیون نی لیلیا اسکے تہوڑاہی عرصہ بعد محمود شاہ غلزائی نی اصفہان کو فتح کیا اور ابدالیون پر بہی فتوحات حاصل کرنی مگر چونکہ وہ ممالک مفتوحہ جدیدکی نظم ونسق مین مصروف ہوا اس باعث کچہہ زیادہ تعرض ابدالیون سی نرکہا چند مدت بعد اوسکی عبداللہ خان مسند وزیری مسند سی اوتارا گیا اور شاید اوسکو زہر دیکر محمد زمان خان والد دولت خان نی جو باپ احمد شاہ ابدالی کا تہا ہلاک کردیا اور خود زمان خان رئیس قوم ابدالی کا ہوا اور اوسنی ایرانکی فوج پر جو اپنی جمعیت کی بہ نسبت دوچند زیادہ تہی فتح حاصل کری اور جتنی حملے فوج ایرانی

نی ہرات پر کئی اوسنی اون سنکو روکا اور فتح حاصل کرتا رہا اتنا جلدی ابدالیونکا اختیار اور قوت زیادہ ہوئی
کہ ۱۱۴۴ء مین مشہد لینی کا ارادہ کیا مگر افسوس کہ ایسی اوج کیوقت مین باہم بی اتفاقی ہو کر فساد ہو گیا۔
الہیار اور سعد اللہ خان پسران عبد اللہ خان نی محمد زمان خان انکو قتل کر دیا اور خود قوم کے
مختار ہوئی زمان خان کا خورد سال بیٹا احمد خان جو پیچھی سی احمد شاہ ابدالی ہوگا دشمنونکے ہاتھ سی بچ رہا
اور اوسکی والدہ جو قوم الکوزئی سی تھی اپنی نور چشم احمد خان کو حاجی اسمعیل خان علیزئی حاکم
ہرات کی پاس لیگئی اور اوسکو اپنی دختر دینی کری اس وجہ سی حاجی اسمعیل نے اوسکو پناہ دی اور بخوف
الہیار خان احمد خان کو سبزوار اور فرہ کیطرف بھیجدیا اور پوشیدہ رکھا اسی عرصہ مین آخر ۱۱۴۳ء کو نادر شاہ ایرانی نی ابدالیون
پر یورش کری اور بعد چند خفیف لڑائیونکے نادر شاہ کی تابع ہو گئی مگر تھوڑے عرصہ بعد ذوالفقار خان برادر کلان احمد خان کی سرکاری
مین ابدالیون نی بغاوت کرکے مشہد کی ملک متعلقہ سلطنت ایران پر حملہ کیا اور ابراہیم نادر شاہ کی بھائی
کی فوج پر فتح حاصل کر کی مشہد کی شہر کو محاصرہ کر رکھا تھا کہ نادر شاہ خود اونکی لشکر پر حملہ آور ہوا اور انکو
اپنی ملک کیطرف واپس ہٹا دیا ابھی اچھی طرح دم نہین لینے پائے تھے کہ نادر شاہ نی ہرات پر لشکر کشی کری
اور بعد سخت مقابلہ کی دس ماہ کی عرصہ مین ہرات کو فتح کرکے قوم ابدالی سی چھہ ہزار گھر کو حکم دیا کہ ہمراہی
غنی خان الکوزئی اور نور محمد خان علیزئی ایران کی ملک مین متفرق جا کر آباد ہون اور بعضونکو
ملتان کیطرف جلا وطن کیا اور اکثر ابدالی قوم کی لوگ جبراً اپنی فوج مین بھرتی کئی بعد اوسکی ہرات سے
شہر نی کبھی سرکشی نکری مگر ابدالی لوگ بشمولیت قوم غلزائی اور ایماق ملکمین شر و فساد کرتی رہی جب
داغستان سے شہر کو گیارہ ماہ تک نادر نے محاصرہ رکھا تھا ایکدن شہر محصور سی گولہ توپ سراپردہ نادری کے
بیچ آن پڑا اور نادر شاہ کہانا کہا رہا تہا جسمین گولہ کے صدمہ سی مٹی پڑی تب نادر شاہ جسکا مزاج نادری تک
ضرب المثل ہے بہت غصہ ہوا اور سرداران قوم ابدالی کو حضور مین بولا کر حکم دیا کہ اگر چوبیس گھنٹہ تک یہہ شہر فتح نہوگا
تو تم سب قتل کئی جاؤگی یہہ حکم پاکر غنی خان الکوزئی نور محمد خان علیزئی حاجی جمال خان محمد
زئی بارک زئی خانو اور مانو خان نورزئی نی بشمولیت چند دیگر سرداران ابدالی اپنی قوم
کی جمعیت سی دلاورانہ حملہ اوس شہر پر کیا بہت سخت محاربے بعد ابدالی کامیاب ہوئی اور میعاد کی اندر شہر کو فتح

لیکے بادشاہ کی حضور آئی نادر شاہ نی اس مردانہ خدمتگذاری سی بہت خوش ہوکر فرمایا کہ جو عرض کروگی منظور
ہوجاویگی الہیار خان سدوزئی وغیرہ سرداران ابدالی نی عرض کی کہ ہمکو اپنی قدیمی زمینات عطا ہون
اور جو افغان ایران کو بہیجی گئی وہ بہی واپس ہوکر اپنی قوم کے شامل کئی جاوین اور قوم غلزائی سی ہمکو ملک
دلایا جاوی بادشاہ نی یہہ درخواست منظور کرکے حکم دیا کہ جملہ زن و مرد افغان جو ایران کو گئی تہے واپس چلی آوین
چنانچہ سب جمع ہوئی مگر ایک عورت قوم علیزئی جو نادر شاہ کی فرزند کی پاس تہے وہ نہ آئی جب بادشاہ کو
ملکان ابدالی نی اس حال سی اطلاع دی تو اوسنی حکم دیا کہ اگر وہ عورت اپنی شوہر کے ساتہہ جانیکو راضی ہے تو مختار
ہے کہ شاہزادہ کی گہر سے چلی جاوی چنانچہ وہ وفادار عورت سب جاہ و حشم چہوڑکر اپنی کلیم پوش شوہر کے
ساتہہ چلی گئی بعد اوسکے الہیار خان بمقام سبزوار مارا گیا اور نادر شاہ نی چہہ سال مین جب قندہار کو فتح
کیا و ذوالفقار خان اور احمد خان دونون بہائی نی شاہ حسین غلزائی کی قید سی رہائی پائی اور
حاجی اسمعیلخان کی معرفت نادر شاہ نی احمد خان اور اوسکی بہائی کو طلب کرکے بہت نوازش فرمائی
اور فوج متعینہ مازندران کی افسر بناکر بہیجی اور اوس قوم کی حسن خدمات کی سبب سی انکو ہرات کی مغربی طرف
سی بیجاکر اوس زمین پر آباد کیا جہان اب یہہ قوم درانی آباد ہی اور قوم غلزائی کی زمین اوسنی ابدالیو نمین
تقسیم کی علاقہ ارغنداب غنی خان الکوزئی کی قوم کو اور سندین داور نور محمد علیزئی کو عطا ہوئے
بارکزئی کی حصہ مین ناقص زمین آئی نادر شاہ نی نواحات قندہار کو تین سو قلبہ پر تقسیم کیا ایک قلبہ سو طناب
زمین کا تہا اور ایک طناب بشصت گز چورس یعنی برابر طول عرض والی زمین سے مراد تہی ہر ایک قلبہ کی تخم
چار خروار یا چالیس من تخم ریزی کی زمین تہی اور فی قلبہ دو سوار والی نوکری شاہی مقرر کئے اور جو زمین قریب
شہر کی تہی اوس سی دسوان حصہ پیداوار مالگذاری سرکار مقرر فرمائی جو پہلی سال کی تعداد تشخیصہ کے موجب ہمیشہ
وصول ہوتی تہی جب نادر شاہ دہلی کی طرف گیا تو احمد خان اوسکی لشکر مین اپنی فوج کا افسر تہا اور جب ہند
سی واپس آیا تو اوسنی افغانون پر اسقدر اعتبار اور نوازش کی کہ فارسی لوگونکو علاوہ دیگر امورات وجہ ناراضی
کی اس امر کا بہی نہایت رشک آیا اور ماہ جون ۱۷۴۷ء مین نادر شاہ مارا گیا اوسکی دوسری روز لڑائی ہوئی
افغان اور ازبک ایکطرف اور قزلباش وغیرہ ایرانی دوسری طرف مگر اس لڑائی سی کچہہ فایدہ مترتب نہوا

احمد خان ہمراہی تین ہزار سواران ابدالی قندہار کو چلا آیا وہان اوسکو خبر ملی کہ ناصر خان حاکم کابل اور
پشاور - اور یہی تقی خان آختہ بیگی جو سرداران نادری سی تہا خزانہ لیکر نادر شاہ کی بھیجی باقی تہی وہ خزانہ
احمد خان کے ہاتھ آیا اور چند سرکش لکان ابدالی کو قتل کردیا اوسکی بعد اپنی قوم سی کوی مخالف نہوا الغرض
قندہار مین احمد خان ولد زمان خان سدوزئی ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت نشین ہوکر احمد شاہ
دُرّ دُرّان سی مخاطب ہوا کہتی ہین کہ احمد شاہ کی تخت نشینی کے وقت ابدالی اور قزلباش اور ہزارہ اور
بلوچ بہی حاضر تہی وقت تخت نشینی کی عمر اوسکی تیئیس برس کی تہی اوسنی اپنی قوم کا نام ابدالی سی بدلا کر دُرّانی
رکہا اور تب سی یہ اسم دُرّانی مشہور ہوئے

وجہہ تسمیہ دُرّانی

یہہ ہے کہ جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا تو صابر شاہ ایک مجذوب فقیر جسکا وہ بہت
معتقد تہا احمد شاہ کو کہا کہ تم اپنا القاب دُرّ دُوران اختیار کرو یعنی گوہر یا موتی زمانہ کا مگر اوسنی اپنی قوم کے
لحاظ سی دُرّ دُرّان اپنا لقب کیا یعنی موتی موتیونکا دُرّان بمعنی جمع موتیون سی مراد کُل قوم دُرّانی یعنی ابدالی
سی ہے احمد شاہ سی شاہ شجاع الملک اوسکی نبیرہ تک خاندان سدوزئی کی سلطنت کا حال اس
کتاب کی پہلی حصہ مین درج ہو چکا ہے اورجسطرح سی کہ سلطنت افغانستان کی خاندان سدوزئی سی منتقل ہوکر
بارک زئی کے خاندان مین آئی پایندہ خان باپ امیر دوست محمد خان کیوقت سی امیر
شیر علیخان والی کابل موجودہ حال تک کا ذکر بہی پہلی حصہ مین لکہا گیا ہے یہان اعادہ کرنا اوسکا فضول ہے

تقسیم و شمار قوم دُرّانے

واضح ہو کہ ابتدا مین یہہ قوم دو بڑے حصون مین تقسیم ہوگئی تہی ایک زیرک دوسرا پنج پائی مگر اب یہ تقسیم
کچہہ مفید نہین ہے بجز اسکے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چہوٹی قومین کسکی شاخین ہین اس ہوئی تقسیم کے دونون
حصون مین زیرک کا خاندان معزز ہے اور ان ہر دو حصہ مین سی نو شاخ نکلتی ہین زیرک سی چار اور پنج پائی سی پانچ

زیرک کی تفصیل

یہہ ہے - پوپل زئی - الکوزئی - بارک زئی - موسی زئی - اور

پنج پاے

نورزئی - علی زئی - اسحاق زئی - خوکانی - ماکو - کوکہتی ہین اور ادوزئی شامل علیزئی سمجہی جاتے ہین ٭

پوپل زئی

کی قوم زیادہ مشہور ہے اور افغانونکی بادشاہ اسی قوم سی ہین یعنی احمد شاہ ابدالی اور اوسکی اولاد اسی قوم مین سی شاخ ٭

سدوزئے

کی ایک خاندانسی تہا اور سدوزئی بہت مدت تک پوپل زئی بلکہ کل قوم درانی کی خان خیل چلی آتی تہی یقین ہی کہ سدوزئی درانی کی قوم مین سبسی معزز خاندان تہا اس یقین کا مضبوط ثبوت یہہ ہے کہ اونکی پاس ایک رقم یعنی سند بطور فرمان پہلی صفوی بادشاہ ایران کی ہی جسمین سدوزئی کی خان کو تمام قوم ابدالی یعنے درانی کی حکومت اور سرداری دی گئی تہی اور سدوزیونکو سوای اپنی قوم کے اور کوئی سزا نہین دی سکتا تہا اور نیز بادشاہ اُس خاندانمین سے ہونی کی سبب سی سدوزئی لوگ ایک علیحدہ قوم سمجہی گئی ہے مگر اصل مین یا پوپل زئی کی ایک شاخ ہی جب سی سدوزئی بادشاہونکا خاندان تباہ ہوکر بارک زئی کی قوم سی امیر دوست محمد خان مالک افغانستان مغربی کا ہوا تب اس معزز شاخ کا قدر کم ہوگیا ہی اکثر آبادی ان لوگونکی شہر صفا کی متصل ہی جو وادی ترنک کی بیچ واقعہ ہی اور بعضی قندہار مین رہتی ہین اور خاندان شاہی مین سی اولاد شاہ شجاع کی مقام لودہیانہ دریای ستلج کی مشرقی کنارہ رہتی ہے اس احمد شاہی خاندانکو بادشاہ خیل بہی کہتی ہین اور چند گہر سدوزئی پشاور اور لاہور مین بہی رہتی ہین شاخ سدوزئی وغیرہ اقوام ابدالی کے جو لوگ ملتان مین اکثر آباد ہوئی تہی اور وہانسی دیرہ جات وغیرہ مین جاکر آباد ہوئی انکا ذکر اخیر مین مختصراً کیا جاویگا باقی پوپل زئی اکثر قندہار سی شمال طرف کچہہ علاقہ خاکریز اور اکثر پہاڑی ملک مین اور کچہہ مشرق چند مواضع اور کچہہ جنوب جیسی دیہہ - ذاکر و بالا قرض اور شور اندام وغیرہ اور کئی مواضع علاقہ زار دشت مضافات پرگنہ کرشک

کنارہ غربی دریای ہیرمند اور دو موضع گرم سیر مین اور تین موضع مغرب پایان علاقہ ارغنداب مین رہتی مین بڑی جرار قوم ہے اور لوگ کہتی ہین کہ اسکی قریب تیرہ ہزار گہر ہونگی بعض یہہ داری کا پیشہ رکہتی ہین مگر اکثر کاشتکاری سی معاش حاصل کرتی ہین پوپل زئی کی قوم سب افغان قومونسی صاحب ادب نجیب اور معزز ھی اور اسی میز سی احمد شاہ اور تیمور شاہ کیوقت اکثر بڑی عہدہ دار شاہی مقرر ہوتی تہے اور بامی زئی کی شاخ سی احمد شاہ کا وزیر شاہ ولیخان اور اسکا خاندان مشہور تہا اور شاخ ایوب زئی سی سردار جہان خان سپہ سالار احمد شاہ کا تہا +

قوم بارک زئی

تعداد مین پوپل زئی سی بہت زیادہ ھی یہہ بڑی قوم قندہار سی جنوب کی علاقہ ارغسان اور دریای ہیلمند کی کنارہ اور خشک میدانون مین آباد ھے بارک زئی مین سی وہ لوگ جو قندہار کی قریب اور ارغسان اور دریای ہیرمند کے کنارہ آباد ہین بباعث عمدہ قسم زمین ہونیکی قریب کل پیشہ کاشتکاری رکہتی ہین اور بعض تہل پایان کے بیچ مین بہت محنت سی کام زراعت کاری کرتے ہین مگر اکثر لوگ اس قوم کی گلہ بانی اور رمہ چرائی کا پیشہ رکہتی ہین یہہ قوم بڑی دلاور اور جنگجو ہے وزیر فتح خان بارک زئی کیوقت سی زیادہ مشہور ہوگئی ہے اور بعد اُسکی امیر دوست محمد خان جب تخت نشین کابل ہوا تو اسکے سبب سی اسکی قوم بارک زئی دور تک مشہور ہوگئی ہے فی زماننا افغانستان مین قوم بارکزئی کا رسوخ اپنی ہمقوم امیر ہونیکی سبب سی جملہ اقوام سے زیادہ ہی اور اسقدر رسوخ اور برتری کا سبب اُنکی دلاوری ہی اور اس دلاوری سی امیر دوست محمد خان مرحوم کے ہوشیاری اور چالاکی بہی کچہہ کم نہین تہی بارک زیونکی قریب ۳۰ ہزار گہر ہون گے +

اچک زئی

بارک زئی کی ایک شاخ ہے مگر احمد شاہ نی انکو علیحدہ کردیا اس سبب سے کہ اگر بارک زئی اور اچک زئی شامل رہینگی تو قوی اور زور آور ہوجاوینگے اب علیحدہ خان کی ماتحت ہین اور جدی قوم سمجہی جاتی ہے بارک زئی سی بالکل علیحدہ ہوگئی ہے جملہ قوم درانی مین سے شاخ اچک زئی سرکش اور انکا گذارہ گلہ بانی رمہ چرائی اور لوٹ کہسوٹ پر ہوتا ہے +

قوم علیکوزئی

کی ہر گاہ تخمیناً پندرہ ہزار گھر ہونگی اونکا ملک سب اقوام درانی سی اچھا سبز اور زرخیز اور پہلا نہر ہے قندہار سی مشرق علاقہ جلدک اور شمال غربی و مغرب خاص علاقہ ارغنداب و نجوائی جہانکی انار لطافت مین مشہور مین وغیرہ مواضعات غربی اور شمال علاقہ خاک ریز و دیگر پہاڑی ملک شمالی اور مغرب شمالی علاقہ میوند خواہ میند جہان خواجہ حسن میمندی وزیر سلطان محمود غزنوی کا زادوبوم تہا اور علاقہ چکہ و ساروان قلعہ کنارہ شرقی دریای ہیرمند اور چند مواضع جنوب بلدہ قندہار اور نیز علاقہ کوہی موسوم بغنی باغران ملک زمین داور سی شمال غربی اور علاقہ نوزاد و کنجاک زمین داور سی مغرب اور ہرات اور غزنین و کابل کے ملک مین بہی متفرق رہتی مین اس قوم مین بہی اکثر زراعت کاری اور قلیل مویشی و رمہ چرائی اور ملازمی اور تجارت کا پیشہ ہے اسقوم مین شاخ نسہ زئی اور سرکانی علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی مین آباد ہین چنانچہ ایک تپہ باسم سرکانی نام زدہی جسمین اٹہارہ مواضع واقع مین اور ایک بڑا قریہ شاخ سرکانی کا اسی نام بر درہ کوئٹہ مین واقع ہی اور کئی گھر قوم علیکوزئی کی علاقہ دوابہ وغیرہ ضلع پشاور اور کئی گہر بلوچستان اور ملک کہتہ مین آباد مین مسمی عبد الغنی خان شاخ زیرازئی مخاطب میر افغان اسقوم مین بڑا مدبر اور مشہور شخص تہا اور وزیر یار محمد خان زین الدولہ والی ہرات شاخ نسونئی ایک بڑا عالی ہمت اور جوانمرد آدمی اسقوم مین گذرا ہی اور مسمات زرغونہ والدہ احمد شاہ ابدالی اسقوم سی تہی +

قوم موسے زئی

کی صرف چند گہر ہین اور بصرت زئی شاخ بارک زئی مین شامل شمار ہوتے ہین +

اقوام پنج پائے

قوم نورزئے

بارک زئی سی تعداد مین برابر ہی مسکن اسقوم کی اکثر ملک گرم سیر اور علاقہ دیہہ وادشت قندہار سی کوہستان شمال ملحق ہزارہ جات اور یہہ علاقہ زرخیز اور سیراب ہے اور بہت علاقہ فراہ اور سبزوار مین ہرآت تک اور باقی ریگ مین قندہار سی جنوب اور ایک بڑا قریہ موسوم سپیروان یا سفیدروان یا اسفراین قندہار سی

مغرب کنارہ شرقی رود ارغنداب واقع ہے باوجود کاشتکاری ہمیشہ اس قوم کا اکثر رمہ داری ہی موسم سرما مین
اپنی ملک یا اوس موقع پر جہان عمدہ چراگاہ اور گہاس ہو گذارہ کرتے ہین اور بہار کی موسم مین دو خانگی ہو کر
ایک گہر اپنی مال مویشی اور بال بچہ لیکر کوہ سیاہ بند کو جاتا ہی دوسرا گہر زمینداری پر ملک مین رہتا ہے
یہہ قوم مہمان نواز اور بڑی مدمغ اور متعصب ہے خود نمائی و خود آرائی کو بہت پسند کرتے ہین +

قوم علی زئے

زمین داور متعلق صوبہ قندہار مین آباد ہی انکا دستور موافق علیکوزئی کے ہے علی زئی اور علیکوزئی کی بیچ حد فاصل
صرف دریائی ہیرمند ہی اور علی زئی کا ملک بہی کچہہ مطابق ملک علیکوزئی کے ہے مگر علیکوزئی کا ملک اکثر رودباری
اور انکا ملک کاریزی ہی کل تعداد قوم کی قریب سولہ ہزار گہر کے ہی اس قوم کی چند قبیلی پنجاب مین بہی آباد ہوئی ہین
سی ملتانوالو نکا ذکر آخر مین دیکہو گی اور ایک خاندان اسی قوم کا محمد شریف خان مشہور رئیس یہان ضلع راولپنڈی
والی کا بموضع اسلام گڈہ حسن ابدال سی تین میل مغرب آبادہی چند دیہات انکی اپنی ملکیت کی اوس علاقہ مین
ہین اور کچہہ پنشن بہی سرکار سی ملتی ہے محمد شریف خان کے فرزندان مین سی شیر دل خان اور پردل خان لنبی آدمی
ہین اور تیسرا بہائی انکا سرور خان اور سب سی چہوٹا حسین خان ہے گورنمنٹ انگریزی سی معتبر خاندانو نکو نظر التفات
کی امید ہی یہہ اوس محمد شریف خان کی اولاد ہی کہ جسکا نام سکہو نکی عملداری مین دلاوری اور خاندانی کی سبب سے
مشہور تہا علاوہ اونکی قوم علی زئی کی اوس موضع علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی مین بہی آباد ہین اور علاقہ چہچہ کے چار
تہون مین سی ایک تپہ علی زئی ہے +

قوم اذوزئے

واضح ہو کہ ادو اور علی باہم بہائی ہین یہہ قوم تخمیناً پانچہزار گہر ہونگی پند موضع انکی علاقہ معروف مین اور دو موضع علاقہ
دیہہ راوت اور تین موضع علاقہ گرم سیر مین واقع ہین انکی رسم و رواج اور پیشہ مطابق اقوام ہمسوانکی ہین +

قوم اسحاق زئی

قندہار سی مغرب دامن ریگ کنارہ رود ارغنداب قلعہ بست تک اور چند موضع پایان علاقہ جاکہ کنارہ شرقی دریائی
ہیرمند اور کچہہ زمیندار زمین اکثر علاقہ گرم سیر اور رود ذرہ اور سبزوار مین اور علاقہ لاش و جوین ہرات سی جنوب شمال

اوسیاسی شمالمین اور کچھ ہرات مین رہتی ہین اس قوم مین سی دو بڑی بڑی معتبر خاندان ہین ایک خاندان سردار
مالو خان رئیس معزز اور باقتدار علاقہ لاش و جوین کا جو تابعدار سلطنت ایران کا ہے مگر مالگذار نہین دوسرا
خاندان سردار مدد خان ساکن قلعہ خان نشین علاقہ گرم سیر کا اس خاندان مین موسی دونگی مشہور شخص گذرا ہے
مگر اب یہہ خاندان بارک زئیون کی صدمہ ریاست سی تنزل مین جا پہنچا اس قوم کا اکثر رمہ داری اور گلابانی
اور کچھہ زمینداری ہے کل تعداد اس قوم کی دس گیارہ ہزار گہر مشہور ہے اور بلخ مین بہی ایک ہزار گہر سی زیادہ
اس قوم کا سُنا جاتا ہے +

قوم ماکو اور خاوگانی خواہ خاگوانے

کی بہت قلیل آدمی ہین اور انکی کوئی علیحدہ زمین نہین ہے بعض قندہار مین رہتی ہین اور کچھہ قوم نورزئی
کی شامل ہوگئی یہہ شاخ قریب نابودی کی ہے اور انکا خود مختار سردار یا خان کوئی نہین ہی خاوگانی دو جگہہ
مین ایک خاگوانی کلان دوسرا خاگوانی کوچک خاوگانی نواح قندہار مین متفرق اور غزنین مین چند دیہات
خاگوانی کی اور کئی قریہ ماکو کے متصل ہمدیگر بنام خاگوانی ماکوان آباد مین بعض درانی ماکو کی نسل کو اپنی
برابر نہین سمجہتی اور کہتی ہین کہ ماکو پسر متبنی تہا +

مجملاً حال کل قوم درانے کا

جو بیان سب سے قابل اعتبار ہے اس سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قوم آزاد اور الگ تہی ۱۶۰۰ سنہ تک اسوقت
اُوزبک لوگ انپر سختی کرنے لگے بدین باعث درانیون نی شاہ ایران کو خراج دینا اس شرط سی قبول کیا کہ
قوم اوزبک سی بچانیکی واسطی مدد عطا ہو اور اسیطرح باج گذار ۱۷۰۸ سنہ تک ہی اسوقت قوم غلجانی نی بغاوت
حکومت قندہار سی سرکشی کری اور ابدالیون کی ساتہہ بہی لڑائی ہوی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہی یہہ قوم نواح
ہرات کی پہاڑون مین آباد ہوئی اور ابدالی کی نام سی مشہور تہی اور اسوقت و نیز پہلی اس سی بہی قوم غلجائی
کی ساتہہ انکی اشد دشمنی تہی جب نادر شاہ نی پہر نواح قندہار مین اس قوم کو آباد کیا تو تب سی گرچہ ہر ایک فرقہ
قوم درانی کی زمین علیحدہ علیحدہ منقسم ہوگئی جیسا کہ اوپر لکہا گیا ہے مگر حقیقت مین یہہ قوم آپسمین پیوستہ اور
ملی ہوئی ہی ایک قوم کی آدمی دوسری قوم کی زمین سی خرید لیتی ہین یا انکو بخشی جاتی ہی اور بعض علاقی جیسا کہ

گرم سیر اور ملک جو قندہار کی قریات مین ہی جملہ اقوام درانی سی برابر حصہ پر آباد ہے +

شمار قوم

کل تعداد درانی کی ملک کی رہنی والونکی آٹھہ لاکھہ مشہور ہے مگر شاید دس لاکھہ تک ہوگی اونمین سی درانی خاص دو سے
چار لاکھہ سی زیادہ ہونگی کہتی ہین کہ نادرشاہ ایرانی نے تمام قوم کا شمار کیا تھا جب کہ اونمین زمینات
کی تقسیم اور حصص مقرر کرتا تھا اور اوسوقت ساٹھہ ہزار گھر شمار مین آئی تھی اگر حقیقت مین یہہ شمار کیا گیا
تو بہت کم معلوم ہوتا ہے غالب ہے اکثر لوگ خصوصاً رستہ چرائی والی چھوڑ دی گئی ہونگی کیونکہ اوسکو زمینات کی
تعداد مطلوب ہوگی جنمین زمینات کا تقسیم کرنا مقصود تھا +

رواج و دستورات

ہر بڑی قوم درانی کی اوپر ایک سردار مقرر ہے جو خاندانی قبیلہ سی منظوری امیر کابل مقرر ہوتا ہی اور اوس
سردار کی تجویز اور مخلوق کی رضامندی اور انتخاب سی ہر چھوٹی شاخ مین خان یا مشر مقرر ہوتے ہین عموماً
سلسلۂ خانی ایک خاندان مین موروثی چلی آتی ہی مگر کبھی کبھی اوسمین تغیر و تبدل ممکن ہے +

مقدمات دیوانی اور مال کے

خانان اور سفید پوشان دیہہ سی یا دوست فریقین کی قاضی کے معرفت بموجب احکام شرعی فیصلہ کراتی ہین
جب سردار اپنی قوم سی غیر حاضر ہی تو اوسکا کام نایب کرتا ہی جسکو وہ خود مقرر کری اکثر کوئی بھائی یا بیٹا
یا کوئی اور خویش سردار کا نیابت پر مقرر ہوتا ہی اعلی حاکم قوم درانی کا صوبہ قندہار ہوتا ہی اور وہ امیر
کابل کی ماتحت جملہ احکام صادر کر سکتا ہی اس قوم کی جو آدمی ذرہ آسودہ حال ہین وہ بزرگر یا مزدور
یا غلامونکی ہاتھہ سی اپنی زمین کاشت کراتی ہین اور خود نگران حال رہتی ہین مگر جس کام مین اونکا اپنا
ہاتھہ مطلوب ہو تو خود کر لیتی ہین اور اکثر خود محنت کرتی ہین جو درانی تہیدست ہین اونمین سی بعضی
بزگر اور قلیل مزدوری کا کام ہی کرتے ہین اکثر مزدوری کا کام یا تابک کرتے ہین اور ہمسایہ
افغان +

دستور کیژدی

کیژدی سی ایک چہوٹا خیمہ بد وضع چہولداری کا ہم شکل مراد ہی جو عموماً بکری یا شتر کی پشم سی بنائی جاتی ہی
طول مین (۱۵) سی (۲۵) فٹ تک اور عرض دس سی ۱۲ فٹ تک ہوتا ہی اور ارتفاع غایت آٹہہ
فٹ تک بعضی آسودہ لوگ اپنی دیرہ کی اندر بند لگا دیتی ہین اور عام لوگونکی دیرہ کی بیچ ہی ایک پردہ
حایل ہوتا ہی جس سی مذکر اور مونثات کا حصہ تقسیم ہوتا ہے ویسی معمولی کیژدی کی قیمت ۱۰۰ تک ہوتی
ہی درانیون مین سی جنکی سکونت مستقل نہین ہے وہ کیژدی مین گذارہ کرتی ہین گرما کی موسم مین پہاڑ
چلی جاتی ہین اور سرما مین میدان کو خیام گاہ بناتی ہین جو لوگ قندہار سی جنوب کو رہتی ہین وہ اکثر تو بہ
پہاڑ مین تابستان کو کاٹتی ہین مگر جو قوم دریاء ہلمند سی وسطرف ہی وہ سب سی دور جاتی ہی یعنی ہمیشہ کوہ
سیاہ بند اور رباط غنس خواہ بائی غز کو بہار کی موسم مین جاتی ہین اوس موسم کی بعد مشکل سی کوئی آدمی
میدان مین ملتی ہین اور تین چار ماہ تک پہاڑ مین خنک ہوا سی فرحت اوٹہاتی ہین سب رمہ دار صحرائی
لوگ بجز اونکی جو دریاء ہلمند سی اوسیطرف رہتی ہین کیژدی مین رہا کرتے ہین کوتخ کیوقت انکا عسکر
قابل دید ہوتا ہے جس گروہ مین سو کیژدی ہو وہ بڑا کمپو سمجہا جاتا ہی بڑی کمپو کو خیل کہتی ہین اور اسکے
سردار کو سر خیل کہتی ہین اور چہوٹی کو کلی بولتی ہین جہان دیرہ جا ہوا تو ملک کی کیژدی بیچ مین نصب کرتی

ہین فیض گاہ مین اپنی معسکر سی مغرب کی طرف ایک جگہہ پتہر سی علامت مسجد کی بنا رکہتی ہین اور اسمین جب ملا خود
اذان دیتا ہی تو ادا نماز کی واسطی جمع ہوتی ہین اور اپنی کیژدیونکی بین سی کچہہ فاصلہ پر ایک کیژدی بنام
مہمان خانہ الگ لگا دیتی ہین جو مہمان ہون وہ اوسمین رہتی ہین یا بطور حجرہ نشست گاہ مردانہ تصور ہوتی
ہے اور موسم زمستان مین بیچ الگجہہ کیژدیون لگا کر اپنی رمہ کی گلہ لیکر دور دور چرائی کے واسطی لیجاتی ہین جب انکی
رمہا بہیڑی اور بکری نی بچے دیے تو دو دو تین تین رمہ لیکر پہیل جاتی ہین اور بہت دل سی اونکی پرورش
اور چرائی کراتی ہین اونکی اکثر رمہا بہیڑی جنگلی دار کی ہین اور بکری بہی رکہتی ہین بہ نسبت بہیڑ کے
بکری کی تعداد کم زیادہ ہوجاتی ہی بلحاظ ملک میدان اور پہاڑ کی یعنی پہاڑ مین بکری بہت رکہتی

ہین اور میدانمین ابہیڑیی زیادہ وہ لوگ جو بیابان کی متصل رہتی ہین یا دولتمندین نشۃ ہی رکہتی ہین جنکی اوپر کثیر دی اور اسباب لادتی ہین شتر بچہ گان نراکثر فروخت کردیتی ہین اور مادہ واسطی افزائش پیدایش کی رکہتی ہین عام خلق خر پر کار روائی باربرداری کرتی ہین قریب کل کے ہر گہر مین گہوڑا رکہتی ہین اور اکثر سگ تازی رکہنی کی بہی شوق ہے +

خوراک

جو دُرّانی دولتمند ہین وہ ایران کیطرح چرب اور بہت مزہ دار پُلاؤ اور گوشت بَرّہ کبابی اور مصالحہ کے ساتھہ پکا ہوا گوشت اور خمیری نان تنوری اور گوشت قدید اور قُرُوت کہاتی ہین اور ملذ شربت پیتی ہین جو کسی کسی میوہ سی بنایا جاتا ہی بعضی اُنمین سی بہت مقوی اور اچھا ہوتا ہی عام مخلوق کی خوراک نان گندم اور روغن زرد اور کبہی کبہی گوشت اور پنیر اور ساگ بہی کہاتی ہین اور جو بہت مفلس ہین وہ لوگ نان جو و مکّی اور دوغ یعنی لسّی سی شکم پُری کر لیتے ہین دُرّانی بہت میوہ خور ہین جنکی سکونت مستقل ہے وہ عمدہ میوہ طرح طرح کی کہاتی ہین اور کوچی لوگونکو صرف خربوزہ میسّر ہوتا ہی +

پوشاک

وہ لوگ جو شہر و نمین رہتی اور اکثر ساکنان دیہات اور وہ بہی جو رمہ چرائی والو نمین سی دولت مند ہین ایسی پوشش رکہتی ہین جیساکہ ایرانکی لوگ یعنی بڑا عمامہ خوش وضع اور کلاہ اور قبا رنگین سینہ واز دراز تا بہ ساق اور انکی اوپر چوغہ حسب مقدور اعلی یا ادنی قسم کا اور شلوار فراخ قبا کی اوپر اور چوغہ کے نیچہ کمر بنہ اور تلوار و پیش قبض باندہنی عموماً مروج ہی غریب دُرّانی خصوصاً رمہ چرانی والی سر پر ٹوپی خراسانی وضع کی اور لانبا اور فراخ قمیص یعنی کورتہ آستین دراز والہ معہ یا بلا چوغہ اور اکثر نیلہ رنگ کی فراخ شلوار جسمین خشتِ سفید کی طرح لکیر ہوتی ہے متوسط درجہ کی لوگ اکثر جمعہ کی روز ہر ہفتہ مین ایکدفعہ اور بعضی دوسری اور تیسری جمعہ کو پوشاک بدلاتی ہین اور غریب و گلہ بان لوگونکو مہینون مین پوشاک کی شست و شو کی نوبت پہونچتی ہے مگر غسل سوای واجبیت مذہبی کی بہی ہر ہفتہ مین ایکدفعہ میلہ ادمی بہی کرتے ہے مگر بیابان والی شبان تا بہم سی پانی اس عادت سی مستثنی ہین +

قد و قامت و طرز وضع

اس قوم کی لوگ شکیل اور دراز قد اکثر گندم گون مایل بسرخی رنگ بغدادی چہرہ فراخ پیشانی وجیہہ جوان ہوتی ہین عموماً داڑہی یعنی ریش کی بال لانبی رکہتی ہین مگر نوخیز جوان اپنی ریش کتیرا کرتی ہین اور مدت تک بڑہنی نہین دیتی سب لوگ سر کے بال بیچ سی چھوٹ تک اوسترا سی منڈواتی ہین اور باقیماندہ کو بہی گردن تک کٹوا کر چہوٹا رکہتی ہین مگر بعضی بعضی سر کے بال لانبی رکہتی ہین خصوصاً چرواہی لوگ نہین کٹواتی اور جہان تک ممکن ہو لانبی ہوتی ہین +

حال مذہب

کل قوم دُرانی اہل سنت جماعت دین دار مسلمان ہین کوئی گانو یا کوچی کسبو بدون امام اور ملاّن کی نہین ہوتا خواہ چہوٹا ہی ہوا و نکی مشہور دینداری سی یہانتک یقین ہی کہ سوای شاخ اچکزئی کی شاید باقی دُرانی قوم اپنی نماز نہین چہوڑتی اور غالب ہی کہ بہت قلیل لوگ تارک نماز ہونگی اور ماہ مبارک رمضان کا روزہ ہر بالغ آدمی رکہتا ہی اور عمدہ خاصیت یہہ بہی ہی کہ دُرانی لوگ غیر مذہب کی آدمی کو ضرر رسانی سی اغماض کرجاتی ہین اور مفرط تعصب نہین رکہتی مگر اچکزئی جو اپنی دین کی احکام ضروریہ کی تعمیل نہین کرتے وہ ضرر ہو بجاتی ہین اور اخوند لوگ اکثر تہیدست ہوتی ہین اور عام لوگو نمین واعظ یا خطبہ استقلال لی ساتہہ کم پڑہ سکتے ہین علم فقہ کا دُرانی قوم مین کم ہے مگر قریب کل کے یہہ لوگ زبان فارسی بولتی اور سمجہتی ہین اور اونمین سے اکثر فارسی اور پشتو کی شعر یاد پڑہا کرتی ہین اصلی زبان اونکی پشتو ہی مگر بآواز سی

دستور شادی

جیساکہ افغانونمین ہے ویسا ہی اس قوم مین بہی ہے اکثر جب کہ مرد (۱۸) یا (۲۰) سال کا ہو اور عورت (۱۴) یا (۱۶) برس کی تب شادی کیجاتی ہے اور منگنی یا شادی کردینا والدین کی اختیار مین ہے دُرانی عورت بہی نماز گذار اور دین دار ہوتی ہین اور شوہر نہ وجات سی بامروت پیش آتی ہین اور بعضی ہوشیار اور سلیقہ دار مونثات اپنی شوہرونکی گہر مین مختار کل ہوتی ہین اور اوسکو دانا سمجہتی ہین عورت اور مرد اکثر ایکجگہہ کہاتی اور گذارہ کرتی ہین مگر جب کوئی غیر شخص یا مہمان آدی تو الگ رہتی ہین +

عادات معمولی

اس قوم کی اکثر مرد حجرہ - یا مہمانخانہ یا مسجد مین جمع رہتی ہین اور اوسجگہہ کر مسجد مین: حقہ پیتی یا نسوار چڑہاتی ہین یا اپنی زراعت اور مویشی کی باتین کرتی ہین اور نیز امیر اور سردار لوگونکی اعمال اور کابل کے حالات وغیرہ اذکار اور ملک کی حال کی باتین کرتی ہین شکار کی شوق بھی بہت ہی اور کھیل بھی بہت قسم کی کھیلتی ہین قریب ہر شام اتن ناچ ناچتی ہین اور سوای گانی اور قصہ اور باتین کرنیکی کبھی جمع نہین ہوتی اس سی پایا جاتا ہے کہ درانی خوش باش لوگ ہوتی ہین *

مہمان نوازی

یہہ لوگ بہت مہمان نواز ہین ہر اجنبی شخص کو دیکھنی سی اور مہمان بنانی سی خوش ہوتی ہین اور کوچی لوگون مین گرچہ دیرہ اونکا بہت غریب ہوتا ہم بندوبست مہمان داری ہمیشہ رکھتی ہین اور سب سی بڑا سردار اور ملک بھی بیگانہ مہمان کو کھانا اور جگہہ دینی سی معاف نہین ہے اکثر گانو مین مسافر لوگ مسجد اور حجرہ کو جاتی ہین اور عام وقت مین پہلا شخص جو اوس مسافر کو ملتا ہی وہ ہی میزبان ہوتا ہی مگر گرانی نرخ کی وقت یا جملہ لوگ بانٹ کر مسافرون کو کھانا دیتی ہین یا جسکی نوبت مہماندار کی ہو وہ دیتا ہی روغن زرد اور لسی روٹی کی ساتھہ اکثر دیتی ہین اور گوشت و شوربا بھی ملتا ہی بشرطیکہ گانو مین گوسفند حلال ہوا ہو اگر گانو کی بیچ کسی گہر مین خیرات یا ضیافت ہو تو مہمان بھی اوسمین بولایا جاتا ہی اور دوست کیطرح شمار ہوتا ہی جس وقت رات کو آرام کرنا چاہی تو وہ میزبان بچھاونا وغیرہ سامان دیتا ہی یہہ مہمان نوازی سب لوگون کی واسطی ہوتی ہے نہ صرف افغان اور مسلمان بلکہ ہندو مہمانونکی رسد بھی دی جاتی ہے مگر اسکی ساتھہ اونمین لوٹ لینی کی عادت بھی ہی اور چونکہ درانی اکثر جای حکومت سی دور او متفرق رہتی ہین اسواسطی اس بدعت کی روک کم ہوتی ہی خصوص جب ملک مین فساد اور بی انتظامی ہو تو لوٹیرونکی تعداد زیادہ ہو جاتی ہی مگر سب سی زیادہ راہزن اچکزی ہین درانی لوگ اپنی ملک کا بہت ناز اور فخر کرتی اور قندہار کا بہت ادب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ہماری مورثون اور بزرگان کا وہان گورستان

ہی نعش امیر درانیون کی اکثر دور دور سی قندہار مین دفن کیواسطی لیجاتی ہین یہہ لوگ سفر بہت تہوڑا کرتی ہین
اور ہمیشہ اپنی گہر کا لحاظ اور شوق رکہتی ہین ہندوستان کو بہی سوداگری کیواسطی کم آتی ہین خانہ نشینی بہت پسند
کرتی ہین ؛

شاخ اچک زی

کی لوگ دیگر دُرّانی قوم سی عادات مین بالکل فرق رکہتی ہین اسلئی اونکا بیان علیحدہ لکہا جاتا ہی اس شاخ
کی تعداد کچہہ بہت نہین ہی اکثر روایا تونسی پانچ ہزار گہر معلوم ہوتا ہی مگر غالب ہی کہ چار ہزار سی زیادہ نہین
ہوگا قریب کل کی سب لوگ مویشی داری اور رمہ چرائی کا کام کرتی ہین گرچہ قلیل پیشہ کاشتکاری کی کہتی
ہین مگر کافی نہین ہے اونکی گوسفندونکی رمی **خواجہ امران و توبہ** کی پہاڑین و رگلہ شتران بیابان
مین جو **شوراپک** سی شمال اور مشرق کیطرف ہی چہتی ہین اونکی سردار یعنی خان اپنی قوم پر دیگر درانیہ
سی زیادہ اختیار رکہتی ہین الا باوجود اختیار اپنی قوم سی لوٹنی کی شوق نہین نکال سکتی جو کوی مسافر
اونکی ملک مین داخل ہوتا ہی اکثر لوٹا جاتا ہے اور اکثر رات کی وقت اپنی ہمسایہ لوگون کی ملک مین بارادہ
ارتکاب چوری پہرتی ہین چوری مین ہوشیاری اور سرقہ بالجبر مین دلاوری اونکا بڑا وصف ہی اور
اپنی ہمراز مجمع مین جوان مرد آدمی ایسی کام اور روا رکہا تو انکی باتین کرتی ہین جسکا ارتکاب کیا ہو یا ارادہ
ہو مگر انکا سرقہ بالجبر بسعہ قتل نہین ہوتا اونکی پوشاک ایسی ہی کہ جیسی دیگر گلہ بان دُرانی پہرتی ہین مگر زمستان
مین تمام اونکی پوشش ٹوپی سی لیکر پاے جامہ تک نمد سی بنتی ہی خوراک مین اکثر گوسفند اور بکری کا گوشت
کام آتا ہی غلہ کم کہاتی ہین اور بیل اونکی پاس بہت کم ہین یہہ لوگ مہینون تک کپڑا نہین بدلاتی اور ریش
کتری نہین جاتی سرکے بال لانبی اور بلا صفائی اور شانہ بکہری ہوی اور میلی رکہتی ہین آدمی بڑی مضبوط
اور محنتی ہوتی ہین مزاج اونکا سخت ہی مگر آپسمین بہت تکرار نہین کرتے مہمانداری نہین کرتی مسجدین نہین
رکہتی اور نماز بہت کم پڑہتی ہین اور مذہبی احکام سی کم غرض رکہتی ہین اخوند بہت کم ہین اور جو ہین وہ
اپنی گہر مین نماز پڑہتی ہین ان اعمال کی سبب سی دُرانی بمشکل اونکو اپنا ہمقوم سمجہتی ہین مگر یہہ لوگ
اچہی سپاہی ہوتی ہین ؛

حال افغانان ملتانے

واضح ہو کہ جو ابدالی افغان نواح قندہار سے آکر ملتان مین آباد ہوئے تھے اونکی اولاد کو اب ہمارے عصر مین
صرف مجمعًا ملتانی پٹھان یا افغان کہتے ہین گو اونکی نام خیل اور زائی کی بدستور باقی ہین اور تاریخ آمد
لوگون کے ملتا مین آنے کی ٹھیک نہین معلوم ہوتی مگر اس قوم کی واقعات کی مقابلہ کرنے سے غالب یقین یہہ ہے کہ زیادہ
تر آمد اور استقلال انکا ملتا مین بعہد سلطنت عالمگیر اورنگ زیب اور شاہ عالم بادشاہان دہلی
کے ہوا ہے جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہے جب شاہ حسین ابن معدود قندہار سے پنجاب کیطرف آیا تو غالبًا
اوسکی ہمراہ ابدالی قوم کی بہت خاندان تھے اور پیچھے سے جبکہ میرویس قوم ہوتک غلزائی کی تسلط
جنگجوی سے قوم ابدالی متفرق ہوئی تو اوس وقت سے ابدالی لوگ کچھہ ملتان کی طرف چلے آئے ایسی روایت ہے
کہ ابدالیون سے پہلے ملتا مین تمن یعنی الوس جمند یا زمند افغانونکا آباد تھا جب ابدالی خانہ کوچ ملتان
کی نواح مین پہونچے تو اونہون نے بمقام رنگپور کہیڑیان والہ اقامت کی اور معاش اپنی بعضے تجارت سے اور
بعضے کرایہ کشی سے جیسا کہ پوندہ لوگون کا دستور ہے بہم پہونچاتے تھے مگر شاہ حسین کے خاندان کو دربار شاہی
سے جہت گذارہ کچھہ منصب عطا تھا اگرچہ اوس عہد مین ہر شاخ ابدالی آمدہ ملتان کی خان اور ملک علیحدہ علیحدہ
تھے جیسا کہ سدوزئی کا علیحدہ اور علیزئی کا جدا خان تھے اور اسیطرح بادوزئی وغیرہ کا حال بھی تھا مگر سرگروہ
اور ان سب کی خان خیل اولاد شاہ حسین معدود خیل تھے جب ابدالیون نے کچھہ استقلال و جمعیت پیدا کر لے
تو قوم جمند سے بتکرار زراعت تلفی نزاع برپا ہو کر نوبت کشت و خون تک پہونچی آخرالامر ان ہر دو قوم
کی درمیان جنگ شدید واقع ہوا اس لڑائی مین ابدالیون نے الوس جمند پر فتح پائی اکثر مردان قوم
جمند مارے گئے اور باقیماندہ کو ملتان سے بیدخل کر کے شہر ملتان پر ابدالیون نے قبضہ کر لیا جب اس واردات
سنگین کی اطلاع دربار شاہ دہلی مین پہونچی تو وہان سے بہت سخت ناراضگی کی ساتھ حکم اخراج قوم ابدالی
کا ملتان سے ہندوستانکو صادر ہوا یہہ خبر پاکر ابدالی حیران ہوئے اور اہل جرگہ کا اس مشورہ پر اتفاق ہوا
کہ جملہ خانان اور ملک ہماری قوم کے دہلی مین بادشاہ کی حضور حاضر ہو کر استدعائے عفو جرائم اور عذر قصور

کرین شاید کسی طرح نائرہ غضب بادشاہ اطفا ہاکر آل وعیال ہماری قوم کی خرابی سی محفوظ رہین چنانچہ
تین سہ کس اشخاص کی قریب خانان ومعتبران اس قوم نے بطور خود دہلی مین ہونچکر بادشاہ کی حضور نیز
عرض استعفاء قصورات کی کری اور وقوع اس جرم کا اول قوم حمبند کیطرف سی ظاہر کیا بعد سماعت حال
بادشاہ اس قدر نرم ہوا کہ تعرض اونکی آل وعیال سی موقوف رکہکر جملہ خوانین ومعتبران ابدالی کو تاحکم
ثانی قید رہنی کا ارشاد فرمایا جب دکہن کی ملک مین قوم مرہٹہ وغیرہ نے بغاوت کرکے کئی دفعہ فوج شاہی
کو پس پا کر دیا تب قیدیان ابدالی نے قیدخانہ سی درخواست تفویض خدمات دکہن بادشاہ کی حضور بہیجی
جو بنظر ضرورت وقت منظور ہوکر ہمراہ فوج متعینہ ابدالی لوگ بہی اس خدمت پر مامور ہوئی اور جنگ دکہن مین کام نمایان
ابدالی سی ایسی نمایان خدمت اور شایان تردد بظہور آیا کہ خاطر بادشاہ اونسی خوش ہوکر بعطای خلعت وجاگیر
ملتانکو رخصت کئی گئی اوس دنسی یہہ لوگ مستقل زمیندار اور جاگیردار نواح ملتان کے ہوی ازانجملہ **شاہ حسین**
کی اولاد مین سی **شجاع خان** نے سوجاع باد آباد کیا اور یہہ ہی خاندان سب افغانان ملتانی کی خان خیل تہے
جب خداوند کریم کو بدعملی اس قوم کی ملتان سی منظور ہوئی تو **نواب مظفر خان** کی عہد مین جو مشہور
مشہور نواب ملتان کا تہا اور شجرہ نسب اونکا اوپر درج ہوچکا ہے **رنجیت سنگہ** والی لاہور ملتان پر مسلط
کیا اور نواب مظفر خان شہید ہوگیا تو سمت ۱۸۷۵ بکرم کو ملتان قبضہ سکہان مین آیا جو افغانان ملتانی قتل
سکہان سی بچ رہی وہ ملتانسی بیدخل ہوکر **نواب محمد خان** بہادر خیل سدوزئی کی طرف منکیرہ و بہکر کے
جانب چلی آئی اور جب منکیرہ **رنجیت سنگہ** نی لیا تو دیرہ جات مین خصوص دیرہ اسمعیل خان مین آکر آباد
ہوئی اور تا حال الیوم اکثر دیرہ اسمعیل خان مین آباد مین اور نواب مظفر خان کی اولاد مین سی **احمد علیخان**
اور **نواب عبد المجید خان** بمقام لاہور موجود مین ؎

ذکر خاندان نواب محمد خان

یہہ خاندان قوم سدوزئی شاخ بہادر خیل سی ہی گرچہ اول جمبندون کی لڑائی اور ملتان کی فتح کی وقت
صحبت خان مورث اعلی نواب **محمد خان** ایک معتبر اور عزت دار خان تہا مگر **یار محمد خان** معروف
یارا خان باپ نواب محمد خان شخص غریب اور کم دولت تہا نواب محمد خان ابتدا مین کار نجابت

کرتا تھا بعد اوسکے چند عرصہ سرکار بہاولپور مین نوکر رہا اور وہانسی چھوڑکر بمنشا ہر ہشصت روپیہ نواب
حاجی مظفر خان صوبہ ملتان کی پاس ملازم رہا کہتی ہین کہ پہلی تیس روپیہ ماہواری تنخواہ تہی اور پہر ساٹہہ روپیہ
ہوا مگر عزت بہت تہی چند عرصہ کی بعد اپنی لیاقت جبلی سی نواب محمد خان ہمراہی گروہ افغانان ملتانی
کمر ہمت باندہکر فتوحات ملکی کے درپی ہوا اول قلعہ موندہ کو فتح بعدش آہستہ آہستہ اکثر علاقہ تہل اور کچہی
لیہ و بکہر وغیرہ مفتوح کرکے استقلال کافی بہم پہونچایا اوس عہد مین شہر لیہ جو جای حاکم نشین علاقہ تہل کا
تہا بہ قبضہ عبدالنبی خان سرہی کی تہا نواب محمد خان نے جب حملہ کیا تو محمد عارف خان پسر عبدالنبی خان
نی افغانان ملتانی کو اول حملہ مین پس پا کر دیا مگر اتفاقاً جب محمد عارف گولی بندوق کے لگنی سے
مر گیا تو عین شکست کیوقت افغان لوگ عنان فتح کو اودہا کر شہر لیہ پر قابض ہوگئی نواب محمد خان نے جب
جب اسقدر علاقہ جات فتح کر لیئے تو **شاہ زمان ابن تیمور شاہ** سدوزئی والی افغانستان سے
خطاب نوابی اور القاب **شاہ نواز خان** حاصل کرکے محمد خان کے اسم سی مشہور بہ نواب محمد خان
ہوا المدد قلعہ منکیرہ کو تعمیر کراکر اپنی بود باش اور جاے حکومت کیواسطے اوس جگہہ کو پسند کیا ۱۸۳۱ء مین
رنجیت سنگہ نے قلعہ منکیرا وغیرہ علاقہ دواب نواب محمد خان سے لیکر ملک دیرہ اسمعیل خان مغربی کنارہ
دریای سندہ اوسکو چھوڑ دیا اور پہر بہی وہ نواب رہا اور مغربی جانب اوسنی علاقہ دامان و مروت و عیسی خیل
وغیرہ مفتوح کر لئے مگر علاقہ بنون سے اوسکی فوج نے شکست کہائی **نواب محمد خان** اولاد پسری
نہین رکہتا تہا اوسنی اپنی زندگی مین **حافظ احمد خان** ولد **حاجی عبدالرحمن خان** جو داماد نواب
صاحب کا تہا اور نواب محمد خان کی دختر سے **عبدالصمد خان** حافظ احمد خان کا خورد سال بیٹا تہا اس رشتہ
کے سبب سے اور اس امید پر کہ یہہ ریاست میری دختر زادہ کو پہونچی گی حافظ احمد خان کو ولیعہد بنایا بعد وفات
اونکے نواب حافظ احمد خان بہی صاحب ہمت سردار ہو گذرا ہی **عبدالصمد خان** اوسکا بیٹا لاولد مر گیا
اور نواب محمد خان کا ارادہ پورا نہوا بعد وفات حافظ احمد خان کے اوسکی فرزندون سی جو دوسری بی بی
سی تہی نواب **شیر محمد خان** جانشین اپنے باپ کا ہوا اوسکی وقت ماہ ساون ۱۸۹۳ بکرم کو کنور
نونہال سنگہ نے دیرہ اسمعیل خان کو معہ علاقجات متعلقہ خالصہ سرکار کی نواب شیر محمد خان کو

شصت ہزار سالانہ کی جاگیر عطا کری بعد وفات نواب شیر محمد خان کے اونکا خلف نواب محمد سرفراز خان نواب ہوا جو اتبک دیرہ اسمٰعیل خان مین بخطاب قدیم نوابی موجود او ر صاحب عزت سردار ہین اور نواب محمد خان کے برادر زادون مین سی حیات اللہ خان سدوزئی بہی موجود ہے +

علی زئی

کے خاندان سی نواب فوجدار خان گورنمنٹ انگریزی کی عنایت سے اب بخطاب نوابی ممتاز ہوا ہے جب قوم ابدالی کے لوگون نے ملتان پر دخل کیا تو اوسوقت عیسی خان ابن علی محمد خان جد اعلی فوجدار خان کا اپنی قوم مین معتبر آدمی تہا بعد شش خدایار خان جد حقیقی نواب فوجدار خان کا نواب شجاع اور مظفر خان والی ملتان کی سرکار مین صاحب عزت ملازم تہا مگر جب رنجیت سنگہ نے ملتان فتح کیا تو ابدالی قوم کے لوگون مین سخت صدمہ اور تفرقہ نے اثر کیا بہت خاندان تباہ ہو گئے تب حیثیت اس خاندان کی بہی مثل حیثیت قدیمہ نرہی فوجدار خان چند عرصہ بعہدہ جمعداری نواب شیر محمد خان سدوزئی کی سرکار مین بیچ برادری عاشق محمد خان علی زئی ملازم رہا اور جب ضلع دیرہ اسمٰعیل خان خالصہ سرکار سکہان ہوا اور بعد جلا وطنی الہداد خان ٹانک والہ کی ٹانک عاشق محمد خان علی زئی اور محمد پاینده خان خواجک زئی و حیات اللہ خان سدوزئی کو جاگیر مین ملا تب اون خوانین کی جانب سی چند عرصہ ٹانک کے قلعہ مین فوجدار خان مقرر رہا اور پہر دیوان لکہی مل ناظم اور مستاجر دیرہ اسمٰعیل خان کے پاس ملازم ہو کر اوسکی جانب سی چند عرصہ کارداری علاقہ مروت پر بہی مقرر رہا بعد ازان بحسب شورش ملتان کیوقت ۱۸۴۸ء مین کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کے ہمرکاب ہو کر نمایان خدمت بجالایا اور ہر طرحسی خیر خواہ سرکار انگریزی رہا اس خدمت کے صلہ مین سرکار سی اوسکو القاب خان بہادری معہ جاگیر اور پنشن کثیر عطا ہوا اور جب کابل مین اوسکو بکام سفارت بہیجا گیا تو اسنی اچہی خدمت کری بعد واپسی از کابل گورنمنٹ انگریزی نے خوشنود ہو کر کے خطاب نوابی عطا فرمایا اور جاگیر دوام کیواسطی معاف ہوئی آنریری مجسٹریٹ کا کام بہی کچہہ اونکی تفویض ہے اور نہایت عقلمند آدمی تہے +

غلام حسن خان علی زئی بہی

اسی خاندان سے ہی انکا باپ **عاشق محمد خان** ایک دلاور اور بہادر تہا امیر فتح خان ٹوانہ کے ہاتھ سے مارا گیا ملہم حسن خان نے ۱۸۵۷ء کو بوقت بغاوت ہندوستان ایک رجمنٹ سواران کی سرداری مین بہت اچھی خدمات سرکار انگریزی بجا لایا دلاور اور بہت بازکم گو نیک سیرت آدمی ہے سرکار کی جانب سے سفیر ہو کر کابل مین گیا اور چند سال کے بعد ۱۸۶۴ء کو واپس آیا گورنمنٹ کو انکی خدمات منظور خاطر ہین ۱۸۶۸ء مین بلحاظ خدمتگذاری خاندانی خطاب نوابی عطا ہوا +

خاندان خودکہ

یہہ خاندان قوم سدوزئی سے **خواجہ خضر** کے بڑے بیٹے **خداداد سلطان** کی اولاد سے ہے اور چونکہ خداداد کو افغان اپنی روزمرہ مین خداکی کہتے تہی اسواسطے اوسکی اولاد مشہور **خودکہ** ہوئی ملتانی پٹہانون مین اس خاندان کا نظام خان خودکہ ایک معتبر آدمی ہی جو فی الحال نواب بہاولپور کے سرکار مین معزز نوکر ہی اور اوسکی فرزند ڈیرہ اسمعیلخان مین سکونت پذیر ہین

خاکوانی

شاخ مین سے غلام سرور خان خاکوانی ڈیرہ اسمعیلخان مین ایک عزتدار شخص ہے اور اوسکا فرزند عطا محمد خان بہی نیکبخت اور خدمتگذار سرکار ہے

علاوہ انکی

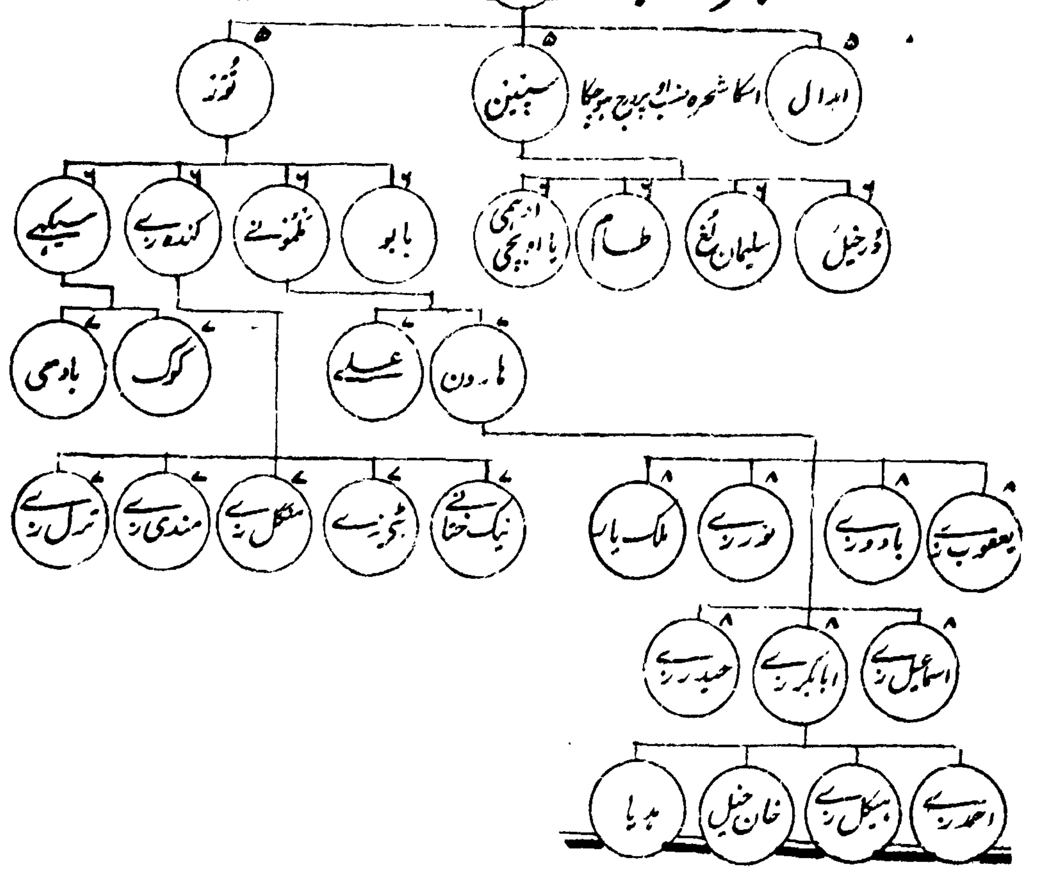
اور بہی چند گہر ابدالیون کے ڈیرہ اسمعیلخان مین ہین مگر قابل ذکر کی کوئی نہین ہی جملہ اس اطراف مین قریب ۸۰ گہر اس قوم کی ہونگے

پوشش اور طرز وضع

ملتانی افغانون کی مطلق مغربی افغانستان کے ابدالیون سے مختلف ہی انکی سر پر اکثر سفید تین چار گز کی چہوٹی دستار لانبی بال سر کے بکہری ہوئی شانہ سے نیچے تک اور پیرہن کہلا ہوا کہ جسکی آستین اکثر چنی ہوئی ہوتی ہین شلوار رنگدار اور گہیرہ دار مگر پونچہ تنگ اکثر عیاش لوگ گلبدن کے پہنتی ہین اور جنکو ناز کا خیال ہو وہ ریشم اور سوت ملا ہوا صوبہ کے گلبدن وضع نافرمانی رنگ کے پارچہ کے مستعمل کرتے ہین اور بعضی ثقہ آدمی سفید لٹہہ کی شلوار رکہتی ہین پاؤن مین جوتی تلہ دار اور نازک پاپوش اکثر ہوتی ہی بدن اور پارچات کو ظاہری آلائش سے صاف رکہتی ہین گو بعضی نیکبخت حلیم اور بردبار بہی ہوتی ہین مگر اکثر متکبر اور خودپسند خوشامد طلب ظاہر پرست زودرنج کینہ ور زاہد

نوخیز جوان عیاشی کی طرف مایل آرام طلب و کاہل مزاج ہوتی ہین مگر سپاہگری کی وقت پہ محنت کرتے ہین
اور اچھی سپاہی آزمودہ کار ہوتے ہین عمر رسیدہ آدمی نماز گذار اور تسبیح خوان ہوتی ہین اپنی وطن اور گھر کو
نہین چھوڑنا چاہتی اپنی قوم ترین پہ دوسری کی جاہ و حشم اور بہادری کو اچھی نظر سی نہین دیکھتی خود ستائی کو اپنے
زبان سی بہی عیب نہین سمجھتی دوست کی ساتہہ مروت کرتے ہین ؛

شجرہ نسب ترین ابن شرجنون



ذکر قوم ترین

شجرہ نسب دیکھنی سے معلوم ہوگا کہ ابدال جسکی نسل سے قوم درانی ہے وہ بھی ترین کا بیٹا تھا مگر اوسکی
اولاد بقوم ابدالی اور درانی تسمیہ پا کر علحدہ سمجھے گئی باقیماندہ پسران ترین کی اولاد اپنی موروثی

اسم ترین سی مشہور ہی اور یہہ قوم ان دو پسران کی نسل اپنی اپنے مورث کی اسم سے دو بڑی شاخ مین
تقسیم ہوتی ہے ایک تور ترین دوسرا اسپین ترین اور پھر ان دو نو شاخون سی کئی چھوٹی شاخین
نکلتے ہین جنکی تفصیل شجرہ نسب سی معلوم ہوگی +

تور ترین

ملک پشین مین رہتی ہین یہہ علاقہ درانی کے ملک سی جنوب کی جانب بفاصلہ کوہ واقع ہے اسکی مغرب
علاقہ شور اوک یا شورا ایک ملک قوم اچکزی اور جنوب کیطرف ملک شال اور اوسمین کوہ تکتو حد
فاصل ہے ملک پشین طول مین قریب اسی میل کی ہے شمال مایل مشرق جنوب مایل مشرق تک اور سب
سی چوڑی جگہہ چالیس میل ہوگی پشین ملک سنر ایک علاقہ قوم بڑیچ سی اونچا ہی اور سطح اسکی شور ایک
سی زیادہ ناہموار مگر آباد اوس سی زیادہ ہی قلبہ رانی کیواسطی نرگاؤ زیادہ کام آتے ہین بہ نسبت شترونکی
اگرچہ شتر بھی قلبہ مین جوتی جاتے ہین اور شترونکی گلے بھی بہت ہین اکثر لوگ قلبہ رانی اور زمینداری
سی معاش حاصل کرتے ہین مگر اونکی تعداد بھی بہت ہی جو قندہار اور ملک سندہ کی مابین سوداگری کا
کام کرتے ہین قوم تور ترین کا دستور کچھہ درانیون سی ملتا ہی اور اونکی خان درانی سردارون سی مطابقت
رکھتی ہین - والی کابل اور حاکم قندہار بھی اس سی کچھہ غرض نہین رکھتا تھا بجز لینی سواران مقررہ واسطی بجا آوری
خدمات ریاست جو بعوض کلنگ لئی جاتے ہین اور کبھی کبھی اونکی خان دربار مین بھی طلب کئی جاتی تھے
کل تعداد سکنائی ملک پشین کی تخمیناً دس ہزار گھر ہونگی بہت سید اس علاقہ مین رہتی ہین اور سیدان پشین کا
تجارت مین صاحب ہمت سوداگر مشہور ہین پشین مین سوای قوم تور ترین اور سید اور کاکڑ ہمسایہ اور کوئی
قوم آباد نہین ہی اونمین سی تور ترین کی تعداد چھہ ہزار گھر تخمیناً مشہور ہی +

سپین ترین

لی چار شاخین ہین اور تور ترین سی تعداد مین کم ہین یہہ لوگ **وادی موسوم ترؤرہ تل چوٹیالی**
کی میدان مین آباد ہین اس ملک اور تور ترین کی ملک کی مابین کچھہ کاکڑ کا ملک واقع ہی انکا دستور تور ترین سی ملتا

ہی مگر پچھہ کاکڑ کی قوم سی بھی ملتا جی یہہ شاخ کا زراعت اور گلہ بانی مین بحصہ مساوی منقسم ہی آدمی تنومند او رمضبوط ہوتی ہین **ریاست** ہر دو قوم تور اور سپین ترین کی باوجود فاصلہ ایک ہی خان سی متعلق ہی نسبت ہا ترید خاندان ریاست قوم تور ترین کی شاخ بھتی زی مین چلا آتا ہی اسکا ثبوت ایک پورانی مثل مشہور سی جو زبان پشتو مین قدیم سی چلی آتی ہی ملتا ہی اور وہ یہہ ہی ؛

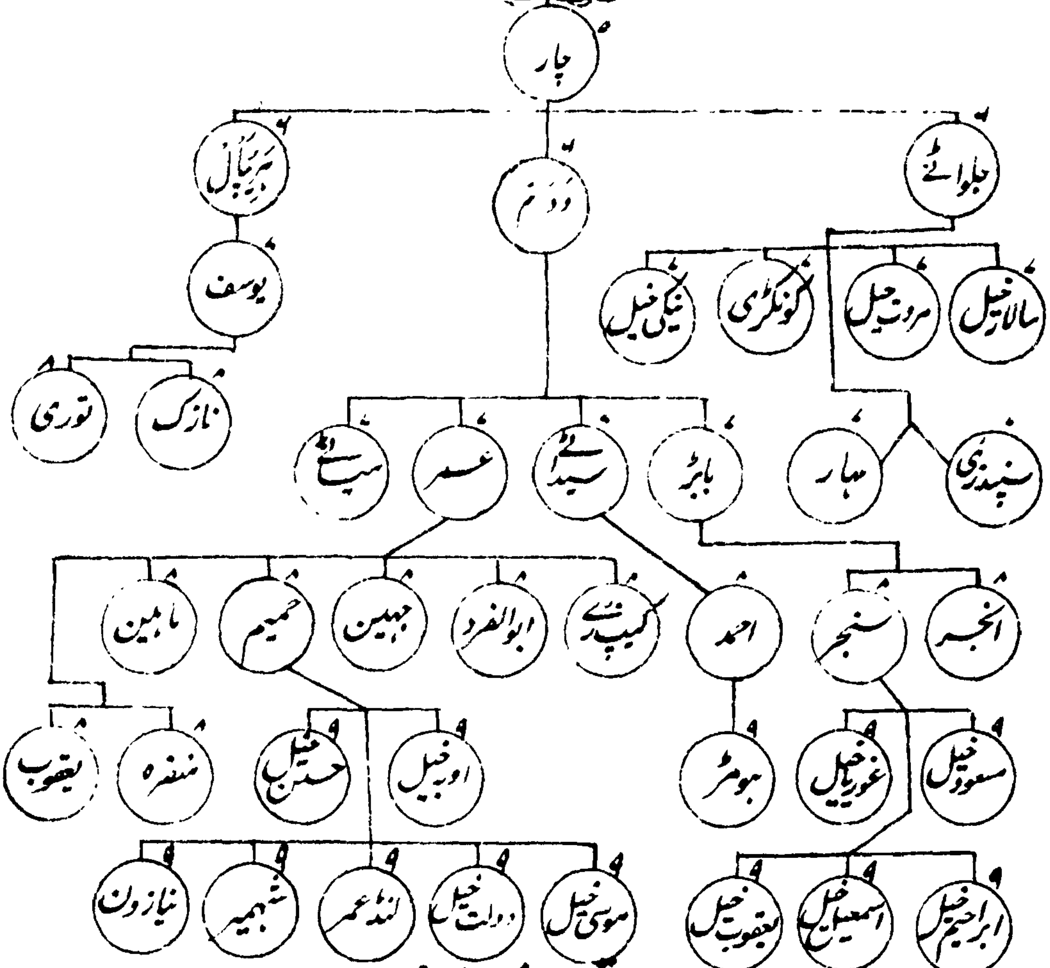
مثل پشتو

خَانی دَہ پہ دَوَہ کوُرَہ پہ لوُہانی کَش پَرے گنڑے دَہ پہ ترِین کش پَرے بٹے دَہ

یعنی خانی دو گہرون پر ہی قوم نوحانی جو لودی کی نسل سی ہی او سمین کٹی خیل اور ترین مین بٹی زی پر ہے تحققات سی اس پشتو کی مقولہ کا ثبوت ملتا ہی تا حال ہر دو قوم ترین مین ایک ہی خان ہوتا ہی اور وہ سال بسال سپین ترین کی ملک مین بھی جاتا ہی واسطی فراہمی تلنگ اور اگر نوکری پر کوئی نہ جانا چاہی تو اوس سے عوضانہ نوکری مین روپیہ وصول کیا جاتا ہی اور جب ریاست کابل مین بد انتظامی اور فساد ہو تو اونمین بھی خودسری اثر کرتی ہے اور سوای فساد کی بھی صرف برای نام رعیت سمجھی جاتی ہی - فی الحال علاقہ پشین ہی حاکم قندھار نقد روپیہ مشخصہ لیتا ہی سپین ترین کی ہر سہ علاقہ مسکونہ ملحق ہین ژوَرَہ جو وادی اوپر کی طرف ہی کوہ چپر کی نزدیک سی شروع ہوتا ہی اوپر پہاڑ کی بیچ ذرہ تنگ ہی مگر نیچی فراخ ہوتا جاتا ہی اسقدر کہ جسمین آبادی ہو سکتی ہی اور اسکی بیچ دوڑی گا تو بھی مین تل اس سی بھی فراخ ہے اور میدان بوری اور چپالی کا اوسکی ساتھ ملتی ہین تل اور چپالی کی زمین موافق سیوی کی معلوم ہوتی ہی مگر موسم سیوی سی اچھا ہی ؛

ذکر قوم شیرانی

شجرہ نسب شیرانی بن شرخبون ابن سٹربن



حال قوم شیرانی

بعضے مین کہ شیرانی دختر زادہ کاکڑ کا تھا اوسکی والدہ فوت ہوگئے اور باپ نے دوسری عورت سے نکاح کیا جس سے اور بیٹے پیدا ہوئی شیرانی چاہتا تھا کہ دستار مختاری میری ہو مگر ترین جو اوس پہلی عورت سے بڑا فرزند تھا مانع ہوا اسبات پر شیرانی نے اپنے باپ اور بھایون سے رنج ہو کر پیغام کاکڑ کی طرف جو جد مادری اوسکا تھا اس مضمون سے بھیجا کہ مین یہان تنگ ہون آکر لیجاو۔ کاکڑ یہ خبر سنکر معہ چند اپنے

فرزندون کے شرجنون کے گھر آیا اور کہاکہ تم شیرانی کو میرے ساتھ جانے دو کہ میری فرزندون کی ساتھ
تربیت پاویگا شرجنون اس بات پر راضی نہین ہوتا تہا جب مبالغہ حد سی گذرا اور شیرانی کو بھی جانے کے ارادہ
مین مستعد پایا تب ترین نے غصہ ہوکر باپ سی کہا کہ شیرانی کو کاکڑ کے ساتھ جانے دیو اگر وہ ایک نہوا
تو کیا ہوگا آخر کاکڑ شیرانی کو اپنے ہمراہ لایا اور شیرانی نے عہد کیا کہ مین یا میری اولاد کبھی سرتنڑ
نہین کہلاویگی اور اس عہد کی ساتھ اپنی جد مادری کی خاندان **غرغشتی** کے شامل ہوا کہ تا ہنوز
اگر سڑبن اور غورغشت کی باہم امتیاز ہو تو شیرانی لوگ داخل ولس غورغشتی سمجھے جاتے ہین شجرہ
نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ **جلوانی اور ہریپال اور بابڑ وغیرہ**۔ شاخین بھی شیرانی کے
نسل سے ہین مگر انہون نے علحدہ نام پیدا کیا اب صرف سے حمیم بن عمر ابن ودم کی ہفت پسرون
کی اولاد شیرانی کہلاتی ہے کہ تفصیل اونکی کرسی نامہ مین درج ہے یہہ قوم زمری لوگ کی شمال کی طرف
پہاڑ مین رہتی ہی **اور** قوم وزیری اونکی شمال مین درہ گومل سی شمالی طرف رہتی ہے اور مغرب علاقہ
ژوب وغیرہ ملک کاکڑ مندوخیل کا ہے اونکے ملک کا اکثر حصہ تخت سلیمان کی اونچے پہاڑ مین واقع ہے
انکا پہاڑ بہت سخت ہی یہہ قوم چھوٹی چھوٹی دیہات بیس چالیس گھر والہ مین وادی اور پہاڑ کی نشیب
مین پھیلے ہوئی ہی اور اکثر اپنے گھر پہاڑ مین کھود کر بناتی ہین اور تین طرف دیوار تعمیر کرکے سقف ڈالتے
ہین اور ہر گھر مین ایک کوٹہا اور ایک دروازہ ہی جو رات کو کانٹی دار درخت کی شاخ سی بند کیا جاتا ہے
جاڑے کے موسم مین بلحے کچھہ روک سردی کی دروازہ سی نہین ہی سیاہ دری اوپر لیکر اور
اپنا لنبا چوغہ بطور پوستین جو بہیڑ کی چمڑے سی بنتا ہے اوڑہ کر سو جاتی ہین اونکی پہاڑ مین جو
درخت ہین اونسی بہت قسم کی لکڑی ملسکتی ہے اور اکثر شیرانی لوگ تیر اور بلہ فروخت کی واسطے کلاچی
اور دیرہ اسمعیل خان کیطرف لاتی ہین اور اپنی گہرون مین دیودار کی لکڑی سی روشنی کیا کرتے ہین
جسکی دہوئین سی اونکی گھر اور پوشاک بلکہ چہرہ بہی سیاہی مایل ہوجاتی ہین شیرانی اکثر میانہ قد اور
متوسط اندام مگر مضبوط اور چالاک ہوتی ہین عام شیرانی لوگ کی پوشاک یہہ ہی کہ موٹی کپڑی کی شلوار
اور ایک کمبل اپنے کاندہی پر رکھی ہوئی اور گائی کی خام چمڑا کی چپلی پانو مین رکھتی ہین اور یہہ پوشاک

پوری ہوتی ہی جب اونکی سر پر سفید کپڑہ کے تین چار گز دستار ڈہیلی طرح سی لپیتی جاوے اور بعضی لوگ
پہیرہ دار شلوار اور چین دار خلقہ بھی پہیرتے ہین سب سی دولتمند کی پوشاک بھی اس سی کچہہ بہت تحفہ نہین
ہی جو ملک مین وہ اپنی پوشش کو بہت تحفہ سمجہتے ہین کیونکہ وہ ملتان کا ریشم بھی پہیرتے ہین اس قوم
کی خوراک اکثر مکی کی روٹی اور مکہن اور قروت ہی گندم کی روٹی صرف ضیافت مین پکائی جاتی ہی گوشت اکثر
بہیڑی کا کہانی مین آتا ہی مگر جب بیل یا گائی بیمار وغیرہ صدمہ سی قریب المرگ ہو تو اوسکو بھی ذبح کرکی کہاجاتا
ہین درخت زیتون کا ثمر تازہ اور سوکہا ہوا بھی پانی مین ابال کر کہاتی ہین جنگلی انار اور چلغوزہ۔
اور دیگر اقسام کا پہل جو اپنی پہاڑ مین پیدا ہوتی ہین کہائی جاتی ہین شیرانی لوگ ناوقت شادی کرتی ہین
یعنی عمر پوری کرکے شادی کی دستور مین شیرانی اور دیگر افغانون کی بیچ ایک عمدہ فرق ہی کہ شیرانی
لوگ اپنی دختر کی معاوضہ مین داماد سی روپیہ نہین لیتی بلکہ اپنی گہر سی حسب توفیق شادی کی وقت داماد او
دختر کو کچہہ دیا جاتا ہی عورات صرف گہر کا کام کرتی ہین اور فصل درو کرنے مین مدد دیتی ہین شیرانیون مین
روپیہ نقد کم ہی کیونکہ وہ خرید فروخت مین ایک جنس دوسری جنس سی اکثر بدلا لیتی ہین اونمین کوئی نوکر یا
غلام نہین ہے اور دستکار بھی کوئی قلیل ہے قریب بیس کس ہندو اونمین دوکان رکہتی ہین اور دانہ
اور پارچہ اور قند سیاہ اور تمباکو اور روغن زرد اور بعض سب سی ارزان چیزین جو میدان مین ملتی ہین
وہ دوکاندار رکہتے ہین نجار اور آہنگر اور باولی دامان سی آئی ہین شیرانیون کی کاشتکاری اکثر وادیون
مین ہے بعضے نشیب جگہہ پہاڑ مین۔ بلا سیرابی زراعت ہو سکتی ہے مگر باقی زمینات کو پہاڑی نالون
او بند دیگر سیراب کرتی ہین سوائی خان اور ملان اخوند کی سب قوم کی لوگ اپنی ہاتہہ سی کام کرتی ہین اکثر زمین
دو فصلی ہی خریف مین چاول اور مکی اور تمباکو پیدا ہوتا ہی سرد ملک کی تاثیر کی سبب سی تمباکو
ربیع کے ساتھہ نہین ہو سکتا اور جب خریف کی زراعت درو ہوئی تو گندم اور جو کاشت کئی جاتی ہین
جو گرم موسم کی شروع مین درو کرتی ہین اکثر لوگ جو مویشی رکہنی والی ہین اونکی مال مویشی زیادہ تر بیل
اور گائی ہین مگر بعضی مالدار جو پہاڑ کی سر پر پہیل گئے ہین وہ بہیڈی اور بکری کی اجڑ رکہتے ہین شیرانیون
کے بیل بہت چہوٹی ہوتی ہین عموماً سیاہ رنگ کی اور اونچا نشانہ یعنی گٹ نہین ہوتا اور بعضی آدمی کہدہ

بھی رکھتی ہین مگر خچر اور گاؤمیش اور شتر نہین رکھتی تمام شیرانی کی ملک مین بہت تھوڑی شکل سی پیدا ہوتی
ہین شیرانی لوگ اپنی خان کو نیکہ کہتی ہین جسکا معنی اور مراد پشتو کی زبان مین (دادا یعنی جد) ہی نیکہ کا
اختیار قوم پر بہت ہی اور اپنی زمینات بھی زیادہ رکھتا ہی اور لوگ حصہ پر اوسکی کاشتکاری کا کام
کرتے ہین اوسکا خانگی نوکر کوئی نہین ہی۔ جن لوگون کی پاس بھیڑی کے گلے ہین تو وہ سالانہ فی گلہ بھیڑ
کا ایک بچہ اور جسکے پاس بیل اور گائے بہت ہون اونسی ایک کو سالہ۔ خان لیتا ہی اس محصول کے وصول مین
کچہہ زور درکار نہین ہی لوگ اپنی رضامندی سی دیتی ہین اور سمجھتی ہین کہ جو شخص دینی سی انکار کریگا اوسکی اوپر کچہہ
بدبختی عاید ہوگی اگرچہ یہہ لوگ اپنا دعوی جبر فیصلہ کر لیتی ہین مگر اصل مین نیکہ عدالت دینی والا ہے
جب اوسکی پاس مقدمہ پہونچی تو وہ فریقین کا بیان سنتا ہی اور پھر دعا مانگ کر نیک نیتی کے ساتھہ مقدمہ
فیصلہ کرتا ہی اور اوسکا حکم ہمیشہ خدا پاک کی سزا کے خوف سی مانا جاتا ہی کیونکہ بزعم اون لوگونکی فیصلہ
اوسکا الہام ربانی سی سمجھا جاتا ہی شیرانی لوگ بھی چلویشتہ رکھتی ہین اور بعضی جگہ جو نیکہ کی سکونت سی
دور ہون وہان نیکہ کے حکم سی چلویشتہ بطور نایب نیکہ کام دیتا ہی شیرانی اسمین تکرار کم کرتے ہین
ہر گانو مین ملان ہی جسکو دہم حصہ پیداوار سی عشر ملتا ہی ملان لوگ امامت مسجد کے سوای نکاح پڑہاتی ہین
اور لڑکون کو فرایض مذہبی سکھلاتی ہین مردہ کو غسل دینا اور کفن سیلنی کا کام بھی ملان اور اونکی مستورات
کرتی ہین شیرانی مین سی بہت سی لوگ قران شریف کا پڑہنا سیکھتے ہین مگر فارسی کوئی نہین سیکھتا
صرف ملان لوگ پشتو کا پڑہنا سیکھتے ہین جن کتابون مین اکثر مذہبی مسایل ہوتی ہین شیرانی لوگ نماز
اور روزہ رمضان عموماً نہین ترک کرتی مگر حضوری دل سی عبادت کم ہوتی ہے جو لوگ پوندہ وغیرہ
انکی ملک کی راستی مغربی افغانستان اور دامان کو آتی جاتی ہین اونسی شیرانی لڑتے ہین مگر سب لوگ
قبول کرتے ہین کہ شیرانی کا عہد بے عیب ہے اور جو مسافر شیرانی کی قوم سی بدرقہ ہمراہ رکھتی ہون تو سلامت
کے ساتھہ اونکی ملک سی گذر سکتے ہین جب شیرانی کسی مخالف قوم یا فرقہ سی لڑائی کرین تو نیکہ اونکی کمان
کرتا ہی اور لڑائی مین جانی سی پہلے سب لشکر شیرانی کا نیکہ کی دستار کے نیچی سی جسمین قرآن شریف
رکھکر دو آدمی ادہر اودہر سی اونچی پکڑ رکھتی ہین گذرتا ہی اور اسطرح پگڑی کے نیچے سے گذرنے پر اونکا

یہہ اعتقاد ہو جاتا ہی کہ غنیم کی بندوق یا تلوار سی زخمی ہونی یا ماری جانی کا خطرہ نہین رہا یہہ اعتقاد اوسر
نیکہ کی عزت اور بزرگی کی تسلیم کا اپنی قوم مین کافی ثبوت ہی شیرانیون کا ہتیار ہتی دار بندوق
اور تلوار ہی۔ مگر لوگ کہتی ہین کہ بہ نسبت تعداد مردمان کی ایک ثلث بندوق کم ہی الا تلوار قریب کل کے
ہر ایک بالغ آدمی رکہتا ہی عموما شیرانی کم آزار مخلوق ہی مگر بعضی گروہ سارق اور رہزن بہی ہین +

شاخ بابڑ

شجرہ نسب کی دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ بابڑ بہی اصل مین شیرانی کی نسل سی تہا مگر اوسکی اولاد نی علحدہ نام
پاکر اب مطلق اسم بابڑ سی مشہور ہی بابڑ لوگ میانخیل سی جنوب کی طرف رہتی ہین انکا مغربی حصہ سخت
پہاڑی ملک ہی ایک وادی کوہی کا وہان اونکی ملک مین پہونچا ہی اور اوس سی ایک پہاڑی نالہ نکلتا ہی
جس سی سیرابی زمینات کی ہوتی ہی ایک راستہ اس وادی سی بہی مغربی افغانستان کو جاتا ہی مگر ایسا عام
نہین جیسا کہ خواہ ایلری یعنی گومل کا راستہ ہی کہتی ہین کہ قوم بابڑ سوای قوم استرانی کی باقی سب دامان
کی افغانی اقوام سی پیچہی کوہ شیرانی سی نکلکر علاقہ چودوان مین ابادہوئی بابڑ کی قوم سوداگری بہت
کرتی ہی اور دامان کی قومون مین سی دولتمند اور آسودہ ہی بعضی انمین سی تین لاکہہ تک جمع رکہتے
مین جو اسملک کی لوگونمین اسقدر جمع والہ آدمی بڑا دولتمند سمجہا جاتا ہی اس قوم کی خان زیادہ اختیار
رکہتی ہین اور بابڑ اکثر افغانی قومون سی نیک چلن شمار ہوتی ہین تیمور شاہ سدوزئی بادشاہ کابل کے
وقت قوم بابڑ کا سردار عہدہ امین الملکی پر ممتاز ہوا تہا۔ بابڑ میدان کی رہنی والی تخمینا قریب چار ہزار
گہر کی ہونگی بڑا حصہ قوم بابڑ کا صحرا مین کوہ سلیمان کی پرلی طرف آباد ہی جنکی حد شیرانی کی ملک سی ملتی ہے
بابڑ کا دستور شیرانیون سی موافق ہی سوای اونکی جو مشرقی حصہ مین رہتی ہین مغربی افغانستان مین بے
بعضی جگہ بابڑ لوگ آباد ہین جیسا کہ خاص شہر قندہار مین چندگہر اور تیہ سوزنائی نواح قندہار متعلق ارغنداب
مین چند دیہ بابڑ کی آباد ہین اور نواح کابل اور لوہ گر مین اور درہ گونٹر مین بہی کچہہ بابڑ آباد ہین مختلف
روایات سی جو حاصل ہوی ہین ایسا قیاس ہوتا ہی کہ مغربی حصہ افغانستان کی متفرق جگہ رہنی والی بابڑون
کی تعداد پانچ سو گہر سی زیادہ نہین ہوگی مگر اونکا تعلق اور راہ رسم مشرقی حصہ کی بابڑون سی بجز ہم
قومی اور کچہہ نہین ہے +

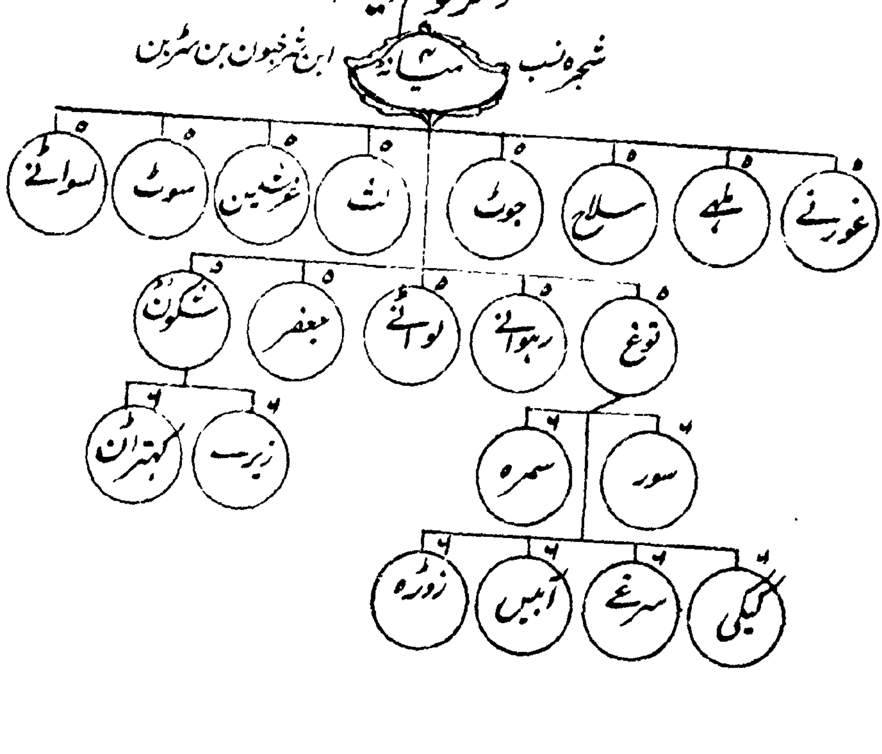
شاخ ہریپال

ہریپال شیرانی کا نبیرہ تہا شاخ کیپ خواہ کیپ زئی جو قدم کی نسل سی ہی وہ بھی ہریپال کے شامل و ملحق پہاڑی ملک مین درہ گومل سی جنوب علاقہ واٹہ کی محاذ مین آباد ہین اور دستور رواج مین شیرانیون سی مطابق ہین ہریپال کم آزار مخلوق ہے*

شاخ جلوانی

یہہ شاخ بہی شیرانی کی نسل سی ہی اور شیرانی کی ملحق پہاڑون مین آباد ہی مگر انکا مفصل حال نہین معلوم ہو سکا سنا ن ایا کہ ہندوستان مین بھی جلوانی قوم کی لوگ چند جگہ ہین مگر بباعث قلت تعداد افغانستان کی مضبوط قومون مین سی شمار نہین ہوتی*

ذکر قوم میانہ



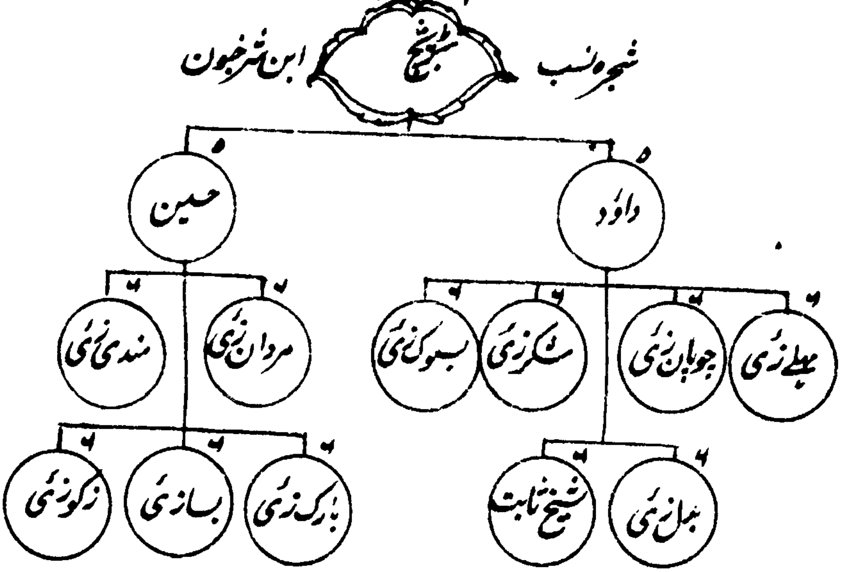
حال قوم میانہ

اس قوم کی شاخونکا جسقدر شجرہ نسب مل سکا اوپر درج کیا گیا ہے مگر یہہ قوم مجمعاً کسی ایک جگہ سکونت نہین رکہتے بلکہ متفرق اور قلیل ہونیکی سبب سے اسکا نام افغانستان مین کم مشہور ہے شاخ توغ نواح بنگش مین اور باقی شاخون مین سے کچہہ قندہار کی نواح مین رہتے ہین شکونٹ کی اولاد سے کہتران کی شاخ علاقہ گڑانگ مین مجمع اباد ہے ایک واقف کار شخص کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان چشتی جنکا مزار شریف قصبہ تونسہ ضلع دیرہ غازیخان مین واقع ہے اسی قوم کے تہے غرشین کی نسبت یہہ روایت ہے کہ وہ پسر صلبی میانہ کا نہین تہا کسی نجیب خاندان سید سے پسر خورد سال کو میانہ نے پرورش کیا اوسکی نسل سے یہہ غرشین لوگ ہین +

غرشین کا حال

وجہ تسمیہ غرشین یہہ بیان کرتے ہین کہ انکے مورث نے جو خدا پرست آدمی تہا اپنی دعا سے ایک خشک پہاڑ کو سرسبز کیا تہا اور چونکہ پشتو کی زبان مین پہاڑ کو غر اور سبز کو شین کہتے ہین بطہور اس کرامت کے اوسنے غرشین سے تسمیہ پایا غرشین لوگ اکثر مغربی افغانستان متعلق قندہار کے پہاڑی علاقہ مین رہتے ہین اور غرشین کا خاندان استانہ بہی اس قوم کے چند گہر بموضع غرشین علاقہ برہان ضلع راولپنڈی مین رہتے ہین جنمین سے لعل شاہ متوفی ایک معزز اور نیکبخت آدمی تہا +

ذکر قوم بریچ



حال قوم بریچ

قوم بریچ اکثر ملک شوراوک یا شوراوک مین رہتی ہی اسعلاقہ کی حدود ار یہ اسطرح پر ہین شمال ملک دور ان جنوب پہاڑ۔ مقبوضہ قوم برا ہوئی بلوچ۔ مشرق کوہ خواجہ عمران۔ مغرب صحرا یعنی بیابان ریگ ان حدود کی بیچ ملک شوراوک قریب ساٹھہ میل چورس ہرطرف سی واقع ہے اسملک کا جنوب مایل مغربی حصہ بلوچون سی آبادہی نالہ لوہڑہ ملک شوراوک کی بیچ جاری ہی اوسکے پانی سی دونون کنارہ کی زمین دور تک سبزا ہوتی ہی اورا وسکی قریب سایہ دار اور میوہ دار درخت بھی ہین باقی علاقہ بارانی ایک سخت مٹی کا ہموار اور خشک میدان ہی تعداد سکنا ی شوراوک کی قریب تین ہزار گھر ہوگی بریچ کی قوم گرچہ اوپر سی دو شاخ مین اور پھر ان دو شاخون مین سی جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی چند فرع نکلتی ہین مگر کل چار تپی بریچ مشہور ہی اور ہر ایک تپہ کا علحدہ خان ہی اور اونکو اپنی قوم پر بہت اختیار ہی۔ اور حاکم قندھار کو کچھہ نام نہاد خراج دیتی ہین۔ پہلا دستور چار سو سوار بعوض خراج دینی کا اب نہین رہا ہی انکی شتر بہت ہوتی ہین اور سواری کا کام بھی اکثر شتر دیتی ہین اور سوای شتران باقی جانوران قلبہ رانی کا کام کم دیتی ہین اسملک کی لوگ جیہ

جہلک کا واسطی سکونت کی رکہتی ہین جنکو بزبان خود گوُڈل بولتی ہین گول وضع اوپر سی لپا ہوا ہوتا ہی مگر۔
دولت مند لوگ مکان مسقف بھی رکہتی ہین کوٹہہ کی طرح جسمین صرف ایک کمرہ ہوتا ہی بہار کی موسم مین
جملہ لوگ سیاہ خیمہ یعنی کیشر دی مین صحراء کے کنارہ پر اپنی شتران وغیرہ مویشی کی گلے لیکر رہتی ہین ان لوگون
کی پوشاک اور دستور سب سی ناقص اور جاہل وڑانی کی موافق ہوتی ہی شتر اور اسپ کا گوشت کھاتی ہین
سادہ لوح اور بی نقصان مخلوق ہی اگرچہ مجمعًا یہہ قوم ملک شوراوک مین رہتی ہے الا چند گھر ہندوستان
مین بھی سنی جاتی ہین اور بعضی بیچ دریای ہیلمند کی کنارہ جوئی یلا اَگَ رُوُدبار کی علاقہ مین متصل حدود
سیستان بھی آباد ہین اور چند گہر بڑیچون کی قلعہ بست مین بھی رہتی ہین۔ یہہ بُسْت دریای ہیلمند کے مشرقی
کنارہ پر واقع ہے اور اس سی تخمینًا دو میل نیچی جاکر۔ رود ارغنداب دریای ہیلمند مین شامل ہوتی ہی اور
اِس قلعہ بست کی نواح مین پورانی وقت کی پختہ عمارات عالیشان ابتک موجود ہین جنکی نسبت روایت
ہی کہ سلطان محمود غزنوی کی سپاہ کی چہاونی تہے اور خود بھی بادشاہ زمستان مین بطور قشلاق وہان رہتا تھا
اِن عمارات کی بعضے جگہہ پر بخط کوفی مذہب اسلام کی متبرک کلمہ اور دیگر عبارت لکھی ہوئی ملتی ہی تربوز
میر ملنگی و شہیدی اور انگور قلعہ بُست کا مشہور ہی۔ قلعہ بُست کی رہنی والی بڑیچون مین سی فتح خان بڑیچ
ولد اسلم خان کا قصہ بزبان پشتو افغانون مین مشہور ہی اور اوسکو بعضی لوگون نی پشتو مین منظوم کیا ہی
میری ملاحظہ سی گذرا۔ اور اوسکا ترجمہ بھی مینی کیا مگر آمیزش خلاف واقعہ اور واہیات سی مملو پایا اسواسطے
اوسکا لکھنا ترک کرکی اسقدر لکھا جاتا ہی کہ فتح خان اپنی گھر سی ناراض ہوکر معہ چند ہمراہیان کی ہندوستان
کیطرف آیا اور جہانگیر ابن اکبر بادشاہ کی سلطنت مین بہ نواح سیالکوٹ غارت گری کرنے لگا۔ آخر ملازمان
شاہی کی ہاتھ سی مارا گیا۔ مگر چونکہ اوسنی بڑی جرأت سی مقابلہ کیا اور مسافرانہ طور مارا گیا اسواسطی اوسکی قصہ
مین سوز اور غم کی عبارت بہت طوالت سی لکھی گئی ہی اور مجالس اور محفل افغانی مین ساز کی ساتہہ اوس
قصہ کو گایا جاتا ہی اور افغان بشوق تمام سنتی ہین فی الحال قلعہ بُست مین بڑیچون کا سرخیل رباب اورنگ
نام ہی جو مہمان پرور اور خلیق انسان ہی مگر اب قلعہ بُست پر زیادہ تسلط درانیون کا ہی +

حال قوم اُورمَڑ

واضح ہو کہ اُورمَڑ کا باپ امر الدین نام شرجنون کی پانچ پسرون مین سے چھوٹا پسر تہا اوسکا ایک ہی بیٹا اُرمَڑ
تہا جسکی نام سے قوم نے نسبہ پایا اور تا ہنوز اوسکی اولاد مجمعاً و عواماً اُورمَڑ کی قوم سے مشہور ہے سبب اسکا یہہ
بتلاتی ہین کہ اُورمَڑ کا جو بیٹا جس جگہ پیدا ہوا اوسی جگہ کے نام سے اوسکو موسوم کیا ایک پشتو کی منظوم شجرہ
اُورمَڑ سے جو میان عمر صاحب چمکنی نے بنایا ہے نام بیس کس پسران اُورمَڑ اس تفصیل سے معلوم ہوئی +

شگکتوئی - منتوئی - مشکور - شکتوئی - زریق - مشوئی - جلوپان - دبر
کانی گورم - حران - کونیخ - خصران - رنگ - دالجا - ملائی - سیدان - خان
دو توئی - شین - خلیل - بوکی مولد اس قوم کا کوہ سلیمان کی پہاڑ سے وہ علاقہ
ہے کہ جس پر فی الحال قوم مسعود وزیری آباد ہے شہر کانی گورم جو مسعود وزیری کی علاقہ بدر مین واقع
ہے وہ اورمڑون کا آباد کردہ ہے فی الحال بھی قوم اُورمَڑ کی پانچ شاخین حسب ذیل کانی گرم مین آباد
ہین **خیکنی** ساٹھہ گھر **خرم جانی** چالیس گھر **ملاتانی** ساٹھہ گھر **بیکنی** دو سو گھر **حرانی**
بیس گھر کل مین سو اسی یا چار سو گھر اپنی قدیمی وطن مین اورمڑون کی ہونگی باقیماندہ لوگ قریب پانچ
سو برس کا عرصہ گذرا کہ بباعث قحط اور پیچھے سے بسبب غلبہ قوم وزیری اس ملک سے غیر آباد ہو کر علاقہ لوگر
کابل سے جنوب جا آباد ہوئی کہ اب بھی موضع برکی برک علاقہ لوگر مین اکثر اورمڑ رہتی ہین اور پشاور
کے علاقہ مین بھی اورمڑون کا گانو آباد ہے اور کچہہ ہندوستان مین بھی متفرق رہتی ہین افغانستان
مین یہہ قوم بباعث قلت اور تفرق کم قوت ہے - مگر سب افغانی قوم مین سے نیک چلن اور غریب مشہور
ہے - راہزنی اور چوری کی عادت انمین بالکل پائی نہین جاتی لوگر کے اورمڑ اکثر زمینداری کا پیشہ کرتی
ہین اور پشاور والی زمینداری اور تجارت کرتے ہین کانی گرم کے اورمڑ زمینداری اور بلہ فروشی وغیرہ
سے اپنا گذارہ کرتی ہین مگر مفلس اور تنگ گذران اور مسعود وزیرون کی مغلوب ہین لوگر اور کانی
گرم کے اورمڑ - ایک اور اورمڑی زبان عجیب طرح کی آپسمین بولتی ہین جو پشتو اور ہندی و فارسی

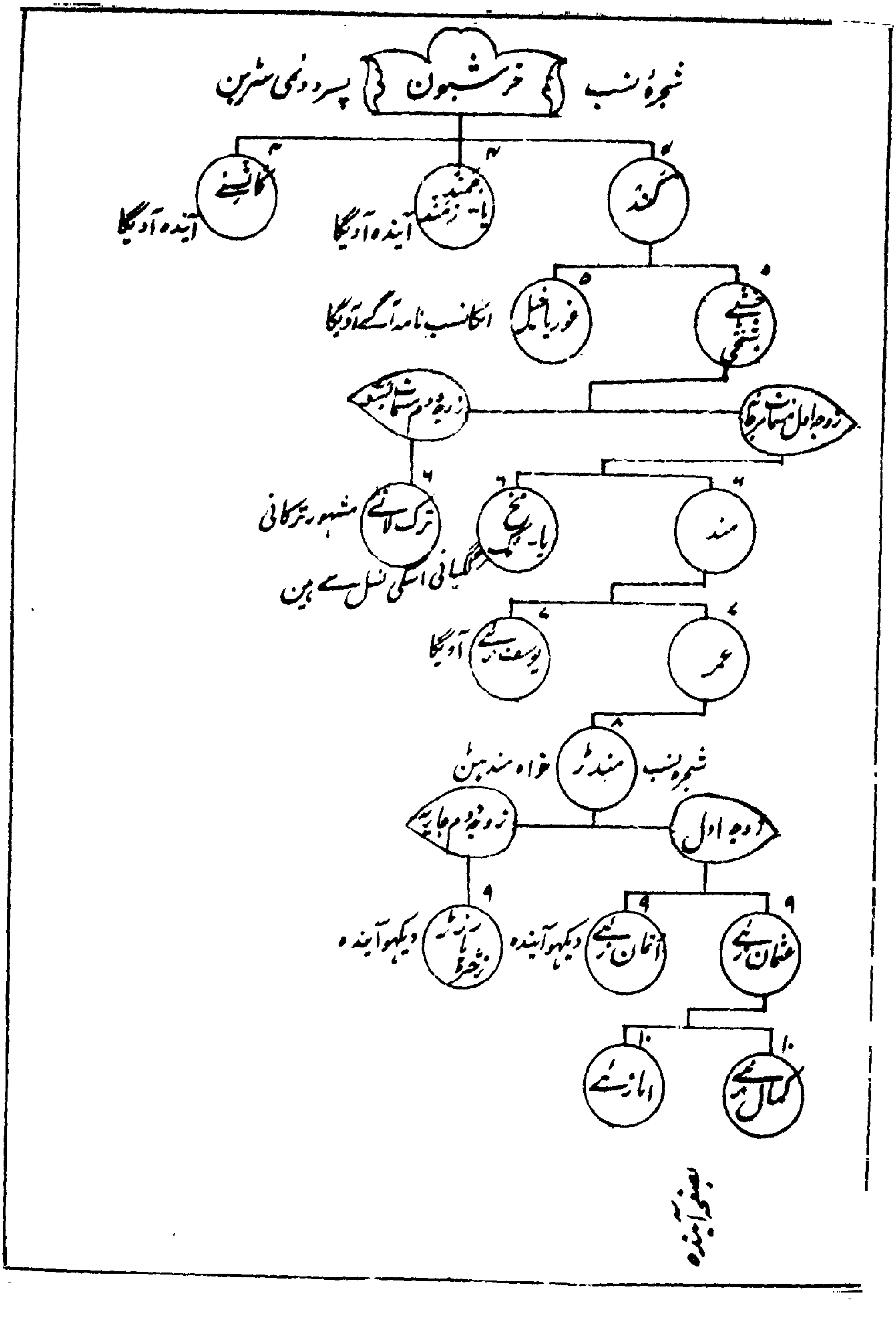
وغیرہ ملاکر بنائی گئی ہے۔ خطرہ ہی کہ مثل پشتو بعد چند مدت کی اسکی نسبت بھی کوئی ادعا نکری کہ
پیغمبر یا بادشاہ کی رازکی باتون کے واسطی بنائی گئی تھی +

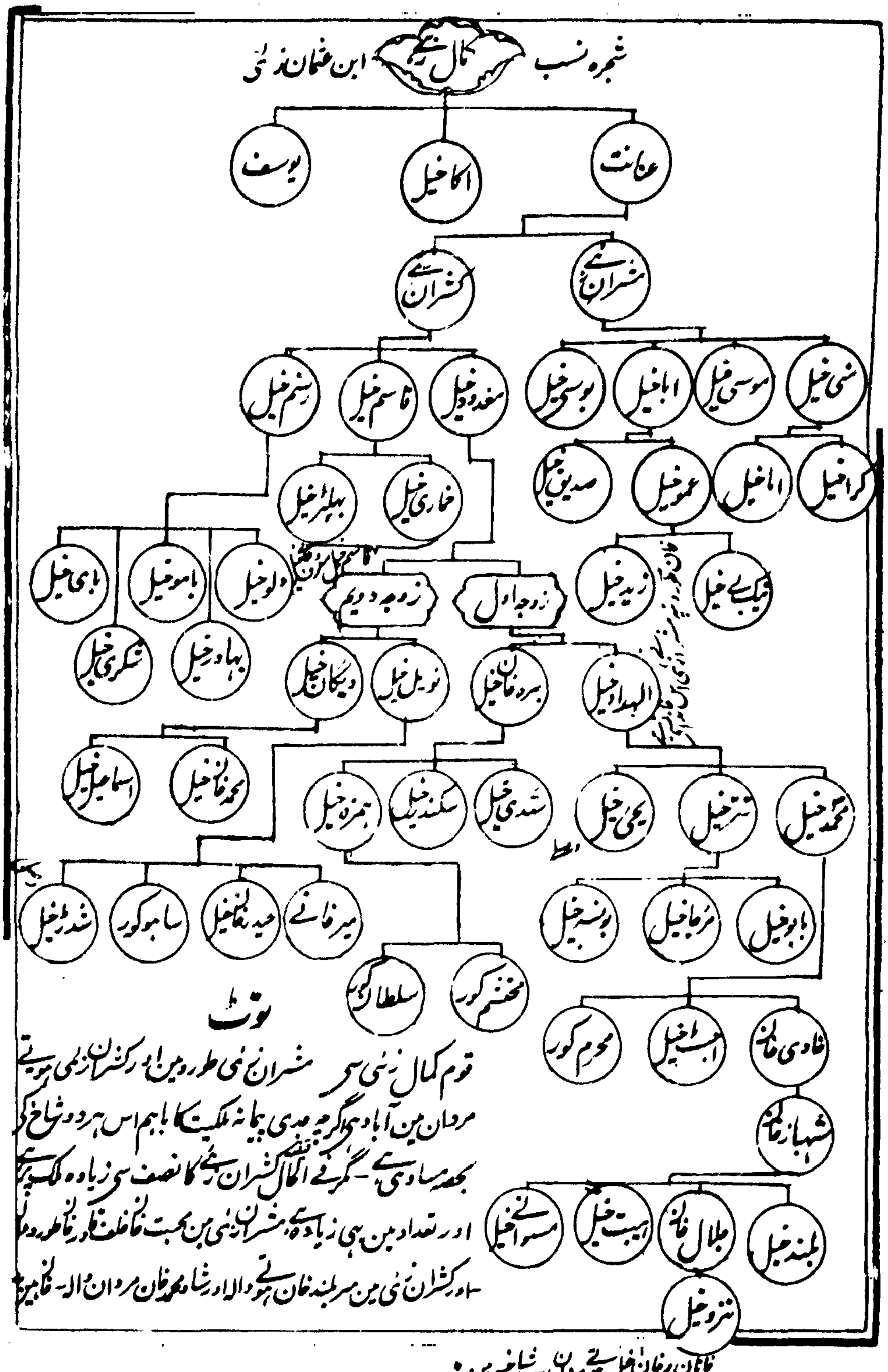
قصہ پیر تاریک

اس قوم مین سی پیر تاریک کا قصہ قابل تحریر ہی اخوند درویزہ رح پیر تاریک کا حال اسطرح لکھتا
ہی کہ عبداللہ نام اور مرکانی گرم کے اور مردون مین سی متشرع اور بادیانت آدمی تھا اوسکا بیٹا پیدا
ہوا جسکا نام **بایزید** رکھا بایزید نی اپنی باپ کی توجہ سی تحصیل علم کرکے اطاعت اور عبادت مین جد
وجہد کری لیکن بعد اسکی جب کچھہ نقد ہاتھہ مین آیا تو سمرقند مین واسطی سوداگری اسپان کی گیا اور وہان
سی دو گھوڑی لیکر ہندوستان کو آیا اور **کالنجر** مین پہونچکر اوسکو اتفاق صحبت ملا سلیمان کالنجری کا
ہوا اوس سی علم **تناسخ** سنا اور عقیدہ اوسکا تناسخی ہوگیا اور جبکہ بایزید کالنجر سی واپس ہوکر کانی
گرم مین آیا تو بموجب اپنی عقیدہ تناسخی کی مذہبی فساد شروع کیا اوسکی باپ عبداللہ نی جو دیندار تھا۔
اس بدعت کی سبب سی اپنی بیٹی بایزید کو چھوری مارکر زخمی کیا اور بایزید اوس جگہ سی **ننگرہار** کو چلا گیا
اور وہان مہمندون کی ملک سلطان احمد کی گھر رہنی لگا مگر ننگرہاریون نی بباعث امتناع اپنی عالمون کے
پیروی اور اطاعت اوسکی قبول نکری جب وہان دال نگلی تو بایزید روانہ ہوکر پشاور کو آیا اور غوریا
خیلون کی بیچ قرار پکڑا۔ اور چونکہ افغانون مین اوسوقت علم کم تھا اکثر اوسکی تابع ہوگئی اور اوس نے
اپنی شہرت بہ پیری اور پیشوائی کرکے عوام الناس کو کہا کہ سوای پیر کامل درگاہ خدا پاک کی طرف راستہ
نہین ہی اور مین پیر کامل ہون تمکو رہنمائی اور ہدایت کرونگا اس مکر سی بہت لوگ اوسنی اپنی پر فریفتہ
کرلئی اور شہوت پرستون کی خوشی کی واسطی عورات اور مرد غیر محرم کو ایک جگہ رہنی اور کہانی کی اجازت
دیدی جو کچھہ وہ کہتا تہا مرید وہی کرتے تھے۔ شریعت غرا۔ اور ملت بیضا کی مخالف امور ہونی لگی اور یہ
نہ سمجھا کہ **بیت** محال است سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پی مصطفے + الغرض قوم خیل کے
لوگ اکثر اوسکی مرید ہوگئی پہر محمد زئی ہشت نگر مین گیا اور وہان بھی اسیطرح کیا افغانون مین جو زیادہ
جاہل تھے وہ اوسکی زیادہ معتقد تھی ہشت نگر مین اوسنی زیادہ رسوخ پیدا کرکے عالمان دین محمدی سی مباحثہ

کرنا چاہا اخوند درویزہ نی جو اوس عصر مین بڑا جید عالم تہا اوس سی مباحثہ کیا اور غالب آیا مگر اپنی مریدان
کی حمایت سی اوسنی اخوند درویزہ کی کوئی نصیحت نہ مانی اور اپنی آپ کو ملقب بہ پیر روشن کیا مگر اپنی مرید
کے سوای عوام مین باسم پیر تاریک مشہور ہوا القصہ یہہ حقیقت **محسن خان** صوبہ کابل کے جو اکبر پادشاہ کی
طرف سی حکمران تہا سماعت مین آئی اوسنی کابل سی یلغار کرکے ہشت نگر سی دست بستہ بازید کو کابل
مین لیگیا کتنی مدت وہان قید رہا پہر رہا ہوکر ہشت نگر کو واپس آیا اور اپنی یارون اور مریدون کو جمع
کرکے طوطی کے پہاڑ مین گہس گیا اور پہر وہان سی تیراہ کو آیا آفریدی اور کزی کی لوگ بہی و اسکے
مرید ہو گئی تب اوسنی برملا اکبر بادشاہ سی بغاوت کرکے لوگونکو عام بلوہ کی اسطرح ترغیب دی کہ اوسنی
وعظ شروع کیا کہ مغل ظلم پیشہ ہین اور انہون نی افغانون پر حد سی زیادہ ظلم کئے ہین اونکی اطاعت ترک
کرنی چاہی اس انگیختا ور پیشوائی کی شہرت سی اکثر قومین سرحد کی بادشاہ سی باغی ہوگئین اور اوسکی شرارت
سی فساد عظیم مچا پہلی دفعہ جو فوج شاہی اوسکی سرکوبی کیواسطے آئی تہی خود سرکوب ہوکر پیچہی ہٹی اس آن
فتح سی اوسکی ہمراہیون کو زیادہ تقویت ہوگئی اور اسنی تیراہ کی لوگونکو جو ظاہر مین اسکی مطیع اور
باطن مین سلطنت مغلیہ کی خیرخواہ تہی دغا اور فریب سی اکثر قتل کرکے باقیماندونکو خارج کیا اور ملک تیراہ
پر افریدی اور اورکزی اپنی مریدونکو قبضہ کرا دیا اور ایک کتاب اپنی تصنیف کرکے خیر البیان
اوسکا نام رکہا آفریدی اور اورکزیون کا ایک جرار لشکر لیکر اوسنی نینگرہار پر حملہ کیا بہت کا لوٹ
لئی اور ننگرہار کے پہاڑ مین رہنی لگا محسن خان صوبہ دار کابل نی جلال آباد آکر و سپر شبخون کیا ایک اچہی لڑائی
ہوئی جسمین پیر تاریک کی ہمراہیون نی شکست کہائی بعضی مارے گئے اور بعضی دشوار گذار پہاڑون
پر چڑہ گئے اور پیر تاریک ہشت نگر مین آکر مرگیا اوسکی پانچ پسر تہے ایک **شیخ عمر** دوسرا **نور دین**
تیسرا **خیر دین** - **کمال الدین** - **جلال الدین** - شیخ عمر باپ کا جانشین ہوا جتنی بازید
کے مرید اور یار تہے باعتقاد خاص شیخ عمر کے پاس جمع ہوئی چند مدت کی بعد یوسفزئیون کے ساتہ
جنکا راہبر راہ شریعت کا اخوند درویزہ تہا شیخ عمر کی کچہہ مخالفت پیدا ہوگئی یوسفزئی لوگون
نی جمع ہوکر دریای سندہ کی کنارہ پر اپنی مخالفون پر حملہ کیا اور شیخ عمر کو معہ چند یاران ہمراہی کی مار دیا

دو کس کو آگ مین جلا دیا اور خیر الدین اوسکا بہائی بہی مارا گیا اور نور الدین وہان سی بہاگ
لیا مگر ہشت نگر کے گوجرون نی اوسکا کام بہی تمام کیا اور جلال الدین یوسف زیون کی قید مین آگیا
مگر اکبر بادشاہ نی اس واردات سی اطلاع پاکر جلال الدین کو معہ جملہ متعلقان یوسف زیون سی لیکر رہا
کردیا۔ تب جلال الدین معروف جلالہ نی تیراہ کی پہاڑ مین آکی پیشہ پدری راہزنی و غارتگری مردم
آزاری شروع کیا۔ راجہ مان سنگہ اور چند دیگر سرداران شاہی نی پہاڑ مین فوج لیجاکر جلالہ سی نبرد آزمائی
کری مگر وہ ایسا مشہور ڈاکو تہا کہ بہت عرصہ تک اوسنی اس سرحد پر فساد رکہا کابل اور پشاور کا راستہ
اوسکے وقت مین کبہی محفوظ نہین رہا کمال الدین اوسکا بہائی پکڑا گیا اور اکبر بادشاہ نی مرنی
تک اوسکو قید رکہا چند لڑائیون کی بعد جب راجہ مان سنگہ نی زیادہ تعاقب جلالہ کا پہاڑ مین
کیا تو وہ غزنی کیطرف بہاگ گیا اور وہان قوم ہزارہ کی ہاتہہ سی قتل ہوکر سر جلالہ کا اکبر بادشاہ کی
حضور بہیجا گیا۔ اوسکی بعد مسمی احداد ابن شیخ عمر جو نبیرہ پیر تاریک کا تہا اوسنی بڑی فساد مچائی آخر
بہت نقصان اوٹہاکر وہ بہی شاہجہان کی عہد مین کیفر کردار کو پہونچا اور تب اونکی مریدون کو معلوم
ہوا کہ اسکی پیرو ہونی سی سوای نقصان مال و جان کچہہ حاصل نہین احداد کی عورت بڑی مدبرہ اور دلیر
تہی اس قصہ سی معلوم ہوگا کہ سادہ لوح افغان مکار پیرونکی فریب مین کسطرح آجاتی ہین قلعہ اٹک کے
محاذ مین دریای اباسین کی غربی کنارہ پر جہان گذر اٹک کی کشتی جا لگا کرتی ہی اور وہان ایک
خطرناک موقعہ ہی جہان پتہرون سی ٹکر کہاکر احتمال شکستگی کشتی رہتا ہی اوسکا نام جلالیہ کمالیہ مشہور
ہی وجہ تسمیہ اوسکا یہہ ہوا کہ ایک سال اکبر بادشاہ ہندوستان سی کابل کو جاتا تہا جب گذر اٹک سے
عبور کیا تو کشتی خزانہ والی اوس پتہر سی ٹکر کہاکر ٹوٹ گئی اور سب خزانہ دریا نی غارت کیا تب
اکبر بادشاہ نی ہنس کر فرمایا کہ یہہ پتہر بہی ہماری واسطی جلالہ کمالہ غارتگر بن گئے یہہ وہی جلالہ
کمالہ پسران پیر تاریک مشہور راہزن تہے +

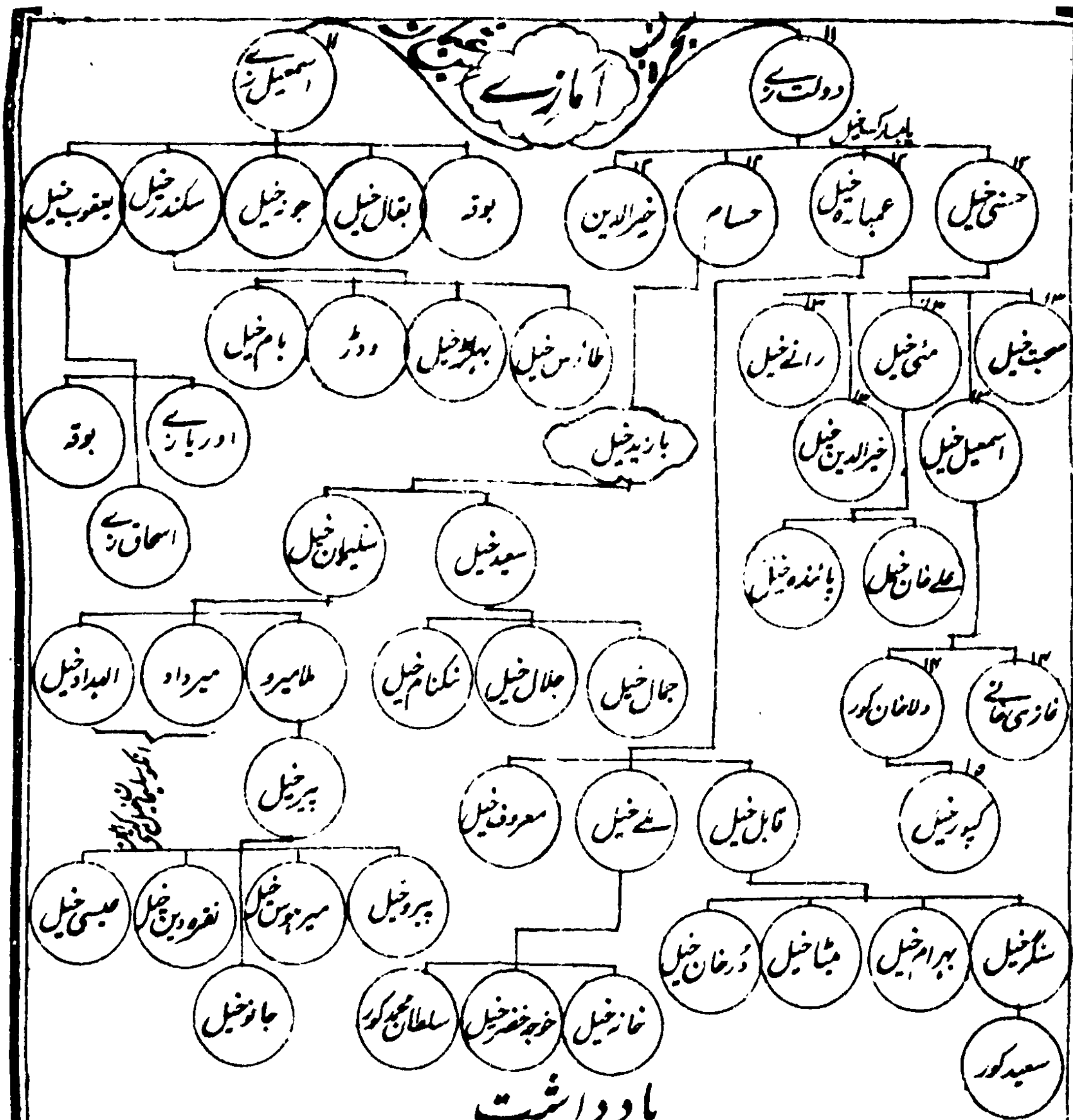

شجرۂ نسب
خرشبون
پسر دوئمی شرین
کاسی
آیندہ آویگا
آیندہ آویگا
کند
غوریاخیل
انکا نسب نامہ آگے آویگا
زوجہ اول
زوجہ دوم
ترک لانی
مشہور ترکانی
گگیانی اسکی نسل سے ہین
مند
عمر
یوسف زی
آویگا
شجرہ نسب
مندڑ
زوجہ اول
زوجہ دوم
عثمان زی
اتمان زی
دیکھو آیندہ
دیکھو آیندہ
کمال زی
امازی



نوٹ

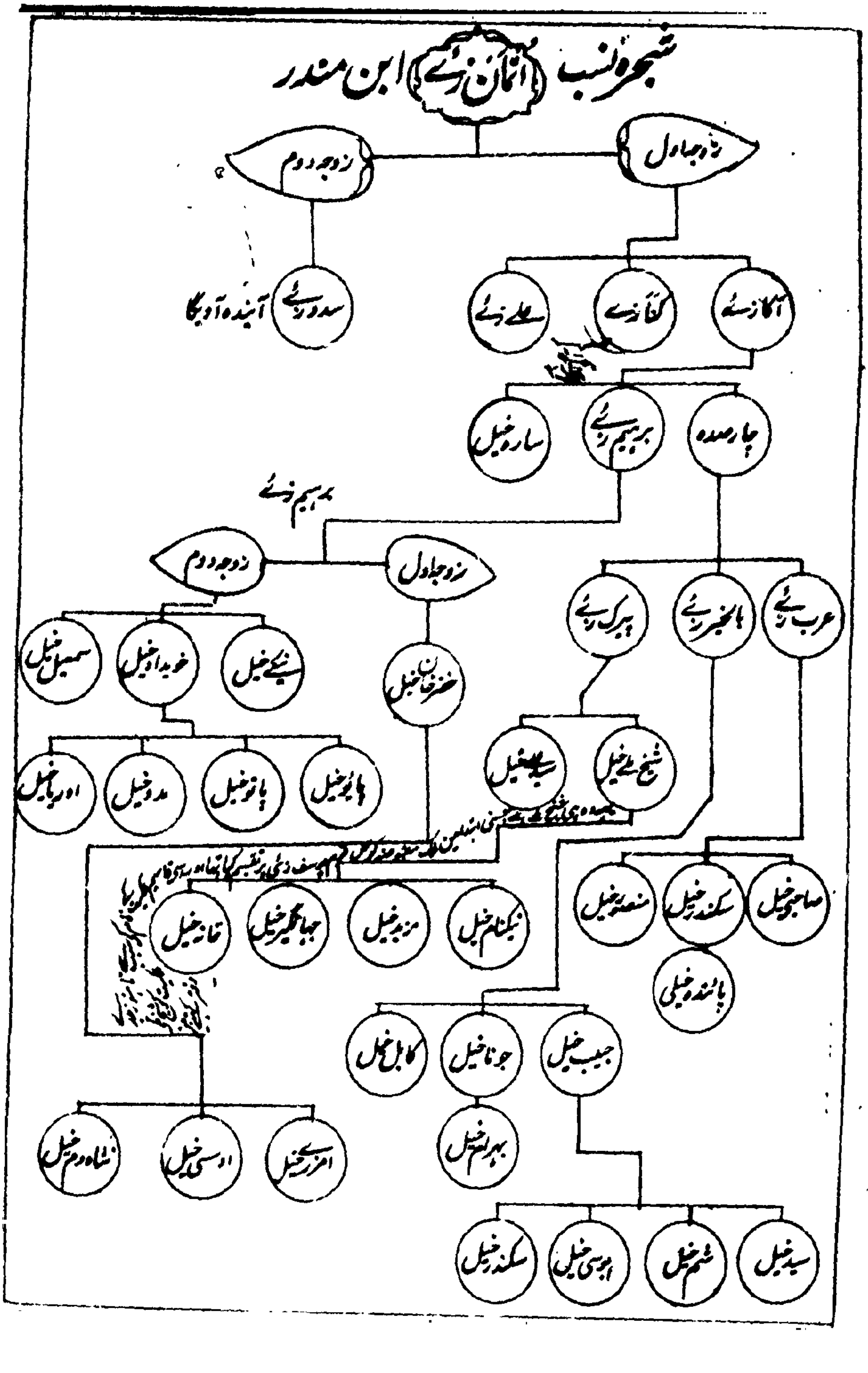
قوم کمال زئی کے مشران زئی طور میں اور کشران زئی ہوتی
مردان میں آباد ہیں اگرچہ پیمانہ ملکیت کا باہم اس ہر دو شاخ کی
بحصہ مساوی ہے۔ مگر فی الحال کشران زئی کا نصف سے زیادہ ملک
اور تعداد میں بھی زیادہ ہے۔ مشران زئی میں محبت خان خلف نادر خان طور
اور کشران زئی میں سربلند خان ہوتی والا اور شاہ محمد خان مردان والا۔ خانان میر

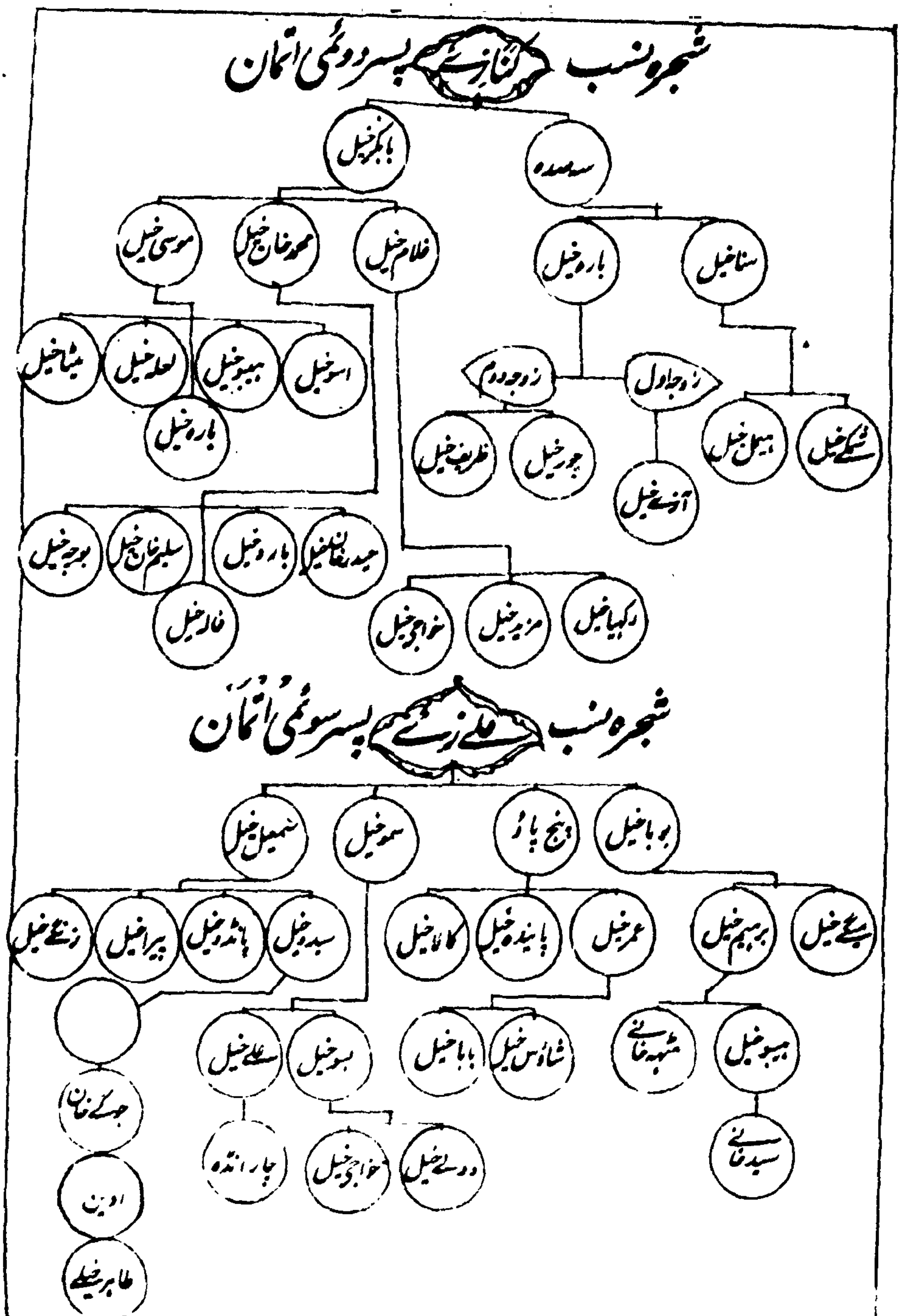
خانان رخان خیل ہوتی و مردان اسی شاخ سی ہیں۔



یادداشت

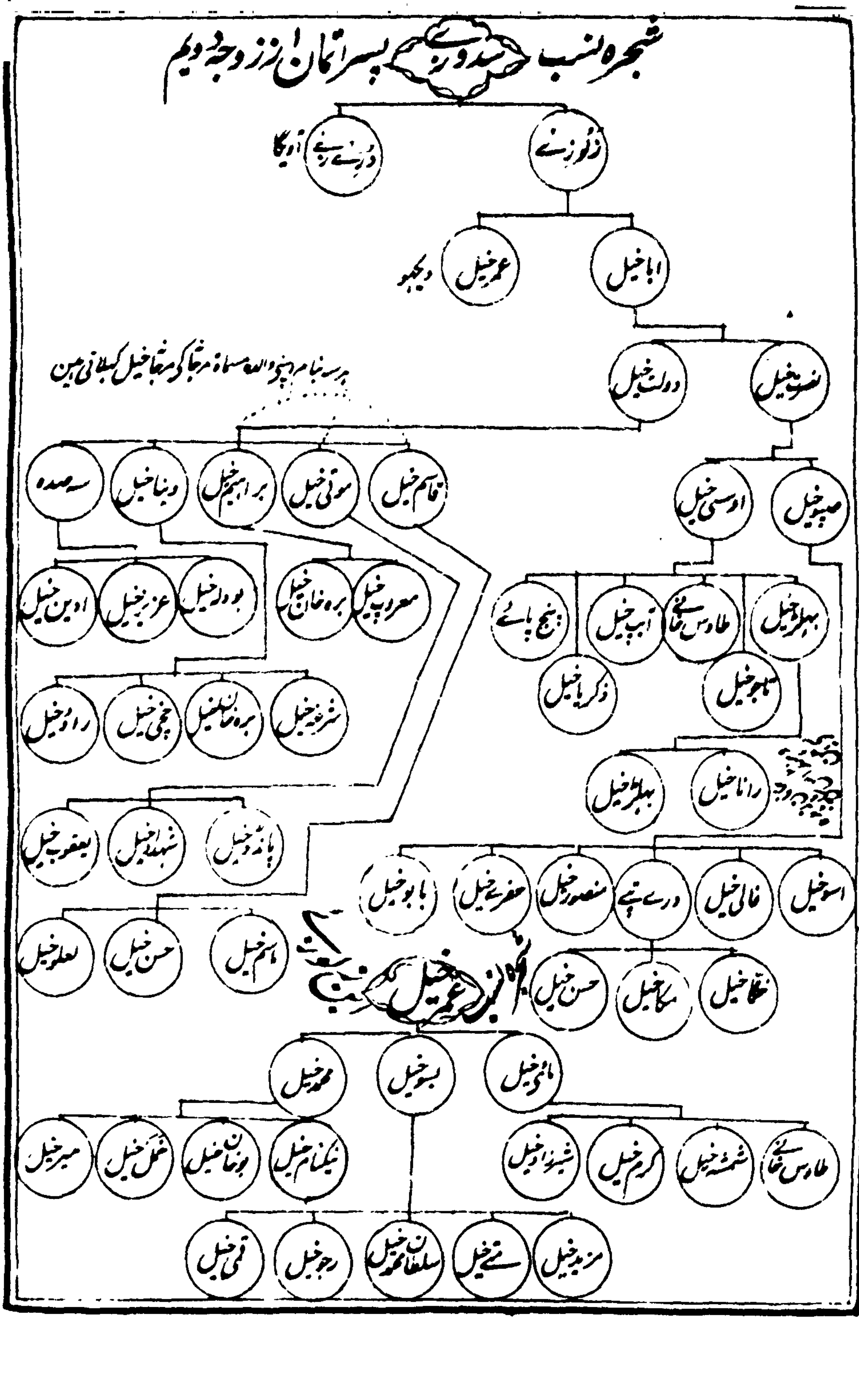
قوم آمازے زیادہ تر سرکار انگریزی کی علاقہ یوسف زئی مین بکنارہ رود مقام وسند ہوم آباد ہی - سدہوم مین عجب خان و عزیز خان پسران میر بابو خان اور جاگیردار ہین اور گڈہی کپورہ مین میر افضل خان قدیمی خاندان سی کپورخیل دولت زئی خان ہی اور گڈہی اسمٰعیل زئی مین نصر اللہ خان طاؤس خیل عجب خان سدہوم والہ شکاری و رخدمتگذار سرکار انگریزی ایک اچہا آدمی ہے اسی قوم مین سی زیادہ تر عبارہ خیل خواہ مبارک خیل اور کچھہ بیرخیل و بام خیل وغیرہ بمقام جُزو مرسے - دیگرے علاقہ ہا بن مین بیرون از حدود سلطنت انگریزی آباد ہین جنکی اسلحہ بند مردمان کی تعداد قریب دو ہزار بیان کرتے ہین اور ہین موزہ خان سنگر خیل شاخ سعید کور اور جبار معتبر اور سرگروہ ہین -


شجرہ نسب اتمان زئی ابن مندر
زوجہ اول
زوجہ دوم
سدو زئی
آئندہ آویگا
اکازئی
کگازئی
سلے زئی
چارصدہ
برہیم زئی
سارہ خیل
برہیم زئی
زوجہ اول
زوجہ دوم
خضر خان خیل
سمیل خیل
خویداد خیل
عرب زئی
بانجر زئی
پیرک زئی
شیخ زئی خیل
صاحب خیل
سکندر خیل
منصور خیل
پائندہ خیلی
نیکنام خیل
مزید خیل
جہانگیر خیل
جیب خیل
جونا خیل
کابل خیل
بہرام خیل
اوسی خیل
شاہ دم خیل
سید خیل
شم خیل
ابوسی خیل
سکندر خیل

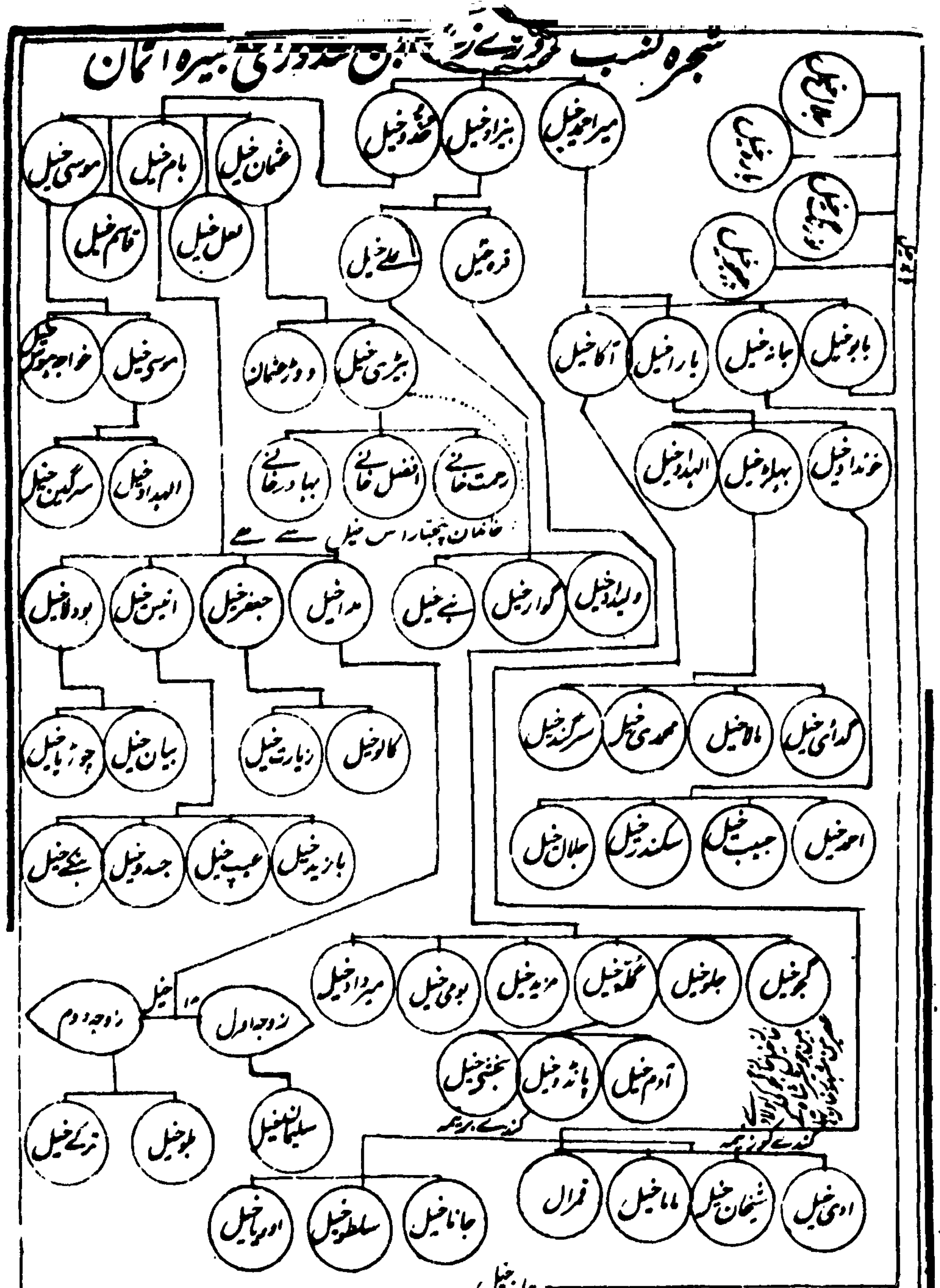

شجرہ نسب کنازے پسر دومی اتمان
سمدہ
بابکر خیل
ستاخیل
بارہ خیل
غلام خیل
محمود خان خیل
موسی خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
شکے خیل
ہیبل خیل
آزے خیل
چور خیل
ظریف خیل
اسو خیل
ہیبو خیل
لعلہ خیل
میناخیل
بارہ خیل
حیدر خان خیل
بارو خیل
سلیم خان خیل
بوجہ خیل
فاز خیل
رکھیا خیل
مزیر خیل
خواجی خیل
شجرہ نسب ملے زئے پسر سومی اتمان
بوباخیل
پنج پاؤ
سمو خیل
شمیل خیل
بیگے خیل
براہیم خیل
عمر خیل
پایندہ خیل
کالا خیل
سیدہ خیل
ہاشد خیل
پیراخیل
زنگے خیل
بیو خیل
شہبہ خانی
شاوس خیل
باباخیل
بسو خیل
سلے خیل
سید خانی
دوسے خیل
خواجی خیل
چار اندہ
جہگے خان
اوین
طاہر خیلے

یادداشت نسبت قوم اتمان زی

تپہ اتمان نامہ کی وجہ تسمیہ صرف سکونت اولاد اتمان کی ہے۔ مگر فی الحال صرف تین کی اولاد ہیئے
گرچہ اتمان کی دو زوجہ سے چار پسر تہے۔ جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی۔ سدو کی اولاد گرچہ اتمان زئی
اکازے۔ کنازئے۔ علے زئے باسم اپنے مورث کی اتمان زئی کہلاتے ہین۔ کے شرقی جزو مین کنارہ دریائے
مین داخل ہی مگر انہون نے علیحدہ نام حاصل کیا۔ اتمان زئے۔ ملک یوسف زئے۔ کے بموجب تعلیم شیخ ملے
اباسین اور دامن جنوبے کوہ مہابن مین آباد ہین۔ کل ہر سہ قوم اتمان زی۔ ملک کو کہاتے ہین۔ تپہ اتمان نامہ
باللوللیہ برخہ دفتر جدے ہے۔ جو بحصہ مساوی تینون قومین جدے سب سے مشہور اور بڑے گانو اسکے کرہار
دللہ موضع ہین جن مین سے یہ موضع اتمان زئے کے ہین۔ کرہارے علاقہ سے باہر موضع کہبل دریائے اباسین کے
علاقہ مین موضع توپے مینئی کوٹھہ ہے۔ کچھ چہوٹے چہوٹے بامنڈہ مہابن مین ہے نیز
غربے کنارہ پر سامنے تور بیلہ کے عمدہ ہوادار گانو ہے۔ وہیرو مین متفرق رہتے ہے۔ اور ضلع
علے زئے کے قوم سے شاخ طاہر خیلے علاقہ گندگہر اور کہڑے اور باقی علے زئی وغیرہ نے بہے تور بیلہ وغیرہ
ہزارہ مین بموضع کہلابٹ۔ سیدخانے آباد ہین۔ نے
دیہات ملحقہ مین کچھہ ملکیت حاصل کے ہے۔ فی الحال غلام محی الدین خان طاہر خیلے اور میر زمان خان سیدخانے
اور فضل خان رکہیاخیل کنازے معزز اور معتبر آدمے ہین مگر سوائے فضل خان کے باقی دوکس کا اپنے
ضلعے ملک مین کچھہ اختیار نہین ہے +



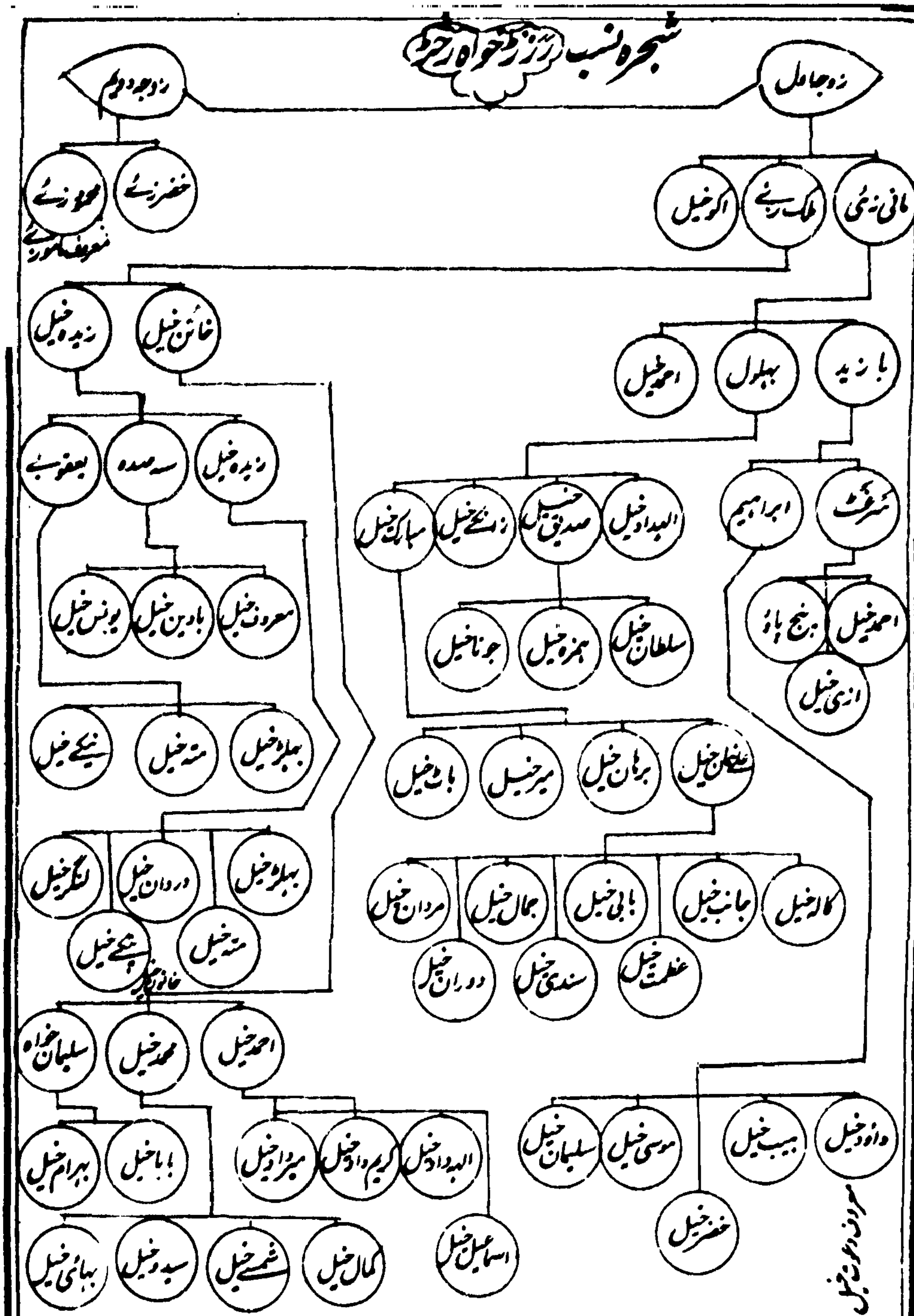
شجرہ نسب سدوزے پسر ثمان از زوجہ دویم
زورزئے
درنے زئے اوبگا
اباخیل
عمرخیل دیکھو
نسب خیل
دولت خیل
پسر نیام ... مسماۃ مرجانی کے مرجاخیل کہلاتی ہیں
صیدخیل
اوسی خیل
قاسم خیل
موتی خیل
براہیم خیل
ویناخیل
سہ صدہ
معروف خیل
برہ خان خیل
بودلہ خیل
عزیز خیل
اوین خیل
بہادرخیل
طاؤس خانی
آپ خیل
پنج پائے
ذکریاخیل
ناہرخیل
شیرعیہ خیل
برہ خان خیل
چمی خیل
راموخیل
راناخیل
بہلول خیل
ہانڈوخیل
شہداخیل
یعقوب خیل
اسوخیل
خالی خیل
درے تپے
منصورخیل
جعفرخیل
بابوخیل
ہاشم خیل
حسن خیل
لعلوخیل
نظاخیل
ملکاخیل
حسن خیل
شجرہ نسب عمرخیل
ہانی خیل
بسوخیل
محمدخیل
طاؤس خانی
شمشہ خیل
کرم خیل
شیرزادخیل
نیکنام خیل
بوخان خیل
غل خیل
میرخیل
مزیدخیل
ستے خیل
سلطان محمد خیل
رجوخیل
تمی خیل

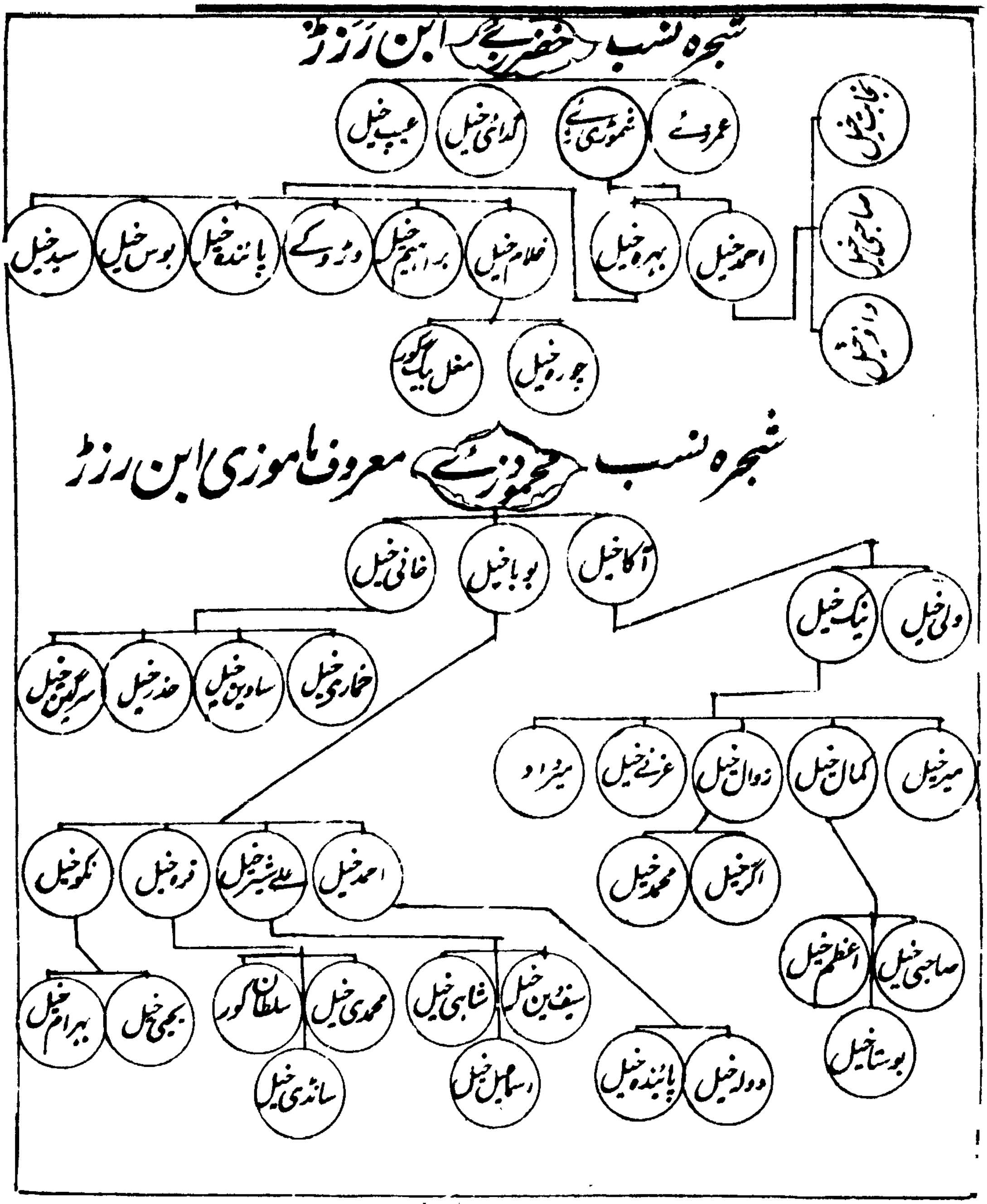

شجرہ نسب
میراحمد خیل
بزراو خیل
عثمان خیل
بام خیل
موسیٰ خیل
تمام خیل
لعل خیل
قرہ خیل
بارخیل
بارا خیل
آکا خیل
موسیٰ خیل
بڑی خیل
دور عثمان
رحمت خانے
افضل خانے
بہادر خانے
سرگین خیل
خوند اخیل
بہادر خیل
ولیداخیل
گرار خیل
مداخیل
جعفر خیل
انیس خیل
بوداخیل
کالو خیل
زیارت خیل
بیان خیل
گدائی خیل
ماخیل
سرگند خیل
احمد خیل
حبیب خیل
سکندر خیل
جلال خیل
بازید خیل
جدو خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
سلیمان خیل
طو خیل
ترکے خیل
گجرخیل
جلوخیل
مزید خیل
بومی خیل
میرداخیل
آدم خیل
بخشی خیل
جانا خیل
سلطو خیل
اوریاخیل
اوی خیل
ماما خیل
قمرال
جانہ خیل
صدیق خیل
حسن بیگ
آدی خیل
ترکیاخیل
ملازاک

یادداشت نسبت اولاد سدوزی اتمان

اوپر درج ہوچکا جس سے معلوم ہوگا کہ سدو بہی اتمان کا بیٹا تہا بلحاظ جنڈا وند نصف سدو بنے اور دوسرا نصف تین دیگر پسران اتمان سے جو ایک والدہ سے تہی پایا - اتمان زئے سے سدو کی اولاد معزبے جانب آباد ہے - شاخ زلوزئے سے شعبہ اباخیل ہین - راناخیل کا خاندان زیدہ - اور رہنڈ کے خان خیل ہین - ارسلہ خان زیدہ والہ سکہون کے وقت اتمان نامہ مین ایک مشہور زبردست اور با اختیار خان تہا جسکا نبیسوا براہیم خان فی الحال زیدہ کا خان ہے - اور رہنڈ مین شہدا د خان - اوسکا مخالف خان ہے -- باہم خاندان ہنڈ اور زیدہ بہت سخت دشمنی ہی اور رسوائی اسکی ہر ایک خاندان کے بیچ آپسمین خانگے عداوت سے بے غایت درجہ تک ہے عمرخیل صوابی مانیرے مین رہتے ہین - شاخ ورے زئے سے میراحمد خیل ہردو مرغز اور ٹہنڈ کوئے سلیم خان اور گاڑ منارہ مین رہتے ہین اور بنیرا دخیل کہلاٹ مین خدوخیل زیادہ تر سرکار سے علاقہ سے باہر درہ بنجنار اور چگلئی مین آباد ہین اور سرکار ے علاقہ مین باجہ بام خیل ہے اونکی ملکیت ہے - خدوخیلان سکنہائے دوتانے کا زیادہ مزروعہ رقبہ میدان ملحق علاقہ سرکار انگریزے کے واقعہ ہے - بشرط فساد اونکے جبر سرکار انگریزے کے مزاحمت مفید انتظام ہوسکتی ہے +

خدوخیلون مین سے بنجنار کا بہت بورانہ معزز خاندان شاخ عثمان خیل بڑے خیل سے ہے - فتح خان اور اوسکا بیٹا مقرب خان بنجنار والہ مشہور صاحب اختیار خان تہی مگر مقرب خان کے بموجب ظلم انگیز سے قوم اور رعایانی اوسکو اپنا دشمن قرار دیکر بنجنار سے خارج کیا - اب مقرب خان موضع باجہ علاقہ سرکار مین پناہ گزین ہے - باغیرت سادہ لوح اور کینہ تو زسیدہا آدمے ہے +


شجرہ نسب
زوجہ اول
زوجہ دوم
مانی زئی
ملک زئی
اکو خیل
خضر زئی
محمود زئی
معروف شامورزئی
بازید
بہلول
احمد خیل
خائن خیل
زیدہ خیل
زیدہ خیل
سہ صدہ
یعقوب
شرغشت
ابراہیم
العبداد خیل
صدیق خیل
زنگے خیل
مبارک خیل
احمد خیل
بنج باز
ازی خیل
معروف خیل
بادین خیل
یونس خیل
سلطان خیل
ہمزہ خیل
جونا خیل
بہلول خیل
متہ خیل
نیکے خیل
عثمان خیل
برہان خیل
میر خیل
بات خیل
بہلول خیل
وردان خیل
لنگر خیل
متہ خیل
ہیچے خیل
کالہ خیل
جانب خیل
بابی خیل
جمال خیل
مردان خیل
عظمت خیل
سندی خیل
دوران خیل
احمد خیل
محمد خیل
سلیمان خواہ
داود خیل
حبیب خیل
موسی خیل
سلیمان خیل
خضر خیل
معروف ودکوپ خیل
العبداد خیل
کریم داد خیل
میرداد خیل
باباخیل
بہرام خیل
اسماعیل خیل
کمال خیل
شمسے خیل
سیدو خیل
بہائی خیل


شجرہ نسب خضر زے ابن رزڑ
عمرزے
گدائی خیل
عیب خیل
احمد خیل
بہرہ خیل
غلام خیل
براہیم خیل
وڑوکے
پائندہ خیل
بوس خیل
سید خیل
چورہ خیل
مغل بیگ کور
شجرہ نسب محمود زے معروف ماموزی ابن رزڑ
آکا خیل
بوبا خیل
خانی خیل
ولی خیل
نیک خیل
خماری خیل
ساوین خیل
حذر خیل
سرگین خیل
میر خیل
کمال خیل
زوال خیل
عزنے خیل
اکبر خیل
محمد خیل
احمد خیل
علی شیر خیل
نرہ خیل
نکو خیل
صاحبی خیل
اعظم خیل
بوستا خیل
سیفدین خیل
شاہی خیل
محمدی خیل
سلطان کور
بجی خیل
بہرام خیل
ساندی خیل
اسماعیل خیل
پائندہ خیل

یاد داشت نسبت قوم رزڑ

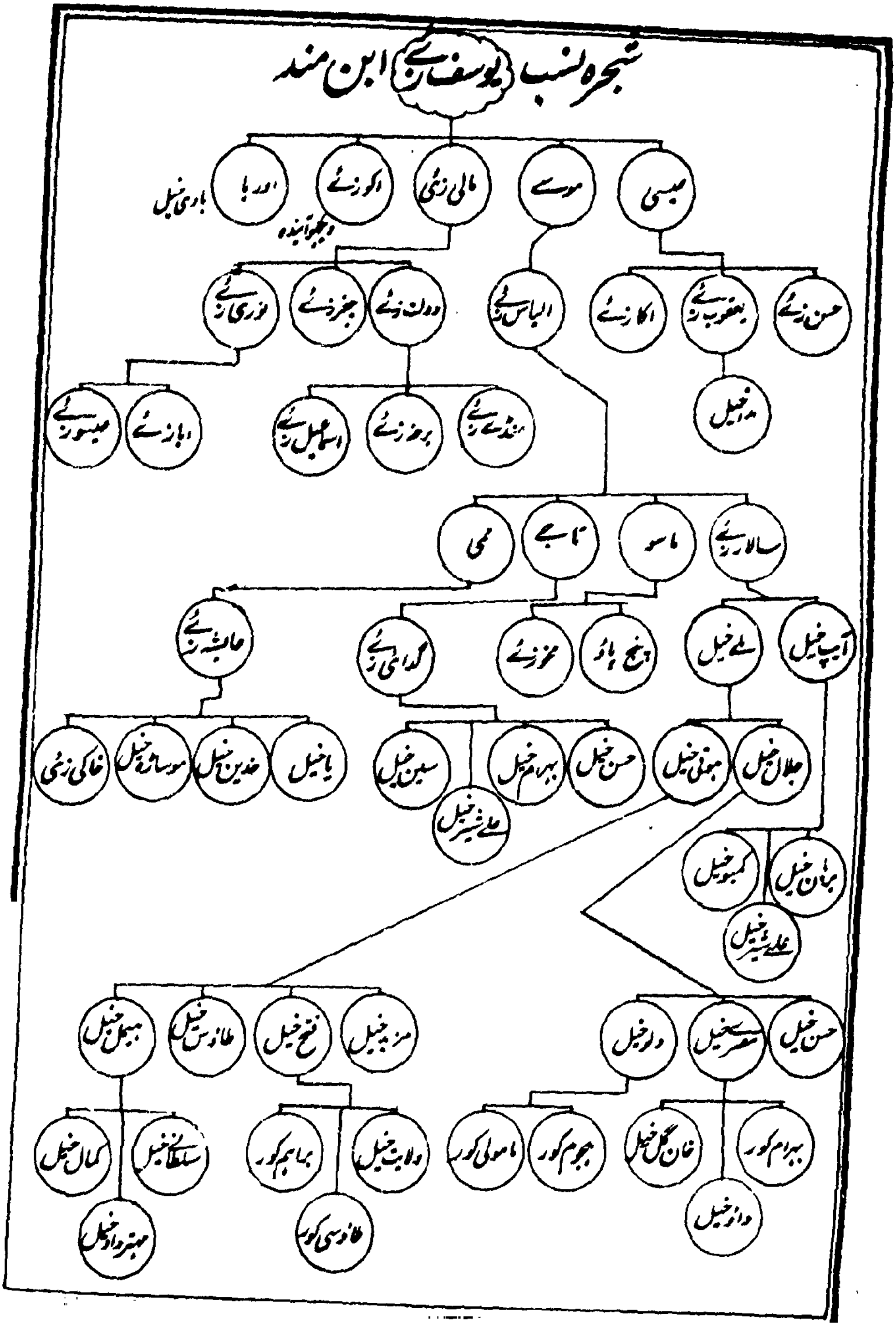
یہہ قوم بہی زیادہ تر سرکاری علاقہ یوسف زئی مین رہتی ہی اکوخیل اسماعیلا مین جنکا سرگروہ خوبداد خان ہی مگر اوسکی مانند اسی بہت آدمی اوس سی دشمنی رکہتی ہین خصوص میر افضل خان۔ دہو بیان اوسکا سخت رقیب ہی خضر زئے شیوہ مین رہتی ہین جنکا خان امیر خان جورہ خیل ہے۔ ماتی نذر دینہ۔ داگے نیلاندی مین آباد ہین جعفر خان سکنہ نرلاندی اور اصف خان ڈاگی انہین معتبر آدمی ہین۔ ملک ذکا ٹر موضع پاجسین ہی۔ ملک عرب اچہا آدمی ہی۔ محمود زئی اشو شیخ جانو دیہہ مین رہتی ہین۔ رحیم خان راست گو آدمی ہی ؛

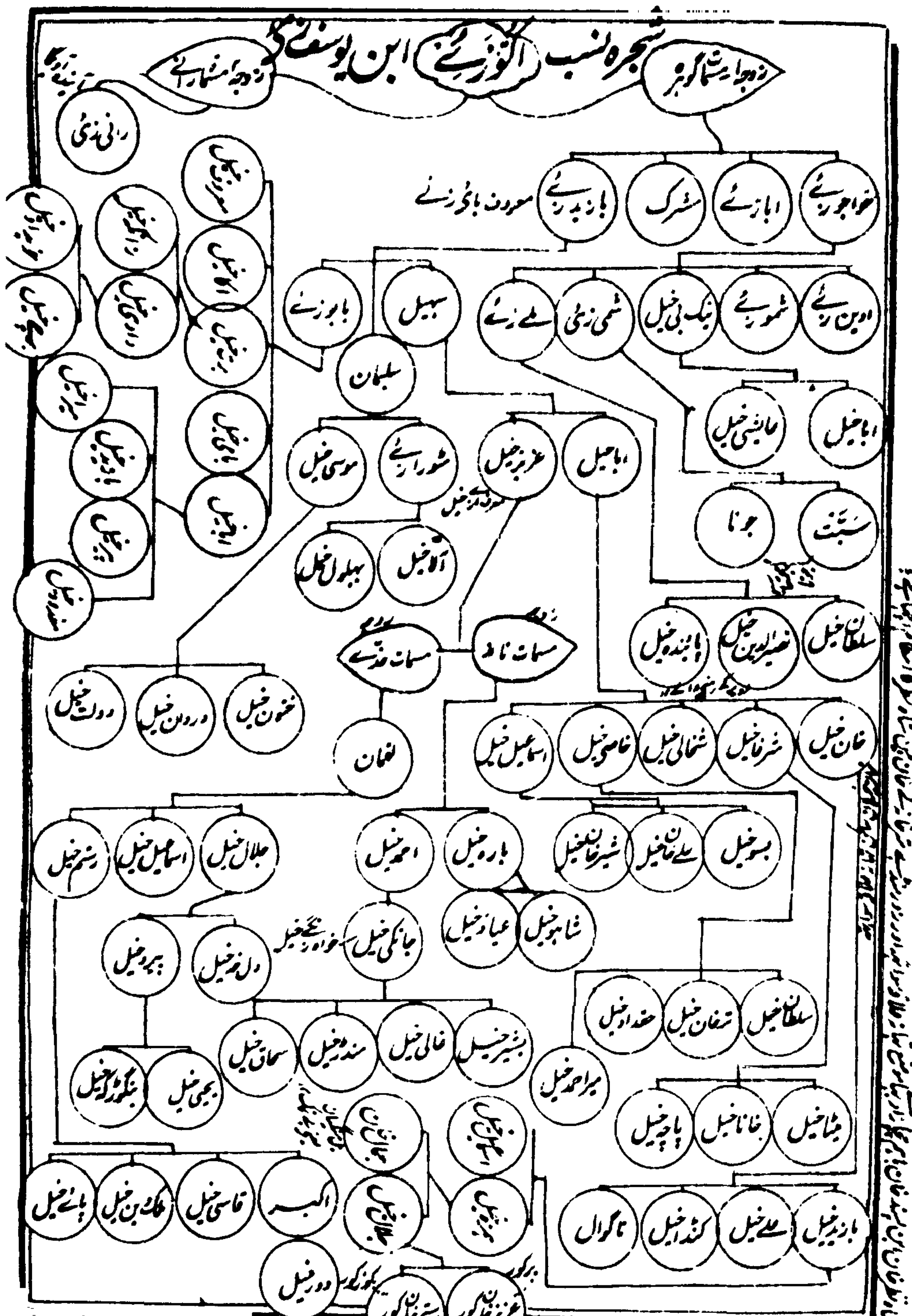
یاد داشت نسبت کل قوم مندر

واضح ہو کہ مندر خواہ مندہن کل چار تپی مشہور ہین۔ تپہ اتمان نامہ جس مین اولاد اتمان کی اتمان زئے وسدو زئے رہتی ہین اس تپہ مین چار تعلقہ ہین۔ اتمان نامہ سے مغرب۔ دوسرا تپہ رزڑ واقعہ ہے جسمین پانچ شاخین بسر از رزڑ کے نام پانچ تعلقہ مشہور ہین تپہ رزڑ سے مغرب و شمال بکنارہ رود مقام وسدہوم۔ تپہ آمازئے ہے جسمین تین تعلقہ ہین ؛

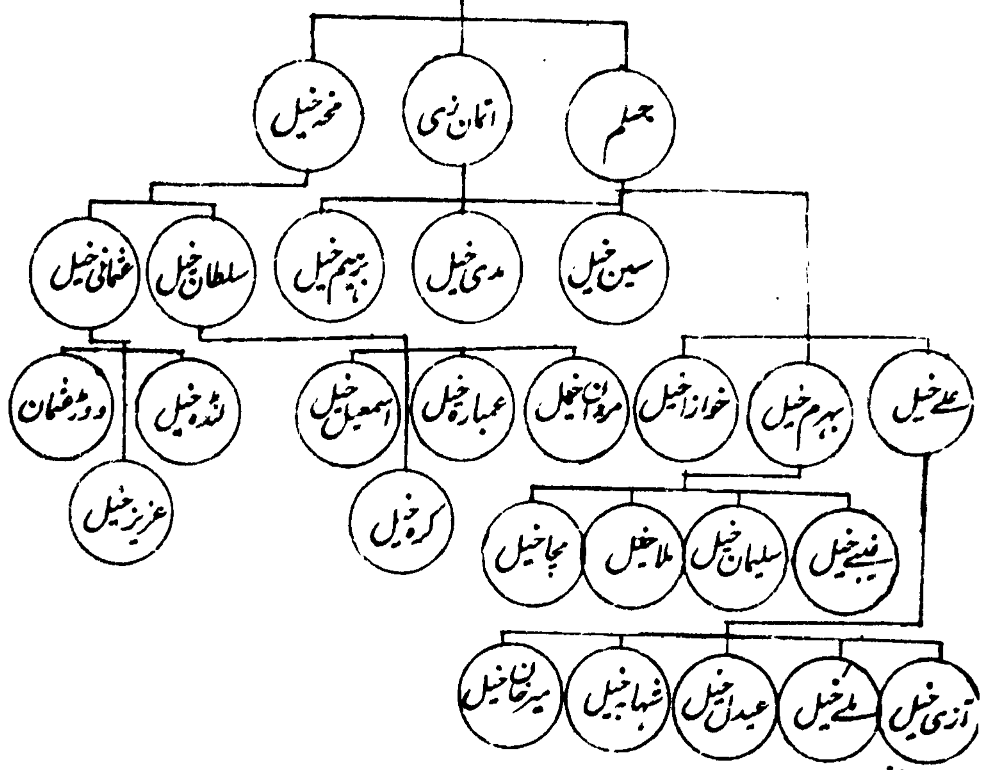
امازئی سی مغرب تپہ کمال زئے ہے جسمین مشران زئی و کشران زئی دو تعلقہ ہین یہہ چار تپہ سرکار انگریزی کے علاقہ یوسف زئی مین واقعہ ہین جسکو ملک ستمہ یعنے میدان یا ملک مندڑ بہی کہتی ہین سوائی اسکے علاقہ چملہ جو تپہ رزڑ و سدہوم سی مشرق پہاڑ مین واقعہ ہی اور پہاڑ کی شمالی جز مین ہے مندہن کی اولاد رہتی ہے اور خدو خیل پنجتار اور جنگلے کی نواح پر قابض ہین۔ پرگنہ یوسف زئی مین سوائی ملک مقبوضہ اولاد مندڑ کے پانچوان تپہ بائے زئے ؟

جو اصل مین ملکیت قوم بائی زئی شاخ یوسف زئی کا تہا مگر اخیر عہد جہانگیر اور شروع سلطنت شاہجہان مین قوم خٹک
نی اوس تپہ کے زیادہ حصہ پر قبضہ کرلیا مگر بابو زئی آ ذی خیل شاخہائی بائی زئی یوسف زئی کے تاہنوز مشرقی
حصہ پر کچھہ قبضہ رکہتی ہین اور تپہ بائی زئی کے شمالی و مشرقی گوشہ پر اتمان خیل قابض ہین - جنکا حال آئندہ
آویگا ۔


شجرہ نسب یوسف زئی ابن مند
عیسی
موسے
مالی زئی
اکوزئی
اوربا
باری خیل
حسن زئی
یعقوب زئی
اکا زئی
الیاس زئی
دولت زئی
چغرزئی
نوری زئی
مدا خیل
منڈے زئی
بروم زئی
اسماعیل زئی
ابازئی
عیسوزئی
سالارزئی
ماسو
تابے
ممی
آیپا خیل
لے خیل
پنج پاؤ
مخوزئی
گدائی زئی
عائشہ زئی
جلال خیل
ہمتی خیل
حسن خیل
بہرام خیل
سین خیل
علے شیر خیل
یا خیل
خدین خیل
موسا خیل
خاکی زئی
برہان خیل
کمبو خیل
علے شیر خیل
حسن خیل
مصر خیل
ولو خیل
مزید خیل
فتح خیل
طاؤس خیل
ہیبل خیل
بہرام کور
خان گل خیل
داؤد خیل
ہجوم کور
ماموں کور
ولایت خیل
براہیم کور
طاؤسی کور
سلطان خیل
کمال خیل
مہتر داد خیل


شجرہ نسب الوزئی ابن یوسف زئی
زوجہ اول شاہ گوہر
زوجہ دوم مسماۃ رانی
رانی زئی
خواجو زئی
ابازئی
شرک
بازید زئی
معروف بائی زئی
اوین زئی
شمو زئی
تنک بی خیل
شمی زئی
ملے زئی
سہیل
بابو زئی
سلیمان
اباخیل
حاجی خیل
سبحت
جرنا
سلطان خیل
نصیرالدین خیل
پایندہ خیل
اباخیل
عزیز خیل
شوراب زئی
موسی خیل
آدم خیل
بہلول خیل
مسماۃ ناد
مسماۃ عذرے
دولت خیل
دوران خیل
خنون خیل
لقمان
خان خیل
شرفا خیل
شمالی خیل
خاصو خیل
اسماعیل خیل
بسو خیل
علے شیر خیل
شیر خان خیل
بارہ خیل
احمد خیل
جلال خیل
اسماعیل خیل
رستم خیل
شاہو خیل
عیاز خیل
جانکی خیل
دل مرخیل
پیرو خیل
سلطان خیل
ترخان خیل
حدو خیل
بشیر خیل
خالی خیل
سندہ خیل
سماق خیل
میراحمد خیل
بیگی خیل
بنگورہ خیل
بیٹا خیل
خانا خیل
پاچہ خیل
بازید خیل
مدے خیل
کنڈا خیل
تاگرال
اکبر
قاسی خیل
ملک بن خیل
پاسے خیل
دور خیل
رستم خان گور
عزیز خان گور
رستم خان کی اولاد سے جو تحریک ہے

شجرہ نسب رانی زئے ابن الوزے



یادداشت

واضح ہوکہ یوسف کی اولاد یوسف زے بہت دور دراز پہاڑے ملک پر پہلے ہوئی قابض ہے جسکے تفصیل کچہہ آئندہ کی جاوی گی - بنہیر سے مشرق کوہستان مین کوہ تنول اور رمد اگردر تک بجارہ دریاسے اباسین زیادہ ترینبی کی اولاد حسن زے - مداخیل اکازے آباد مین بنہیر اور ملک ملحقہ اوسکی مین موسے اور مالے کی اولاد یعنے الیاس زی دولت زی نوزے رنبے جعفر زے رہتے ہین - ملک سواتہہ اور اوسکی نواح مین اکوزے ابن یوسف کی نسل رہتی ہے حسین خواجوزے بائے زئی - رانی زئی مشہور شاخین ہین - خواجوزی کے شاخ مین سے تلے زی علاقہ وبر جھلوڑہ

مین رہتی ہے - ملک وزیر کا خان عزن خان دیر والہ مشہور آدمی ہی مگر اوس کے فرزندون مین سے
باپ کے ہم بخت کوئی نہین سنا جاتا - یوسف زے کی قوم مین تین معزز خاندان صاحب اختیار
تین مشہور رہتے ہے اول خاندان ملے زے ویر دویم خاندان اباخیل بائی زہی جو تہانہ علاقہ
سواتہہ مین رہتی ہین اور بائے زئے قوم کے با اختیار خان قدیم سے چلے آتے ہین اسی خاندان
مین سے فی الحال شاہ نظر خان تہانہ والہ اور امیراللہ خان پلے والہ اور رحز اسان خان
شیر خانہ والہ مشہور آدمے ہین - گو انکا اختیار بسبب نا اتفاقی خانگے پہلے طرح نہین
رہا مگر پہر بہے اپنے اپنے علاقہ مین بہت اختیار رکہتی ہین - کوہ موہرا کے گوجرون سی بابت
چرائے مویشی ایک محصول کی آمدن انکو ہے جس مین کبہے کبہی زیادہ ظلم بہے کیا جاتا ہی -
تیسرا خاندان الاڈ منڈ قوم رانے زے ہین سے تلے خیل آرنے خیل ہین جنکی خاندان کو
کانجو کو رکہتی ہین اسے خاندان کی خانون کا اختیار پہلے بہت تہا اب اوپر کے علاقہ
رانے زے چہہ ہزار قوم پر انکا حکم ہے فی الحال صحبت خان الاڈو ہنڈ والہ باوجود نو عمرے
ایک مدبر اور ہوشیار خان ہی مگر شیر دل خان اسکا چچا دل مین اوس سے سخت مخالف ہی -
سوا اسے اوسکے بہہیرین زید اللہ خان - احمد خان - عاصم خان وغیرہ اپنے اپنے قوم
مین سرگروہ ہین مگر زیادہ اختیار والا کوئے نہین ؛

حال قوم یوسف زئی یعنی قوم منڈر

تاریخ اس قوم کی

جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی شر جنون ولد سڑبن بن بیر و قیس عبد الرشید کے تین پسر تہی کند اور جمند یا زمند اور کاسی دونون آخر الذکر کا حال آئندہ درج ہوگا کند کے دو بیٹے تہے ایک موسوم غوری جسکی اولاد غوریا خیل کا ذکر آگے آویگا دوسرا خشی یا شخی جسکو یوسف زئی کی پشتو مین خوخی بہے کہتی ہین اوسکی اولاد سے یہہ قومین ہین بموجب قول اخوند درویزہ کے جو اس قوم کے شامل مدت تک رہا اور بہت ماہر تہا واضح ہوتا ہی کہ مسمی خشی کی پہلی زوجہ مسماۃ مرجانہ تہے مسمی مند اور ترک اوسکے شکم سے تہے مسماۃ مرجانہ کی ایک خواہر تہے بتو نام بد دیانتی سی وہ بہی خشی پر عاشق ہوکر اوسکی گہر مین داخل ہوئی جسکی شکم سے خشی کا تیسرا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام ترک رکہا گیا اوسکی نسل کو ترکلانی کہتی ہین اخوند درویزہ علیہ الرحمۃ کی کتاب مین لکہا ہی کہ ابتک ترکلانے قوم مین ورغلانیدگے عورات بہت ہوتے ہی شاید عدی اثر چلا آتا ہی مسمی مند کے دو پسرون سی مسمی عمر بڑا نیکبخت اور با دیانت آدمی تہا بطور سیاحی ہندوستان کی طرف آیا اور اپنی وطن سی باہر اوسنی کسی قریش کی خاندان مین شادی کرکے اوس بی بی کی شکم سے منڈر پیدا ہوا کہتی ہین کہ عمر اوسی ملک مین فوت ہوگیا اور یوسف اوسکے بہائی نی وہان پہونچکر اپنی بہائی کی بیوہ اور فرزند کو اپنی وطن مین ہمراہ لیجانا چاہا مگر اوس وفادار نیک بیبی نے یوسف کی ہمراہ جانی سی اس تقریر سے انکار کیا کہ تمہاری رسم ہے کہ بہائی کا مال اور زوجہ جو اوس سی رہجاوی تو زور کے ساتھہ غصب کر لیتے ہو اور میرے خوشی ہے کہ ایک نکاح پر دوسرا نکاح میرے پر بروز قیامت ثابت نہو آخر یوسف اوسکو بہت عہد و سوگند سے ہمراہ لی آیا اور جب منڈر برادرزادہ اوسکا سن تمیز کو پہونچا تو یوسف نی اپنی دختر سے اوسکی شادی کردئی عثمان اور اتمان دونون اوسکی شکم سے ہین اور تیسرا رزڑ یا رجڑ باندے کے شکم سے تہا اور یوسف کی پانچ پسرون مین سے ایک کا نام اوڑیا تہا از بس کہ متکبر اور مغرور تہا اس سبب سے اوسکو بادی کہتی تہے اور اوسکے نسل کو بادی خیل نقل ہے کہ اوسوقت افغانون

مین یہہ رسم تہے کہ جب فرزند حد بلوغت کو پہونچتی تہے تو والدین کی جائداد باہم تقسیم کرلیتے تہے اور
ماں باپ کو بہی حصہ برابر ملتا تہا اِس رسم موجب جبکہ پسران یوسف نی جائداد باہم تقسیم کرنے
چاہی تو اوسنے والدہ نی کہا کہ میرا حصہ بہی علیحدہ کرواہی اور بہائی چپ تہی کہ اوس بادی علم بخت نے
اندام نہانی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ تم یہہ لیو اوسکی حقدار والدہ نے اوسکو بددعا دی کہ تہاری
اولاد تیرہ کس سے زیادہ نہوا خوند درویزہ اپنی عصر کا حال لکہتا ہی کہ ابتک تیرہ سی زیادہ اوسکی اولاد
نہین ہی چند کس چغرزی شلخ کے شامل رہتی ہین مگر حال کی تحقیقات سی اوسکی اولاد سے ایک کس کا
بہی پتہ نہین لگتا غالباً نابود ہوگئی ہین روایت ہی کہ غیبی ابن یوسف کی گیارہ پسر تہے ایک روز
گلہ اسپان از ان منڈرغل لوگ تاراج کرکے لیچلے غیبی معہ نو پسران خود تعاقب کے طور غارتگرون کے پیچہے
سوار ہوگیا اور سب لوگون سے پہلے پہونچا اور اون سی مقابلہ کرکے بموجب قول اخوند درویزہ کے
سب شہید ہوگئے دو پسر اوسکے باقی رہی تہے ایک مسمی حسن جسکی نسل کو حسن زی کہتی ہین دوسرا
یعقوب جسکی اولاد موسوم بہ یعقوب زہی جب غیبی مرتا تہا تو اوسکی زوجہ حاملہ رہ گئی تہی اوس سی فرزند
پیدا ہوا اوسکا نام آکا رکہا جسکی قوم آکازی ہی باقی جملہ پسران یوسف کی اولاد کا نام شجرہ نسب سے
معلوم ہوگا

جای سکونت اولین

فی الحال ان لوگون مین ایسا کوئی نہین ہی کہ جو اپنی پہلی جائی سکونت سی بخوبی واقفیت رکہتا ہو جب اونسے
پوچہا جاوی تو کہتی ہین کہ ہماری مورث غوزڑہ مرغہ سے آئی ہین مگر بیان نہین کرسکتی کہ غوزڑہ مرغہ کس
موقع کا نام ہی اتنا کہتی ہین کہ مغرب افغانستان مین کسی جگہہ ہوگا مغرب طرف کی دریافت سی معلوم
ہوا کہ غوزڑہ مرغہ ایک موقع کا نام ہی جو حدود نہر ارغسان کے قریب سور غر یعنی کوہ سرخ اور رغندان
کی مابین واقعہ ہی غالباً وہ جگہہ ہے جو تقسیم اول کی وقت وپال ارغسان کے شامل اس قوم کو حصہ میں
ملی تہی لفظ مرغہ سی مراد چمن ہی اور غوزڑہ جرب کو کہتی ہین جسکی مراد عمدہ اور سرسبز چمن سی ہوگی یا کہ
ایک قسم سبزہ کو جو علف کو بہی ہے غوزڑہ کہتی ہین اور اوسکے موقعہ روئیدگی کو مرغہ شاید اوس قسم

کے زیادہ علف ہونے سی موسوم بہ غوزہ مرغہ ہوا فی الحال اس موقع پر کچھہ علے زئی اور اودونہ سے
وُڑانی اور ترو جی غلزای رہتی ہین اور بعضی نامر ہے فیلاق کی واسطی وہان گرما کو جاتی ہین
اِس قوم کی ابتدای سکونت کا حال جہان تک مل سکا وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہی جب افغانون نے
قندہار کے نواح کو باہم تقسیم کیا تو حصہ نسل ترین کا بیچ مین کند اور زمند کے آگیا بدین سبب بہائیون
مین سی کوئی ایکدوسرے کی حمایت اور مدد کو نہین پہونچ سکتا تہا آبادی مین خشی کی قوم جسکی یوسف زئے
اور منڈر شاخین ہین غوریاخیل کی نسبت ترین کی نزدیک تہی اور حصہ اوسکا ارغسان کی ویال
یعنی نہر تہی اور روہ ویال نزدیک تہی ترینون کو اوسکی تکرار پر قوم خشی اور ترین کی باہم عداوت
پیدا ہوکر نوبت کشت وخون کی پہونچی لڑائی مین ترین خشی پر غالب آئی بعضی خشی مارے گئی اور
باقیماندون کو بیدخل کردیا زمند اور غوریاخیل سی کوئی آدمی اونکی حمایت کی واسطی نہ پہونچا آخر خشے
کی قوم نی رجوع اپنی بہائی بند غوریاخیلون کی طرف کیا اور اونہون نے ایک زمین ویرانہ انکو دیدے
کہتی ہین کہ قندہار کے زمینات مین بوقت بہار بارش ہونی کی سبب سے انواع کا سبزہ زار اور علف
پیدا ہوتا ہی جب گرمی ہاڑ کی شروع ہوتے ہی تو وہ سبزہ گہاس زمین پر خشک ہوکر گر پڑتا ہی سال بہر
وہ گہاس زمین پر گرا ہوا مویشی کہاکر گذارہ کرتے ہی اور اگر اِس درمیان برسگال کے بارش زیادہ
ہوجاوی تو وہ سب گہاس سیلاب لیجاتا ہے اور مال مویشی کو سختی پیش آتی ہے قضا کار اوس
سال مین بباعث افراط بارش غوریاخیل کی مویشی کو تنگی خوراک سے سختی پیش آئی تب بمروتے سی وہ
زمین جو خشی کو دی تہی بزور اور جنگ جدل اوس قوم سی واپس لی لئی اور یہہ قوم وہان سے
بہی بیدخل ہوکر گارہ نوشکے مین جا آباد ہوئی یہہ موقع دشت لوط کے قریب بلوچستان کے
شمال پر واقع ہے اور دشت لوط بڑا نمک کا صحرا ہی اور اب قوم بلوچ کے قبضہ مین کلات نصیر کے
ماتحت ہی الغرض اوسوقت یوسف زئی اور منڈر کے تعداد جو قوم خوخی یا خشی کی ایک شاخ ہین بہت
تہوڑی تہی چند عرصہ کے بعد شروع چودہوین صدی عیسوی مین جسکو حال تک قریب ساڈہی پانچسو برس
تخمیناً گذرے ہین یہہ قوم گارہ اور نوشکے سے بیدخل ہوکر کابل کی طرف خانہ کوچ روانہ ہوئے

سوائی ترکلانی اور گگیانی کے جو وہ بہی خوخی قوم کے شاخین ہین قوم اتمان خیل جو شاخ ترکلانی
باکر لانی ہی تاک اور گومل درہ کی راستی آکر اس قوم کے شامل ہوئی اور قوم محمد زئی جو نسل زمند سی
ہے وہ بہی اپنی باقی قوم زمند سے رنجیدہ ہوکر یوسف زئی کی ہمراہ چلے آئی کابل کی نواح مین پہونچکر
یہہ قوم آباد ہوئے اور مرزا الغ بیگ ابن ابوسعید مرزا کو تخت نشینی کابل کے وقت اس قوم نے
مدد دئی اور انکی اعانت سے اوسنی مسند کابل پر استقلال پایا مرزا الغ بیگ ابتدا مین اس قوم پر
بہت مہربانی کرتا تہا جب اس قوم کے تعداد اور دولت مین ترقی ہوئے تو نخوت اور جہالت
کے راہ سے مرزا الغ بیگ کی حکومت کو بی وجود سمجہنے لگے اور سرکشی اور فساد کیطرف راغب ہوئی کابل
کی رعایا کو بہت بہت آزار دیتی تہی غارتگرے سے خاص مرزا کی ملازمون کا مال بہی محفوظ نہین
تہا اور خاص دیوان خانہ بادشاہی مین بیٹہہ کر نالایق باتین کرتے تہے آخر اپنی ناشایستہ عادات سے
والی کابل کو اس حد پر پہونچایا کہ اوسکا ارادہ واسطی اخراج اس قوم کے مصمم ہوا اور چونکہ مرزا
الغ بیگ کا اختیار اب زیادہ ہوگیا تہا اور اپنی ہمقوم مغلون کے آجانی سی استقلال کافی بہم پہونچالیا تہا
زیادہ بیجے کی برداشت نہ کرکے پہلی اوسنی انکی بربادی کا سامان اس جگہہ سے شروع کیا کہ یوسفزئی
اور گگیانی کے باہم بی اتفاقی ڈالدئی اور بعد ش گگیانی اور اپنی فوج کے جمعیت سی انپر حملہ کیا چندکس
ان سے ماری گئی اور باقی کابل کے پہاڑ کے دڑون مین گہس گئے اوسوقت اس قوم مین تین شیخ
مشہور تہے دو بہائی ایک مسمی مداد اور دوسرا مد د نام عیسی زئی یوسف زئی کی شاخ مین سے
تہے اور تیسرا شیخ عثمان ملے زئی تہا ان تینون کی غیب گوئی پر اعتبار کرکے اور انمین سی ایکو
پیادون کا سردار بناکر جنگ پر آمادہ ہوئی اور مرزا کے فوج نے جسکے ہمراہ گگیانی بہی تہی اس قوم
سے شکست کہائی بعد اس کامیابی کی زیادہ خیرہ سر ہوگئے ہمیشہ پہاڑ سے نکلکر رعایا کو تاخت و تاراج
کرتے تہے حاکم کابل نے کوئی چارہ سوائی صلح نہ دیکہا آدمی درمیان ڈالکر اس قوم کی ملکان کو بلوایا
کہانی و سروپا دئی اور بہت مدارے افغان سادہ لوح طمع پہ مرزا کی پاس روز بروز آمدورفت کرتے
تہے ایک روز ضیافت خوری کی واسطی آٹہہ سو کس معتبران قوم مرزا کی پاس آئی جملہ بے اسلح تہی ایک

مسمی **محمود** ولد محمد شاخ جغرزئے اپنی پاس پوشیدہ پیش قبض لیگیا تہا جب دربار مین گئی تو محمود نے
مرزا کی بدنیتی دیکہہ کر اپنی ہمراہیون سی کہا کہ اگر کہو تو مین مرزا کو مار ڈالون مگر سب نے منع کیا کہ حق نمک
رکہنا چاہئے شائد ہمارے ساتہہ بد نہین کریگا مسمی **جنگا قوم گگیانے** جو یوسف زئیون کا دشمن
تہا اوسنی مرزا الغ کابل کو یہہ صلاح دئی کہ اتنی بہت ایک جگہہ بی سلح ہاتہہ نہین آوینگے اور صلح پر
اُنسے کبہی خلاصی نہوگی یہہ وقت غنیمت سمجہکر سب کو قتل کرنا چاہئے اس نالایق صلاح پر اوسنی عمل کر کے
سب کو باندہ لیا اور ایک ایک کو قتل کرایا مگر ایک مسمی **ملک احمد** بہ سبب آخری عرض ملکان مقتول
کے رہا کیا گیا یہہ ملک احمد بڑا جوان مرد اور صاحب ہمت آدمی تہا بعد قتل ہونے قریب آٹہہ سو
کس معتبران اس قوم کے باقی یوسف زئے وغیرہ خشی کابل کی نواح سی بموجب حکم والی کابل بہت
کم زوری اور غریبی کی حالت مین خارج کئے گئی اور یہہ قوم ملک ننگرہار مین آئی شاخ ترکلانی علاقہ لغمان
یا لغمان مین آباد ہوئی چند عرصہ کے بعد یوسف زئی و محمد زئی کی باہم عداوت پیدا ہو کر موضع حصار
کے قریب ان دونون کی آپسمین سخت لڑائی ہوئی جسمین یوسف زیون نے فتح پائی اس سی تہوڑا
عرصہ بعد یوسف زئی اور مندڑ خانہ کوچ پشاور کے طرف روانہ ہوئی اور خیبر کے راستی ملک پشاور
مین داخل ہوئی اوسوقت پشاور کے ملک مین حال کی نسبت بہت فرق تہا وہ قوم جسکی قبضی سکونت
مین فی الحال یہہ ملک ہے اوسوقت افغانستان مغربی مین تہی اور پشاور کا میدان معہ اور علاقہ جات
ملحقہ کے اوس قوم کے قبضہ مین تہا جواب وہان بالکل نہین ہین اور خارج کی گئی ہے لغمان قوم ترکلانی
کے قبضہ مین تہا کہ جواب علاقہ باجوڑ مین آباد ہے گگیانی باسول مین رہ گئی تہے خیبر اور بنگش موقع
مقبوضہ حال پر قابض تہی مگر کچہہ مشرقی جزو کابل کے میدان سی اور تمام پشاور کا میدان اور کچہہ حصہ
باجوڑ کا اور علاقہ چچہہ اور ہزارہ بلکہ اوسنی بہی کچہہ مشرق تک قوم دلازاک کے قبضہ مین تہے اور چونکہ
دلازاک قوم کرڑانی کی ایک شاخ تہی اسواسطی اسکا شجرہ نسب اور اوج و زوال کا حال مختصر اُسے
حصہ کے جو تہے باب مین درج ہی اوس عہد مین وہ ملک جو قوم دلازاک کی حدود اور کوہ ہندوکش کے
مابین دریای سندہ کی دونون کنارہ پر واقع ہے اوسپر سواتہہ کے بادشاہت تہی اور ایک علیحدہ قوم سے

آباد تھے اور سلطان اویس سوات ہی حکومت کرتا تہا سلطان اویس کے مورث قدیم سے
اوس ملک کے فرمانروا چلے آتے تہی جب یوسف زئی لوگ ملک پشاور کے مغربی حد پر پہونچے تو بمقام
سفید سنگ آکر ملکان نے بطور جرگہ دلازاکون سی اسلئے اشارہ قوم خود زمین طلب کری و دلازاک قوم نے فیاضی و سخاوت سی اونکو
ایک زمین دیدی جب اس قوم نے اوسپر دخل کرلیا تو قوم شلمانی سی جونئی بر بری مانگی جب اونہون نے دینی سی انکار کیا
تو اونسی عداوت شروع ہوگئی یوسف زئی لوگ دوآبہ مین آکر آباد ہوئی اور وہانسی قوم شلمانی تابعنا سابق ملا وقتہ ہجح
کی تشنیع لڑائی کے تیار ہوئی اوس لڑائی مین مسمی خالو سردار قوم شلمانی مارا گیا اور اوس قوم کو ہشت نگر سی خارج
کردیا اور وہ مخروج لوگ سواتہ کو چلے گئے جنکو سلطان سواتہ نے بمقام الاڈہنڈ واسطے سکونت
جگہہ دئی قوم یوسف زئی کی قبضہ مین ہشت نگر کے سوا وہ حصہ باجوڑ کا بہی آگیا جو دلازاکون کا تہا
اب دلازاک اور یوسف زئی کی باہم دشمنی شروع ہوئی اگرچہ اصلی سبب اس دشمنی کا داعیہ ملک گیری
تہا مگر ظاہری باعث اسکا اخون درویزہ   اسطرح لکہتا ہی کہ دلازاک اوسوقت میرہ لنگر کوٹ
کی نواح مین آباد تہی مولف کے زمانہ مین لنگر کوٹ کہنڈری کیورہ کہڑی کہتی مین اور یوسف زئی اوسوقت
ہشت نگر کے علاقہ مین بستی تہے اور چونکہ دلازاکون نے چراگاہ میرہ لنگر کوٹ پکڑی ہوئی تہی جب یوسف زئیون
کا مال مویشی چراگاہ کو جاتا تہا دلازاک تاخت کرکے لوٹ لیجاتی تہی اور جو یوسف زئی کا آدمی اسو دسودا کو
آتا تہا اوسکو بہی آزار دیتی تہے غرضکہ ہمیشہ دلازاکون کی ہاتہہ سی تنگ تہی ملک احمد خان نے جو اوسوقت
سردار قوم یوسف زئی اور منتظر رکہتا تہا یہہ صلاح کری کہ کل قوم خشی کو شامل ہوکر اس معاند قوم سی نبرد آزمائی
کرنے چاہئی محمد زئی قوم نے باوجود گشت دخون ہمراہ یوسف زئی جب ملک احمد خان اونکے پاس ننوتی
گیا تو اونہون نے مدد دینی لازم سمجہکر ہمراہ ہوئی اور گگیانے بہی شمولیت کی واسطی پہونچ گئی اتمان خیل
پہلے سی شامل تہی سوا ہی ترک لانی کی باقی جملہ خشی معہ محمد زئی اور اتمان خیل کے قبیلون کو بہی ہمراہ
لیکر دلازاک کی لڑائی کی واسطی روانہ ہوئی اور لنگر کوٹ کی جانب سی دلازاک اپنی جمعیت پر
نازان ہوکر آگی کو بڑہی سخت لڑائی واقع ہوئی تیرون کی ضرب سے بہت خشی ماری گئی آخر دست بہ شمشیر
ہوکر دونون گروہ خوب لڑی جب زنگی سردار قوم دلازاک کا پسر مارا گیا تب دلازاک میدان چہوڑ

گئے اور دریائے کابل یا لنڈے سی جو شمال کی طرف اونکا ملک تہا اب یوسف زیون نی اپنی قبضہ مین
کرلیا اس مقصود کو حاصل کرکے ارادہ لینی سواتہہ کا ہوا ملک احمد اور شیخ ملی مدار المہام کے
تجویز سی سب قوم اتفاق کرکے سواتہہ کی طرف خانہ کوچ روانہ ہوئی اور شاہ کوٹ کے درہ کی قریب
جا فروکش ہوئی سواتہی لوگون نی اوس دَرّہ پر جمع ہوکر وہ راستہ روک رکہا مگر دیگر گذرگاہون سے
غافل ہوگئی ایک رات یوسف زیون نی مصلحت کرکے غنیم کو دہوکہا دینی کے واسطی اپنی عورات سی
کہا کہ تم سنندری گاؤ اور اوس گانے مین اپنی مردمان کی صفت کرو اور سواتہیون کی ہجو کرو اس
مضمون سی کہ سواتہیو خبردار ہو صبح تمہاری ساتہہ لڑائی ہی جب یہہ آواز سنا تو سواتہی سمجہی کہ صبح
اسی جگہ پر لڑائی لاوین گی کوتاہ اندیشی سی باقی لشکر جو اور جگہہ متفرق تہا وہ بہی شاہ کوٹ کی جگہ پر
جمع کیا یوسف زیون نی ہوشیاری سی رات کی وقت کوچ کرکے دوسرے راستی ملاکنڈ کے سواتہہ کے
ملک مین داخل ہوگئی ہر روز سواتہیون سی لڑتے تہی اور ساہمنی کا ملک اپنی قبضہ مین کرتے جاتے
تہے تدریجاً بارہ برس کے عرصہ مین کل سواتہہ لیلیا اور وادی تالاش کو بہی فتح کیا سلطان اویس
سواتہی تاب مقابلہ نہ لاکر سواتہہ سے بیدخل ہوا اور کافرستان کی طرف جاکر اونسی ایک نئی حکومت کی
بنیاد رکہی جو اوسکی اولاد مین چند پشت تک رہی ان لڑائیون کی بیچ مرزا الغ بیگ والی کابل
فوت ہوگیا اور جیساکہ پہلے حصہ مین ذکر ہوا کابل کی سلطنت بابر بادشاہ کے ہاتہہ آگئی تہی محمد بابر
بادشاہ نے ١٥١٩ء عیسوی مین جسکو زمانہ حال تک تین سو چالیس برس ہوئی اس قوم پر یورش
کرے اوس وقت علاقہ میدان یوسف زئی اور سواتہہ اور بنیر مین قوم یوسف زئی
اور مندڑ آباد تہے ہشت نگر محمد زئی دوآبہ مین گگیانی اور باجوڑ کے ایک حصہ مین
ترکلانی سکونت پذیر تہی اور اوس سی مشرق پہاڑ مین اتمان خیل بستے تہے پشاور کے نواح
مین غوریا خیل آ گئے تہے اور کچہہ دلازاک بہی تہی محمد بابر بادشاہ کابل سے انجیل کے راستی باجوڑ
مین آیا اور اوس ملک کو فتح کرکے خواجہ کلان کی ماتحت وہان حاکم مقرر کیا جب اوسنی سمجہا
کہ یوسف زئی کی قوم پر حملہ کرنے سے کچہہ بہت اثر نہین ہوتا کیونکہ وہ لوگ پہاڑ دشوار گذار

مین بہاگ جاتے تہے تب اسنی اس آزاد قوم سے صلح کرلے جب بابر سواتہہ مین پہونچا
تو **شاہ منصور ولد سلیمان** ملک قوم یوسف زی اور سلطان اویس سواتہے
بہے اوسکے سلام کی واسطی حاضر آئی شاہ منصور کے دختر سے بابر نے نکاح کر لیا اور سواتہہ
سی لوند خوڑ کے راستی شہباز گہڑ اور ہشت نگر تک بابر کے فوج سے ملک خراب ہوا بابر خود اپنی کتاب
مین ان لڑائیون کا حال لکہتا ہے اور اس شادی کا ہونا بہی تصدیق کرتا ہے ان لڑائیون
کا حال بہت طول اور فضول سمجہہ کر چہوڑا گیا بعد اسقدر فتوحات کے یوسف زئی آرام اور
چین سے اوقات گذاری کرتے تہے **شیخ ملی** نے جو اس قوم کا مدبر تہا کل علاقہ جات مفتوحہ
کو تقسیم کیا اول ہوئی تقسیم اس طرح ہوی کہ ہشت نگر محمد زی کو دیا جو منیگر ہار سے وقت لڑائی
دلازاک کے یوسف زیون کی امدد کے واسطی آئے تہے دوابہ گگیانی کو ملا جسپر وہ ابتک قابض ہین
اور کچہہ حصہ باجوڑ کا بہی انکو ملا تہا مگر اوس سے اب بیدخل ہین باقی ملک یوسف زئی اور مندڑ
کو رہگیا جس مین خانگی تقسیم شیخ ملی نے حسب رسد اور پر تعداد سرون کے کری تہی اور
تاہنوز موروثی حصص اوسی تقسیم کے موجب ہین جب اس قوم مین خان کجو شاخ
بہزاد خیل مندڑ سردار ہوا تو اوس نے ملک احمد سے بہی بڑہ کر رسوخ
اور اقتدار اپنی قوم مین حاصل کیا اوس وقت **شیر شاہ ہمایون**
بادشاہ کو خارج کر کے ہندوستان کی سلطنت کرتا تہا جس سی یہہ شخص سرکش رہا اوسکی سرداری کے وقت
اس قوم کی غوریاخیل قوم کی ساتہہ جسکی شاخ خلیل اور مہمند داوزی ہین بمقام شیخ تپو جسکو فی الحال
ٹپورکہتی ہین بہت سخت لڑائی ہوئی یوسف زیون نی فتح پائے اور غوریاخیل نقصان شدید اوٹہا کر
ہار گئے شیخ تپور پورانہ قلعہ ہے نوشہرہ کہنہ کے اوپر اور لڑائی اوس موقع پر ہوئی تہی کہ جہان اب
ڈاک بنگلہ ہے جو غوریاخیل یوسف زیون کی ہاتہہ زندہ آئی تہی اونکو اپنی ناموری کی واسطی غلامون کے
طرح دو دو پیسہ پر فروخت کیا اس نمایان فتحیابی کی سبب سے اونکا مزاج پہلی سی بہی خراب ہوگیا اور نخوت
کے راہ سی اکبر بادشاہ کی وقت برملا سرکشی شروع کری لوٹ مار اور رہزنی کو اپنا پیشہ بنا لیا ان بد عتانہ

افعال سی اول تو بلائی قحط اونپر اس شدت سی خداوند تعالی نی نازل فرمائی کہ بہت لوگ تباہ ہوگئے
اور پہر اکبر بادشاہ نی زین خان کوکہ کو معہ دیگر امرا جیسا کہ حصہ اول مین ذکر ہوا بمعیت لشکر جرار سنہ ۹۹۴
مین اس قوم کی سرکوبی کی واسطی بہیجا پہلی یورش مین تو یوسف زئی غالب آئی اور راجہ بیربل وغیرہ
چند نامی سردار معہ تخمیناً ہفت ہزار لشکر شاہی ماری گئی تہی مگر دوسرے دفعہ زین خان نی کابل سے
گوتڑا اور باجوڑ کے راستی پہر سواتہہ پر حملہ کیا باجوڑ مین تہانہ شاہی مقرر کرکے جب سواتہہ کی مغربی
حد پر پہونچا تو قوم یوسف زئی درہ تری کی راستی پر جمعیت کرکے اوسکی سد راہ ہوئے قریب ایکماہ وہان
لشکر رکا رہا اتفاقاً عید کے روز اکثر لشکر یوسف زئی شاید حلوا خوری کی واسطی گہر ونکو گیا اس حال سی
زین خان نی اطلاع پاکر فرصت کو غنیمت جانا اور فوراً حملہ کیا ایک حملہ دلیرانہ مین اوس دشوار جگہہ سے گذر کر
ملک سواتہہ مین داخل ہوا اور ملک سواتہہ فتح کرکے یوسف زئی جو پہاڑون پر چلے گئے تہے اونپر لشکر شاہی
تاخت کرکے پکڑ لاتا تہا اور بیشمار لوٹ حاصل ہوئی زین خان نی ملک سواتہہ مین قلعہ دمغار بنایا اور بڑے
استقلال کی ساتہہ اس قوم کو مجبور کیا اخوند درویزہ جو اوس مصیبت مین اس قوم کے ہمراہ تہا اپنی کتاب
مین لکھتا ہی کہ جو لوگ اس قوم کے مفرور ہوکر پہاڑ کے درون کے سر پر پناہ گزین ہوئی تہے اونکے
ساتہہ مین بہی تہا وہان رات کو اسقدر سخت بارش اور برف پڑی کہ صبح تک امید زیست کم تہے اس
سختی کی سبب سے لوگ پہاڑ برف دار کے اوپر نہ ٹہر سکے اور اپنی آپ کو سردار فوج شاہی کی سپرد کر دیا
زین خان نی اس قوم کو خانہ کوچ پہاڑ سے نیچے اوتار کر ہشت نگر او پشاور کو لایا محمد زی گگیانی خلیل
مین متفرق آباد کئے مگر ایک گروہ انکا زیر سرداری محمد خان ہندو کش پہاڑ کے طرف روانہ ہوا دریائے
پنجکورہ کی کنارہ پر جو کفار تہے وہ طرف خالی کر دئی اونکا ارادہ قاشقار کو جانی کا تہا مگر محمد خان اونکا خان
کافرون کے ہاتہہ سی مارا گیا پہر اوس اوس نی غازیخان ملی زئی کو اپنا سردار بنایا وہ بہی کام آیا
تب وہ گروہ بہی بیدل ہوکر زین خان کوکہ کے ہاتہہ مین آئی جنسی اونکو بہی پشاور کے علاقہ مین لاکر ایک
دیال واسطی گذارہ کے دیدی مگر یہہ لوگ ایسی متفرق اور بدحواس ہوگئے تہی کہ تردد الفلاح و زراعت و آبادی کے
طاقت بہی اونمین نہین تہی تہوڑے عرصہ کی بعد حسب اجازت صوبہ کابل یوسف زئی کے میدان مین یہہ لوگ
جا آباد ہوئی روز بروز وہان قوم متفرق شدہ جمع ہوتے تہی چند مدت آرام کے ساتہہ وہان گذارہ کیا سبب

غلت تردد ایک ہزار روپیہ مشخصہ سرکاری مقرر تہا اور آپسمین اس زرمالگذاری کو فی قلبہ کے حساب پر حسب
باچہ کرتے تہے ان فسادون مین اور بغاوت کی سبب سے اسقدر ملک جو دلاوری اور محنت سی فتح کئے تہی ہاتہہ
سی جاتی رہی چنانچہ جو میدان دریا سندہ کی کنارہ پر تہا قوم دلازاکو نے لی لیا اور سواتہہ سواتہیون نے بنہیر
بنہیر والون نے چملہ چملہ والون نے اور باجوڑ مینگاریون نے لیلیا جب یوسف زیون کے متفرق شدہ قوم اکٹہے
یکجا جمع ہوئی تو انہون نے قوم دلازاک سی مقابلہ کرکے انکو خارج کردیا دلازاک قوم کے چلی جانی سی یوسف زئی
زیادہ زور آور ہوگئے بعد ش سترہوین صدی عیسوی کی شروع مین لمغان اور سواتہہ اور باجوڑ کے سکنائے
کی بابت تنازعہ سرحد آپسمین لڑائی کری یوسف زیون نے موقع دیکہہ کر لمغانیون کے ساتہہ شمولیت کری اور دونوں
نے شامل ہوکر باجوڑی اور سواتہیون کو بیدخل کردیا لمغان کی ترکلانی نے باجوڑ کو لیلیا اور یوسف زیون
نے برسواتہہ تک تسلط کرلیا علی اصغر مشہور ملک سردار یوسف زیون کا تہا اوسنے نوک شمشیر سے اپنی قوم کی ملک
کی حدود کو بہت وسیع کردیا بنہیر اور چملہ اور روبیز کے سوائی کوہ تنول تک انکا دخل ہوگیا جو سواتہی لوگ
سکنائے سابق قتل اور اخراج سی باقی رہگئی تہے وہ بطور رعایا یوسف زئی بنام نہاد فقیران ابتک رعیت
اس قوم کی ہین الغرض تدریجاً قبضہ اس قوم کا اس قدر ملک پر پہیل گیا کہ جسپر اب یہہ قابض ہین جو مندر
کے قوم کے شاخین پہاڑ سے نیچے سمہ یعنے میدان علاقہ موسوم یوسف زئی مین آباد تہے وہ برائے نام
رعیت شاہی گنی جاتی تہی مگر بباعث ناقصی انتظام ملک داری اور رعایا پروری اکثر سرکشی اور فساد پر تیار
تہا شاہجہان بادشاہ کی طرف سی سنہ [illegible] ہجری مین علاقہ یوسف زئی کا ٹہیکہ بارہ ہزار کے عوض شہباز خان
خٹک کو دیا اور بعد ش اوسکی فرزند خوشحال بیگ خان کے ہاتہہ مین بہی چند عرصہ اس علاقہ کا اجارہ رہا
اور چونکہ قوم خٹک اور مندر یوسف زئی کے آپسمین پورانی عداوت تہی پس اس بہانہ پر جتنا جسکا قابو
چلا آپسمین لڑتے رہی تا وقتیکہ مصنوعی شجاع کی اعانت کرکے جیسا کہ حصہ اول مین درج ہوا دریا سندہ کی کنارہ
پر عالمگیر اورنگ زیب کی فوج نے سنہ [illegible] عیسوی مین علاقہ میدان یوسف زئی کو فتح کیا اس فوج کی آنی کا حال
تہوڑی روز ہوئی اسطرح ملا ہی کہ کپور گڈہی یا لنگر کوٹ کی پورانی قلعہ مین سی ایک سنگ مرمر کا پتہر نکلا ہے
جسپر لکہا ہی کہ سنہ [illegible] ہجری مین مطابق بارہوین سال جلوس اورنگ زیب کے شمشیر خان ترین نے بسرداری

لشکر شاہی اس ملک مندر کو فتح کیا اور قلعہ اور مسجد اور چاہ بنوایا شاہ عالم کے سلطنت مین یوسف زیونے
کچھہ فساد نہین کیا مگر محمد شاہ کیوقت اونہون نی پہر بلوہ کیا اور ۱۱۵۰ھ مین حاکم پشاور کے فرزند کو پکڑ لیا
اس سببسے اونکا دماغ زیادہ خراب ہوگیا تمام حد کی قومین سی صرف یہہ قوم نادر شاہ ایرانی کی حکومت
نہین مانتی تہے جب نادر شاہ ۱۱۵۱ھ مین پشاور پہونچا تو اوسنی نازو خان ملک کو بولایا مگر اوسنے
آنے سے انکار کیا تب قہر نادری نی اس گستاخی کا بدلہ لینا چاہا زیر کمان صوبہ دار جالندہر کے فوج نادرسے
بہیجے گئی سب قوم پہاڑ مین جمع ہوئی میدان کا علاقہ چہوڑ گئی صرف موضع شیرورہ مین تہوڑے سے آدمی
بطور رہبر اول کے رہ گئی جو آدمی پیچہی رہگئی تہے اونکا مال اور فصل جملہ غارت اور برباد کیا گیا جب فوج شاہی
شیرورہ کے پاس پہونچی تو سنوز گاوسے اور شیر دڑہ دونون راستون سی فوج انبیلہ کو نہ جاسکی اوس
موقع پر قوم مجتمع یوسف زئی نی فوج متعینہ کو سخت مقابلہ سی شکست دی اور وہان سی لیکر کلپانی تک فوج
نادرسے کا تعاقب کیا یہہ ناخوش خبر سنکر نادر شاہ بڑی زور شور سے خود گیا اور رہ چینجلے سے
لذر کر شاہ کوٹ کے پہاڑ والی شاخ جو کوہ مہابن سے آتے ہی وہان تک پہونچ گیا تب یوسف زیونے
مجبوراً صلح کر کے قبول کری بعدش جب ۱۱۶۰ھ کو احمد شاہ ابدالی وہ زودتران پشاور مین آیا تو
سب ملکان یوسف زئی اوس کے سلام اور اعانت کی واسطے حاضر ہونے سب سی پہلے عبد الصمد معروف
سمند خان ملک قوم محمد زئی ہشت نگر والہ آیا اور پہر فتح خان ولد نازو خان ہوتے کا اور خوانین طورو
اور بابوزئی واسطے بجا آوری خدمات یورش ہند حاضر آئے سوائی اونکے بلند خان ابن طاہر خان
میسرو زج خان جو علاقہ کوہ گنہدگر پر یا مین علاقہ چہچہہ و ہزارہ قابض تہا وہ بہی پانی پت کے لڑائی
مین خدمتگذار رہا اس بلند خان کا باپ طاہر خان جس سے فرع طاہر خیلی چلتا ہے احمد شاہ کے آنے
سے تہوڑا عرصہ پہلے علاقہ گنہدگر پر قابض ہوگیا احمد شاہ نے بلند خان کی خدمتگذاری سے خوش
ہوکر بموجب سند محررہ ۱۱۷۱ھ ہجری اوسکو بہت جاگیر عطا کرے یہہ طاہر خان اتمان زئی مندر
شاخ علی زئی سی تہا بلند خان چند عرصہ احمد شاہ کے حکم سے سرہند نواح انبالہ کا صوبہ دار بہی
رہا بلند خان کا بیٹا فتح خان جسکے اسم سے قوم اوسکی معروف بہ فتح خانی ہوئی دلاور آدمی

تھا فتح خانی مشہور راہزن تھی مار گلہ اور حضرو تک اونکے لوٹ مار کی مار مار رہتی تھی
تا ہنوز کھنڈر اور اوسکی نواح علاقہ ہرو مین تخمیناً ایکسو گہر طاہر خیلیون کا آباد ہے احمد شاہ
کے بعد تیمور شاہ کی حکومت مین علاقہ یوسف زئی کے لوگ اپنا شغصہ معرفت نوشہرا اور
شاہ بولی خان پسران نیخ خان ہوتی والہ کی ادا کرتے رہے بعد تیمور کے شاہ زمان اور
محمود کی حکومت مین کوئی امر لایق تحریر سرزد نہین ہوا امیر دوست محمد خان وغیرہ
پسران سردار پائندہ خان بارک زئی کے تسلط کے بعد جب رنجیت سنگہ والی
پنجاب نے اضلاع مغربی دریاے سندہ کو مفتوح کیا تو اوسی عہد مین سید احمد نام ایک شخص
ہندوستانی جو بڑا مدبر تھا پشاور سے یوسف زئی مین گیا ملکان ہنڈ اور خان زیدہ اور
سیدان بنہیر نے اوسکو مدد دے سید احمد نے جسکو لوگ میان صاحب کہتے تھے جہاد
کا اشتہار دیا یہہ خبر سنکر سکہون نے پنجاب سے فوج روانہ کی دوسرے طرف بیشمار
غازے لوگ قوم یوسف زئی وغیرہ جمع ہوئے تھے بمقام سیدو بڑے سخت لڑائی ہوئے
مگر پہلے ہے حملہ مین سید احمد کے فوج نے شکست کہائی اور وہ خود بہاگ کر ۱۸۲۶ء مین سوات
کو چلا گیا چند عرصہ کے بعد بنہیر مین آیا اور وہان سے اوسنے ارادہ کیا کہ اٹک کا قلعہ دغا
سے لیا جاوے مگر یہہ منصوبہ خادی خان ملک ہنڈ نے سکہون کو بتلا دیا سید
احمد نے اوس کو اس مخالفت کی سزا دینی چاہی میر بابو وغیرہ ملکان چارغونے
نے سید صاحب کو مدد دی خادی خان سے لڑائی ہوئی مگر اوس کا نتیجہ اثرمند نہوا
بعد اسکے سید احمد نے معرفت اخوند عبد الغفور کے جو فی الحال اخوند صاحب سے اتھہ
کلمے خادی خان کو طلب کیا جب وہ صلح کی امید پر آیا تو اوس نے قتل کر دیا اس واردات
کے بعد میان صاحب خدو خیل کے پہاڑ مین چلا گیا اور فتح خان پنجتار والے کے صلاح سے
اوسنے یوسف زئی کی حکومت کا اشتہار جاری کیا مگر یوسف زئی آزاد قوم کو یہہ امر پسند
نہوا علاوہ اسکے وہ دختران یوسف زئی کے اپنے ہمراہی ہندوستانیون کو دلانا چاہتا تھا

س سبب سی اکثر لوگ اوس سی بیزار ہو گئے اون مین سی ہوتی والی بہی تہی جار غولی کی اعانت
سے ہوتی مردان کو سید احمد نے جلادیا یہہ خبر سنکر پشاور کا حاکم یار محمد خان بارک زئی
ج لیکر یوسف زئی مین آیا سید کا دیرہ زیدہ مین تہا اور اوسکی فوج تعداد مین چہہ سو ہندوستانی
مولوی اسمعیل کے زیر کمان چیدہ جوان تہی یار محمد خان کی جمعیت تین ہزار سپاہ اور چہہ توپ
تہے مولوی اسمعیل نے یہہ حکمت کیے کہ رات کو یار محمد خان کے معسکر کو گہیر لیا اور بنظر
ملت اپنی ہمراہیون کے سب سپاہ کو متفرق پہیلا کر غنیم کو خوف دینے کے واسطے ایک طویل
بسن مین تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر بطور توڑہ بندوق بتیون کو آگ لگا کر آگے کو بہیڑا
رات اندہیرے مین جب درانی فوج نے اسقدر توڑے چمکتی دیکہی تو گہبرا گئے اور غلط فہمی
سی سمجہا کہ ہر طرف سے غنیم کے فوج ہزار ہا آگئی ہے اس سہل حکمت سے خوف زدہ ہو کر بہاگ نکلے
ور یار محمد خان زخمی ہو کر مر گیا اور اسطرح ہندوستانیون کو کامیابی ہوئی اور اونکی
معیت بہی زیادہ ہو گئی سید احمد اب علاقہ تنول مین جا رہا سلطان محمد خان برادر
ر محمد خان اور حبیب اللہ خان ولد محمد عظیم خان بارک زئی فوج لیکر انتقام لینے کے واسطے
روانہ ہوئی معیار کے متصل لڑائی ہوئی پہلی حملی مین حبیب اللہ خان نے ہندوستانیون کو
بڑے کہیت تک بہگا دیا مگر بازو راست کی جانب سی مولوی اسمعیل نی سلطان محمد خان کو
بہگایا حبیب اللہ خان جو بڑا دلاور آدمی تہا یہہ حال دیکہکر فوراً پہونچ گیا اور اوسنی
نا اسمعیل کو سلطان محمد خان کے تعاقب سی روک لیا اس قدر فرصت مین ہندوستانی
نکو حبیب اللہ خان بہگا آیا تہا واپس آ گئے لاچار پشاور کے فوج کو ہٹنا پڑا سید احمد
بعد اس فتح کے ہشت نگر مین مقیم ہوا اور وہان سے اوسنی سلطان محمد خان کو خط بہیجا اور
ہا کہ آکر سلام کرو اور گناہ معاف کراؤ یہہ مضمون بہی اوس خط مین درج تہا
رگہ این درگاہ ما درگاہ نا امیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ہر آنچہ کردے باز
باز آ باز آ) اوس خط کا جواب سید احمد کو کچہہ نہ ملا تب اوسنی کوچ کرکے پنجتار پر جا بیٹہے اپنا

قبضہ کر لیا سلطان محمد خان حاکم پشاور ڈر گیا اور اونسی سید کو پشاور کے آنے کے واسطے لکہا مگر اوسکی
اشارہ سی پہلے ریاست کے حرص خود بخود اوسکو آئے تہے پشاور مین پہونچکر قلعہ پر اپنا قبضہ کر لیا
اور روز آبہ وحشت نگر سلطان محمد خان کو جاگیر مین دیکر باقی کل ملک اپنی ریاست کا تصور کیا یہہ
۱۲۴۵ھ مین واقعہ ہوا سید احمد نے چند روز پشاور مین قیام کیا اور ملا مظہر علی کو گورکہٹری واقع پشاور
مین اپنا نائب مقرر کر کے چہوڑ گیا اور خود مہابن پہاڑ مین چلا گیا اور عشر کوہاٹ سے تنول تک وصول
ہونی لگا آزاد لوگون نے جنکو ہندوستانیون کی سخت حکومت کی برداشت نہین تہی بغاوت کا مشورہ
کر کے ملا مظہر علی وغیرہ سب ملازمان سید [illegible] کو قتل کر دیا اس حیرت افروز خبر کی علاوہ جب سید
احمد کو یہہ بہی معلوم ہوا کہ فتح خان پنجتار والی بہی ہمارا دوست نہین رہا تب وہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ
کو گیا اور اوس مقام پر سکہون کی فوج سے معہ ملا اسمعیل اور تیرہ سو ہندوستانیون کے ۱۲۴۶ھ کو راہی
ملک بقا ہوا اوسکی ہمراہیون مین سے جو تین سو باقی رہگئی تہی وہ بہاگ کر نہیر کو چلی گئی اور تخت بند
سے زیر سرداری مولوی نصیر الدین ستہانہ مین چلی آئی مگر وہان سے سید امیر اخوند کوٹہہ والے
اور فتح خان پنجتاری نے اونکو نکالدیا تہا الغرض سکہون کی عملداری مین اس قوم اور یوسفزئی
کے علاقہ مین کچہہ امنیت نہین تہی بعد ضبطی ملک پنجاب جب ضلع پشاور گورنمنٹ انگریزی کے
قبضہ اقتدار مین آیا تو علاقہ سیدان یوسفزئی مین جو محروسہ سرکار انگریزی ہے امنیت نے
استقلال پکڑا مگر انکے پہاڑی ملکون مین بدستور بے انتظامی رہی مقام ستہانہ جو کوہ مہابن مین واقع ہے
وہان کی سید اور متعصب وہابی ہندوستانیون کی اغوا سے اس قوم کے اون شاخون نے جو پہاڑ مین رہتے
ہین گورنمنٹ انگریزی سے مقابلہ کیا جسکا مختصر ذکر حصہ اول مین ہو چکا ہے پہلے مقابلے قوم حسن زئی
اور ستہانا کی بربادی کی وقت بہت خفیف ہوئی تہی مگر ۱۸۶۳ء مین عبد اللہ وہابی کی انگیخت سے
اتفاق کر کے درہ انبیلہ کے سر پر سرکار انگریزی کی فوج سی سخت مقابلہ کیا گورنمنٹ کا اس فوج کشی سے
صرف یہہ ارادہ تہا کہ موضع ملکا جو وادی چملہ کے بیچ آمازئی شاخ مندڑ کا مالک ہے اور اوس مین وہابی اور غارتگر عنا
سرکار کو لوٹنے والے پناہ گزین ہین جلا دیا جاوے مگر مولوی عبد اللہ وہابی ہندوستانی کی چالاکی سے ان پہاڑی قومون مین بہہ

مشہور ہو گیا ایسا کہ سرکار انگریزی کو ہماری بات واقعہ کو وہ بزور قبضہ لینا مطلوب ہے اس سبب سے سواتہہ کی لوگ معہ اخوند صاحب سوات کے اور باجوڑ کی اور کلانی قوم زیر سرداری فیض طلب خان باجوڑی اور رود برکے ملی زئی شاخ یوسف زئی جنکا سردار غزن خان پروالہ تہا اور مدا خیل اور آمازئی اور بندوں بہی یہہ سب فوج میں جمع ہو کر جنکی تعداد اون لشکر کے قریب بیس ہزار کی تہی چند لڑائیوں کے بعد جعفر حسین صاحب کمشنر پشاور کے حسن تدبیر سے حملہ اونکا اونہیں پر الٹ دیا اور مندڑ اور لعلو جلا دیا گیا اور متعصب وہابی ہونیکو اس جگہہ سے خارج کر دیا گیا خود منتشر ہو کر ودیز نہیں یز نا ملک چھوڑ نہی قرار گیر ین ہے ہوا و سکا سبب فوج ظالم کو واسطے اپنا مقصود حاصل کرکے واپس آئی الّا باوجود اپنے نقصان کثیر کے وہ لوگ اسطرح کی واپسی کو نسبت کم ہمتی سے دیتی لیکن فی الواقعہ مناسب نہین تہا کہ غیر قوم کی ملک کے رستے بلا اطلاع قابضان ملک فوج کشی ہوتی اور جب ہو چکی تہی تو واپسی اسی طریق سے گورنمنٹ انگریزی کی طاقت اور شان کے شایان نہین تہے ÷

حال فرقہ وہابی

چونکہ اس قوم کی ہماری ملک مین ہندوستانی وہابی مذہب والی فتنہ انگیز اور مسایل نا صادق مذہب مقدس اسلام اہل سنت جماعت کی مخالف لوگونکو گمراہ کرتے ہین اسواسطے مختصر ذکر اس فرقہ کا کیا جاتا ہے عبدالوہاب اس طریقی کا موجد اور وہابیون کا پیشرو الحوطہ مین جو عرب کے علاقہ نجد مین ہے ایکسو برس سی کچہہ زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ پیدا ہوا تہا اور قبیلہ تمیم مین سی تہا اوسنی علم بصرہ بغداد اور دمشق مین تحصیل کیا اور آخر کار نجد کو واپس گیا اور درعیہ مین جا بیٹہا وہانکی رئیس محمد ابن صعود نے بذریعہ شادی رشتہ بنا کر اسکی گرد نواح کی بدوئی پر زور حاصل لیا مگر چونکہ فرزند اوسکا نابینا تہا یہہ زور آخر کار خاندان درعیہ کو حاصل ہوا اس خاندان مین عبدالعزیز اور اوسکا بیٹا صعود سب سی زیادہ نامی تہی عبدالعزیز اور صعود نے تمام علاقہ نجد کو زیر کیا بغداد کی پاشا کی جو فوج اوکی مقابلہ پر بہیجی اوسکو دو مرتبہ شکست ہوی بنی کلب اور عتوبی قبیلونکو اونہون نے اپنی مشرب مین ملا لیا اور آپنی ساتہ شریک کیا کربلا معلی کو جہان سید الشہدا حضرت امام حسین ابن حضرت علی کرم اللہ وجہہ وغیرہ شہیدان کربلا کی مزار ہین اس گروہ شقاوت شعار نے لوٹا اور شریف مکہ کو شکست دی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونون شہر پاک پر اور کل علاقہ حجاز پر اونہون نے تصرف کر لیا قوم باسم جو وہابی ہو گئی تہے سمندر مین قزاقی کرنے لگی اس سبب سی ۱۸۰۹ء مین گورنمنٹ بمبئی نے خلیج فارس مین فوج بہیجی اور بعد سخت مقابلہ کے اوس قوم کی حصن حصین شنعاس پر جو کہ رانکی کنارے تہا

تصرف کیا گیا آخرکار اہل سنت جماعت کی مسلمانون سے اونکو اوربھی زیادہ سخت ضرب پہونچی جب ۱۵۱۷ء مین عباسی
خلیفونکی نسل مین سے خلیفہ آخر قتل ہوا تو خطاب امام فقہ کا ایک چہوٹی تفسیر سے سلیم اول کو جو ظفریاب ہوا تہا پہنچا
اور اوس وقت سے آیندہ اوسنے لقب امیرالمومنین اختیار کیا شریف مکہ نے اس نئی منزلت کو تسلیم کرکے اپنی فرزند
کو خانہ کعبہ کے کنجیان ایک چاندی کی طشت مین رکھکر نذر کرنے کے واسطے بہیجا اسطرح ایک ترک بخلاف قاعدہ
مقررہ حضرت خاتم الانبیا کی جو یہہ تہا کہ امام نسل قریش مین سے ہونا چاہیے امام ہوا وہابی ظاہر امام کو نہین مانتے
تھے عبدالعزیز اور سعود معاملات دنیوی مین اور اپنے دین مین بھی پیشرو تھے اور اونکی دعوی دعاوی سلطان روم
سے منافق تھے پس جب محمد علی نے مملوک بیگون کی سرزنش کری تو اوسکو دارالسلطنت استنبول سے وہابیان ملحد
کو سزادینی کی اور پاک شہرون کی بازگرفت کی تاکید ہوئی یہہ معرکہ ۱۸۱۱ء سے ۱۸۱۸ء تک رہا دو برس تک
محمد علی خود ان معرکون مین مصروف رہا اور آخرکار انجام یہہ ہوا کہ ابراہیم پاشا نے درعیہ پر تصرف کیا او
عبداللہ پسر سعود کو گرفتار کیا اوسکے باپ کے لڑنے کا یہہ قاعدہ تہا کہ فوج قواعد آموختہ سے صرف پہاڑ مین لڑا کرتا
تھا عبداللہ نے اس قاعدہ کو ترک کردیا تہا اوسکو بعد گرفتاری سخت عذاب دیکر استنبول مین گردن مارا گیا
سید احمد جب درعیہ کو گیا تہا درعیہ کی تسخیر کو بہت برس نگذری ہونگی اور وہانسے آکر اوسنے ہندوستان مین
اور خصوصا بنگالہ کے رذیل آدمیون مین وہابیون کے مسایل پہیلائی اور اوسکے ذریعہ سے اسملک مین بھی آئے
مگر تاہم بباعث کوشش علما اہل سنت جماعت اسملک کے لوگون مین خصوص یوسف زئی قوم مین وہابیت کا
اثر بہت ہی کم ہے تاہم ہندوستانی آوارہ وہابی بنکر کوہ مہابن و بنیر وغیرہ مین لوگون کی عقیدہ خراب کرنے
کے واسطے متفرق پہرتی ہین اصلی مسلمانونکو اونکی شر سے محفوظ رہنا چاہیے تاکہ نجات کی امید قایم رہے اس وہابی
فرقہ مین جو خراب عقیدے اور مسایل ہین اونمین سے چند اوسکی خرابی کی نسبت علماء اسلامیہ نے فتوی دیا ہے
ذیل مین لکھی جاتی ہین - وہابی کہتے ہین کہ پیغمبری حضرت محمد مصطفے پر ختم نہین ہے بلکہ ہر زمانہ مین کوئی نہ کوئی
پیغمبر ہوگا اور حضرت محمد کی نسبت اونکا یہہ قول ہے کہ وہ بھی مثل اور آدمیونکے فانی تہا اور بعد وفات کی وہ بھی نابود
ہوگئے ہین دوم پیغمبری ایک کسبی ہے جو زہد کی سبب ہی حاصل ہوسکتا ہے سوم کرامت ولی بعد وفات مطلق نہین
رہتی اور اولیا اللہ کی مزارونکی تعظیم اور تکریم کو وہ برا کہتے ہین چہارم [illegible] نہین ہے پنجم نماز بدون

فاتحہ جایز نہین ہے اگرچہ مقتدی ہو ششم قران شریف کی بعضی آیات کو شعر کہتی ہین ہفتم لواطت کو قابل تعزیر نہین سمجھتی اور مباح جانتی ہین ہشتم خداوند تعالی کا جسم اور مکان بیان کرتے ہین علی ہذا القیاس اور بہی بہت امور مسایل صادق اسلامیہ سی مخالف ہین اور وہ کہتی ہین کہ امام مہدی دنیا پر زندہ موجود ہی مگر آدمیونسی پوشیدہ ہے انتظام ملکداری کی لحاظ مین اونکا قوال عظیم اور معیوب یہہ ہی کہ جو لوگ اونکی زعم مین کافر ہین اونپر جہاد کرنا خواہ مخواہ لازم ہے ۱۸۶۳ء کی یورش کی بعد جو لوگ وہابی مولوی عبد اللہ کی ماتحت اس نواح مین تھے وہ منتشر اور پراگندہ ہو گئے ہین امید کہ آیندہ مسلمان لوگ اونکا اجتماع اور قوت کو روکینگے کہ جس سی رخنہ دین و دنیا مین نہ پڑے *

تفریق اور شمار قوم یوسف زئی وجای سکونت شاخ وار

واضح ہو کہ یوسف زئی قوم اوپر سی دو بڑے حصہ مین منقسم ہوتی ہی - ایک مندر - دوسرا یوسف زئی اگرچہ مندر کا باپ عمر اور یوسف دونون بہائی تہی مگر مندر کی نسل بہی مجمعًا یوسف زئی کہلاتی ہی گو حقیقت مین وہ ایک علیحدہ شاخ ہے یوسف زئی کی قوم ملک سوات اور بنیر اور پنجکوڑہ جسمین دیر بہی ہے سکونت پذیر ہے اور مندر کا ملک دریای کابل اور دریای سندہ کی شمال میدان جسکو سمہ یا علاقہ یوسف زئی کہتے ہین اور وادی چملہ ہی کُل تعداد یوسف زئی قوم کے جو افغان مین نولاکہ نیزہ مشہور ہے وہ زیادہ معلوم ہوتی ہی اور اس نولاکہہ مین شاید کُل خوخی کی قوم داخل ہوگی تحقیقات حال سی جو بہت احتیاط سی ہوئی اس قوم کی دولاکہہ چالیس ہزار آدمی خاص اپنی اصلی وطن کی ساکن شمار مین آی ازان جملہ مندر ایک لاکہہ چالیس ہزار اور یوسف زئی ایک لاکہہ چہہ ہزار انمین سی کُل تہتر ہزار دوسو بندوق یعنی اسلحہ بندجوان ہین مندر تیس ہزار اور یوسف زئی تینتالیس ہزار دوسو مندر کی ہفت پتی ہین اُن سب مین سی عثمان زئی اور اتمان زئی بڑی پتی ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے عثمان زئی دو بڑی شاخون مین منقسم ہین کمال زئی جسکے دو شعبی ہین - مشران زئی طوروالے اور کشران زئی ہوتی والے سرکاری علاقہ یوسف زئی مین آباد ہے دوسری بڑی شاخ - اما زئی کی ہے جسکے دو فرع کلان دولت زئی اور اسمعیل زئی ہین اس اما زئی کی ایک شاخ مہابن پہاڑ وادی چملہ کی مشرق اور اوسکی نواح مین رہتی ہی اوسمین دو ہزار بندوق

ہی جارغلی یا جارگلائی آمازیون کا بڑا گانوہے دولت زئی کی شاخ اکثر سرکار انگریزی کی علاقہ یوسف زئی
مین آباد ہے کپورکی گہڑی اونکا بڑا گانو ہے تیہ اتمان زئی کی جار شاخین ہین - علی زئی جنکی نسل سی شیعطاپہ
خیلی علاقہ گندگہڑ مین بہی آباد ہے کنٗازئی - اکازئی - ہرسہ اتمان زئی کہلاتے ہین اور انمین بارہ سو بندوق
ہی چوتہی شاخ سدازئی ہین سی حسب مندرجہ شجرہ پانچ شنگوفی نکلتے ہین جنمین سے آباخیل - عمرخیل - میراحمد خیل
بہزاد خیل یہہ جار قومین سرکاری علاقہ مین آباد ہین - ہنڈ صوابی - مرغوز کہلاتیت انکی بڑے گانو ہین پانچوین
مندوخیل اکثر سرکاری علاقہ سی باہر کوہ مہابن سی غرب اور اوسکی نواح مین سکونت پذیر ہین اور کچھ سرکاری
علاقہ مین بموضع باجہ و بام خیل آباد ہین آٹھارہ سو یا دو ہزار بندوق ہوگی مشہور گانو انکا موضع چینگلی و پنجار
ہی خان گجو مشہور سردار اس قوم کا جو شیرشاہ سور کے وقت مین تہا وہ بہزاد خیل سدازئی شاخ مین ہی سے
باقی پانچ بہی رزڑیا رخڑ کہلاتے ہین اور اکثر سرکاری علاقہ مین آباد ہین اونکی بڑی گانو یہہ ہین - سمیلا -
یا اسمعیلا - یا رحسین - شنوہ - نونی کلے - آدینہ - ڈاگی - ترلانڈی - اور علاقہ چملہ مین کوگا - انبیلہ لعلو

یوسف زئی کی

پانچہ ابتدای شاخون ہین اوریا کی نسل باوی خیل نابود ہوگئی ہے باقیماندہ جار مین سی عیسی زئی جنکے
تین شعبی حسن زئی - مداخل - اکازئی - مشہور ہین یہہ جملہ کوہ مہابن سی شمال و گوشہ مشرق اور اگرو ضلع
ہزارہ دونون کنارہ دریای سندہ اوپر کوہستان مین آباد ہین دریای سندہ سے مغرب ہزار یا بارہ سو بندوق
ہوگی - موسی کی اولاد الیاس زئی گیارہ ہزار آدمی اور دو ہزار بندوق ہوگی الیاس زئی کی پانچ شاخون مین
سی سلارزئی - گدائی زئی و پنج پائی - عایشہ زئی - کل جار شاخین علاقہ بنیر مین سکونت پذیر ہین اونکی دیہات
مین بہی موضع پاشا - جہونگر تور ورسک باگڑہ مشہور ہین عایشہ زئی اصل مین مسمی ممی کی نسل مین ممی کی جورو
کا نام عایشہ تہا بہ باعث اہمیت والدہ موسوم بہ عایشہ زئی ہوئی پانچوین شاخ مخوزئی کوہ دوسری پر رہتی ہے
جنکا بڑا گانو شکولی ہی ملی زئی کی جار کلان شاخین جنمین ہی دولت زئی جعفر زئی مسمات وقی کی اولاد سی اور
آبازئی اور عیسوڑی مسمات نوری کی شکم سی نوری زئی کہلاتے ہین جملہ ملی زئی سولہ ہزار آدمی جار ہزار
بندوق مگر علاقہ دیرکی ملی زئی جو اکوزئی خواجو زئی کی شاخ ہین وہ انسی علیحدہ ہین اکوزئی کی قوم

باقی جملہ شاخ یا یوسف زئی سی زیادہ ہے کل اکوزئی چہانوین ہزار آدمی تبلا یا جاتا ہے یہہ قوم دو والدہ
شکم سے ہی ایک مسماۃ گوہرہ جسکے چار بیٹی خواجوزئی ابازئی بائیدزئی ہنرک چار شاخونکی مورث ہوئے
دوسری مسماۃ رانی جسکی نسل سی رانی زئی ہین الا بباعث قلت باقی تین شاخونکا اب یہہ قوم اکوزئی
بڑی حصہ مین شمار ہوکر دو ناموں سی مشہور ہے ایک خواجوزئی دوسرا بائیدزئی جسکو افغان اپنی روزمرہ
بائی زئی کہتی ہین اور باقی شاخین بہی انہین دو کی متعلق سمجہی جاتی ہین خواجوزئی کی پانچ شاخ
اونمین سی چار شاخ ملک سواتہہ مین دریائی سواتہہ کی شمالی کنارہ اور درہ جات شمالی متعلقہ سواتہہ
آباد ہے ہر ایک شاخ کی بڑی گانوا س تفصیل سی ہین - آدین زئی ہندرہ گانو شاموں زئی چہہ گانو
بی خیل نو گانو مگر عالیشی خیل اور شمی زئی علیحدہ گیارہ گانو سبوجونا ستر گانو علاوہ انکی ڈہیر
اور بائنڈی بہت مین اور پانچوین شاخ ملی زئی سی تین فرع نکلتی ہین سلطان خیل تین ہزار بند
پائندہ خیل تین ہزار نصر الدین خیل دو ہزار یہہ شاخ ملی زئی علاقہ دیر پنجکوڑہ مین رہتی ہے اور شاہ
غزن خان دیروالہ کی حکومت مانتی ہین جسکا اختیار اپنی قوم پر بہت ہے -

گوجر

اصل مین جٹ ہین راجپوت اسملک مین اونکی بہی خیل ہین افغانون کی جانب سی وہ آبادی کرتے ہین
پچہتر ہزار روح ہوگا آوان تین ہزار کشمیری چہہ ہزار ہندکی دس ہزار جملہ اونتیس ہزار ذی روح
ہر طرحکی پیشہ ور اور دستکار لوگ داخل ہین اور یہہ سب ہمسایہ یعنی رعیت لوگ ہین آوان اور ہندکی فوج
مین اور کشمیری بیوپار کی لالچ سی اس نواح مین اکر آباد ہوئی - سید اور ملان کل چوبیس ہزار آدم
انکی دو تفریق ہین ایک آستانہ دار جسمین سید پیر اور صاحبزادہ ہوتی ہین جو کسی پرانہ بزرگ کے ذریعہ سے
دار کہلاتے ہین اونکو شبرنی اور شکرانہ ملتا ہی اور تعویذ اور دم کرتی ہین - دوم ملان یا آخوند امام
اور عالمان شرع اور طالب العلم اس تفریق مین داخل ہین اور کوئی گانو انسی خالی نہین ہے ساد
سی پیر بابا یعنی سید علی ترمذی کی اولاد زیادہ ہے +

هندو

بائیس ہزار روح ہوگا اور یہہ لوگ بیوپار کی طمع پر پنجاب سی وہان جا کر آباد ہوی اور بعضی اونمین سی بہت مالدار بہی ہین +

رواج اور دستورات یوسفزی

پیشہ

یوسفزی لوگ زمینداری کرنے مین اس جگہہ سکونت سی پہلی بطور پوندہ پہرتے تہے اور مویشی چرائی اور گلہ بانی کا پیشہ کرتے تہے اور اسی باعث سی بہ تکرار چراگاہ لوگون سی لڑا کرتی تہے اور یہہ ہی وجہہ ہی کہ اونکی قدیمی عادت اسلحہ بندی اور جنگجوئی کی تہی گرچہ آپسمین بے اتفاقی اس قوم کا قدیمانہ شعار ہے مگر باہری غنیم کی حملہ کی وقت بہ فہمایش اپنی سفید ریشان متفق ہوجاتے تہے چنانچہ فی الحال بہی انکا ایسا ہی طریق ہے +

تقسیم ملکیت

اوپر لکہا گیا ہی کہ اس ملک کی ابتدای تقسیم باہم قوم یوسفزی وغیرہ ہمراہیان شیخ ملی ذکری تہی# یہہ تقسیم پہلی تو موٹی ہے اس ہی نیچی تبہ کے تقسیم تپہ سی نیچی دفتر ہے اور دفتر سے نیچی برخہ ہی اور اوسکی بعد پتی ہے پتی والی تو برخہ خور ہوتے ہین جیسا کہ برخہ سی اشپگمہ یا شلوریمہ یا کسیقدر یعنی چہٹا یا چہارم وغیرہ حصہ برخہ سی پتی بنتی ہے اور وہ پتی ہر ایک خاندان مین بموجب رسد و تعداد حصہ خوران کم یا بیش منقسم ہوجاتی ہی حقیقت مین لفظ دفتر کا بمنزلہ حقیت کے ہے خواہ وہ حصہ حقیت کا کم ہو یا زیادہ یوسفزی اور مندر کے ملک مین جس قدر ملکیت جدی ہو اوسکو شیخ ملی دفتر کہتی ہین اور باقی زرخرید وغیرہ بہی ہر ایک اپنی دفتر کہلاتا ہی شیخ ملی دفتر یعنی ملکیت جدی کا پیمانہ ہر قوم اور دیہہ مین ایسی نمایان طرح جانتا ہے کہ کبہی اوسمین غلطی نہین پڑسکتی اور حصص جدی کی روسی تعداد ملکیت ہر ایک حصہ دار کی ہر ونڈ مین برابر ہوتی ہے غرض کہ تعداد زمین کا حصر اور کمی بیشی تعداد حصہ خوران کی ہے جسکی اولاد بہت ہوئی اوسکی میراث بہت چہوٹے چہوٹے حصون مین منقسم ہوگی اور جسکی اولاد تہوڑی ہی اونکی پاس زیادہ زمین رہی ایسی صورت مین جبکہ بباعث زیادہ ہوجانے آدمیون کے اور بہت جگہہ تقسیم ہوجانے اونکی حصون کے ایک ایک شخص کا

حصہ بسبب قلت لایق گذارہ نرہا تو جرگہہ گانونکا کچہہ ٹکڑہ چراگاہ شاملات کا اونکو بموجب حصص جدید بی تقسیم کردیتے ہین +

طریق تقسیم

یہہ ہی کہ جرگہہ معہ خان یا معتبران وہہ موقعہ پر جاکر زمین قابل تقسیم کو بڑے یعنی رسی کو ساتہہ جسکی لمبائی معین نہین ہے بحالت فیتہ سی پیمایش کرکہ رسہ ہو ناپتی ہین اور جو زمین تقسیم کی واسطے پیمایش ہوتی ہے اوسکو وَنڈ کہتے ہین اول زمین تقسیم طلب کو چار گوشہ برابر کرتے ہین اور پہر حسب حصص جدید اوسکو برابر تقسیم کرلیتے ہین اور جب سب پتی منقسم ہوجاوین تو زمین سری ان سب دفترونکی سری پر برابر بتعداد ہر ایک پتی ہی کاٹ لیتی ہین اور پہر ہر رخنہ اور پتی مین چہوٹے چہوٹے حصون مین جتنا جسکا ہوا بانٹ لیتی ہین جب اس طریق سی حصص کی تعداد مقررہ بہبود ہوچکی تو پہر اکثر پشک یعنی قرعہ اندازی کی روسی ہر ایک حصہ دار اپنا حصہ لیتا ہے طریق قرعہ اندازی مشہور ہی حاجت صراحت نہین اکثر سرکاری علاقہ مین اور ہمیشہ غیر علاقہ مین جہان خیلون کی تقسیم مین فرق ناقص اور کاملی قسم زمینات مین ہوا تو وہ لوگ دس یا بارہ برس یا کسی مدت مقررہ کی بعد ایک دوسری خیل آپسمین زمینات مقبوضہ کو بدلتی ہین اور پہر اوس مبادلہ وا رقبہ کو حسب رسد گہرون پر بموجب دستور مندرجہ بالا تقسیم جدید کرنا پڑتا ہی بلکہ اس مبادلہ مین گانونکی سکنی زمین بہی منتقل ہوجاتی تہی اور اس تقسیم کی پابند لوگ گانوکو مین صرف کہولی چہوڑکر مبادلہ جدید والے رقبہ مین جا آباد ہوتے ہین جب غور سی دیکہا جاوی تو یہہ دستور ناقص اور بیفایدہ ہی کیونکہ اس تقسیم اور مبادلہ کی انتظار مین کوئی شخص دل سی محنت اور ترقی اپنی زمینات مقبوضہ کی نہین کرسکتا اور اس وجہ سی اونکی آمدن اور استقلال زمیندارہ کو ضرب پہونچتی ہے سرکار انگریزی کی رعیت علاقہ یوسف زئی مین فی الحال مبادلہ ملکیت قوم وار یا کہاتہ وار کا دستور بالکل نہین رہا اور تقسیم میعادی چند سالہ بہی سوای موضع زروبی اور کسی جگہہ سرکاری علاقہ مین نہین ہوتی سب لوگ اپنی مقبوضہ دیہات پر ازروی خصص

+٭ یہہ پنج پی قوم مندر سی اتمان زئی خیل اکازئی تہا جسکے اولاد آب بہی موضع مینی مین آباد ہے +

جدی قابض ہین اور کل دیہات کی صورت ملکیت پتی داری غیر مکمل ہے مالکان موضع زرزوبی جو باجوڑی
کہلاتے ہین عجیب رسم تقسیم ملکیت کی رکہتے ہین کہ ہر دس سال کے بعد کل رقبہ دیہہ کو مشترکہ سمجھکر جملہ اہل
ذکور کے جو بالغ یا قریب بلوغت پہونچے ہون سرون کے حساب پر بطور بگڑی ونڈ تقسیم کرتے ہین اور حصہ
کو مُنٹھی کہتے ہین جہان مزروعہ زمین گذارہ کی واسطے کافی ہے وہان چراگاہ کو کوئی شخص بلا رضامندی
جملہ شرکا کاشت نہین کرسکتا جن لوگونکی پاس زمین اپنے حصہ کی تہوڑی اور گذارہ کی واسطے کافی
نہین ہے تو وہ اپنا حصہ اورونکو اجارہ یا ٹہیکہ پر دیکر خود نوکری کیواسطے چلے جاتے ہین یا ہندوستانکے
سیر کی شوق پیدا ہوکر رہیلکہنڈ وغیرہ ممالک ہند کو جاتے ہین یا جہان اس قسم کی تنگ گذران آدمی
بہت ہون تو وہ بشرط رضامندی جملہ مالکان بنجر شاملات زمین مین علیحدہ پاہنڈہ بنالیتے ہین جو گانو
کا خان ہو وہ ہی پاہنڈون کا بہی ملک ہوتا ہے ساکنان پاہنڈہ اکثر گوجر یا اور ہمسایہ بمعنی رعیت ہوتے
ہین اور پختونون سے اجارہ یا حصہ وغیرہ پر زمین جہت کاشتکاری لی لیتے ہین بعضی ایسی پاہنڈی
بہی ہین کہ جہان میان یا سید یا اور کوئی ایسی مذہبی متبرک رہتے ہین کہ جنکو گانون والونے زمین بخشی
ہی اس آخر الذکر قسم کی پاہنڈونکا حال اچہا ہوتا ہے بہ نسبت اول الذکر پاہنڈونکے - کیونکہ اونکو لحاظ ادب
مذہب کی کچھہ تکلیف نہین دیتے اور پاہنڈونکی زیادہ آبادی سی ملک کی بہت ترقی ہوتی ہے چنانچہ سرکاری
عملداری مین زیادہ پاہنڈونکی آباد ہونے سی بہت بنجر مزروعہ ہوگیا ہے +

تقسیم مواضعات سکنی

سکنی زمین بہی حسب حصص جدی تقسیم کیجاتی ہے بجای لفظ پرخہ سکنی زمین کی ایسی موقعہ کو چم یا کندی
کہتے ہین بمعنی محلہ اور ایک گہر کو کنڈر کہتے ہین جسمین کوٹہ اور غولے یعنی کوٹہا و صحن دونون شامل
ہین ہر ایک کندی کا ملک ہے اور ملک اُس قوم کے خان کی ماتحت ہوتا ہے ہر ایک کندی کی علیحدہ مسجد ہے
اور علیحدہ حجرہ اور غیر علاقہ مین برج بہی ہوتا ہے تقسیم سکنی زمین کی بہی بموجب اوسی پیمانہ دفتر شیخ
ملی یعنی جدی ملکیت کی ہوتی ہے جتنا حصہ ہر ایک حصہ دار کا زرعی اور باہر کی رقبہ مین ہے اوسی مقدار جب
سکنی زمین مین وہ مالک ہے اور جب کسی حصہ دار کی ملکیت از روئی بیع وغیرہ منتقل ہو تو صحرائی

وسکنی دونون منتقل ہونگی - ہر شاخ مین سکنی دفتر بہی علیحدہ علیحدہ منقسم ہے +

مسجد

کا اختیار امام کو ہے اور اوسکے متعلق چند ملّا اور طالب العلم ہوتی ہین جنکا گذارہ وظیفہ خوری اور پیہ زمین سے ہوتا ہے اور ساکنان کندی بہی اونکو بطور خیرات کچہہ دیتی ہین اور طلبا اور مسافر کی واسطی گانو سی وظیفہ یعنی روٹی مانگ کر لیجاتا ہے ملّا امام مسجد کا یہہ کام ہے کہ وہ بجماعت نماز پڑہاتی ہین اور نکاح پڑہتی ہین اور لوگونکو قرآن شریف پڑہاتی ہین فرزند نوزائیدہ کی کان مین اذان دیتی ہین اور لڑکونکو نماز سکہلاتی ہین اور جملہ فرایض مذہبی سی اطلاع دیتی ہین اور جنازہ پڑہتی ہین ایسی وفات مین لوگ اونکو خیرات دیا کرتے ہین مگر افسوس کہ بعضی ملّان اور طالب العلمونکا چلن ایسا خراب ہے کہ طفل بازی اور اغلام کے شایق اور بدپرہیز ہین باوجود اسکے اپنی ظاہری صفائی جتلانی کے واسطی حجرہ اور عام لوگونمین بیٹہنی سی نفرت کرکے پرہیزگاری ظاہر کرتے ہین اونکو شاید بہول جاتا ہے کہ عالم الغیب دلونکا مالک ہے اور زیادہ مشہور فاسقونکو چوتیا خیل کہتے ہین +

حجرہ

ایک عام نشست کی جگہہ ہی حجرہ کا کوٹہہ معہ فراخ صحن اور طویلہ اکثر ملکیت ملک یا کل مالکان کندی کا ہوتا ہے مالک حجرہ پر لازم ہے کہ مہمان اور مسافرون کو کہانا اور آرام کی جگہہ دیوی چہارپائی رضائی اور گہاس مہمان اور اوسکی سواری کی واسطی ہمسایگان یعنی رعیت سکنای دیہہ اپنی اپنی نوبت سی دیا کرتی ہین کندی کی مرد لوگ حجرہ مین جمع ہوتے ہین اور وہان دم بدم حقّہ پیتی ہین اور زراعت اور مویشی وغیرہ امور کی باتین کرتے ہین اور مقدمات کی خبرین سنتی ہین اور جو مجرد اور نوخیز ناکتخدا جوان کہرے کی ہون وہ ہمیشہ حجرہ مین سوتے ہین کیونکہ بموجب رواج ملک کی کوئی رشتہ دار یا دوست یا مہمان کہر مین نہین سوتا کسواسطی کہ اونکی گہرون مین علیحدہ علیحدہ پردہ کی جگہہ نہین ہوتی اور رواجا بہی مجرد مرد آدمیونکا گہر مین سونا معیوب سمجہتی ہین حجرون مین کبہی کبہی چاربیتہ اور لنڈی بہی بولی جاتی ہین +

برج

ملک کی مکان پر واسطی حفاظت ونگرانی کی ہوتا ہے اور جس گانو مین خان رہتا ہے وہان سوای کندی

کی برج کی خان کی کندی کی گرد بطور گانون بناہ چار دیواری ہوتی ہی جسکو کوٹھری کہتی ہین ملک و خان کا
عہدہ اکثر موروثی ھے اور ایک ھی خاندان مین چلا آتا ھی مگر بعضی وقت بباعث کم عقلی اور کمزوری کی
منتقل ہوجاتا ہے کوئی امر مانع نہین ہے کہ ہوشیار آدمی اپنی محنت اور سعی سی ملک نہ بن سکے خان و
ملکانکا اختیار بہت تہوڑا ہوتا ہے برخلاف مرضی عوام کی کچھہ نہین کر سکتے ہین اور عوام لوگون کی مرضی

جرگہہ

کی معرفت معلوم ہوتی ھی جرگہہ سفید ریشان اور ملکان قوم کا ایک مجمع ہوتا ھے تعداد اہل جرگہہ کی عموماً چار کس
سی زیادہ کسی قدر تک ہوتی ہے اگرچہ جرگہہ کا رواج قدیم ہے لیکن اصل مین ہر معاملہ زور کی اوپر منحصر ھے یعنی
جو فریق زور آور ھے تو جرگہہ سی رای نہین پوچھتا اور اپنی زور کے مقدور تک دل کی خواہش کرتا ہے اگر ایک
قوم کی دو شخص مین باہم تنازعہ ہو تو بعضی وقت فریقین کے دوست جانبین کو رضی کردیتی ہین مگر معرفت
ملکان و سفید ریشان حسب رواج پختون ولی فیصلہ ہوتا ہے مثلاً اگر زید عمر کا بیل مارڈالی تو جرگہہ یہہ
فیصلہ کرتا ہے کہ عمر اپنی بیل کے بدلی مین زید کا ایک بیل مارڈالی اور وہ مارڈالتا ہے اور اس سی سب لوگ
راضی ہین یا زید عمر کا چرنیکار مارڈالی تو زید عمر کو دوسرا چرنیکار دیویگا اگر زید عمر کو مارڈالی اور جرگہہ
زید کو عمر کی وارثان کی سپرد کرے تو اکثر صلح ہوجاتی ہے اگر سپرد نکرین تو جب تک عمر کی وارث بدلہ نلیوین
تو دشمنی جاری رہتی ہی جب دو قوم مین اسطرح کی دشمنی ہوجاتی ہی تو اوسکا رفع کرنا اور فیصلہ بہت مشکل ہوتا ھے
پشت تا پشت عداوت رہتی ہی اور اکثر کم تصفیہ ہوتا ھی یہہ ہی سبب ہے کہ یوسفزئی قوم مین خانگی دشمنی قدیم
سی بہت چلی آتی ہے ہر قوم اور گانو مین آپسکی دشمنی تہی اور سوای ہیس بدلائی کی بخوف دشمنان باہر نہین
پہر سکتی تہی سرکاری عملداری سی پہلے علاقہ یوسفزئی مین بدون اسلحہ بندی زراعت کا کام نہین کرسکتی
تہی اور فصل کی حفاظت بہی ایک جمعیت اسلحہ بند آدمیون سی ہوتی تہی اور محافظ مویشی کی واسطی بہی چراگاہ
مین جاتی تہی اب سرکاری علاقہ مین ان احتیاطون کی کچھہ ضرورت نہین رہی گورنمنٹ انگریزی کا حسن
انتظام لوگون کی حفاظت اور امن کے واسطی ایک آہنی سپر بن گیا ھے اور اوس سپر کی حمایت کی نیچے
جہان چاہین لوگ پہرتے ہین اور طفل مویشی چراتے ہین جہان پہلی بدرقہ یعنی گارد حفاظت کی واسطی

تعین ہوا کرتی تہی اور پہلے گروہ محافظین کی بندوق اور شمشیر کی جگہہ اب لڑکون کے پاس مویشی کی نگنی
کی لئی چہوٹے چہوٹی چوبکستی ہوتی ہین اور ہر کوئی اپنی گہر کا فاعل مختار ہے +

حق مالکان رعایا پر

جو ہمسایہ لوگ ہین وہ سوای دینی تیسرے یا چہارم حصہ پیداوار زمینات زیر کاشت خود اور یہی مالکان
کو محصول دیتی ہین اور ایام غارتگری مین جو تہا حصہ مال غارت سی خان لیتا تہا افغان اور ملان او
سید چہوڑکر باقیماندہ ہمسایون سی خان بکری یعنی شادی کا محصول اُوردو لوگی تاوان یعنی جہان
اگ کا دود نکلے جسکی مراد فی گہر بطور حق لوہا سالانہ محصول لینی کی ایک رقم ہے اور ناغہ بہی مجرم اور غافل
ہمسایہ سی لیتی ہین اور ہنوز ہر جو محصول ہی اوسکو جبریہ کہتی ہین گرچہ محصولونکی ایک تعداد معین ہے مگر حقیقت
مین لینی والے کی زور اور دینی والے کی مقدور پر منحصر ہے کہ منصفانہ طریق نہین ہے - سرکاری علاقہ مین مجر
لمسڈن صاحب نی ہر قسم کے جبوب کو بند کر دیا تہا - الا بعض واجب رقوم کی بندش سی مالکان کی حق
تلفی ہے اکثر رعیت مالکان کو تاہنوز واجب حق آدا کرتے ہین - تہہ بائی زئی مین حق بوہا یعنی خانہ شماری
کا کہوٹ مالگذاری مین شامل ہو جانا درست عمل نہین ہوا خانہ شماری کی آمدن حق مالکان ہے اور سرکار
مالگذاری منحصر اوپر لگان اراضی زرعی کی ہے +

طرز وضع پیشہ و عادات

یوسف زئی لوگ اکثر متوسط اندام گندم رنگ پورہ قد دلاور ہوتے ہین عموماً زمینداری کا کام
کرتے ہین یا مویشی چراتی ہین اسواسطی خواندہ نہین ہین خاندانی آدمی بہی علم کا شوق نہین رکہتے اگرچہ نسبت
اور لوگونکی ملا پڑہی ہوی ہوتے ہین اور ہر بڑی گانون مین علما جامع فاضل موجود ہین مگر عموماً زیادہ علم والے
کم ہین یوسف زئی لوگ اپنی قوم کو بہت برتر سمجہتے ہین اور خودنمائی کو عیب نہین جانتی مغرور اور طامع
حریص زود رنج کینہ ور معاوضہ لینی والی عفو نہین کرتے اور نادست رسی دل مین بدلہ لینی کا ارادہ رکہتی
ہین اور دل کی طرف ایسی سادہ ہین کہ بہت سی واہیات قصص صحیح مان لیتی ہین اور شگون اور مہورت
کا لحاظ کرتے ہین ملان اور بزرگون کو بہت مانتے ہین جو وہ زبان سی نکالین اوسکو قبول کرتے ہین خانقاہ

رنہ یارتون کی بہت معتقد ہین اور مرد اور عورت وہان جاکر منت اور شکرانہ دیکر دعا مانگتے ہین اور
عقیدہ اونکا دلی معلوم ہوتا ہے نہ ظاہری کیونکہ وہ علما اور خانقاہ کو بہت خیرات دیتے ہین لیکن اونکی
نیت مین آزادی یہان تک تھی کہ اگر وہ ایسا امر کرنا چاہین جو خلاف احکام مذہب کے تھی تو وہ فوراً
دیتے ہین نفس کے پیرو بھی بہت ہین*

مذہب

اصل مین یہہ سب سُنّی مسلمان ہین اور اپنی آپکو چار یاری کہتے ہین* فرایض شرعی کو وہ خوب جانتے ہین
نماز - روزہ - حج - اور زکات فرض سمجھتے ہین دائما تارک الصلواۃ آدمی کم ہین مگر اسی طرح بلا قضا
کرنے ایک کی بھی ہمیشہ پنجگانہ نماز پڑہنے والے بہت نہین ہین مگر تارک الصلواۃ کو معیوب سمجھتے ہین یہہ
لوگ خیرات بہت دیتے ہین بقدر مقدور اپنے کے امام مسجد و دیگر ملاآن اور بیوہ اور یتیم اور نابینا اور
لوہلا یا اپاہج کو اور ضعیف اور مفلسونکو خیرات دو طرح کی دیتے ہین ایک زکات مین سے جسکا ادا کرنا
فرض ہے دوسری خیرات جو اختیاری امر ہے خیرات مین کبھی کبھی نقد روپیہ بھی دیتے ہین مگر اکثر غلہ دیا جاتا ہے
اور یوسف زئی مین کوئی عشر پیداوار کا نہین دیتا روزہ ماہ رمضان بہت اچھی طرح رکھا جاتا ہے
روزہ خور کوئی کم بخت شاذ نادر ہوگا مسافر اور نابالغونکو خود اجازت ہے حج کا مبادلہ انمین زیادہ تر
اسطرح ادا کیا جاتا ہے کہ جو شخص خود حج کی واسطے مکہ معظمہ کو نہ جاوے تو بعضی اپنی طرف سے اجیر بھیجدیتے ہین
اور جسے یہہ بھی نہو سکے تو وہ گرد نواح کی خانقاہون پر جاتے ہین خصوص جمعہ کے روز اکثر زیارتون پر
جاتے ہین پیر بابا کی خانقاہ بنیر مین اور کاکا صاحب کی خٹک مین بہت مانتے ہین*

خودثنائی

اور مغروری یوسف زیون مین بہت تھی ہمیشہ اپنے بزرگان اور اپنی جوانمردی کی صفت کرتے ہین اور سب

---

* الا فی الحال ملا سید میر سالکن کوٹھہ کے معتقدون کو باقی لوک دہابی کہتے ہین اور جو سوات کے معتقد جو اہل سنت جماعت ہین اونسے سخت دشمنی رکھتے ہین ملا سید میر کے پیرو کنر قوم اتمان زئی اور بنیر اسد خان کہ بی اسمعیل زئی کا خاندان ہیر باقی تمام لوگ اخوند صاحب سوات کے معتقد ہین*

سی آخر مین یہہ کہتی ہین کہ کیا ہم پختون نہین ہین اور چونکہ یہہ قوم اوس ملک اور اون لوگون مین رہتی ہین کہ جنکو اونکی بزرگون نے کسی زمانہ مین فتح کیا تہا اسواسطی وہ اونکو حقیر نظر سی دیکہتی ہین بلکہ تکبیر کی سبب سی اپنی قوم مین بہی دوسری کو اپنے برابر نہین سمجہتی ہین اور ہر کوئی اپنی آپ کو برتر سمجہتا ہے شک اور حسد بہی بہت ہے ایک کا فایدہ دوسری کا خار چشم ہوتا ہی گرچہ قوم کے معتبر آدمیونسی اچہی طرح گذارہ کرتے ہین مگر غریب اور زیردستون پر جہان تک دست رس ہو ظلم کرتے ہین احمد شاہ ابدلی جب پشاور مین آیا تہا تو اوسنی بنظر انتظام ملک داری اور واسطی خوش کرنی لوگونکی قوم یوسف زئی اور خلیل ومہمند وخٹک وغیرہ کو بردرانی کا خطاب زبانی دیا تہا اوس خطاب سی یہہ اپنا فخر سمجہتی ہین یوسف زئی کی ہمسوانہ ملک کے لوگ کہتی ہین کہ یوسف زئی لوگ بی رحم اور بی مروت ہین اگر کوئی اونکی ساتہہ نیکی کرے تو اوسکا معاوضہ لازم اور ضروری نہین سمجہتی +

مہمان داری

جسکو بزبان خود میلمستیہ کہتی ہین بہت کیجاتی ہی مہمانونکو حجرہ مین کہانا اور چارپائی ملتی ہی ایک دفعہ مؤلف خود موضع مرغوز علاقہ یوسف زئی مین مہمان ہوا قدر مند مہمان کی واسطی مرغ کا شوربا جو اوپر سے سیاہ اور نیچی سی سفید ہوتا ہی اور حلوا اور خمیری روٹی اکثر مروج ہی اور مہمان کی بہت عزت کیجاتی ہے صاحب خانہ اکثر خود اپنی ہاتہہ سی یا اوسکا کوئی فرزند یا بہائی مہمانکی نوازش کیواسطی کہانا لاتا ہی اور ہاتہہ دہولاتا ہے کہانا ہمیشہ گہر مین تورات کی زیر نظر پکتا ہے جو مسافر اجنبی مفلس ہون وہ مسجد کو جاتی ہین اور گہر گہر کا مانگا ہوا ٹکڑہ کہاتے ہین اگرچہ اسطرح مہمانداری کرتے ہین مگر جس مہمان کا لوٹنا فائدہ ہو اور آئندہ اوس سی کچہہ دوستی یا تعلق کی امید نہو تو جب مہمان رخصت ہو کر اپنی حد سی نکل جاوی تو اوسکو لوٹ لیتی ہین خصوصاً امازئی اسواسطی اگر کسی مسافر کی پاس کچہہ ہو تو بدرقہ ہمراہ لیجانا ضرور ہوتا ہے اور بدرقہ اجرت پر مل سکتا ہے یہہ بدرقہ اوس علاقہ کی خان یا سردار کا لینا چاہئی ورنہ کسی اور کا کام نہین آتا اور ہر ایک خان اپنی قوم کی حد تک کا اختیار ہے اوسکے بعد دوسری خان کا بدرقہ لینا چاہئے مگر بالفعل بدرقہ کا رواج نہین ہے +

مبادلہ چوری

اگر ایک شاخ یا قوم کا آدمی دوسری قوم کی مویشی وغیرہ چوری کری تو مالکان مال کو اختیار ہی کہ قوم سارقان کا مال مویشی وغیرہ مبادلہ مین لے لیوین جو چیز پہلی چورائی گئی اوسکو دارہ یا دارہ دوبہ کہتی ہین اور جو دوسرے قوم بطور مبادلہ مال مسروقہ لے لیوی تو اوسکو بوتہ برمتہ کہتی ہین اگر ایک قوم کی آدمی کو دوسرے قوم کی کسی آدمی کا قرضہ دینا ہوا اور وہ ادا نکری تو قرض خواہ کو اسیطرح کا بوتہ برمتہ کرنیکا اختیار ہوتا ہے

ننگ پختانہ

یعنی ننگ افغانی انمین بہت ہی اور تعجب کا رواج ہی ننگ پختانہ کا لحاظ زیادہ ان باتون پر ہوتا ہے ننہ واتیہ اور بدل اور میلمستیہ ننواتیہ وہ ہی کہ جو شخص بطور خواستگاری گھر مین پناہ لینی آوی تو اسکو پناہ دینا چاہئی اگرچہ وہ دشمن ہی ہو اسطرح کی پناہ صرف گھر کی حد تک ہوتی ہے اگر اوس حد سی باہر چلے یا نکل جاوی تو پہر اوسکا کچھہ ننگ گھر والی پر نہین رہتا ہے اور پہر خود پناہ دہندہ وغیرہ کو اختیار ہے کہ جسطرح چاہی اوس سی پیش آوی اس گھر آنے کا ننگ اونمین یہان تک ہی کہ وہ کہتی ہین کہ خوک جو سی نجس چیز ہی اگر وہ بہی گھر آجاوی تو اوسکو بہی پناہ دینی ضرور ہی بدل سی مراد معاوضہ ہی جو ہر ایک نقصان کا بدلہ نقصان پہونچانے والی سی لیا جاوی اور اسطرح بدل کا لینا بہی وہ ضروری سمجہتی ہین جب بعوض جان انسان کی جان لی جاوے تو وہ قصاص ہے میلمستیہ مہمان اور مسافرون کو کہانا دیتا ہی اگر کوئی پختون ان ننگ پختانہ کی باتون پر عمل نکری تو سب لوگ اوسکو نالائق سمجہتی ہین خصوصاً بدلہ لینی کا یہانتک دستور ہی کہ پشت ہا پشت اوسکا اثر رہتا ہے اور جب بدلہ نہ لیا گیا ہو تو اولاد کو سمجہایا جاتا ہی واسطے بدلہ لینے کی ؂

طریق ملاقات

جب آپسمین ملتے ہین تو جیساکہ سب مسلمانون کا دستور ہی کہتی ہین السلام علیکم اور جواب ہی وعلیکم السلام اگر یہہ جواب ندیا جاوی تو سوای ترک حکم شرعی وہ لوگ بہی برا مانتی ہین اور دوست یا واقف جو ملت

سی بعد ملتی ہین تو وہ ایک دوسری کو گلی لگا کر اور اکثر تین دفعہ سر ایک دوسری کی دہنی بائین پہیرتے ہین
اور کہتی ہین کہ جوڑی خہ جوڑی تکڑای خوشحالی تازہ خہ تکڑای روغیی - گرچہ دوسری طرف کی جواب
کا انتظار نہین کرتے مگر وہ دوسرا بہی اسطرح کی الفاظ سی ادا دہند مچای رکہتا ہی بعد اسکے چارپای
پر بیٹہکر ایک دوسری کی گہر اور بہای اور دوستونکی خیر عافیت پوچہی جاتی ہی اور حقہ طلب ہوتا ہے جب
رہستہ پر کوئی راہ گذر ملجاتا ہے یا قلبہ رانی وغیرہ کام مین آدمی مشغول دیکہتی ہین تو اوسکو کہا جاتا ہی
کہ ستڑی مشی یعنی ماندہ نہو یا کہتی ہین کہ پہ خہ چار اور وہ جواب دیتا کہ لوی تیخوار اوسی یعنی بڑا ہو یا نہ خوار ہو جب کوئی کہ
گانو نہین جاتا ہے تو وہ کہتی ہین کہ ہر کلہ راشہ اوسکا جواب ہی کہ پخیر درشہ یا ہر کلہ اوسی اور شکرگذاری
کے وقت کہتی ہین کہ خدای دو بخہ - خدای والوی کا یا خدای د اوساتہ اور جب کوی روانہ یا رخصت ہوتا ہے
تو اوسکو کہا جاتا ہے کہ خدای پہ امان اور اوسکے جواب مین کہتی ہین کہ خدای در سرہ نیکی او کا غرض کہ
سب اسطرح کی الفاظ دعایہ ہوتے ہین ❊

ننگ عورت

انہین بہت ہی پردہ داری کی رسم پختونون مین عام ہی خاندانی اور مقدور والے مستورات تو بدون پردہ
گہر سی باہر نہین نکلتی اور عام لوگون کی عورات اگرچہ پانی بہرنے وغیرہ ضروریات کی واسطی باہر پہرتی ہین
مگر اجنبی آدمی سی اپنا چہرہ بچا رکہتی ہین اور اکثر پانی شام یا صبح اندہیری مین بہرا جاتا ہی اپنی عورات پر
نگرانی اور شبہ بہت رکہتی ہین اگر وہ کسی غیر آدمی کی ساتہہ باتین کرین تو اونکو مارتی ہین اور بدکاری
کی سبب سی جانسی مار ڈالتی ہین عورت کی دشنام یا امور مونث ماں بہن کی دشنام انکو نہایت سخت
ناگوار ہی اور اسکا بدلہ دشنام دینی والی کو مار ڈالنا ہی مگر بہگا لیجانا عورات کا اور مثیزا بہی انمین بہت
ہوتا ہی در پردہ آشنائی اور عشقبازی شوق سی کرتی ہین ❊

سکونت کا حال

اس قوم کی اکثر لوگ مٹی کی گہرون مین غیر سیانہ گذران رکہتی ہین اونکی کوٹہا سکونتی چہوٹی ہوتی ہین اور
مویشی کی غلاظت سی میلا اور تعفن دار ہر کوٹہہ مین ایک کمرہ سی زیادہ نہین ہوتا بعضی لوگ جو پہاڑون مین

باہنڈی اور ڈہوک رکہتی ہین وہ چہپر اور جہوگی مین اپنا گذارہ کرتے ہین +

خوراک

اس قوم کی کچہہ بہت تحفہ چیز نہین ہی اپنی زمینات اور مویشی کی پیداوار کام آتی ہے سوا تہہ کی لوگ مکی اور
چاول زیادہ کہاتی ہین علاقہ یوسف زئی مین گندم اور جو کی خمیری روٹی اور باجرہ بہت کہایا جاتا ہی
شکر۔ قند سیاہ۔ اور شہد اور روغن زرد بہت کہاتے ہین تمباکو کا یوسف زئی مین بہت خرچ ہی اکثر
آدمیونکی نیلی رنگ کی رومال تمباکو سی خالی نہین ہونگی یہہ نابکار جنس حقہ پینی کی واسطی اور نسوار چڑہانی اور منہ
مین رکہنی کی لئی بہت مستعمل ہے افیون بہی کچہہ کہاتے ہین اور بہنگ اور چرس بہی بعضی سفلہ اور بدچلن لوگ
پیتی ہین بڑی خاندانون کی بیچ ضیافت کی وقت عمدہ کہانا پکانیکی کوشش کرتی ہین +

پوشاک

سر پر اکثر سفید عمامہ گول وضع کی ڈہیلی دستار اور خلقہ فراخ اور طویل تا بہ ساق اور زیر انوک یعنی پائجامہ
فراخ انکی پوشاک پوری ہوتی ہے جب ایک لونگی نیلی رنگ اور رومال سیاہ اونکی کاہندی پر ہو یہہ جملہ پارچہ
دیسی پارچہ موٹی سی بنائی جاتی ہین اور میل چہپانی کی واسطی نیل سی اکثر سیاہ یا نیلہ رنگ دیا جاتا ہی ملکان فی
خانان کی بہی اسی وضع کی پوشش ہے مگر اونکی اچہی کپڑی سی بنتی ہے اور لٹہہ خاصہ بہی پہنا جاتا ہی عورات کی
سر پر اوڈہنی۔ یا چادر یا چہیل یا سلاری اکثر چارخانہ خط والی ہوتی ہے۔ اور عموماً ایک ہی پارچہ اور
ایک ہی نمونہ کی ہوتی ہین لانبا اور فراخ آستین والہ کورتا نیلہ سیاہ رنگ یا ہوا ہوتا ہی اور شلوار زنانہ
ذرہ گہیرہ دار اور اکثر سوسی موٹی قسم کی ہوتی ہے یہہ لوگ بدن کی صفائی کا کچہہ بہت لحاظ نہین رکہتی
بدون آبدست اور وضو اور تعمیل واجبات مذہبی کی سوای اور غسل کم کرتے ہین مرد سر پر بال نہین رکہتے
اور نوخیز جوان مدت تک اپنی ریش کترانی کی سبب سے بڑہنی نہین دیتی عورات کی سر پر لمبی بال اور اکثر
دو زلفین گوندکر دہنی اور بائین طرف سی گریبان کی اندر سینہ پر ڈالدیتی ہین +

شوق اور عادات طبعی

اس قوم کی اہل دول مین باز اور عوام مین سگ اور بندوق کی شکار کا بہت شوق ہی راہزنی اور چوری

مویشی اور نقب زنی بہی کرتے ہین اور بعضون نے اپنا گذارہ اسی حرام خوری پر سمجہہ رکہا ہے بی ریش
لڑکون پر عاشق ہونا اور اونکی ساتہہ دوستی اور یارانہ رکہنا اغلام کی حد تک پہونچا تا ہے حُسن پرستی
بڑی شوق سے کرتی ہین اور بعضی لوگ عملداری ہا ر متصلہ مین نوکری کی شوقین بہی ہین سرکار انگریزی
کی پیدل رجمنٹون مین یوسف زئی کی لوگ بہت نظر آتی ہین بعضی اچہی سپاہی ہوتی ہین دستکاری کا
پیشہ مطلق نہین کرتی گرچہ تجارت کو ذلیل نہین سمجہتی مگر اکثر ایسی ہین جو اس کام سے واقف بہی نہین کہتے
یوسف زئی قوم خوش باتیں مسرود اور شعر اور غزل بہت پسند کرتے ہین اونکی باجہ نواز ایک خاص قوم
ہے میراسی یا ڈوم اونکا باجہ نقارہ سورنا طبل سارنگی رباب ہے مگر رباب پختون لوگ بہی بجاتے
ہین اور رباب کے ساتہہ گاتی بہی ہین رباب نوازی سے کوئی پختون عار نہین کرتا یوسف زئی لوگ قلعہ ر نے
اور حجرون اور سفر مین بہی غزل اور لنڈائی بزبان پشتو ایک اونچی آواز و سوز کے ساتہہ گاتی ہین
میراسی نقلین بہی کرتی ہین اور خود گیت بناتی ہین اونکی گیت مین اکثر بہادرون کی لڑائیون کا ذکر اور صفت
ہوتی ہے مگر عاشقانہ گیت اور مزاخانہ جاربیتہ بہی بہت ہوتی ہین بعضی گیتون مین بی حیا اور خراب ذکر
بہی ہوتا ہے ◆

عورتون کا

ناچنا گانا علیحدہ ہوتا ہے مردمان کی ساتہہ شامل نہین ہوتی مگر خاص تیوہار عیدین وغیرہ کی سوای عورات
کا ایسا مجمع خوشی والہ نہین ہوتا اکثر اوقات گہر کی معمولی کامون مین مشغول رہتی ہین اور ایک گہر
سے دوسری گہر مین پہرتی ہین اور باتین کرتی ہین اور آپسمین لڑتی ہین اور قریب کل کی خواندہ نہین
ہوتی شاید ایک یا دو ہون گے جب باہر پہرتی ہین تو چُپ رہتی ہین اور غیر محرم سے مونہہ چہپاتی ہین
یوسف زئی کی عورات کا دل بہت دلاور ہوتا ہے وہ اپنی شوہرونکو لڑائی اور خونریزی کی ترغیب
اور دلیری دیتی ہین عورات کی روزمرہ کی خانگی اور معمولی کام یہہ ہین پانی لانا دودہ بڑکنا اور کہانا
پکانا چکی پر خوراک کیواسطی دانہ پیسنی اور سوت کاتنا بڑے لوگون کی مستورات ہین وہ بہی اپنی خوشی کے
ساتہہ گہر کا کام کرتی ہین لیکن وہ زیادہ اپنی آرایش اور زیورات اور پارچات اور سر کی زلفین گوندنے
مین مشغول رہتی ہین ہاتہہ پاؤن پر رنگ زیرا یعنی حنا اور آنکہون مین سرمہ لگانی کی شوق بہی خاصا ہوتا

اور اپنی رشتہ دارون کی قبرون پر عورات بہت جاتی ہین خصوص جمعہ کے روز گورستان مین بہت
پیر و جوان عورات پہرتی نظر آتی ہین کوئی خاموش پہرتی ہین اور قبرون پر پہول اور پتہر اور ٹہیکری
رکہتی ہین اور بعضی بیٹہہ کر روتی ہین اور بین کرتی ہین اور سوز کے ساتہہ مردہ کو پکارتی ہین متوفیونکا
افسوس اور غم کرنا خاص عورتون کا کام معلوم ہوتا ہے اسطرح غمی جب کوئی مر جاوی تو سب عورات
اوس گنڈی کی اور دیگر ہمسایہ متوفی کے گہر جمع ہوتی ہین اور وہان وغیرہ بین کرتی ہین اور سوتے
بیٹہتی ہین اور بیٹہنی کی وقت زمین پر پاؤن مارکر پہرتی ہین اور دونون ہاتہہ پر دو رخسارہ و سینہ پر
مارتی ہین حتی کہ بعضی جگری غم والونکی مونہہ اور سینہ اس ضرب مین سوج جاتا ہے اور نیلہ ہوجاتا ہے
اس پیٹنی والونکی آگے ایک تجربہ کار عورت بطور سرگروہ لاہنی کا آواز دیتی ہے اور اوسکی آواز کی بعد سب
گروہ عورات جو اوس سی پیچہی ہوتا ہے یہہ آواز نکالتا ہے ہائی ہائی ہوآئی اور پیٹتی ہین

ذکر خانقاہ اور میلونکا

اس ملک کی لوگ جن زیارتون کی زیادہ معتقد ہین اور وہان جاتی ہین اون مین سی یہہ تین خانقاہ
زیادہ مشہور ہین پیر بابا کی خانقاہ ملک بنیر مین جہنڈا کی زیارت پشاور مین کاکا صاحب کی خانقاہ
خٹک کی علاقی مین و آخر الذکر پر تین چار روز تک سال مین ایکدفعہ میلہ لگتا ہی اور بہت لوگ جمع ہوتی ہین خصوصا
پہلی پشاور مین جہنڈا کا میلہ اور بعد رمضان کاکا صاحب کی زیارت پر ہندو اور سوداگر بیوپاری بہی بہت
جمع ہوتی ہین اور میدان پر بیٹہکر ہر قسم کی چیز فروخت کرنے ہین کشتی مدار یہ نیزہ بازی وغیرہ اکثر قسم
کی کہیل کہیلتی ہین قمار باز اور طوائف بہی ہوتے ہین اور اس میلہ مین دشمن تک بہی ملجاتی ہین اور اپنا
تنازعہ شمشیر سی فیصلہ کرلیتی ہین سرکار انگریزی کی عملداری سی پہلے ہمیشہ ان میلون پر کشت و خون ہوتی تہی
فی الحال انتظام کی سبب ہی اتنا فساد نہین ہے مگر تاہم چند واردات ہوجاتی ہین پیر بابا کی خانقاہ پر بباعث
ویرانہ جگہہ پر واقع ہونیکے کوئی عام میلہ معین نہین ہوتا مگر اکثر لوگ اونکی متبرک مزار پر جاتی ہین
اور بمقام جوگیا نوسر جو کوہ الم کی دہار ہو سوم طورنا بابا کی اوپر واقع ہی بہار کی موسم مین ہندو مسلمان

جاتی مین اور تین روز تک وہان مقیم رہکر خوشی کرتے ہین اس میلہ کو ہندو لوگ رام تخت کہتی ہین
اور جو لوگ ہندو جاتی ہین وہ آپسمین باچہہ کرکے دو تین سو روپیہ تک جمع کرتی ہین اور اوس علاقہ کے
خانکو دیتی ہین وہ نہین جانے دیتا علاوہ انکے عید ین کی تیوہار پر لوگ اپنی اپنی گانو مین خوشی
کرتے ہین اور عورات بہی جمع ہوتی ہین اور کہیلتی اور گاتی ہین اور پینگ جہولتی ہین +

حال اخوند صاحب سواتہ کا

چونکہ قوم یوسف زئی کی ملک سواتہ مین اس مشہور شخص کی سکونت ہی لہذا مختصراً ذکر انکا کیا جاتا
ہی واضح ہو کہ نام اخوند صاحب کا عبد الغفور ہی سنہ ۱۲۰۸ ہجری مین یا اوسکی قریب جسکو عرصہ تہتر برس کا
ہوا علاقہ بر سواتہ مین پیدا ہوی اونکی والدین کی خبر ٹہیک نہین معلوم ہوتی مگر غریب آدمی چرواہی
کی طور پر تہی قوم اونکی صافی یا صابی ہی یہہ قوم قدیم سی شیرانی افغانون کی ساتہ ایک آستانہ چلا آتا
ہی بعضی لوگ قوم صافی کو سیدسے نسبت دیتی ہین اور بعضی شیرانی افغانون کی ایک شاخ سمجہتی ہین مگر
قابل اطمینان صحت حاصل نہین ہو سکتی غالب ہی کہ قوم شیرانی کی ساتہ بطور وصلی کہ نسبی یہہ شاخ شامل
ہوگئی تہی جب عبد الغفور صاحب لڑکا تہا تو والدین کے حکم سی مویشی چرایا کرتا تہا مگر خورد سالی عمر مین
بہی خداوند کریم نی اوسکی وجود مین پرہیزگاری اسقدر پیدا کی تہی کہ جس گاؤ میش کا دودہ پیا کرتی تہی اوسکو
کہیتی سی ہٹا کر چرایا کرتا تہا - تاکہ حرام بچانے زراعت نہ کہا جاوی جب اٹہارہ برس کی عمر ہوئی تو
تارک دنیا ہوکر موضع بیرن گولہ مین چلا گیا پڑہنا لکہنا سیکہا اور مدت تک طالب العلم رہا - آخر کو گہر
گہی علاقہ یوسف زئی مین آئی اور عبد الحکیم اخون زادہ کی مسجد مین رہنی لگی چند عرصہ کی بعد تورڈہیری مین
جاکر صاحبزادہ محمد شعیب کی جو مشہور آدمی تہی مرید ہو گئی یہہ صاحبزادہ مرید تہا حافظ جی صاحب عمر زئی کا اور حافظ
جی صاحب مرید تہی بنوری صاحب مشہور صاحب طریقت فقیر پیشاوری کی اور وہ اسواسطی مشہور تہی کہ اونکی مرید
چارون طریق سیکہتی تہی نقشبندیہ سہروردیہ قادریہ چشتیہ - اخوند عبد الغفور صاحب نی پہلا طریقہ اختیار
کیا اور متصل منڈکی موضع بیگی لب دریا سندہ پر قیام کرکے یہہ طریق جاری کیا اور وہان ایک جہوٹی سی یعنی
زور خانہ بنایا جسمین بارہ برس تک معبود حقیقی کی عبادت کری کہتی ہین کہ بارہ برس مین اونہون نی

کچھہ ہمو کھا کھا کر اور پانی پیکر گذارہ کیا پہلے مین اپنی عبادت اور فضل ایزدی کی سبب سے مشہور ہوئی او
لوگ اونکی پاس آنے لگے مگر اوسی عرصہ مین سید احمد اور خادی خان کی معاملہ مین دخل دینی سے لوگون نے
اونکو چھوڑ دیا ب چند عرصہ کی بعد زیارت غلامان تہ غدر زئی مین جا رہے اور وہان پھر پہلے طرح مشہور ہوئے
وہانسے موضع سلیم خان مین جاکر فرار گزین ہوئے جہان بہت لوگ اونکی مرید ہوگئے اور اونکا نام دور تک
مشہور ہو گیا ۱۸۳۵ء مین جب سکھہ اور افغانون کی لڑائی ہوتی تہی تو امیر دوست محمد خان نے
اخوند صاحب کا نام سنکر واسطے شمولیت جہاد خیبر مین اونکو طلب کیا اور وہ بہت سے غازی اور
طالب العلم لیکر خیبر مین پہونچے مگر وہان سلطان محمد خان کی منصوبہ بندی معاملہ بگاڑ دیا تہا جب امیر کے
فوج قبل از جنگ واپس چلی گئی تو اخوند صاحب باجوڑ کی طرف فرار ہوئے اور ہمراہیون نے
اونکا ساتھہ ترک کیا چند عرصہ پہرنے کے بعد کوہ رانی زئی مین بمقام گل درہ جا رہے جہان اونکا
نام زیادہ چمکا اور چند مدت پیچھے اوسکی موضع سیدو علاقہ سوات مین اونکو کچھہ زمین دی گئی جہان
وہ اب تک رہتے ہین موضع سیدو مین پہونچکر اونہون نے نیک بی خیل قوم مین سے شادی
کری اور اوس بی بی سے اونکی دو فرزند ہین ۱۸۶۳ء مین بمقام درہ انبیلہ جو گورنمنٹ انگریزی
کی فوج سے بونیروال وغیرہ پہاڑی لوگون نے مقابلہ کیا اونمین یہہ بہی شامل تہے ہر چند کہ اہالیان
سرکار کو انکی شمولیت کی امید اس باعث کم تہی کہ پہلے انسے کبہی کوئی ارادہ مخالفت نسبت سرکار
انگریزی ظاہر نہین ہوا تہا لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی آنے کا سبب یہہ تہا کہ مولوی عبد اللہ
وہابی کی روز افزون زور کی سبب سے اونکو رشک پیدا ہوا تہا اخوند صاحب کی بہت مرید
ہین اور لوگ اونکی غایت درجہ تک تعظیم او تکریم کرتا ہے نہ صرف ایک قوم یوسف زئی جسمین وہ
رہتی ہین بلکہ کل مشرقی حصہ **افغانستان** اور دوابہ سندساگر کی لوگ اور بعضی مغربی افغانستان
کے بہی جو اونکا نام سننے تعظیم کرتا ہے اور دور دور سے لوگ اونکی زیارت کی واسطے جاتی ہین اور مرجع خاص
وعام ہے جو لوگ اونکی پاس جاوین اونکو لنگر سے روٹی ملتی ہے اور مرید اور پیش خدمت اخوند صاحب
کی اونکو مہمانداری کا بندوبست کرتے ہین مذہب کی معاملہ مین وہ احکام جاری کرتے ہین اور اونکو

سب اہل سنت جماعت مسلمان مانتے ہین اور نہایت اعلیٰ قدر کرتے ہین اور اونکی مرید مطیع اِسر
تمام نواح مین بکثرت ملتی ہین آخوند صاحب کی اوقات ہر ایک نیک کام کی واسطی منقسم ہین اور
ہمیشہ دنکو روزہ رکہتی ہین اور منہیات اور مکروہات کا پرہیز غایت درجہ تک کرتے ہین +

مختصر قصہ دُرخانے و آدم خان

چونکہ یہہ قصہ اِس قوم بلکہ اکثر افغانی قوموں مین مشہور ہے اور یوسف زئی لوگونکی مجمع مین رباب
کی ساتھہ بڑی سوز سی گایا جاتا ہے اور پشتو کی زبان مین بطور نظم منظوم ہے مگر وہ بہت طول اور
اکثر خلاف واقع آمیزش سی مملو ہے قابل تحریر صرف اسقدر ہے کہ آدم خان ولد حسن خان قوم میتہہ خیل
یوسف زئی ایک شوقین اور خوبصورت جوان تہا رباب نوازی مین اپنا ثانی نہین رکہتا تہا
اور شکار کی بہی بہت شوق تہی اور بہت رباب نواز اوسکی مجلس مین حاضر رہتی تہی اسکی جا سکونت
مین مختلف روایات ہین بعضی کہتی ہین کہ بنیہر کا رہنی والا تہا اور غالب روایت یہہ ہے کہ بڑی کوٹ
علاقہ سوات مین اوسکا گہر تہا اور چونکہ یوسف زئی لوگ بہی اوس عہد مین اکثر کوچی رہتے تہے جب آدم خان
کی کلی قشلاق کے واسطی بمقام ملاکنڈ پہونچی تو اوس جگہہ مسمات دُرخانی کے باپ کا گانو بہی مقیم تہا
دُرخانی کی باپ کا نام پیر جوگی خان قوم حاجی خیل تہا ایک روز آدم خان اپنی اسپ کی نعلبندی کی
واسطی مسمی بائو آہنگر کی دوکان پر آیا اور وہان مسمات دُرخانی بہی دوک کی درستی کیواسطے
آئی تہی دیدہ بازی سی دونون کے باہم تعشق پیدا ہو گیا کہتے ہین کہ جس جگہہ بائو آہنگر کا دوکان تہا
اوس جگہہ درخت فلاہ جو اوسکی دوکان کی میخ سی سر سبز ہوا اور علامت دوکان آہنگری تا حال کوتہ ملا
پر متصل رستہ سوات موجود ہی اور اِس درخت سی طرف مشرق علامت کہنڈرات باہنڈی گاہ دُرخانی
کا موقع بتلاتی ہین اور وہان ایک چوڑا پتہر ہی جسکی نسبت لوگ کہتی ہین کہ اسپر بیٹہہ کر دُرخانی چرخہ
کاتا کرتی تہی اور آدم خان کی باہنڈا کی نشانی اِس درخت سی مغرب موجود ہی الغرض عرصہ
تک اونکا تعشق پوشیدہ رہا جب مسمات بیتی سکنہ بازدرہ کی جو سہیلی دُرخانی کی تہی شادی تیار
ہوئی اور وہان دُرخانی بہی گئی اور اپنی حسن کے استغنا سی دُرخانی نے مرد و زن سی پردہ

کرنا شروع کیا مگر آخر کو مسمی میر صالح کی اور آدم خان کے رباب نوازی اور تعشق سے پردہ
چھوڑ کر باہر نکلی تب سے اونکے تعشق کا شہرہ آفاق ہوا اور چونکہ ناطہ دُرخانی کا ہمراہ مسمی پیاوی
ہو چکا تھا اسواسطے کوئی صورت وصل بے غم کی معلوم ہوئی بذریعہ شادی پیاوی کے
آدم خان دُرخانی کو والدین کے گھر سے نکال کر مسمی میرابی والد مسمات طوطلیا زوجہ سابق
اپنی کے گھر لیگیا اور وہان پناہ گزین ہوا مگر میرابی نے ننگ افغانی کو داغ لگا کر آدم خان
کو گرفتار کر لیا اور دُرخانی کو پکڑ کر بطور قیدی پیاوی کے پاس بھیجدیا اس غم سے بعد چندے
آدم خان مر گیا اور مسمات دُرخانی قید مین ہمیشہ اپنی غمخوار کے انتظار مین اشک ریز رہتی تھی کہ
ایک روز اوسنے آدم خان کے رباب کا آواز سنا اور جب باغیچہ سے دیکھا تو مسمی میرو قوال
آدم خان کا وہی رباب بجاتا تھا میرو سے حال انتقال آدم خان کا سنکر دُرخانی پر غم نے اپنا
ہجوم کیا کہ بباعث ضعف قید اور کم خوری اور غم فراق جان بحق تسلیم ہوئی اور اس قوم مین
ان ہر دو کا پاک عشق اسقدر مشہور ہے کہ لوگ کہتے ہین کہ بعد دفن دونو ایک جا قبر مین ملگئے اگرچہ
یہہ بات قابل تسلیم نہین مگر ممکن ہے کہ اونکے کسی ہمراز نے اونکو ایک قبر مین کر دیا ہو اسیطرح
اسملک مین ایک یہہ روایت اور اعتقاد بھی ہے کہ آدم خان کی قبر پر جو درخت کریہ کھڑا ہے اوسکی
لکڑی سے اگر کوئی شخص ناخون بنا کر رباب سیکھے تو جلد آموخت کر سکتا ہے

ذکر قوم گگیانے کا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا قوم گگیانی بھی خوگخی سے متعلق ہے مگر اس شاخ کی اصلیت کا حال اخوند درویزہ
اپنی کتاب مین اسطرح لکھتا ہے کہ مسمی ٹگ ابن خوشی کی اولاد نرینہ نہین تھی صرف ایک دختر تھی
مسمات کانی باپ نے اوسکا نکاح ایک شبان موسوم بزرکی یا ...ی کے ساتھ کر دیا اوس سے گگیانی پیدا
ہوا اور اوس مادری ذریعہ مسمی ٹگ کی اولاد سے شمار ہوا گگیانی لوگ کابل تک دیگر قوم خوگخی کے
ساتھ رہے جب مرزا الغ بیگ کے وقت یہہ قوم نواح کابل مین قرار گزین ہوتی تو یوسفزئی
کے ساتھ گگیانیون کی عداوت شروع ہوئی بنیاد عداوت اسی اوٹھی کہ ایک عورت جسکا ناطہ

خان قوم گگیانی کے ساتھہ ہوا تہا اوسکو یوسف زئی قوم کا ایک آدمی ورغلا ان کر لیگیا گگیانی لوگ
اس سبب سے بہت غصہ ہوکر شدید دشمن یوسف زئی کے بنے مسمی جنگا قوم گگیانی کے ترغیب سے
یوسف زئیون کے معتبر ملک حاکم کابل کے حکم اور حضور مین مارے گئے کابل سے بعد گگیانی لوگ
ملک لغمان کے علاقہ باسوال مین چلے آئے اور پہر بابر بادشاہ کے حکم سے خارج ہوکر ننگرہار کیطرف آئے
اور پہر ملک احمد زئی روئی آورے کے طور پر جاکر بوعدہ دینے ملک دوابہ بجہت مقابلہ قوم دلازاک انکے
شامل ہوئے اور فتح کے بعد گگیانیون کو علاقہ دوابہ جو درمیان دریاے کابل اور سوات کے ہے ملا اور
نیز کچہہ حصہ باجوڑ کا بہی اونکے قبضہ مین آیا تہا مگر اوس سے ترکلانی قوم نے بیدخل کر دیا اب یہہ
قوم اکثر دوابہ مین آباد ہے اور تعداد اسکی تخمیناً پانچہزار گہر بیان کرتے ہین انکا دستور کچہہ یوسف زئی
اور بعضی باجوڑ کے لوگونسے ملتا ہے اکثر پیشہ زراعت کا رکہتے ہین

ذکر قوم ترکلانی کا

اس قوم کو افغان اپنے روزمرہ مین ترکانی بہی کہتے ہین مسمی ترک اس قوم کا بانی و مورث اعلی مسمی
خشی یا خوگی کا بیٹا مسمات بستو کے شکم سے تہا جسکا حال کچہہ پہلے لکہا گیا ہے ترکلانی سے بیجا وجود
تلاش بہت کی صحیح شجرہ نسبت قابل اطمینان نہین مل سکا اور چونکہ اوس قوم کے لوگ یہان نہین
آتے اسواسطے کامل حال ملنا دشوار ہوا مگر اس قوم کے دو ہشیار آدمیونسے جنمین سے ایک خاص
باجوڑ کا رہنے والا تہا میرے ملاقات ہوئی اونکے بیان متفق سے واضح ہوتا ہے کہ ترکلانی قوم اوسکی
چار شاخون مین منقسم ہے سلارزئی جو درہ چارمنگ و براول مین بہی رہتے ہین اس شاخ کے
آدمیونکی تعداد بارہ ہزار بیان کرتے ہین دوم ممونہ جسکے دو فرقہ ہین ککازئی اور دوڑ ممونداونکو بہی بارہ
ہزار شمار کرتے ہین سوم یوسوزئی جسکی تعداد اسلحہ بند ان چہہ ہزار مشہور ہے چہارم اسمعیل زئی تو وہ بہی
چہہ ہزار ہونگے علاوہ انکے براول دو تین ہزار تبار زئی ہین

ملک باجوڑ

جسمین یہہ قوم رہتی ہی ایک پہاڑی علاقہ بہت سبز خوش ہوا ہی باجوڑ کی مغرب کیطرف ہندوکش کا

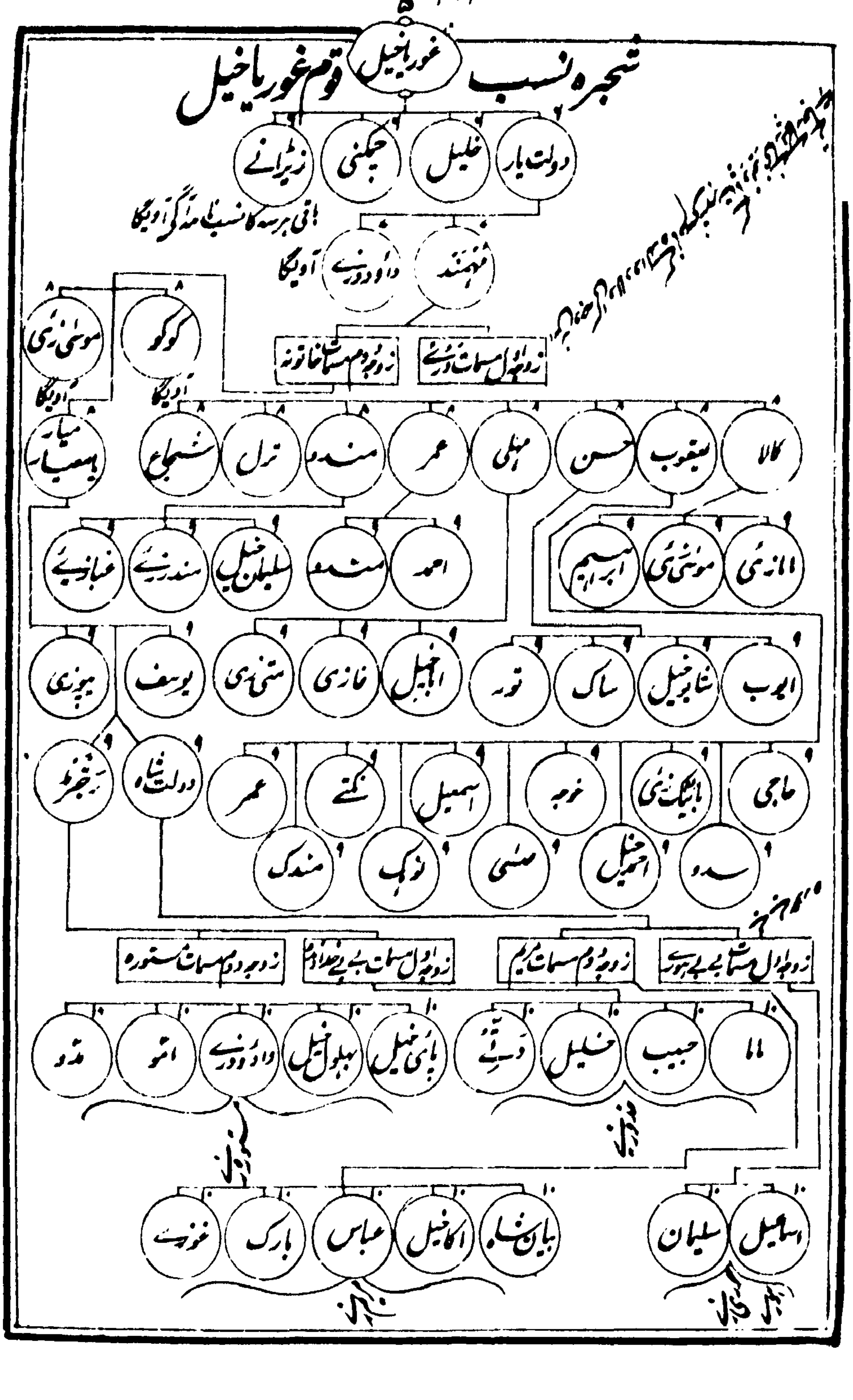
پہاڑ اور مشرق ملا کوہ مقبوضہ اتمان خیل اور شمال ہی کوہ ہندوکش ہی جسمین کافر سیاہ پوش رہتے ہین اور جنوب کوہ مہندان ہی وادی باجوڑ میدان ہی قریب پچیس میل طول مشرق بال شمال سی مغرب بال جنوب تک اور بارہ میل شمال سی جنوب کو عرض ہی اوس مین گندم کے پیداوار زیادہ ہو بہ نسبت اور غلون کے دو بڑی قصبی ہین ایک خاص باجوڑ جسکو شہر کہتی ہین دوسرا ناوگی ان مین قریب ایک ایک ہزار گہر کی آبادی ہوگی اور قصبہ جندول اور میاگلی بہی باجوڑ مین مشہور ہین میدان پنجکوڑہ کی ساتہہ ایک اور ملتا ہی بطور وادی کے جسکا نام براول ہی براول کا کچھ حصہ اچھا آباد اور باقیماندہ جنگل سی لدا ہوا ہی اوس جنگل مین بہت قسم کے جانور ہوتی ہین بعضی جگہہ ایسی ہی کہ وہان کثرت جنگل سی دہوپ بہی نہین لگتی دراصل براول بہی متعلق باجوڑ کی ایک علاقہ ہی اوسکو سکتا ہی کو براولی کہتی ہین صرف فرق اتنا ہی کہ براول کا خان علیحدہ ہوتا ہی چودہوین صدی عیسوی کے بیچ قوم ترکلانی نے جو خوخی کی شاخ ہی اس ملک کو فتح کیا غالبًا قوم دیگان سی یہہ ملک ترکلانیون نے لیا ہے اب باجوڑ کے قابض ترکلانی افغان ہین مگر دیگر قومون کے بالکندی بہی اس تفصیل سی آباد ہین شمال کی اونچی پہاڑ پر کافر جو مسلمان ہوگئی تہی رہتی ہین اونسی شمال کا فر سیاہ پوش کا علاقہ ہی قوم صافی چار ہزار قوم دیگان بیس ہزار بہر دو کنارہ دریائی باجوڑ قوم شمنواری کی لوگ چار ہزار آدمی اور ہندکے بہی میدان باجوڑ مین خلط ملط ہوگئی ہین میدان کے رہنی والون کو تودہ باری کہتی ہین الفنسٹن صاحب اپنی کتاب مین تعداد قوم ترکلانی کے شمار آدمیونکے نہین لکہتی مگر دس بارہ ہزار گہر تخمینًا بتلاتی ہین اس اندازسی غالبًا تعداد ذی روح اس قوم کے جو اوپر لکہی گئی ہی قریب صحت کی ہوگی ترکلانی قوم کے خان اپنی ملک مین بہت اختیار رکہتی ہین اور باصطلاح زبان خود خان کو بادشاہ اور باز کہتی ہین الحال غلام حیدر خان ناوگی مین اور فیض طلب خان جندول مین نامی اور مشہور رئیس ہے اور علاقہ براول مین فیروز خان اور قوم اسمعیل زئی کا ملک گل محمد خان اور حیدر خان سکنہ ناوگی بڑا خان ہی و میر آلمان خان سکنہ شہر باجوڑ بہی بہت ہوا اور صاحب اختیار خان ہین یہہ خان لوگ اپنی رعایا غیر از قوم افغان سے بابت زمینات بارانی پنجحصہ پیداوار سی اور نصف حصہ نہری زمین سی محصول لیتی ہین اور دوکان

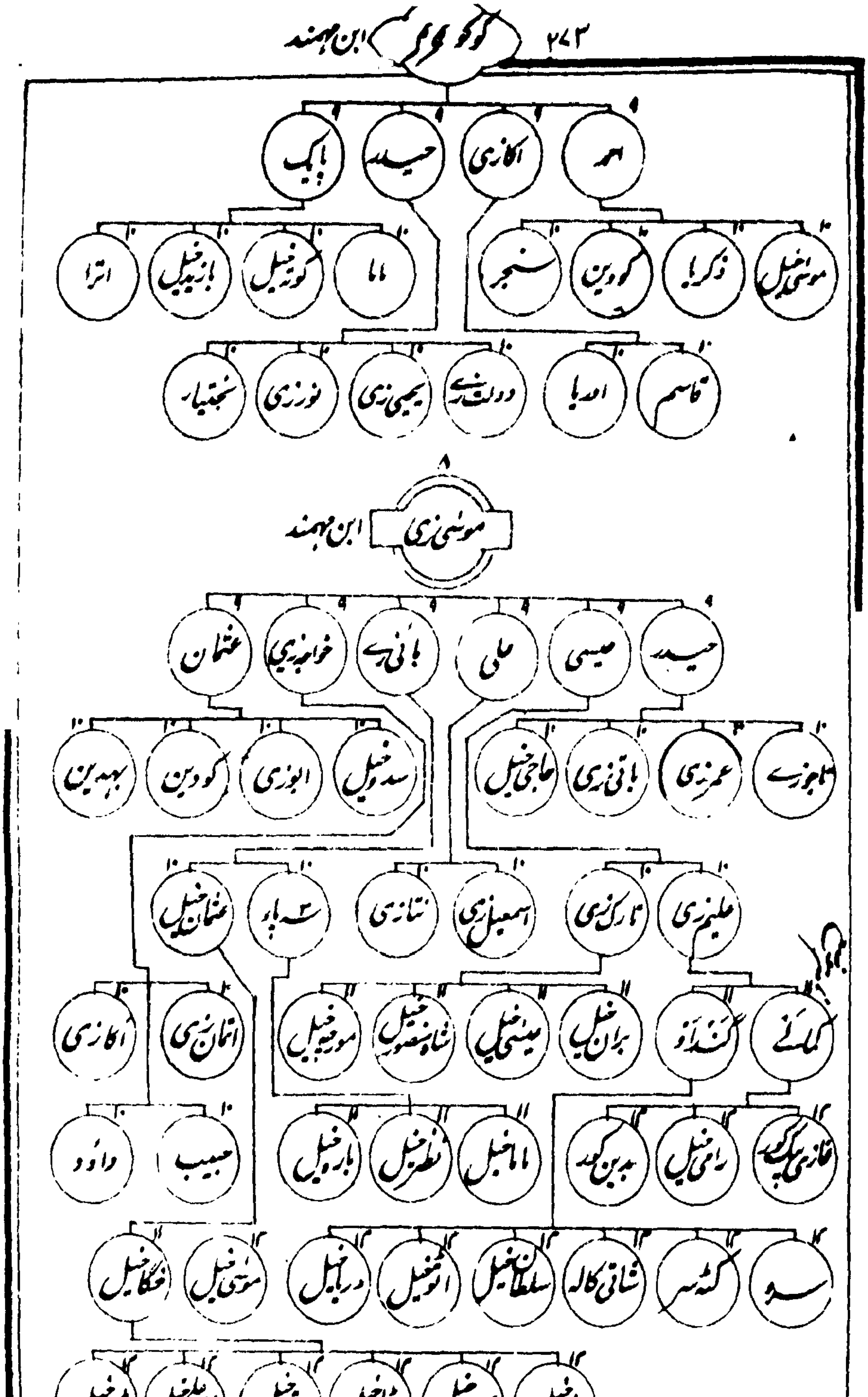
آہن سی بہی چہارم حصہ لیا کرتے ہین اِس آمدنی کی تعداد تخمیناً ایک لاکہہ سی کم نہین ہی اور جو افغان انکے
ملوکہ زمینات رکہتی ہین وہ لوگ گرچہ پیداوار سی حصہ معین نہین دیتی مگر بیگار اور لشکرکشی کیوقت خان کا
لشکر ہوتی ہین اور خان کو اختیار ہی کہ جرایم کی پاداش مین حسب مرضی خود سزا دیوی جلا وطنی اور تنبیہ
اور مارنے اور جرمانہ اور تاراج کا اختیار خان کو ہی مگر اکثر جرمانہ کیا جاتا ہے اور عدالت کی کام مین
جہان اندیشہ لڑائی ہو خان کم دخل دیتا ہی ملکان اور سفیدریشان دیہہ فیصلہ کر دیتی ہین کبہی کبہی باجوڑ
کے لوگ غارت اور غلام پکڑ لانیکی واسطی کافرون کے ملک پر حملہ کرتے ہین اور اونسی لڑتے ہین پیشہ
قوم کا زیادہ تر کاشتکاری ہی مگر تیراولی لوگ آہن بناکر فروخت کیواسطی باہر لاتی ہین اور باہر سے
کپڑا اور قند وہان جاتا ہی طریق لوہا بنانے کا یہہ ہی کہ عورات ریگ سیاہ کو محنت سی جمع کرتی ہین
فی روز ایک عورت قریب چہہ سیر ریگ جمع کرتی دوکان آہنگران مین اوس ریگ کو ڈال کر
آگ کا زور دیتی ہین اور وہ ریگ گلکر نیچے بہتی ہی اور بطور چلنی کے اول لوہا خام بنتا ہی اور پہر اوسکو
تاؤ دیکر گنتی بناتی ہین لوہا باجوڑ کا گرچہ میلا مگر بعد صفا کرنے کے اچہا ہوتا ہے لنبا اور اور علاقہ
یوسفزئی اور حضرو تک فروخت کیواسطی لاتے ہین +

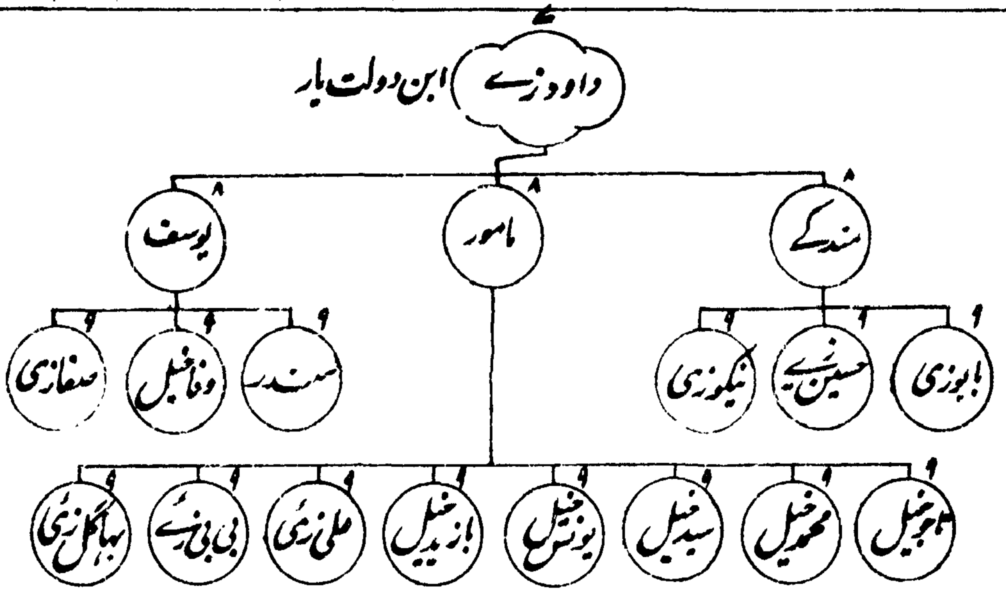
قوم صافی معروف صافی

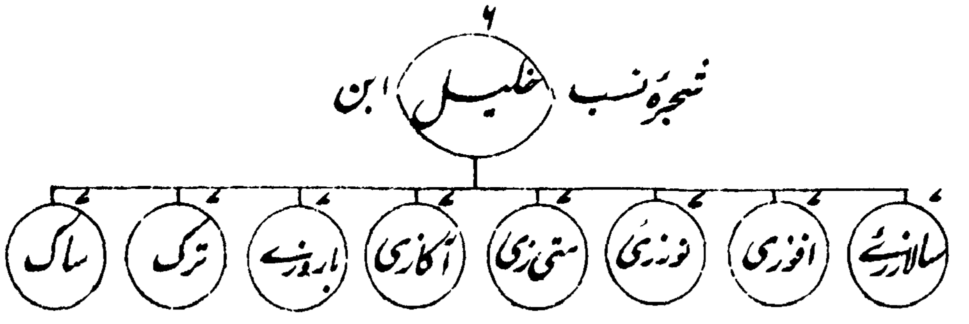
اِس قوم کے چہہ شاخین ہین تفصیل سے ہین قندہاری منسوزو گربز ودیر گاگی زئی خاوی خیل
یہہ قوم اپنے آپ کو سربنی افغان سی سمجہتی ہین اور کبہی اپنی مورث اعلی صافی کو غلزئی کا
بہائی یا بیٹا بیان کرتے ہین مگر سڑبن اور غلزئی کے ساتہہ انکی کرسی نامہ کی شمولیت کسی طرح
تحقیقات سی نہ مل سکے الا اسمین شک نہین کہ قوم تنہی خواہ خوخی نسل سڑبن کی شامل قوم صافی بطور
وصلی کے چلے آتی ہین باعث اسکا ذکر تبدیل اقوام خوخی کیا گیا اب ہماری عصر مین اِس قوم کا زیادہ
گروہ متعارف شور کمر نواح باجوڑ مین اور اپنی ملک ترکلانی اور مہمند اور اتمان خیل کے آباد ہے اور کچہہ
تگاؤ مین بہی کابل سے شمال رہتی ہین اور کونڑ مین بہی ہین سوا اسکے مین بہی اکثر دیہات انکی ایک
دو گہر سے خالی نہین ہونگے اخوند صاحب علیہ الرحمۃ سواتہہ والہ بہی اسی قوم مین سی شاخ قندہاری ہی

صافی لوگ اکثر زمینداری پیشہ اور کم آزار ہین کل افغانستان مین اس قوم کا تخمینا بارہ ہزار گہر ہوگا مگر متفرق اور کم مشہور قوم ہے ✤


شجرہ نسب قوم غوریاخیل
غوریاخیل
دولت یار
خلیل
چکنی
زیڑانی
باقی ہر سہ کا نسب نامہ آگے آویگا
مہمند
داؤدزے آویگا
زوجہ اول مسمات زرینے
زوجہ دوم مسمات خاتونہ
کوکو
موسیٰ زی
آویگا
کالا
یعقوب
حسن
مہلی
عمر
مندو
ترل
شجاع
بہسیار
الازی
موسیٰ زی
ابراہیم
احمد
مسعود
سلیمان خیل
سندرزے
عبازے
ایوب
شابرخیل
ساک
تورہ
اچیل
خازی
متی زی
یوسف
بیوزی
حاجی
بابکنزی
خوجہ
اسمعیل
کمتے
عمر
دولت شاہ
سدو
احمد خیل
صلی
نوکب
مندک
زوجہ اول مسمات بیبی ہوری
زوجہ دوم مسمات مریم
زوجہ اول مسمات بیبی خداداد
زوجہ دوم مسمات مستورہ
ما
حبیب
خلیل
دستے
بائی خیل
بہلول خیل
داؤدزے
اتمو
مدو
اسمٰعیل
سلیمان
بیان شاہ
اکاخیل
عباس
بارک
غوزے


گوکو مومر
ابن مہمند
ہمر
اکازی
حیدر
بابک
موسیٰ خیل
ذکریا
کورین
سنجر
ماما
کوتہ خیل
بازید خیل
اترا
قاسم
امدیا
دولت زی
یحییٰ زی
نور زی
بختیار
موسیٰ زی
ابن مہمند
حیدر
عیسیٰ
علی
بائی زی
خواجہ زی
عثمان
ملا بوزی
عمر زی
بائی زی
حاجی خیل
سدو خیل
ابوزی
کودین
بہہ دین
علیم زی
تارک زی
اسمعیل زی
ستانزی
سہ پار
عثمان خیل
کمائی
گنداو
براں خیل
عیسیٰ خیل
شاہ منصور خیل
موحیہ خیل
اتمان زی
اکازی
غازی بیگ کور
رامی خیل
مدین کور
ماما خیل
نظر خیل
بارو خیل
حبیب
داؤد
سرو
کتہ سر
شاتی کالہ
سلطان خیل
الو خیل
دریا خیل
موسیٰ خیل
خنگا خیل
امر خیل
عیسیٰ خیل
میاں خیل
بوتر خیل
ضرب علی خیل
پڈو خیل

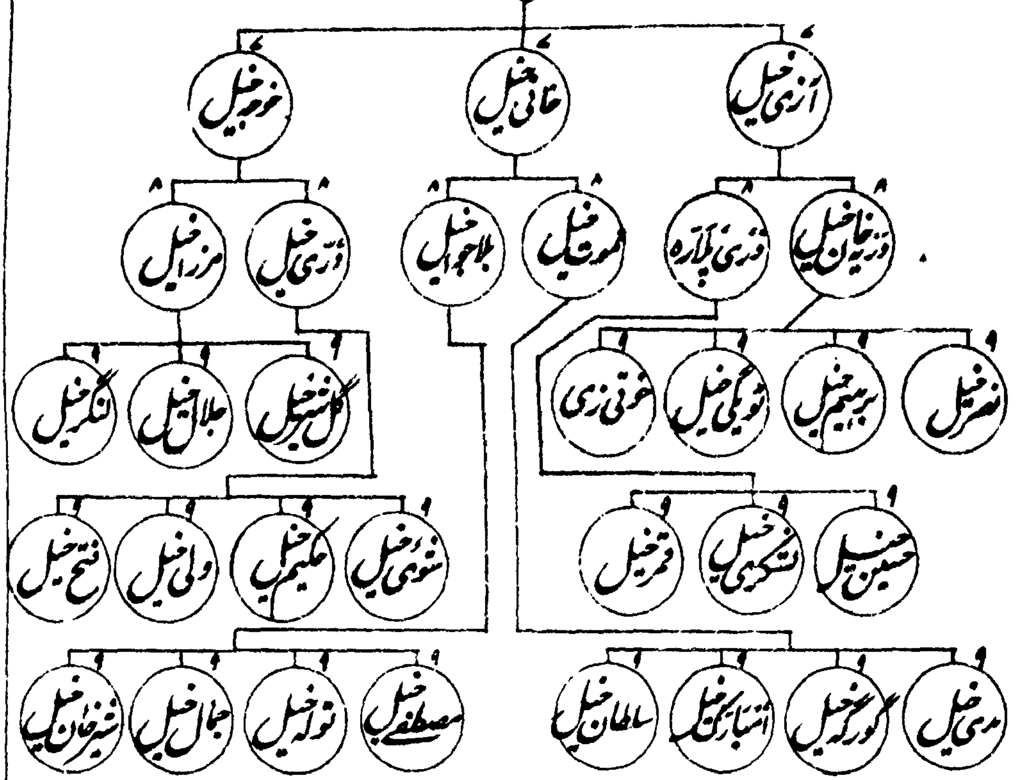




نوٹ

قوم داودزئی اور خلیل کے نیچے کی شاخون کا شجرہ نسب مفصل نہین مل سکا +

شجرہ نسب چکنی معروف ٹوکنی پشتو کی زبان مین



مجملاً قوم غوریاخیل

اس قوم کا شجرۂ نسب اوپر درج ہوچکا ہی جس سی معلوم ہوگا کہ یہہ قوم بہی خرشبون ابن سڑبن کی نسل
سی ہے اونکا مورث اعلی موسوم غوری یا غوریا تہا جس سبب سے مجملاً اوسکی نسل کو غوریاخیل کہتی ہین
غوریا کی چہار پسر صلبی تہی ایک دولت یار جسکی فرزندون سی تہمند و داؤد زئی دو قوم ہین دوسرا
خلیل تیسرا چمکنی چوتہا زیران تین بہائیون کی اولاد مدت تک ایک جگہہ آباد رہی مگر چوتہا بہائی
چمکنی اپنی زندگی مین علیحدہ ہوگیا سبب علیحدگی اوسکا تاریخ مرصع : بان پشتو مین یہہ لکہا ہی کہ ایک روز
ہر چہار برادرون نی گوسفند حلال کیا تہا اوسکو باہم تقسیم کیا مگر تقسیم کے وقت چمکنی بہول دیا اور اوسکو
حصہ شوربا سی ندیا اسی بات پر چمکنی آزردہ ہوکر باقی تین بہائیون سی علیحدہ ہوگیا اور ابتک اوسکے
ملا علی محمد یتی ہی ابتدا ہی مین قوم غوریاخیل نواح قندہار مین آباد تہے جیسا کہ قوم یوسف زئی وغیرہ
خوخی کی حال مین کچہہ ذکر انکا بہی آگیا ہی وہان سی نہین معلوم کیونکر اوٹہہ کر غزنین سی مغرب رود ترنک
کے کنارہ پر آباد ہوی سنہ چودہ سوا ور پندرہ سو عیسوی کے بیچ یہہ لوگ نواح غزنین مین آباد تہے
بابر بادشاہ کی ابتدائی آمد مین قریب سنہ نوسودس ۹۱۰ ہجری کی یہہ لوگ غزنین سی جنوب و مغرب رہتی
تہے اور اوسوقت قریب کل کے یہہ قوم پیشہ مویشی داری اور رمال چرائی کا رکہتی تہی غزنین سی جلاوطن
ہونی کی غالب دو سبب معلوم ہوتے ہین ایک قوم ہزارہ کی مورچہ اور بدی سی عہدہ برا نہو سکی دوم
مغل کی تسلط سی تنگ ہوکر تہے یہہ متفرق اوس ملک سی روانہ ہوکر نواح کابل و رنگیار مین چند عرصہ
قیام کیا اور جمعیت حاصل کر کے خانہ کوچ پشاور کے طرف روانہ ہوئے قوم دلازاک جو پہلے سی پشاور
پر قابض تہی اونسی اس قوم کی بمقام موضع سلطان پوری جسکو لوگ جنگ پوری بہی کہتی تہے سخت
لڑائی ہوئی کہتی ہین کہ شاہزادہ کامران ابن بابر شاہ کی بہی کچہہ اعانت اس قوم کو تہے دلازاکون
کو اوس خونخوار لڑائی مین شکست ہوئی بعض تلوار سے مارے گئی اور بہت لوگ ہزار خانی کے نالہ
مین غرق ہوئی وہ نالہ اپنی معمولی قوت اسقدر نہین رکہتا تہا مگر خدا پاک کی قدرت سی اوس روز
اوس نالہ کے سر پر اسقدر کثرت سی بارش ہوئی کہ دلازاکون کی غرق آبی کے واسطی وہ سیلاب ایک

چہوٹا طوفان بن گیا اوس فتح کے بعد ملک مقبوضہ حال قوم مہمند داود زئے خلیل کے قبضہ مین آ گیا
اور وسیع میدان پشاور کا اوہون نی لیلیا و لازاک دریا لنڈہ سے عبور کرکے میرہ لنگر کوٹ
وغیرہ نواح مین جا آباد ہوئے بعد اوسکی جب قوم یوسف زئی کا سردار خان کجو تہا تو باہم اس قوم اور
یوسف زئیون کے بمقام شیخ ٹپور بڑی سخت لڑائی ہوئی غوریاخیلون کو بہت نقصان پہونچا خصوصًا
شاخ خلیل کے لوگ جو بہت لڑنی والی تہی زیادہ ماری گئی الا باوجود ہزیمت کی یوسف زئیون نے
اتنی جرات نہ کرے کہ اونکی مقبوضہ ملک پر قابض ہوسکین قوم کے بڑی ملک یا خان کو پشاور کے
غوریاخیل ارباب کہتی ہین اور اونکی اختیارات مین تفاوت ہی بعضی جگہہ اس قوم مین زیادہ رسوخ
رکہتی ہین اور بعضی جگہہ کم۔ کہاو بعضی دستور پشاور کے قومون کا اور خوراک پوشاک کچہہ یوسف زئے
کے مطابق ہی زمستان مین اکثر نیلا رنگ کا سینہ بند روئی دار پہرتے ہین اور جب گرمی ہونے سے
تو اوسکو اوتار کر ایک لمبا اور فراخ حلقہ رکہتی ہین اور سفید یا نیلی دستار سر پر ہوتی ہی ایک لونگے پشاور
جو خواہ کمر پر اکثر باندہتی ہین یا کاندہی پر ہوتی ہے ہمیشہ پہرتے ہین بہ درانی کی بیچ پشاور کے غوریاخیل
حرام خوری کے معاملہ مین نیک چلن ہین مگر چالاک اور ہوشیار اور دغا باز بہ نسبت اکثر افغانو
زیادہ ہین حسد بہی بہت ہی جنبہ داری سی کوئی خالی نہین دشمنی کو در پردہ چلاتے ہین آدمی شکیل
اور پورہ قد مضبوط ہوتے ہین ؛

مہمند

جو میدان پشاور علاقہ سرکار مین رہتی ہین قریب بارہ ہزار گہر ہونگے اونکا راہ و رسم اور تعلق
بر مہمند کے ساتہہ کچہہ نہین ملتا بدون اسکے کہ ہم قوم ہین ؛

بر مہمند

کا حال زیادہ لکہنی کے لایق ہی انکو دغزہ مہمند بہی کہتی ہین یعنی مہمند پہاڑ کے رہنی والی انکی پہاڑے
علاقہ کا بیان اسطرح ہوسکتا ہے کہ قوم اتمان خیل سی مغربی پہاڑ دریائی کابل تک اور اوسطرف
دریای قاشقار یعنی سوات کونڑ کے مشرقی کوہ کی قریب تک یہہ سب پہاڑ بر مہمند کی قبضی مین ہین سوائے

اون پہاڑون کی وہ میدان جو اونکے پہاڑ اور دریای کابل کے مابین واقع ہی اور نیز بعضی پہاڑ
جو دریای کابل کی ملحق جنوبی کنارہ پر ہین وہ بہی اونکی بعضی بین ہین جنوبے حصہ برمہند کی ملک کا
خیبر کے ساتھہ شامل ہے اور اسی سبب سے یہہ لوگ بعض وقت خیبریون مین بہی شمار کئی جاتی ہین انکے
پہاڑ اکثر چہوٹے مگر تہردار اور بڑی سخت ہین سوائی کوہ کابل سفرکہ جو دریا، کابل کی شمالے
کنارہ پر واقع ہی درخت بہت تہوڑی ہین اور برف صرف چند روز کیواسطی پڑتے ہی پہاڑ مین اکثر
جگہہ غیر آباد و ویرانہ ہے جسمین مزری کا درخت خودرو پیدا ہوتا ہی موسم چہار ماہ کیواسطی سرد ہے مگر گرما
مین گرمی نہایت سخت ہی اوس موسم کی باد سموم سی کبہی کبہی آدمی مرجاتے ہین اور مسافرون کو
اوس ہوا سی خوف ہوتا ہی کہتی ہین کہ یہہ ہوا کوہ تارسی نکلتی ہے جو دریائی کابل سی جنوب کیطرف ہی
تعداد برمہند کے دس ہزار گہر بیان کرتے ہین اور ایک مہمند مولف سی تیس ہزار آدمی کہتا تہا مگر اس
ہر دو تعداد پر اعتبار کم ہی بعض ہمسایہ یعنی غیر قوم کے لوگ اور ہند کے بہی اسمین شامل ہونگے پہاڑ
مین زیادہ تر شاخ موسی زئی مہمند رہتی ہین اون مین شعبہ تارک زئی وزعہ مرچاخیل سی سعادت خان
لعل پورہ والہ مشہور اور صاحب اختیار اپنی قوم کا خان ہی تارک زئی کی دو شاخین برانخیل
اور عیسی خیل پنڈیالی مین رہتی ہین عثمان خیل مین سید امیر و تاج محمد ملک ہین حکومت عجب طرح کی
ہی خان کا اختیار بہت تہوڑا ہی بجز لڑائی کیوقت کے مگر اوسکا اثر ملکان کی اوپر زیادہ ہی اور
ملکان کا اختیار اپنی شاخ پر زیادہ ہی خان عدالت کرنے سی کچہہ بہت غرض نہین رکہتا ملک
لوگ بذریعہ جرگہ کی سب تنازعات فیصلہ کرتے ہین خان لعل پورہ والہ کو امیر کابل سی کچہہ انعام
ملتا ہی واسطہ حفاظت راستہ کے اور نیز وہ محصول لیتا ہی کاروان اور مسافرون سی جو پشاور
سی براستہ گنڈہو اور تاتارہ آنجانہ کابل وغیرہ کو جاتی ہین ان لوگون کی خوراک اور پوشاک
باجوڑکی لوگون سی موافق ہی گہر اون کی اکثر چہپر اور جہوگی ہوتی ہین جسمین صرف تابستان
مین رہتی ہین انکے بڑے گانو لعل پورہ اور کامہ اور گوشتہ ہی یہہ بڑی قصبی ہین اور ہنر
کو بہی واسطی سکونت کی رکہتی ہین یہہ پہاڑی مہمند اکثر کاشتکاری مین مشغول ہین اور بعض

مویشی چرائی کیواسطی پہاڑون پر رہتی ہین اور بعض چوری اور بعض راہزنی کا پیشہ رکھتی
ہین زمستان کی موسم مین دیگر کامون کو معطل کرکے بوریا بادکش چپلی وغیرہ اشیا مزری
سی بناکر پشاور مین اکثر فروخت کیواسطے لاتے ہین اور غلہ اپنی ملک کی پیدا اور بڑی قصبون
مین لاکر فروخت کرکے اوسکی عوض مین نمک کپڑا سفید اور موٹی ریشم کے پارچات اور لونگی
وغیرہ خرید کرکے اپنی وطن مین لیجاتی ہین برہمند سی دو خیل سیاہ خیمہ یعنی کیژدی مین کوچی رہتی ہین
اور شتر رکھتی ہین جو بہار کے موسم مین اپنی مویشی کے گلے لیکر دریائی بلند کے سرکیطرف ہزارستان
کے نواح مین جاتی ہین صرف یہہ دو خیل بزدرانی مین سی کوچے ہین ؛

قوم داؤدزئی

ضلع پشاور کے میدان مین دریای کابل سی جنوب آبادہی تخمیناً دس ہزار گہر اس قوم کی ہونگی جیسا
کہ شجرہ نسب مین درج ہی اس قوم کی اوپر سی بہی تین شاخ ہین مگر اوس سی نیچی بہت فرع اون شاخون
سے نکلتی ہین روایت ہی کہ مُندکی پہلا بیٹا داؤدزئی کا دو زوجہ رکہتا تہا زوجہ اول سی مسمی
حسین اور زوجہ دوم سی مسمیان نیکو و بابو فرزند تہے جب مُندکی مرگیا تو اوسکے میراث
حسین کی ہاتہہ آئی اس سبب سی نیکو اور بابو نی ارادہ قتل اپنی بہائی حسین کا کرکے رات کو اوسکی
خوابگاہ مین آئی اور چند شمشیر اوپر بستر حسین کی مارین مگر چونکہ حسین اونکی غدر سی آگاہ ہوگیا تہا
اور دوسرے جگہہ اوس رات سویا تہا اس وجہ سی محفوظ رہا صبح جب ان دو بہائی شقاوت
شعاری حسین کو زندہ پایا تو خوف اور شرمندگے سی وطن چہوڑ گئے آخر نیکو کے اولاد ہندوستان
مین جابسی اور بابو کی تیراہ کے نواح مین چند گہر متفرق رہتی ہین اور حسین اپنی وطن مین مستقل ہوا

قوم خلیل کی

چہہ ہزار گہر اور تخمیناً باران ہزار اسلحہ بند آدمیونکی تعداد بیان کرتے ہین یہہ بہی پشاور کے
میدان مین رہتی ہین انکا شجرہ نسب اگرچہ اوپر درج کیا گیا ہی مگر حال کی شاخون تک قابل
اطمینان کرسی نامہ حاصل نہوسکا اس قوم کے چند گہر شہر قندہار مین معہ چند خانجات مہمند وغیرہ

بردرانی کی رہتی ہین اور وہان اونکو صرف بردرانی کہتی ہین غالبًا احمد شاہ ابدالی کیوقت سی
وہان جاکر آباد ہوئی ہین شہر قندہار مین ایک علیحدہ محلہ بردرانی کا ہی اون مین سے سرگروہ
شنواری قوم کے گہر ہین ؛

قوم چمکنی

شروع حال قوم غوریاخیل مین جسکی شاخ چمکنی ہی سبب علیحدگی اس قوم کا باقی غوریاخیلون سے
لکہا گیا ہی یہہ قوم متفرق جگہہ پہرتی رہی فی الحال انکا ایک گانو علاقہ پشاور مین اسی نام سے
آباد ہی اور باقی کل قوم چمکنی کوہ سفید مین علاقہ کرم سی شمال آباد ہے اگرچہ کوہ سفید کے چمکنی نیچے
کم آتی ہین مگر ایک ہوشیار شخص اس قوم کا کوہ سفید سے میرے پاس آیا اوسکی زبانی شجرہ
نسب قوم چمکنی کا اوپر درج ہوچکا ہی اوسکا بیان ہی کہ احمد شاہ ابدالی کی شمار کیوقت اس قوم کے
ذی روح آدمیون کی تعداد نو ہزار شمار مین آئی تہی اور فی زمانہ چہہ ہزار اسلحہ بند آدمیون
کی تعداد ہی مگر مؤلف کی نزدیک اس سی کچہہ کم ہونگے اونکی علاقہ مین اکثر بارانی زمینات ہین الا
بباعث سردی موسم اون مین زراعت گندم اور جو و مکئی عمدہ قسم کے پیدا ہوتے ہے کپاس اور
چاول نہین ہوتی چاول علاقہ کرم سی اور کپڑا کپاس کا بنون اور بنگش اور پشاور کیطرف سی آتا ہی
عمومًا انکی پوشاک اپنی وطن مین اون سفید سی بنتی ہی قوم آفریدی ان سی گوسفند خرید کرلیجاتی
ہین اور شہد اور روغن زرد بہی فروخت کیواسطی بنگش اور کرم کو لاتی ہین اوسکے بدلہ مین نمک
اور پارچہ اور کبہی غلہ خرید لیجاتی ہین ملکان کا اختیار قوم پر بہت ہے فی الحال شاخ آزی خیل مین مسمیان
آدین اور اکبر ملک ہین اور شاخ خانی خیل مین عمر خان اور دست خان آمبارک خیل اور فتح خان
بلاجو اور شاخ خوجہ خیل مین محمد دین اور میرباش دری خیل اور لنگر خان اور حسن خان مرزا خیل
ملک اور صاحب اختیار اپنے قوم کے ہین گرچہ ملکان کی واسطی کچہہ خاص آمدنی یا محصول مقرر نہین
ہے مگر جہت خرچ مہمانان حسب قدر ہر ایک ملک کو زمینات مشترکہ سی کچہہ زمین سب قوم نی دی ہوئی
ہے تنازعات باہمی قوم اکثر معرفت سفید ریشان و بہہ بطور جرگہ اور ملک کی فیصلہ ہوتی ہین یہہ لوگ

آپسمین فساد کم رکہتی ہین اور باہر کی پرخاش بھی منظور نہین ہی مگر قوم منگل سی کچہہ عداوت ہوتے جاتے ہی پیشہ قوم کا زمینداری ہی مگر چونکہ زمینات تنگ اور قابل گذارہ سب کے نہین ہین اسواسطے ہو ڈوار پیشے خصوص رمہ گوسفندان وبکرے زیادہ رکہتی ہین اگرچہ عقیدہ مذہبی انکا بطریق اہل سنت جماعت کی ہے الا مذہب کی اصل سی کم واقف اور اکثر بے علم جاہل ہین ناطہ دختران باخذ زرنقد دیتی ہین تعداد اس زر معاوضہ کی عموماً اللعہ سی لیکر سو روپیہ تک ہوتے ہے؛

قوم زیڑانی

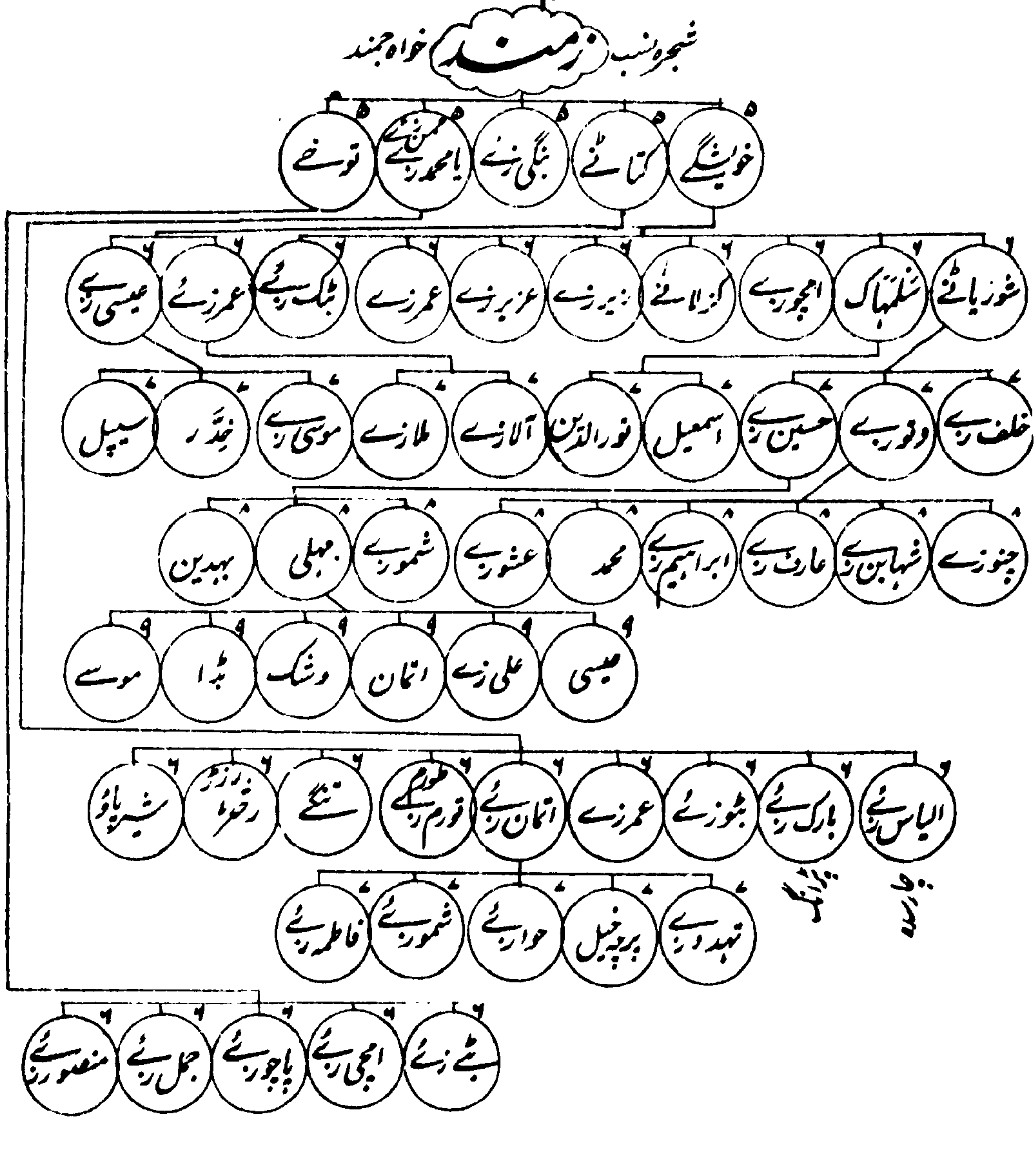
غوریا کی چوتہی پسر کا نام زیڑان تہا اوسکی نسل کو زیڑانی کہتی ہین افسوس کہ باوجود کوشش قوم زیڑانی کی شاخون کا شجرہ نسب نہ مل سکا الا اسقدر دریافت ہوا کہ اس قوم کے لوگ تہوڑے اور متفرق اور ننگرہار وغیرہ نواح مین شامل تاجیک رہتی ہین اور اکثر لوگ جنکو خبر نہین اونکو تاجیک کہتی ہین جیسا کہ اخوند درویزہ بابا نے اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ زیڑا نے اپنی دیگر بہائی غوریاخیلون سی علیحدہ ہوکر بہ ملک ننگرہار تاجیک مین بستی ہین؛

قوم ملاگوری

اس قوم کی چار شاخین ہین ایک پہاڑخیل دوسری تاخیل تیسری احمدخیل چوتہی دولت خیل انکی قومیت کی نسبت اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ مورث اعلی انکا بطور وصلی قوم مہمند کے شامل ہوگیا اور دوسرے روایت یہہ ہی کہ اصل مین اس قوم کا مورث بھی مہمند کی قوم سے تہا ایک روز چند کس مہمند راہزنی کی واسطے گئی اور جب ارتکاب اس جرم کا کیا تو ایک شخص ملا یعنی اخوند جو اونکے ہمراہ تہا وہ الگ کہڑا ہوکر دیکہنی لگا تو سارقون مین سی ایک شخص نی بزبان پشتو کہا کہ ملا گوری یعنی اخوند دیکہتا ہی اوس روز سی اوسکا نام ملاگوری ہوکر وجہ تسمیہ اس قوم کا ہوا اگرچہ اس روایت کی صحت مین شک ہوتا ہم فی الحال یہہ لوگ پہاڑی مہمندون کی ساتہہ مخلوط اور رسم غم مین یہہ قوم

اکثر ورہ تاتترہ مین رہتی ہین اور رہزنے اور زمینداری کا پیشہ رکھتی ہین کل تعداد انکے پانسو
آدمی تبلاتی ہین اب ہماری عصر مین شاخ بہادر خیل کا ملک مسمی شینگی خان اور رداد گل
اور تار خیل مین مسمی خدری اور خیر دخان اور احمد خیل مین میر عالم ولد سکندر اور دولت خیل
مین عصمت اللہ ملک ہین؛

ذکر اولاد زمند پسر دویمی خرشبون ابن سربن



حال اس قوم کا

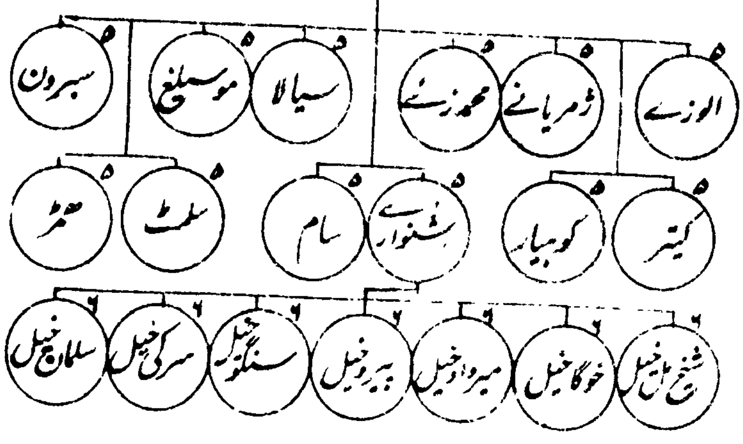
واضح ہو کہ قوم جمند ابتدا میں نواح قندہار علاقہ ارغسان کے متصل آباد تہی سنہ آٹھہ اور نوسو ہجری کے بیچ علاقہ پشین جسکو پشنگ بہی کہتی تہے اس قوم کی قبضہ مین تہا قوم ترین نی زور لاکر علاقہ پشین انسے بلیا اور زمند جسکی بڑی شاخ خویشگے تہی اکثر پشین کی رہنے سے تنگ آکر مجبوراً اوس ملک کو چہوڑکر بعضے زمند ملتان مین جا آباد ہوئے اور شاخ خویشکے غزنین ہوکر کابل کے راستے درہ غوربند مین آباد ہوئی جہان فی الحال بہی کچہہ زمند اور خویشگی آباد مین غوربند کی علاقہ مین بادام بہت پیدا ہوتی ہین اور خوب سرسبز ملک ہی اوسی عرصہ مین جب بابر بادشاہ نی ملک کابل پر قبضہ کرکے چند عرصہ کی بعد ہندوستان پر یورش کا ارادہ کیا تو شاخ خویشگی اور بعض دیگر زمند جنہون نی اپنا گذارہ غوربند وغیرہ مین تنگ دیکہا اپنی پیر کے اشارہ سی ہندوستان کیطرف روانہ ہوئے نقل ہی کہ اوس پیر نے اس قوم کو ایک مسمار یعنی میخ آہنی دی اور کہا کہ جسجگہہ یہہ مسمار زمین مین جاوی وہی تمہارا وطن ہوگا اکثر خویشگے اور بعض دیگر جمند خانہ کوچ کابل سی پشاور کے راستے ہندوستان کو روانہ ہوئے مسمی سلیم خان جمند اوسوقت اس قوم کا سردار تہا جس جگہہ اب شہر قصور ہی لاہور سی مشرق پہونچکر وطن استقامت کرکے اس قوم کی مرد اکثر زیر سرداری سلیم خان جمند بابر شاہ کی لشکر کے شامل ہوئی جو سلطان ابراہیم لودے کی مقابلہ کیواسطی ہند کو جاتا تہا جو لڑائی بابر شاہ اور سلطان ابراہیم کی باہم بمقام پانی پت واقع ہوئی روایت ہی کہ اوس لڑائی مین اس قوم کے ہفت صد آدمی بابر شاہ کیطرف سی مارے گئے اس وجہ سی بابر شاہ اور ہمایون اونپر بہت مہربانی کرتا تہا اور جب خویشگے اور زمند قصور مین قرار گزین ہوئی تو مسمی سنبرہ نام بلوچ اپنی قوم کی جمعیت سے خشکی کیطرف سی آکر غارت اور تاراج کرلیجاتا تہا اس دست برد کے انسداد کیواسطی ٹبک زئی اور حسین زئی اور عارف زئی اور شاہن زئی اور کزلانی اور سلہاک لوگ مغرب کیطرف کہ جسکو برکلے یعنی اوپر والہ کا نوکہتی ہین آباد ہوئے اسی راستے سے سنبرہ حملہ کیا کرتا تہا انکی سد راہی اور مقابلہ سی محفوظ ہوئی اور عزیز زئی اور جنو زئے اور براہم زئے

بطرف مشرق جسکو ارکلے کہتی ہین اقامت پذیر ہوئی اور باقی زمند جنکو مطلق جمند کہتی ہین طرف شمال آباد ہوئی بعد اوسکی ابراہیم زئے بباعث دشمنی قوم جنوزئی یہان سی اوٹہہ کر قصبہ خوزجا مین چلے گئے اور اسپطرح اکثر سلیمان کہیل بہی آمجوزئی اور حسین زئی کے مقابلہ سی عاجز آکر قصبہ ٹانده مین چلے گئے اور کچہہ قصور مین باقی مین ور بٹک زئی کچہہ ہیرہ وال مین خانگی خصومت کی سبب جاکر آباد ہوئی فی زمانہ اس قوم کی زیادہ تعداد افغانستان مین نہین ہی اور اسی سبب سی افغانستان مین اس قوم کا نام بہی اکثر لوگ نہین جانتے زمند یا جمند کے چند گہر علاقہ پشین اور قندہار وغیرہ نواح مین منقلبانہ باقی ہین اور شاخ خویشگے کا ایک گروہ درہ غوربند مین رہتا ہی اور ایک گانو علاقہ ہشت نگر ضلع پشاور موسومہ خویشگی آباد ہے جسکو شجاعت خان شموزئے نے آباد کیا تہا اور چند گہر دریائی کابل کے شمال متصل علاقہ کوہی ہمند بہنداور درہ خیبر کے بیچ ہی خویشگے ونگ مین اور قصور ضلع لاہور مین خویشگی افغان آباد مین جنکو وہانکے لوگ صرف قصور یہ پٹہان کہتی ہین ؛

شاخ محمد زئی یا ممن زئے

قوم زمند یا جمند سکنای افغانستان سی شاخ محمد زئی زیادہ اور آرام مین ہی یہہ شاخ باقی نسل جمند کی اخراج سی پہلی قوم یوسف زئی کی شامل نواح ارغسان سی بیدخل ہوئی اور پہر قوم یوسف زئے کی ہمراہ جیساکہ یوسف زئی کی حال مین لکہا گیا حادثات کابل وغیرہ مین متفق رہی جب یوسف زیون کی ساتہہ ننگرہار مین پہونچے تو وہان ایک خفیف تنازعہ پر یوسف زئی اور محمد زئی کی باہم لڑائی ہوگئی جسمین یوسف زئی کامیاب تو ہوئی مگر وہان رہ نہ سکے اور محمد زئی لوگ چند عرصہ ننگرہار مین رہی جب ملک مشہور سردار یوسف زیون نی قوم دلازاک سی لڑائی کرنی چاہی تو اوسنے بطور ننہ واتیہ محمد زیون کو اپنی مددکیواسطی طلب کیا اور محمد زئی اس وعدہ پر شامل ہوئی کہ علاقہ ہشت نگر ہم لینگی چنانچہ بعد فتح کے ملک ہشت نگر کا محمد زیونکو ملا اور ابتک اونکی قبضہ مین ہی اور اونکے بڑی گانو ہشت نگر مین چارسدہ تنگی نوشہرہ پڑانگ وغیرہ مین دستور اور رواج اور خوراک اور پوشاک انکی اکثر مطابق یوسف زئی لوگونکی ہی اور پیشہ زمینداری رکہتی ہین کل تعداد اس شاخ کی آٹہہ ہزار گہر بتلاتی ہین غالب کہ ان مین کچہہ اور قوم کی لوگ بہی شامل ہون گے

شجرہ نسب کانسی پسر سوم خرشبون ابن سڑبن

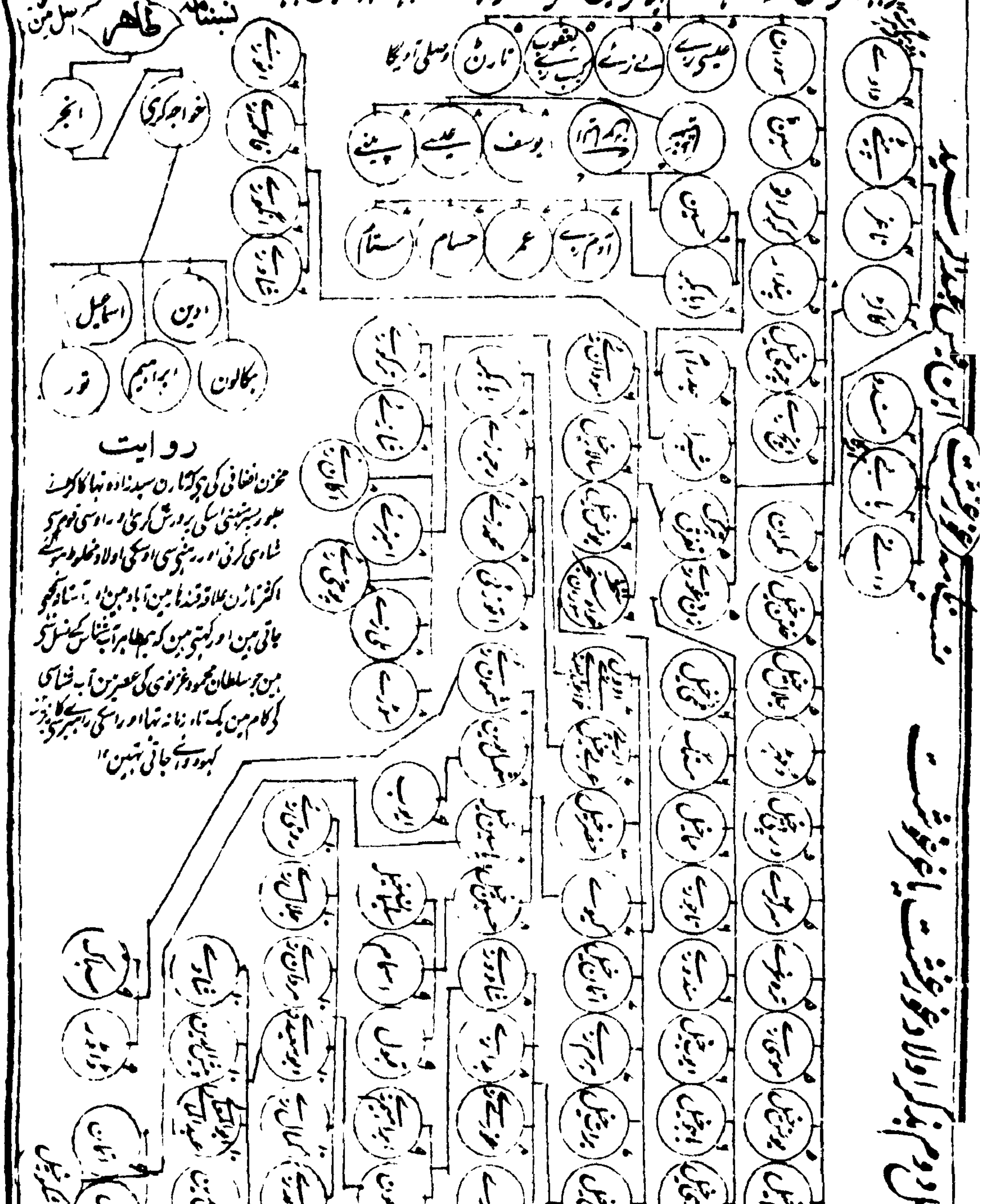


حال اس قوم کا

کانسی کی قوم سی سوائی شاخ شنواری جو نواح ننگرہار مین رہتی ہی باقی شاخون کا کچہہ صحیح حال نہین ملتا
اور شنواریون کا بہی بہت تہوڑا حال مل سکا اس قوم کی کسی آدمی سی باوجود تلاش مولف کی ملاقات
نہین ہوسکی مگر دیگر ثقہ اشخاص سکنائی افغانستان مغربی کی زبانی معلوم ہوا کہ قوم کانسی کا اجتماع کسی
خاص مقام پر نہین ہی متفرق جگہہ کوئی کوئی گہر اس قوم کا آباد ہی اور ہندوستان اور دکہن مین
بہی اس قوم کی لوگ کچہہ موجود ہین غرضکہ افغانستان مین سوائی شاخ شنواری کی باقی قوم کانسی
قریب نابودی کی ہوگئے ہین شنواری بباعث آبادی نواح درہ خیبر خیبری بہی کہلاتی ہین خیبری سوائی برہمند کی
آفریدی اور ذکہ خیل شنواری تین قومین ہین ان تینون مین سی شنواری ذرہ نیک چلن مشہور ہین مگر
تاہم لوٹ اور حرام خوری سی کم پرہیز کرتے ہین کل تعداد شنواری کی دس ہزار گہر بیان کرتے ہین
مگر شنواریان باجوڑ اور درہ شیگل علاقہ کونڑ وغیرہ بہی اس تعداد مین داخل ہین اس قوم کی لوگ وادی
اور نشیب مین تو واسطی سکونت کوٹہی مسقف رکہتی ہین مگر پہاڑون پر جہان گرمی کی موسم مین اکثر رہتی ہین جہہ
مثل برہمندون کی بناتی ہین زمستان مین چہوٹی پہاڑون مین بطور غار زمین کہود کر جائے سکونت

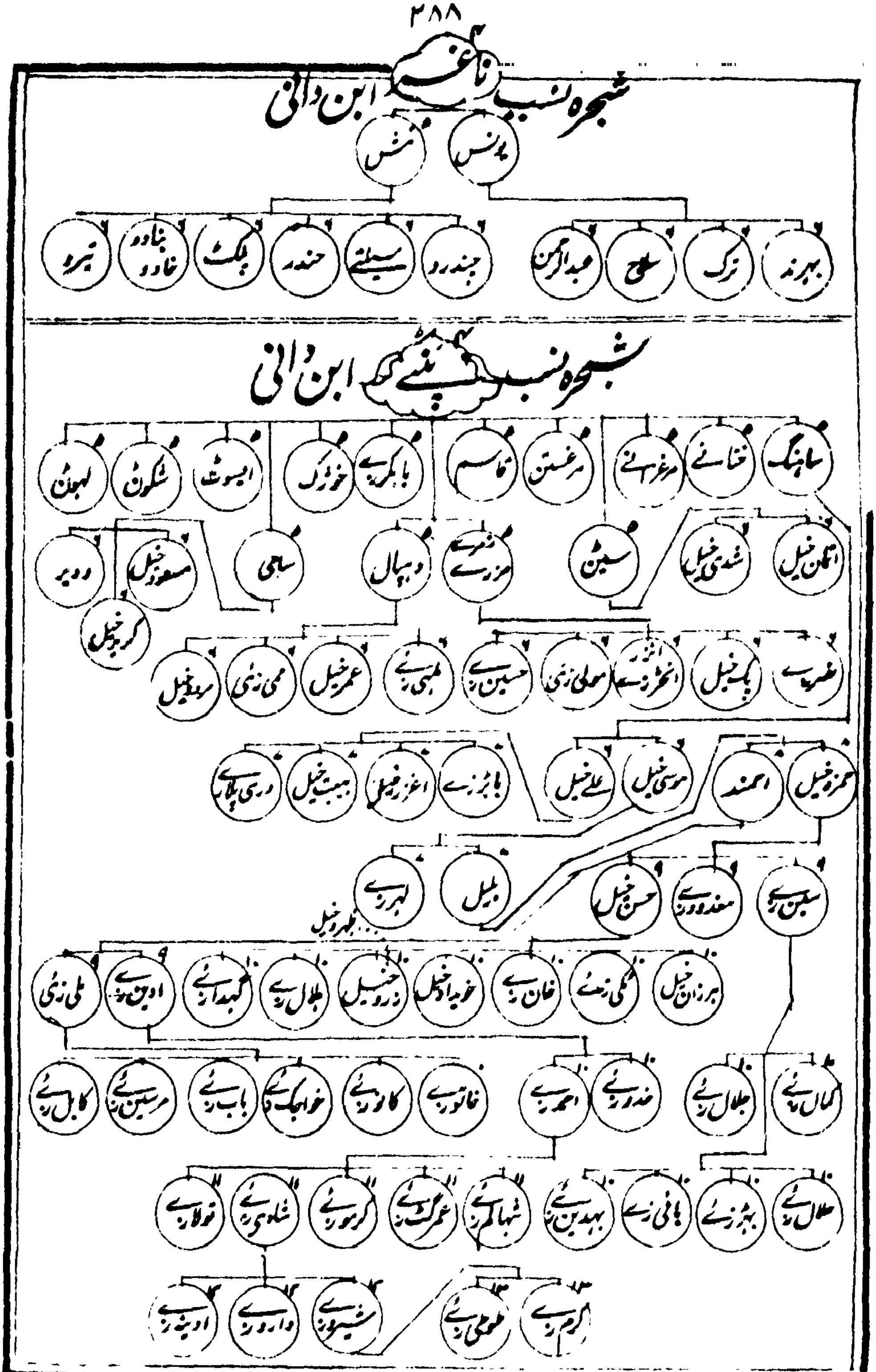
بعض لوگ بنانے مین گرمی کی برداشت بہت کم کرسکتے ہین پیشہ قوم کا زمینداری اکثر اور نواح بنگار
کی شنواری انار اور بادام وغیرہ میوہ جات و دیگر اشیاء کا بیوپار بہی کرتے ہین اور بعضے لوگ راہزنی
اور لوٹ پر بہی گذارہ کرتے ہین اور بوریا بافی و بادکش دستی اور چپلی مزری سے بنانے کا اکثر پیشہ رکہتے ہین
اور یہہ چیزین پشاور اور جلال آباد مین بہ پادہ فروخت کیواسطے لیجاتے ہین فی الحال قوم شنواری کے
ہفت شاخون کے نام سے شنواری سات تپے مشہور ہین تپہ شیخ مل خیل مین ملک اکرم اور آدم خان
سرگروہ ہین اور تپہ خوگاخیل مین یوسی اور پائندہ خان ملک ہین اور تپہ میرداد خیل مین نصر الدین
اور تپہ پیرو خیل مین گنجو خان ملک ہین قریب کل ہر مرد کے پاس تلوار اور تین ثلث کے پاس بندوقین
مین بندوق کا نشانہ اچہا مارتے ہین مگر سوائے پہاڑ کے میدانی لڑائی مین کسی کام کے نہین ہین شنواری کے
ملک سے ہزارناؤ مشہور ہے شنواری کی قوم سے شاخ سنگو خیل جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار مردمان اسلحہ بند
بیان کرتے ہین مشہور راہزن اور سارق ہے سنگو خیل قوم خوگیانی سے ملحق الحدود کوہ سفید کے مغربی حصہ
مین آباد ہے جنگجوئی اور دلاوری انکی ضرب المثل ہے پستہ قد اور مضبوط آدمی ہوتے ہین اسلحہ آتشبار اور تلوار کے

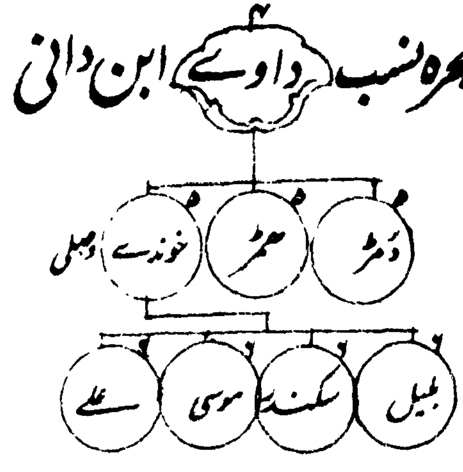
سوای تہمر مارنی مین وہ لوگ مشہور عام مین کہتی مین کہ انکی ہاتھ سی مہر لگا ہوا کچھ بھی نہین چھوڑتا تھا

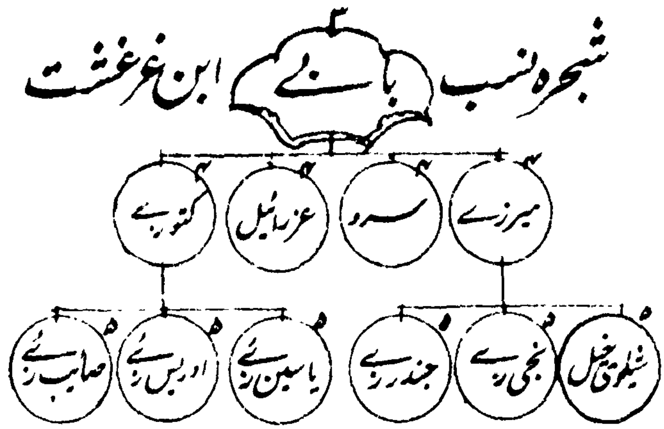


روایت

مخزن افغانی کی ہر کتابون سید زادہ تہا کا کرسب جلوہ رسپر تہنی اسکی پرورش کرتی رہی اوسی قوم کی شادی کرنی اور اسی سی اوسکی اولاد مخلوط ہو گئے اکثر تارن علاقہ قندہار مین آباد مین اور ساداتِ مجہو جاتی ہین اور کہتی ہین کہ یہ طاہر آب شناس کی نسل کے ہین جو سلطان محمود غزنوی کی عہد مین آب شناسی کی کام مین یکتاے زمانہ تہا اور اسی رہبری سے کاریز کہودوائے جاتی تہین"


شجرہ نسب ناغر ابن دانی
شجرہ نسب بنئی ابن دانی





نوٹ

مخزن افغانی کی روایت ہی کہ بابی ابن غرغشت نی اپنی ہر چہار پسران کی نام باسم پاک چار فرشتگان مقربین جبرائیل ع - میکائیل ع - اسرافیل ع - عزرائیل رکہا تہا مگر بابی افغانون نی اسکو ملامت اور سرزنش کی سے اوسنی نام فرزندان خود بدل کی جیسا کہ اوپر درج ہین مگر عزرائیل کا دوسرا نام نہین لکہا گیا ۔

حال قوم غرغشت

شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ غرغشت قیس عبدالرشید کا میانہ بیٹا تھا غرغشت کی اولاد کی چہہ بڑے
قومون مین سے جنکی تفصیل شجرہ نسب مین درج ہے قوم کاکڑ زیادہ تر مشہور اور قوی ہے یہان تک
کہ بعض لوگ کل اقوام غرغشت کو کاکڑ کی شاخین سمجھتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم کے کل لوگ
خود بھی اپنے آپکو کاکڑ کہلاتے ہین قوم غرغشتی کا جو اوپر شجرہ نسب درج ہوا ہے وہ کچھہ مخزن افغانی
سے لیا گیا اور کچھہ اس قوم کے تین کس ثقہ اشخاص کی زبان سے تحریر ہوا اور انکی زبان کا ثبوت
اسطرح حاصل کیا کہ تا حال ان اسم ہائے مندرجہ شجرہ نسب پر اس قوم کی شاخون کے نام مشہور ہوتے
جاتے ہین باوجود اسقدر کوشش کے مؤلف قوم غرغشتی کا تمام شجرہ نسب حال کی شاخون تک حاصل
نہ کرسکا اور میرے سمجھہ مین اس قوم کا کرسی نامہ شاخوار ضروری حد تک دریافت کرنا اب تک ہے
باقی ہے گو شجرہ نسب مندرجہ بالا سے اس قوم کی بڑی شاخون کی نام اور تعلق باہمی معلوم ہوسکیگا
الا تاہم ممکن ہے کہ اسمین بھی کچھہ فروگذاشت ہے اور باعث شبہ اطمینان کا یہہ ہے کہ یہہ قوم دور رہتی ہے
اور انکی آمد و رفت اسطرف بہت کم ہے اور جو معتبر اشخاص تین کس بسعی تمام مؤلف کو ملے اونکو
کامل حد تک واقفیت نہ تھی پس ایسی مشکل کی حالت مین جو کچھہ حال اس قوم کا مؤلف کو مل سکا اوسکو
شاخوار ذیل مین لکھا جاتا ہے :۔

شاخ کاکڑ

کاکڑ ابن غرغشت کی چار بیٹون سے کاکڑ بڑا بیٹا تھا جسکی بیشمار اولاد ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض
ہے کاکڑ کے ملک کی شمالی حد ہے جو ملک غلزئی کی جنوبی سرحد ہے اور شمال مائل غرب علاقہ ارغسان
ہے اور نیز وہ حصہ توبہ کا جو قوم اچکزئی درانی کی قبضی مین ہے مغرب اور جنوب کیطرف بلوچستان
کی حد اور کچھہ سپین ترین کا علاقہ ہے اور کوہ سلیمان کے شاخ سے تمام کاکڑ کا ملک قریب ایکسو
میل ہر طرف سے چورس ہوگا اور تمام علاقہ پہاڑ اور پہاڑون سے گھرا ہوا ہے جنمین سے ایک اونچا پہاڑ
شمال سے جنوب کو لمبا چلا گیا ہے اس پہاڑ کے مغربی طرف آکر آدمی شمال سے آوے تو پہلے جگہہ

جہان پہونچتا ہی سیئو نا راغ ہی جو ایک اونچا سرزمین آباد میدان خالی چرائی مویشی کی لایق ہے مگر اب کچھہ آبادی ہوتی جاتی ہی اور جب کاکڑ کے علاقہ توبہ کیطرف اور جنوب کو آدمی آوے تو وہ اونچا میدان ختم ہوجاتا ہی مگر اوسکی مغرب رو بہت وادی پہاڑ کے بیچ نشیب مین ہین جنمین سے توزہ مرغہ - برشور - برین - توگے - ہنہ - زیادہ تر مشہور ہین - ان جملہ وادیون کے دہانہ مغربی طرف ہین ❖

وادی برشور

زیادہ ذکر کے لایق ہی اسکی شروع چشمہ لوٹہرہ کی پاس سی ہی اور راوسنالہ کے کنارون پر یہہ وادی علاقہ پشین تک جاتی ہی اسکی شمالی حد توبہ کا علاقہ ہی اور جنوب کیطرف ایک سخت پہاڑ ہی اس وادی کا اوپر والا حصہ تنگ اور جنگل سے بہرا ہوا ہی مگر نیچے والا حصہ آباد ہی اور زرخیز جو کچھہ پیداوار نباتات خراسان مین ہوتی ہی وہ اس علاقہ مین بہی پیدا ہوتی ہی اگر اسکی بیچ دوسری قوم آباد نہوتی تو یہہ وادی بہی ملک پشین کا ایک حصہ تصور ہوتا کیونکہ بیچ مین کوی حد فاصل نہین ہی اس علاقہ مین قوم ترین سے اور سنٹیہ نسل کاکڑ کی شاخین زیادہ تر آباد ہین

ہنہ کی وادی

کا دہانہ علاقہ شال مین پہونچتا ہی اور اسکا سر کوتل جہبر کے متصل سی شروع ہوتا ہی اسجگہہ سی ایک بڑے سخت چڑہائی چڑہہ کر ایک راستہ وادی زُورہ کو جاتا ہی شال کے علاقہ مین بھی قوم کاکڑ کی ایک شاخ آباد ہی - احمد شاہ ابدالی بادشاہ افغانستان نی نصیر خان والی بلوچستان کو بعوض خدمتگذاری دیا تہا فی الحال اگرچہ برای نام بلوچستان کی تعلق ہی مگر بباعث ضعف ریاست بلوچستان وہان کی لوگ خودسر سمجہی جاتے ہین - علاوہ اونکی چہوٹے چہوٹے علاقہ جات مغربی حصہ ملک کاکر کے بیچ بہت ہین گوسہ صحرا کوٹہ توڈہ وغیرہ

کُنجُوغے

ایک تنگ وادی ہی کنڈ کے پہاڑ کی مغربی طرف اور اوسکی زمین عمدہ اور اکثر جگہہ خوب آباد ہی

بہار کے موسم مین تمام وادی اور پہاڑ ملحقہ سرسبز اور پہولون سی گلزار معلوم ہوتا ہی وادی کنجوغے
بہی اوپر سی تنگ ہی مگر تدریجاً نیچے کیطرف فراخ ہوتی جاتی ہی اور تخمیناً تیس میل تک طویل ہے جنوب
مایل غرب کو اس وادی کا وہ حصہ جو چوڑا ہی کنجوغے نہین کہلاتا اوسکی بیچ چند دیہات بہی ہین جنمین
چالیس پچاس گہر کے آبادی ہوتی ہی اونکی نواح مین آبادی ایہی ہے مگر اکثر جگہہ گلہ بان اپنی بہیڑ
کی رمہ چراتے ہوئی دیکہائی دیتی ہین تمام سکنائی اس علاقہ کی ایک شاخ قوم سنڈیہ نسل کاکڑ سی ہین اس علاقہ
کا خان اُورگس مین رہتا ہی

علاقہ بوری

ایک وسیع اور طویل میدان آباد اور زرخیز ہے بوری کو بعضی لوگ پشاور کی میدان کی برابر آبادی اور
وسعت مین بیان کرتے ہین نہین معلوم کہ یہہ روایت صحیح ہی یا نہین مگر یہہ سچ ہی کہ یہہ علاقہ خوب آباد اور
سرسبز ہی اور یہانکی لوگ سب کاشتکاری کا پیشہ رکہتی ہین ایک اچہی ندی بوری کی بیچ جاری ہی طرف
جنوب مایل مغرب کو اور سوائی اوسکے چہوٹے پہاڑی نالون سی بہی سیراب زمینات ہوتے ہی اور چند
کاریزون سی بہی آبپاشی کرتے ہین پیداوار عمدہ ہوتی ہی یورپ کی بعضے میوہ بہی اسمین ملتی ہین مگر شفتالہ
نہین ہوتی اور لوگ گانومین کوٹہون کے اندر رہتی ہین مگر بعض گرمی کی موسم مین کوڈل بناکر گانو سی
ذرہ فاصلہ پر رہتی ہین ملک بوری مین بارہ علیحدہ شاخ آباد ہین اور یہہ تمام شاخین قوم سنجر خواہ سور ان
اِبن تفرق نبیرہ کاکڑ کی نسل سی ایک حصہ مین خصوصاً زیادہ تر قوم عربے خیل وہان رہتی ہی ان ہر ایک
شاخ کی چند گانو اپنی آباد ہین جو زبر علیحدہ علیحدہ منتشر رہہ گئے ہین اگرچہ کاکڑ کے پہاڑی ملک مین اور
بہی علاقہ جات خورد اس قوم سے مملو ہین مگر بخوف طوالت اونکا ذکر ترک کیا گیا ؛

دستور اور رواج

ایسی بڑی قوم مین جیسی کہ کاکڑ ہی ایک ہی دستور اور رواج نہین ہوتا خصوصاً کاکڑ کی قوم اوپر سے جیسا کہ شجرہ
نسب مین دیکہو گے بیس شاخون سی کم مین تقسیم نہین ہی اور پہر ان شاخون سی کئی چہوٹی شاخون مین تقسیم
ہوکر دور دراز ملک مین پہیل گئی ہین اسی سبب سے اونکے راہ و رسم اور پیشہ کچہہ مختلف ہوگئی ہین اور

اس کل قوم پر کوئی ایک بڑا خان نہین ہی جو کاکڑ کی شاخ علاقہ برشور مین رہتی ہے اونکا رواج اور دستور
اپنی ہمسوانہ قوم ترین سی ملتا ہے اور باقی جو مغربی کاکڑ ہین اونکی پوشاک اور دستور ایک نئی درانی
سی کچھہ موافق اور جو تنازعات باہمی قوم ہوان وہ گانوکا ملک باتفاق سفید ریشان دیہ اکثر صلح یا تجویز سے
فیصلہ کرتا ہی مگر مشرقی کاکڑون مین زور زیادہ بدانتظامی ہی پورینی کی رہنی والی عرب خیل اکثر اپنی
لڑتے ہین اگرچہ بعضی اوقات منصف اور سفید ریش رفع تنازع مین کوشش کرتے ہین مگر عموماً تلوار
سی فیصلہ ہوتا ہی اور اتمان خیل اور زمڑکے باہم بسبب اکثر دشمنی رہتی ہی ؁

پیشہ

کاکڑ کی قوم زیادہ تر دو کام مین مشغول ہی زراعت کاری اور مالداری اور چونکہ زمینات زرعی اس
قوم کی گذارہ کیواسطی کافی نہین ہین اسواسطی گلہ بانون کی تعداد بہی قریب نصف کی ہوگی اپنی پیشہ مین
محنتی اور جوہر کش ہین پہاڑون کے بیچ سیاہ خیمہ یعنی کیشدی سے چرواہون کا اور رمہ بہیڑون کی بہت نظر
آتی ہین اکثر اپنی قوم کے مقبوضہ پہاڑون مین چار یا پانچ سیاہ خیمہ ایک جگہہ شامل لگا کر چرائی کا گذارہ
کرتی ہین مگر بعضی اوقات بباعث کمی گہاس علاقہ خود یہہ لوگ ایک بڑا گروہ جمع ہوکر جسمین چالیس سے
سو تک کیشدی ہوتی ہین واسطی چرائی مویشی دوسری قوم کے ملک مین جاتی ہین ہمیشہ تر والی کاکڑ زیادہ
بہیڑی اور بکری کی رمہ رکہتی ہین اور بیل بہی مگر مغرب والون مین شتر بہی رکہنی کا دستور ہے
دستکاری کا کام کاکڑ بہت تہوڑا کرتے ہین مگر تجارت سی عار نہین کرتے الا اپنی ملک سی باہر کم نکلتی ہین
بہیڑی کی اون زیادہ قندہار کیطرف انکی ملک سی جاتی ہے اور کچھہ مشرق کیجانب بہی دی جاتی گو سنی اور
نمد پارچات کیواسطی یہہ لوگ خود اون سی بناتی ہین اور بعض کاکڑ خصوص کوئٹہ اور جنوبی طرف کی رہنی والی
غارتگری اور رہزنی راستہ درہ بولان وغیرہ بہی کیا کرتے ہین اس قوم کی لوگ ہینگ واسطی تجارت کی بہت
کے پہاڑون سی بہت لاتی ہین ؁

عادات

یہہ قوم سادہ لوح ہی علم کے شوق مطلق نہین مگر قرآن شریف بعضی لوگ پڑہتی ہین ملاکی تابعدار مگر اونکو لہری خیرات وغیرہ کم دیتے ہین مکار اور تعویذ نویس اخوند اور پیرون کی معتقد ہوتی ہین گرچہ اونکے تربیت مین علمیت نہین ہی مگر تاہم دروغگوئی کم ہے مغربی کاکڑ صلح پسند اور آشتی خواہ ہین اونمین سرقہ اور ڈکیتی اور سرقہ بالجبر کم ہی مگر مشرقی اور جنوبی اس معاملہ مین اونسی کچہہ مخالف عادت رکہتی ہین تاہم بنظر کل حالات اس قوم سے یہہ بات لکہی جاسکتی ہی کہ عام چلن اس قوم کا کچہہ زیادہ خراب نہین ہی عورات مستور نہین ہوتین اور قریب ہر شام خصوص چاندنی کی راتون مین بعد فراغت طعام شبینہ مرد اور عورات علیحدہ گروہون مین بیٹہہ کر اپنی وطن کی طرز پر گاتی بجاتے ہین اور خوش طبع مخلوق ہی ؛

خوراک

اس قوم مین اپنی اپنی علاقہ مسکونہ کی پیداوار اقسام غلہ کی لحاظ پر ہوتی ہی عموماً جوار گندم اور نہری زمینات والی چاول بہی کہاتی ہین لحم بہیڑی کا زیادہ زمستان مین کہایا جاتا ہی اور قروت کو بہت خوشی کی ساتہہ کہاتی ہین مہمان نوازی کچہہ بہت تپاک سی نہین ہوتے تاہم مہمان قدر مند کو اپنے معمولی خوراک سی اچہا کہانا دیتی ہین ؛

پوشاک

کاکڑون کی زیادہ تر اون یعنی پشم سفید گوسفندون سے بنائی جاتی ہی اور خود یہہ لوگ اور انکی عورات بطور نمد کے صابون اور پانی ملاکر پشم کا ایک موٹا نمد بناتی ہین اور پہر اوس سی اپنی وضع پر پوشش تیار کرلیتی ہین انکی نمدی پارچات مین سی گوسٹی مشہور ہی جو قمیص کی جگہہ ایک فراخ اور لمبا فرغل کیطرح پہرتے ہین اور جاڑی کے موسم مین وہی رضائی کا کام بہی دیتا ہی کہتی ہین کہ احمد شاہ ابدالی اپنی عصر مین ایک روز توبہ کے پہاڑ پر شکار کہیلتا تہا اوسجگہہ اوسنی گوسٹی پوش کاکڑون سی اس جامہ کا نام پوچہہ کر کہا کہ اسکو راحت جامہ کہنا چاہئی کیونکہ ایسی ملک مین آرام دینی والی چیز ہے اس

اونی پوشش اور کثرت تعداد قوم کی سبب سے افغانون مین ایک مقولہ مشہور رہے سو کہ کاکڑ و ختما
دزللہ ؛ گز د زروپی بہ خرڅیندلہ ؛ کہ ہندوانو غلہ خوړلہ ؛ سیر بہ د زړوپی نشوہ موندلہ ؛ جسکا معنی یہہ ہے
کہ اگر کاکڑ کپڑا سوتی پہنتی تو روپیہ کا ایک گز بکتا اور جو ہندو غلہ کہاتی تو ایک سیر بہی ہاتہہ نہ آتا کیونکہ
بہ نسبت اونکی کہ جتنی ہندو ترکاری خور ہین افغان اوس سی ہندوونکو زیادہ سبزی خور سمجہتی ہین
گرچہ اسمین شک نہین کہ اونی پوشش زیادہ ہی مگر تاہم اکثر مغربی کاکڑ صحرائی درانیون کے
مطابق کچہہ وضع پوشش کی رکہتی ہین علاقہ بوری کی رہنی والے کاکڑ قمیص کپڑا کا پہرتے ہین اور
سر پر بجای ٹوپی کی لونگی باندہتی ہین اور بعضی کمر کے ساتہہ بہی لونگی باندہتی ہین اور دیگر مشرقی
کاکڑ بہی زیادہ تر بوری والونکی ہم طرز ہین مگر دریان کی رہنی والی کاکڑ بہت سادہ لوح ہین یہہ
پاجامہ بہی اون کا چہوٹا زانون سی ذرا نیچے تک پہرتے ہین اور گرمی کی موسم مین کمر سی اوپر تک
اکثر برہنہ رہتی ہین اور زمستان مین چمڑا گوسفند کے پوستین یا نمد کا جوغہ یعنے راحت جامہ استعمال
مین لاتے ہین اور بعضی ایسی بہی ہین کہ شلوار کا کام بہی پوستین دراز اور کوسی سی لیتی ہین دریان
کی رہنی والی کاکڑون مین بہ نسبت زراعت کارون کی مالدار زیادہ ہین اور بہیڑ کے ریوڑ کیطرح
بیل اور گائی کے گلے بہی بہت رکہتی ہین اور بعضی لوگ خیبری لوگون کیطرح غار کہود کر اوسمین رہتی
ہین باوجود جہالت صلح طلب اور بی نقصان مخلوق ہین

مذہب

کاکڑ کی قوم جملہ سنی مسلمان ہین مگر اپنی مذہبی فرائض کے احکام سی کم واقف اور سوای عمر رسیدہ آدمیونکے
کی نماز کم پڑہتی ہین خوبی انمین صرف اتنی ہی کہ تعصب فضول نہین رکہتے ؛

خانگی فساد

کاکڑون کے بیچ بہت کم ہی گو عربے خیل کی بعضی شاخین آپسمین کچہہ فساد رکہتی ہین اور اتمان خیل
اور رومڑ بہی لڑتی ہین مگر باوجود کمی فساد گوندی اور جنبہ سی خالی نہین ہین

دشمن بیرونی

کاکڑون کا موروثی دشمن قوم بلوچ ہی ہمیشہ اونکے آپسمین تاخت اور کشت خون رہتی تہی اور ایک
دوسرے کے نام کے بہی دشمن ہین گرچہ بہت عرصہ سی لشکرکشی ایکدوسری کی ملک پر نہین کرتی
مگر ہر ایک فریق غنیم کی نقصان رسانی کی واسطی گہات مین رہتا ہی وہ مشہور لڑائی جو باہم سنڈیہ
کاکڑ اور بلوچون کی طماس خان کاکڑ کیوقت مین ہوئی اوسکو قریب سو برس کی عرصہ گذرا ہوگا اور
حال اس لڑائی کا اس طرز پر ہی کہ کاکڑون کی تاخت سی بلوچون نی غصہ کہا کر چہہ ہزار بلوچون کا
لشکر بہ حکم نصیر خان والی بلوچستان علاقہ شال مین واسطی یورش کی جمع ہوا کاکڑ اونکے معانہ خوف
لہا کر بمقام دوزخ یا دوزک جا کر پناہ گزین ہوئی یہہ جگہہ ایک پتہردار میدان ہی اوپر اون پہاڑون
جو وادی ژورہ کے مغربی طرف ہین اس موقع کی چڑہائی بہت دشوارگذار ہی اور اکثر اطراف کہڑے
پہاڑ ہین جو گذرگاہ نہین کہتی بلوچون نی شال کی طرف سی اسموقع پر حملہ کرنیکا راستہ دشوار سمجہکر وادی
ہنہ کیجانب سی جا کر بعد عبور کرنے ایک سخت پہاڑ کے ایک تنگ وادی کی اوپر چڑہ گئی جہان سی آسان
راستہ دوزخ خواہ دوزک قرارگاہ کاکڑون کو جاتا تہا طماس خان جو اون کاکڑ ونکا سرگروہ تہا اوسنی
غنیم کو آنی دیا جب تک سب سی آخری سخت چڑہائی تک پہونچی یہان بلوچون پر کاکڑون نی زیرہم
طماس خان دلاور سردار کے حملہ کیا اور قریب کل کی سب بلوچ معہ فاضل خان اونکی افسر کے مارے
گئی تب سی کوئی نمایان حملہ بلوچون نی کاکڑون کی ملک پر نہین کیا ترین کی قوم سی بہی کاکڑون کی کچہہ
دشمنی تہی چنانچہ احمد شاہ ابدالی کی وقت شاخ سنڈیہ کاکڑ کی بی اتفاقی کی سبب سی ترینون نی اپنی
حملون سی کٹہنچوغانی کی کاکڑون کو مجبور اور تنگ کر دیا تہا تب رئیس ورکس کا جو اپنی قوم کی بی اتفاقی
سی لاچار تہا احمد شاہ ابدالی کی پاس دادخواہ گیا جب بادشاہ تو بہ مین شکار کرتا تہا اور اس رئیس
نی بادشاہ کی حضور مین اپنی سر پر آگ رکہکر فریاد کری اور بادشاہ نی اوسکی عرض سنکر اسطرح
دادرسانی کری کہ ایک دستہ اپنی فوج کا واسطی دبانی ترینون کی اونکی ملک مین بہجدیا اور قوم سنڈیہ
کاکڑ کے نام ایک رقم یعنی فرمان جاری کیا کہ اپنی خان کی اطاعت اور تعمیل احکام کرو تب یہہ سب

قوم سنئیہ باہم متفق ہوگئی جس سبب سے ترین جرات نہ کرسکے فی الحال کچھہ زیادہ پرخاش ترینون سی نہین
معلوم ہوتی اور باقی اقوام ہمسایہ سی بھی کچھہ بخت بدی نہین ہی قوم وزیری اور کاکڑ کی باہم کبھی
کبھی تاخت اور لڑائی ہوتی ہی وزیری غارتگری کی واسطی تاخت کرتے ہین اور کاکڑ اطلاع پاکر اونکا
تعاقب یا مقابلہ کرتے ہین جیسا کہ پارسال مین سوار او رپیدل وزیرون نی علاقہ ژوب کے مشرقی
او رجنوبی پہاڑون مین کاکڑون کی رمہ لوٹنی کی واسطی حملہ کیا اٹھارہ وزیری ماری گئی اور چھہ کاکڑ
کام آئی وزیرون کی مردی بہی وہان چہوٹ گئی

شمار قوم

قوم کاکڑ کی تعداد مین مختلف روایات ہین بعضی بارہ لاکھہ بعضی اٹھارہ لاکھہ کوئی نو لاکھہ بیان کرتے
ہین ایسی اختلاف کی حالت مین صحیح اور اطمینان کی ساتھہ تعداد لکھنی دشوار ہی مگر غالبًا قوم
کاکڑ کی ذوی روح پانچ لاکھہ سی کم نہین ہونگی اس قوم کی مرد گرچہ سادہ لوحی کی سبب فن سپاہگری سے
نہین جانتی مگر سید ہا لڑنے مین اچھی سپاہی ہین گو صاحب عزم نہین بندوق بتی دار لامبی جسکی زد دور
تک ہوتی ہی اور اکثر دو پایہ رکھتی ہین اور بعضی آدمی اچھی نشانہ باز ہوتے ہین بہ نسبت تعداد اشخاص
قابل اسلحہ بندی بندوق تین ربع کم ہی یعنی ایک ربع بندوق والی ہونگے تلوار قریب کل کے ہر مرد
پاس ہوتی ہی مگر اکثر اپنی ملک کی بیچ بی اسلحہ پہرتے ہین سوار کاکڑون مین بہت نہین ہین گھوڑی رکھنی
کا دستور کم ہے +

لوبہ

ہر قسم کی بازی اور کھیل کو لوبہ کہتی ہین مگر اسجگہہ لفظ لوبہ سی ایک عجیب اہیات کھیل سی مراد ہی وہ
یہہ کہ اکثر اوقات بعد فراغت طعام شب ناکتخدا مرد اور دوشیزہ دختران گانوسی باہر جمع ہوکر باواز بلند
کہتی ہین پیر مزمرہ ژوندی وے یعنی پیر مر نہین گیا جیتا ہی اور پہر یہہ ذکر کرتے ہوئی اپنی آپکو
دیوانہ کی طرح مست کردیتی ہین راوی کہتا ہی کہ ایسی حالت اور وقت مین بہت بدعت اور بدکاری
باہم اون نوخیز جوان اور ناکتخدا عورات کی ہوتی ہی مگر اب یہہ رسم جو ہر ناریک کی مریدون سی چلی
تہی قریب نابودی کی ہی قوم ترین مین یہہ کھیل بنام ٹیپسر کے مشہور ہی ؛

ذکر قوم ناغر

شجرہ نسب دیکھنی سی معلوم ہوگا کہ ناغر ابن ڈائی کی قوم اوپر سی دو شاخ ہی اونسی نیچی کئی فرع
نکلتی ہین تحقیقات سی اس قوم کا مفصل حال نہین مل سکا اتنا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قوم کچھہ مشہور نہین
اور تہوڑی لوگ ہین جو کاکڑون کی بیچ خلط ہوگئی ہون گی ایک ہوشیار آدمی کہتا ہی کہ شاخ
دمہر نسل کاکڑ کی شامل ناغر رہتی ہین؛

قوم پنی

اس قوم کا شجرہ نسب اوپر درج ہوچکا ہی جس سی تفصیل و تقسیم شاخوا معلوم ہوگی اس قوم کی بہت
شاخین کاکڑ کے شامل رہتی ہین اور کاکڑ کی ملک کی شامل قوم پنی کا علاقہ سیوی ہی اگر مسافر علاقہ
ڈاڈر سے پہلی منزل شمال کی طرف جاتا ہی تو سیوی مین پہونچتا ہی یہہ علاقہ سیوی ایک سخت مٹی کا میدان
ہی اور بعضی جگہہ پہاڑ سی نالی نکلتی ہین جنسی سیرابی کا فایدہ ہوتا ہی سیوی ڈاڈر کا نیل بہت عمدہ ہوتا
ہی جو قندہار اور ایران مین ملتان کی نیل سی زیادہ پسند کیا جاتا ہی اور خیرپور کے نیل سی برابر سمجھتی
ہین آیسوٹ اور موسی خیل کاکڑون کی علاقہ سی مشرقی جانب ایک برونق پہاڑ اور صحرا مین رہتی
ہین اور موسی خیل کی بڑی دو شاخون مین سی بلیل کی نسل زیادہ ہی جو اکثر زراعت کاری کا
پیشہ رکہتی ہین اور لہرزئی دوسری شاخ بہ نسبت بلیل کے کم ہی اور اس شاخ کی لوگ زیادہ تر گلہ بانی
اور مالداری کا کام کرتی ہین شاخ لہون علاقہ چہچن اور کند مین رہتی ہین جو ملک کاکڑ کی مغربی حصہ
مین ہی انکی مسکونہ علاقہ سی نمک شورہ زمینات سی نکلتا ہی اور اس کام کے لوگ اوس نمک کو جمع
کرکے بذریعہ باربرداری شتران و خرگاوان قندہار اور کاکڑ سندوخیل کی ملک وغیرہ علاقہ جات
ملحقہ مین فروخت کی واسطی لیجاتی ہین اور عموماً غلہ کے مبادلہ مین اوسکو فروخت کرتے ہین بعضی وقت
جب غلہ گران ہو تو ہم وزن غلہ کی وہ شورہ نمک دیتی ہین اور کبہی دو چند غلہ جو ملی لیتی ہین یہی لوگ
دستور اور رواج مین مطابق کاکڑ کی ہین الا شاخ اَمزری جو اوستریانی کی ملک سی مغرب آباد ہی
اوسکا دستور اور رواج قوم شیرانی سی ملتا ہی مگر شیرانیون سی نیک چلن اور کم آزار ہین کل تعداد

قوم بنی کی جو اپنی قدیمہ علاقہ مین آباد ہے قریب اسی ہزار آدمی کی تبلاتی ہین اس قوم کے اُن شاخون کا ذکر جو اور ملکون مین چلے گئے ہین اس فصل کی اخیر مین ہوگا

قوم داوی

اس قوم کی لوگ بہی تہوڑی آدمی ہین اور قوم کاکڑ کی شامل اور متعلق سمجھی جاتی ہین شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ قوم داوی کی تیسرے شاخ باسم خوندی مشہور ہی بموجب روایت مخزن افغانی شاخ خوندی نسل صلبی داوی کی نہین ہی وہ اسطرح وصل ہوئی کہ داوی ابن درانی اپنی باپ کی زندگی مین گہوڑوں کے سوداگری کی واسطی گیا تہا اوس سفر مین اوسکو ایک عورت جمیلہ معہ اپنی پسر موسوم سید حسن کی ملی داوی نی اوس عورت سی وطن پوچہا اوسنی جواب دیا کہ خجند سی آئی ہون اور یہہ لڑکا سید زادہ ہی اوس ملک مین قحط پڑا ہی مین چاہتی ہون کہ اپنی خواہر کلان کی پاس ملتان مین جاؤن داوی نی اوسکو ملتان پہونچا کر وہان اوسکی خواہر کے صلاح سی اپنی نکاح مین کر لیا حسن اوسکی پہلے شوہر کے پسر نے طریقہ لونڈی اور دزدی کا اختیار کیا مگر چند مدت کی بعد اوس مذموم پیشہ سی تایب ہوا اوسکی چار پسر ہوئی اور چونکہ حسن خجندی تہا بہ تغیر لہجہ پشتو اور اختصار لفظ افغان اوسکی نسل کو اپنے روزمرہ مین خوندی کہتی ہین ۞

قوم بابی

غرغشت کی نسل سی ہی جہان تک مل سکا شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا اس قوم کا حال بہی بہت تہوڑا ملا ہی اگرچہ اسکی تعداد تین ہزار آدمی سی زیادہ نہین تبلاتی مگر افغانون مین سی بابی لوگ قندہار اور فلات نصیر کی طرف بڑی صاحب ہمت سوداگر ہین اور بنیاد معاشی اور اپنی محنت کی سبب سے آسودہ حال اور اکثر غنی ہین اس شاخ کی آدمی نیک چلن اور با مروت مشہور ہین اگر اور افغان بہی بجائے رہزنی اور لوٹ کہسوٹ کی انکی طرح حلال مال کی حصول کی کوشش کرین تو آسودگی اور نیکنامے دنیاوی کی سوای عذاب عقبی سی بہی نجات پاوین قوم بابی کی اہل دول لوگون کی پوشاک

اور خوراک اکثر امیرانہ درانی وضع سی مطابق ہی قوم بابی اور ابدالی درانی کی پورانی دشمنی تہی مسماۃ مرادو
قوم ابدالی کو قوم بابی کا خان بلا استرضائی والدین لیگیا تہا اوس بات پر دشمنی شروع ہوئی تہی
کہتی ہین کہ پہلی حملہ مین مسماۃ مرادو ونی جو اوسوقت اپنی قوم ابدالی مین تہی ترات کو ابدالیون کی ترکش
تیرون کی چاہ مین پہینک دئی اس دغا دہی سی ابدالیون اونی شکست کہائی اور مرادو ونی مراد پائی
چنانچہ یہہ واردات بزبان پشتو منظوم ہی الا فی الحال قوم بابی اور درانی مین کچہہ دشمنی نہین

قوم مندوخیل

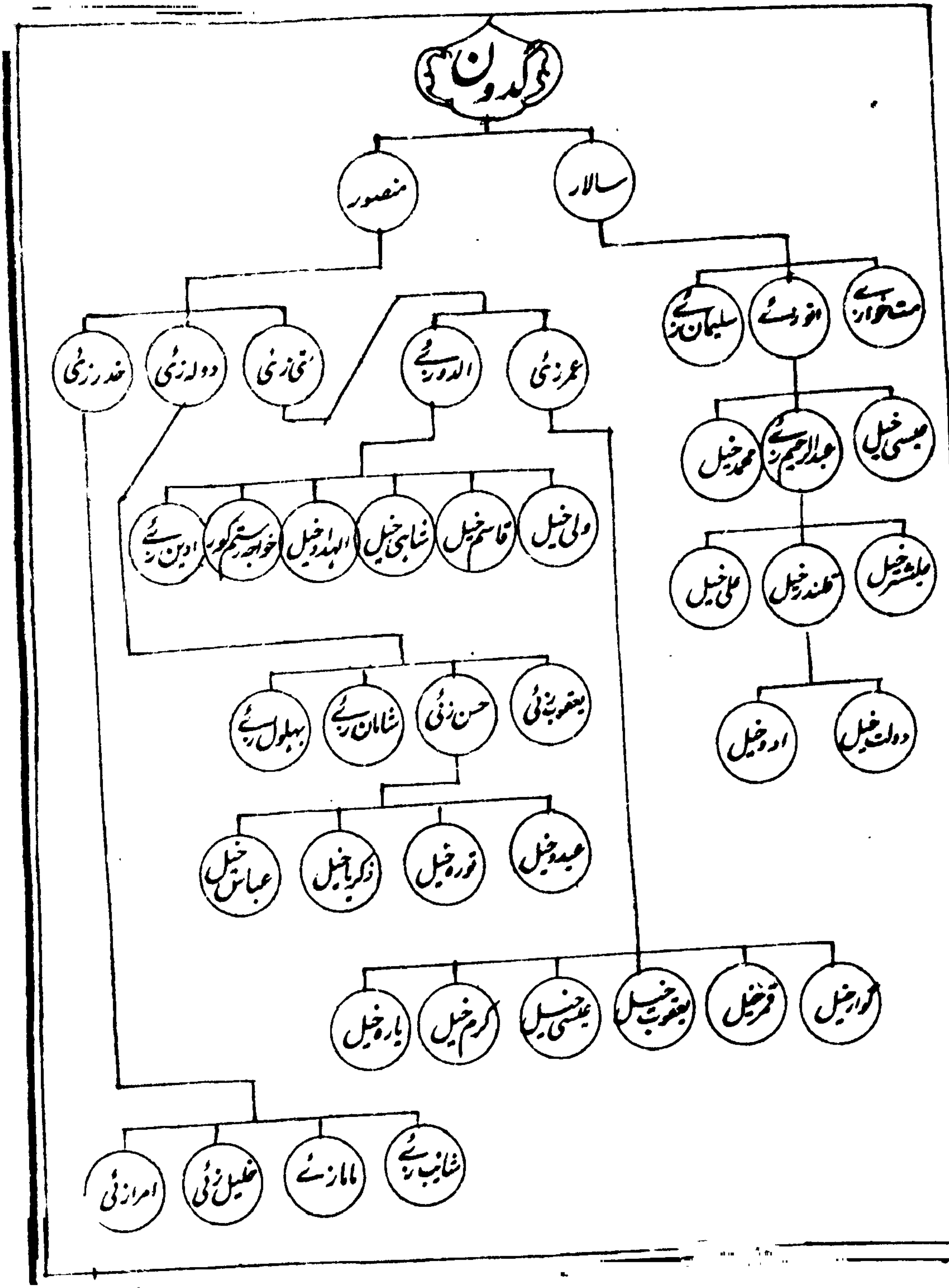
شجرہ نسب سی معلوم ہوگا کہ مندو جسکی نسل ملکی یہہ قوم ہی غرغشت کا تیسرا بیٹا تہا عوام مین تاہنوز زبانی
یہہ قوم مندوخیل کی اسم سی مشہور ہے اسکی چہوٹی شاخون کا شجرہ نسب نہین مل سکا مندوخیل وادی
ژیوب کے دونون کنارون پر رہتی ہین اس ژیوب کا سر ہندوباغ کے پہاڑ سی شروع ہوکر مشرق
مایل شمال کو بہتی آتا ہی جب تک کہ سر باغہ کی متصل گومل سی ہوکر جنوب کو رخ پہیرتا ہی اور نالہ گومل
مشرق کو آتا ہی ژیوب ایک چہوٹی سی ندی تنگ وادی مین جاری ہی اکثر پایاب ہے اوسکا میلا اور
مفید زراعت کی ہوتا ہی جب یہہ نالہ ژیوب سر سی تہوڑا فاصلہ نیچے کو جاتا ہی تو ایک اچہی میدان
مین پہونچتا ہی جسمین گندم جو مکی چاول وغیرہ غلہ پیدا ہوتا ہی اس نالہ کی دونون کنارون پر مندوخیل
کی دیہات آباد ہوتے چلی آگئے ہین مگر وادی ژیوب کا میدان چرائی کی کام بہی آتا ہی اوسکی اوپر
بہت کثیر ریوڑ مالدارون کی نظر آتی ہین وادی ژیوب کی حد یقین ہی کہ شمالی طرف وہ ہوگے
جو سیوناداغ کی جنوبی حد کی پہاڑ ہین اور دردرہ گومل کی جنوبی پہاڑ وہ جگہہ جو درمیان ژیوب
اور بوری اور پہاڑ سلیمان کی واقع ہی زمین ہری بال اور بابڑکی ہی اور گوشہ مشرقی وجنوبی
مین وہ غیر آباد جگہہ ہے کہ جسپر موسی خیل اور ایسوٹ اپنی مویشی چراتی ہین سرحد مشرق کو حسن خیل
اور راباخیل شیرانیون کا پہاڑ ہی وادی ژیوب کی زمین زرخیز اور اکثر نہری ہی مندوخیلو نکا
راہ ورسم اور پیشہ مطابق درمیان مین رہنی والی کاکڑون کی ہی اوسیطرح سادہ لوح اور بے آزار
مخلوق ہی زراعت کاری اور گلہ بانی ہر دو پیشہ رکہتی ہین ؛

ذکر ان شاخونکا جو قوم کاکڑ وغیرہ عز غشتی سی دوسرے ملک مین چلی گئین

اس قوم کے بعض لوگ اپنی قدیمہ وطن سی بباعث تنگی زمین وگذارہ اور دیگر بواعث سی اور ملکونہ ملکون مین جاکر آباد ہوئی ہین اون مین سی جنکا حال مؤلف کو معلوم ہوسکا ذیل مین لکھا جاتا ہے

شاخ تیمنی

تعجب کی بات ہی کہ یہہ تیمنی چار ایماق کی جو تہی شاخ مشہور ہی مگر حال کاکڑ کا راوی کہتا ہی کہ تیمن نام کاکڑ کا بیٹا تہا اوسکی نسل سی تیمنی لوگ ہین مگر وہ بیان نہین کرسکتا کہ کب اور کیونکر یہہ لوگ اوس ملک مین جاکر آباد ہوی جہان فی الحال آباد ہین یہہ لوگ کوہ سیاہ بند نواح ملک غور مین باقی ایماق کے ساتہہ آباد ہین اور تیمنی کی دو شاخ ہین ایک قبچاق اور دوسری درزئی اگرچہ قوم تیمنی کے کسی آدمی سی میری ملاقات نہین ہوئی کہ جس سی اس روایت کا حال دریافت کرتا مگر فرزند امیر دوست محمد خان مرحوم والی کابل کی زبانی معلوم ہوا کہ تیمنی لوگ بہی اپنی آپ کو کاکڑ کی نسل سی سمجھتی ہین اگرچہ یہہ روایت سچ ہی تو قوم کاکڑ کے ایک بڑی شاخ نواح غور ملک سیاہ بند مین آباد سمجھنی چاہئی تیمنی کی دو شاخون مین سی قبچاق اصل ایماق اور درزئی افغان معلوم ہوتے ہین دیکھو حال ایماق تیمنی جملہ سنی مذہب ہین اور راہ رسم مین دیگر چار ایماقون سی مطابق ہین


گدون
سالار
منصور
مشتوازے
اتوزے
سلیمان زے
عیسی خیل
عبدالرحیم زے
محمد خیل
ملبشر خیل
قلندر خیل
ملی خیل
دولت خیل
ادو خیل
عمرزئی
الدوزے
تی زئی
دولہ زئی
خدرزئی
ولی خیل
قاسم خیل
شاہی خیل
الہداد خیل
خواجہ رستم کور
ادین زے
یعقوب زئی
حسن زئی
شامان زے
بہلول زے
عبدو خیل
نورہ خیل
ذکریا خیل
عباس خیل
گوار خیل
قمر خیل
یعقوب خیل
عیسی خیل
کرم خیل
یارہ خیل
شاہب زے
ماما زے
خلیل زئی
امرازئی

حال قوم گدون

واضح ہو کہ یہہ لوگ اپنی تئین قوم کاکڑ کی شاخ بیان کرتی ہین۔ شجرہ نسب اور مفصل حال قوم کاکڑ
اولاد غرغشت کا اوپر مندرج ہو چکا ہی باوجود بہت کوشش کی ٹہیک دریافت نہو سکا کہ یہہ قوم کب
اور کہان سی آکر ملک مقبوضہ حال پر آباد ہوئی ایک شخص سفید ریش اس قوم کا ثقہ آدمی راوی
ہی کہ مسمی ہانگ ابن ہنی کی علی خیل اور موسی خیل کی علاوہ دو پسر اور بہی تہی۔ ہر دو بباعث
کشت و خون فراری ہوکر اپنی قوم سے علیحدہ ہو گئی چند عرصہ سفید کوہ مین رہی اور پہر وہان سی اوٹہہ کر
ہزارہ اور چہچہہ کے نواح کے پہاڑون مین اونکی اولاد آکر آباد ہوئی اگر یہہ روایت سچ ہو تو غالب
ہی کہ گدون لوگ اونکی نسل سی ہونگی اور چونکہ ہنی اور کاکڑ کو اکثر لوگ ایک سمجہتی ہین اس سبب سے
گدون بہی کاکڑ کی شاخ سمجہی گئی اس قوم کی اوپر سی دو شاخین سلار اور منصور مشہور ہین اونسی
چند شاخین نکلتی ہین جو شجرہ نسب سی ملین گی اکثر گدون خصوص سلار ہزارہ کی پہاڑون مین نالہ
موسوم ڈونڈ کی دونون کنارون پر علاقہ اوگی تک آباد ہین ہزارہ کی گدونون کی نیچی بہت
عمدہ سرسبز اور زرخیز ملک ہی۔ جو جہانگیر کے سلطنت مین بوقت بغاوت اور تباہی قوم دلازاک
انہون نی رفتہ رفتہ زیر قبضہ کر لیا۔ زیادہ تر ذکر کے لایق وہ گدون ہین جو دریای اباسین سے
مغرب کوہ مہابن کی جنوبی حصہ مین آباد ہین مہابن پورانہ ہندی لفظ ہی سنسکرت مین مہا بڑے
کو اور بن جنگل کو کہتی ہین مہابن کا معنی بڑا جنگل ہی اور یہہ وجہ تسمیہ اس پہاڑ کی بہت ٹہیک
ہی قوم گدون کے ہر دو شاخ یعنی سلار و منصور اس پہاڑ کی چوٹی سی لیکر بیخ تک جنوبی حصہ پر
قابض ہین۔ گرچہ انکی چہوٹی چہوٹی باہنڈی قریب بیس کے ہونگے مگر انکی بڑی گانو صرف تین
ہین۔ گندپ جسمین تخمیناً چہہ سو سی کچہہ زیادہ گہر ہونگی۔ قوم سالار کا بڑا گانو مشہور ہے قریب
کل کی اسمین اتو زئے کے شاخین آباد ہین اس شاخ کی قبضہ مین دو گانو ہین گندپ اور
ڈالوڑہی اور اسمین فی الحال میرباز علیسی خیل جہانگیر علی شیر خیل نواب قلندر خیل خانی محمد خیل

طوطہ علی خیل ملک اور سرگروہ ہین ؛

شاخ مست خوازی قوم سلار موضع بابنی واقع علاقہ سرکار انگریزی مین آباد ہی اشرف جوار سلہ خان زبدہ کے عہد مین مشہور لوٹیرا تہا اور افضل ملک ہین سلیمان زئی شاخ سلار کے قبضہ مین بادہ ۔ شنی ۔ کوز لاگر ۔ پوزلا چپ لی دیہات خورد واقع پہاڑ ہین ؛

قوم منصور کا بڑا گانو بیسک ہی جسمین قریب تین سو گہر کی ہنگا قوم منصور مین سی شاخ الدوزی وزو لہ زی کے لوگ بیسک مین آباد ہین عیسی خان سفید ریش ولی خیل بیسک کا مشہور ملک ہی جسکو اپنی دیسی جرگہ اور معاملون مین لوگ لومڑی کہتی ہین ۔ ہاشم علی قاسم خیل قابل خان شاہی خیل میر خان اللہ داد خیل غلام شاہ محبت اس شاخ کی ملک ہین اور فتح خان ولہ زی معتبر ملک ہین خدر زئی ملکا گڈی مین رہتی ہین مسمیان زنگی و مولس شاخ کی ملک ہین گندب اور بیسک کا اکثر زرعی ملک میدان ملحقہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کی شامل واقعہ ہی اور اس سبب سے اونکی بدعنون کی روکنی کی واسطی ہماری گورنمنٹ کو ایک معقول ذریعہ حاصل ہی گندب اور بیسک و ملکا گڈی دامن کوہ ملحق میدان کے واقعہ ہین جنکو مین نے بچشم خود ملاحظہ کیا ان دیہات کا رقبہ اکثر بارانی اور ناقص ہے مگر جسقدر زمین جا اندر پہاڑ کے ہین وہ اکثر سرسبز اور آبی زرخیز زمین ہی گندم مکی اور چاول یہان ہین بہت ہوتی ہین زیادہ تر پیشہ قوم کا زمینداری و مالداری ہی گا و میش یہان کے مشہور اور عمدہ ہوتی ہین وغیرہ اور چوب عمارتی پہاڑ سی لاتی ہین و رتبہ اتمان علاقہ سرکار سی رزا اور کپڑہ و نمک خرید کر لیجاتی ہین گندب اور بیسک مین مجرمان مفرور علاقہ سرکار ضلع راولپنڈی وغیرہ کی اکثر پناہ گیر ہوتے ہین جنکی راہبری سی وہانکے لوگ بہی بارادہ ارتکاب سرقہ وغیرہ سرکاری ملک مین آتی ہین گرچہ یہان کے گدون اپنی قوم کی اسلحہ بند مرد کی تعداد بارہ ہزار بیان کرتی ہین مگر بارک تحقیقات سے ایسا پایا جاتا ہی کہ پانچ ہزار اسلحہ بند مرد اس قوم کی ہونگے جو اسلحہ بندوق انمین قریب نصف کے کم ہین تلوار ہر ایک مرد کی پاس ہے گرچہ عموماً یہ قوم جنگجو نہین مگر بعض انمین اچہی سپاہی نکلتی ہین انکی بندوقون کی زد بدون فائر کی بہت دور نہین ہے

غور غشتی

یہی چہچھہ ضلع راولپنڈی و ہزارہ مین آباد ہین جیسا کہ علاقہ چہچھہ مین ایک بڑا موضع باسم قوم غور غشتی نام زد ہی موضع غورغشتی کی رہنی والی بہی اپنی آپکو کاکڑ کہتی ہین اسمین شک نہین کہ وہ غور غشت کے نسل سی شاخ کاکڑ یا پنی سی ہین ایک موضع انکا ضلع ہزارہ مین بہی ہی اور کہین کی ملک مین بہی نہین معلوم کس تقریب سے قوم پنی کی بعضی لوگ جا کر آباد

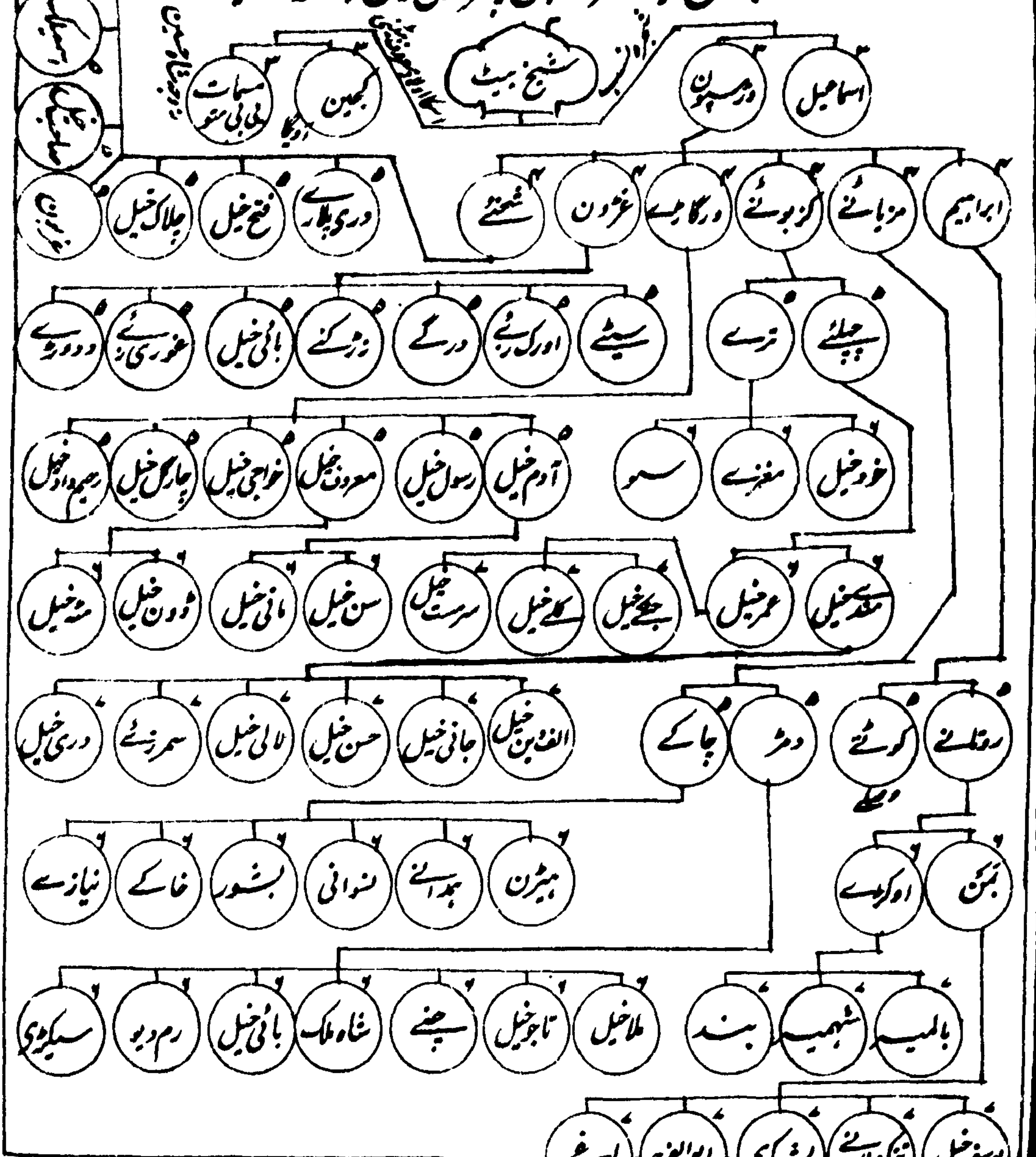
ہوئی ہین دکھن کی ملک مین قریب ایکہزار آدمی اس قوم کا ہوگا ؛

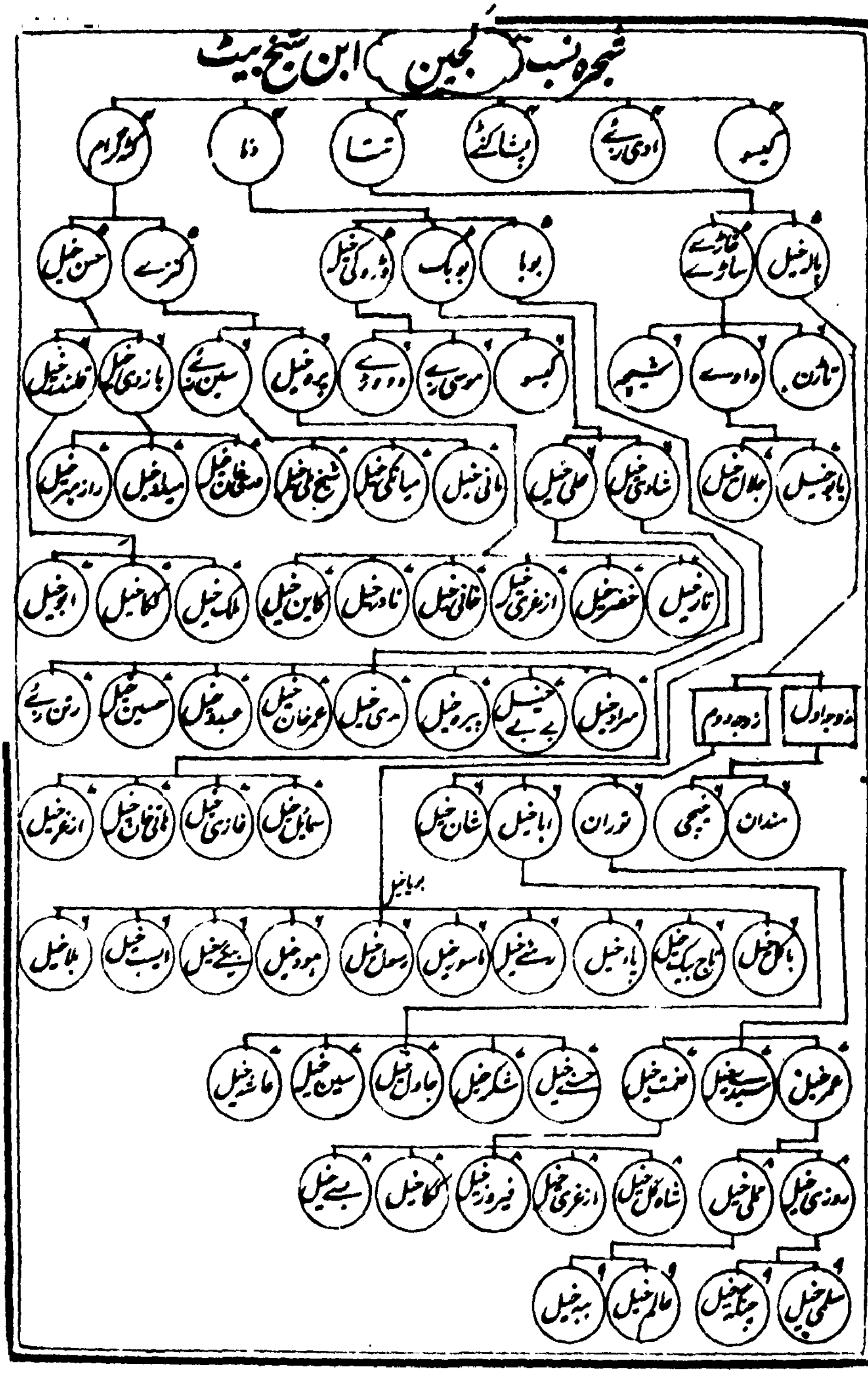
ہندوستانی کاکڑ

ہم اوپر لکھہ چکی کہ افغانونمین ایسی کوئی بڑی قوم نہین ہوگی کہ جسکی نسلکے آدمی ہندوستان مین نہ ملین گو اونمین سی اکثر ایسے
ہین جو پچھلی قوم کی جائی سکونت سی بہی واقف نہین اور تعلق برادرانہ تو مطلق کچھہ نہین ہے اسیطرح قوم کاکڑ کا بہی کثیر گروہ ہندوستان
کی بعضے اضلاع مین آباد اور صاحب املاک ہین جیساکہ قصبہ کوہانہ ضلع رہتک مین تفرق ابن کاکڑ کی اولاد و شاخ علی خیل و فرعہ ابوسعید زئی
وغیرہ کاکڑ آباد ہین قریب تین ہزار ذی روح اونکی تعداد ہوگی روایت ہے کہ سلطان ابراہیم لودی کی عہد سلطنت مین ملک عبدالمالی
ابوسعید زئی کاکڑ معہ ہرسہ برادران خورد و دیگر چند اشخاص کاکڑ اپنی وطن سی جاکر قصبہ کوہانہ مین آباد ہوا بعد وفات سلطان ابراہیم
کی عبدالمالی خود تو اپنی اصلی وطن ژوب ری کو واپس آیا مگر اوسکی بہائی معہ اور کاکڑون کی وہان رہگئی جہان اب تک آباد ہین ضلع
بلندشہر مین جو چہیانوی موضع افغانون کی ہین اور بارہ بستی جو مشہور ہے اونمین بہی بہت کاکڑ افغان ہین
خصوص قصبہ خورجہ انسی پر غالب ہے کہ ضلع بلندشہر مین اس قوم کی لوگ چار ہزار سی کم نہین اور سوائی انکی اور افغان تھی
وہان بہت ہین بنگال اور دکہن مین بہی کاکڑ قوم کی چند گھر سنی جاتی ہین اور دیگر اضلاع مین بہی بعضی جگہہ کاکڑ دکھائی دیتی ہین ہندوستانی
کاکڑ طرز وضع رواج اور شکل و شباہت مین کسیطرح افغانستان کی کاکڑون سی نہین ملتی اور پشتو نہین جانتی

فصل سوم

بذکر نسب شیخ بیٹ معروف بمتن پسر سوئمی قیس عبدالرشید




شجرہ نسب لجین ابن شیخ بیٹ
کیسو
ادی زئی
پناکئی
تتا
دا
کوڑام
پالہ خیل
کمارسے ساڑوسے
بوبا
بوبک
وڑوکی خیل
کزرے
حسن خیل
تاڑن
واوسے
شیمہ
کبسو
موسی زئی
دوروزے
پرہ خیل
سبن زئی
بازدی خیل
قلندر خیل
بانو خیل
جلال خیل
شادی خیل
ملی خیل
مانی خیل
میانکی خیل
شیخ علی خیل
مستغان خیل
میلاد خیل
رازبہر خیل
تار خیل
خضر خیل
ازغری خیل
خانی خیل
نادہ خیل
کابن خیل
ملک خیل
کگا خیل
ابو خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
مراد خیل
بے بے خیل
بیرہ خیل
مری خیل
عمرخان خیل
عبد خیل
حسین خیل
رتن زئی
مندان
نیمی
توران
ابا خیل
شان خیل
سمایل خیل
غازی خیل
ماتی خان خیل
انغر خیل
بریانیر
باکل خیل
تاج بیگ خیل
پار خیل
مستے خیل
اسور خیل
رسول خیل
ہود خیل
بیگے خیل
ایسب خیل
بلا خیل
عمر خیل
سید خیل
نعمت خیل
حسنے خیل
شکر خیل
جاول خیل
سین خیل
عائشہ خیل
سوزی خیل
ملی خیل
شاہ کل خیل
ازغری خیل
فیروز خیل
کگا خیل
بسے خیل
سلمی خیل
چنگہ خیل
عالم خیل
بہ خیل

حال قوم بیٹنی

واضح ہو کہ شیخ بیٹ باقی دو بہائیون سی عمر مین چہوٹا تہا مگر اپنی نیکوئی اور خدا پرستی کی سبب سی
زیادہ مشہور ہوا اسنی خوردسالی مین عراق اور عرب تک سیر کیا بہت سی بزرگون کی صحبت سی اثر
نیک پایا قرارگاہ اسکی کوہ سلیمان مین تہی اور بعد وفات دفن ہوا نواح غزنین مین شیخ بیٹ
کی نسل کو مجمعًا قوم بیٹنی کہتی ہین وجہ تسمیہ اسکا نام مورث اعلی کا ہی جیساکہ شجرہ نسب مین درج ہی شیخ بیٹ
کے تین فرزند نرینہ اس تفصیل سی تہی اسمٰعیل وارشپون لجنین اسم ورسپون کو کاتب مخزن افغانی
وغیرہ نی غلطی سی اشپون لکہدیا ہی علاوہ تین پسران کی ایک دختر مسماۃ بی بی متّو تہی جسکی شادی
شاہ حسین غوری سی ہوئی اوسکا ذکر اگلی باب مین آویگا تین پسران مین سی اسمٰعیل بڑی فرزند
کو سمی سترین برادر کلان شیخ بیٹ کا تبرکًا ہمراہ لیگیا باقی دو کی اولاد بہ اسم بیٹنی مشہور ہے
زمانہ ماضیہ مین یہہ قوم کوہ سلیمان کی مغربی جانب آباد تہی عہد سلطنت سکندر ابن بہلول لودی مین
بسبب غلبہ قوم غلجی اپنی قرارگاہ قدیمہ چہوڑکر خانہ کوچ کوہ سلیمان کی مشرقی حصہ مین بہ درہ موسوم
گومل آکر قرارگزین ہوئی اور اکثر لوگ اس قوم کی بطور سوداگری و امیدوار ملازمی ہندوستان
کیطرف چلی گئے اور چونکہ اوسوقت ہندوستان مین افغانون کا اپنی ہم قوم بادشاہ ہونیکے سبب
سی بڑا قدر تہا قوم بیٹنی مین سی بہی بعضی آدمیون کو بڑا رتبہ اور منزلت حاصل ہوئی جیساکہ بعد ازان
فتح خان بیٹنی ملک کو نواح بنگالہ کا خودمختار صوبہ یعنی گورنر مشہور رہا جسکو تاج و عماد قوم کرّرانی نی دغا
سے ماردیا اور اسیطرح اور بہی چند آدمی اس قوم کے بادشاہ افغنہ کے سامہنی عہدہ امارت رکہتی
تہے جو گروہ انکا درہ گومل مین آباد تہا اوسنی اپنی تعداد کی ترقی ہونی پر اپنی قبضہ کو بڑہانا شروع
کیا تاحدیکہ مقام دوتوئی تک جو کاٹی کورم کی نزدیک ہی جا پہونچی مسعود وزیرون سی اوس مقام پر
مقابلہ ہوا جنسی شکست کہاکر پیچہے کو ہٹی اور مقام قلعہ کر نگے سی بہی پیچہے چلی آئی فی الحال قلعہ کر نگے
بہ قبضہ فرقہ شنگی شاخ بہلول زئی مسعود کی ہی جب مسعود وزیرون نی انکی مقبوضہ ملک کی کمی
کی علاوہ چہیڑچہاڑ شروع کری تب اس قوم کے بعضے شعبی خانہ بدوش ہوکر اپنی معزز خویشونکے

امید پر ہندوستان کو چلی گئی اور جہان جہان سینگ سمائی وہان آباد ہوئی الا زیادہ گروہ وزیرت لجین کا اور اوس سے کم وڑسپون کا نواح مشرقی کوہ سلیمان مین آباد رہی کہتے ہین کہ اوس وقت کوہ گبر جو ہنون سے جانب جنوب اور ٹاک سے بطرف شمال واقعہ ہے بقبضہ فرقہ وزگار شاخ وڑسپون بیٹنی کی تہا اس فرقہ پر قوم گرزبز نے یورش کرکے بیشمار وزگاری قتل کئی اور اونکا ملک لیلیا ایسی روایت ہے کہ اوس مظلوم فرقہ کی ایک عورت حاملہ زندہ بچکر بمقام لکی چلی گئی بعد انقضائی ایام حمل اوس مظلومہ کی شکم سے دو فرزند نرینہ توامان پیدا ہوئی ایک کا نام اونسی آدم اور دوسری کا معروف رکہا جب وہ یتیم سن تمیز کو پہونچی تو اپنی والدہ سے باقی قوم بیٹنی کا حال دریافت کرکی درہ گومل مین اولاد لجین اور وڑسپون کی پاس مددخواہ گئی اور اپنی مظلومی سے آگاہ کرکے التجا کی کہ اگر ملک قدیمہ ہمارا یعنی کوہ گبر واپس فتح کردو تو دو حصہ تمہاری اور تیسرا حصہ ہمکو دینا نسل لجین نے یہہ شرط قبول کرکے لشکر کیا مقابلہ سے غالب آئی اور گرزبز بہاگ کر مغربی وطن مقبوضہ حال کو چلی گئی فتح کے بعد علاقہ مفتوحہ کو حسب شرط مقررہ دو حصہ مددگارون نی لیلیا اور تیسرا حصہ اصلی مالکان کو ملا اوسی تقسیم مطابق اس علاقہ کا عملدرآمد رہا الا فی الحال اکثر زمینات علاقہ گبر لجین کی اولا سے شاخ وتا نے بذریعہ بیع و رہن اپنی قبضہ مین کرلے ہین ؟

پیشہ و عادات

اس قوم کی اکثر آدمی پیشہ زراعتکاری سے و مالداری رکہتے ہین اور بعض چوری پیشہ بہی ہین اپنی کام مین محنتی و جو رکش متحمل بردباری انکی صفت ہے ؟

طرز وضع مین

میانہ قد گندم رنگ گول چہرہ فراخ چشم متوسط اندام ہوتے ہین ؟

خوراک

گندم تابستان مین اور باجرہ زمستان کو اکثر خشک یا دوغ سے اور مہمان گوشت گوسفند سے کہاتی ہین

پوشاک مین

موٹی پارچہ سفید کے پارچات و راون کے قمیص اکثر پہنتی ہین بسبب ہمسوانہ ہونی قوم وزیری کے پوشش زنانہ اور مردانہ کی طرز اونسی ملتی ہی سوا ے عمر رسیدہ مردون کے مثل قوم وزیر کے سر پر لمبی بال رکہنی زیب تن سمجہتی ہین

رواج شادی

سوای قلیل فرق کی اوس مطابق ہی جو قوم وزیری کی حالات مین لکہا گیا ہی عسہ سے لیکر غایت درجہ تو تک عورت کا ناطہ مل سکتا ہی پردہ داری مستورات کا رواج نہین ہی

بہگالیجانی

عورات مین اگر نیکی یعنی صلح منظور ہو وہی تو بعوض منکوحہ کی چار سو اور منسوبہ کے دو سو نقد یا جنس دیتے ہی اوس جنس مین ایک عورت ضرور ہونی چاہئے ؛

حساب وقیمت زمین زرعی

انکی مسکونہ ملک خصوص علاقہ گبر مین آبی زمین بسبب قلت اراضی اور کثرت قوم بہت قدر مند ہی یہان تک کہ ایک بخرہ زمین جو قریب تین کنال چار مرلہ کی ہوتی ہی بحساب اوسط سو روپیہ پر فروخت ہو سکتی ہی انکے باہم حساب اراضی بخرہ کے ذریعہ سی ہوتا ہی ایک بخرہ مین چار کنڈگہ اور ایک کنڈگہ مین چار پا ہوتی ہین اپنی طرز پر ایک رسہ چند ہاتہہ طول بنا کر اوس سی بخرہ وکنڈگہ کی تعداد حاصل کرتے ہین تقریبًا اندازسی اونکا ایک پا بمعمولی چار مرلہ کا ہوتا ہی نہری زمین بہت تہوڑے سے بارانی رقبہ کے خرید فروخت ارزان اور کم ہوتے ہی ؛

جاے آبادی حال

سوائے اونکی جو ہندوستان اور متفرق علاقون مین آباد ہین - اس قوم کا گروہ کثیر جو سرحد پر قیام پذیر ہی اوسکی آبادی کوہ گبر سے شمال درہ کوٹی کی جنوب سی شروع ہو کر کوہ مذکور (یعنی سرخ کوہ) و سراغر اور اونکی دامن سی لیکر درہ ٹاک تک موضع ملازی سی اوپر اوپر چلی گئی ہی سوای کوہ گبر سراغر ایسا بے رونق گرم ہی

کے سنرے کم دکھائی دیتی ہی یہہ لوگ بطور چھوٹے بڑے بہت چھوٹے چھپرون مین اپنی
سکونت ایک دوسرے سی فاصلہ پر رکھتی ہین انکی مغرب اندر کوہ مسعود وزیری اور مشرق
میدان پر قوم مروت آباد ہی مسعودون سی انکے بورانی عداوت چلی جاتی ہی مگر عام بدے
نہین ہی قوم مروت سی فی الحال انکی آشتی ہی بلکہ اکثر زمینات موسی خیل و نوتاخیل مروت
کے حصہ پر یہہ لوگ کاشت کرتے ہین اور در امن کوہ میدان پر انکی کچھہ مملوکہ اراضیات اندر حد سرکار واقع
ہین اس سبب سے گورنمنٹ انگریزی کی حکومت سی کچھہ تعلق رکھتی ہین مگر تاہم مجرمان مفرور علاقہ مروت پوشیدہ انکی پاس
پہاڑ مین جا پناہ لیتی ہین اس قوم کا و نیز بہت جنگجوئی کا نہین الا اپنی تحت غنیم ہمسایہ مسعود وزیری کی طرح سی
سامان اسلحہ ہر ایک بالغ مرد رکھتا ہی بندوق انکی توڑہ دار بھی ہوتی ہی جب کسی کوئی ہمسری تو لڑائی کے مستعد ہوتے ہین

شمار قوم

ترقی تعداد نسل ہٹنی مین بہ نسبت اولاد دیگر و بہادری انکی بہت کم ہوئی ہی سرحد پر تعداد نفری قابل اسلحہ بندی
اس قوم کے تین ہزار سی زیادہ نہوگی اور یہہ بھی متفرق ٹانگی درہ سی لیکر کوہ گبر کے شمال تک پھیلے ہوئی ہین مقابلہ
حاکمان وقت سی یہہ قوم اپنی قلت اور خرابی کے لحاظ پر پرہیز اور خوف رکھتی ہین تاہنوز انکا چلن بہ
نسبت سلطنت انگریزی کچھہ عام خراب نہین ہوا مگر پاک بھی نہین ہین +

حال ملکان

ہر ایک شعبی مین اپنا اپنا ملک ہی اور اوسکا سوای نام ملکی اور کچھہ گذارہ قوم کیطرف سی مقرر نہین ہی ملک کا
عموماً یہہ کام ہی کہ جب کوئی معرکہ یا مشورہ ہو تو اپنی شاخ کے لوگون کا جمع کرنا اور تعمیل امر مقررہ کرانی اور
تنازعات باہمی اشخاص قوم بطور صلح یا جرگہ فیصلہ کرانا مسمیان الف شاہ تاج بیگ خیل و دراز باکل خیل
و چندن پائی خیل شاخ بوبا مین ملک ہین اور مسمیان تیسرا و میر اعظم و شادمانی و باطور شاخ بوبک میز
اور لاجمیر و فتح خان شاخ ورگار امین مسمیان آبنیدرہ و آسب و شاہ مدد اولادتا مین اور ہیلے
میدرہ و خاترم و عیبی فرقہ شیخی وغیرہ مین معتبر ملک ہین زیادہ تفصیل فضول ہے +

ذکر ان شاخون کا جو درج کرسی نامہ قوم بھٹنی ہین اور انکی اصلیت مین اور طرح کی روایت ہے

واضح ہو کہ فرقہ کوتی در اصل سید ہین سی ابراہیم ولد ورسٹیون نبیرہ شیخ بیٹ نے ایک طفل سید زادہ بطور پسر متبنے پرورش کیا اور لڑکی کا نام کوتی تھا جسکے نام پر یہہ شاخ ہی اور نسی سلسلے روتاد صلبی فرزند ابراہیم سی نصف حصہ پایا اور داخل تار قوم بھٹنیے ہوا اب لعی اوسکی نسل سید کھلاتی ہی علاقہ ہونین ایک موضع باسیم کوتی سادات اوسکی اولاد سی آباد ہی طرز وضع شکل شباہت نسل کوتی کی باقی قوم بھٹنی سی مختلف ہی + دوم اولاد تنا دنا گنا

جو در اصل نسل گجین ہے اونکی نسبت یہہ روایت ہی کہ یہہ مرتبہ خانہ زاد گجین کی تھی مگر اب قوم بھٹنی مین ایسی مخلوط ہین کہ کوئی امتیاز معلوم نہین ہوتا حصہ او طرز وضع مین شامل ہین بلکہ تنا اور دنا کی نسل کثرت تعداد کی سبب سے قوم بھٹنی کی پیشوا ہی +

سیوم شعبہ رتن زی کو

اصل بھٹنی نہین سمجھتے باقی بھٹی کہتے ہین کہ سلئے علی پسر بوبک کو طفل شیر خوار مجہول النسب ملا تھا اوسکا نام رتن رکھکر پرورش کی اوسکی اولاد رتن زی ہے +

تیسرا باب بیچ بیان قوم متی جس سی غلزای اور لودی اور سروانی ہین اور مجمعاً متی کھلاتی ہین

واضح ہو کہ سلسلہ نسب متی مین اختلاف ہی روایات مختلف مین سی جو روایت صحیح اور ممکن الوقوع معلوم ہوتی ہی اوسکو درج کیا جاتا ہی کہتی ہین کہ خلیفہ ولید ابن عبد الملک بن مروان کی عہد خلافت مین حجاج ابن یوسف ثقفی بمعیت ایک جرار لشکر کی واسطی فتح ملک غور تعین ہوا جب اوسکی فوج دیار غور مین پہونچی اور کامیاب ہوئی تو تفرقہ عظیم اوس ملک مین واقع ہوا اوسوقت مین ایک جوان امیر زادگان غور سی شاہ حسین نام بسبب حوادث روزگار اور رنجش اقارب

اپنی وطن سی علحدہ ہوکر اتفاقاً قبیلہ شیخ بٹن ابن قیس عبد الرشید مین پہونچا نسب شاہ حسین کی مجمع الانساب مین اسطرح لکھی ہی کہ شاہ حسین بن شاہ معز الدین بن جمال الدین حسین بن بھرام ابن شنسب کہ جو فرمان روای غور کا تھا اور اوسنی عہد خلافت امیر المومنین حضرت علی المرتضی رضہ مین ایمان لاکر منشور حکومت غورستان امیر موصوف سی حاصل کیا تھا بھرام ابن شنسب کی دو بیٹے تھی بڑا بیٹا شاہ جلال الدین نام تھا جسکی نسل سی سلطان معز الدین معروف سلطان شہاب الدین غوری ایک اولوالعزم بادشاہ ہوگذرا ہی اوسکی خاندان اور واقعات کا حال حصہ اول مین دیکھو دوسرا بیٹا بھرام کا جمال الدین دادا شاہ حسین کا تھا مورخ خاندان غور کو ذریات ضحاک تازی شاہ فارس سی شمار کرتے ہین جسنے جمشید بادشاہ ایران کو قتل کرکے سلطنت لی تھی بھرام سی اوپر جو سلسلہ نسب اس خاندان کا ضحاک تازی اور حضرت نوح پیغمبر تک مخزن افغانی مین لکھا ہی وہ تاریخ فرشتہ کی روایت سی بہت مخالف ہی اور چونکہ مولف کو کسی ثبوت کامل سی صحت کرسی نامہ کا اطمینان حاصل نہین ہوا اسواسطی اوسکا لکھنا نہ لکھنی کی برابر سمجھکر ترک کیا حسب مخزن افغانی بھرام سی ضحاک تک انتالیس ٣٩ پشت شمار کرکے ضحاک سی اوپر چار پشت مین حضرت نوح نبی سی کرسی جا ملاتا ہی القصہ جب شاہ حسین ایسی غربت کی حالتمین شیخ بٹن کی پاس پہونچا تو غالب ہی کہ اوسوقت بٹن بہت ضعیف العمر ہوگا اوس نیکبخت سفید ریش نے بمہربانی پدرانہ شاہ حسین کو اپنی گھر مین جگہ دی اور وڑسپون اور کجین پسران بٹن نی شاہ حسین کو اپنی بھائی کیطرح سمجھتی تھی بعدیکہ جملہ کاروبار خانگی حسب صلاح اور تجویز شاہ حسین ہونی لگی ایسی اعتبار کی حالت مین بمقتضای بشریت جوانی شاہ حسین کی ساتھ صبیہ شیخ بٹن مسماۃ متو کی الفت پیدا ہوکر نوبت یہانتک پہونچی کہ بلا رضاء والدین سلسلہ مواصلت درست کرلیا تاکہ چند عرصہ کی بعد آثار حمل ظاہر ہوی والدہ متو نی اسحال سی آگاہ ہوکر اپنی عاجزہ پر زبان ملامت کھولی مگر چونکہ ہونہار ہوچکا تھا لاچار متو کی والدہ نی اسحال سی اپنی شوہر شیخ بٹن کو مطلع

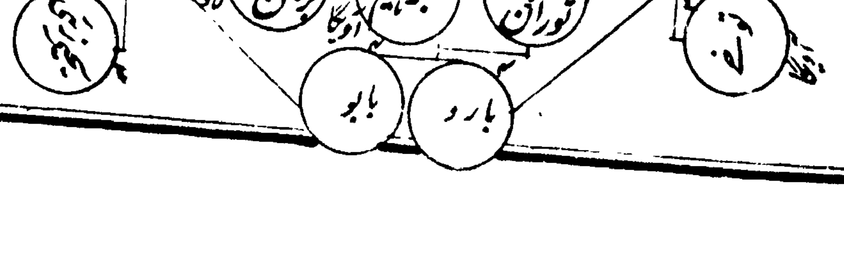
کرکے صلاح دی کہ قبل اوسکے جو یہہ حال آشکارا ہوا اور خویش و اقارب کی کان تک پہونچی مناسب
ہی کہ اس دختر کو اس جوان کی عقد مین کر دیوین شیخ بدّن نے کہا کہ اس شخص کی نسب سی واقف
نہین ہون کسطرح اس خویشی پر راضی ہون والدہ متّو نی شاہ حسین سی اصل و نسل اوسکی
دریافت کی اونی کہا کہ آبا و اجداد میری ملک غور کی اشراف اور حاکم تھی اگر تمکو اعتبار نہین آتا تو
کوئی اعتمادی اپنا بھیجکر تحقیق اس امر کی کرلو اوس صالحہ نی اس بات کو پسند کرکے پھر شیخ بدّن
کو سنائی اور بدّن نی مسمی کاغ دوڑ کو معہ مکتوب شاہ حسین اور انگشتری شاہ معزالدین جو
شاہ حسین کی پاس تھی غور مین بھیجا تا کہ حسب و نسب شاہ حسین تحقیق کر آوی کاغ نے غور مین پہونچکر
تفتیش اور استفسار اصالت و نجابت شاہ حسین بواقعی کری جملہ امرا اور سکان غور نی تصدیق
کیا تب کاغ معہ جواب خطوط واپس آیا اور اوّل شاہ حسین کی پاس پہونچکر اوسکو کہا کہ اصالت
اور ریاست تمہاری تحقیق کر آیا ہون کہ اظہر من الشمس ہے الا اس شرط سی ظاہر کرونگا کہ میری
التماس یہہ قبول کرو شاہ حسین نے عہد اقبال التماس منظور کیا تب کاغ نی ظاہر کیا کہ میری حاجت
یہہ ہی کہ میری صبیہ مسماۃ مہی کو بھی اپنی نکاح مین لاو شاہ حسین نی بخوشی تمام قبول کیا (از زر
چہ بہتر گل دیگر شگفت) بعد اوسکے کاغ نے شیخ بدّن کو حقیقت نجابت و شرافت شاہ حسین سی مطلع
کیا تب اوس نی راضی ہو کر نکاح بی بی متّو کا شاہ حسین سی بند ہوا دیا اور چند عرصہ کی بعد
شاہ حسین مسماۃ مہی دختر کاغ دوڑ کو بھی اپنی نکاح مین لایا اور جبکہ پہلے حمل کے ایام پوری ہوے
تو بی بی متّو سی فرزند نرینہ تولد ہوا اور چونکہ یہہ بیٹا قبل از نکاح بطور دزدی حاصل ہوا تھا اس سبب
سی نام اوسکا غلزائی رکھا کیونکہ پشتو کی زبان مین غل چور کو اور زائی بیٹی کو کہتی ہین یعنی چور کا
بیٹا اور یہہ ہی واردات وجہہ تسمیہ غلزائی کی ہوئی اوسکی بعد مسماۃ مہی بنت کاغ سی شاہ حسین
کا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام سروانی رکھا گیا اور پھر چند مدت کی بعد دوسرا بیٹا بی بی متّو سی تولد ہوا جسکو
موسوم بہ ابراہیم کیا اور ابراہیم نی باسم لودی شہرت پائی +

وجہہ تسمیہ لودی

اسطرح بیان کرتی ہین کہ ایکدفعہ جب شیخ بٹن قشلاق سی اپنی پہاڑ مسکونہ کو واپس گیا تو اپنی بیٹیون کو جمع کرکے
کہاکہ بسم اللہ کرکے دیگدان قدیم سی آگ نکالکر طعام تیار کرو اور میری پاس لاؤ تاکہ مین خود تقسیم کرون
اور دیکھون کہ میری نواسہ ہای سی کون طالع مند ہی جب وس بی بی نی پہلے روٹی پکائی تو ابراہیم پسر
متو جلدی اور چالاکی سی نان لیکر شیخ بٹن کیخدمتمین لایا اور شیخ بٹن نی خوش ہوکر بزبان
پشتو کہاکہ ابراہیم لوی دی یعنی ابراہیم بڑا ہی پشتو مین بڑی کو لوی کہتی ہین اوسدن سی ابراہیم
نی لودی سی ایسی شہرت پائی کہ اوسی نام پر مجمعاً کل اولاد اوسکی لودی مشہور ہی الغرض جب اور بیٹی
شیخ بٹن کی پاس طعام مانگنی آئی تو اوسنی کہاکہ ابراہیم سی مانگو وہ تمکو دیویگا اور بٹن نی ابراہیم کیواسطی دعای
خیر مانگی اس قصہ سی معلوم ہوگا کہ شاہ حسین حتمیں عبدالرشید کی نسل سی نہین ہی اور اوسکی فرزند
غلزہی اور لودی کا صرف والدہ کی طرف سی قیس عبدالرشید کی اولاد کی ساتھہ رشتہ پہونچتا ہی اور یہہ بھی
وجہہ ہی کہ شاہ حسین کی اولاد اپنی مان کی نام سی افغانون مین متی مشہور ہی اور چونکہ سروانی نی بھی بی بی
متو کی قبیلہ مین تربیت پائی اسواسطی اوسکی اولاد بھی متی کہلاتی ہی اب شاہ حسین کی ہر سہ فرزندان غلزای
لودی سروانی کے ذریات کا علحدہ علحدہ ذکر کیا جاتا ہے +

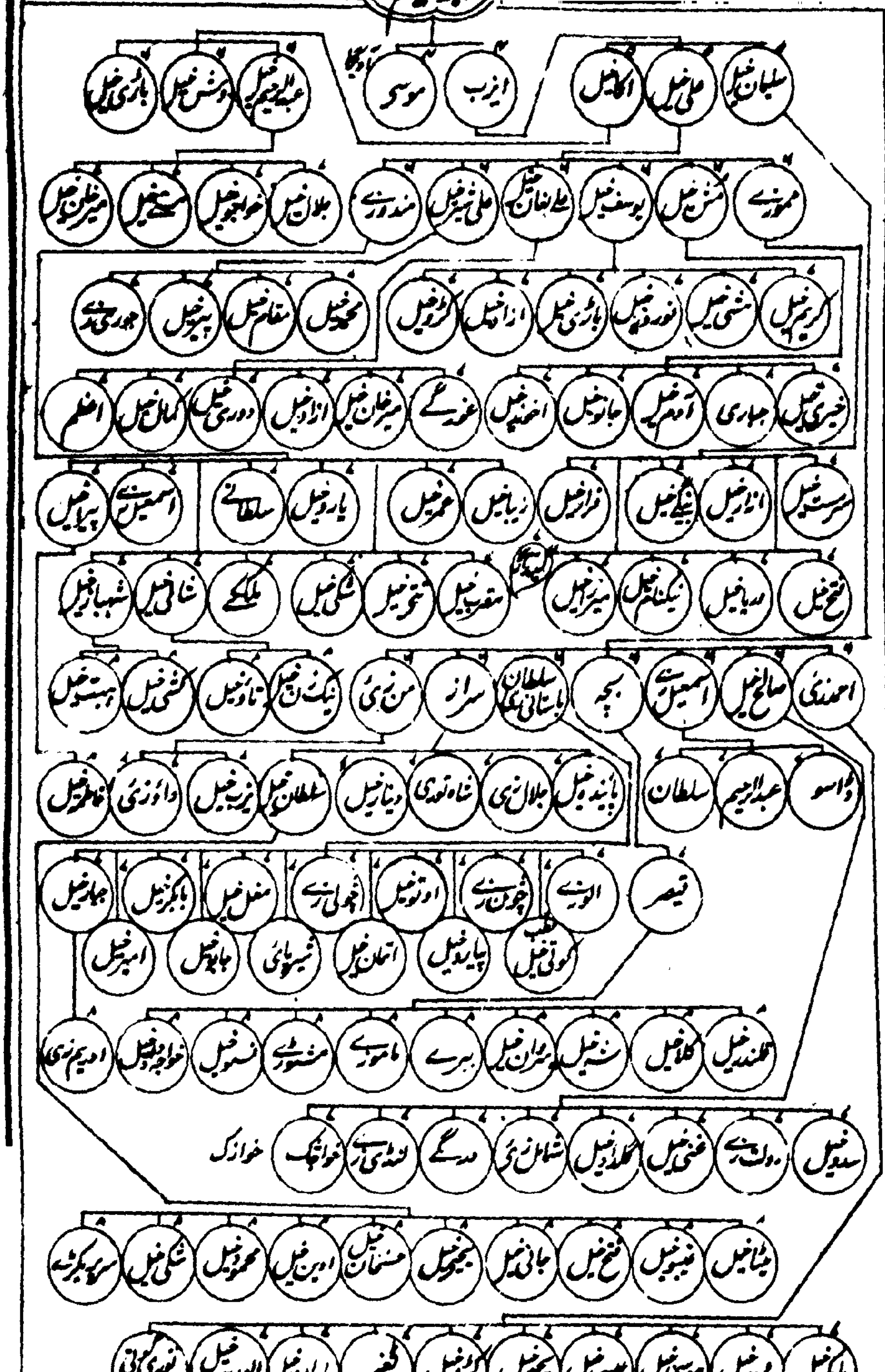
فصل اول

بذکر نسل و نسب یا غلجائی ابن شاہ حسین غوری

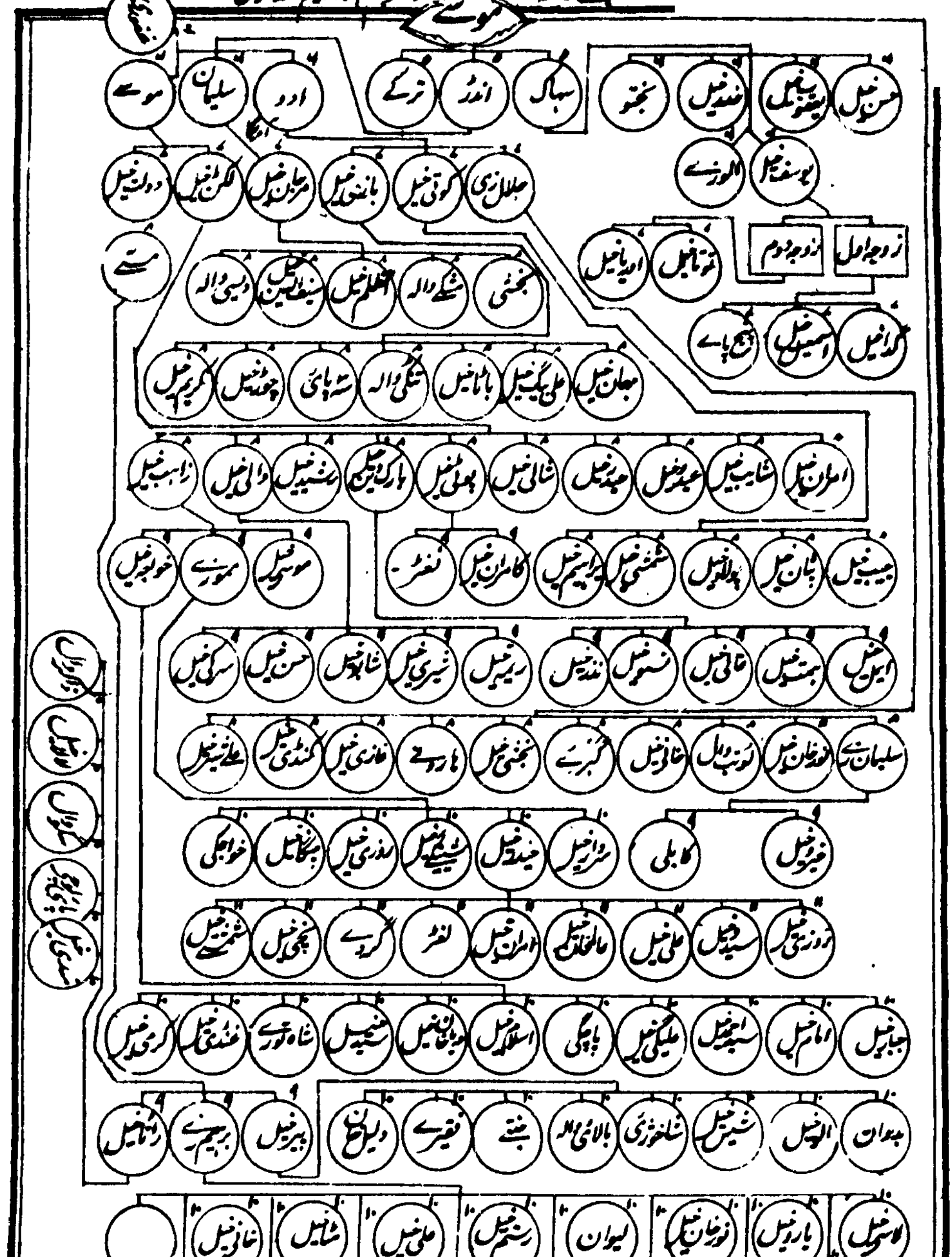


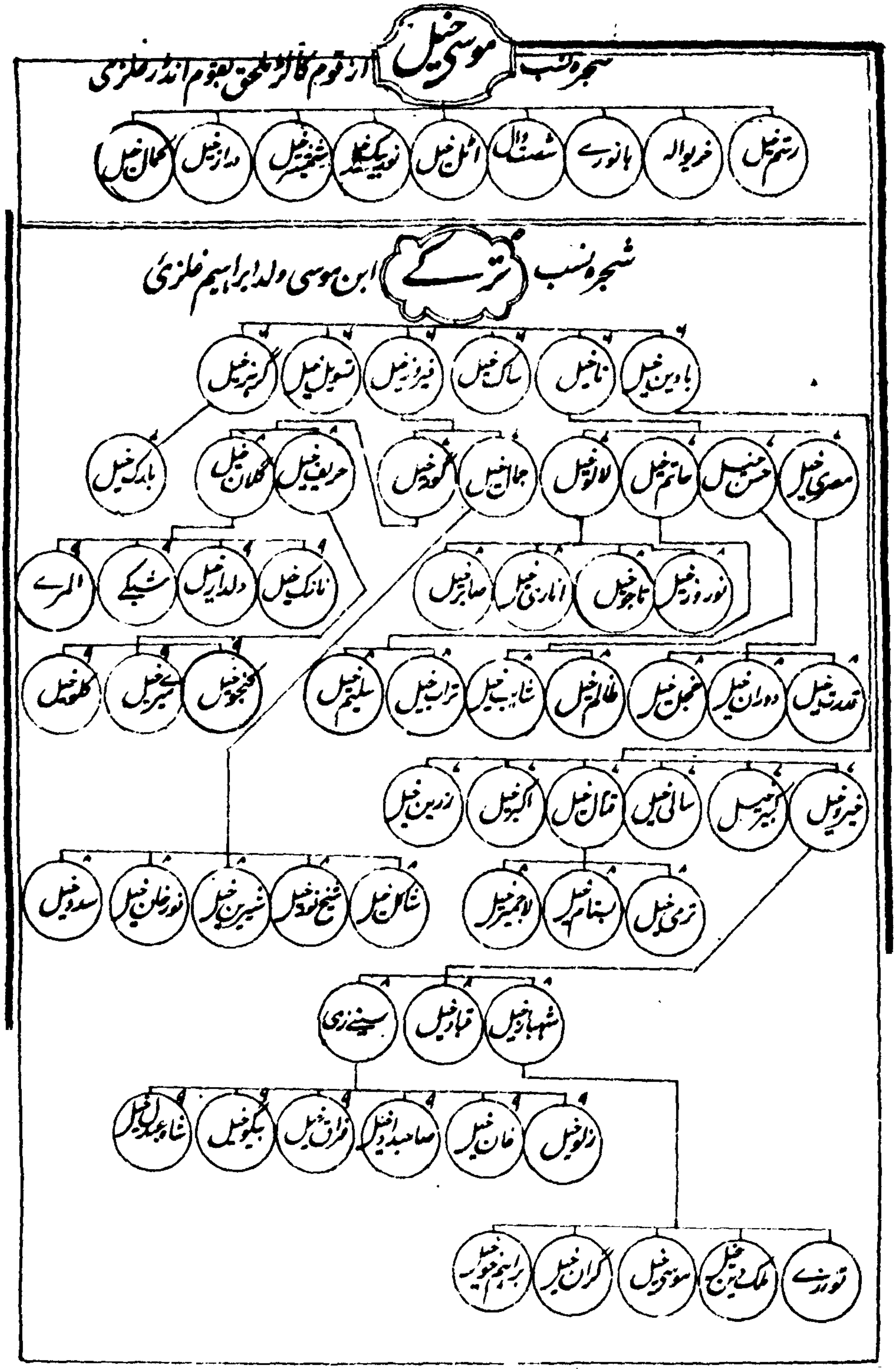

هوتک
شجرۂ نسب
ابن بارو
ملکیار
یوسف
دولت
عرب
حسین
میک زی
اسحاق
قطب
عمر
پولاد
اکازی
بابی زی
بابازی
بابی زی
سنگدزی
علی زی
جلال الدین
عمر
توبن زی
ساوت خیل
طارے
الیف خیل
ایسوزی
معروف زی
اتمان خیل
شهعالم خیل
کرم
مند
ملی زی
خدنی زی
تدزاک
برت زی
رامی زی
عمر زی
حاجی میرخان
شاه عبدالعزیز
عبدالقادر
یحیٰی خان
کٹی زی
کدین زی
کندلی زی
بادی زی
غاوی
عمر زی
مندین خیل
شاه محمود
شاه حسین
شاه اشرف
محمد خان
نوراللہ خان
حاجی عبدالرحمن
شیر شاه
عبدالرحیم خان
شکراللہ خان
شجرۂ نسب
توخی
ابن بارو
معدود خیل
پوپل خیل
یونس خیل
رستم
رهمند
ایوب زی
حسن زی
نور خیل
بابا خیل
بستو خیل
محمد زی
نتو زی
پیروزی
موسیٰ خیل
شمل زی
جلال زی
میران زی
حسن خیل
کشیانی
باستو خیل
اکازی
سید خیل
مانوزی
عراقی
سوری زی
بابکر زی
طاسیر زی
آدم زی
ملا خان خیل
شاکی خیل
مامی خیل
نورالدین
آکے زی
نظام خیل
بهادر خیل
فیروز خیل
نانو خیل

شجرہ نسب ابراہیم ابن خلزی



منسب نامہ پسر دوم ابراہیم ولد ظلزی




شجرہ نسب موسیٰ خیل از قوم کاکڑ ملحق بقوم اندڑ غلزئی
رستم خیل
خرپوالہ
ہانوڑے
شمشادال
اتمل خیل
نویکیلہ
شیشتر خیل
مداز خیل
کمال خیل
شجرہ نسب ترکی ابن موسیٰ ولد ابراہیم غلزئی
بادین خیل
نا خیل
ساک خیل
فیروز خیل
تسویل خیل
گرہ خیل
مصری خیل
حسن خیل
حاتم خیل
لالو خیل
جمال خیل
گوہ خیل
عریف خیل
گلان خیل
بادر خیل
نور وز خیل
تاجو خیل
اناری خیل
صابر خیل
نانک خیل
ولدار خیل
شیکے
المرے
قدر خیل
دوران خیل
محسن خیل
ظالم خیل
شاہب خیل
تراب خیل
سلیم خیل
گنجو خیل
شیر خیل
کلو خیل
خیرو خیل
کبیر خیل
سانی خیل
قتال خیل
اکبر خیل
زرین خیل
ترمی خیل
بستام خیل
لاجمیر خیل
شاکن خیل
شیخ محمود خیل
شیرین خیل
نورخان خیل
سدو خیل
شہباز خیل
قتار خیل
سپینے زی
زالو خیل
خان خیل
صاحبداد خیل
فراق خیل
بیگو خیل
شاہ پسند خیل
تورزے
ملک دین خیل
سوہی خیل
گران خیل
براہیم خیل

حال قوم غلزئی

ندی کابل کے وادی جبتک علاقہ ننگرہار کو نہ پہونچے تو قوم غلزئی کے قبضہ مین ہی بنظر طوالت ضرورت
نہین ہے کہ جو خورد وادی کوہ ہندوکش کے دہار سے جنوباً اور کوہ سفید کے سلسلہ سے شمالاً وادی کلان
دریای کابل مین آکر شامل ہوتی ہین اونکا ذکر اس موقع پر کیا جاوے غلزئی کے ملک مین گرمی اور سردی
کا بہت فرق ہے اور اونکے پہاڑ سخت ہین غلزئی کا ملک شمال سے جنوب ذرہ مایل غرب تک تخمیناً ایکسو
اسی میل طویل اور غرب سے شرق تک پچاسی میل عریض ہوگا اگرچہ اونکا ملک مستطیل شکل کی طرح ہے مگر
بسبب کج گرد ہونے منحنی خط کیطرح گوشہ شمالی شرق کیطرف جھکا ہوا ہے اور گوشہ جنوبی غرب کیطرف
مایل ہے موسم سب جگہ خشک ہے مگر سب سے کم سردی وادی ترنک کے نیچے کیطرف ہے اور علاقہ نعمان بھی ذرہ
گرم ہے زمستان مین سب جگہ بہت سردی پڑتی ہے اور تابستان مین بھی بہ نسبت شرقی افغانستان
اور ملک درانی کے بہت سردی ہے اس باب کے شروع مین احوال نسب اس قوم کے اور وجہ تسمیہ غلزئی
مفصل درج کیا گیا ہے اور شجرہ نسب بھی قوم وار جہانتک حاصل ہو سکا لکھا گیا زمانہ ماضیہ مین غلزئی کا
نام افغانونمین سب سے بڑا تھا سترہوین صدی عیسوی مین اس قوم نے تمام اصفہان کو فتح کیا
اور سلطان روم کی فوج پر بھی فتح حاصل کی فی الحال بھی کثرت تعداد مین سب سے زیادہ اور شہرت
نام مین درانی کے بعد افغانستان مین غلزئی کی قوم ہے مولد اس قوم کا کوہ تیس تھا کہتے ہین کہ سلطان
محمود غزنوی نے اونکو اس پہاڑ سے لیجا کر مغربی افغانستان کے میدان مین آباد کیا اور کاریگری کا
کام اونکے سپرد کیا مگر آخری عہد مین سلطان محمود نے باعث لوٹنے باربرداری کے بعضے غلزیونکو قتل کرا دیا
اور چونکہ اوسوقت یہ لوگ تھوڑے تھے کم زور اور غیر مشہور رہے تا وقتیکہ بعد عملداری تیمور
گورکان کثرت تعداد اور جنگجوئی کے ذریعہ سے زور آور ہوگئے اس قوم کی ریاست کا حال سلطان ملخی
توخی سے پہلے کا خود بھی غلزئی لوگونکو معلوم نہین ہے تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدت دراز
کے نشو نما سے پہلے محمد زئی شاخ توخی کے خاندان مین اور عیسک زئی ہوتک کی شاخ
مین اور جبار خیل ابراہیم غلزئی مین ریاست اور معتبری اپنی اپنی قوم کی تھی ایک رقم یعنی فرمان

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ حررہ نہم ماہ جمادی الاول [illegible] سنہ ہجری مین بنام ملک ملخی توخی لکھہ
ہی کہ راستہ کلات اور قرتو کا جوار غنداب مین ہی قوم ہزارہ وغیرہ دزدان سی محفوظ رکھو اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ ملخی اوسوقت زورآور اور معتبر سردار تہا اور اوسکو سلطان کا خطاب غالباً
اورنگ زیب نے عطا کیا کہتی ہین کہ ہزارہ لوگ کو ملخی نے چار روز مین ارغنداب سی نکالدیا
اور اوس لڑائی مین مسمی ملک مانی قوم خان خیل نی بہت مدد کی اور دلاوری دکھلائی جسوقت
سلطان ملخائی کل توران یعنی توخی اور ہوتک کا سردار تہا تو اوسوقت سی جبار جو مورث
جبار خیل شاخ سلیمان خیل کا ہی کل براہیم غلزئی کا ملک تہا جبار مذکور بمقام پایاس شاہ صفوی
کی لڑائی مین مارا گیا اور کابل اور جلال آباد کی مابین دفن ہوا قبر جبار مشہور ہی وہان بہت سردی
اور برف پڑتی ہے اور بزنگاہ دزدان اور گرگ کی ہی وہان بہت گرگ اور چور رہتی ہین اوسجگہ کو
لوگ بہت منحوس اور مذموم سمجھتے ہین اور کابلی لوگ بہت ہزلیات اور ہجو قبر جبار کی کرتی ہین
بڑا مدبر شخص تھا اکثر رواجات غلزئی اوسکی ایجاد کئی ہوئی ہین بعد سلطان ملخائی کے
حاجی میر خان معروف میرویس ہوتک مشہور ہوا یہہ میرویس سلطان ملخائی توخی کا دختر
زادہ یعنی نواسہ تہا غلزئی لوگ اسطرح قصہ کرتی ہین کہ سلطان ملخائی کی ایک دختر مسمات
نازو تہی ایک روز لڑکی اپنی ہم سن دختروں کی ساتھہ ندی ترنک کی کنارہ پر کہیلتے تہے اتفاقاً
ایک تارک الدنیا فقیر ہندوستان کیطرف سی وہان پہونچا اور اوسنی اون دختروں سی کہا کہ کون سی
لڑکی مجہکو بوسہ لینی دیگی سب لڑکیان اوسکی اجنبی صورت اور نا ملایم سوال سی ڈرکر بہاگ گئین مگر
ایک مسمات نازو نی بباعث پیدا ہونی اعتقاد کی ارادہ بوسہ دینی کا کیا تب اوس فقیر نی بوسہ لینی سی انکار
کرکے کہا کہ تو میری دختر ہی مین نی تمہاری آزمایش کے واسطے یہہ سوال کیا تہا جا تو تمہاری شکم سی چار
فرزند نرینہ پیدا ہونگی جنمین سی ایک بادشاہ ہوگا کہتی ہین کہ شہعالم باپ میرویس کا ملخائی
کے پاس نوکر تہا مسمات نازو دختر ملخائی اوسپر عاشق ہوگئی اور وہ دونو بہاگ کر اتاغر پہاڑ
کو چلی گئی لیکن باشندگان اوس پہاڑ نی انکو پناہ ندی اور وہ متفرق جگہہ پہرتی رہی آخر تنہ والی کیطرف

پر سلطان ملخاہی کی گہر واپس گئے اور اوسنی عذر کرکے اپنی دختر کو کچہہ زمین طبق سر پہاڑ کی نیچے کلات
فلزئی کی سامنی دیدی اور نصراجو نغک سی اوسکی سیرابی کیواسطی پانی مقرر ہوا اور جو آدمی مسمات
نازو کی کہوڑا کی باگ تہنے والی آئی کیوقت پکڑلا یا تہا اوسکو وہ زمین ملی جو کوہ ستران کی چشمہ سے
سیراب ہوتی ہی یہہ جلودار شاخ کشیانی قوم توخی سی تہا لوگ کہتی ہین کہ نازو کو دن ا ور
رات کا پانی اوس نہر سی ملاتہا اور جلودار کو دو دن کا ملک ملخاہی دروازہ کی لڑائی مین
انجر گئی اور سرخ سنگ کی مابین مارا گیا مسماۃ نازو کی شکم سی شہعالم ہوتک کی چار پسر ہوئے
جنکی تفصیل شجرہ نسب مین درج ہی اونمین سی حاجی میرخان معروف میرویس جنکی ترقی جاہ کا
حال کچہہ پہلے حصہ مین لکہا گیا ہی افغانستان کا بادشاہ ہوا کہتی ہین کہ جب میرویس ایران سے
ہوکر بیت اللہ شریف کو گیا تو اوسنی بعد ادای حج خدا پاک سی دعا مانگی کہ ہمارا ملک یعنی
افغانستان ایران کی حکومت سی علحدہ ہوکر آزاد ہوجاوی یہہ دعا مانگ کر سو گیا جب بیدار ہوا
تو کیا دیکہتا ہی کہ اپنی تلوار میان سی نکلی ہوئی برہنہ پڑی ہی اوسکو فال ملک گیری سمجہکر واپس روانہ
ہوا اور جب قندہار مین پہونچا تو اوسطریق سی جیسا کہ حصہ اول مین درج ہی شاہ نوازخان
گرجی کو جو شاہ ایران کیطرف سی بگلربیگی قندہار کا تہا قتل کراکر خود مالک بن بیٹہا جب حاجی میر قابض
قندہار پر قابض ہوچکا تو قوم توخی سی بہی مالگذاری وصول کرنیکا حکم دیا توخی نی ادای معاملہ سی انکار
کیا اوسوقت قوم توخی مین شاہ عالم ولد علی برادرزادہ سلطان ملخائی کا بڑا ملک تہا اور
خوشحال خان اوسکا بیٹا بہی لئیق جوان تہا اس تکرار پر باہم قوم توخی اور ہوتک لڑائی ہوگئی
تب توخی کی ملک ترنک سی ازغنداب کو چلی گئے اور باقی قوم توخی دو جنبہ ہوکر دو حصہ مین منقسم
ہوگئی شاہ حسن خیل اور دیگر قومین جو آب استادہ نواہ آب تازی کی گرد رہتی ہین یک آو میں جمع
ہوئین اور پیرک خیل اور دیگر اقوام جو اونکی قریب رہتی ہین وہ آموکائی مکین اکہٹی ہوئین
خاص کلات پر حاجی عادل ولد سلطان ملخائی قابض تہا اور اوسکا بیٹا مسمی بائی بڑا
دلاور اور جنگجو جوان تہا اوسنی ایک چہوٹا قلعہ ترنک کی کنارہ پر متصل کلات بنایا ہوتکونکا قلعہ

دوسری کنارہ پر بمقام ججتران تہا اوسنی قوم ہوتک کو بہت دق کیا مگر آخر مخالفون ذکمین لگا کر اسکو
قتل کیا اور وہ قلعہ توخی سی لیلیا اور محمد خان معروف حاجی انگو ولد یحیی برادرزادہ میرویس کا
قلعہ دار مقرر ہوا اب اسوقت خبر پہونچی کہ نادر شاہ ایرانی قندہار کیطرف فتح کی عنان اوٹہائی ہوئی
چلا آتا ہی شاہ حسین ہوتک نی سمجہا کہ ہماری سامنی ایک قوی دشمن نادر جیسا چلا آتا ہی اور پیچہی دوسرا
خار بغل توخی ہی مناسب کہ پہلی ایک کو درست کیا جاوی اس مشورہ پر چار ہزار سوار ہوتک قندہار
وغیرہ سی آکر بمقام بل سنگی جمع ہوئی اور بیرک خیل و تراک سکناء اموکا ئی پر حملہ کیا کیونکہ وہ اسوقت
تمام زور تہی اور بڑی مالک توخی کی منجملہ ان اشرف خان و الہیار خان پسران خوشحال خان جا
ارغنداب کیطرف گئی ہوئی تہے سب تراک ماری گئے معہ زن وبچہ کی جب یہہ غم افزا خبر اشرف خان
اور الہیار نی سنی تو اونہون نی زن طلاق کی قسم کہائی کہ جبتک اسکا بدلہ نہ لیوین تو ہم ایک رات
بہی گہر رہینگے وہ ہر دو بہائی میزان اور ترین ہوکر جنا ران کی مقام پر جو ہرات سی مغرب ہی نادر شاہ
کے شامل ہوگئے نادر شاہ نی الہیار خان کو اصفہان مین مقرر کیا اور اشرف نی اوسکو رات قندہار
کا دیکہا یا ہرات چودہ ماہ کی محاصرہ کی بعد لیا گیا اور اوسطرح پر جیسا کہ ذکر ہوچکا ہے قندہار بہی فتح ہوئی تو
ایک برج شہر کہنہ مین ملا علی غلزئی چند روز تک دلاوری سی لڑتا رہا مگر آخر معلوم ہوا جب قندہار پر
یورش ہو رہی تہی تو اوسوقت عبد الغفور خان ولد حاجی انگو قلات غلزئی کا حاکم تہا اور اوسکا
دوسرا بہائی عبد الرسول نام سر روضہ ملک خروٹی مین واسطی جمع کرنے لشکر غلزئی جہت مقابلہ
نادر شاہ کی گیا تہا نادر نی یہہ خبر پاکر بمقام شیبار اونپر چڑہائی کیا اور بہت مخالف قتل کرائے موسی
خان پدر مدد خان اسحاق زئی درانی معروف موسی ڈونگی شیبار کی یورش کیوقت نادر شاہ کا
رہبر تہا اس یورش مین سے جان توم ترکی غلزئی بہی نادر کے شامل تہا جب نادر قندہار کو واپس گیا
نوجان قوم ترکی کو معہ چار ہزار فوج واسطی لینی قلات کی مقرر کیا اور بعد فتح کی جان ترکی وہان کا قلعہ
مقرر ہوا اس شخص کا اپنی قوم پر بہت اختیار تہا بعد صاف کرنی قندہار اور قلات کی نادر شاہ نی اشرف خان
توخی کو غلزئیون کا بیگلر بیگی بنایا اور توخی کا بدلہ ہوتک سی اسطرح لیا کہ بندہ سو گہر ہوتک کا ایران

اور ترکستان اور بعضی ہندوستان کو بہیجدی بعد نادر کی جب احمد شاہ ابدالی بادشاہ ہوا تو اشرف
خان قلات اور غزنین کا حاکم تہا اور پہلی حملہ ہندوستان مین احمد شاہ کے ساتہہ گیا جب واپس
آیا تو درانی سرداروں نے احمد شاہ کو اغوا کر کے اشرف خان سی بدظن کر دیا کہ یہہ شخص بہت زور
آور ہوتا جاتا ہی احمد شاہ نے اشرف خان کو معہ اوسکے فرزند حلیم خان کی قندہار مین طلب کر کے
قید کر دی اور اونکی مہر جعلی خط پر لگا کر الہیار کو اصفہان سی بولایا اور جب الله یار خان پہونچا تو وہ بہی
قید کیا گیا کسیکو خبر نہین ہی کہ اونکا انجام کیا ہوا بعضے کہتی ہین کہ زندان کی دیوار اونپر گر پڑی تہی اور
اوسی جگہ وہ دفن ہو گئی اسطرف تو یہہ حال ہو رہا تہا اور براہم غلزئی مین بعد زوال سلطنت غلزئی کے
آزاد خان سلیمان خیل سب سی نامدار اور صاحب عزم آدمی تہا جسنے ایران کی سلطنت پر دعوی کیا اور
مشہور ہی کہ آزاد خان سب سی قوی دشمن تہا کریم خان کی مخالفون مین سی ایرانی اور افغانی دونو
کہتی ہین کہ بعد بڑی سخت لڑائی کی ان ہردو کی باہم دوستی ہو گئی تہی اور جسوقت کریم خان نے
فارس کے بادشاہ ہونے کی تہے تو آزاد خان بہت برس تک اوسکی پاس عزت اور سلامت سی رہا آزاد خان
کا بیٹا افغانستان مین چلا آیا کہ اوسکی اولاد اب بہی وہان ہی الغرض احمد شاہ ابدالی نے بعد تمام کرنے کام اشرف
خان اور الہیار خان توخی کی حکومت کلات غلزئی کی سورکی خان بابکرزئی کو عطا کری مگر اوسکو
چند روز کی بعد محمد زئی توخیون نے مار دیا سورکی خان کی دو بیٹی تہے سید رحمت خان اور لشکری خان
سید رحمت خان احمد شاہ کی ہمرکاب رہتا تہا اور لشکری خان قلات مین بعد تخت نشینی تیمور شاہ تک
کے محمد امیر خان معروف امو خان ولد اشرف خان سلیمان خیل سی طلب ہو کر قلات اور توخی اور
ہزارہ ملحقہ کا حاکم بنایا گیا اور نور الله خان ولد حاجی انگو سردار ہوتک کا مقرر ہو کر تیمور نے
اسکو خطاب اخلاص قلیخان اور آمدنی دیرہ اسمعیل خان اور دامان اور بنون اور ورگون عطا کر کے
صاحب اعتبار بنایا امو خان کشمیر کی لڑائی مین آزاد خان کی فساد کیوقت مارا گیا اوسکی تین بیٹے
ولی نعمت خان ۔ فتح خان ۔ میر عالم خان جب شاہ زمان سدوزئی تخت نشین افغانستان
ہوا تو ولی نعمت خان اپنی باپ کی جگہہ پر مقرر ہوا مگر چونکہ وہ کم عمر تہا اسواسطی مولیداد خان موسی خیل

اوسکا سربراہ مقرر ہوا جب شہاب الدینخان ولد رحمت اللہ خان نبیرۂ الہیار خان مشہور ہونی لگا تو
توخیون مین ایک خانگی لڑائی پیدا ہوگئی شہاب الدین کے عروج کا قصہ اسطرح ہے کہ امین الملک
شاہی توم بابڑ سی تہا اُوسنی ولی نعمت خان کو دربار مین کچہہ سخت الفاظ کہی ولی نعمت خان
نی جواب مین امین الملک کی ہجو کی طور پر ایک پشتو کا شعر بیان کری اوس سی امین الملک سخت ناراض
ہوا اور شہاب الدین و ولی نعمت خان کی رقیب کی پرورش کرنی لگا اپنی گنج کے مال سی بہی اوسکو مدد
دیتا تہا اسی پیچ خانش سی قوم دو گوندی ہوگئی نصف ولی نعمت خان کیطرف اور نصف شہاب الدین
کے جنبہ دار قلات پر کبہی ایک قابض ہوجاتی تہی کبہی دوسری مولیداد خان نایب ولی نعمت خان
کا مارا گیا ایکدفعہ کچہہ گہوڑی شاہ زمان کی جو کابل سی آتی تہی راستہ پر قوم توخی کی چورون نی لوٹ لئی
یہہ خبر سنکر ولی نعمت خان نی کچہہ سپاہ ولایتی اونکی پیچہی روانہ کی سارق پہاڑ پر چڑہ گئی تہی ولی نعمت
خان خود بہی اونکا تعاقب کرتا ہوا مارا گیا تب فتح خان اوسکا بہائی دستار مختار بنا شہاب الدین اور
فتح خان کی باہم لڑائی ہوتی رہی تاوقتیکہ قوم غلزئی اور درانی کی باہم لڑائی شروع ہوئی
اور بنیاد اس جنگ کی اسطرح کہڑی ہوئی کہ جب شاہ زمان اور شاہ محمود سدوزئی بہائیون کے
بیچ فساد مچا اور احمد خان نورزئی برادر شاہ زمان کا شاہ محمود سی ملگیا اور شاہ زمان کو او
دغا اور بیوفائی کے سبب سی شکست ہوئی تو لیقہ بادشاہ گردی دیکہکر غلزئیون نی یہہ ارادہ کیا کہ ہم علحدہ
خود سر ہوجاوین اس منشا پر عبد الرحیم خان ہوتک ولد نور اللہ خان نبیرۂ حاجی انکو بادشاہ
مقرر کیا اور شہاب الدین خان توخی اوسکا وزیر ہوا شہاب الدینخان کا اتفاق اور اعانت عبد الرحیم
خان نی اسطرح حاصل کیا کہ اپنی دختر مسمات صاحب خان جسپر شہاب الدین عاشق تہا اور جو زوجہ
شاہ زمان اور مادر شاہزادہ ناصر اور قیصر کی تہی معہ اوسکی سب زیورات اور فرش وغیرہ سب سامان
کی شہاب الدین کو دیدی یہہ قلبی مراد شہاب الدین حاصل کرکے واسطی بند کرنی رستونکی بنظر انسداد غنیم
تعین ہوا اور عبد الرحیم خان بذات خود کابل کیطرف واسطے انگیخت سلیمان خیل غلزئیون گیا اور تور اور
اور ابراہیم دونو غلزئی مستعد بیکا ہوئی کابل سی ایک درانی کی فوج بہیجی گئی اور اوس سی لشکر غلزئی

نی شکست کہائی ابراہیم غلزئی کی پانچ چہہ ہزار آدمی مارے گئے اور عبدالرحیم خان قلات غلزئی کو لوٹ
آیا دوسری دفعہ درانی کی فوج روانہ ہوئی اور غلزئی بہی اپنا معسکر مضبوط جگہ پہاڑ پر قایم کرکے جریدہ فوج نبرد
آزمائی کیواسطے میدان کیطرف بڑہی فتح خان توخی اس سے پہلے درانیون کی شامل ہوگیا تہا یہہ خون خوار لڑائی
جلدک اور اموکائی کی درمیان ایک پہاڑ پر جسکا نام فارسی مین کوہ سرخ اور پشتو مین سور غر ہے
واقعہ ہوئی غلزیون نی پہر شکست کہائی قوم توخی سی تخمینا آٹہہ سو آدمی مارے گئے ہوتکی اکثر سوار تہے
جو بچ کر نکل گئے اوسوقت بسبب آجانی موسم زمستان کی لڑائی ملتوی ہوئی موسم بہار یعنی ۱۲۱۸ء غلزیون
مین سال قتل غلزئی مشہور ہی اس لڑائی مین غلزیونکی سردار عبدالرحیم خان ہوتک اور شہاب الدین
توخی تہا اور درانی کی لشکر مین عبدالمجید خان بارکزی اور سیدال خان الکوزئی اور
اعظم خان پوپلزی اور شادی خان اچکزئی عرض بیگی اور سمندر خان بامی زئی افسر
تہے بہت غلزئی مارے گئے اور لشکر متفرق ہوا دوسری سال بہار مین احمد خان نورزئی فوج لیکر کابل
کو جاتا تہا جب وہ بمقام ہلان رباط پہونچا تو شاخ جلال زئی توخی نی زیر حکم ملا زعفران نبیرہ
زادہ ملخائی اوسپر حملہ کیا مگر خود شکست کہائی اور چہہ سو آدمی مارے گئے احمد خان نورزئی نی واپس
قندہار مین آکر ایک بہاری فوج درانی کی معہ توپ اور شاہین ہمراہ لی اور قوم توخی غلزئی کی سرکوبی
کیواسطے روانہ ہوا مگر کچہہ فایدہ حاصل نہ کرسکا کیونکہ توخی لوگ زیر سرداری شہاب الدین خان اور فتح خان
قلات کی پہاڑ پر چڑہ گئی درانیون نی چند حملی اوپر کئے مگر حسب خاطرخواہ نتیجہ نہ نکلا آخر ارغنداب مین
غلزیونکی بال بچون پر حملہ کیا اور بہت سی بیگناہ آدمی قتل کردئی یہہ آخری لڑائی تہی درمیان توخی ہوتک
اور درانی کے بعد اسکے عبدالرحیم خان اور شہاب الدین کوہ ممائی کیطرف بہاگ گئی اوس سی تہوڑا
عرصہ بعد شاہ شجاع الملک نی کاکڑ کے ملک مین پناہ لی تہی اوسکے ساتہہ شہاب الدین خان اور
فتح خان توخی اور شکر اللہ خان ولد عبدالرحیم خان ہوتک ملگئی جب پہر شجاع الملک
چند روز کیواسطے شاہ ہوگیا تو فتح خان اور شکر اللہ خان نی اوسکا سلام کیا لیکن شہاب الدین
خان نی اپنی زندگی مین سلام نکیا اس بات سی شاہ شجاع خفہ ہوا اور جب اوسنی یہہ سنا کہ شہاب الدین

گلستان خان ایک زئی کو واسطی سمجھے نے ایک قلعہ بمقام ناوک بنانا چاہی تو زیادہ ناراض ہو کر
اوس قلعہ کی علم دیا اور فتح خان بابکر زئی بہی اوسکی ساتھ بہیجا جب وہان پہونچکر محاصرہ کیا تو ایکروز غافل
پاکر شہاب الدین نے درانی کی فوج پر حملہ کیا سوارونکو بہگا دیا اور گولنداز ان توپخانہ کو قتل کر دیا
توپخانہ کی پہیہ جلادی اور توپونمین میخ ماردین سارہ ہزرستان مین وہان خالی توپین پڑی رہین بہا
مین صحبت خان پوپلزئی کابل سے تازہ فوج لیکر آیا اور توپونکو پہیہ پر چڑہا کر چند روز قلعہ پر فیر کرتا رہا
مگر کچہہ فائدہ حاصل کر کے واپس چلا گیا اور وہ قلعہ ۱۸۳۹ء تک کہڑا رہا جب بوقت فوج کشی کابل سرکار
انگریزی کی سفرمینا نی اوڑا دیا القصہ بعد واپس جانے صحبت خان پوپلزئی کے شہاب الدین اور
فتح خان بہت مدت تک اپسمین لڑتے رہے اور عداوت اسبات سے زیادہ ہو گئی کہ فتح خان نے
شہاب الدین کی بہائی میر محمد کو جسکی دلاوری کی تعریف اب بہی لوگ کرتے ہین علاقہ خاکہ مین
مار دیا تہا یہہ دشمنی فتح خان کی زندگی تک رہی اور ہر فصل مین دو تین لڑائیان اپسمین ہوتی
تہین جب فتح خان مر گیا تو شہاب الدینخان فاتحہ پڑہنے کیواسطے سمند خان ابن فتح خان کے
پاس گیا سمند خان کی وقت سے یہہ عداوت دوستی سے مبدل ہوئی سمند خان نے شہاب الدینخان کی دختر سے
اپنی شادی کری اور اپنی دختر شہاب الدین کے نبیرہ منصور خان کو دی اور تب سے خانگی فساد
طے ہوا بعد اوسکے امیر دوست محمد خان والی کابل نے اپنی حکمت عملی اور جرأت سے چند دفعہ کی
یورشمین تو خی کو ایسا پایمال اور کمزور کیا کہ انکی سرکشی کے زہر اور شہاب الدین کے خاندان کی حیثیت
بہی بہت کم ہو گئی ہے سلطان خیل غلزئیون پر وزیر محمد اکبر خان اور خود امیر دوست محمد خان نے
فوج بہیجکر بہت سی فتوحات حاصل کرین اور ایسی گوشمالی دی گئی کہ فی الحال باوجود کثرت تعداد ظاہرا
ارادہ بغاوت نہین کر سکتی اور بمثل سابق کل قوم غلزئی مین ایک کوئی رئیس کل ہی ہر شاخ مین
معتبر اور ملک بمثل رعیت کی ہین اور زر مالگذاری سب سے وصول کیجاتی ہے +

تقسیم و تعداد قوم غلزئی

اس قوم کو عوام الناس غلط مشہور غلجلی بہی کہتے ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی اور یہہ قوم غلزئی

دو حصہ مین منقسم ہی ایک **توران** دوسرا ابراہیم اور یہہ ہر دو نام غلزئی کی دو نو پسرونکی اسم ہین اونکی اولاد کو پہونچی ہین توران بڑا بیٹا تھا اوسکی اولاد پہلے درجہ کی قوم سمجھی جاتی ہی توران کی قوم دو حصہ مین تقسیم ہوتی ہی ایک ہوتکی دوسری توخی ان دو شاخون سی شعبی اور شگوفی بہت نکلتی ہین جنکی تفصیل شجرۂ نسب سی ملیگی ابراہیم کے دو بیٹے تہے مگر اوسکے چہہ بیرونکی نام چہہ بڑی شاخین ابراہیم غلزئی کی مشہور ہین اس تفصیل سی **سلیمان خیل** — **علی خیل** — **اکا خیل** یہہ ہر سہ شاخ مجمعًا اپنی مورث کے نام سی **ابزب** کہلاتی ہین چوتہے **سہاک** پانچوین **اندڑ** چہٹے **ترکے** انمین سی بھی آگے بہت سی خیلین نکلتی ہین اونکی تفصیل جسقدر حاصل ہوئی شجرۂ نسب مین ہر ایک شاخ کے ذیل مین درج کئے گئے مگر اونکے سلسلہ پیوستگی کی نسبت کامل اطمینان نہین ہی الا غالب کہ قریب صحت کی ہوگا حصول شجرۂ نسب قوم غلزئی مین بہت کوشش کی گئی بلکہ مولوی **محمد نسیم** ہماری فرستادہ کو جو واسطے حصول شجرۂ مفصل اس قوم کے پہاڑ مین بہیجا گیا تہا خطرۂ جان اور نقصان مال وہان اٹہانا پڑا ایسی لاچاریکی حالتمین احتیاطًا گذارش ہے کہ اگر ناظرین کچہہ خفیف تفاوت الحاق شاخہا شجرۂ غلزئی ملاحظہ کرین تو یہہ عذر یاد رکہین اب ہر ایک بڑی شاخ مندرجہ بالا کا حال معہ تعداد اور جای سکونت تفصیل وار درج کیا جاویگا +

ہوتک

غلزئی کی قوم مین ہوتکی کی شاخ اس سبب سی پہلے درجہ کی سمجھی جاتی ہے کہ بادشاہ غلزیونکی اس شاخ سی تہے ہوتک کی شاخ مین پہلے بہت لوگ تہی مگر بوقت زوال و انتقال سلطنت غلزئی انکی تعداد بہت کم ہوگئی **نادرشاہ** ایرانی نی بعد فتح قندہار پندرہ سو گھر اس قوم کا ترکستان و ایران او رہندوستان کیطرف متفرق کر دیا کہ اونمین سی بخارا اور بلخ مین اور مازندران اور اردبیل صوبہ ایران مین آباد ہین فی الحال افغانستان مین تخمینًا آٹہہ نو ہزار گھر ہوتکی قوم کے ہونگے اور یہہ قوم اکثر **مرغہ** اور دونوطرف **باری غر** اور **سور غر** یعنی کوہ سرخ مین ہتی ہین **عینک زئی** **مرغہ** اور اتاغر مین اور **ملی زئی** کی شاخ کبر دی زنگل اور غابولان مین شعبہ برت زئی اور غنائی مین اور آکا زئی خرنائی اور دیہہ مندیا مین اور توون زئی بمقام سور تئی آور عمر زئی منداو مین رامی زئی اتاغر مین رہتی ہین اور یہہ ملک

ہوتک کا قندھار سے چار منزل مشرق شمالی اور قلات غلزئی سے ایک منزل طرف شرق جنوبی سے شروع
ہوتا ہے فی الحال اس قوم میں **میر عالم خان** نبیرہ زادہ **عبدالرحیم خان** ہوتک اور صمد خان
بڑے خان ہیں اور اونکے ماتحت ہر شاخ میں چھوٹے ملک ہیں +

توخی

قوم توخی قبل از عروج خاندان ہوتک قوم غلزئی میں پہلے درجہ کی تھے اور سلطان **ملخائی** جو توخی کے
شاخ سے تھا کل توران قوم کا سردار ہو گذرا ہے مگر بسبب ترقی پا جانے خاندان ہوتک کے بعد قوم دوسرے
درجہ پر سمجھے گئی قوم توخی کی تعداد آنریبل **الفنسٹن صاحب** بارہ ہزار گھر لکھتے ہیں مگر مؤلف
کی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فی الحال افغانستان میں پندرہ ہزار گھر سے کم اس قوم کی تعداد نہیں
ہوگی توخی کی ملک میں مشہور جگہہ قلات غلزئی ہے توخی لوگ وادی ترنک میں پل سنگے سے لیکر علاقہ
شیبار تک اور اوسکی نواحات میں آباد ہیں اور وادی ارغنداب کا شمالی حصہ ملحق ملک ہزارہ بھی
اور میزانہ توخی کی قبضہ میں ہے اور وادی ناوہ کی جنوبی اور بالائی حصہ میں اور خاکاک میں بھی کچھہ توخی
آباد ہیں بابکر زئی جنگیر اور سراسب اور شاہ مردان اور ناوہ میں رہتے ہیں اور باقی شمل زئی شیبار
اور بلتاغ اور سنداں وغیرہ میں آباد ہیں اور توخی کا ایک محلہ شہر کابل کے متصل دہ افغانان میں ہے منصور خان
فی الحال توخی کا معتبر خان ہے +

سلیمان خیل

کل قوم غلزئی میں سے شاخ سلیمان خیل تعداد میں زیادہ ہے اکثر روایات سے سلیمان خیل کی تعداد درمیان
چالیس اور پچاس ہزار گھر کے پائی جاتی ہے بعضے ناواقف اونکو وسیع ملک پر پھیلے ہوئے دیکھکر قریب ایک
لاکھہ خانہ سلیمان خیلوں کا بیان کرتے ہیں مگر یہہ غلط ہے آنریبل **الفنسٹن صاحب** انکی تعداد بیس
اور تیس ہزار گھر کی درمیان لکھتے ہیں یہہ قوم غلزیوں میں سے ایک جرار اور جنگجو فرقہ ہے اور ایک وسیع
ملک پر قابض ہیں انکی شاخوں کی تفصیل شجرہ نسب سے معلوم ہوگی انکی چار الوس مشہور ہیں مگر بلحاظ
ملک مسکونہ وہ دو حصہ میں تقسیم ہوسکتی ہیں یعنی جنوبی اور شمالی ان ہر دو حصہ میں سے جنوبی طرف قیصر خیل

اور سمل زئی خواہ اسمعیل زئی پہلے درجہ کی ہین یہہ لوگ معہ دیگر شاخہا ملحقہ کے جنوبی حصہ مین ابن تفصیل
سے رہتی ہین علاقہ کوہاٹ وازمین آدین خیل تسو خیل قلندر خیل ثنگی خیل شاہ توری جلال زئی کاکا خیل
محمود خیل تشن خیل وغیرہ رہتی ہین اور نصف زرمت خصوص جنوبی حصہ زرمت کا سلیمان
خیلونکی قبضہ مین ہے اور علاقہ نانی غند متعلق کٹہ واز بھی انسے ہے اور واز ی خواہ و دیگر علاقجات
ملحقہ مین بھی متفرق رہتی ہین شمالی تقسیم مین ستانی زئی خواہ سلطان غزی اور احمد زئی پہلے درجہ
کی قومین مین انمین سے استانی زئی تعداد مین زیادہ ہے جنکی شاخین جبار خیل بابکر خیل کابل اور
جلال آباد کے راستہ پر رہزنی مین مشہور ہین بمقام تیمور غربی درہ للندر اور تمام میدان کی علاقہ
مین جو کابل سے دو منزل غرب ہے پیار خیل آباد ہین اور تیزین اور جگدلک اور سرخ رود اور گندمک
بابکر خیل ور جبار خیل اور نعمان ہین بھی درہ علی شنگ مین کچھ جبار خیل رہتی ہین جنکا مشہور سردار محمد
شاہ خان چند سال سے مرگیا ہے اور اسیطرح نواح کی درہ جات اور علاقونمین یہہ قوم پہیلے ہوئے
احمد زئی لوگ لوہگر کے مشرقی حصہ مین اور التمور اور سپیگہ اور سرخ آو مین بدامن غربی کو
لبیر رہتی ہین مگر اپنی مویشی شرق کیطرف جلال آباد تک چرائی کیواسطے لیجاتی ہین ۔۔

علی خیل

جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے سلیمان کا ۔۔۔ بہائی علی تہا جسکی نسل علی خیل کہلاتی ہے کل علی خیل ۔۔۔
۔۔۔ گھر شمار کرتے ہین علاقہ زرمت یا زرمد جسکو پشتو مین زرمل کہتے ہین نصف علی خیل کا
[illegible] قوم مین سے شاخ مندوزئی کا ایک شعبہ اسمعیل زئی
[illegible] کوئی بہی [illegible] علاقہ خوست مین انکے تخمینا ۔۔۔
[illegible] علی خیل [illegible] سواری بہت ہے علاوہ انکی اور بہی
متفرق [illegible] کے علاقہ مین [illegible] ۔۔

آکا خیل

بہت تہوڑی ہین اور انکا ملک مستقل سکونت والا کوئی نہیں ہے بعضی مقر مین رہتی ہین اور اکثر پوندہ

لری اور دوڑی یعنی گلیم بافی کرتے ہین اور جو پوندہ ہین وہ بار برداری کیواسطے نر گاؤ زیادہ رکھتے ہین اور دوڑ یعنی گلیم بافت اکثر اکاخیل ہوتے ہین گویا اونکا موروثی پیشہ ہے اور سیاہ خانہ یعنی کیژدی پوندگان اور جوال اور گونی وغیرہ ایسا سامان بہت بناتے ہین اور اس پیشہ سے باعث اشیاء احتیاجی پوندگان نفع اوٹہاتے ہین اور دیگر افغان اس پیشہ کو ذلیل سمجھتے ہین کاکڑ لوگ دوڑ بافی کو پیشہ ور کہتے ہین اور جب کوئی شخص کاکڑ کو پیشہ ور کہے تو دشنام سے اس خطاب کو کم نہین سمجھتے ہین کہ اکاخیل کل افغانستان مین ایک ہزار گھر سے کچھہ کم ہونگے +

اندڑ

یہہ قوم اکثر علاقہ شلگر نواحات جنوبی غزنین مین آباد ہے اور یہہ وسیع اور میدان علاقہ قریب کل کے اندڑ کے قبضہ مین ہے اور جا مراد مین کچھہ اندڑ رہتے ہین اور شاخ جلال زئی کچھہ ملک زرمت مین بھے آباد ہے ایک گاؤن اندڑ کا شیبار ملک توخی مین ہے کل تعداد اس قوم کی قریب اٹھارہ ہزار گھر کے تبلاتے ہین اندڑ کے شامل ایک شاخ اسمی موسی خیل قوم کاکڑ سے بطور وصلی ہوگئی ہے کہتے ہین کہ کسی شخص موسی خیل کاکڑ نے اندڑ کی قوم سے شادی کری تہی اوسکی نسل سے یہہ موسی خیل ہوئی جنکی شاخون کا شجرہ اوپر درج ہو چکا ہے اکثر موسی خیل علاقہ واغز شلگر سے مغرب کیجانب متصل کوہ ہزارہ مین اور بعض بمقام پناہ محال گیرو شلگر سے جنوب رہتے ہین اور بطور ہمسایہ تمام افغانمین ایک دو گھر رہتے ہین +

ترکی

اس قوم کے بھے پندرہ ہزار گھر افغانستان مین ہین دو ثلث سے کچھہ زیادہ مستقل سکونت رکھتے ہین اور قریب ثلث ثالث کے کوچے رہتے ہین انکا اصلی ملک علاقہ مقر اور ناوہ ہے بہ نسبت تعداد قوم کے ملک مقبوضہ انکا تہوڑا ہے کیونکہ علاقہ مقر سلیمان خیل اور خروٹی کے قبضہ مین بہت ہے اس کمی اراضی کے سبب سے قریب ایک ثلث اس قوم سے رمداری اور گلہ بانی کا پیشہ اختیار کیا اس قوم کی کوچی لوگ شروع موسم خزان مین واسطے قشلاق کے قندہار کیطرف جاتے ہین اور بہار کے موسم مین واپس مقر کو آنا شروع کرتے ہین کہ اسی آمد جانے کے سبب سے زبان پشتو بہ نسبت قوم ترکی ایک مثل مشہور ہے جو ذیل مین درج کیجاتی ہے

چہ چونگشی وائی قرتری وائی مقر چہ چونگشی وائی غارتری وائی قندہار

چونگش مینڈک یعنی بقہ کو کہتے ہین اس مثل کا معنی اور مراد یہہ ہی کہ جب مینڈک شروع موسم گرما میں قرکا آواز کرتے ہین تو ترکی قوم کی کوچی لوگونکو مقر اپنا وطن یاد آتا ہی اور ایلاق کیواسطی گرما مین واپس جاتی ہین اور جب مینڈک بسبب تاخت لشکر سرما غار رکھتا ہی تو ترکی قشلاق کیواسطی قندہار جاتی ہین یہہ مثل مشہور عام ہی فی الحال محمود خان والد خان ترکی اور زمان خان اور نازو خان اور مرتضے خان اور میر احمد خان خان اور ملک کلان اس قوم کی ہین +

اسحاق معروف سہاک

سہاک کی نسل کا شجرہ اوپر درج ہو چکا ہی کل تعداد قوم سہاک کی تخمیناً ہفت ہزار گھر تلاتی ہین سہاک کی شاخونمین سی یوسف خیل زیادہ ہین قوم سہاک کا تیسرا حصہ علاقہ خروار مین آباد ہی اور کچھہ زرمت مین بھی ہین باقی علاقہ لغمان اور پکتوت اور تگاؤ مین رہتی ہین اور کچھہ لغمان وغیرہ درہ جات جنوبی کوہ ہندوکش مین بھی ملتی ہین بعضے لوگ آندڑ اور ترکی کو پسران سہاک سی سمجھتے ہین مگر یہہ بات غلط صحیح ہے سہاک اندڑ اور ترکی کا بھائی تہا +

غلزئی جو دیگر ملکونمین متفرق ہین

سوای اون علاقجات مقبوضہ کی جنکی تفصیل قوم وار اوپر درج ہو چکی ہی کل افغانستان مین متفرق دو دو تین تین اور کم زیادہ ہر علاقہ کی اندر غلزئی پائی جاتی ہین اور یہہ لوگ بطور ہمسایہ کی متفرق ہین اور افغانستان سی باہر جیسا کہ ترکستان اور ایران مین بہت غلزئی ہین ان ملکون مین اکثر نادرشاہ ایرانی کی وقت سی آباد ہوئی مگر ایران مین اپنی عروج کی وقت سی کچھہ گئی تہی اور بلخ مین ہزدہ نہری اکثر غلزئی ہین اور بخارا مین اوزبک کی فوج مین نوکر بھی ہین اور یہہ ترکستانی غلزئی راہ رسم اور خوراک پوشاک مین ٹھیک مطابق اوزبک کی ہوگئی ہین اور علاقہ نرمان شیر ملک کرمان اور حبس اور اصفہان مین بھی چند گھر غلزیون کا سنا جاتا ہے اور کچھہ ہندوستان مین بھی ہیز اور بیرونی غلزئی جن ممالک مین بستی ہین وہان کی سکنائے کیطرح بود و باش مین ہوگئے

ہین روم کی دارالسلطنت مین چند آدمی غلزئی داغستان سے جا کر آباد ہوئی الغرض کہ افغانی قومون
مین سے اس قوم کے آدمی دور دراز ملکون مین نظر آتی ہین +

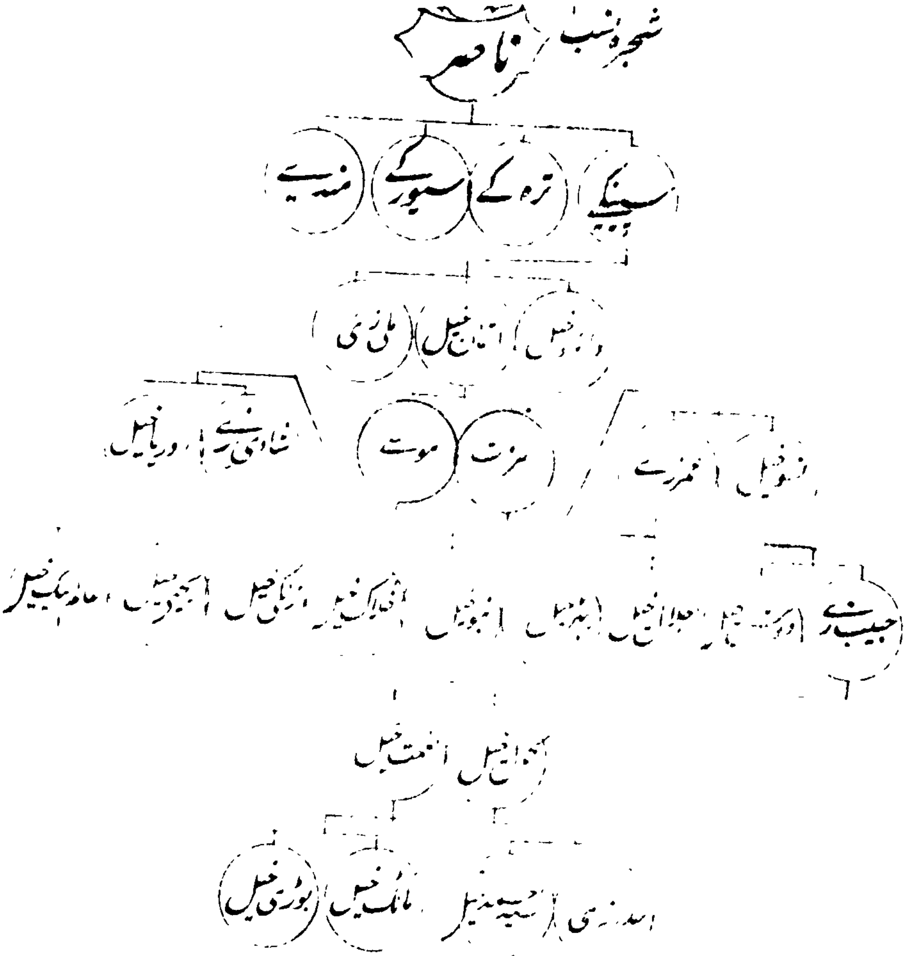
دستورات غلزئی

ایسی بڑی قوم مین جیسا کہ غلزئی ہے اور وسیع ملک مین پھیلی ہوئی آباد ہے ایک طرح کی رواج اور دستورات
کا ہونا کم ممکن ہے اسواسطے مختلف رواجات قوم وار لکھنی بہت ضروری نہ سمجھ کر ترک کی گئی ہین
اور انتظام قوم غلزئی کا بالکل درانیون کے دستورات سے علحدہ ہے اس قوم کے خان اور ملکان کا
اختیار فی الحال ایسا نہین ہے جیسا کہ اقوام درانی کے سرخیل رکھتی ہین چند عرصہ پہلے اس سے قوم غلزئی کے
بھی بعضے خان بڑی صاحب اختیار ہو گذری ہین جیسا کہ **شہاب الدین توخی عبدالرحیم
خان ہوتک مہتر موسی خان سلیمان خیل محمد شاہ خان جبار خیل عزیز خان
بابکر خیل و خانا احمدزئی شاہجہان سلیمان خیل** و **عیسی خان ترکی** اور **آدو ماما
موسی خیل** اور **مولیداد خان** اور **خدائی نظر خان ماما سہاک** اور **بہادل خان اندڑ**
وغیرہ اب بھی انکی خاندانون مین معتبری اور عزت باقی ہے مگر بخلاف سابق **امیر دوست محمد خان** نے
انکا اختیار نہین چھوڑا انتخاب عہدہ ملکی اور خانی کیواسطی زیادہ تر لحاظ موروثیت کا ہے مگر امیر کابل
اور حکام موقعہ اوس خاندان مین سے زیادہ روپیہ دینی والی کو ترجیح دیتی ہین تربیت اور اخلاق اس قوم مین
اختلاف ہے صحرانشین اور پہاڑی اخلاق مین خراب ہین خصوص اکثر سلیمان خیل سارق اور رہزن اور
عہدشکن ہوتی ہین مگر لوہ گر والی اچھی ہین غلزئی جو کابل کے چاردہہ وغیرہ ملحق نواحات مین بستی ہین
وہ محنتی اور اپنی امیر اور خان کی تابعدار ہین پوشاک اور بعضے دیگر دستورات مین کابل کے شہریون
سے موافق ہین خوراک مین گندم کی تیری روٹی اور قروت اور روغن زرد اور لحم گوسفند زیادہ صرف
ہوتا ہے اور پوشاک مین عموما ایک فراخ آستین پیراہن اور اوسکے اوپر بغل قبا سینہ واز چوغہ خوردگی

طرح اونکا انگرکھا اوڑھتی ہین اور موسم سرما مین ہیڈی کی چمڑی کی طویل اور فراخ پوستین اکثر پہنتے
ہین سر پر خراسانی وضع چرکین کلاہ ہوتی ہی مگر متمول اور معتبر خاندان خصوص شہر کلان مین یا اونکی
قریب رہنیوالی خوراک پوشاک اچھے رکھتے ہین آپسمین خانگی فساد اور پرخاش بہت ہی اونکی باہمی گوندیہ
کی تفصیل لکھنی بہت طویل ہی مگر بڑی قومونکی دشمنی جتا دینی ضرور ہی ہوتک اور توخی کی باہمی دشمنی کا حال
اوپر لکھا گیا ہی فی الحال اگرچہ ظاہرا اونمین لڑائی نہین مگر دلونکی صفائی بھی نہین ہی سلیمان خیل
اور اندڑ کے باہم بھی دشمنی ہی اور شمالی سلیمان خیل قوم سہاک سی بھی کچھہ عداوت رکھتے ہین ممونے
ناصر علی خیل اور یوسف خیل شاخ سہاک کی آپسمین پورانی دشمنی جو تنگرار علاقہ خاوو برپا ہوئی تھی اوسکا
اثر ابتک چلا جاتا ہی علے ہذالقیاس ایک قوم کی ہی چھوٹی شاخین خانگی دشمنی سی خالی نہین ہین اگرچہ
بیرونی غنیم کے مقابلہ کے واسطے عموماً متفق ہوجاتی ہین مگر ایسی وقت مین بھی اونکی قلبی عداوت اپنی
دشمن کے نقصان پہونچانیمین کوتاہی نہین کرتی قوم غلزی کا بیرونی زبردست غنیم درانی ہین جنکی
عداوت اور دشمنی کا حال اوپر لکھا گیا ہی مگر فی الحال درانی اور غلزی کی باہم کوئی لڑائی جھگڑہ نہین اور
سوای درانی کی باقی غیر اقوام جو غلزی کی ہمسوانہ ہین اونسی بھی کبھی کبھی لڑائی فساد ہوجاتا ہی غلزی کو مرد
اچھے سپاہی ہوتی ہین لوگ کہتے ہین کہ بہ نسبت تعداد مردمان ایک ربع اسلحہ بندوق کم ہی بندوق نہ
تی دار مگر چقماق بھی ہین تلوار ہر ایک مرد کی پاس ہوتی ہی اور بعضے پستول اور چھورا بھی رکھتی ہین اور
سوارون کے پاس نیزہ بھی ہوتا ہی شادی اور غمی کی دستورات اونکی باقی افغانون سی کچھہ بہت
مخالف نہین ہین روپیہ یا جنس لیکر دختر کا ناطہ کرتے ہین اور اس شیربہا و کا نام **ولور** لیتے ہین جب
نامزادی یعنی منگنی ہوچکی تو داماد اپنی خسر کے گھر مین آتا جاتا ہی اور اپنی منسوبہ کے ساتھہ رہتا ہی اور اس عجیب
رسم کو نیغل بازی کہتی ہین بعضی وقت اس نیغل بازی کا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ دختر اپنی والدین کی گھر حاملہ یا صاحب
اولاد ہوجاتی ہی مگر اکثر ایسی حمل کو حرامی سمجھکر اسقاط کرادیتی ہین یا معصوم نوزائیدہ کو پارچہ مین لپیٹ
کر راستہ پر ڈال دیتی ہین تاکہ کوئی اور ہر گذرندہ شخص اوٹھا لیجاوی اور اگر بوقت نامزدی ایجاب قبول
شرعی ہوجاوی تو اوس اولاد کو ضایع نہین کرتے غلزی لوگ ملا اور اخوند کی تابع ہوتی ہین سب سنی

مسلمان ہین تعصب بہت رکھتی ہین مگر احکام شرعی کو عوام اچھی طرح بجا نہین لاتی اور نماز روزہ کو صحرا
نشین غلزی بھی کم ترک کرتی ہین اور ہر گانو مین مسجد ہوتی ہی مگر مسجد کے پاس ایک نشست گاہ عوام
ہوتی ہی جسمین حقہ پینا وغیرہ بدعت مروجہ عامہ کو عیب نہین سمجھتے اور نشست گاہ مین جو ہم دیوار مسجد
کے ہوتی ہی ہمیشہ سردی کی موسم مین آگ جلا کرتی ہی اور لوگ جمع رہتی ہین اور اسکو آتش خانہ کہتی ہین
بحقیقت وہ آتش خانہ بھی مسجد ہی صرف ایک فٹ اونچی دیوار ان مین حد فاصل ہے اور آتشخانہ مین بوقت
محراب قلیان رکھنی کی جگہہ بنی ہوئی ہوتی ہی چنانچہ غلزیون کی نسبت کہا جاتا ہی کہ غلزیون کی مسجد
دو محرابی ہوتی ہین ایک مغربی امام کا دوسرا مشرقی قلیان کا +

شجرۂ نسب



یاد داشت

ایک ثقہ شخص قوم ناصر نے شجرۂ مندرجہ بالا لکہا کر بیان کیا کہ فی الحال قوم ناصر تین حصہ پر منقسم ہے تور ناصر عمرزی کو کہتے ہین سرہ یعنی سرخ ناصر نسو خیل کو کہتی ہین اور سپین یعنی سفید ناصر ملی زی کی نسل ہین مگر راوی کہتا تہا کہ یہہ تسمیہ غلط مشہور ہی اصل مین سپین اور تور اور سور وہ تہے جو اوپر شجرہ مین ہو گئے الا مولف اس معاملہ مین کچہہ زیادہ اطمینان کی ساتہہ نہین لکہہ سکتا البتہ تور یعنی سیاہ ناصر اور سرہ یعنی سرخ ناصر مشہور ہین ٭

ذکر قوم ناصر

شجرۂ نسب اس قوم کا سلسلے ناصر انکی مورث اعلی تک جسقدر حاصل ہو سکا اوپر درج ہو چکا ہی ناصر لوگ اپنی تئین غلزی کی شاخ سمجہکر قوم ہوتک سی شمولیت بیان کرتے ہین اور ہوتکی انکو اپنا رعیت بتلاتی ہین نہ کہ ہمقوم مگر یہہ دو نوادعار غلط معلوم ہوتی ہین بعضے ناصر شاہ حسین غوری جو غلزی اور لودی کا باپ تہا اوسکو اپنا مورث بتلاتی ہین اور بعضی سادات سی نسب ملاتی ہین ایسی اختلاف کی حالتمین مولف بدون حالات موجودہ پورانے امورات کی نسبت کچہہ نہین لکہہ سکتا بعض لوگ کہتی ہین کہ ناصر بلوچ کی قوم سی علحدہ ہوی ہین اگرچہ انکی زبان پشتو ہی اور افغانونمین خلط ہین مگر رنگ چہرہ اور شکل افغانونکی خصوص غلزی کی موافق نہین ہی غالباً ایسا پایا جاتا ہی کہ یہہ قوم یا اسکا مورث بطور وصلی قوم غلزی کی ساتہہ اکر شامل ہوا کل قوم ناصر کے پندرہ ہزار گہر شمار ہوتی ہین جنمین سی قلیل لوگ علاقہ کوہ دامن نواح کابل مین بمقام کاہ درہ اور شکر درہ اور حاجی کک وغیرہ آباد ہین اور مستقل سکونت رکہتی ہین اونمین سی خواجہ میرخان بڑا خان ہی اور قلندر بادشاہ ایک عالم فقیہ مشہور ہی باقی قریب کل کے جملہ قوم ناصر کی زمین نہین رکہتی اور ہمیشہ پوئندہ اور کوچی رہتی ہین بدین نظر اونکی پوئندہ گری کا طریق جہانتک معلوم ہو سکا لکہا جاتا ہی بہار کے موسم مین دامان شرقی سی جاکر متفرق ہوتک اور توخی کی ملک مین ہر ایک قبیلہ اپنی چند کثیر دیان علحدہ لگا کر رہتی ہین اور مال تجارت قندہار

اور کابل وغیرہ اطراف مین لیجاکر فروخت کرتے ہین اور اپنی رمون سے بڑہ اور گوسفند لیجاکر بیچتے ہین اور
جب گہاس کی کمی ہوئی تو اکثر وسط تابستان مین ایک یا دو کنیزری کا ایک دیرہ بنکر بلا مین گہاس
بہت چرائی گلہ مویشی اور رمہ چہوٹی چہوٹی منزلون مین مال چراتے ہین شروع خزان مین جر گہہ جمع ہو
لشکر ئمین اوکہاڑی ہین اور گرم سیدان یعنی دامان واقع ضلع دیرہ اسمعیل خان کیطرف کوچ کرتے ہین پہلے
کوچ کے وقت دو حصون مین منقسم ہوکر روانہ ہوتے ہین نیان اور مشر قوم کی تجویز کرتے ہین کہ پہلے کونسا
روانہ ہو بعد طی کرنے چند منازل کے یہہ ہر دو حصے بمقام کنٹر وزر متصل گومل جمع ہوتے ہین اسجگہ سب پوندہ
لوگ دامان کیطرف جانے کیواسطے آتے ہین جب یہہ لوگ اپنی سفری قرارگاہ سے روانہ ہوتے ہین تو غیر آباد
ملک سے گذرتے ہین جسمین سوای اپنی ہمراہیونکی اور کوئی نہین دیکھتے مگر جب کنٹر ور کے نزدیک پہونچتے ہین
تو اکثر راستے دیگر اقوام کی مویشی کے گلون سے بند پاتے ہین بعضے وقت دو قوم کے رمہ اور گلہ تنگ اشنہ
مین شامل ہوجاتے ہین اور کبھی کبھی پہلے پیچھے جانے کی تکرار پر لڑ پڑتے ہین آخر لیض مجمع معہ گلہ مویشی اور رمہ اور
آدمی اور کنیزری یہ لوگ کنٹر ور مین پہونچتے ہین پہلے وقت مین اس مجمع کی تعداد تیس ہزار تک پہونچ جاتی
تھی مگر فی الحال عموماً ہر ایک قوم پوندہ کی اپنی اپنی علحدہ گروہون مین آتی ہے اسواسطے اتنے لوگ ایک وقت
جگہ جمع نہین ہوتے الغرض دن کے وقت لیمہ لوگ واسطے چرائی مویشی کے پہیل جاتے ہین اور رات کو حفاظت کے
تمام جمع رہتے ہین ہر قوم کا چلویشتے واسطے انتظام مقرر ہوکر دامان کیطرف کوچ کرتے ہین اسوقت وزیری
لوگ انکی لوٹنے کی تیاری کرتے ہین اور اپنے پہاڑون مین اونکی گذر کے قریب جمع ہوتے ہین اور ایک
یا چند جاسوس اونچے پہاڑ پر پوندون کا کاروان دیکہنے کے واسطے بٹہاتے ہین جب قافلہ نظر آیا تو
گروہ سارقان وزیری بارادہ غارت مال ناصرون پر حملہ کرتے ہین اور جسقدر خرابی اور نقصان پہونچا
سکین دریغ نہین کرتے اون خطرناک ایام مین جو یہہ معاملہ ہفتہ عشرہ تک رہتا ہے ناصر لوگ ہمیشہ تیار رہتے
ہین اور چلویشتی خانگی تکرارونکو بند کرکے باہر کے غنیم کا حملہ روکنے کیواسطے بیدار رہتے ہین تمام قوم شامل
رہتی ہے اور چلویشتے آدمی منتخب کرتے ہین واسطے حفاظت راست اور چپ اور سامنے اور پیچھے کے اور یہہ
گروہ محافظان اکثر پیادہ اور کوئی سوار نوبت بنوبت مستعد رہتے ہین اور باقی ناصر مرد اور زن

مویشی کے گلہ اور رمہ کو ہانکتی ہین اور سب مرد مسلح واسطی مقابلہ حملہ غنیم تیار رہتی ہین مگر وزیری
لوٹیری ہر سال سنگین خفیف نقصان پہونچانے سے در گذر نہین کرتی اور ناصر بلکہ کل پوندہ لوگونکی
سخت دشمن ہین اسطرح غنیم کے ملک سے اکثر براستہ درہ زرگئی باہر نکلکر میدان دامان پہ پہونچتے
ہین دامان پر ہر قبیلہ کی اپنی اپنی جگہ ہی جہان اوسکو زمستان مین قیام کرنا ہوتا ہی چرائی کے
واسطی جہان اچھے چراگاہ ملے وہان اپنی مویشی کی گلے اور رمہ لیجاتے ہین اب اونکا وقت بیکام اور بفکری
لذرتا ہی اور سرکار انگریزی کی حسن انتظام کی امر سے اونکو ارام ملتا ہی ایسی بیکاری کی حالتین شکار کا
شغل کرتے ہین عورات سب کام کرتی ہین روٹی پکانا اور پانی لانا اور دیگر خانہ داری کی معمولے
کامون کے سوای لکڑی ہیمہ سوختنی لانا اور کشیر دی کھڑا کرنا بھی عورات کی ذمہ ہی مردمان کا کام
صرف یہہ ہی کہ بھیڑی اور شتران اور مویشی کی گلے چرانے اس کام کے واسطے تھوڑے ہی آدمی کافی ہوتے
ہین ناصرون کی تجارت کا حال پہلا حصہ مین شامل حالہ پوندگان درج ہو چکا ہی قوم ناصر کی عورات
اکثر مستورہ ہوتی ہین حسن بھی اچھا ہی جب زمستان گذر چکا اور کوہ تخت سلیمان کی برف پگھل گئے

تو قوم ناصر کی متفرق شاخونکی ملک ایکروز معین کر کے کسی موقعہ پر بڑی ملک یا خان کی پاس بطور جرگہ
کے جمع ہوتی ہین اوس معرکہ مین یوم اور راستہ واپسی مقرر ہو کر یوم معینہ پر کشیر دی مین گراکر
اوسی طریق سے جیسا کہ آئی تھی بہار کے موسم مین واپس جاتی ہین اور یہہ ہی معمول اونکا ہمیشہ
ہر سال رہتا ہی پوندہ ناصر کا گذارہ تجارت اور اپنی مویشی سے ہوتا ہی اپنی بھیڑی کی اون سے
کشیر دی اور گلیم اور گونی وغیرہ سامان ضروری بناتی ہین اور بھیڑی کی چمڑہ کی پوستین بھی
بنائی جاتی ہے اور مادہ بھیڑی کے شیر سے مکھن اور پنیر اور قروت بھی بناتی ہین گوسفند کا گوشت
ضیافت اور مہمانداری کی وقت کام آتا ہی مالداری شتران وگاوان خصوص رمہ ہای بھیڑی
انکے بہت ہین اور ہمیشہ اس خواہش و تلاش مین رہتی ہین کہ اپنی مویشی کی خوراک بہم پہونچتی رہے
ناصرونکی کشیر دئین چھوٹی اور سبک ہوتی ہین عموماً اونکے گھر کی جایداد بوقت کوچ سوائی مویشی
کے یہہ ہی ایک دو جوڑہ پوشاک کی اور آرد کے گونی اور ایک دو مسی اور مٹی کے برتن اونکی پوشاک

مشرقی اور مغربی افغانونکی مابین ہی اس قوم کی لوگ اکثر میانہ قد گندم گون بدنقش ہوتی ہین
مگر بعض بہ شکل وسیرت بی آزار اور راست باز مخلوق ہی خان اور ملک کلان کا اختیار بہت ہی یہ
لوگ عبد الرحیم خان ہوتک کی وقت سی کچھہ محصول ہوتک کی خان کو دیتی ہین یہ بندہ نا صرون
کا بڑا ملک شاہزاد خان ایک نیکبخت آدمی تہا جو سال حال مین مرگیا مدت خان اور الہ داد
خان میر عالم خان دوست محمد خان وغیرہ بہی ملک ہین +

حال قوم خروٹی

شجرہ نسب


خروٹی
اسند
شانوخیل
سلیمان زی
زکوخیل
پہ خیل
ادیہ خیل
الوخیل
ادوخیل
ممد خیل
زادی خیل
جمال زی
توہ زی
مالی خیل
للی خیل
خرموزی
زرنیال
حضر خیل
نورادین
ہدین
کاکس زی
شہاب دین
کرادین
شوخیل
میرخان خیل
مانڈک
کونڈیجے
عیسٰی خیل
مرجی گل خیل
خواجہ داد خیل
عباس خیل
شہباز خیل
حلیف خیل
بابو خیل
بہرام خیل
بستان خیل
یحیٰی زی
سوباخیل
سوران خیل
بی زی
مدوخیل
بیرون خیل
سمند خیل
شاہ توری
غورز خیل
تلی خیل
مدی پلاری
پنجو خیل
کریم خیل
دولت خیل
عالی زی
خانگاری
ازغر خیل
بہادر خیل
نوروز خیل
شادی خیل
نادر خیل
مالک شاہ خیل
دارو خیل
اشرف خیل
وزیر خیل
بایو خیل
شادی خیل
طاؤس خیل
شیربیگ خیل
میسے خیل
ہارون خیل
نوسفر خیل
غیبی خیل
لاجبیر خیل
صافی خیل
شادی زی
لاچی خیل
حیدر زی
سلطان خیل
بہرام خیل
گونڈ خیل
بانڈ زی
شاہ بیک خیل
بابر خیل
بندار خیل
پاسنی
عنبر خیل
سید خیل
ممند خیل
موسیٰ خیل
ترخیل
بوستان خیل
موسیٰ خیل
پروٹ
عصمت خیل
شکر داد خیل
علی زی خیل
بیدین خیل
لالی خیل
سنجہ خیل

ذکر قوم خروٹی

یہہ لوگ اپنی تئین غلزئی کی شاخ سمجھتے ہین اور اونمین سی بعضی کہتی ہین کہ ہم قوم توخی سی علحدہ ہوئی
مگر غلزئی اس قوم کو قبول نہین کرتے اور وہ اسطرح نقصہ کرتے ہین کہ **سہاک** اور **ایزب** دونون
ایک روز راستی پر جاتی تہے آگے سے ایک خر پر بار بار مال اتا ہوا نظر پڑا **ایزب** دیکھا کہ خر میرا ہی اور
سہاک دیکھا کہ بار یعنی بوجھہ میرا ہی جب انکو دیکھا تو اوس بار مین ایکطرف نان آرد جو اور دوسری طرف
ایک لڑکا شیر خوار معصوم پایا **سہاک** اوسکو گھر لایا اور بلحاظ بار خر اور شمولیت نان جو جسکو بزبان
پشتو **روٹہ** کہتی ہین خر روٹہ اوس معصوم کا نام رکہا جب بالغ ہوا تو اپنی خاندان کی کسی دختر سے
شادی کرا دی اوسکے شکم سی خروٹہ کی تین پسر ہوی جنکی اولاد کا شاخ وار شجرہ اوپر مندرج ہے بنظر
اسمیت مورث اعلے مجمعاً اس قوم کو **خروٹی** کہتے ہین اس قوم کی تعداد تخمیناً چھہ ہزار گھر بیان
کرتے ہین خروٹی لوگ اون پہاڑون مین رہتی ہین جو **گتہ واز** کی مشرق کیطرف کوہ سلیمان کی متعلق
کوہ برمل تک ہین خروٹی کی ملک کا ایک حصہ علاقہ **وزگون** ہی جسمین پرمولی خواہ برملی قوم تاجک
کی ایک شاخ رہتی ہی **خروٹی قوم** کے قبضہ مین بعضی تنگ میدان ہین جسکے بیچ اونچا اور سخت پہاڑ ہین
اونکی چار بڑے گانو ہین جن مین سی **سنزروضہ** سب سی بڑی ہین پانسو گھر ہین سوای پیوندہ خروٹیون
کی باقی اکثر خروٹی زمینداری کا کام کرتے ہین اونکا زرعی وغیرہ **ملک** اگرچہ گتہ واز سی اچہا ہی مگر سال
مین صرف ایک فصل ہوتا ہی اور برف کی نیچے تین ماہ زمستان مین رہتا ہی غلبہ اونی نر اور مادہ گا
سی کرتے ہین اور بسبب پہاڑی ملک ہونیکی بہیڑی سی بکری کو زیادہ رکھتی ہین اور اونکی پاس
شتر بہی بہت ہین جو میدان مین چرتی ہین اکثر امورات مین جنوبی سلیمان خیلون کیطرح ہین مگر پیوندہ
خروٹی مطابق دیگر پیوندونکی ہوتی ہین اور زبان مین بہی فرق ہی قوم وزیری اور جدران اور برملی
کے ساتہہ انکی سخت دشمنی ہے قوم وزیری اور خروٹی کی باہم **ما بہ النزاع** علاقہ برمل ہے اسپر ہمیشہ
تکرار رہتی ہے وزیری اور خروٹی مین ہمیشہ جہگڑا اور کشت وخون ہوتی ہے بنیاد اس فساد کی عصر **احمد شاہ ابدالی**
مین اوٹہی کہتے ہین کہ اوسوقت قوم وزیری کا ملک سنے **قبیلہ شاخ توجیلہ خیل** سے تہا اور خروٹی کا

ملک شمس الدین نام تہا خروٹی کہتے تہے کہ برمل ہمارا ہی اور وزیری کہتے تہے کہ ہم قابض ہین اور جبکہ نزاع
حد اصلاح سی گذر گئی تو پشتو مین ایک مضمون منظوم بنایا گیا جو واسطے تشریح حال کے بیان درج کیا جاتا ہے ؎

بیت پشتو

برملی پنغلہ نجلئ څنڈئ پری پریشیہ   شمس الدین وائی چہ دہ قمر وائی چہ پہ غیږ کښ الشینہ

جسکا معنے اور مرادیہ ہی کہ

برملی مراد علاقہ برمل دوشیزہ دختر ہی زلفین چہوڑی ہوئی یعنی آراستہ ہی شمس الدین یعنی خروٹی
کہتے ہین کہ ہماری ہی اور قمر ملک وزیران کہتا ہی کہ میری بغل مین رکہی ہوئی یعنی میری قبضہ مین ہی آخر
اسی تکرار پر باہم وزیری اور خروٹی لڑائی ہوئی اوس لڑائی مین شاخ مازرک کو خروٹیون نے
اپنی شامل نکیا آخر وزیرون سی شکست کہائی اور تب مازرک سی مددخواہ ہوئی کہ اس معاملہ مین بہی
ایک پشتو کا فرد ہی تب سی مازرک کی شاخ نی علحدہ نام حاصل کیا پیر ملی اور جدران سی بہی بباعث
ہمسایہ ہونے کے اونکی سخت دشمنی ہی مستقل سکونت والی خروٹیون کو بسبب موسم اپنی ملک کے
لازم ہے کہ وہ کچہہ کام زمستان مین نکرین خزان کی اخیر سی پہلے یہہ لوگ ہیمہ سوختنی کا ذخیرہ جمع
کرتے ہین اور سرما مین اونکا صرف یہہ کام ہی کہ برف اپنی چہتون سی دور کرتے ہین یا ایک گہر سی دوسری
گہر کو جانیکا راستہ برف ہٹا کر بناتی ہین اور جو خروٹی غریب ہین اور چار ماہ کی سختی نہین اوٹہا
سکتے تو وہ گرم ملک کو جاتی ہین اور اپنی ساتہہ سب بیل اور شتر اکثر لوگون کی لیجاتی ہین یہہ لوگ داوڑ
کے جنوب تک جاتی ہین اور برمل اور وانہ کیطرف بہی آتی ہین بہار کے موسم مین پہر اپنی جگہہ
کو واپس چلی جاتی ہین یہہ مدہ لوگ انکو غوایوال خروٹی یعنی گاؤدار کہتی ہین ابتدا مین تین سو گہر نے اپنے
حصہ زمین کو چہوڑ دیا تہا اور وہ مثل ناصرون کی پوندہ ہو گئے تہے یہہ عمل تخمیناً ستر برس سی ہوا خروٹی
لوگ پہلے وقت پوندہ گری اختیار کرنیکا سبب یہہ بتلاتی ہین کہ بسبب تنگ ملک ہونے کے اور پہاڑ
گرد نواح کے وہ آبادی کی ترقی نہین کر سکتے تہے اور بباعث سایہ درختان جو اونکی پہاڑ پر بکثرت ہین اونکے

مویشی کے واسطے گہاس اور چارہ کافی میسر نہین ہوسکتا تہا جب اونکی قوم زیادہ ہوئی تو بباعث
تنگی زمین وہ تنگ آئی کیونکہ ہر ایک آدمی کی میراث اوسکے نرینہ اولاد مین بموجب حصص شرعی تقسیم
ہوتے تہے اور وہ حصہ قلیل ہونے کے سبب سے ہر ایک شخص کے گذارہ کے واسطے کافی نہین تہا اسواسطے
بہت لوگ اپنی زمین اپنی بہائیون کے واسطے چہوڑ کر چرائی اور پوندہ گری کے کام مین مصروف ہوئے
بعد ش چناکہ خروٹی پوندون نے اپنی ہمت اور عزم سے کام تجارت مین دولت حاصل کرنی شروع کی تو بسبب
ہی پوندون کی تعداد بڑہتی گئی مگر تاہم مستقل سکونت والی خروٹی بہ نسبت پوندہ خروٹیون کے
زیادہ ہین فے الحال پوندہ خروٹی بجز ہمقومی اور کچہہ خروٹی کے ملک سے غرض نہین رکہتے اور یہہ لوگ
جب دامان اور دیگر شرقی ملکون سے واپس جاتے ہین تو خروٹی کے ملک مین نہین جاتے بلکہ مغربی
افغانستان مین بعلاقہ شلگر نواح غزنین وغیرہ کو چلے جاتے ہین اور مال تجارت لیکر جریدہ مرد دوسرے
کے ملکونمین روانہ ہوتے ہین اور کیژدی اور عیال اطفال معہ رمہ اور مویشی مواقع مناسب پر جہان
اچہے چراگاہ ہو رہتے ہین اونکو دوش وال یعنی شتروار کہتے ہین انکی تجارت کا حال پہلے باب مین درج
ہوچکا ہے یہان صرف اسقدر لکہنا باقی ہے کہ خروٹی پوندہ اب تجارت کے معاملہ مین خوب مشہور ہوتے
جاتے ہین اور دولت مندی مین بہی اچہی ترقی حاصل کی ہے فے الحال خروٹیون کے مشہور ملک مسمے

روشن خان ابن شادی خان شاہو خیل زکو خیل و سرور خان بن حکومت خان الوخیل

علاوہ اسکے پوندہ خروٹیون مین احمد خان اور محامد اور نظر شاہ اور عمر خان اور کریم خان
ملک ہین اور پوندہ خروٹیون کا دستور اکثر مطابق ناصر پوندون کے ہے +

قوم خدوزئی

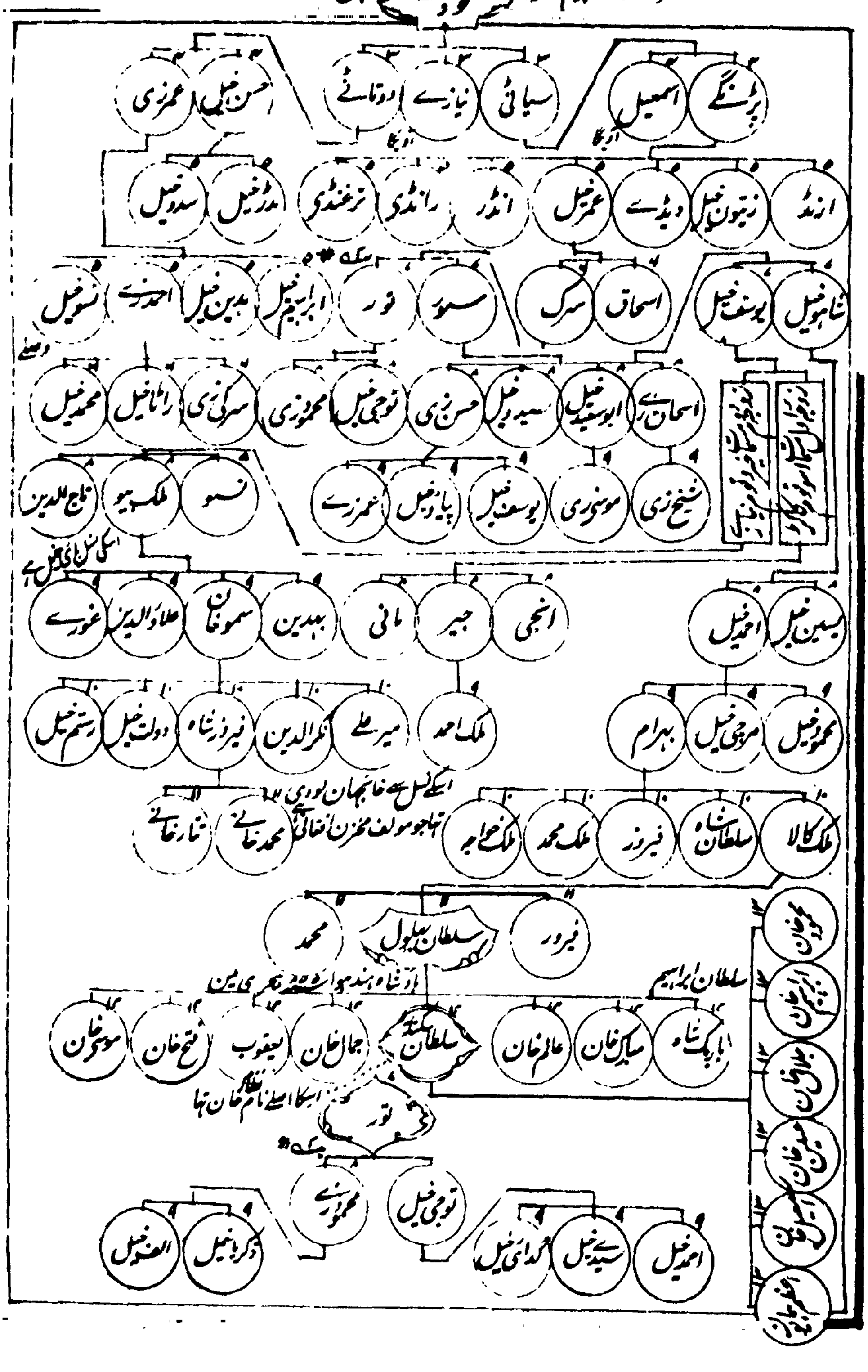
یہہ قوم اکثر علاقہ مقر مین شامل علی خیل غلزئی آباد ہے اور مقر مین اپنی حصہ کا ملک رکہتے ہین اور متصل
شہر قندہار دہہ خوجہ مین بہی تخمیناً دو سو گہر اس قوم کا ہے یہہ لوگ اپنے تئین کبہی سید کہتے ہین کبہی پوپلزئے
درانی اور کبہی غلزئی غالباً شاخ غلزئی کی معلوم ہوتی ہے مگر سلسلہ نسب اسکا اوپر تک نہین ملتا کہ

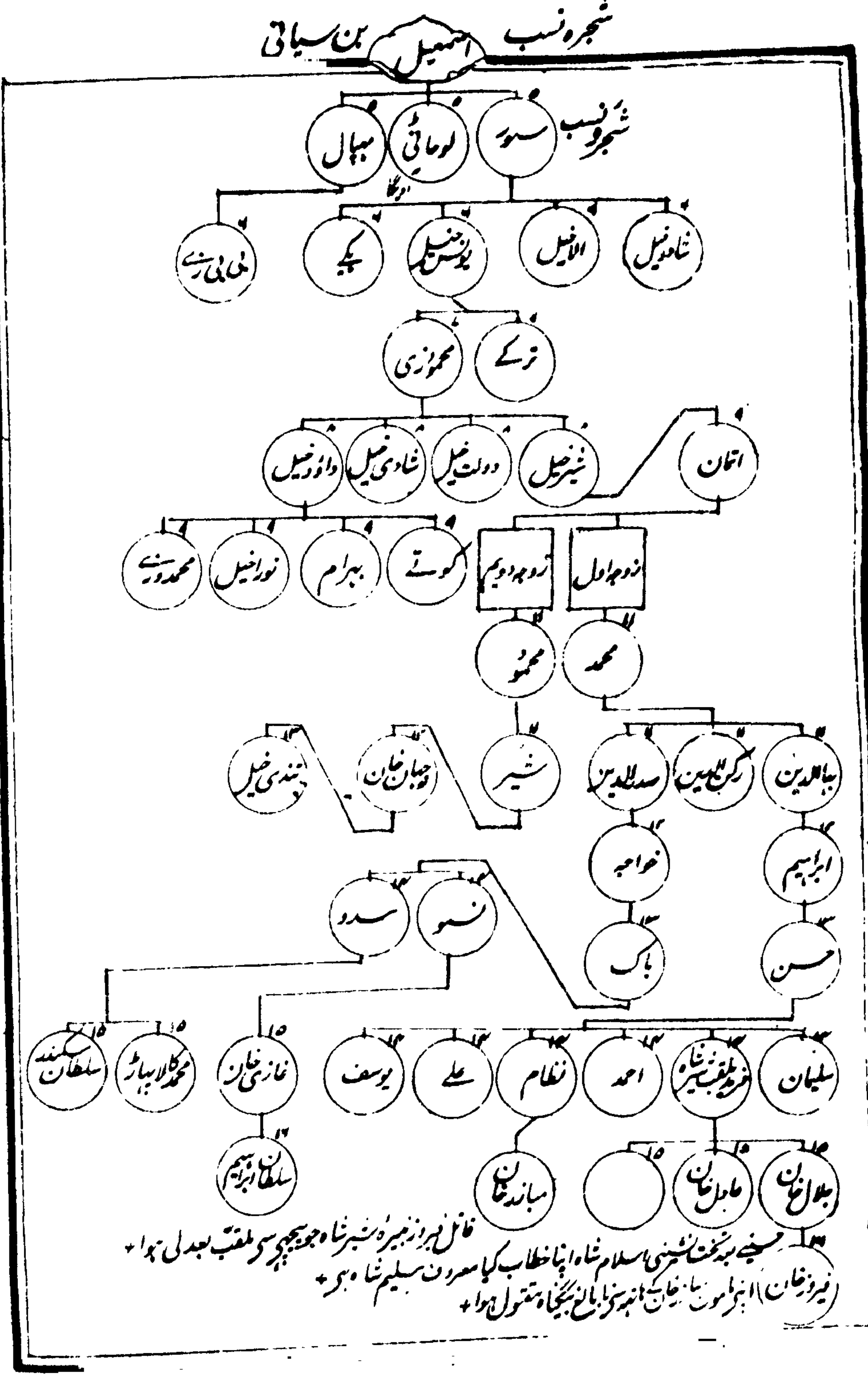
افغانستان مین قریب دو ہزار گھر اِس قوم کی ہونگی اور پیشہ زمینداری رکھتی ہین ❊

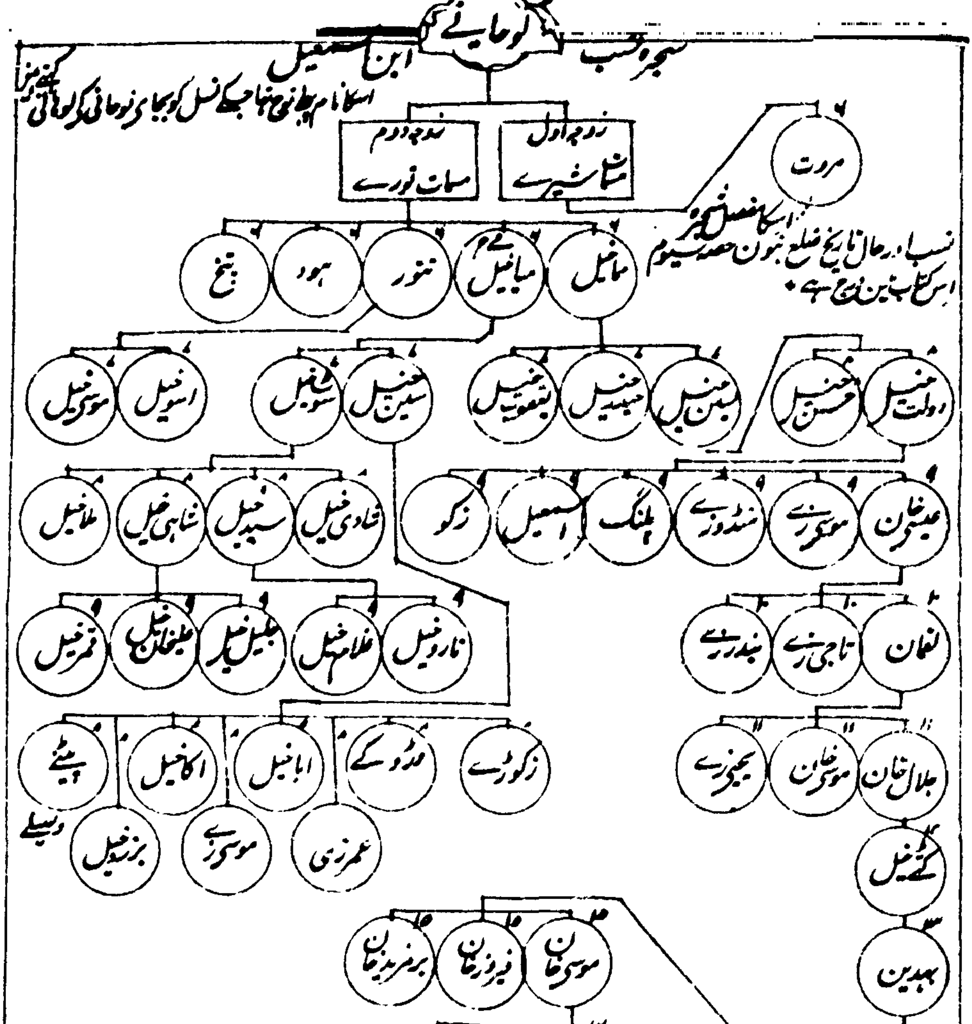
قوم زرمریانی

یہہ قوم استانہ قوم توخی کا ہی اور اپنی تئین سید سمجھتے ہین اکثر یہہ لوگ توخی کی ملک مین ہتی ہیز مگر کابل سی قندہار تک متفرق ایک دو گھر اکثر جگہ رہتی ہین پیشہ زمینداری اور بعضی تجارت اور نوکری بہی کرتی ہین کل افغانستان مین قریب ایک ہزار گھر اس قوم کا ہوگا اور نیک چلن قوم ہے ملازمی اور تجارت بھی کرتے ہر دو پیشہ مین ترقی اور دولتمندی پاتی ہین ❊

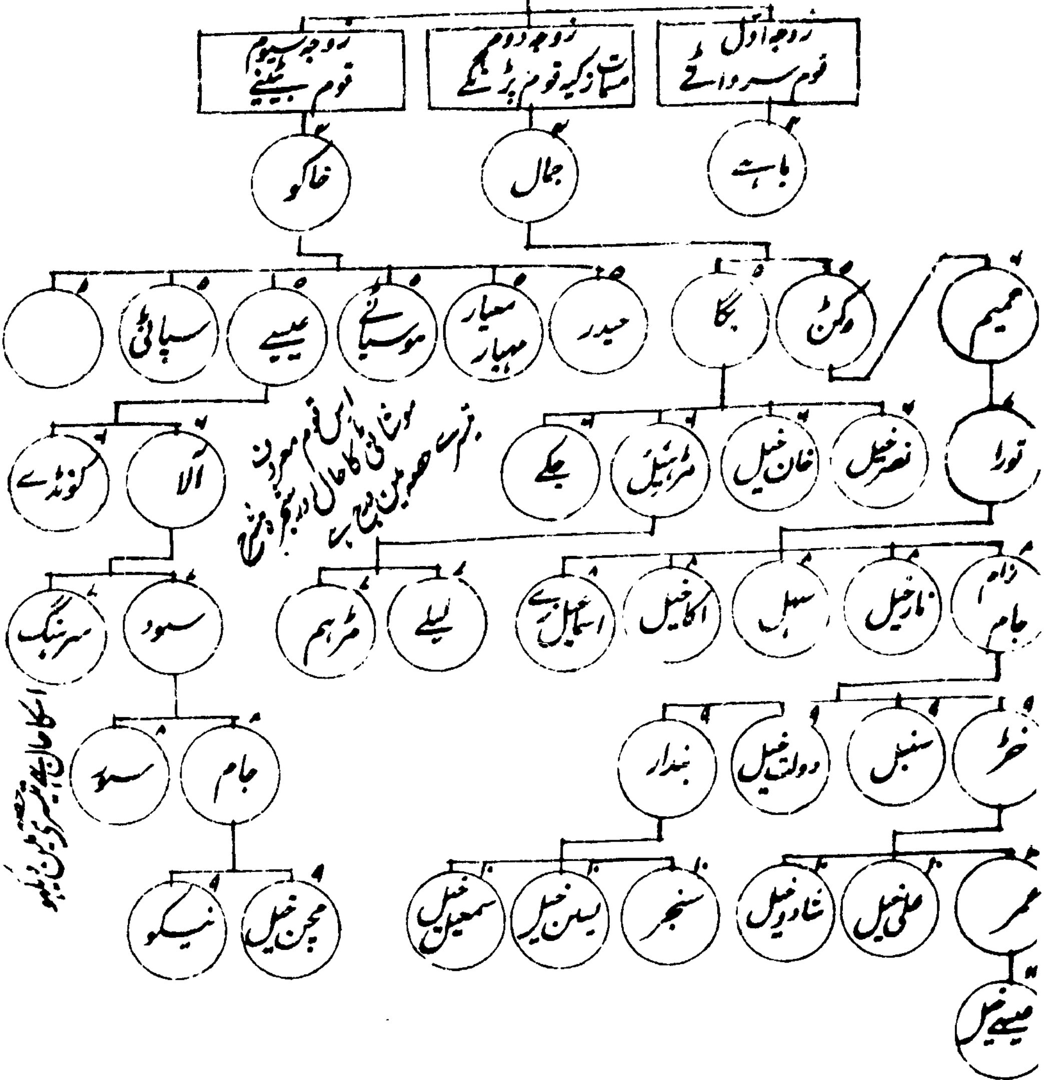
شجرہ نسب ابراہیم معروف لودی ابن شاہ حسین




شجرہ نسب اسمٰعیل بن سیانی
شجرہ نسب
سور
لوحانی
میانی
شاہو خیل
الا خیل
یونس خیل
بکہ
بی بی زئے
ترکے
محمود زئی
اتمان
شیر خیل
دولت خیل
شادی خیل
داؤد خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
کوتے
بہرام
نور خیل
محمد وزئے
محمد
محمو
بہاالدین
رکن الدین
سعدالدین
شیر
چہان خان
تندی خیل
ابراہیم
خواجہ
حسن
باک
نسو
سدو
سلیمان
فرید ملقب شیر شاہ
احمد
نظام
علی
یوسف
غازی خان
محمد کالاپہاڑ
سلطان سکندر
سلطان ابراہیم
مبارز خان
جلال خان
عادل خان
فیروز خان
جلال خان بعد تخت نشینی اسلام شاہ اپنا خطاب کیا معروف سلیم شاہ ہے
قاتل فیروز نبیرہ شیر شاہ جو بھیجی سے ملقب بعدلی ہوا
فیروز خان آخر ماموں مبارز خان کے ہاتھ سے نابالغ بیگناہ مقتول ہوا


لوحانی
شجرہ نسب
ابن اسمٰعیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
مسمات نورے
مروت
نسب اور حال تاریخ ضلع بنوں حصہ سیوم اس کتاب میں درج ہے
مائیل
میاخیل
تتور
ہود
تنخ
دولت خیل
حسن خیل
بیبن خیل
حبیب خیل
یعقوب خیل
سین خیل
سوخیل
اسوخیل
موسیٰ خیل
عیسیٰ خان
موسیٰ زے
پلنگ
اسمٰعیل
زکو
شادی خیل
سید خیل
شاہی خیل
ملا خیل
نعمان
تاجی زے
بندر زے
نارو خیل
غلام خیل
زکورے
عمر زی
موسیٰ زے
برزخیل
جلال خان
موسیٰ خان
یحییٰ زے
کٹے خیل
بہدین
خواجہ خضر
موسیٰ خان
فیروز خان
دولت خان
شہباز خان
غازی خان
حیات خان
محمد خان
شیر خان
دلیل خان
بہادر خان
عزت خان
سلیم خان
صاحب خان
عمر خان
سرور خان
اکبر خان
شہباز خان
ہیبت خان

شجرۂ نسب نیازے ابن لودی



بگا کا ذکر مفصل مع شجرۂ نسب تیسرے حصہ اس کتاب میں درج ہے ۔

حال قوم لودی

شجرہ نسب دیکھنی سی معلوم ہوگا کہ ابراہیم معروف لودی جسکی نسل سی یہہ قوم ہی شاہ حسین کا بیٹا تہا حسب و نسب شاہ حسین کے معہ وجہ تسمیہ لودی اسباب کی شروع مین درج ہو چکے ہین جیسا کہ شجرہ مین لکہا ہی اُو پرسی اس مشہور قوم کے تین شاخ ہین سیانی نیازی دوتانی اب ہماری عصر مین یہہ قوم افغانستان کی زبردست قومون مین شمار نہین ہوتی خدا پاک کا شان ہی ایک وہ زمانہ تہا کہ اس قوم مین سی چند بادشاہ تمام ہندوستان کی مالک ہو گذری ہین اور اب یہہ لوگ مغلوب سمجہی جاتے ہین اُن اقوام فاغنہ کی تاریخ دریافت کرنے سی کہ جو زمانہ گذشتہ مین اکثرا ہندوستان کے طرف چلے گئی تہے معلوم ہوتا ہی کہ عموماً ایسی قومون کا زور افغانستان مین نہین رہا جسکی نظیر اس قوم کے شاخون سے حاصل ہی فی الحال افغانستان مین سیانی ابن لودی کی اولاد سی شاخ لوحانی بہ نسبت دیگر شاخہای لودی کی تعداد اور استعداد مین فوقیت رکہتی ہی اُسکی بعد دوسری درجہ پر قوم نیازی ہی مگر اس قوم کے لوگ سوای عیسی خیل اور سرہنگ کی باقی اکثر متفرق اور مغلوب نہ گذران رکہتی ہین دوتانی بہت تہوڑے ہین اب اس قوم لودی کی ہر ایک شاخ مشہور کا حال تفصیل وار جہان تک دریافت ہو سکا ذیل مین درج ہے +

شاخ پڑنگے

سیانی ابن لودی کی دو بیٹون سی پڑنگی بڑا بیٹا تہا جس سے یہہ شاخ چلی ہے ابتدا مین اس شاخ کے لوگ مغربی افغانستان مین آباد تہی وہان سی اوٹہہ کر کوہ سلیمان سی مشرق علاقہ دامان مین بمقام ٹانک اور روڑی آباد ہوئی بہت مدت تک اس ملک پر قابض رہی تا وقتیکہ بعہد بابر شاہ قوم دولت خیل میا خیل و مروت وغیرہ شاخہای لوحانی نے جبراً و غضباً یہہ علاقہ اونسی لیلیا اکثر پڑنگی ماری گئی اور باقیماندہ متفرق ہو کر اپنی ہم قوم پڑنگیون کے پاس ہندوستان کے مختلف اضلاع مین جا آباد ہوئی فی الحال افغانستان مین پڑنگی قوم کا نام بہی کوئی شخص شاذ و نادر

جاتا ہی مگر ہندوستان مین متفرق جگہہ بنام لودی افغان اس قوم کی لوگ آباد ہین رنویڑ اور لودیانہ اس قوم کا آباد کردہ ہی دکہن مین بہی چند گہر اس شاخ کے سُنے جاتے ہین وہ شخص جسکے سبب سی کل قوم لودی نے شہرت اور نام پایا وہ اِسی شاخ پٹرنگی مین سی تہا اوسکا قصہ مختصر اِس طرح پر ہے +

قصہ بہلول لودی بادشاہ ہند

شجرہ نسب سلطان بہلول کا اوپر مفصل درج ہوچکا ہی روایت ہی کہ چند افغانان لودی آپس مین برادر مصاحب ہوکر ہمیشہ واسطی سوداگری کے ہندوستان مین آتے جاتے تہے اوس جماعت مین سی بعہد سلطنت سلطان **فیروزشاہ** باربک ملک بہرام جو جد ملک بہلول لودی کا تہا اپنی بڑی بہائی سے رنجیدہ ہوکر ملتان مین آیا اور وہان ملک **مروان دولت** حاکم ملتان کا نوکر ہوگیا اور جب **خضرخان فیروزشاہ** کیطرف سی ملتان کا حاکم ہوا تو ملک **سلطان شاہ** چچا بہلول کا اوسکی پاس ملازم ہوکر گروہ افغانون کا افسر ہوا مساعدت بخت سی بیچ اوس لڑائی کی جو خضرخان نے **ملو اقبال خان** کے ساتہہ کی تہی **سلطان شاہ** نے عین کارزار مین مقابل **ملو اقبال خان** ہوکر اوسکو قتل کیا اِس نمایان خدمت کی سبب سی خضرخان کے سرکار مین بدرجہ اعتبار پہونچکر خطاب **اسلام خانی** اور حکومت سرہند حاصل کی دیگر بہائی اوسکی ساتہہ رہتی تہے مگر ملک **کالا** باپ بہلول کا **نصیرخان** صوبہ دار ملتان کے پاس عہدہ دار ہوا اور کمانگرون کے محلہ مین رہنی لگا ایک روز بنابر انجام کار مفوضہ ملک **کالا** بیرونجات مین گیا تہا پیچہی بباعث کثرت بارش ناگہان سقف خانہ اوسکے بی بی پر جو حمل سی پوری دنون تہی گر پڑی گرچہ اس صدمہ سی وہ نیکبخت تو جان بر نہوئی مگر اوسکی شکم سی زندہ فرزند نکال لیا گیا جسکا نام بہلول رکہا یہہ وہی بہلول ہے جسکو خدا پاک نے پیچہے سے کل ہندوستان کا بادشاہ بنا دیا الغرض جب بہلول کا باپ ملک کالا نیازیون کے ساتہہ لڑ کر مارا گیا تو بہلول اپنے چچا **اسلام خان** مخاطب سلطان شاہ کے پاس جو حاکم سرہند تہا جا رہا اور وہان اوسکی جبلی عزم اور دانائی کے جوہر ظاہر ہونے لگے **سلطان شاہ** نے اپنی دختر بہلول کو دیکر بجائے خود دستامختار ہونے کی وصیت کر گیا بعد شہادت سلطان **مبارک شاہ** کی **سلطان محمد شاہ** نے بہلول کو بباعث حسن

خدمات ور و لاوری اپنا فرزند کہا اور سرہند سی لیکر ملتان تک تمام پنجاب اوسکو جاگیر مین عطا کری اور جسرت
گہکہر کی تنبیہ بہلول کے ذمہ فرمائی جسرت نی بہلول کو ترغیب اخذ سلطنت دہلی دیکر خود بہی اوسکا خیرخواہ
ہوا تب سی بہلول کے دماغ مین خواہش سلطنت نی تقاضا کیا اور روز بروز اپنی قوت زیادہ کرنے لگا جب کہ
سلطان محمد شاہ نے انتقال کیا اور علاؤ الدین فرزند اوسکا اپنی باپ سی بجای نشست
تخت نشین دہلی ہوا تب تو بہلول کے تخت نی توقف ناگوار سمجہکر جیتی کری علاؤ الدین تو بداؤن
مین جاکر بادہ عشرت مین سرنگون ہوا اور بہلول بعد از قتل حسام خان اور حمید خان کا فساد
مٹاکر بتاریخ ہفتدہم ماہ ربیع الاول ۸۵۵ ہجری مطابق ۱۴۵۰ء تخت نشین دہلی ہوا اور علاؤ الدین سست
مزاج نی بداؤن پر قناعت کرکی بہلول کو لکہا کہ میرے والد سلطان محمد شاہ نے تمکو اپنا فرزند کہا تہا
مین بہی اپنا بڑا بہائی سمجہتا ہون سلطنت تمہاری حوالہ ہی الغرض بہلول نے عنان سلطنت کو اپنی ہاتہہ
مین لیکر سلطان اپنا خطاب کیا اور اشہب ہمت کو اکثر اضلاع چہار دانگ ہندوستان مین جولان دیکر
بہت سرکش اور خود سر مطیع کرلئے اور واسطے تقویت اپنی کے جسقدر ممکن تہے افغانستان سے افغان
منگا کر اپنی فوج مین بہرتی کئے اور فرمان جاری کیا کہ جو افغان ہندوستان مین سوائے سپاہ گری کوئی اور
پیشہ کری تو اوسکا مال لوٹ لیا جاوی بہلول بڑا صاحب ہمت اور فہیم بادشاہ تہا سلطان حسین
جونپوری کی ساتہہ چند لڑائیان لڑا اور غالب آیا آخرکار اڑہتیس برس کے سلطنت کی بعد ۸۹۴ ہجری مطابق
۱۴۸۸ء مین رخت ہستی اس جہان سے اوٹہا لیا تب اوسکا بیٹا نظام خان

سلطان سکندر

کے خطاب سی جانشین اپنے باپ کا ہوا نہایت دلیر اور مدبر صاحب وقار حلیم اور کریم تہا اٹہائیس برس اور
نو مہینہ سلطنت کرکے راہی عالم بقا ہوا۔

سلطان ابراہیم

بعد وفات سکندر کے ابراہیم خان بیٹا اوسکا بخطاب سلطان ابراہیم بادشاہ ہوا اوسکی بہائے
جلال خان نے اپنی آپ کو بادشاہ جلال الدین مشہور کرکی فساد مچایا دوسرے طرف سی شاہزادہ

عالم خان ابن سلطان بہلول سلطان علاؤالدین اپنا لقب کرکے مدعی سلطنت کا ہوا جب تاب مقابلہ ابراہیمی کی نہ لاسکا تو کابل مین **محمد بابر بادشاہ چغتہ** کے پاس چلا گیا اور ہندوستان مین اکثر امرا صاحب رتبہ سلطان ابراہیم کی ناہمواری اور ایذا رسانی سے تنگ کردیئے خرابی اس خاندان کی ہوئی از انجملہ دولت خان لودی حاکم لاہور نے علم مخالفت بلند کرکے **ظہیرالدین محمد بابر بادشاہ** کو تحریص فتح ہندوستان دیکر لایا اور بمقام پانی پت باہم **محمد بابر بادشاہ** اور **سلطان ابراہیم** خونخوار لڑائی ہوئی جسمین بابر نے فتح حاصل کی اور ابراہیم اوس معرکہ جانستان مین مارا گیا اور بادشاہی دہلی و آگرہ بخاندان صاحبقران انتقال پایا ایام بادشاہی سلطان ابراہیم لودی کی بیست برس تھی بعد ابراہیم کے پہر کوئی شخص خاندان پڑنگی سے بادشاہ نہین ہوا

حال قوم سوری

شجرہ کو دیکھو جس سے معلوم ہوگا کہ پڑنگی ابن سیانی کا دوسرا بہائی **اسمعیل** تہا اسمعیل کے تین پسر تہین سے **سوز** پہلا بیٹا تہا جسکی نسل سوز خواہ سوری کہلاتی ہے لفظ سوز کا معنی پشتو کی زبان سے سرخ نکلتا ہے الغرض **سوز** کا خاندان پڑنگی کے ساتھہ دامان پر آباد تہا اور یہان سے متفرق ہوکر ہندوستان اور افغانستان مین آباد ہوئی گرچہ تاہنوز چیند گہر پڑنگی اور سوری خاندان کی دامان کے علاقہ مین رہتے ہین اور علاقہ چھچھہ ضلع راولپنڈی مین بہی قریب تیس گہر لودیونکی آباد ہین مگر افغانستان مین یہہ خاندان قریب نابودی کی ہے +

ذکر شیر شاہ سوز

سور کی خاندان کو سرخرو اور روشن کرنیوالہ **شیر شاہ** سور تہا جسنی بہت خوبی اور انتظام کے ساتھہ سلطنت ہند کری شجرہ نسب اس خاندان کا شیر شاہ کے نبیرہ سے لیکر اوپر لودی تک مشرح شاخوار درج ہوچکا ہے شیر شاہ کی سلطنت گیری اور اس خاندان کا ہندوستان مین آنے کا حال اسطرح پر ہے کہ بعہد سلطنت سلطان **بہلول پڑنگی** لودی اکثر افغان بموجب فرمان بہلول جہت نوکری ہندوستان مین آئے تہی اوسوقت **ابراہیم سوز** دادا **شیر شاہ** کا معہ اپنی فرزند موسوم **حسن** کے بشوق نوکری ملک روہ یعنی کوہستان

حصہ شرقی افغانستان سی ہندوستان مین آیا اور امیران بہلول مین سی ایک امیر کے پاس نوکر ہوکر چند عرصہ
فیروزہ مین جسکو اب ہمارے عصر مین حصار کہتی ہین اور چند مدت پرگنہ نارنول مین رہا حسن ابن ابراہیم چند عرصہ
بواڑہ مین مثہی خان کی توسل سی رہا اور سلطان بہلول کے عصر مین حسن کو فرزند پیدا ہوا جسکا نام فرید
رکہا گیا سلطان سکندر لودہی کی عہد مین جب جمال خان کو حکومت جونپور عطا ہوئی تو اوسنی حسن سور کو
جو بلا مِ قدیم اوسکا تہا رعایت کرکی سہسرام سوا ور خواص پور ٹانڈہ جاگیر عطا کری اور پانسو سوار کا سردار بنایا حسن کے آٹھ
پسر ہین بلکن سی فرید اور نظام ایک والدہ سی تہی جنکی والدہ قوم افغان سی تہی اور دیگر فرزند اوسکی غیر از قوم افغانی کی بطن
سی تہی حسن بچہلی عورت کی اہتیار کی سبب سی فرید اپنی رشید پسر سی ناراض ہوگیا اور فرید آگرہ مین توسل دولتخان
لودہی کی ابراہیم شاہ کے حضور رہنی لگا جب حسن فوت ہوگیا تو فرمان جاگیر پدری حاصل کرکے فرید اپنے
جاگیر مین واپس گیا اور اوسکی سعاند بہائی سلیمان اور احمد محمد خان سور حاکم جونپور کی پاس مدعی ہوا
لئی جب ابراہیم شاہ لودہی محمد بابر بادشاہ سی لڑکر بمقام پانی پت مارا گیا اور بہار خان ولد
دریا خان لوحانی نے جو ابراہیم شاہ کیجانب سی حکومت ملک بہار رکہتا تہا خود سرانہ ہتیار کر کے
سلطان محمد اپنا خطاب کیا فرید ابن حسن سلطان محمد کی سرکار مین جاکر ملازم ہوا ایکروز اوسکی ہمرکاب
شکار مین گیا تہا شکارگاہ سی ناگاہ شیر ظاہر ہوا فرید نی اوسکی مقابل ہوکر بزخم شمشیر ہلاک کیا اور اسی سے
سلطان محمد نے خوش ہوکر فرید کو بخطاب شیر خان بلند آوازہ کیا اور نوازش روز افزون سی بڑہی درجہ کو
پہونچا اور سلطان محمد نی لایق دیکہکر اپنی چہوٹے فرزند جلال خان کی اتالیقی اوسکی تفویض کری چند مدت
کی بعد شیر خان رخصت لیکر اپنی جاگیر مین آیا اور جب میعاد رخصت پر واپس نگیا تو محمد خان حاکم جونپور
نے موقع پاکر سلطان محمد سی سلیمان اور احمد برادران مفرور شیر خان کی سفارش کری اور اجازہ
پاکر اول شیر خان کو واسطی تقسیم کردینی حصہ جاگیر کہلا بہیجا جب اوسنی منظور نکیا تو فوج کشی کرکے شیر خان کو پہلے
حملہ مین بیدخل کردیا مگر شیر خان صاحب عزم سردار نے جنید برلاس سی جو ایک میران بابری مین سے
تہا مدد لیکر پہر اپنی جاگیر بزور شمشیر چہین لی پہر تو روز بروز اپنی قوت بڑہانے لگا اور لشکر کثیر فراہم
نوکر رکہکر داعیہ سلطنت گیری ہندوستان کرکے ہمایون ابن بابر بادشاہ پر غالب آیا اور حضرت

اعلی او شیر شاہ اپنا خطاب کرکے تخت نشین ہندوستان ہوا مفصل قصہ ان واقعات کا تاریخ فرشتہ
مین درج ہی آخر قلعہ کالنجر کی فتح کرنے مین مصروف تہا کہ حقہ بار بارودی نے آگ لی اور اوس شعلہ جانستان نے
شیر شاہ معہ شیخ خلیل مرشد اپنے کے اور ملا نظام دانشمند اور دریا خان سروانی جل گئی اور لشکر جب
نے اپنے بادشاہ کا یہہ حال دیکھہ کر بہ جرات تمام اوسی روز قلعہ کو فتح کر لیا فتح کی خبر پا کر بتاریخ بارہوین ربیع الاول
۹۵۲ سنہ ہجری مین شیر شاہ نے جان بحق تسلیم کری چودہ سال امارت اور چہہ سال بادشاہی کی عقل اور تدبیر
مایہ اوسکی مشہور ہین رفاہ عام مین بہت مصروف تہا واسطے آرام مسافران بنگالہ سے لیکر دریای سندہ تک
ہر پانچ کروہ مین شارع عام پر سرائی پختہ معہ چاہ و مسجد تعمیر کرائی کہ ابتک اکثر جگہہ وہ سرائین موجود ہین +

سلیم شاہ

جب شیر شاہ فوت ہوا تو عادل خان اوسکا بڑا بیٹا ولیعہد دور تہا عیسی خان حاجب اور دیگر امرا کے
مصلحت سے جلال خان چہوٹا فرزند شیر شاہ کا جو نزدیک تہا بخطاب اسلام شاہ تخت نشین
ہوا جو عوام مین سلیم شاہ کے نام سے مشہور ہے یہہ بادشاہ سفاک مزاج اور بے رحم تہا اپنے بڑے بہائی کو ہلاک کیا
آخر نو سال چند ماہ کی سلطنت کرکے راہی ملک عدم ہوا

محمد شاہ مشہور بعدلی

جب سلیم شاہ نے اس جہان ناپایدار کو چہوڑا تو اوسکا فرزند فیروز خان بارہ برس کے عمر کا تہا بمقام گوالیر
حسب اتفاق امرا تخت نشین ہوا ابہی تین روز نہین گذرے تہے کہ مبارز خان ابن نظام خان برادر زادہ
شیر شاہ نے نامداری کی ساتہہ اوس شاہزادہ معصوم بیگناہ کو بطمع سلطنت قتل کر دیا اور خود تخت نشین
ہوکر اپنے آپ کو باوجود ایسے ظلم کے ملقب بسلطان محمد شاہ عادل کیا اور عوام الناس اوسکو عدلی کہتے
تہے الغرض سلیم شاہ کا انتقال گویا سلطنت افغانون کا زوال تہا عدلی کے سوا اور رشتہ داران
شیر شاہ مین سے کسی نے سلطان سکندر اور کسی نے سلطان براہیم اپنا نام رکہکر خانگی فساد مچایا تین چار سال فتنہ
و فساد رہا کہ ناگاہ ۹۶۲ سنہ ہجری مین پہر ہمای سلطنت ہمایون نے اوپر بسیط ممالک ہندوستان سایہ سعادت
ڈالا اور سلطان سکندر سور بیرم خان ترکمان سپہ سالار ہمایون بادشاہ سے منہزم ہوکر کوہ سوالک کیطرف فرار

ہو گیا اور ابراہیم شاہ بیچہ سے سلطان کرزانی کے عذر اور وفا سے ملک اوڈیسہ میں مارا گیا اور یہ ای خضر خان کی لڑائی مین قتل ہوا امد اسطرح افغانی سلطنت کی بیخ ہند کی زمین سے اوکہاڑی گئی بعد اونکے افغانون مین سے کوئی بادشاہ ہندوستان نہین ہوا +

حال قوم لوحانی

شجرہ نسب دیکھنے سے واضح ہوگا **نوخان ابن اسماعیل** کے دو زوجہ سے چھہ بیٹے تھے کہتے ہین کہ اسکا اصل نام نوح تھا نوحان سے معروف ہوکر اوسکی نسل نوحانی کہلاتی ہے مگر افغان اپنے روزمرہ مین لوحانی یا لوہانی یا لوانی کہتے ہین نوحان کے پہلے زوجہ مسمات **شیری** سے **مروت** ایک بیٹا پیدا ہوا جسکی اولاد اپنے مورث کے اسم سے مروت مشہور ہے اور مروت کی قوم کو بعضی لوگ سبین لوحانی بھی کہتے ہین مگر یہہ لفظ مشہور عام نہین ہے **نوحان** کی دوسرے منکوحہ **مسمات** نوری سے پانچ بیٹے ہوئے جنکے اولاد کو شاملا **تور** لوحانی بولتے ہین مگر یہہ لقب کم مستعمل ہے اب قوم لوحانی کی ہر ایک شاخ مشہور کا ذکر مختصراً ذیل مین کیا جاتا ہے +

شاخ مروت

کا شجرہ نسب نامہ اور حال اس کتاب کی تیسرے حصہ مین درج ہے کیونکہ قوم مروت ضلع بنون مین بستی ہے اور اس ضلع کی عام اور قوم وار تاریخ تیسرے حصہ مین لکھی گئی ہے +

شاخ دولت خیل

شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ **مسمی متّا** ابن نوحان کے تین بیٹون سے **یاسین** کے اولاد سے دولت خیل کے شاخ چلی ہے بہ نسبت باقی اولاد **متّا** کی شاخ دولت خیل نے تعداد اور اختیار مین اسقدر فوق حاصل کیا کہ باقی خورد شاخین متّا کی نسل سے متعلق دولت خیل کے سمجھی جاتی ہین دولت خیل سے نیچے پانچوین پشت مین **لٹی خان** پیدا ہوا جسکی اولاد کٹی خیل کے اسم سے مشہور ہے کہتے ہین کہ قوم لوحانی کی تمام شاخین جیسا کہ لٹی خیل وغیرہ دولت خیل اور میان خیل مروت تتور وغیرہ قبل از سکونت ٹانک سب بطور پوندگان مالدار تھے اور کچھہ تجارت کا پیشہ بھی رکھتے تھے اگرچہ اکثر قیام اونکا علاقہ کٹہ وانہ مین تھا جسکے جنوبی حصہ مین کچھہ زمینات زرعی بھی انکا موجود تھے مگر کوہ وانہ وغیرہ علاقہ ملحقہ مین جہان اچھی چراگاہ ملتی تھی وہان

لوحانی تمنے مالدارونکی کثیر ومی جالگتی تھی اور کبھی کبھی دامان علاقہ ٹانک کی طرف بھی زمستان گذارتی
تھے جب کہ علاقہ کلہ واز اوس تشریح سی جیسا کہ قوم مروت کی حال مین لکھے گئی ہی قوم سلیمان خیل غلزہی
نے لوحانیونسی لیلیا تب سی تابستان وانہ مین اور زمستان دامان ٹانک پر انکی آمد ورفت ہونی لگی اور
ہر ایک اقوام لوحانی ایک شخص رئیس قوم بنام نہاد خان کہتی تھے اوس خان کی تحت مین ملکان ومعتبران
ہر خیل اور زنانی کی ہوتی تھے کہ باتفاق رائی خان وملکان بندوبست امورات اوس قسم کا ہوتا تھا مگر تمام
قوم لوحانی کی سرداری اور خانی تعلق بہ خاندان کٹی خیل تھے جو دولت خیل کی ایک شاخ ہی کہتی ہین کہ
قبل از قوم دولت خیل وغیرہ علاقہ ٹانک مین قوم پڑنگی شاخ لودی سکونت پذیر تھی و زمیندار و مالک ٹانک
کی بھی وہ ہی تھی اور چونکہ پوئندگان اقوام لوحانی بموسم زمستان بعلاقہ ٹانک فروکش ہوتی تھی اور بعض
اوقات اونکی مال مواشی سی زراعت تلفی پڑنگیان واقع ہوتی تھی اور نوبت بنزاع ومنازعت ہوکر باعث دشمنی
شدید فریقین کی ہوئی آخر بعہد **محمد بابر بادشاہ** جب خاندان پڑنگی وغیرہ مغضوب سلطانی ہوئی اوس
وقت خاندان کٹی خیل سے **شہباز خان** ذیجہ مخاطب **بخان زمان** تھا کل شاخہاء لوحانی یعنی دولت خیل
تتور میان خیل مروت وغیرہ کو اپنی ساتھہ بصلاح ومتفق کرکی داعیہ غصب دن ملک ٹانک پڑنگیونسی مصمم کرکے
تمام لوحانی کا لشکر جمع کیا اور دیگر پوئندہ قوم سرون سی بھی جو پڑنگیان سکنہ ٹانک سی تنگ تھی مدد لیکر قوم پڑنگی
سکنہ ٹانک اور روڑی پر حملہ کیا چند لڑائیونکی بعد لوحانی زیر سرداری **شہباز خان خانزمان** کے
پڑنگیون پر غالب آئی اور اونکو مقتول اور مجروح کرکی باقیماندہ کو دربدر کر دیا اور ٹانک پر شہباز خان نے
قبضہ کرکے بمعیت قوم خود دولت خیل وغیرہ ٹانک مین سکونت پذیر ہوا اور زمینداری کل علاقہ ٹانک معہ آسیاوہ
ٹانک اوپر چار حصہ کی منقسم کری **دولت خیل** ایک حصہ **تتور** ایک حصہ **مروت** ایک حصہ **میان خیل**
ایک حصہ جب سال اختتام کو پہونچتا تھا تو خانان مروت ومیان خیل خان زمان رئیس کٹی خیل وتتور خیل
کی خدمت مین جاتی تھے اور وہ بقدر مناسب بابت چہارم حصہ ہر ایک فریق کو دیکر رخصت کر دیتا تھا مگر تتوری اوس
علاقہ مین سکونت اختیار کرکے اپنی حصہ پر قبضہ پایا اور خود کاشت کرکے نفع اوٹہاتی تھے مروت لوگون نے اوپر تقسیم
اور حساب چہارم حصہ اپنی کی خانزمان کٹی خیل سی نزاع پیدا کرکے بداعیہ قبضہ حصہ خود ٹانک پر حملہ کیا اور دولت خیلون نے

پر غالب آکر اونکو معہ رئیس خارج کیا اور خود قابض ہو گئی رئیس کٹی خیل نے جبیل خان سردار قوم گنڈہ پور
سی جو اوسوقت بطور پوبندہ داماں پر آ جاتے تہی مدد لیکر مروتوں سی مقابلہ کیا اور مروت تاب مقابلہ لا کر
ٹاک کو چہوڑ آئی اور خانزمان سنی حصہ چہارم مروت گرہ ضبط کر لیا مگر تاہم جب کوئی خان مروت کا جاتا تہا
تو اوسکو خالی واپس نہین کرتا تہا اوس لڑائی سی تہوڑا عرصہ بعد میاں خیل کا چہارم حصہ ضبط کر لیا گیا اور
کل علاقہ ٹاک کی مالک سوائی زمینات مقبوضہ توران دولت خیل ہوئی جو ابتک قابض ہین اور چونکہ دولت خیل
بذات خود اسقدر علاقہ کا تردد نہین کر سکتی اسواسطی اونکی ساتہہ ہمسایہ یعنی رعیت لوگ بہت آباد ہین دولت خیل
لوگ معہ اپنی رعیت کی تخمیناً آٹہہ ہزار گہر ہونگی اونکی چند گہر مقام کارندہ اور موضع زمیہ اور کافر قلا نواح کابل
مین بہی رہتی ہین اوسکم حیثیت ہین +

حال ریاست اس خاندان کا

ہم اوپر بیان کر چکی ہین کہ قدیم سی ریاست اس قوم کی متعلق بہ خاندان کٹی خیل کی چلی آتی ہے مگر ہر ایک
رئیس اپنی ہمقوم دولت خیل سی برادرانہ سلوک رکہتا تہا جب نوبت ریاست **قتال خان بن سلیم خان**
پہونچی تو اوسنی اپنی قوم پر کچہہ سختی کری اور حد معتدل سی زیادہ سخت مزاج ہوا اس سبب اور نیز اسکی راہ سی چند
مردان کٹی خیل دولت خیل نے مشورہ کرکی قتال خان معہ **اکبر خان** فرزند اوسکی قتل کر دیا اور **سرور خان**
بڑا بیٹا قتال خان کا بجگہہ بہائی **ظفر خان** برادر **گل خان** علاقہ مروت مین چلا آیا اور چند ہزار روپیہ
اپنی باپ کی دوست سی قرض لیکر کابل مین بادشاہ افغانستان کی پاس دادخواہ گیا بادشاہ نی چار ہزار فوج معہ چند
القواپ کی زیر سرداری **عبدالرحیم خان** ہوتک غلزئی سرور خان کی مدد اور اوسکو اپنی باپ کی جگہہ پر مستقل
کرنی کیواسطی بہیجی گل خان ماموں سرور خان ٹاک کی حکومت کو سنبہال سکا جسوقت سرور خان بادشاہی
فوج کی اعانت سی ٹاک کی نزدیک پہنچا تو **گل خان** نی باوجود دشمنی سرور خان کی دولت خیل لوگون کو
سمجہایا کہ سرور کی تابعداری کرو اور سرور خان نی قسم کی ساتہہ عہد کیا کہ گذشتہ بات درگذر سمجہینگی اور
کسیکو آسیب نہین پہونچایا جاویگا دولت خیلون نی سرور خان کی خانی قبول کر لی مگر وہ عہد معافی والا
صرف اوسوقت تک قایم رہا کہ جب تک سب معتبرین اور ملک دولت خیل کی سرور خان کی پاس جمع ہوئی اوسوقت

سرور خان نے اٹھارہ کس کلان معتبر کو جنمین سے زیادہ اوسکی باپ کی قتل کے منصوبہ مین شریک تھے قتل کر دیئے
اوسوقت گل خان مارا نہین گیا تھا مگر پیچھے سے تھوڑی تکرار پر سرور خان نے اوسکو بھی مروا دیا اب اوسکی دشمن
صاف ہو چکی تھے اور ریاست اوسکی بہ استحکام کافی شروع ہوئی کوئی ہمقوم مخالف اوسکی مقابلہ کی لایق نہین
رہا تھا اور اپنی باپ کی قاتلون کو تدریجاً جیسی وہ اوسکی ہاتھہ مین آتے رہی قتل کراتا رہا اور اپنی قوت بڑہاتا رہا اوسنی
پانسو سپاہی اپنا ملازم رکھا اور علاقہ ٹاک مین قلعہ تعمیر کرایا اور باغ لگوایا معاملات ملکداری مین انصاف
سی سیاست کو زیادہ پسند کرتا تھا اگرچہ ادنی رعیت اوسکی حکومت سی ناراض نہین تھی مگر دولت خیل لوگ جنکی
نخوت اور خودسری کو اوسکی سیاست نے پست کر دیا تھا نہایت تنگ اور ناراض تھے مگر باوجود اسکی اوسنی ایسا
بندوبست کیا کہ کوئی سر اوٹھا سکا ہر طرح کی امن علاقہ ٹاک وسکا اپنا مال تھا گر دولت خیل لوگونسی وہ کچھہ محصول نہین لیتا تھا منجملہ
اوسکی مشہور ہے جب گنڈہ پور ومیان خیل کے لشکر پہ اوسنی فتح پائی تو اوسکی حکومت اور ہیبت بڑہ گئی آخر اپنی ہمچشمون مین بہت رسوخ
اور نام پیدا کرکے **سرور خان** نے سمت ۱۸۹۲ بکرم مین وفات پائی تب **الہ داد خان** اپنی باپ کی جگہہ
دستار مختار ہوا ابھی ایکسال کامل اوسکی مسند نشینی کو نہین گذرا تھا کہ سمت ۱۸۹۲ بکرماجیتی مین کنور **نونہال سنگھ**
معہ فوج سکھان بہ ملک دیرہ ودامان آیا اور بے بندوبستی ریاست ٹانک اور دورنگی اہلکاران ومصاحبان
ریاست مذکور سنکر بہ نسبت **الہ داد خان** اور اوسکی ریاست کی ارادہ مخالف کر کی ٹاک کیطرف فوج کشی
کری الہ داد خان نی بلحاظ ارادہ **نونہال سنگھ** وعدم امید وفا اپنی سرداران ومصاحبان سی معہ قبایل
وفرزندان واسباب منقولہ کوہ وزیران مسعود مین پناہ گزین ہوا اور ٹاک پر سکھون نے قبضہ کرکے بموجب نشائی مذہبی
اور تجسس مخالفان الہ داد خان اندر پہاڑ کی اوس قلعہ مین جو **سرور خان** نے بنایا تھا اور اسباب اسلحہ وآلات
روپیہ وغیرہ سامان جو الہ داد خان نے محفوظ جگہہ سمجھکر اوسمین رکھا تھا جاکر سب مال و دفینا غارت کیا
الہ داد خان کی بیوفا مصاحب اکثر اوسکی دشمنون سی مل گئے تب وہ لاچار ہوکر از راہ عیال **امیر**
دوست محمد خان والی کابل کے پاس مدد خواہ گیا اور جب اوجگہہ سی کچھہ اعانت میسر نہوئی تو کوہ وزیران مسعود
مین واپس آیا اور چونکہ کنور نونہال سنگھہ نے ٹاک کو طلب خانان ملتانی مین بطور جاگیر **پائندہ خان خواجک**
وحیات اللہ خان ستہ وزئی اور **عاشق محمد خان علی زئی** کو عطا کیا تھا الہ داد خان مدت

مدت تک سکھون اور ملتانیون کے ساتھ لڑتا رہا اور ہمیشہ ٹانک پر لڑائی اور خونریزی تیار رکھتا تھا اسی کشمکش
مین تمام زندگانی کو تمام کرکے فوت ہوئے اللہ داد خان کے دو بیٹون مین سے **محمد شاہنواز خان** در پے
حصول ابتدی وقتی ریاست کی ہوا اوسکی خوش نصیبی سے بعد مار بات ۱۸۴۶ء لاہور مین گورنمنٹ انگریزی کی
جانب سے ریذیڈنٹی مقرر ہوئی تب **محمد شاہنواز خان** باسید جعفر لاہور مین گیا اور کرنیل **سر ہربرٹ
اڈوارڈس صاحب** کے حضور مین مشرف ہوا جو اوسوقت لاہور مین اسسٹنٹ ریذیڈنٹ تھے اور بروقت لینی کنہیہ
شیخ امام الدین سے ہمرکاب صاحب ممدوح کشمیر کو گیا اور وہان سے پھر لاہور کو آیا اور لاہور سے ہمرکاب اڈوارڈس صاحب
اخیر ۱۸۴۸ء مین بنون مین آیا اور بنون سے ٹانک اور ڈیرہ اسمعیل خان ہوکر صاحب موصوف کے ہمراہ واپس لاہور
کو گیا اور ۱۸۴۹ء بموجب استحقاق قدیمہ اور عنایت **اڈوارڈس صاحب** کی حکومت موروثی ٹانک محمد شاہنواز خان
کو عطا ہوئی کہ تا حال مالک ورئیس ٹانک کا ہے ہنگامہ اور مفسدہ ۱۸۵۷ء کی بعد بموجب حسن عقیدت وخدمات لائقہ
از پیشگاہ گورنمنٹ سند خطاب نوابی معہ خلعت فاخرہ عطا ہوا کہ اب **نواب محمد شاہنواز خان** ٹانک والا
مشہور ہے جنکو جاگیردار مجسٹریٹ کی اختیار بہی سرکار نے تفویض فرمائی +

شاخ میاخیل یا مے خیل

شجرہ نسب اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہے میاخیل کو میان خیل بہی کہتے ہین نیچے کی شاخون کا شجرہ نسب
عطاء اللہ خان تحصیلدار کی معرفت حاصل کیا گیا ہے مگر احتمال ہے کہ سلسلہ مین کچھہ فرق ہو کہتے ہین
کہ زمانہ قدیم مین میان خیل لوگ جملہ پوندہ تھے تجارت اور مالداری کا پیشہ کہتے تہے جیسا کہ دولت خیل کے ذکر
مین کل اقوام لوحانی کی آمد کا حال بعلاقہ دامان لکھا گیا ہے اوسی سبیل سے یہہ قوم بہی دامان پر آیا جایا کرتے
تھے اور میان خیلون کی مستقل سکونت سے پہلے خاص درابن اور علاقہ درابن اور چودھوان مین قوم سروانی
سکونت پذیر تہی جب کہ **خان زمان** رئیس کٹی خیل نے قوم بیٹنی کو ٹانک اور قوم سوری کو روڑی سے بیدخل کیا
اور ٹانک پر دولت خیل قابض ہوگئے اور روڑی ویران ہے تو اوس سے چند برس بعد فیما بین قوم بختیار جسکا
حال آگے آویگا اور قوم سروانی قابضان سابق درابن وغیرہ تکرار تلفی زراعت جنگ واقع ہوا مال کار

قوم بختیار نے جو شریک میاخیلونکے تھے سروانیونکو شکست دی اور جو قتل سے بچے اونکو خارج کیا اور پھر میاخیلونکے
صلاح اور اعانت اور شمولیت سے علاقہ دراین وغیرہ پر بالاتفاق قبضہ کر لئے اراضیات بارانی کو اونہون نے چار
حصہ کر تقسیم کیا تین حصہ میاخیلون نے لئے اور چوتہا حصہ بختیار نے اور زمینات آبی کو جسطرح کہ اب ہین
آپسمین تقسیم کر لیا اور پھر دونون فتح مند قوم سے بعضے لوگ مستقل سکونت کو پسند کر کے زمینداری مین مصروف ہوئے
اور بعضے بدستور حسب تجویز قوم پوینده رہے چنانچہ زمانہ حال تک ہر دو قسم میاخیل اور بختیار بدستور موجود ہین یعنی بعض
زمیندار اور بعض پوینده تجار کوئی شاخ میاخیل کے ایسی نہین ہوگی جسکے لوگ تھوڑے بہت ان دو کامون مین
منقسم نہون مگر سید خیل اور شادی خیل قریب کل کے مستقل سکونت اور پیشہ زمینداری رکہتے ہین میاخیل پویندون
مین سے بعضے سوداگر بڑے دولتمند ہین اور سب سے پہلے پیشہ تجارت دور دراز ملکون مین پویندون مین سے میاخیلون
نے شروع کیا جنکا نام اس کام مین بخارا سے کلکتہ تک مشہور ہے میان خیلون کا خان تھوڑا اختیار رکہتا ہے اور نصف جو
میان خیل پوینده ہین اونکے شامل ہے ایک رشتہ دار خان یا کوئی معتبر ملک مدار المہام ہوتا ہے اور چالویشتی لوگ
لعت کیوقت انتظام رکہتے ہین مگر بدون وقت لڑائی کے اونکا کچہہ اختیار نہین ہوتا جب میاخیل پوینده بموسم
زمستان دامان کو آتے ہین تو اونکے مالتوشتر مکلوات کے میدان مین چرائی کیواسطے جاتے ہین یہہ قوم بے آزار
اور نیک چلن ہے مدت سے خانی اس قوم کی شاخ سید خیل کے خاندان خندو خیل مین چلی آتی ہے چنانچہ اب بہی
عظیم خان خندو خیل معتبر خان دراین کا ایکہزار روپیہ پنشن سالانہ سرکار سے پاتا ہے اور موسی زئی مین **میر عالم خان**
بڑا ملک ہے کل تعداد قوم میان خیل کے تخمیناً تین ہزار گہر ہین جنمین سے چہارم حصہ بختیار ہونگے اور چند گہر دوتانی اور
مشہی بہی انکے شامل ہوتے ہین *

حال قوم بختیار

بعضی لوگ انکو سید کہتے ہین اصل مین یہہ لوگ ملک ایران سے آئے تہے جنکے ہمقوم بختیار اب بہی بہت ہین
ایران مین اصفہان سے جنوب اور مغرب کو اور کچہہ بخارا مین بہی ہین دراہند یعنی دراین مین سقوط کے
تخمیناً آٹہہ یا سات سو گہر ہین اور تخمیناً پانسو گہر مزغہ مین رہتے ہین جو بختیار دراہن مین رہتے ہین وہ بالکل میاخیل
کے ساتہہ نفع نقصان اور جرگہ مین شامل ہین اور جیساکہ اوپر درج ہوچکا ہے چہارم حصہ انکو بعد فتح اس ملک کے

ملا تھا جیسا کہ حال قابض بن مرغہ کے رہنے والے بختیار گرچہ انکے ساتھہ نہین ہین مگر دراصل ایک ہی ہین اور نازک
وقت مدد دینے کیواسطے تیار ہین بختیار وزین بھی بعضے پوبندہ ہو اگر بڑے صاحب عزم تجار ہین میاخیل لے
سے اور افغانی قوم سے انکا کرسی نامہ نہین ملتا +

حال قوم تتور

یہہ قوم تعداد مین بہت تھوڑی ہے تخمیناً تین سو گھر سے زیادہ نہین ہونگے ٹانک سے مغربی طرف آباد ہین انکا
دستور اور رواج مطابق دولت خیل کے ہے اور اکثر پیشہ زمینداری رکھتے ہین +

شاخ ہودا و ریج

ان شاخون کا پتہ سوائے نام جو کرسی نامہ سے ملا ہے اور کچھہ نہین ملتا اور نہ انکا نام مشہور ہے اگر کوئی اس شاخ کے
ہونگے تو وہ باقی نوحانیون مین ایسے مخلوط ہونگے کہ امتیاز حاصل نہین ہوسکتا اغلب ہے کہ کوئی شاذونادر ہوگا

حال قوم نیازی

شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ نیازی ابن **لودی** کے تین زوجہ سے تین فرزند تھے اونمین سے سیسی **بابی** جو سروانی
کے دختر سے تہا وہ خدا پرست اور معاملات دنیوی کیطرف کم متوجہ تہا نیازیون کی ابتدائی سکونت نواح غزنین مین ہے
جہان اب بھی چند گھر اس قوم کے موجود ہین سلطان **بہلول لودی** کیوقت سے ہندوستان کیطرف یہہ لوگ
آئے **شیرشاہ سوری** کی سرکار مین بڑے بڑے معزز عہدون پر نیازی سردار مختار تھے **ہیبت خان** نیازی
جسکا خطاب **اعظم ہمایون** تہا لاہور کا صوبہ دار ہوگذرا ہے نیازیون کی قوت ہندوستان مین اسقدر جلد
بڑہ گئی کہ **سلیم شاہ سوری** سے اونہون نے سخت مقابلہ کیا مگر اس سرکشی نے اونپر تباہی ڈالی یہہ قصہ مفصل
تیسرے حصہ مین لکھا گیا ہے فی الحال افغانستان مین سوائے عیسی خیل اور موشانی اور سرہنگ کی جسکا کرسی نامہ اور
تاریخ تیسرے حصہ مین درج ہے اور کوئی شاخ نیازی کی مشہور اور قوی نہین ہے اور اکثر جگہہ متفرق چند چند گھر
اس قوم کے سنے جاتے ہین علاقہ بنگش مین توغ اور دیگر متفرق مقامون مین نیازی رہتے ہین اور چند خانہ
قندہار مین اور غزنین مین اور کوہ گر اور کابل کی نواح علاقہ شنیو کی مین بھی آباد ہین اور ہندوستان مین
بھی کچھہ سنے جاتے ہین مگر بباعث قلت تعداد اور کمی استعداد مغلوبانہ گذران رکھتے ہین **مڑبل نیازی**

اور **گنڈی** اور **متہی** پوندگری اور سوداگریکا پیشہ کرتے ہین اور تجارت آسودہ حال جسقدر کہ ہنوم نے ہندوستان مین نام اور زور پیدا کیا تہا اسیقدر اب افغانستان مین کم زور اور کم تعداد ہین اور بباعث مختلف جگہہ سکونت کی رواج اور دستور بہی مختلف ہے +

حال قوم دُویانی

شجرہ نسب دوتانی ابن **لودی** کا اوپر درج ہوچکا ہی یہہ قوم تعداد مین بہت تہوڑی ہی دو سو گہر سی زیادہ نہین ہونگی دوتانی مین سی بعضی لوگ پوندہ ہین جو کار تجارت بہت عزم سی کرتی ہین اور پوندہ سوداگرون مین سی مشہور ہوتی جاتے ہین اونکی بود باش اور کوچ مثل دیگر پوندگان کے ہی مگر بعضی دوتانی علاقہ واڑہ مین رہتی ہین یہہ علاقہ قوم شیرانی ہری **پال** سی شمال کیطرف ایک میدان اوپر اون پہاڑون کے واقع ہی جنکی ڈہال گومل کی طرف آتی ہی آب وہوا واڑہ کی اگرچہ صحت بخش مگر سرد نہین ہی مچہر بہت ہوتا ہی اور گرمی کی موسم مین قوم وزیری کی لوگ بہی وہان جاتے ہین اور اوہنون نے کچہہ زمینات زبردستی بہی اپنی قبضہ مین کرلی ہین مگر تاہم دوتانی لوگ کا ایک کوٹ اورگانو وادی واڑہ کی وسط مین موجود ہی اور دوتانی واڑہ کی رہنی والی اکثر پیشہ زراعت کاری رکہتی ہین اور تعداد مین انکی گہر کم ہونگی باوجود اس قلت کی وزیری قوم نی اونکو اوس علاقہ سی بیدخل نہین کرسکا کبہی کبہی قوم کاکڑ کی گلہ بان بہی اونکی جنوبی اور مغربی ملک مین چرائی کی واسطی آتی ہین مگر انسی تعرض نہین کرتے جو دوتانی پوندہ مین اونکا رواج اور دستور مطابق دیگر پوندونکی ہے اور واڑہ کی رہنی والی دوتانی قوم وزیری کی قریب طرح کی خوراک پوشاک رکہتی ہین + سلیمان خیل غلزئی کے لوگ واڑہ پر آنکہہ رکہتی ہین +

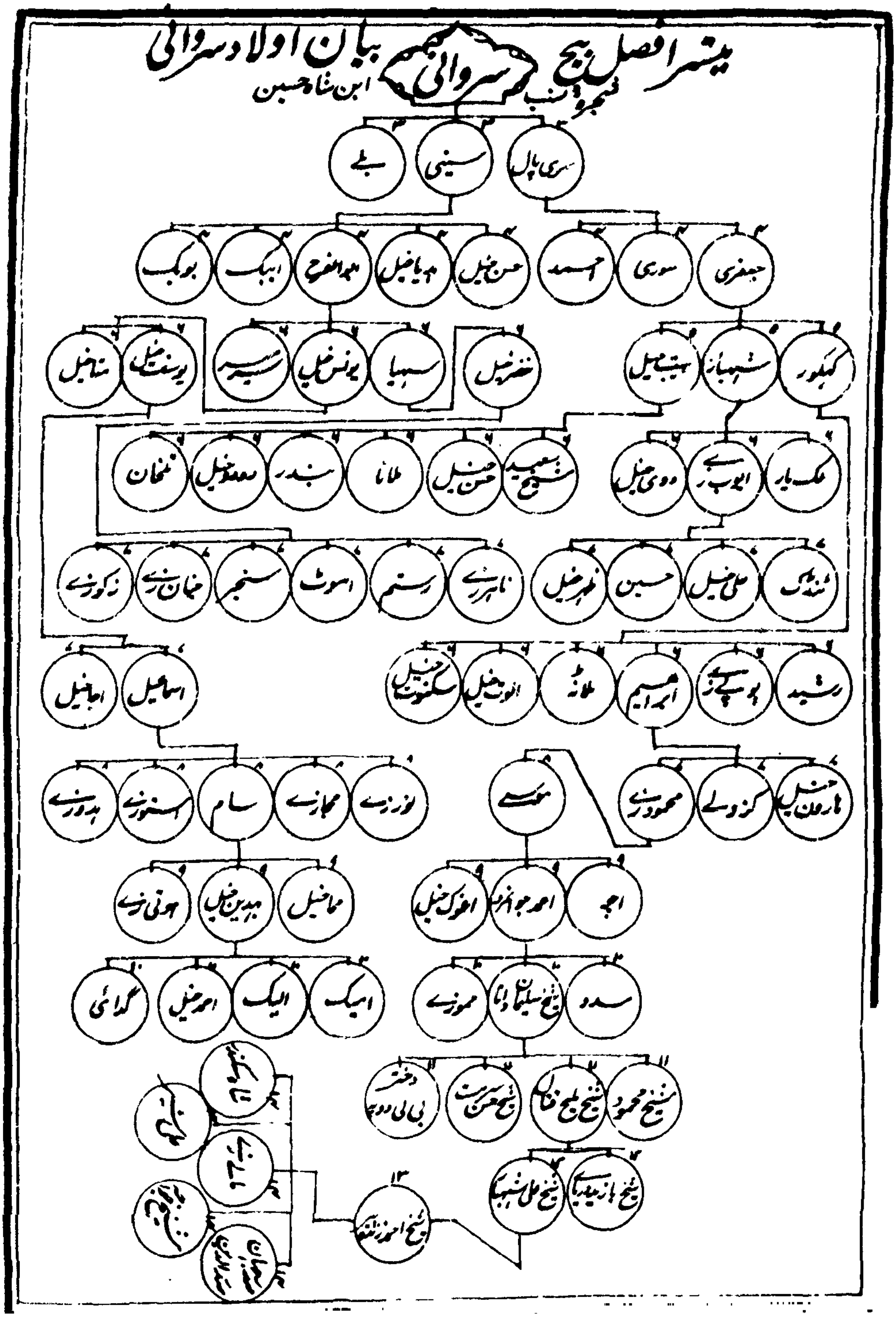
حال قوم خیسور

یہہ قوم اپنی آپ کو نسل **لودی** سی شمار کرتی ہے مگر باقی اقوام ہا لودی انکی شمولیت سی انکار کرکے کچہہ اور نسبت دیتی ہین شجرہ نسب ذریات لودی کا جو ہر طرح کی باریک تحقیقات سی حاصل کیا گیا اوسمین کہین بہی شمولیت خیسور کی نہین پائی جاتی گرچہ یہہ قوم تہوڑی ہی مگر اپنی ملکیت کا ملک رکہتی ہین انکا مسکونہ ملک دریای سندہ کی مغربی کنارہ پر واقع ہے ملک خیسور سی شمال علاقہ عیسی خیل اور مغرب ایک چہوٹا پہاڑ مینالہ یا پلیا ہے اور مروت واقع ہی اس قوم کی اکثر کوتاہ قد گندم گون لاغر اندام آدمی ہوتی ہین انکی تعداد تین سو گہر سی زیادہ نہین

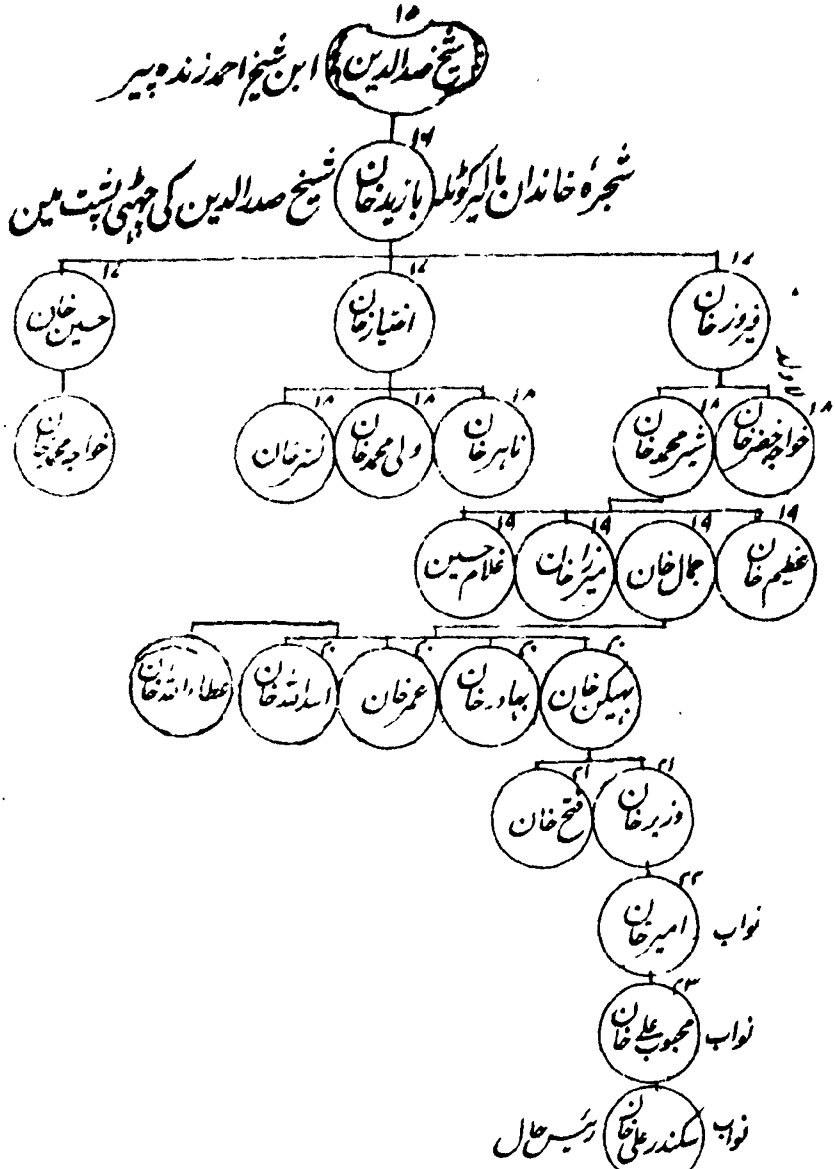
ہوگئے گر جنبسور دنکی ساتہہ اور لوگ متفرق رعیت بہت آبادی میوہ خرما، انکی علاقہ مین بہت ہوتا ہی اکثر خیستو ہیجر
سے باسم عمر خیل مشہور ہین +

حال قوم بلیچ

یہہ قوم بہی کبہی خاندان نیازی اور کبہی خاندان دولت خیل کے ساتہہ اپنا کرسی نامہ ملا کر اپنی آپکو ذریات لودی سے
بتلاتی ہین مگر سوای اونکی اپنی بیانکی اور کچہہ ثبوت اس روایت کا حاصل نہین ہوا یہہ لوگ بہت تہوڑی ہین انکی زیادہ
سکونت موضع پنیالہ مین ہے جو کوہ عنڈ نیخ بدین کے نیچی جنوبی طرف متعلق ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے ہی اور ایک خاندان اس قوم کا
موضع ہیسلان علاقہ میانوالی مین آباد ہی اور ہر دو جگہہ اپنی ملکیت رکہتی ہین خرما، پنیالہ کی مشہور ہین +



بیان اولاد سروانی
سروانی
ابن شاہ حسین
سری پال
سینی
بلے
جعفری
سوری
احمد
حسن خیل
بوبک
ابک
کمکور
شہباز
ہیبت خیل
یونس خیل
ملک یار
ایوب زے
دوی خیل
حسن خیل
ملانا
سندر
نعمان
حسین
علی خیل
رستم
سنجر
رشید
ابراہیم
اسماعیل
سام
محمود زے
گزولے
لوزے
ماخیل
ابیک
ایلک
احمد خیل
گدائی
سدو
شیخ محمود


شیخ صدرالدین ابن شیخ احمد زندہ پیر
شجرہ خاندان مالیرکوٹلہ بایزید خان شیخ صدرالدین کی چھٹی پشت میں
فیروز خان
اختیار خان
حسین خان
خواجہ جعفر خان
شیر محمد خان
ناہر خان
ولی محمد خان
عظیم خان
جمال خان
میرزا خان
غلام حسین
بهیکن خان
بہادر خان
عمر خان
اسداللہ خان
عطاءاللہ خان
وزیر خان
فتح خان
نواب امیر خان
نواب محبوب علی خان
نواب سکندر علی خان رئیس حال

حال قوم سروانی

کہتے ہین کہ بعد سلطنت **شہاب الدین غوری** یا اوس سے کچھہ بعد **اوس** سروانی نے اوپر
شہر دربند معروف دراہبن اور چودہوان و علاقہ جات متصلہ تصرف کرکے زمیندار اور مالک دراہبن
کے ہوئے اور ریاست اس قوم کی تعلق بخاندان **سریپال** خصوصاً باسلاف **شیخ ملیح قتال** کے
چلے آئے دراہبن قدیم مدت سے خراب اور ویران پڑی ہوا اور یہہ دراہبن جو حال مین آباد ہے آبادی کی ہوئی
شیخ ملیح قتال سروانی کی ہے چنانچہ نشان دروازہ طرف شمالی دراہبن بنام شیخ ملیح قتال تاحال موجود ہے
مگر اوس وقت شہر دراہبن بارونق اور چار دیواری و عمارات با اسلوب رکھتا تھا فی الحال ہوائے
آب جاری اور درختان سرسبز اور کچھہ رونق نہین ہے بہت مدت سروانی اس علاقہ پر قابض
رہی اور پھر بعہد **ہمایون** بادشاہ خارج ہوئے سبب زوال دو امر تھے اول کم قوتی و کمی تعداد السواد
دوم مغلوبی پہلے خرابی کم قوتی والی اسطرح حاصل ہوئی کہ ایک شخص قوم سوری شہر روڑی کا رہنے
والا ایک عورت سوریہ کو ورغلا کر قوم سروانی کے پاس دراہبن مین پناہ گزین ہوا قوم سوری
کے لوگون نے اپنی مجرم اور عورت مذکورہ کا باز وطلب کیا سروانیون نے دینا باز وپناہ گیر کا
کا خلاف ننگ افغانی سمجھہ کر عوض زن مفرور پنج نفر عورات دوشیزہ دینی منظور کین مگر
سوریون نے تکبر اور تعصب کی سبب سے ایک عورت کی بدلی پانچ دوشیزہ لینی نامنظور کرکے مستعد
پرخاش اور قتال کی ہوئے دوسری طرف سے قوم سروانی کے لوگ بھی ننگ افغانی کے جوش مین
پہلو تہی کرنیکو عار سمجھکر آمادہ پیکار ہوئے آخر بمقام دراہبن کہنہ جو ویران پڑا ہے تھی فیما بین لشکرین
متخاصمین مقابلہ اتفاقاً عظیم واقع ہوا اکثر مردمان کاری دونو قوم جنگجو کے مارے گئے جب باقیماندگان
ہر دو گروہ نے مقتول ہونا اکثر مردمان جانبین کا دیکھا تو بہت پشیمان ہوئے اور زیادہ اوس سے مقاتلہ
لوازمہ سمجھہ کر ایکدوسری کی قتل سے ہاتھہ اوٹھا لیا اور ہر ایک فریق نے اپنے مقتولان کو جو ہزارہا تھے
چھوٹے چھوٹے قبرین کہود کر سپرد خاک کیا اور اپنی جای سکونت کو واپس ہوئے اس جانکاہ فساد سے نتیجہ

یہہ حاصل ہوا کہ اوس روز سی سروانی اور شوربی دونو قومین ایسی کم زور اور کم تعداد ہوگئین کہ کسی
مخالف قوم سی توفیق مقاومت کی نرہی اور بعد اوسکے جب شروع سلطنت ہمایون مین قوم میا
خیل بوجانی اور بختیار نی باقیماندہ سروانی پر حملہ کیا تو تہوڑی سی شوخی کی بعد سروانی کچہہ قتل ہوئی
اور باقیماندہ مغلوب ہوکر علاقہ دراہن سی بیدخل ہوئی اور یہہ علاقہ میاخیل اور بختیار کی قبضہ مین آیا
سروانی جو بہت تہوڑی رہگئی تہے کچہہ منتشر ہوگئی اور کچہہ مالیر کوٹلہ کی رئیس کے پاس جو اس قوم مین سی
تہا چلے گئی مولف کی اپنے مملوکہ دیہات کی قبہ مین آبادی موضع واہ سی تخمیناً ایک میل مشرق مایل
بگوشہ شمالی ایک بارانی زمین کی بیچ جسکو وچکارا میرا کہتے ہین کہنہ کہنڈرات کی علامت جسکو فراخ بنیاد
والہ بند کہتی ہین ویران پڑا ہی غالب ہی کہ یہہ اون سروانیون نی بنایا جو یہان سی خارج ہوکر بطور خانہ بدوش
اوسطرف کو گئی تہے فی الحال افغانستان کی بیچ تو اس قوم کو نابود سمجہنا چاہیے علاقہ چھچھ ضلع راولپنڈی
مین چند گہر سنے جاتی ہین اب مولف کی زمانہ مین اس قوم مین سی ذکر کے لایق خاندان مالیر کوٹلہ کا ہے

حال خاندان مالیر کوٹلہ

شجرہ نسب اس خاندان کا تا رئیس موجودہ حال اوپر درج ہوچکا ہی اوس سی معلوم ہوگا کہ **شیخ احمد زندہ پیر**
جو سروانی مورث اعلے اپنی سی سرپال کی شاخ مین تیرہوین پشت تہا اوسکے پانچ بیٹون مین سی بڑا بیٹا
شیخ صدر الدین معروف صدر جہان جو متقی اور زاہد خدا پرست آدمی تہا اپنی اصلی وطن دراہن
سی بقریب سیر ہندوستان کی طرف گیا اور بمقام مالیر پہونچکر ایک نالہ دریای ستلج کی کنارہ پر جسکی نشان
اب بہی معلوم ہوتی ہین **شیخ صدر جہان** نی بہیر بطور تکیہ بنا کر عبادت **الہے** مین مشغول ہوئی اوس
زمانہ مین آبادی مالیر کا نام ونشان بہے نہین تہا وہان ایک موضع چہوٹا سا معروف جہوم سی تہا شیخ صدر
جہان کی عبادت خانہ کی قریب ایک عورت ضعیف قوم مالی مسلمان بیشتر سی رہتی تہی اور وہ صالحہ
اول مرید اور معتقد شیخ موصوف کی ہوئی جب صدر جہان نی سلطان **بہلول لودی** کی دختر سی
نکاح کرکے ارادہ آبادی دیہہ کیا تو لفظ مالی مین ایک حرف ر جو شروع اسم رب اول نام رب یعنی خداوند تعالی
کا ہی ابزاد کرکے نام اوس آبادی کا مالیر رکہا اور سلطان **بہلول** کی دختر نی شیخ صدر جہان کو واسطے شادی

حاصل ہوئی کہ جب سلطان بہلول بارادہ سلطنت گیری دہلی جاتا تہا تو اوسکا قیام ایکروز تکیہ شیخ صدر جہان
کے قریب واقعہ ہوا اور اونسی ملاقات حاصل کر کے بدریافت کرامات اونکی اپنے دل مین عہد کیا کہ اگر مین دہلی
پہونچکر کامیاب ہوا تو اپنی دختر کی شادی اس خدا پرست شخص سی کر دونگا چنانچہ خواہش ایزدی سے
وہ مراد بہلول کی بر آئی اس سبب سی اوسنے بنظر ایفاء عہد اپنی دختر کی شادی شیخصاحب کی ساتہہ کر دے
اور بارہ گانو اور جہیز مین معہ ضلع خورد معہ دیگر لوازمات شادی مین اونکو دئیے بعد اوسکے شیخ صدر جہان نے
دوسری شادی بخاندان راجپوتان کری آخر سنہ ۱۵۱۵ء مین رحلت فرمای عالم بقا ہوا اور وسط صحن درگاہ
مالیر خاص مین قبر اونکی بنائی گئی جو اب تک زیارت گاہ خاص و عام ہی حسب مرضی الہی جو اولاد اونکی
از شکم شاہزادی ہوئی وہ مجاور خانقاہ شیخصاحب کے ہوی کہ ابتک اونکی اولاد سی مجاور رہین اور روپیہ وغیرہ
چڑہاوا اونکو ملتا ہی اونمین کچہہ لوگ خلیفہ اور کچہہ مجاور کہلاتی ہین مگر دونو فریق ملقب بخانصاحب ہین اور
جو اولاد شیخ صدر جہان کی از بطن راجپوتانی ہوئی وہ مالک جاگیر و رئیس ہوئی **صدر جہان** اور
بازید خان کی مابین پانچ یا چہہ پشت کا کرسی نامہ سلسلہ وار نہین ملسکا مگر بازید خان سی جو رئیس حال ہے
نو پشت اوپر تہا شجرہ نسب اس خاندان کا لکہا گیا ہی اوسی بازید خان نے متصل مالیر دوسرا شہر معروف کوٹلہ
معہ شہر پناہ پختہ و خندق آباد کیا اور بہت سی دیہات جاگیر موروثی پر دخل اپنا کر لیا اور بود و باش مالیر چہوڑ
کر کوٹلہ مین سکونت اختیار کرے اور کوٹلہ خاص مین مکان ریاست گاہ بنایا دیگر بہائی یکجدی اوسکی بدستور
مالیر مین رہی بعد وفات **بازید خان** اوسکی پسرون مین سی **فیروز خان** رئیس ہوا جو بڑا خوش اقبال
اور صاحب حکومت تہا اوسکے بعد **شیر محمد خان** فرزند اوسکا جانشین ہوا جو ۱۷۰۸ع مین ہمراہ
فوج ناظم سرہند ہوکر **گورو گوبند سنگہ** پیشوا سکہان سی لڑا اور حسب الحکم شاہ دہلی معہ فوج واسطی گرفتاری
ایک سردار روہیلہ رئیس بدایون کی گیا اور اوسکو گرفتار کر کے حاضر کر دیا **عالمگیر اورنگ زیب**
کے عہد سلطنت مین فوت ہوا اوسنی اپنی عہد ریاست مین ایک موضع بنام شیر پور آباد کیا تہا کہ اب وہ موضع
بقبضہ والی پٹیالہ کی ہے اوسکے بعد **غلام حسین خان** کی ریاست کیوقت ۱۷۲۳ع مین **عثمان یار
خان** روہیلہ جسکے باپ کو **شیر محمد خان** گرفتار کر لا یا تہا بجمعیت کثیر واسطی تسخیر علاقہ مالیر کوٹلہ آیا
اور غلام حسین خان نے بنظر مصلحت وقت جنگ سی صلح بہتر سمجہہ کر شادی مسمات بلاقن کی ہمراہ **عثمان**

یار خان کو کردی چنانچہ وہ ڈولا وغیرہ لیکر اپنی ملک کو چلا گیا بعد انتقال **غلام حسین** کے گرچہ اولاد اوسکی موجود تہی مگر **جمال خان** بیٹا **شیر محمد خان** کا رئیس مالیر کوٹلہ ہوا ۱۷۶۲ء مین جمال خان لڑائی سرہند مین مارا گیا اور اوسکا بڑا بیٹا **بہیکن خان** رئیس ہوا اوسکے عہد مین **احمد شاہ ابدالی** دہلی کو آیا اور اوسنے اس خاندان پر بہت نوازش فرما کر حدود مقبوضہ کو وسیع کیا اور سکہ مغرور جانے ہوا ۱۷۶۳ء مین فیما بین آلا سنگہ مورث مہاراجہ پٹیالہ و **بہیکن خان** لڑائی ہوئی جسمین بہیکن خان مارا گیا اور شہر سرہند قدیم جسمین **نیاز خان** از جانب بادشاہ دہلی حاکم تہا سکہون کے ہاتھ سے ایسا غارت اور تباہ ہوا کہ اب تک ویران پڑا ہے **بہیکن خان** کے بعد **بہادر خان** اوسکا چہوٹا بہائی مسند نشین ریاست ہوا ۱۷۷۸ء مین وہ بہی سکہونسے لڑکر عالم آخرت کو سدھارا اور بہت سا علاقہ ریاست کوٹلہ مالیر کا تبعضہ والی پٹیالہ وغیرہ دے آگیا بعد ماری جانے **بہادر خان** کے **عمر خان** **اسد اللہ خان** **عطاء اللہ خان** اوسکے چہوٹے بہائی اپنی اپنی نوبت پر حکومت کرکے فوت ہوئے ۱۸۰۹ء سے طبیر ریاست خاندان بہیکن خان

اولاد اکبر مین آئی مگر اس سے دو برس پیشتر اخیر ۱۸۰۸ء کو **رنجیت سنگہ** والی لاہور نے اپنی فوج لیکر ریاست کوٹلہ وغیرہ کی طرف کوچ کیا اور **عطاء اللہ خان** رئیس کوٹلہ مالیر سے قریب ڈیڑہ لاکہہ روپیہ نذرانہ لینا قرار پایا **عطاء اللہ خان** نے کچہہ روپیہ نقد ادا کیا اور باقی کے واسطے والی پٹیالہ و جیند و نابہہ وغیرہ کی ضمانت کرا دی اور ضامنون نے تہانجات اپنی بعوض زر ضمانت علاقہ مالیر کوٹلہ مین بٹہا دئے خوش نصیبی رؤسا ملک محفوظہ خصوصا خاندان مالیر کوٹلہ سے اوسی سال یعنی شروع ۱۸۰۹ء مین حسب استدعا رؤسا جنرل اکٹرلونی صاحب از طرف گورنمنٹ انگریزی واسطے حفاظت اور انتظام ملک کے علاقہ انبالہ و لودہیانہ وغیرہ تشریف لائے اور بنظر مصالحت ملک داری بذات خود جنرل صاحب نے کوٹلہ مین جاکر بعد دریافت حال تہانجات والی پٹیالہ و نابہہ وغیرہ ضامنت داران بہ تحکم اوٹہا دئے اور قبضہ مالیر کوٹلہ والونکا بدستور کرا دیا اور **رنجیت سنگہ** کے ساتہہ دریائے ستلج حد مقرر ہوکر گورنمنٹ انگریزی کا عہد نامہ ہوگیا اور تب رؤسای نواح پنجاب نے ٹہنڈا سانس لیا اگرچہ اوسوقت **عطاء اللہ خان** رئیس بقید حیات تہا مگر وزیر خان فرزند کلان **بہیکن خان** نے واسطے حصول ریاست پدری اپنے کے بجضور

جرنیل صاحب دعوی کیا ابہی مقدمہ تحقیقات وراثت ریاست کوٹلہ مالیر دایر تہا کہ **عطاراللہ خان** رئیس نے وفات پائی اور ریاست از طرف گورنمنٹ انگریزی ۱۸۱۸ء مین بنام **وزیرخان** نسلاً بعد نسلاً مقرر ہوئی اور **عطاراللہ خان** کی اولاد اپنی خاص علاقہ جاگیر پر قابض رہی **وزیرخان** نے ۱۸۲۱ء مین فوت ہوا اوسکا ایک بیٹا **امیرخان** تہا جو اپنی باپ کی جگہ مسند نشین ریاست ہوا **امیرخان** سی پہلے رئیس مالیرکوٹلہ ملقب بخانصاحب تہی گورنمنٹ انگریزی کی عنایت سی ازعہد ریاست **امیرخان** مخاطب بنوابصاحب بہادر ہوگئی نواب **امیرخان** ۱۸۴۶ء مین فوت ہوئی بجای انکی نواب **محبوب علیخان** فرزند اونکا مسندارا رہا اخیر ۱۸۵۸ء مین انہون نے بہی اس دارنا پایدار کو چہوڑا اب نواب **سکندر علیخان** صاحب خلف الصدق اونکی مالک ریاست ہوئی جو فی الحال موجود ہین ایک ہوشمند شخص کا قول ہے کہ صرف ڈہائی لاکہہ روپیہ سالانہ کا علاقہ ریاست ہی جسمین سی ایک لاکہہ خاص ذات نوابصاحب کیواسطے اور باقی سب برادران اور حقداران مین تقسیم ہوتا ہے +

باب چہارم
مشتمل برحال اولاد کرڑان کے

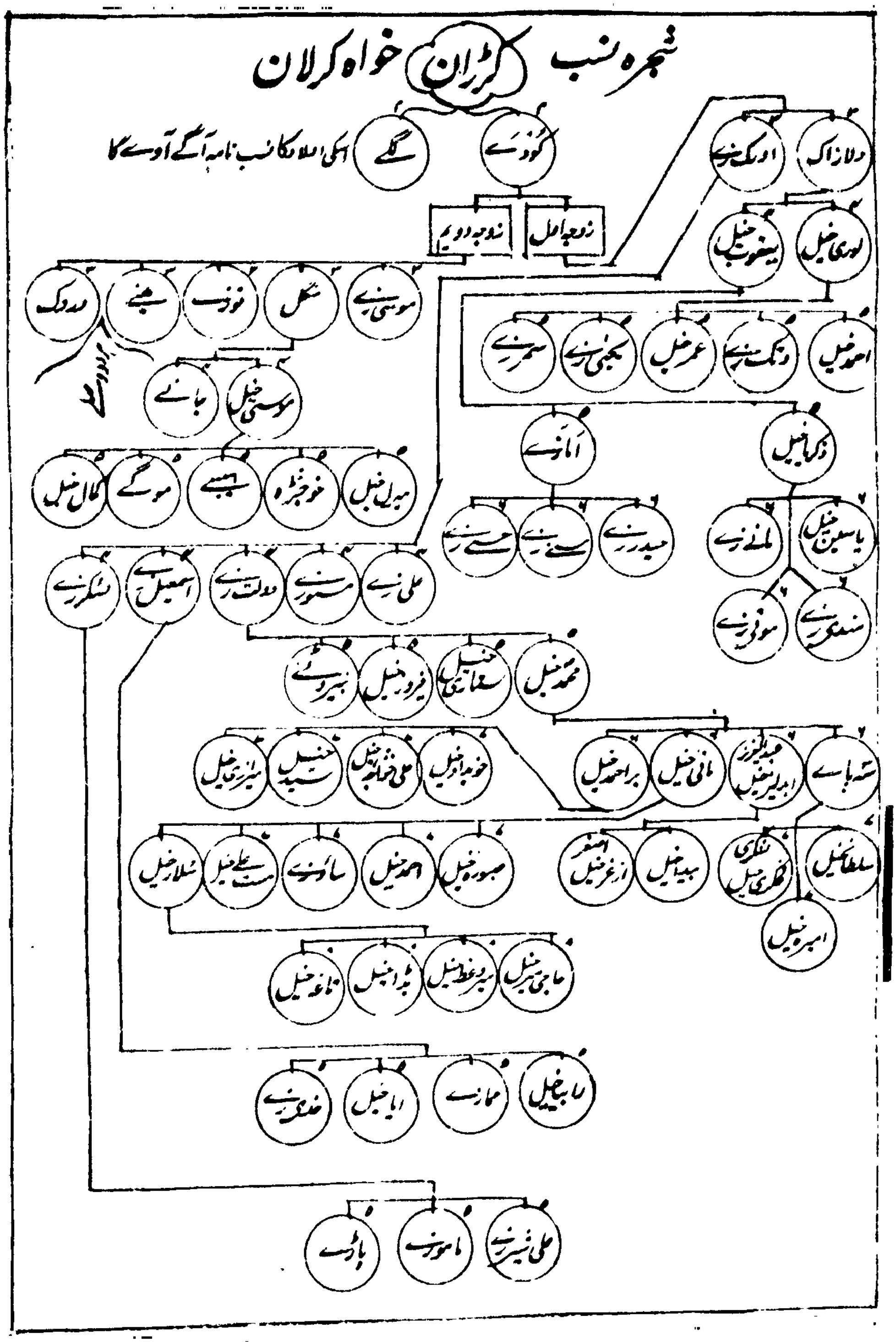
واضح ہو کہ کرڑان کی آبا و اجداد کی حالات مین بہت مختلف روایات ہین اور چونکہ وہ روایات اوسکی اولاد کے فرقہ ہای کلان کی بابت مشہور ہین سیواسطی احتمال غلط نمائی کا بہی ہی قوم دلازک جو کرڑان کی نسل سی ایک بہاری گروہ تہا وہ کہتی ہین کہ کرڑان کا باپ سید قاسم تہا اور اوس سی اوپر اٹہوین پشت مین حضرت امام حسین تک پہنچ جاتا ہی اور قوم ختک کرڑان کا باپ سمٹے ہو فی تبلاکر سرہنی افغانون سی اپنا نسب ملاتی ہین اور قوم شتیک کہتی ہین کہ تین سال آدمی کہتی ہیز کہ کرڑان کسی شہزادہ کا بیٹا تہا اور فرقہ خوگیانی کہتے ہین کہ وہ شیخ عبداللہ ورمڑ کا فرزند تہا گرچہ اوسکی قومیت مین اسقدر کثیر اختلاف ہی الا اسپر متفق ہین بعض قومین اوسکی اولاد سی متفق ہین کہ کرڑان

ایک طفل نوزائیدہ شیرخوار اوسجگہ سی ملا تہا کہ جہان لشکر کسی کا رات قیام کرکے صبح کوچ کر گیا تہا اور
چونکہ یہہ معصوم ایک کڑاہی آہنی کے نیچے سی پایا اوسکے بدلہ مین سے عبداللہ قوم اورمڑنی بابا تہا اور زبان
پشتو کڑاہی کو کرڑی کہتی ہین اسواسطے موسوم بہ کرڑان ہوا ایسی امر کا واقعہ ہونا بعید از امکان
اور قیاس کے نہین ہی ایک پشتو کی پورانی کتاب مین یہہ بات لکہی ہی کہ یہہ لڑکا فسلاق کی وقت
مغربی افغانستان مین ملا تہا ان روایات سی یہہ بات پیدا ہوتی ہی کہ کرڑان قیس عبدالرشید کی
اولاد سی نہین تہا مگر خداوند کریم نے اوسکی اولاد کو اسقدر زیادہ کیا کہ اب کسی دوسری قوم افغان سے
شورہ افغانی اور جنگ جوی مین کم نہین ہے الغرض عبداللہ نے بسبب نہونے اولاد نرینہ کی بطور پسر متبنیٰ
کرڑان کی پرورش کری اور جب وہ سن بلوغ کو پہونچا تو اپنی دختر سی اوسکی شادی کرادی جس سی دو فرزند
پیدا ہوی ایک سے کودی دوسرا ککی ان ہردو کی اولاد کا شاخ وار شجرہ نسب لکہا جاتا ہی کرڑان کی نسل
کے جملہ اقوام کو مجمعاً کرڑانی یا کرلانی کہتی ہین قوم دلازاک اورکزی منگل خوگیانی آفریدی خٹک
وزیری شیتک یعنی بنوچی اور دوڑ جدران اتمان خیل یہہ سب فرقہا نکلا نسل کرڑان سے ہین اپنے
پنچی شاخوار کرسی نامہ شجرہ نسب مین دیکہوگے +

قبل از تحریر کرنے شجرہ نسب گی پسر دویمی کرڑان مختصراً ذکر بعض حالات اولاد کودی کے قوم ہای کلان کا
کیا جاتا ہے +

حال قوم دلازاک

کودی ابن کرڑان کا پہلا بیٹا دلازاک جسکی اولاد نے بہت ترقی پائی اور یہہ قوم بڑی جرار تہی سب
افغانون سی پہلے خیبر کے راستے نکلکر بسبب ضعف راجہ لاہور جیسا کہ پہلے حصہ مین ذکر ہوا پشاور پر جو اوسوقت
مشہور بشہر بکرام تہا یورش کری اور بزور شمشیر قابض ہوکر اپنے قبضہ کو بڑہاتی رہی تا وقتیکہ دریای
سند سی مشرق بہی دور تک اونکا قبضہ ہوگیا عہد سلطان محمود غزنوی مین انکا گروہ کثیر بسرداری ملک
یحیی بوقت یورش سومنات شامل لشکر محمود تہا بعضے کہن سال اس قوم کی اپنی بزرگون سی سینہ بسینہ خبر بیان
کرتی ہین کہ ابتدا مین جب قوم دلازاک حصہ مشرقی افغانستان مین داخل ہوی تو اونسی پہلے سرخ کافر
ضلع پشاور اور کنارہ غربی وشرقی دریای سند پر آباد تہی قیاس کہتا ہی کہ وہ لوگ جنکو یہہ سرخ کافر کہتے


شجرہ نسب کرڑان خواہ کرلان
کوڑے
گگے
اسکی اسلاف کا نسب نامہ آگے آوے گا
ورلازاک
اورک زے
زوجہ اول
زوجہ دوئم
لوہی خیل
یعقوب خیل
احمد خیل
عمر خیل
ذکریا خیل
حیدر زے
یاسین خیل
سنکر زے
موسی خیل
کمال خیل
موگے
ملی زے
دولت زے
اسمعیل زے
لشکر زے
محمد خیل
فیروز خیل
شہابے
براحمد خیل
سلطان خیل
احمد خیل
سلار خیل
حاجی خیل
ماموزے

ہین قوم گریک اور بکٹرین کی نسل سی ہونگی اور ابتدا مین ویگان اور اصل سواتہیون کی مورث بہی اسی
ملک حدود ضلع پشاور اور راولپنڈی مین جلال آباد تک آباد تہی جنکو دلازاکون نی تدریجاً دامن کوہ ہائے
سواتہہ اور بنہیر کیطرف ہٹایا اور اپنی قبضہ کو پہیلایا الغرض اِس قوم کی عہد حکومت مرزا الغ بیگ تک بڑی
مشہوری ہی الاجب وہ اپنی جمعیت کی زور بازو پہ نخوت کی راہ سی نازان ہونی لگی تب گردش زمانہ نی
اونکی غرور کو اسطرح معدوم کیا کہ اول قوم خلیل و مہمند سی جو کابل کی طرف سی پشاور کو آئی تہی ہزیمت کہا کر
پشاور چہوڑنا پڑا اور ثانیاً اوس صراحت سی جیسا کہ دوسری باب مین لکہا گیا یوسف زی وغیرہ اقوام مشتملہ
سی شکست فاحش کہا کر علاقہ چچہ و ضلع ہزارہ مین دریای سندہ سی عبور کر کے داخل ہوی اور وہان اپنی پہلے
عادات لوٹ مار کے شروع کرین اس فتنہ اندازی کی سبب سی جہانگیر بادشاہ نی جسکے عہد سلطنت مین یہہ
فسادانگیز تہے وہ تباہی اونپر ڈالی کہ جو گذشتہ دو حادثات سی بہی بدتر تہے جو بچ رہی اون مین سی
اکثرون کو مع عیال و اطفال ملک دکہن مین بہیجکر متفرق آباد کیا جہان اب بہی بہت دلازاک ہین
اور کچہہ ضلع ہزارہ مین رہگئی اونکی اپنی تکبر اور بغاوت نی یہہ نتیجہ پیدا کیا کہ اتنی کثیر قوم سی زمانہ حال مین
چند متعدد گہر ضلع ہزارہ مین اور کوئی کوئی خال خال گہر علاقہ چچہ مین اور کچہہ ضلع پشاور مین باقی ہین
گویا افغانستان مین اس قوم کو نابود سمجہنا چاہئے

حال قوم اورکزئی

اِس قوم کی بڑی شاخین پانچ ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین تفصیل ہی اونمین سی چند شعبی نکلتی ہین اکثر آبادی
اِس قوم کی پہاڑی ملک مین کچہہ واقع ضلع کوہاٹ اور اکثر اوس ضلع کی حدود سی باہر کوہ سفید کی مشرق
اور تیراہ سی جنوب کی وادیون مین ہی بموسم گرما اور خطرناک اوقات مین تیراہ کا پہاڑ انکی ملجا ہی قوم بنگش سی
پہلی کوہاٹ پر اورکزئی قابض تہی تخمیناً چار سو برس کا عرصہ ہوا کہ بنگشون نی بعد سخت لڑائیون کی
کوہاٹ اِن سی لیلیا مگر پہر بہی تکرار ملک گیری ان ہر دو اقوام مین بہت کشت خون ہوتی رہی ایسا مشہور
ہی کہ ایک دفعہ ہر دو معاند قومونکی ملکان متصل درہ ممند واسطی تجویز صلح کے بطور معرکہ یعنی جرگہ جمع ہوئے

ہر ایک قوم چاہتی تہی کہ اس صلح مین میدان علاقہ جو زرخیز تہا ہمکو ملی اس سبب سی اتفاق صلح نہین
ہو سکتا تھا اور قریب تہا کہ پہر لڑائی ہو اتنی مین ایک سوار دور سی آتا ہوا اوس جرگہ ملکان کو نظر آیا
چونکہ ہر دو قومین لڑائی سی تنگ تہین اس سبب سی اسبات پر اتفاق کیا کہ اس سوار سی جب نزدیک پہونچی
تقسیم ملک باہم قوم بنگش و اورکزئی کا سوال کرین جو اوسنی کہدیا وہی فریقین کو منظور ہی اس قرار
پر اتفاق کرکے دعای خیر اور قسم سی محکم کیا اتنی مین وہ سوار جسکا نام دائی اور قوم کا مطرب تہا نزدیک
پہونچا تب ہر دو جانب داروں نی اوس سی اس معاملہ مین استفسار کیا اوسنی گہوڑی پر سی بزبان پشتو قافیہ
ملا کر یہہ جواب دیا کہ (دا ہی خو دسی وا ہی چہ میدہ د بنگش غر دا ورکزئی) جسکا معنی یہہ ہی کہ دائی تو اس
طرح کہتا ہی کہ میدان بنگش کا اور پہاڑ اورکزئی کا آتنا کہہ کر اور گہوڑا دوڑا کر بہاگ گیا اور کزئی اوسکے
مارنی کے واسطے دوڑی مگر بنگشونکی اعانت سی بچکر نکل گیا کہتی ہین کہ اوس وقت سی اس عجیب تقسیم کے بموجب
عملدرآمد ہی گو اسمین پورا اعتماد نہین گیا قوم اورکزئی کی لڑنی والی آدمیون کی تعداد سولہ ہزار
بیان کیجاتی ہی سب شاخونسی دولت زئی اور مسوزئی کی تعداد زیادہ ہی دولت زئی مین سی محمد خیل کی
نسل بڑہ گئی ہے محمد خیل اہل تشیع اور باقی سب قوم سنی مذہب مسلمان ہین سید محمود تیراہ والا کو شیعہ
لوگ بہت مانتی ہین اسمین قوم کا دلخواہ اتفاق نہین ہی اور دو گوندی مین کل قوم منقسم ہے ایک گوندی
سَمل اور دوسری گوندی گاڑی ہین شجرہ نسب مین ہر ایک شاخ کے نام پر حرف س سی مراد گوندی سمل
اور حرف گ سی گوندی گاڑہ کی مراد لینی چاہی اس قوم کے نفع نقصان کی شامل چار پانچ قومین اور بہی ہین
جو دراصل اورکزئی نہین مین مگر انکی ملحق گنی جاتی ہین جیسا کہ قوم علی خیل کی پانچ شاخین حسب ذیل
برہیم خیل سوکڑی آختان تسور اگندہ تلی اور قوم مشتی جسمین سی ماماز ئی حیدر خیل اور آدم خیل ہین اور
اور شیخان جسکی دو شاخ ہین مرزا خیل رنگین خیل اور عزیز خیل فتو خیل جو اوپر سی ملا خیل ہین اور ہر
ایک شاخ کلان مین چند چند ملک ہین حال مین سید محمود ساکنہ تیراہ کی اکثر آدمی اس قوم کی خصوص
شاخ محمد خیل بہت معتقد ہی اس سبب سی شیعہ مذہب پہیلنے جاتے ہے اس قوم کے چارون طرف
مخالف قومین آباد ہین اسلحہ بندوق قریب کل کے ہر مرد آدمی کے پاس ہوتی ہے تلوار اور چہرا

قلان ساخت تیراہ سی کوئی بالغ مرد خالی نہین ہوگا اور اکثر تفنگچہ اور بعض پیش قبض ہی رکہتی ہین
اورکزئی جنگجو اور سپاہی قوم ہے انکے وہبی بندوقونکی زد سوائی جزایلونکی دور نہین ہی مگر یہہ
لوگ نشانہ باز اچہی ہین آدمی پورا قد اور متوسط اندام مگر محنتی ہوتی ہین زیادہ تر پیشہ زراعت کاری
اور قلیل مالداری گلہ بانی کا رکہتی ہین اونکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہی مگر ایسا عمدہ کہ بہت جگہ دو فصلے
ہوتی ہین مکی گندم وجو غلون مین زیادہ پیدا ہوتی ہین شلغم اور کدو اس کثرت سی ہوتی ہین کہ اونکو
خشک کرکے دوسری فصل تک کہاتی ہین اور دال ہر قسم کی ہوتی ہی اونمین سی گوزخی بہت ہوتی ہین
انکے اپنی ملک کی پیداوار خوراک کی واسطی سالانہ مکتفی ہوتی ہے مگر پوشاک کے واسطی خرید کرنا اس کی
ضرورت ہوتی ہی کوہاٹ اور پشاور اور خوست سی پارچہ سفید وسوسی کا خریدا جاتا ہی ایام تنگی وقحط مین
بشرط کمی پیداوار غلہ معمولے علاقہ بنگش و کرم وخوست سی غلہ خرید کر لیتی ہین علما لوگ کا اختیار بہت ہی
جو تنازعات باہمین قوم خفیف ہون وہ عالم یا ملک دیہہ فیصلہ کرتا ہے خانگی دشمنی بہت ہی اور اکثر
دوگندیون کی باہم کشت خون رہتی ہی قدر مند مہمان کی ضیافت بڑی تپاک سی کیجاتی ہے مگر خوراک
کثیف ہی نان مکی اور گوسفند یو لمہ ناقص وضع کرکے آتش پر کباب کردہ کہاتی ہین +

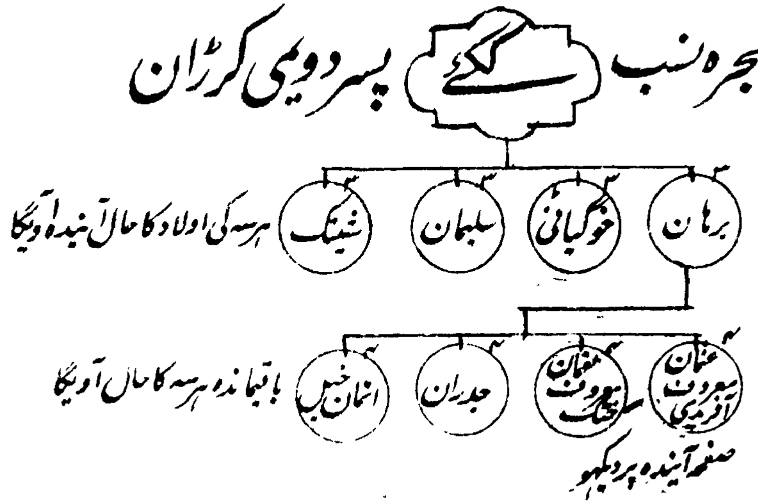
حال قوم منگل

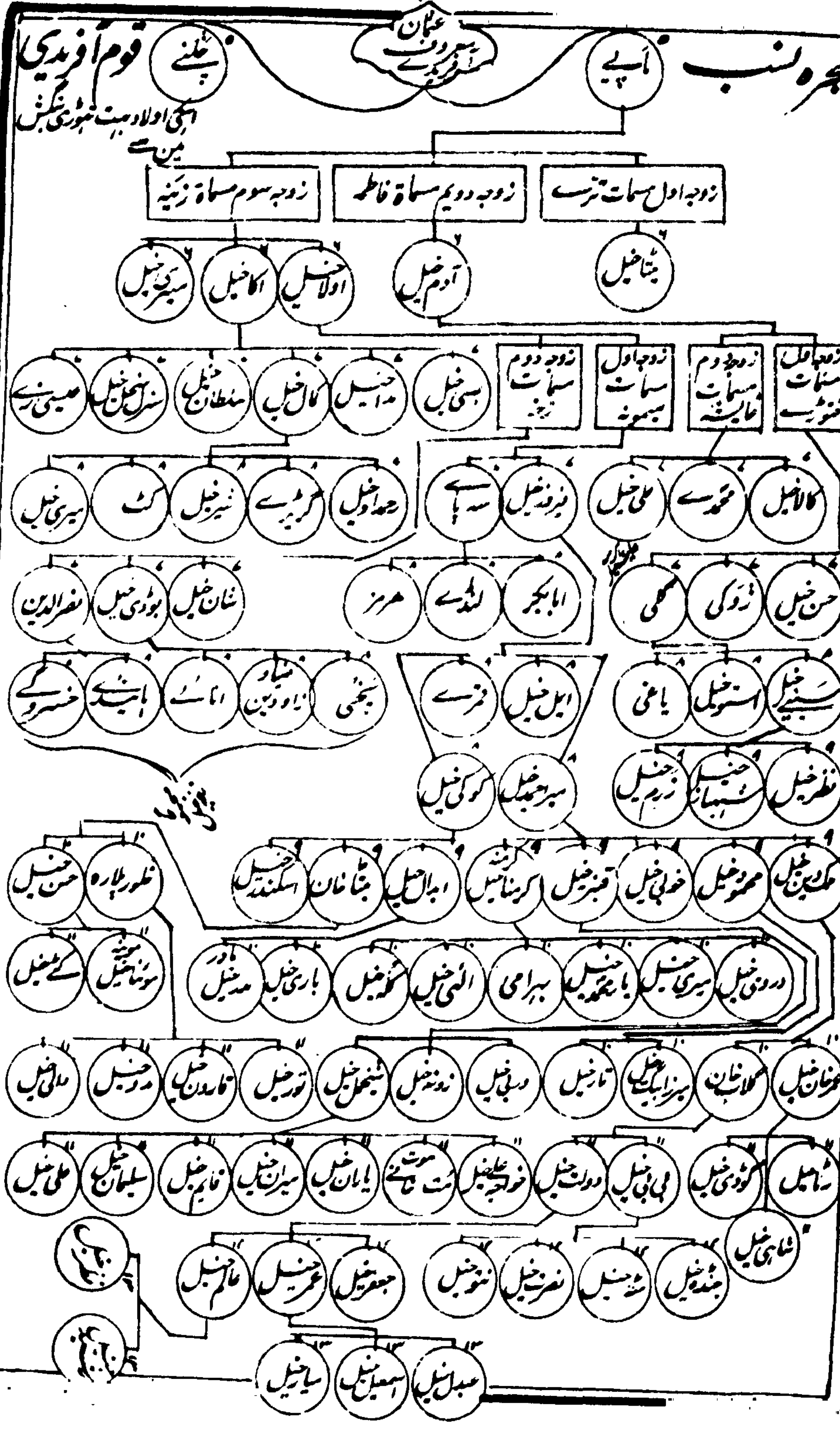
یہہ قوم تخمیناً چہہ سو برس کا عرصہ ہوا کہ بشمولیت قوم ہنی علاقہ ہون مین آباد تہی اوس طریق پر جیسا کہ
قوم شیتک ہون جی کی حالات مین ذکر ہوا ہی جب انکو شیتکون کی غلبہ سی ہون کا علاقہ چہوڑنا
پڑا تب یہہ لوگ ملک خوست وکرم سی جانب مغرب کی پہاڑون مین جاکر آباد ہوئی اور ابتک وہان
آباد ہین قوم جدران جو انکے جنوبی ہمسایہ ہین انکی پورانی دشمن ہین انکی پوشش مین رسمی اون کا
پیرا اور خوراک مین گندم وجو بہت مستعمل ہے پیشہ مالداری زیادہ اور زراعت کاری کم ہی یہہ
فرقہ زیادہ جنگجو نہین ہی تعداد اسکی تخمیناً کل ذی روح بارہ ہزار مشہور ہے انہین خارش بہت کم ہی جلد ایک
لونڈی ہین یا اون اور مویشی فروشی پر انکا زیادہ گذارہ ہی علاقہ خوست اور زرمت سی غلہ خرید کرلاتی
ہین جاہل اور کم آزار مخلوق ہی بلہ اورشہتیر اپنی پہاڑون سی لاکر خوست مین فروخت کرتے ہین ایک

ثقہ شخص اس قوم کی ایک عجیب رسم بیان کرتا ہی کہ جب کسیکے گھر فرزند نرینہ پیدا ہو تو اوسکا نام اگر کوئی مہمان اوس گانو مین اوس روز آوی تو اوس مہمان کی نام پر رکھتی ہین یا کسی بڑی امر کی اسم پہ جو اوس روز واقع ہوا ہو +

قوم مقبل

قوم منگل سے شمال اور قوم جاجی سے غرب دشوار گذار پہاڑ مین ایک چھوٹی قوم موسوم مقبل رہتی ہی گر اوسکا حال زیادہ نہین ملسکا اور علاقہ خوست مین بھی بمقام لکن بطور ہمسایہ چند گھر رہتی ہین سادہ لوح اور کم آزار لوگ سنے جاتے ہین +




شجرہ نسب قوم آفریدی
عثمان معروف آفریدی
تاپے
چلنی
اسکی اولاد بہت تھوڑی ہنگش میں ہے
زوجہ اول مسمات ترسے
زوجہ دویم مسماۃ فاطمہ
زوجہ سوم مسماۃ زینبہ
آدم خیل
اکا خیل
اولا خیل
کمال خیل
سلطان خیل
مدا خیل
ملک دین خیل
قمبر خیل
کوکی خیل
حسن خیل
شاہی خیل
عالم خیل
عمر خیل
جعفر خیل
نصرت خیل
سیا خیل
اسمعیل خیل
عبدل خیل

حال قوم آفریدے

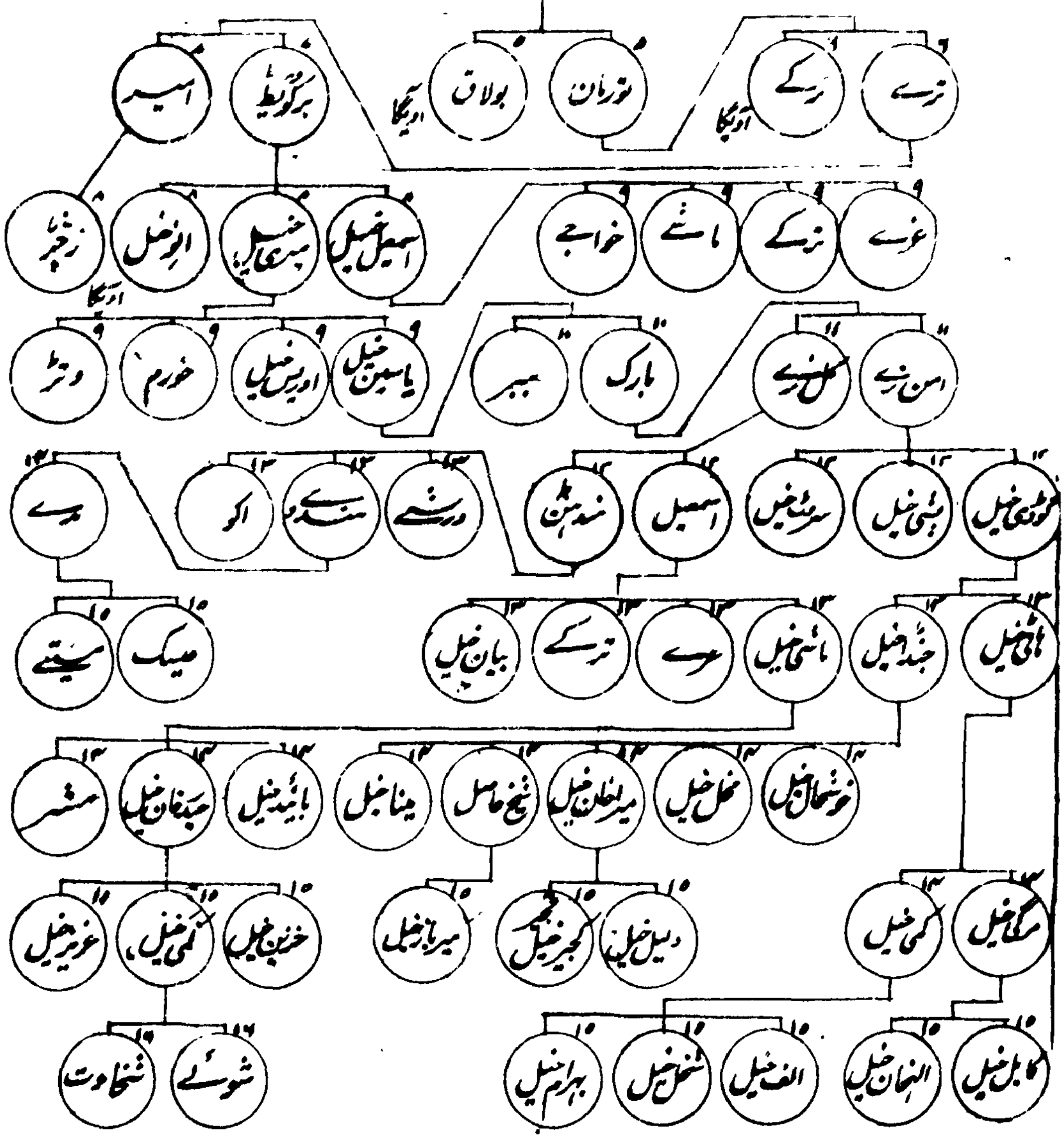
اس قوم کا مورث اعلی مسمی عثمان تہا وجہ تسمیہ آفریدی کی یہہ تہی کہ ایک روز چند مہمان مفلس اور درماندہ اوسکے
گہر آئی موسم سرما تہا سردی کی سبب سی ایک دوسری کی متصل ہو بیٹہی جب عثمان اوپر سی آیا تو اونہون نی
پوچہا کہ یہہ کون ہے تب اونہی بزبان پشتو یہہ جواب دیا کہ دا ہم آفریدہ دخدائی دے یعنی یہہ بہی آفریدہ
بمعنی پیدا کیا ہوا خدا کا ہے اوس روز سی بنام آفریدہ نام زد ہو کر کثرت استعمال سی آفریدی مشہور ہوا
اوسکی اولاد کو مجمعًا آفریدی کہتی ہین جسقدر مشہور شاخین اس قوم کی ہین اونکی نام شجرہ نسب ملین گے
سب سی زیادہ تعداد مین مسمی اولا کی اولاد اولا خیل ہی اوسمین سی فیروز خیل اور اونسی میر احمد خیل زیادہ
ہین یہہ قوم بڑی جنگجو اور راہزن ہی اور پہاڑ و شوار گذار کی سکونت کی سبب سی اونکو اپنی آزادی کی
عزورت ہی اس قوم کی بڑے ملجا علاقہ تیراہ ہی گو تیراہ کی متعلق بہت سا ملک کوہی ہی مگر اچہا موقع پہاڑ کے
اوپر ایک ٹکڑہ میدان کا خوش ہوا اور سر د جگہہ ہی پہلے تیراہ پر دیگر قومین قابض تہین آفریدیون نے
بزور شمشیر اونسی لیلیا اصلی تیراہی جو کچہہ باقی رہ گئی تہے وہ تیراہ سی مغرب ننگرہار کی طرف چلے گئے اورجہانگیر
کی دور سلطنت مین مسمی احداد بیرہ پیر روشن معروف پیر تاریک جسکا قصہ اوڑمڑ کی حال مین لکہا گیا ہے
آفریدیونکا ہیر ہوا اوسکی چالاکی اور اعانت سی آفریدیون نی تیراہ سی اتمان خیلونکو بیدخل کرکے اوراورک
زیون سی بہی لڑائی کرکے شمالی حصہ تیراہ پر اپنی قبضہ کو پہلایا یہہ جرار قوم مشرقًا حد جنگان متصل زیارت
کاکا صاحب سی لیکر مغربًا کوہ راجگل اور علاقہ خیبر مین حدود ننگرہار تک پہاڑی ملک کے اوس حصہ پر جو
ضلع پشاور کی حدود سی جانب جنوب و غرب پیوست ہی قابض ہین اور انسی جنوب قوم اورک زئی اور
بنگش اور کوہ سفید مین چمکنی اور مغرب ین سنگو خیل شینواری اور شمال کیطرف مہمند انکی ہمسایہ مین
ان قومونسی فی الحال کچہہ سخت لڑائی جہگڑا نہین ہی مگر اورک زئی سی پورانی عناد کی سوا سمل اور
گاڑے ہر دو گندی کی سلسلہ کی لحاظ سی اور نیز شیعہ اور سنی مذہبی تکرار سی فساد رہتا ہی اور سنگو خیل
شینواری کی ساتہہ بہی کوکی خیل آفریدیون کی کشت خون ہو جایا کرتی ہی آفریدی سب سنی مذہب
مسلمان ہین کل تعداد قوم کی اسلحہ بند مردمان کی بموجب شمار احمد شاہ ابدالی اونمیں ہزار حسب تقسیم

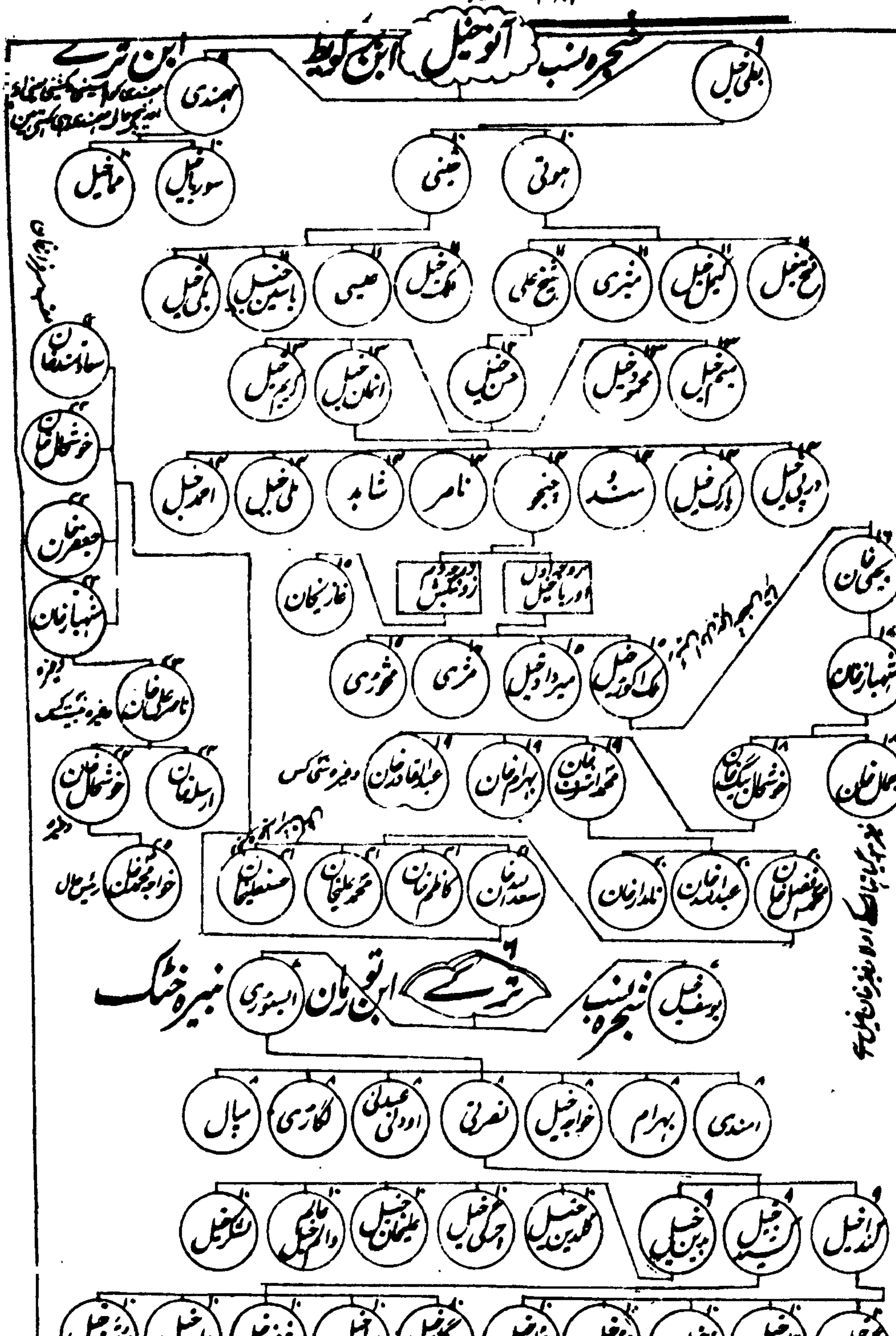
ذیل تھی ملک دین خیل معہ شاخہاے ملحقہ تین ہزار جو علاقہ میدان تیراہ مین آباد ہین قنبر خیل بشرح بعضا
تین ہزار وہ بھی میدان تیراہ مین رہتی ہین کوکی خیل حسب صدر تین ہزار جو راجگل اور نواح خیبر مین
آباد ہین زخہ خیل تین ہزار میدان تیراہ مین سکونت پذیر ہین اکا خیل وزران مین اور تہ ہای بارہ مین -
نیز منفرق پہاڑ مین تین ہزار آدم خیل چار ہزار جو کوہاٹ سی شمال درہ مین اور پہاڑ جو مشرق کو خٹک کی
حد سی جا ملتا ہے اوسکے جنوب اور شمال دونو طرف آباد ہے فی الحال یہہ شمار درست نہین آتا ہر ایک بڑی
شاخ کی تعداد کی تفاوت کی ساتھ ایسا پایا جاتا ہے کہ علی العموم بہ نسبت اوس شمار کی تعداد مین ترقی ہے
اگرچہ اصلی پیشہ اس قوم کا زمینداری ہی مگر شغل زراعت کاری اس سبب سی کم ہے کہ جس پہاڑ مین یہہ کثیر
گروہ آباد ہی اوسمین سوای علاقہ میدان تیراہ کی زمینات زرعی بباعث ناہمواری پہاڑون کی کم ہین اس
قوم کا گذارہ سوای زمینداری کی لوٹ کھسوٹ راہزنی اور سرقہ اور ہیمہ سوختنی اور نمک اور کاہ فروشی
پر بھی ہی پہاڑون کی دامن سے خشک لکڑی اور گہاس بیلون و گدہون پر لادکر اکثر پشاور کی بازار مین
جا، فروخت کرتے ہین پشاور مین اکثر منڈی کی اندر جدہر دیکھو آفریدیون کی بیل اور شتر لدی ہوی نظر
آوینگی اور اسی طرح نمک سنگ ضلع کوہاٹ کی ڈرنگ یعنی نمکسار سی بیجاکر فروخت کرتے ہین خصوص آدم خیل
نمک کا بیوپار زیادہ کرتے ہین اس قوم کی آوارہ لوگون مین عادات چوری و غارتگری دلنشین ہین با
خصوص قوم زخہ خیل اور کوکی خیل اپنی عادت مین زیادہ مشہور ہین پشاور سی کابل کو خیبر کے راستے
مسافرون کی گذرگاہ ہین انہون نی پر خطر کر رکھی ہین امیر کابل سی جو روپیہ واسطی کہلا رکہنی راستہ خیبر کے
انکو ملتا ہے اوس سی بھی کچھ فایدہ حاصل نہین ہوتا کیونکہ اکثر وہ روپیہ ملک اور معتبر وہی دار شخص
کہا جاتی ہین اور اونکی قوم بدستور مسافر کی گھات مین رہتی ہی اگر بموجب حصہ رسد کسیکو پہونچی تاہم اوسپر
صبر نہین کرتے ہین کوہاٹ سی پشاور کو جو رستہ درہ مقبوضہ آدم خیل سی جاتا ہی اوسمین بھی انکی بدعت تر
ہوسکتی ہے اور بعض وقت اونکی فساد سی باوجود ملنی مواحب یعنی انعام بصلہ کہلا رکہنی درہ کے راستہ بند ہوجاتا
ہے اس سی یہہ بہتر ہوگا کہ ایک سیدہی سڑک کوہاٹ سرکاری علاقہ کے اندر اٹک کو نکالدی جاوے
انکی خوراک مین گندم چاول اور مکی اور جو اکثر کام آتے ہین پوشاک مین موٹا کرپاس یا اون سفید کالا

تیس اکثر ہندستی مین واسطے رفع ضروریات خوراک و پوشاک انکو آمد رفت علاقہ پشاور لابدا مطلوب ہے
اور اونکی بدعتون کے روک اور معاوضہ لینی کے واسطے یہہ ایک عمدہ سبب ہی مرد اس قوم کی لاغر اندام
مگر مضبوط محنت کش اور اکثر پورہ قد ہوتی ہین اسلحہ تلوار اور سلاوہ یعنی چہورہ و ڈہال تمنچہ باف
ہر ایک جو ان آدمی اپنی گہرون مین رکہتا ہے بندوق انکی چقماق اکثر رفدار جنکی زد دور تک ہوتی ہے
اور تفنگچہ بہی ایک دو رکہتی ہین تلوار خصوص چہورہ تیراہ کا برش مین مشہور ہی بعض آفریدی بہت اچہے
نشانہ باز ہین لوگ کہتی ہین کہ تعداد بندوقون کی قریب کل اسلحہ بند مردمان کی پوری ہی باہم قوم کی دو گوندی
مین ایک سمل دوسرا گاڑہی ملکدین خیل زخہ خیل اکاخیل سپاہی قمری گوندی سمل مین شمار ہوتی ہین
اور قنبر خیل کوکی خیل گوندی گاڑہ مین داخل ہین اور آدم خیل درمیانہ گذران کرتے ہین کبہی سمل کے
ساتہی اور کبہی گاڑے شامل ہوجاتے ہین الا بلا لحاظ گوندی بعض وقت نیچی کی شاخون مین بہی خانگی
فساد ہو پڑتا ہے گرچہ کشت خون اور دشمنی آپسمین بہت ہی الا خطرہ دشمن بیرونی کی وقت آپسمین
متفق ہوجاتی ہین مگر شاخ آدم خیل کی عداوت اوتا خیل اور اکاخیل کے مزرعہ دل مین بوی ہوئی ہے
جب قوم کو کوی مشکل وقت پیش آتا ہے تو ہر ایک شاخ کی ملک یکجا جمع ہوکر مشورہ کرتے ہین اوس
مشورہ مین جو تجویز ٹہری اوسکی تعمیل اپنی اپنی ملک کی سرکردگی مین ہر ایک شاخ کرتی ہی فی الحال ملکدین
خیل مین - مدت خان ولد خان بہادر جسکا بیٹا اعظم خان ہی اور قمر خیل مین محمد غوث ولد شیر محمد خان او
کوکی خیل مین عبد اللہ نور - اور زخہ خیل مین بوستان و فیروز ولد الہ داد اور اکاخیل مین سلطان محمد اور
سپاہی اور قمری کا سراج الدین اور شاخ آدم خیل مین سمیان عادل و خنگو و شاہولی و بابری
و پائندہ خان ملک ہین قوم آفریدی مین گائی بہت ہین اور گہوڑی بہی رکہتی ہین قاطر اونکی ملک کی
اچہی ہوتی ہے اور بہت پالتی ہین رمہ گوسفندان اور بکری کی گرچہ ہین مگر بہت کثرت سی نہین آدمی جنکا
شتر بہی رکہتی ہین خیبر نمک وغیرہ کا بیوپار ہوتا ہے قوم آفریدی سی اچہی سپاہی پیدا ہوتی ہین اکثر
نوخیز جوانون کو سرکار انگریزی کے پیدل پلٹنون مین بہرتی ہونی کی شوق ہے چنانچہ حال مین متفرق
جگہہ قریب دو ہزار اس قوم کے لوگ سرکاری فوج مین نوکر ہونگی اس قوم سی گروہ کثیر جسکی تعداد فی الحال

اکہزار گہر سی زیادہ بتلاتی ہین ملک کہن ہندوستان مین آباد ہی اور کچہہ پانی پت مین بہی بستی جاتی ہین اور لودیانہ کے ضلع مین بہی چند گہر ہین ہندوستان مین انکو جہانگیر بادشاہ بسبب مفسدہ پردازی سے اور شمولیت اولاد پیر تاریک لیگیا تہا اور کہن اور پانی پت مین متفرق آباد کئی اوس وقت رستم خان آفریدی مشہور تہا جسکا خاندان پانی پت کو بہیجا گیا چند گہر کشمیر مین بہی ہین اور ٹونک مین بہی کچہہ ہین اور بیس گہر آفریدیون کی مسعود وزیری کی ملک مین آباد ہین جنہین سی چار گہر خاص کانی گرم مین رہتی ہین ✤

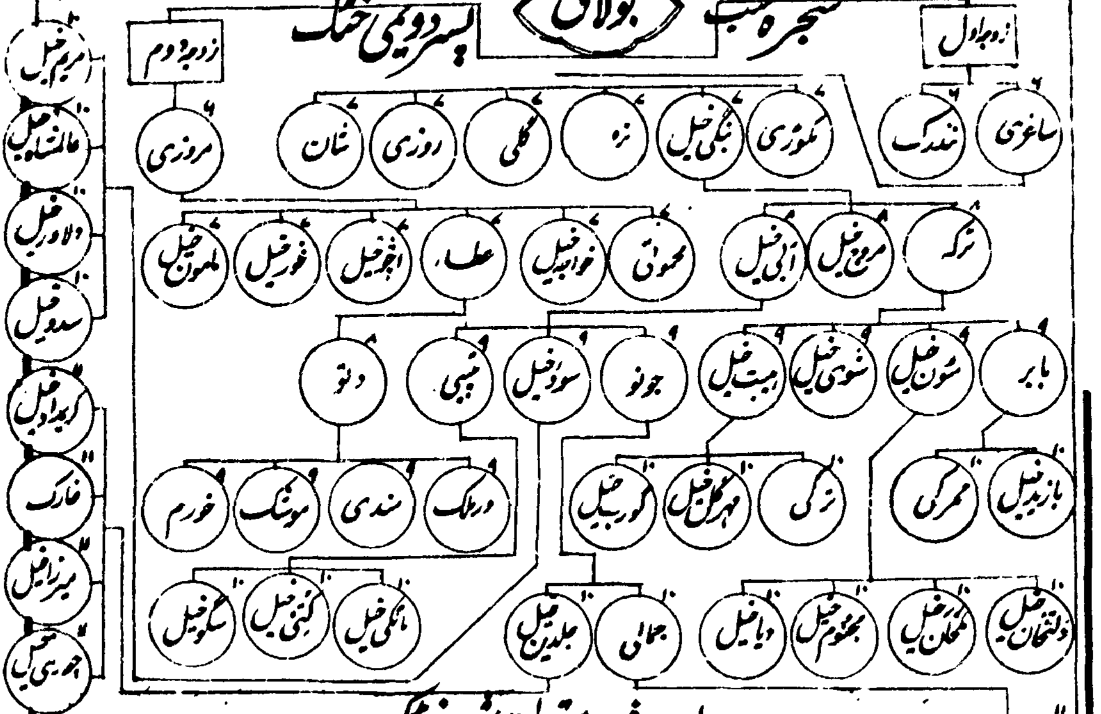
شجرہ مسمی لقمان معروف خٹک ابن برہان نبیرہ کرڑان




شجرہ نسب آکوخیل ابن کوبط
ابن ترے
بلی خیل
مھندی
ھوتی
جنی
سوباخیل
مماخیل
میم خیل
محمود خیل
اسمٰن خیل
کریم خیل
دریپی خیل
بارک خیل
سند
جنجو
نامر
شاہد
ملی خیل
احمد خیل
سادات خان
خوشحال خان
جعفر خان
شہباز خان
میرداد خیل
کاظم خان
بہرام خان
جمال خان
شجرہ نسب ترکے ابن تورمان نبیرہ خٹک
یوسف خیل
اسپوری
اسندی
بہرام
خواجہ خیل
نصرتی
لکاری
سپال
سلیمان خیل
بنی خیل
سندر خیل
اشرف خیل
واور خیل

بولاق

شجرہ نسب پسر دومی خٹک



یادداشت متعلق شجرہ خٹک

واضح ہو کہ قوم مغلکے و سینی و اوریا خیل و خلوزی اصل مین خٹک نہین مین بہت عرصہ ہوا کہ اونکی مورث قوم خٹک مین آکر آباد ہوا اور خٹکونسے شادی کری نفتہ نفتہ ایسی مخلوط ہو گئی کہ اب وہ بہی خٹک کہتی مین قوم مغلکے کسی مغلکی نسل سی جسنے خٹکونسے شادی کری تہی وسکی اولاد معروف مغلکی ہوے اور قوم سینی بہی خٹک نہین ہی سینی نام ایکشخص جو قوم لاناک سی تہا کسی خٹک کی گہر شادی کرکی سسرال مین رہا اوسکی اولاد مشہور بہ سینی ہی اور یہہ ہر دو قوم بطریق وصلی تو بعلاک خٹک کے اوس مین شامل ہین قوم اوریا خیل کا حال یہ ہی کہ ایک عورت جسکی مسمی ہمندی نکاح کیا اپنی پہلے شوہر کا پسر مسمی اوریا ہمراہ لائی ہمندی نے بلحاظ عورت کی اوریا کو بہی حصہ مین شامل کیا اور سینی کسی خٹک کی دختر سی شادی کری تہی جسکی نسل کو اوریا خیل کہتی ہین اور قوم خلوزی مسمی شیدا پسر یعقوب قوم خلیل کی اولاد سی ہی زمانہ گذشتہ مین مسمی علیخان خٹک کے دختر سی شادی کرکے خٹکونکی ملک مین سکونت اختیار کری اوسکی نسل بنام زوجہ اوسکی مشہور ہوے اور دیگر نئی بہی مصلی ہی یہہ ہر چہار قوم داخل دستور مین ہیں برحصہ پاتی مین و خٹک کہلاتی ہین + حال قوم خٹک کا مورث اعلی اس قوم کا مسمی لقمان ہے تاکر اونکا بعث تبدیل اسم لقمان بہ خٹک کے نام پر یہ بیان کیا جاتا ہی کہ لقمان مذکور ایکدن مع اپنی برادران مسمیان عثمان و اتمان و جدران صحرا مین شکار یا کسی اور کام کی واسطی جاتی تہی اتفاقاً چار عورتین کہ جنکی پوشاک سی اونکی ناکدخدائی کی علامت ظاہر تہی اوسی طرف آتی ہوئی دیکہین اونہونے آپسمین صلاح کرکہ یہہ

بتایا اسکا یہی قرعہ اندازی کر سوئی ایک ایک عورت انمین سے ہر ایک لیلیوین لقمان سب مین بڑا تھا اوسنی کہا کہ یہی انمین سے
ایک لیلیون باقیماندہ مین پر تم قرعہ اندازی کر لینا اسی خیال سے لقمان نے اپنی عورت سے ایک عورت بدن مین نیکنی چہرہ اوسکی صورت ابتر
پوشاک دیکھکر اپنی نام پر کرلی اور باقیماندون نے قرعہ اندازی کی سوئی سے ایک ایک عورت لیلی جب انکو دیکھا تو لقمان
بیچارہ کے حصہ مین ایک سیاہ فام آنت ناکہا آتی تھی مگر ننگ کے مارے مین سب کہ اوسپر اوسکا نام لگ گیا تھا لاچار قبول کرنی
پڑی جب باقی بہائیونکو لقمان کا یہ حال معلوم ہوا تو ہنسی مین بزبان پشتو کہا کہ لقمان پہ خٹ لاڑ یعنی لقمان
مٹی مین پہنس گیا پشتو زبان مین یہ مثل مشہور ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام سے درماندہ ہو جاوی تو اسکو پشتو مین کہتی ہین کہ پہ خٹ لاڑ
عجیب سبب سے لقمان نے خٹک کے نام ایسی شہرت پائی کہ سب اسکی نسل اسی نام سے مشہور ہوئے خٹک کو اسی عورت سے جسکا نام سپاگہ تھا دو فرزند
پیدا ہوئے ایک تری نام دوسرا بولاق کل قوم خٹک انہین دو بہائیونکی اولاد ہے کہ ہر ایک کا شاخ ار شجرہ سے حال معلوم ہوگا تو رانکی اولاد
بہ نسبت بولاق کے بہت زیادہ ہے تو ساکی دو پشتوی جیساکہ کرسی نامہ مین لکہا ہے تری بہت لائق تہا جسنے جملہ اولاد تو رانکی
تری کی نام پر مشہور ہے **ذکر واقعات ماضیہ جسطرح سے کہ ملک مقبوضہ حال پر قابض ہوئی ہین** واضح رہے کہ ابتدا
مین قوم خٹک کوہ شوال مین آباد تھی یہہ پہاڑ کوہ سلیمان کا ایک دامن مغربی جانب ہے اور فی الحال اسپر قوم وزیری قابض ہین اس
جگہہ سے عرصہ تخمینا چہہ سو برس کا ہوا کہ ہمراہی قوم منگل و ہنی بنونکی علاقہ مین داخل ہوئی زمین ویاں موسوم سدرا وغیرہ جسپر
فی الحال قوم بیرن خیل و سپینگی وزیران احمدزئی قابض ہین اوس وقت اسموقعہ پر خٹک آباد ہوئی جبکہ قوم ہنی و منگل کو فرقہ شیتکہ
نے اسطرح جیساکہ تاریخ بنون مین لکہا گیا ہے بنونکی علاقہ سے بیدخل کیا تب خٹکونسے بنوچیونکی عداوت شروع ہوئی اسوسطی زمین سدرا وغیرہ
کو چھوڑکر جانب کوہ شمالی شرقی جو المعروف کوہ خٹکان ہے چلی گئی اور لوغہ و تیری و چونترہ و لاچی و شکردرہ و بہادر خیل یعنی
سند قابض ہوگئی اور چونکہ یہہ پہاڑ اوس وقت اکثر غیرآباد تہا بمقابلہ اونکی جو اونمین آباد تہا یا اونمین سے لیکر کوہاٹ تک قوم
اورکزئی آباد تہی مغربی جانب سے بہ آہستہ گرم قوم بنگش خانہ کوچ آئی تہی اونسی اورکزیون کی لڑائی ہوئی خٹکون نے
جنگلی ہلسی اورکزئی کی ساتہہ کچہہ برخاش تہی موقع پاکر اونکا بنگش کی اعانت کری اورکزیونسی کوہاٹ بنگشون نے لیلیا
اور پشتی و ٹیالہ زیرہ توڑہ خیرہ تک خٹکونکی قبضہ مین آگر بنگش اور خٹک کی باہم ایک پہاڑ درمیان کدا خیل وہی حد
مقرر ہوئی کہ ابتک وہی حد ہے بعد اسکی جیساکہ خٹک کی قوم مین زیادتی ہوتی گئی ویساہی اپنا قبضہ بتدریج بڑہاتے گئے اور
ادہر سے وسیع ملک پر قابض ہوگئی جو فی الحال اونکی تصرف مین علاقہ یوسفزئی واقعہ پنجاب ور دریا کابل معروف ازید

کی شمالی کنارہ سی لیکر کالا باغ اور عیسیٰ خیل اور مروت اور وزیری ضلع بنون کی حد تک دریای سندھ کے مغربی کنارہ سے
خٹک کا ملک پیچ گردی کی ساتھہ شمالاً و جنوباً طویل ہے کابل کے دریا سی نمک کے پہاڑ کے جنوب تک
قریب سو میل کے طویل ہوگا اور اوسط عرض غرباً و شرقاً تخمیناً چالیس میل ہوگا انکی حد اکثر مشرق کی طرف دریای
سندھ ہی مگر اونکی ایک شاخ ساغری شہر کہنڈہ ضلع راولپنڈی اور اوس سی جنوب ماڑی تک کنارہ شرق
دریای سندھ بھی قابض ہوگئی ہی مگر سوای شہر کہنڈہ و نواح اوسکی باقی شرقی کنارہ والی خٹک مغلوب ہین
ملک خٹک کی مغربی حد قوم آفریدی اور بنگش وغیرہ سی ملتی ہی اور جنوب ضلع بنون کی اقوام مین جنوبی
حصہ ملک خٹک مین سخت پہاڑ ہین سب ملک خٹک سرکار انگریزی کا رعیت ہی علاقہ خٹک جسکا اوپر
بیان ہوا اور جو دریا، کابل معروف لنڈہ سی جنوب کو ہی اوسکی سوای علاقہ یوسف زی مین تخمیناً چودہ
ہزار روح قوم خٹک کا متفرق آباد ہی +

حال ترقی مراتب رئیس خٹکان

جیسا کہ سب اس قسم کی قومون مین دستور ہی کہ ہر ایک شاخ مین ایک یا چند شخص ملک کی خطاب سے نامزد
ہوتی ہین ایسی ہی ملک اس قوم کی بھی تھی اپنی شاخ کے مردمانکی سرگروہی مین لوٹ مار اور رہزنی کا شغل
رکھتی تھی از انجملہ درویش محمد معروف چنجو شاخ حسن خیل بعہد سلطنت اکبر بادشاہ کی اپنی کام مین مشہور
دلاور تھا اوسکا بیٹا ملک اکوڑ بھی اوس سی کم نہین تھا پشاور اور لاہور کا شارع عام دریای سندھ سے
مغربی جانب نوشہرہ تک مسافرون پر اونکی قوم کے اعمال نے وبال بنا رکھا تھا خود ملک اکوڑ اٹک سے
چھہ میل مغرب ایک پہاڑ پر قرارگزین تھا اور درہ کیبدرگلی سی نوشہرہ تک مسافراونکا شکار سمجھا جاتا تھا۔
جب اکبر بادشاہ ہندوستان سی کابل کو آیا اور قلعہ اٹک کی بنیاد رکھی وس سال اکبر نے اعلیٰ انتظام
شاہراہ عام و انسداد رہزنی اشتہار جاری کیا اور زمینداران معتبر نواح کو طلب کرکے ملک اکوڑ کو خدمت
نگہبانی شاہراہ تفویض فرمائی اور اسکی عوض مین خیرآباد سی نوشہرہ تک اور تنبیہ سے موسودرہ تک دربار
شاہی سی اکوڑ کو جاگیر عطا ہوئی زمین زئی اور سپین خاک بھی اوسکو دیا گیا اور نیز کچھہ حق اوسکا بابت سیر کچھ
گذر اکوڑا پر مقرر ہوا اوس وقت سی ملک اکوڑ معاملہ لینی لگا بولاق کی شاخ کی لوگون سے جو تہا حصہ بدا و

زرعی سے اور دو روپیہ فی قلبہ لیتا تھا اور روپیہ سالانہ حکومت فی چاہ وصول کرتا تھا اگر چاہ خود لگا دیوے
تو روپیہ لیوے جہیر آباد سے نوشہرہ تک شاخ تیری کی لوگ آباد تھی اون سے دسوان حصہ پیداوار اور
زبی اور ۲ روپیہ فی جوڑہ زمین محصول لیتا تھا اور نیل ناشہ سے خورم اور سینی تک دو روپیہ فی گھر ہوتا
لیا جاتا تھا اور علاقہ خٹک کے نمک سنگ کا یہ بندوبست کیا کہ جتنا کی کان پر قوم خٹک کے واسطے نو بیل کے
بار پہ ایک روپیہ محصول اور آفریدی وغیرہ کے واسطے فی روپیہ ہفت بیل کے بار مقرر تھی اور فی بار شتر ایک روپیہ
محصول یعنی قیمت مقرر تھی اور کان مالکین پر بارہ بیل کے بار ایک روپیہ پر اور تین بار شتر فی روپیہ تھے
اوس عہد مین اور کوئی کان نمک نہین تھی جو زرہ پر صرف فی گھر پانچ روپیہ بونا کی طور لیا جاتا تھا اور
پیداوار معاف تھی ملک اکوڑ نے سرائے ایک ستہ مین نام خورد آباد کی جسکو اکوڑا کہتی مین اس
تعصب مذہبی بہت تھا اہل ہنود خصوصاً جوگیوں کا جانی دشمن تھا چنانچہ اوسکی جوگی کشی اسقدر مشہور ہے
کہ جب بمقام اٹک اکبر بادشاہ کی دربار مین باریاب ہوا تو بادشاہ نے اوس سے دریافت فرمایا کہ کتنے کسقدر
جوگی مارے ہونگی ملک اکوڑ نے جواب مین عرض کیا کہ مجکو اوسکی شمار یاد نہین ایک منڈہ کان ہر ایک
جوگی مقتول کا صبوح گلے مین رکھتا رہا کہ اونسے کئی مٹکے پر ہین خدا جانی ایسی سنگدل محافظت یا اسقدر
کسقدر حفاظت ہوئی ہوگی الغرض ملک اکوڑ نے اکبر شاہی نوکر ہونیکے بعد اکتالیس برس حکومت کرکے
آخر شاخ بولاق کی لوگون نے بمقام پیرسباک درمیان اکوڑا و نوشہرہ ملک اکوڑ کو مار دیا بعد اکوڑ کے
یحیی خان بڑا بیٹا اوسکا رئیس اپنی قوم کا ہوا اسکی وقت مین قوم یوسف زئی منڈر اور خٹکون کی باہم
خوب دشمنی چلی آٹھ برس حکومت کرکے یحیی خان معہ اپنی فرزند عالم خان کے مارا گیا تب بیٹا اسکا
شہباز خان جانشین ہوا یہ رئیس بڑا عقلمند تھا چاہئی کہ دانائی کے ساتھ انصاف بھی ہو سو وہ کہان
ہوا نفسانی کی تھوڑی امور یہ اسکی تن کتنی ہی بندگان خدا بیگناہ اپنی قوم اور یوسف زئی کی بیفائدہ
لڑائیون مین مروا دئے آخر کو نتیجہ یہ ہوا کہ اکتیس برس کے بعد سر پر پگڑی علاقہ یوسف زئی کی لڑائی کی
مین جہان غارت گردن کی لیاقت مین گیا تھا مارا گیا بعد شہباز خان کے خوشحال خان بیٹا اوسکا شاہ
جہان بادشاہ کے حکم سے قوم خٹک کا رئیس ہوا بادشاہ کی حکم سے خوشحال خان نے اپنی قوم کی فوج ہمراہ

بیکر علاقہ اجمیر مین بوقت یورش قلعہ تاراگدہ جسمین ایک باطنی راجہ تہا بہت نمایان خدمت کرے
جب بعد فتح قلعہ لاہور مین واپس آکر باریاب ہوا تو شاہجہان نی چار لاکہہ روپیہ نقد عطا کیا اور ڈیڑہ
لاکہہ سالیانہ کی جاگیر اس شرط سی مقرر کی کہ پانسو سوار اور ایکہزار پیدل سپاہ واسطی خدمات شاہی پر
آمدن سی نوکر رکہہ کر حاضر باش رہا کرے پچاس برس تک خوشحال خان کی تحت مین خٹک رہے
اس عرصہ مین یوسفزی اور مندڑ کے ساتہہ کئی لڑائی ہوئین چند بار غالب اور مغلوب ہوتا رہا
الا ہوشیاری کی سبب خلاف مرضی شاہجہان کے امورات خطیر مین دخل نہین دیتا تہا اگرچہ مندڑ اور
یوسفزیون سی باعث پرانی عداوت کی لڑتا تہا مگر اس لڑنے کو خدمت بادشاہی ظاہر کرتا تہا کیونکہ منڈہ
اور یوسفزی اوس عہد مین مغضوب سلطانی تہی بدین حکمت اوس نے شاہجہان کے عہد مین بڑا
رتبہ پیدا کیا کے طریق ریاست کو درست کیا طبع موزون رکہتا تہا اکثر شعر بزبان پشتو خصوص ایک دیوان
پشتو اوسکا یادگار بہی باوجود سب اوصاف کی اوسکی حالات اور واقعات پر خیال کرنی سی معلوم ہوتا ہی
کہ عزم اور حرص مفرط نی گہیر ہوا تہا اسی سبب سی انجام بخیر نہوا اورنگ زیب بادشاہ نی اپنی عہد مین
ناراض ہوکر خوشحال خانکو قید کر دیا تہا پہر قید کی بعد جب بہادر نواح پشاور مین سرکشی ہوگئی تب
اورنگ زیب نی بنظر مصلحت ملک داری خوشحال خان کو رہا کرکے بعطای اسپ خاص اور خلعت
عزت کی ساتہہ رخصت کیا گہر مین پہونچکر خوشحال خان نی اپنے فرزند اشرف خان کو اپنی جگہہ دستار
مختار بنایا بہرام خان دوسرا بہائی اشرف خان کا جو باپ سی مخالف تہا اپنی دستار مختاری کے
دعوی سی بہائی اور باپ کا دشمن بن گیا اور کاکا صاحب کی فرزند ضیاء الدین نے بہرام خان کی
اعانت کری اس سبب سی اشرف خان نی ضیاء الدین کو قید کر لیا اس بات سی اورنگ زیب نے
ناراض ہوکر اشرف خان کو قید کر لیا اور اوسنی قید مین خودکشی کرکے سختی اور بیعزتی سی جان چہوڑا
اوسکی جگہہ محمد افضل خان بیٹا اشرف خان کا رئیس ہوا مگر بہرام اوسکا چچا اپنی خاندان کا دشمن
ٹہنڈا سانس نہین لینی دیتا تہا یہہ سب غم دیکہکر خوشحال نے حسرت کی ساتہہ دار ناپائدار کو چہوڑا
اور جب بہرام بہی مرگیا تو محمد افضل خان نے اٹہہ برس تک مستقل حکومت خٹک کی کری لیتق اور

نیک آدمی تہا محمد افضل خان کے ہشت فرزند تہی جنمین سی ذکر کی لایق دو ہین محمد علی خان اور
سعد اللہ خان معروف شہید خان محمد علی خان اکوڑا مین رہتا تہا اور سعد اللہ خان ٹیری مین
بعد وفات محمد خان کی اونکی آپسمین بے اتفاقی ہوکر لڑائی ہوئی محمد علی ٹیری کو واسطی لڑائی کے گئے
مگر شکست کہاکر واپس ہوا سعد اللہ خان نے اوسکا تعاقب کرکی اکوڑہ سی بہی بیدخل کردیا سعد اللہ خان
کے آٹہہ فرزند تہی - سعادتمند خان خوشحال خان جعفر خان - افضل خان شہباز خان پنج کس
ایک والدہ سی شرافت ایک مان سی او رلطف اللہ خان اور رن مست خان علیحدہ مادرسی جعفر خان
سب سی بڑا لاولد مرگیا اور خوشحال خان کو اوسکی باپ نی سب سی ہوشیار سمجہکر ٹیری کا حاکم بنایا اسوقت
محمد شاہ دہلی کا بادشاہ تہا اور نادر ایران کا جب احمد شاہ ابدالی ہندوستان کو جاتا تہا تو سعادتمند خان
ابن سعد اللہ خان کو معہ چند سپاہ ختک نوکر کے ہمراہ لیگیا لشکر خان پسر محمد علی خان نی جو نوشہرہ مین
رہتا تہا بعد چلی جانے سعادتمند خان ہمرکاب شاہ درانی کے اکوڑا پر حملہ کیا اور سعد اللہ خان کو معہ
ایک پسر کے قتل کرکے اکوڑا لوٹ لیا یہہ ناخوش خبر خوشحال خان کو بمقام ٹیری پہونچی فوراً لشکر لیکر
اکوڑہ کو روانہ ہوا اور لشکر خان کو ملک بہیر کی طرف بہگا دیا لشکر خان اپنی متعلق بہیر مین چہوڑکر
دکہن مین نواب منو خان کی پاس جاکر نوکر ہوگیا خوشحال خان نے اس حال سے احمد شاہ درانی کو
اطلاع دی شاہ درانی نے لشکر خان کو گرفتار کراکر سپرد سعادتمند خان کی کیا جسنے اپنی باپ و
بہائی کی قصاص مین قتل کردیا احمد شاہ ابدالی نی اپنے فرمان کی ساتہہ خوشحال خان کو ٹیری مین
اور سعادتمند خان کو اکوڑا مین حاکم مقرر کیا جب مرہٹہ کی فوج احمد شاہ سی لڑنے کیواسطی اٹک تک
پہونچی تو خوشحال خان حاکم ٹیری بادشاہ کی جانب سی اونکی ساتہہ لڑنے کو گیا اور بمقام حسن ابدال
مرہٹون سی لڑکر شہید ہوا احمد شاہ نے پشاور سی روانہ ہوکر مرہٹونکو شکست فاحش دی اور سعادتمند خان
کی سعادتمندی اور دلاوری سی خوش ہوکر سرداری کی خطاب کے ساتہہ جہلم تک اوسکو حاکم بنایا
اور شہباز خان بجای خوشحال خان شہید کے ٹیری کا حاکم ہوا احمد شاہ کی فرزند تیمور شاہ درانی نے
اپنی سلطنت کی عہد مین سعادتمند خانکو خطاب سرفراز خان عطا کیا خٹکون کے خانان سی آخری

رئیس جسنے کل علاقہ خٹک پر مستقل حکومت کری یہہ ہی سرفراز خان تہا اوسکے بعد ریاست ... کی دو شاخ ہوگئین ایک مغربی علاقے کی خان جو ٹیری مین رہتی تہے دوسری مشرقی ... جو اکوڑا اور جہانگیرہ مین مالک تہی مختصراً ہر ایک شاخ کا علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے ++

اول مغربی شاخ

بعد وفات سردار سرفراز خان کی شہباز خان حاکم ٹیری جہوٹا بہائی اوسکا حاکم اکوڑا بہی ہوا الا اوسنی نیک بختی کے ساتہہ اپنی برادرزادگان یعنی آصف خان - نوراللہ خان - اشرف خان - وغیرہ پسران سردار سرفراز خان سی آصف خان کو حکومت مشرقی خٹک یعنی اکوڑا کی عطا کرے اور خود ٹیری کا یعنی مغربی خٹک کا حاکم رہا سردار شہباز خان کی بیٹی فرزند تہے اونمین سی منصور خان کو اپنا جانشین کرکے کنارہ کش ہوا منصور خان نی چند عرصہ کے بعد اپنی بہائی ناصر خان یا ناصر علی خان کو حکومت سپرد کرکی دستار مختار بنایا ناصر علی خان دس برس تک حاکم ٹیری کا رہا ناصر علی کے

دو فرزند ایک بی بی سی تہے ارسلہ خان اور خوشحال خان بعد وفات ناصر علی خان کے شاہ محمود سدوزئی کی بادشاہت مین ارسلہ خان رئیس ہوا شاہ محمود نی ارسلہ خان کو معزول کرکے اوسکی فرزند فیروز خان کو باپ کی جگہہ دی ارسلہ خان کو نادر علی خان ولد منصور خان نی ہلاک کردیا اور فیروز خان نی خوشحال خان کو ٹیری مین مقرر کیا چار برس کے بعد فیروز خان مرگیا تب فیروز کا بیٹا عباس خان جانشین اپنی باپ کا ہوا یہہ بات ہوتی ہی باہم عباس خان اور خوشحال خان جنگ شروع ہوا خوشحال خان کو عباس خان نے ماردیا اور کل جایداد اوسکی بیوہ مسمات فرخندہ جسکو سونا نی کہتی تہی اور ایک بڑی عقلمند بی بی تہی اوسکو ملی باوجود ماری جانی خوشحال خان کی ٹیری کی لوگون نی عباس خان کی حکومت نامنظور کری اور نادر علی خان ولد منصور خان کو درخواستمندی واسطی حکومت کے طلب کیا یہہ وہی نادر علی ہی جسنے ارسلہ خان کو قتل کیا تہا چہہ ماہ کے بعد سمی سیدان ملازم ارسلہ خان نی اپنی آقا کی بدلہ مین نادر علی کو ماردیا اور بلبل خان یا نجل بہائی اوسکا مالک ہوا اور رسول خان ولد حسن خان نبیرہ سردار شہباز خان کو ٹیری کا حاکم بطور نائب مقرر کیا اس عرصہ مین عباس خان ولد فیروز خان نی لاہور سی رنجیت سنگہ کے

خالصہ فوج لاکر ٹیری کو فتح کرلیا رسول خان نی آفریدیون مین پناہ لی اور فرخندہ بیوہ خوشحال خان معہ
خواجہ محمد خان اپنی متبنی پسر کے جوترہ مین پناہ گزین ہوئی عباس خان نی رسول خان کو آفریدیونسی
منگاکر بعد قید رکہنی دو سال کے اپنا نائب ٹیری مین مقرر کیا اوس سی تہوڑی عرصہ بعد سردار یار محمد خان
اور سردار سلطان محمد خان بارک زئی برادران امیر دوست محمد خان نی عباس خان کو فریب
سی پشاور مین طلب کرکی برادران زہر ہلاک کردیا تب رسول خان مستقل حاکم ٹیری کا ہوا اٹہہ گہوڑی
اور دس شتر بطور نذرانہ کوہاٹ کی گورنر کو جو نواب صمند خان بارک زئی کوہاٹ کا صوبہ تہا دیا کرتاتہا
اور کان نمک مالگین کی آمدن بہی وہی لیتا تہا خواص خان برادر عباس خان نی سکہونکی مدد سی چہہ ماہ تک
پہر ٹیری کو زیر حکومت کیا مگر جب کنور کہڑک سنگہ نی اوسکو قید کردیا تو پہر رسول خان ٹیری کا مالک ہوا
سردار سلطان محمد خان بارک زئی نی اوسکو معزول کرکی بلند خان کو حاکم بنایا اس شرط سی کہ پانچہزار
روپیہ نقد اور آمدن کان مالگین سرکار درانی کو ملاکری گی ایک برس کے بعد رسول خان نی جو فوج سکہہ
لی ہنوتن کوائی تہی اوسکی اعانت سی پہر ٹیری لیلی اور شیر دل اپنی بیٹا کو فوج سکہہ مین بطور یرغمال
بہیجا تہا جو لاہور سی بہاگ آیا اس سی دو برس بعد سردار پیر محمد خان بارک زئی نی ٹیری پر حملہ کیا
بعد اقبال اطاعت بارہ ہزار معاملہ ٹیری کا سوائی آمدن کان مالگین وجہہ مقرر ہوا بیان سیدن شاہ
نی خورم اور سینی کا ٹہیکہ چہہ ہزار پر اور رسول خان نی بارک وغیرہ علاقہ ٹیری کا چہہ ہزار پر لیا۔
اور رفتہ رفتہ انہون نے اپنی ملازم کان مالگین اور جنبہ پر واسطی وصول معاملہ مقرر کئے [illegible] وقت چار سال
تک رہا اوسکے بعد سولہ ہزار روپیہ مقرر رہا اوس سی چار برس بعد جب سکہونے پشاور کو فتح کیا۔
اور ہری سنگہ پشاور مین داخل ہوا پیر محمد خان بارک زئی براستہ ہنگو و کرم کابل کی طرف چلا گیا
اوسکے دوسری ماہ مین سکہہ حاکم کوہاٹ مین پہونچ گیا اور جب عطر سنگہ سندہانوالیہ کوہاٹ کا حاکم
ہوا تو اوسنی سیدن شاہ مخالف رسول خان کی ہمراہی مین ایک سکہہ فوج ٹیری کی فتح کی واسطے
متعین کری اور بعد فتح کی شہباز خان ولد ارسلہ خان اور سیدن شاہ لاچی اور ٹیری مین مقرر
ہوئی اور ایک سکہا شاہی تہانہ بمقام ٹیری مقرر ہوا اور رسول خان بہاگ گیا بائیس ہزار ٹہیکہ

مقرر ہوا اور آمدنی محصول نمک بہی ٹہیکہ دار کی تفویض ہوئی جس وقت عطر سنگہ نی ایک یرغمال
سیدن شاہ سی طلب کیا تو وہ روپوش ہوگیا اور شہباز خان نی بہی اسطرح کیا تب بلند خان
یا بلبل خان کو ٹیری کی ریاست ملی جب ضلع کوہاٹ سرکار سکہان سی سردار سلطان محمد خان
بارک زی کو دیا گیا تب خٹکون نے رسول خان کی انگیخت سی جو قریب ڈہائی سو سپاہ سکہہ تہا ٹیری
مین تعین تہا اونپر یورش کرکے قتل کردیا اور رام سنگہ اونکا افسر بہی مارا گیا رسول خان ٹیری پر قابض
ہوگیا سلطان محمد خان بارک زئی نی رسول خان سی زرمعینہ سکہا نسی زیادہ روپیہ طلب کیا تو اوسنے
تین ہزار روپیہ کوہاٹ مین داخل کرکے باقیماندہ روپیہ کے واسطی ٹیری کو آیا مگر وہان ہونچکر اطاعت
ترک کی یہہ خبر سنکر سردار سلطان محمد خان نی فوج کشی کری تب رسول خان ٹیری چہوڑکر ہٹ گیا
اور بلند خان و سیدن شاہ نی ستائیس ہزار روپیہ معاملہ دینا کرکے علاقہ ٹیری پر قابض ہوگئی دوسری
لڑائی کی بعد رسول خان نی لاچار سلطان محمد خان بارک زئی کی پاس پشاور مین جاکر دس اسپ
اور میش سترا اور چالیس ہزار نقد سالانہ معاملہ دینا کرکے حکومت ٹیری کی حاصل کری اور یہہ مشخصہ
منظور کیا گیا اور رسول خان اپنی وفات تک جو اس سی بعد ہفت برس کو واقعہ ہوئی بدستور
قابض رہا اور سلطان محمد خان بارک زئی نی اپنی پوتا کو رسول خان کی دختر سی منسوب کیا اور
اپنی دختر رسول خان کی پسر فتح جنگ خان کو نکاح کردی یہہ ہی سبب ہے کہ وہ اسقدر عرصہ تک
اپنی جگہہ پر قایم رہا رسول خان نے مسماۃ بی بی فرخندہ بیوہ خوشحال خان سی نکاح کیا تہا جسکے شکم سی
فتح جنگ خان بیٹا رسول خان کا پیدا ہوا لوگ کہتی ہین کہ وبا کی بیماری سی رسول خان مرگیا تب
فرخندہ اوسکی بیوہ نی بباعث کمسن ہونی فتح جنگ خان اپنی پسر کے خواجہ محمد خان اپنی تبنیٰ
پسر کو جو حال مین رئیس ہے رسول خان کی جگہہ مقرر کیا خواجہ محمد خان خوشحال خان کا فرزند ہے دوسری
زوجہ سی ماہ دسمبر ۱۸۴۸ء مین جب میجر ٹیلر صاحب کوہاٹ کے رستی فوج لیکر بنون کو آیا تو خواجہ محمد
خان نی ہر طرح سی صاحب کو مدد دی جب ٹیلر صاحب تعینات ہوچکی تو سردار سلطان محمد خان بارک زئی
نی خواجہ محمد خان خٹک کو پشاور مین طلب کیا اور جب پہونچا تو اوسکو قید کرکی ٹیری اپنی فرزند
محمد سرور خان کو دی اور سید خان اوسکا نائب مقرر کیا خوبی قسمت اوسکی سی کسی طرح خواجہ

کا حال کرنیل لارنس صاحب کے سماعت مین آیا اور اس خوف سے سلطان محمد خان نے خواجہ محمد خان کو رخصت کر دیا پیچھے سے رسول خان کی بیوہ فرخندہ نے خٹک کا لشکر جمع کرکے محمد سرور خان بارک زے کو ٹیری سے ہٹا دیا اوسنے اس بلوہ مین خواجہ محمد خان خٹک کی شراکت سمجھکر فوراً اپنے بھائی خواجہ محمد خان بارک زئی کو بمقام کوہاٹ پیغام بھیجا کہ خواجہ محمد خٹک کو قید کر لو سخت کی راہبری سے اتفاقاً وہ قاصد جمیانی کی راستے مین خواجہ محمد خان خٹک کو ملگیا اور بدون شناخت پیغام تبلا دیا یہ خبر پاکر خواجہ محمد خان جلد ٹیری کو چلا آیا اور وہان بدستور حکومت کرنے لگا جب سلطان محمد خان کوہاٹ کو آیا تو اوسنے ٹیری پر لشکر کشی کا ارادہ کیا مگر بباعث ورود چٹھی ممانعت کرنیل لارنس صاحب کے باز رہا ۱۸۴۸ء مین سرکشی سکھان کی وقت خواجہ محمد خٹک گورنمنٹ انگریزی کا خیر خواہ رہا اور اپنا رشتہ دار شہباز خان میجر ٹیلر صاحب کی کمپ مین بمقام لکی مروت بھیجدیا جب سردار محمد اعظم خان بنون سے اور خواجہ محمد خان بارک زئی کوہاٹ سے ہٹائی گئے تو اونہون نی ٹیری کو لوٹ لیا اور خواجہ محمد خٹک کنارہ کر گیا بعد رفع فساد سکھان سرکار انگریزی نے پہلے سال زر مشخصہ ب ہدانی وصول کیا اور دوسری سال تشخیص واجب ہوکر آمدنی محال نمک سرکاری ہوگئی اور علاقہ کا مشخصہ رعایتی مقرر ہوکر تاحین حیات خواجہ محمد خان کی سپرد ہوا اور انتظام عدالت سرکار نے اپنی تعلق رکھا رسول خان کا فرزند فتح جنگ خان قریب عالم شباب کی مرگیا لوگ کہتی ہین کہ اوسکو پوشیدہ زہر دی گئی تھی اس سے تہوڑا عرصہ بعد فرخندہ نے بھی وفات پائی تب سوای خواجہ محمد خان کی اور کوئی وارث لایق اس رتبہ کی نرہا ۱۸۵۷ء کی بلوہ مین خواجہ محمد خان بہت اچھی نیت کی ساتھہ خدمات سرکار مین مشغول رہا اس خیر خواہی کی صلہ مین علاقہ خٹک مغربی اوسی مشخصہ پر نسلاً بعد نسلٍ خواجہ محمد خان کے نام عطا رہوا اور اپنی علاقہ جاگیر مین ۱۸۶۱ء کو اختیار مجسٹریٹ ماتحت درجہ اول سرکار نے تفویض فرمائی اب خواجہ محمد خان مستقل مالک اس علاقہ کا ہے اور خیر خواہ سرکار

حال مشرقی شاخ کا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا سعادتمند خان جسکا خطاب سر فراز خان تہا اوسنے کل خٹک کی حکومت کری

اور اوس وقت دار الریاست خانان خٹک کی اکوڑا تہا سردار شہباز خان اپنی بہای سرفراز خان کی تجویز سی ٹیری کا حاکم تہا جب سرفراز خان نی وفات پائی تو اوسکے بہت سی فرزندون مین سی آصف خان اور نور اللہ خان دو کس مشہور تہی مشرقی خٹکان کا خان آصف خان ہوگیا نور اللہ خان کی بہی بہت فرزند تہی ایک چہوٹون مین سی فیروز خان فوج درانی کے ہمراہ کشمیر کو گیا اس ذریعہ سی عزت اور نام پیدا کرکے جب واپس آیا تو اپنی چچا آصف خان کی ساتہہ فساد کیا اور آصف خان کو یوسف زئی کی طرف نکال دیا اور خود مالک بن بیٹہا فیروز خان کی بعد اوسکا بیٹا عباس خان دستار مختار رہا اور یہہ اوس وقت خان ہوا جب سکہون نی پشاور پر حملہ کیا جس وقت مہاراجہ رنجیت سنگہ نی دریای سندہ کو عبور کیا تب عباس خان نی کسی طور رنجیت سنگہ کی جان بچا رکہی اور وفادار خیر خواہ رہا اسکے بدلہ مین مہاراجہ نی اوسکو عہدہ خانی پر مستقل کیا اور دستار دوستی کے طور بدلائی بارک زئی حاکم پشاور یہہ خبر سنکر عباس خان سی بدظن ہوئی اور اوسکے مار ڈالنی کا ارادہ کیا اس منصوبہ سی عالم خان اور کئی کو معہ جرگہ سفید ریشان عباس خان کے پاس بہیجکر دغا سی بطور مہمان اوسکو پشاور مین بولایا جب عالم خان کی ہمراہی مین پشاور مین پہونچا تو یار محمد خان بارک زئی نی اوسکو قید کر دیا اور چند روز بعد اوسکو زہر کہلاکر ہلاک کیا عباس خان کا ایک بہائی خواص خان تہا جو لاہور مین سکہون نی قید کیا اور جب رنجیت سنگہ بہت بیمار ہوا تو سب قیدی رہا کئی گئے اوس وقت خواص خان بہی رہائی پاکر گہر کو آتا تہا بمقام خورد علاقہ خٹک مین محمد افضل خان ولد نجف خان نے اوسکو بیگناہ قتل کر دیا نجف خان ولد آصف خان باپ محمد افضل خان کا اکوڑا کا مالک تہا نجف خان کی ایک خواہر میر احمد خان ولد سردار زرداد خان سی شادی ہوئی تہی اوسکی شکم سی تین دختر پیدا ہوئی جنمین سی ایک کی ساتہہ سردار سلطان محمد خان دوسری سی پیر محمد خان تیسری کے ساتہہ سید محمد خان برسہ برادران امیر دوست محمد خان بارک زئی نے نکاح کیا اس رشتہ داری کی سبب سی نجف خان چند سال حاکم رہا اور بارہ ہزار روپیہ سالانہ سردار سلطان محمد خان کو دیتا تہا جب ہری سنگہ بہ سالاری پنجاب نی پشاور کو فتح کیا تو نجف خان نیلاب

کی طرف بھاگ گیا جہانگیرہ مین سکھون نی قلعہ بنایا اور سب میدانی علاقہ خٹکونکا خالصہ کر
کرلیا خٹک مشرقی کے خانونکی واسطی صرف پہاڑی علاقہ جاگیر مین اس شرط سی مقرر کیا کہ رستہ اٹک اور
پشاور کو اپنی حد تک کہلا رکہین گے نجف خان کو خواص خان کی فرزند نے جسکی باپ کو محمد افضلخان
ولد نجف خان نے مارا تہا اوس بدلہ مین ہلاک کر دیا بعد وفات نجف خان کی اوسکا بیٹا محمد افضل
امیر دوست محمد خان کی حکم سی باپ کی جگہہ مقرر ہوا اور دوسرا رقیب اوسکا جعفر خان تہ بور خواص خان
کا تہا محمد افضل ولد نجف خان اور جعفر خان کی جاگیر پانچہزار سالانہ کی تہی اوسکی پیچ آمد محصول
میر بحری بہی تہی جب جنرل ایوے ٹیبلے یعنی مشہور جرنیل ابو تبیلہ سکہونکی طرف سی پشاور کا حاکم تہا
تو اوس وقت کئی دفعہ جاگیرات مین تغیر تبدل ہوتا رہا گرشی سکہان ۱۸۴۸ء مین جعفر خان نے
جتر سنگہ مفسد کو مدد دی اور کرنیل ایلنس صاحب کیساتہہ دغا کیا محمد افضل خان کی اعمال پر بہی خواص خان
کا بیگناہ قتل کرنا ایک داغ تہی مفسدہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہ رہی اس سبب سی بدستور
شرقی خٹک کی وہ رئیس ہین اور سرکار سی جاگیر بہی عطا ہے محمد افضل خان بعطاے نشان حال گہری

علاقہ یوسف زئی مین ہتایے حال نفاق واتفاق باہمی قوم

جیساکہ اکثر افغانی قومون مین عداوت اور حسد اندرونی بہرہوا تہی اوسی طرح قوم خٹک کی باہم بہی
عداوت تہی علیحدہ علیحدہ جنبہ داری اور حسد بہی بہت تہی اپنی ہم سر یا قوم کی کسی معتبر کی خاص بہبودی
اور ترقی اچہی نظر سی نہین دیکہتی اپنی ہم چشم کی گرانی کی فکر مین رہتی ہین پورانی عداوت کا حال
یہہ ہی کہ اول باہم شاخ میری خیل و اسیوڑی ایک تہوڑی کیلا پر بہت لڑائی اور کشت خون
ہوئی فرقہ انوخیل نے بہی اپنی بہائی بند میری خیلونکی مدد کری اس شمولیت نی شاخ اسیوڑی
کو زبون کر دیا پہر قوم انوخیل کے فرقہ ساغری کی ساتہہ ایک عورت مسماۃ شکر خانونہ کی تنازعہ پر
سخت دشمنی پیدا ہوکر دونو طرف سی بہت آدمی مارے گئے آخر دونوں کمزور ہوکر صلح کرلی -
اسطرح اوریا خیل اور باقی مہمندی کے مابین بدعوے ملک موسوم ششم چند سال بدی رہے

اور پھر میری خیل و مندن و اسمعیل آپسمین لڑتے رہی اور میری خیل اور اسینی کی باہم کرات مرات لڑائی ہوتی رہی جسمین میری خیل بہت ماری گئے بطی خیل اور بولاق کی فرقہ مین بڑے سخت عداوت رہی ملک اکوڑ مشہور اور یوسف خان نی اوسی نفاق مین جان کہوئی ملک اکوڑ کے ماری جانے سی سب تری کی اولادنے اتفاق کرکے شاخ بولاق کو چند عرصہ کے واسطی ملک سی خارج کردیا کہ وہ لوگ چند عرصہ یوسف زئی کے ملک مین سرگردان رہی اور کچھ باجوڑ مین جا رآباد ہوی مگر نازوخان ملک فرقہ بولاق شہباز خان سی صلح کرکے پہر اپنی موروثی ملک مین آیا غرض کہ اسی طرح قوم خٹک کی اکثر شاخون مین عداوت اور دشمنی موروثی چلی آتی ہے اب انتظام سلطنت انگریزی اونکو ظاہرہ کشت وخون سی مانع ہی مگر دلون کی صفائی نہین جہانداری بالائی خوب رکھہ جانتے ہین عداوت کو در پردہ چلاتے ہین +

حال قوم خٹک کی عداوت کا ساتہہ دیگر اقوام ہمسوانہ کے

خٹکون کی چارون طرف کوئی ایسی قوم نہین ہے جس سی اونکی عداوت یا لڑائی نہ ہوئی ہو پہلی خٹکون مین سی شاخ انوخیل نے قوم بنگش فرقہ درسمند کے ساتہہ بڑی لڑائی کری دونو طرف سی بہت آدمی ماری گیی مگر خٹک حسب خاطرخواہ کامیاب ہوی اور پہر فرقہ میری خیل اور نصرتی نی قوم عیسی خیل و سرہنگ جو نیازی ہین اور خٹکونسی جنوبی ملک پر قابض تہی کئی دفعہ لڑائی کری بعد اونکی قوم مروت شاخ لوحانی ستے بنکا ملک تہل واقع حد شمالی ضلع بنون خٹکونکی ایسی شدید جنگ ہوی کہ جسمین صدہا آدمی ماری گئی پہر قوم وزیری کی ساتہہ فرقہ میری خیل خٹک کا میدان پڑا باوجود اتفاق قوم وزیریون نے خٹکون کی اوس علاقہ پر دخل نکرسکا جسپر قابض ہونا چاہتی تہی ایک دفعہ قوم تری و بولاق ہر دو فرقہا خٹک نی اتفاق کرکے کوہ سگینسر جنوبی دامن گٹھہ واقع ضلع شاہ پور تک قوم اوان پر دست درازی کیے اور پہلی حملہ مین اسقدر

کامیاب ہوی کہ علاوہ غارت گری مال مینمار کی صد نامرد عورت قوم آوان قید کرلاے اور بہت مار
لیکر اونکو رہا کیا مگر حملہ ثانی مین نقصان اوٹھا کر ہٹ گئی پھر قوم آفریدی کی ساتھہ تین دفعہ لڑائی ہوے
سب سی زیادہ عداوت اُنکی قوم یوسف زئی و مندرکی ساتھہ تھی پہلی لڑائی مصری باندہ کے
پاس اِن ہر دو معاندا قوام کے باہم ایسی شدت سی ہوئی کہ یوسف زیون کی معتبر ملک اوس
لڑائی مین مارے گئے اور دوسری طرف سی یحییٰ خان خٹک بہی معہ چند دیگر رفقا کی مارا گیا
بعد اوسکے کئی لڑایون مین یوسف زئی غالب اگر پہاڑ تک انکو ہٹا لاتے تہی اور بعض مین
خٹک اونکو مرغوز تک دبای لیجاتے تہی قصہ کوتاہ یوسف زیونکی ساتہہ اسقدر انکا جہگڑا رہا
کہ جسکی تشریح اس مختصر مین نا ممکن ہے فی زمانہ کسی قوم سی نہ انکی لڑائی ہی نہ جہگڑا ہی چپ چاپ
اپنی ملک مقبوضہ پر متصرف ہین اور بہرحال اوس تباہی اور لڑائی کی وقت سی اب اس قوم
کو دولت مندی وآسودگی مین فوق ہے یہہ آرام اور خاموشی اونکو اپنی جبلی طینت سی حال
نہین ہوا بلکہ سلطنت انگریزی کا حُسن انتظام ہرایک قوم کے حقوق کی محافظت کی واسطی
ایک سپر بن گیا ہی جسکے سبب سی نہ انکی حقوق مقبوضہ مین کوئی خلل ڈال سکتا ہی نہ یہہ کسی پر
دست اندازی کرسکتی ہین اس قوم کی جوان آدمیونکو پیدل فوج کی بہرتی ہونیکے شوق ہے
بعض اچہی سپاہی ہوتی ہین +

ذکر پیشہ وعادات

عموماً قریب کل کے اکثر آدمی پیشہ زراعت کاری وزمینداری رکہتی ہین مگر اس کام مین عمدہ
محنتی نہین ہین پیشہ سوداگری اور نمک فروشی بہی کرتے ہین کاہل مزاج اور آرام طلب زیادہ
ہوتی ہین ہرایک گانو مین ایک یا چند مکان نشست گاہ عام بنام ہجرہ رہتا ہی اوسمین اکٹہی
بیٹہکر حقہ پینا اور ادہر ادہر کے بیفایدہ باتین مارنی بہت مروج ہی اپنی مطلب براری کی واسطی
جہوٹہہ بولنے کو عیب نہین سمجہتی +

طرز وضع اور خوراک پوشاک

سوای خاندانی آدمیونکی خوش شکلی کم ہے مگر اکثر بورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین پوشاک
مین سوتی سفید کپڑا بہت پہنا جاتا ہے اور خوراک مین باستثنای چند دولت مندونکی موسم سرما مین
باجرہ کا غلہ اور گرما مین گندم بہت کہاتی جاتی ہر گوشت کی ساتہہ گندم کی خمیری روٹی اور باجرہ کی ساتہہ
دودہ بہت پسند کرتے ہین اور نان خمیر تاؤکی بہت اچہی اور اتنی بڑی پکاتی ہین کہ ایک روٹی
چند آدمی کو کافی ہوتی ہے ٭

رواج شادی وغمی

دستور ہی کہ نکاح اور نسبت کی ہونی پر اور دولت مندون مین فرزند نرینہ کی پیدا ہونے یا ختنہ
کرنے کے وقت خوشی کیجاتی ہے اور اپنی قریب تر رشتہ دار اور دوست اوس خوشی کی شمولیت
کی واسطے بولائی جاتے ہین اور تماشا کی واسطے اکثر لڑکے بی ریش جنکو لختی یا گدیدو نے کہتی مین ناچتے
ہین اور نیز اس قوم کی جوان عمر کے مرد دہل اور سرنای کی آواز پر پچاس پچاس یا اس سے
کم وبیش یکجا جمع ہوکر اور تلوارین برہنہ کرکے تال کے ساتہہ ایک تماشہ اثرناک کرتی ہین
اوسکی دیکہنے والونکو شمشیرونکی چمک اور تیزی سی آدمیونکا پہیرنا اور باوجود ایک صف مین
قریب قریب کہڑا ہوکر تماشا کرنے اور کسیکو تلوار سی آسیب نہ پہونچنی سی عجیب فرحت پیدا ہوتی
ہین بزبان ملک اس کہیل کو بہانگڑہ کہتی ہین شادی مین زیادہ خرچ کرنے کو اپنا فخر سمجہتے
ہین شادیون مین روغن زرد اور گوشت گندم کی روٹی کی ساتہہ انکین عمدہ کہانا ہی باوجود
سب خوشی کی یہہ رسم بہی ادنی قسم کی لوگونمین ہی کہ ناطہ یا نکاح کی وقت والدین عورت زرنقد حسب مقدور
خواہندہ ودہندہ معاوضہ دختر مین لیتی ہین عموما تعداد اس زرنقد کی عشہ سی لیکر ایکسو تک ہی تعین تعداد
زر مین ان باتونپر بہی لحاظ کرتی ہین کہ عورت جوان ہے یا صغر سن خوبصورت ہی یا بدصورت اول کے دونو صورت
مین زیادہ اور پچہلی دونو حالت مین کم روپیہ لیا جاتا ہی معزز خاندانون مین برعکس اسکی بوقت شادی اپنی دختر
کو بطور رواج یعنی جہیز کچہہ گہر سی بہی تا بمقدور دیتی ہین برات کی ساتہہ عورات بہی جاتی ہین رسوم نکاح خوانی
معمولی مین خواننده نکاح کو ایک روپیہ ملتا ہی **غمی کا** ـ یہہ رواج ہی کہ جب کوئی مرجاوی تو بعد

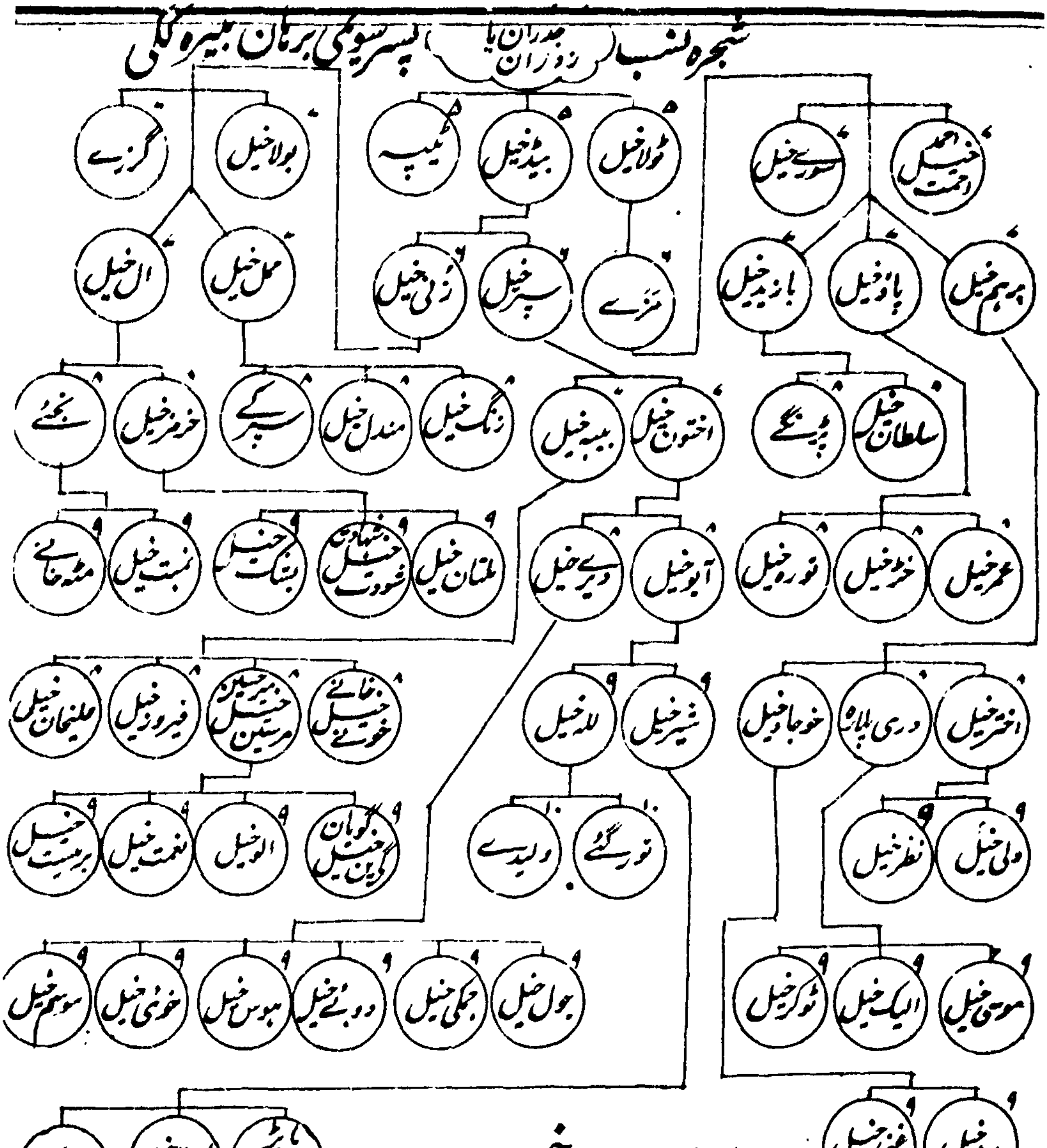
دفن کے اول رات سب گانونکی لوگ اوسی میت کی وارثان کی روٹی کہاتی ہین اور جب دور کے رہنی والے اوسکی رشتہ دار وغیرہ تعزیت کی واسطی آتی ہین تو علاوہ رہی وہ بیچاری وارث حسنہ ماتم کی سوا صدمۂ مال سی بہی زیر بار ہوجاتی ہین + **رواج طلاق** اس قوم اکثر رتبہ آدمیونمین مروج ہی کہ جب عورت شوہر کی ساتھ آباد نہو یا شوہر کا دل اوس سے بسبب آوارہ گردی اوٹھہ جاوی تو کسی قدر روپیہ لیکر عورت کو طلاق دیدیتی ہین اور عورت وہ بیہنی والا شخص شہر یلکہ کسی اور سی بدعہد لامہ ہو کر لیتا ہی الا اس قسم کی طلاق میں عورت کا بات حق مہر کچہہ عوض نہین رہتا +

رواج تقسیم میراث

جائداد غیر منقولہ سی عورات کو حصہ نہین دیتی جائداد منقولہ متوفی سی اوسکی دختران یا خواہران خواہ اونکی شادی دوسرے خاندان مین ہوگئی ہو بطور ربہ اگر جائداد منقولہ سی کچہہ جہیز وارثان زرینہ دیدیوین تو ممکن ہی الا اونکی حق مین داخل نہین اس معاملہ مین احکام شرع سی رواج کا زیادہ برتاؤ ہی اور یہہ رواج پسند عام ہی وارثان زرینہ مین بشرط نہونے اولاد پسری کی تقسیم بموجب احکام شرع کی ہوتے ہے +

تخمیناً شمار قوم

اب اس قوم کی حالات کو ختم کرنیکی واسطی یہہ امر باقی رہا ہی کہ تخمیناً تعداد مردمان قابل سلحہ بندی تحریر لیجاوی سو اس معاملہ مین شہرہ عام یہہ ہی کہ خٹک شصت ہزار ہین الا مؤلف کو یہہ تعداد کچہہ زیادہ معلوم ہوتی ہی غالباً کل قوم خٹک تخمیناً پچاس ہزار مرد ہوگا اگرچہ شاخوار تعداد کی تفصیل میرے پاس موجود ہی مگر چونکہ وہ تعداد بموجب شمار عہد اورنگ زیب عالمگیر کے لکہی ہی اسواسطہ فی الحال اوس سے مطابقت نہین ہوسکتی +



حال قوم جدران خواه زدران

یہہ فرقہ پہاڑی قوموں مین سی ایک بڑی محنتی مخلوق مشہور ہی جائی سکونت اسکی ملک خوست سے مغرب اور علاقہ زرمت سی مشرق کی پہاڑ سرسبز مین ایسا مشہور ہی کہ بوقت ضرورت اس قوم کے پندرہ ہزار سی [illegible] دہ آدمی اسلحہ بند موجود ہو سکتی ہین خصوص ان مین شاخ اختونخیل کثرت تعداد مین زیادہ ہی یہہ شاخ علاقہ شمل مین جو ملک خوست کی مغرب حدود سی ملا ہوا ہی زیادہ رہتی ہی انکی پہاڑی ملک مین

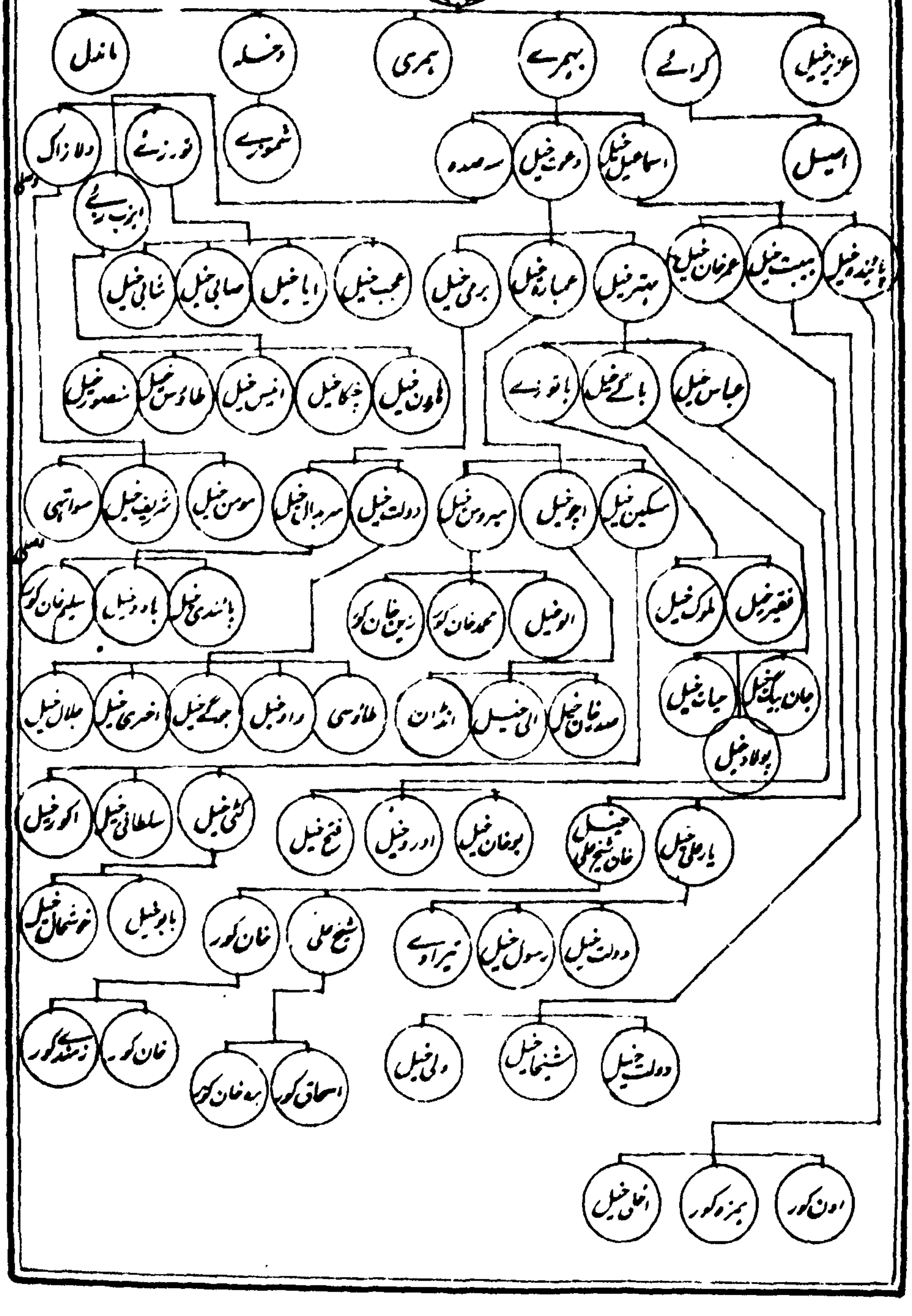
آب روان اور سبزہ صحرائی اور درخت چیل وغیرہ کی طولانی ہوا کی خنکائی انسان کو فرحت بخشتی ہی باوجود
ان صفتون کی زمین قابل زراعت بہت کم ہی یہان تک تنگی ہی کہ پتہر جوڑ کر اور اوسپر مٹی ڈال کر

کہیتی کرتے ہین اس سبب سی اس قوم کا قوت اپنی ملک کی پیداوار پر نہین چل سکتا سال بسال دیکہا
جاتا ہی کہ دربدر واسطی مزدوری کی پہرتے ہین خصوص چاہ کنی اور مٹی کا کام مثل دیوار ریختہ وغیرہ بہت اچہا
کرجانتی ہین خوراک مین مکی وجو وگندم وچاول کہایا جاتا ہی خوست کی علاقہ سی غلہ گندم ومکی خرید کر لیجاتے
ہین اوراسی احتیاج کی سبب سی باوجود یکہ یہہ قوم حقیقتاً رعیت حاکم کابل نہین ہی مگر بوقت فوج کشی کسی جانب
کی حاکم مذکور کو بطور حشری اپنی قوم سی مدد دیتے ہین انکی کوہ سکونتی مین سبب آنار اور بادام اکثر پیدا
ہوتے ہین مگر بذات خود اس قوم کو شوق سوداگری نہین ہی باہر کے بیوپاری خرید کر لیجاتے ہین اکثر آدمے
مفلس اور تہیدست ہوتی ہین مگر حرام خوری وچوری انمین کم ہی اونکی چارون طرف اس تفصیل سی غیر قومین
آباد ہین مشرق خوست وال مغرب بملک گردیز وجنوب غلجی شمال مائل مشرق منگل اور کچہہ توری ان قومون
مین سی قوم غلجی اور منگل کی ساتہہ انکی عداوت ہی مگر حال مین کوئی لڑائی جہگڑا نہین آپسمین ٹولاخیل اور
بنڈخیل کی دشمنی ہی سبب فساد خانگی یہہ ہوا کہ تخمیناً بیس برس ہوئی مسمیان عمبر وگوہر سوری خیل وتین کس
دیگر فرقہ مزائی اپنی قوم سی رنجیدہ ہوکر فرقہ سپرخیل مین جا ہمسایہ ہوئی اور اپنی قوم سوری خیل کا اجڑ
مار کر لیگئی غارتگرون کے پیچہے قوم مزائی نی تعاقب کیا اوس تعاقب مین لڑائی ہوکر مسمی دودکئی للہ خیل
ومستخی سپرخیلون کی طرف سی مارے گئی اور مسمی آدم مزائی دوسری طرف سی مارا گیا اوسی بات پر
ایسی عداوت ہوئی کہ متفرق لڑائیون مین قریب چہہ سو آدمی فریقین سے مارا گیا اوراب تک بدستور
عداوت جمکی ہوئی ہی ہر ایک شاخ مین ایک ایک کلان ملک ہی جسکے اختیار مین اوس شاخ کی عنان
ہے فی الحال مسمی بیدک وعزت وفقیر وجمک ملکان قوم اختون خیل ومسمیان خڑ وعلی شیر قوم بیاخیل
اور شہمند ملک قوم زنے خیل مسمیان بیرک ولد استان ونیاز خان ولد مستا خان ملکان مزائی ہین
اس قوم کی پوشش مین زیادہ تر سفید اون کا قمیص اور موٹا پارچہ کا فراخ پاجامہ مستعمل ہی پانو مین گیا

کے چیلے ہر ایک کو ہوتے ہے باوجودیکہ اس قوم کا اپنا طریقہ جنگجوئی نہین ہی تاہم مخالف قومین ہم سواۓ
کی خطر سے انکی آئین ہے کہ جو بالغ جوان اپنی گہر مین اسلحہ نہ رکہی اوسپر ایک بیل جرمانہ یعنے ناغہ کرکے
اہل مجلس کہاجاتی ہین اس لحاظ سے اسلحہ انکی پاس پورے ہی مرد اس قوم کے جسیم اور مضبوط ہوتے
ہین ۞

○

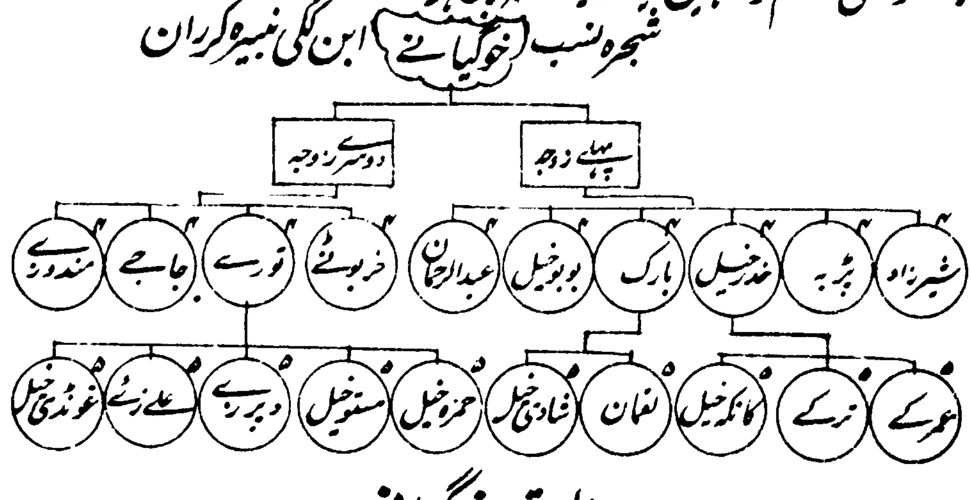
شجرہ نسب اتمان خیل ابن برہان نبیرہ ککنی



حال قوم اتمان خیل

شجرہ نسب اس قوم کی نیچی والی شاخون کا بدون اولاد عمر ہی بہت تہوڑا ملا ہی کر سی نام سے ہی معلوم ہوگا کہ
اتمان خیل بہی کرڑانی کی نسل سی ہین یہہ قوم چودہوین صدی عیسوی کی شروع مین ٹاک اور گومل کے
پہاڑون سی اوٹھہ کر بشمولیت قوم یوسف زئی کابل اور ننگرہار کے راستی پشاور کو آئی اور وہان سے
دوآبہ اور ہشت نگر مین یوسف زئی کی شرم شریک رہی جب دلازاکون سے یوسف زئی وغیرہ اقوام متشملہ سے
بمقام میرہ لنگر کوٹ یا ٹبری کیورہ لڑائی ہوئی تب اس قوم نے باوجودیکہ دلازاک انکی ہم قوم کرڑانی
تہی یوسف زیون کی طرف ہوکر لڑائی مین بہت کوشش کری کہتی ہین کہ اوس لڑائی مین اتمان خیلون
نی واسطی پناہ ز دو تیر زن کی چرم خام وخشک گاو میش و گاو کی آگی رکہہ کر اوسکی سہارے سی جوانان تیرانداز
غنیم پر حملہ کرنے کے واسطی بہت آگے بڑہتے گئی اور ایسی نمایان کوشش سی اقوام متفقہ نی دلازاکون پر
فتح حاصل کی مگر یوسف زیون نی اتمان خیلون کی ساتہہ کچہہ نیکوئی نہ کری چند عرصہ تیراہ کیطرف آئی جب
یہان سی بی بایہ ہوئی تو علاقہ ارنگ برنگ کو چلی گئی جہان ابتک آباد ہین اتمان خیل کا پہاڑ سواتہہ
اور باجوڑ کے بیچ جنوبی حصہ کوہ مین واقعہ ہی اونکے پہاڑ کا مغربی سر باجوڑ کی جنوب تک اور شرقی سر
ملک سواتہہ کے جنوب تک پہونچتا ہی اور کئی بڑی دیہات انکی علاقہ سمہ یوسف مین آباد ہین انکی پہاڑ کا
شمالی حصہ کچہہ آباد ہی اور پہاڑ کی سلامی ڈہال پر پتہرون کی تین سی لیکر دس فیٹ تک بنا کر اور مٹی ڈالکے
ہموار کرکے قابل زراعت کی زمین بناتی ہین اونکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہی سوائی ان پہاڑون کے
اتمان خیل کی قبضہ مین ایک میدان ہی باجوڑ کے کنارہ پر اور دو لمبی وادی ہین جو سواتہہ کیطرف جاتی ہین اور
تیہ بائی زئی علاقہ میدان یوسف زئی کی گوشہ شمال شرقی مین شاخ ہمری کی نسل سماعیل خیل و عوت خیل
سے سدہ آباد ہی انکی دیہات کی تفصیل ملک یوسف زئی کی بیان مین درج ہوچکے ہی تعداد اولاد عمر سے کے
اسلحہ بند مردمان کی دو ہزار تک ہی مشہور لونبرسے اور جنگجو ہین الاجنوری سنہ ۱۸۵۲ء کی فوج کشی سرکار
انگریزی نی اور کرنیل جان نیچر صاحب کمشنر پشاور کے تدابیر نے اونکا زور توڑ دیا اب سیدہی رعیت کی
طرح گذارہ کرتے ہین زیادہ تر پیشہ میدان کی اتمان خیلونکا زمینداری ہی پہلے سرقہ بالجبر اور لوٹ کہسوٹ

پر زیادہ دل لگاتی تہی اور ہندو پکڑ لیجاتے تہی اور اون سی روپیہ بطور جٹی لیکر چہوڑ دیتے تہی آزاد ملک ساکن مباخان سرغنہ اس گروہ غارتگران کا گولی کی ضرب سی لنگڑا ہوگیا ہے محمد علے ملک کوہ کا ایک معتبر آدمی ہی باقی تمان خیل اپنی ملک سی باہر کم نکلتی ہین اور پہاڑون مین سکونت انکی مثل قوم افریدے کی متفرق ہی اکثر جگہہ ایک ایک دو دو گہر رہتی ہین اونکی بڑی گانو دس سی لیکر سولہ گہر تک ہوتی ہین اور اپنی شاخ مین ملک ہوتا ہی ملکان اور خان کا اختیار بہت نہین ہی مگر آپسمین خانگی فساد اور لڑائی بہت رکہتی ہین اکثر جاہل اور بی علم مخلوق ہی پیشہ زراعت کاری اور مالداری اور دزدی رکہتی ہین بعض باجوڑ کے آہن کا بیوپار بہی کرتے ہین اونکی پوشاک باجوڑی لوگون کی طرح کل تمان خیل تخمینا دو ہزار گہر ہوگا اس قوم مین سی کچہہ گہر بعلاقہ کوہ دامن کابل سی شمال رہتی ہین اور کوہ دامن والی تمان جنکا میوہ فروشی کا کام کرتے ہین ایک قبیلہ انکا کوچی ہی جو گرما مین ننگرہار اور سرما مین کابل کو جاتی ہین



حال قوم خوگیانی

اس قوم مین سی فرقہ شیرزاد خدرخیل بارک بوبو علاقہ ننگرہار سی مغرب کوہ سفید کے شمال غربی مین آباد ہین ان مین سی شیرزاد کی نسل بہت ہی شاہجہان بادشاہ کے اول سنہ جلوس مین باہم فرقہ شادی خیل ولقمان اولاد بارک کی تہوڑی تکرار پر سخت عداوت پیدا ہوئی شاخ لقمان نی خدرخیلون کی مدد سی شادی خیلون کو مغلوب کرلیا تب شادی خیلون نی قوم غلجائی کی پاس جا پناہ لی غلجیون

نے اونکی اعانت پر کمر ہمت باندہ کر بہمراہی سعید خان صوبہ کابل اون مخالفون سی سخت لڑائیان کر
لیتی ہین کہ اون فسادون مین ایک ہزار سی زیادہ آدمی اولاد بارک سی ماری گئی آخر کو شیرزاد و
مندر خیل اطاعت سلطانی مین آئی اور فساد رفع ہوا فی الحال خوگیانی ایک مشہور قوم ہی اونکا پہاڑ سخت
ہے انگور اور توت اور آنار اور انجیر کا میوہ اونکے ملک مین پیدا ہوتا ہی تین ماہ برف بہت
پڑتے ہی اکثر پیشہ زمینداری اور بعض مالداری بہی رکہتی ہین مگر اپنی ملک سی باہر کم نکلتی ہین جنگجو قوم ہی کل تعداد
انکی سوائی توری اور جاجی کی پانچہزار گہر بتلاتی ہین اس قوم کی جو شاخین ملک خوست مین رہتی ہین
اونکا حال آگی آویگا :

شاخ توری

ملک خوست سی شمال کوہ سفید سی جنوب رود کُرم کی ہر دو کنارہ پر بعلاقہ موسوم کُرم آباد ہی یہہ علاقہ پہلی قوم بنگشز
کے قبضہ مین تہا بنگشون پر انہون نے غلبہ کرکے لیلیا مگر بنگش تاہنوز کُرم مین مغلوب قوم تورے کے بہت
ہین مُوَالیمَین جو بالا یان کورم مین رہتی ہین وہ بہی بنگش کی نسل سی مشہور ہین شاخ توری مین پانچہ شکوفی
ہین جنکی تشریح بقید تعداد مردم اسلحہ بند و نام ملکان موجودہ حال اس تفصیل سی کی جاتی ہی حمزہ خیل تین ہزار
مسمی ادمک ملک کلان ہی مستو خیل دو ہزار فقیر علی وشنبک ملک ہی دپر زے تین ہزار مسمی غلام براد منند
علی خان متوفی اونکا ملک ہی علی زئی دو ہزار دوست محمد و زبد علی ملک ہین غونڈی خیل دو ہزار مسمیان
نور علی و اللہ نور اونکی ملک ہین جملہ بارہ ہزار مرد اسلحہ بند قوم توری کا بتلاتی ہین عموماً سب قوم پیشہ
زراعت کاری رکہتی ہے بعض سوداگری میوہ فروشی وغیرہ بہی کرتے ہین اونکے ملک مین چاول اور مکے
اور جو زیادہ پیدا ہوتے ہین اور گندم بہی بہت ہوتے ہی اور ماش بہی بکثرت پیدا ہوتی ہین اونکی ملک کے
پیداوار اپنی ضروریات سی بڑہکر علاقہ جات متصلہ مین بہی جاتی ہی سکنائی علاقہ کُرم کے خوراک زیادہ تر چاول
مگر عمدہ نہین ہوتی اور نان گندم و مکی و جو سی ہوتی ہی گوشت گوسفند کہاتی ہین مگر تہوڑا پوشاک مین موٹا
سوتی کپڑا کام آتا ہی ایک پیراہن فراخ اور سر پر اکثر ٹوپے بوضع خاص اور بعض دستار سفید یا لونگے
باندہتی ہین اور شلوار پاچہ تنگ اوپر سی فراخ ہوتی ہی اور بعض پیراہن کی اوپر پشمی شالکی موٹے

اُون کی سینہ وار پھرتے ہین کر پاس ہون او خوست سی خرید کر لیجاتی ہین اپنی ملک مین کپاس نہو ہے
ہوتی ہی حمزہ خیلون سی دو سو گہر کوچے رہتی ہین بموسم سرما اہل بلند خیل کے پاس اپنی مویشی لی آتے ہین
اور گرما مین کوہ سفید کو چلے جاتی ہین ملہ خیل تخمیناً دو سو گہر مشہور سارتی اور رمال سر وقہ لینی والے ہین ملک
کُرم مین ایک ایک قلعہ حاکم کابل کا بنایا ہوا موجود ہی اور دو سو مین کچھہ سپاہ کابلی رہتی ہے اس
سبب سے یہہ قوم رعیت اور ماتحت ریاست کابل سمجھی جاتے ہیں فی جریب یعنی فی بیگھہ ایکروپیہ آٹھہ آنہ کابلی سالانہ
محصول اراضی دینا پڑتا ہی علاوہ اسکی ایک روپیہ فی خانہ دودی کی نام پر لیا جاتا ہی اراضی زرعی قریب
کل کے نہری ہی اور پانی رود کُرم سی سیراب ہوتی ہی قوم توری کل شیعہ مذہب ہی اور اہل سنت جماعت
مسلمانون کی دشمن ہین الاہمان داری اور ننگ افغانی مین بہت اچھی ہین بدرقہ اونکا اپنی ملک مین
بی خطر ہے دلاور اور جنگجو قوم ہی اسلحہ پورہ رکھتی ہین باہم قومون کا اتفاق نہین نصف قوم کے جنبہ دار
سید محمود سکنہ تیراہ سی اور نصف ثانی کی بادشاہ میان اور سید گل وغیرہ سیدان رافضی سکنہ
کُرم سی ہے اہل غرض ہیرونکا تنازعہ آپس مین لڑاتا ہی ؛

شاخ جاجی

یہہ قوم ملک توری سی مغرب درہ مابل شمال بفاصلہ کوہ مقام پیواڑ اور اوس سی پری ایوب وغیرہ
مین آباد ہی خوراک اور پوشاک مین قوم توری کی موافق مگر عقیدہ مذہبی مین برعکس توری کی جاجے
سب سنی مسلمان ہین اسی سبب سے توری اور انکی باہم ہمیشہ لڑائی ہوتی ہی کل تعداد اسلحہ بند مرد ان
جاجی کی تخمیناً پانچ ہزار بیان کرتے ہین مہمانداری اور ننگ افغانی مین بہ نسبت توری کے
جاجے ناقص ہین ؛

تنقیح قومیت توری وجاجے

خوشحال بیگ خٹک جو ہمعصر شاہجہان بادشاہ کا تہا اپنی بیاض مین قوم توری اور جاجی کو نسل کرڑان
سی لکھہ کر داخل اولس کرڑانی یا کرلانی سمجھتا ہی اور اس قوم مین سی بعض آدمی اس قول کی تصدیق
کرکے اپنا کرسی نامہ خوگیانی ابن کگی ولد کرڑان سی اوسطرح جا ملاتی ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی

مگر بعض کہتے ہیں کہ مسمیان تور اور رجاج دونو بہائی قوم اوانڑی کی شاخ موندسی تہے اپنی بہائی بندون سے ناراض ہوکر دریای سندہ کی مغرب کو چلی آئی اونکی اولاد نی ترقی پاکر ملک مقبوضہ حال کو اپنے قبضہ مین کرلیا تور کے نسل توری اور رجاج کی اولاد حاجی مشہور ہوئی گرچہ اسمین شک نہین کہ قوم موند علاقہ تلہ گنگ ضلع جہلم مین آباد ہے مگر اس روایت کا کچہہ ثبوت نہین ملتا کہ یہہ لوگ موند مین مولف کے نزدیک خوشحال بیگ کا قول معتبر معلوم ہوتا ہی اب ایسی مخلوط ہین کہ کچہہ امتیاز افغانون سی نہین ہوسکتا اور سوای پشتو کی اور کوئی زبان نہین جانتی اور جنگجوئی مین مشہور نہین ؛

حال قوم پڑ بہ

پڑبہ دراصل خوگیانی کی ایک شاخ ہی مگر فی الحال اپنی علیحدہ ہین اور باقی شاخہا مشہور با سم خوگیانی سی اسقدر دور ہین کہ وہ خود بہی نہین سمجہتی کہ ہمارا تعلق کچہہ خوگیانی سی ہی یا نہین قوم پڑبہ کی حسب ذیل شاخین ہین مردی خیل میا خیل تسبی خیل سردار خیل محمود خیل تری زی ملی زی آشی زی ڈڈہ خیل پوچی خیل کل تعداد اس قوم کے اسلحہ بند مردم کے ایک ہزار کہتی ہین اور یہہ سب لوگ علاقہ خوست مین رہتی ہین اور رو خل سپین گوندی کی ہین ایسا سنا جاتا ہی کہ ابتدا مین کل علاقہ خوست قوم کرڑانی کی شاخہای خوگیانی وغیرہ کے قبضہ مین تہا جہانگیر کے عصر مین قوم غلجی کی بعض شاخون نے علاقہ زرمدسی خروج کرکے زیادہ حصہ ملک خوست کا انسے لیا اور شاہجہان کی سلطنت مین خانگی فسادون نے زیادہ کمزور کردئیے ایسا مشہور ہے کہ زمانہ ماضیہ مین قوم پڑبہ کے اسلحہ بند مردمان کے تعداد تین ہزار نفر تک تہی اب صرف ایکہزار ہین پیشہ اس قوم کا عموماً زمیداری بعض کچہہ قلیل تجارت بہی کرتے ہین حاکم خوست کی ماتحت ریاست کابل کی رعیت ہین

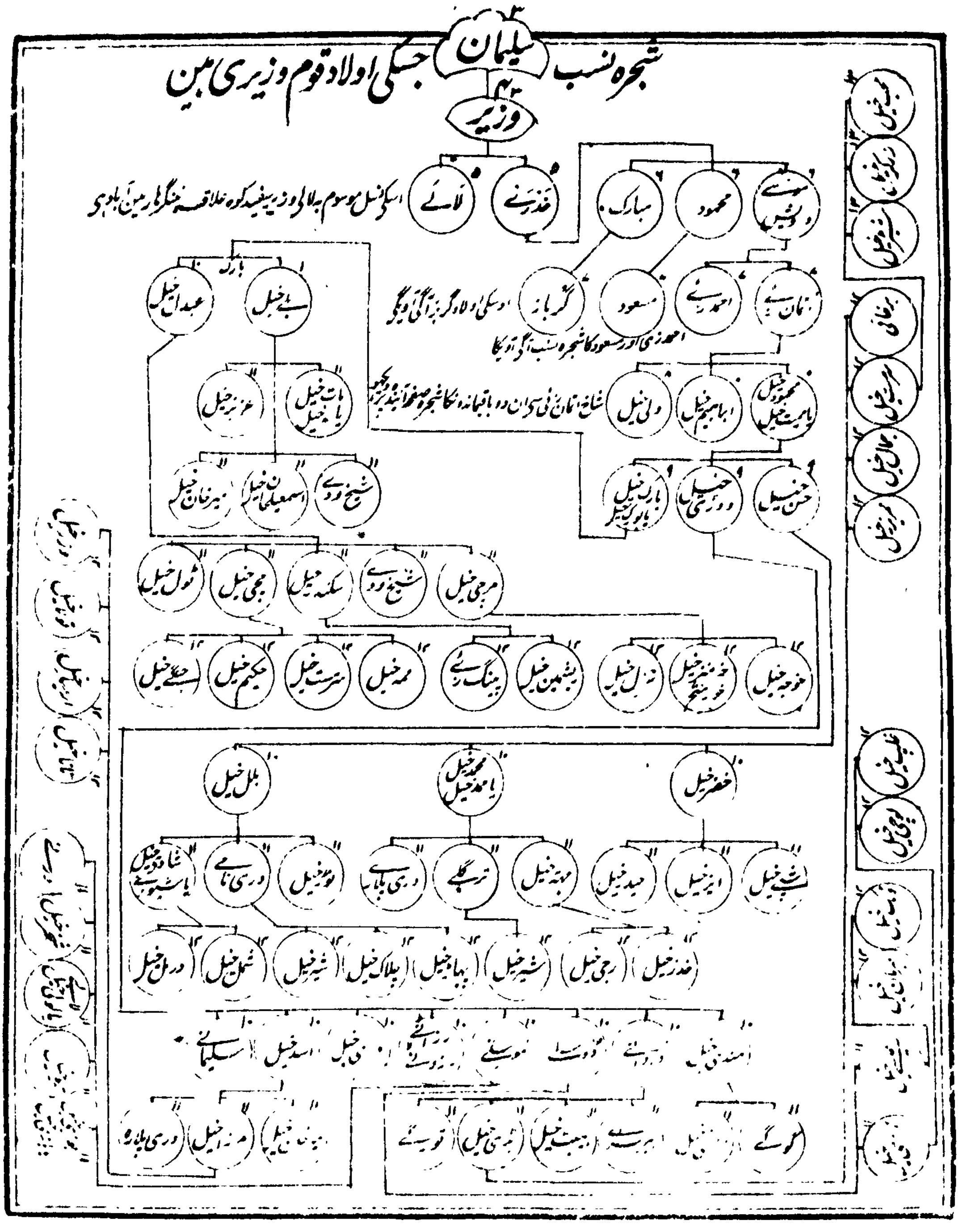
قوم عبد الرحمان خواہ دربان

یہہ قوم بہی ایک شاخ کرڑانی کی ہی اسکی چہہ شاخین لوگ بیان کرتے ہین حاجی خان خیل سودے خیل احمد خیل اصلی اور رنڈی خیل کو منڈے منگس وصلی ان ہرچہہ شاخ کو موڑے بہی کہتی ہین اور منوزی بہی انکو بولتی ہین مگر وزی خیل بہی داخل متون ہی راوی کہتا ہے کہ متون دراصل خوست کے ایک

علاقہ کا نام ہی اوسکی سکونت کی سبب سے سکنائی بہی ستون خواہ متعصبے کہلانی لگے کل تعداد اس قوم
کی ایکہزار مرد بیان کرنے مین پیشہ زمینداری رکہتی ہین ؛

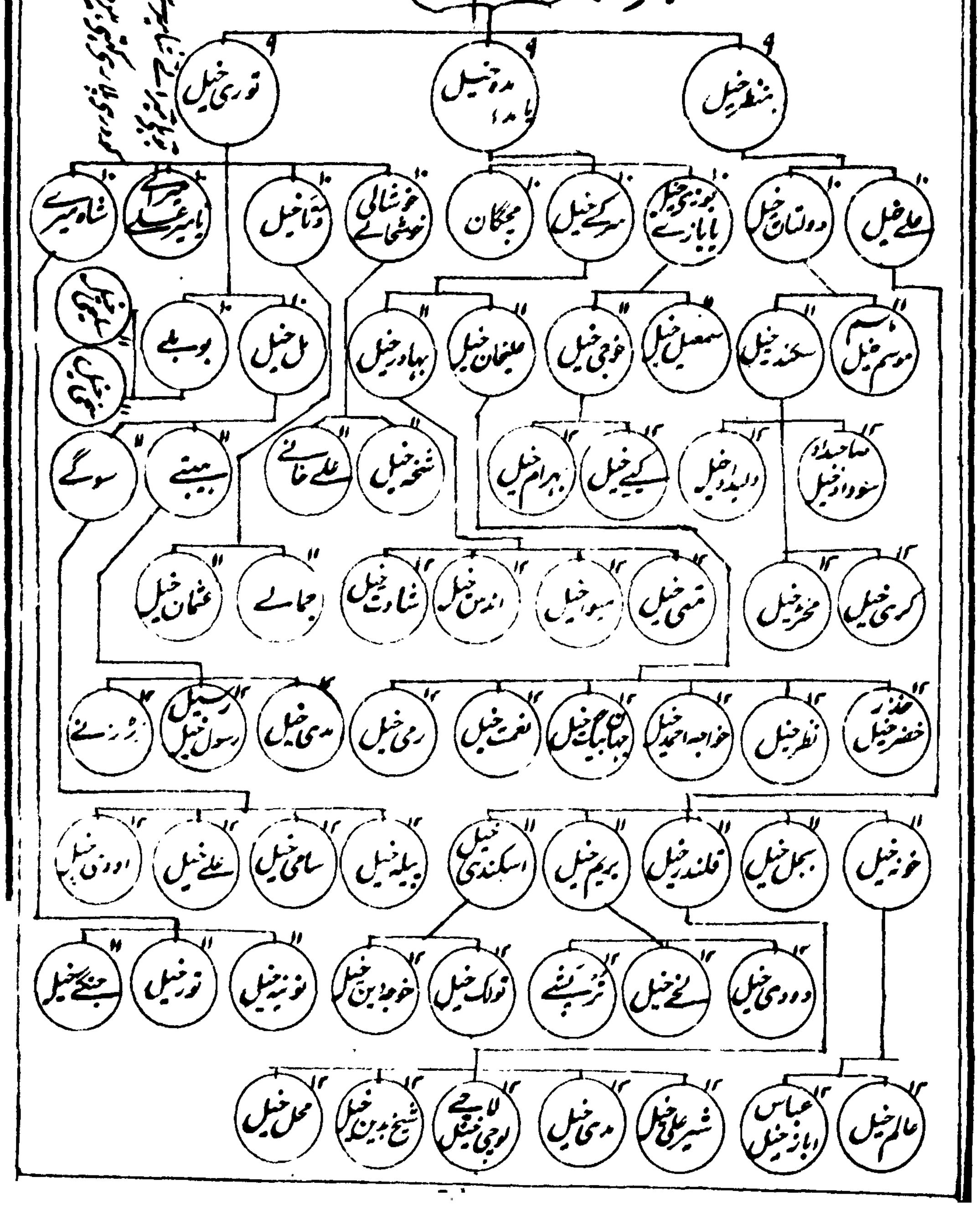
دیگر شاخہای قوم کرڑانی سکنہ خوست

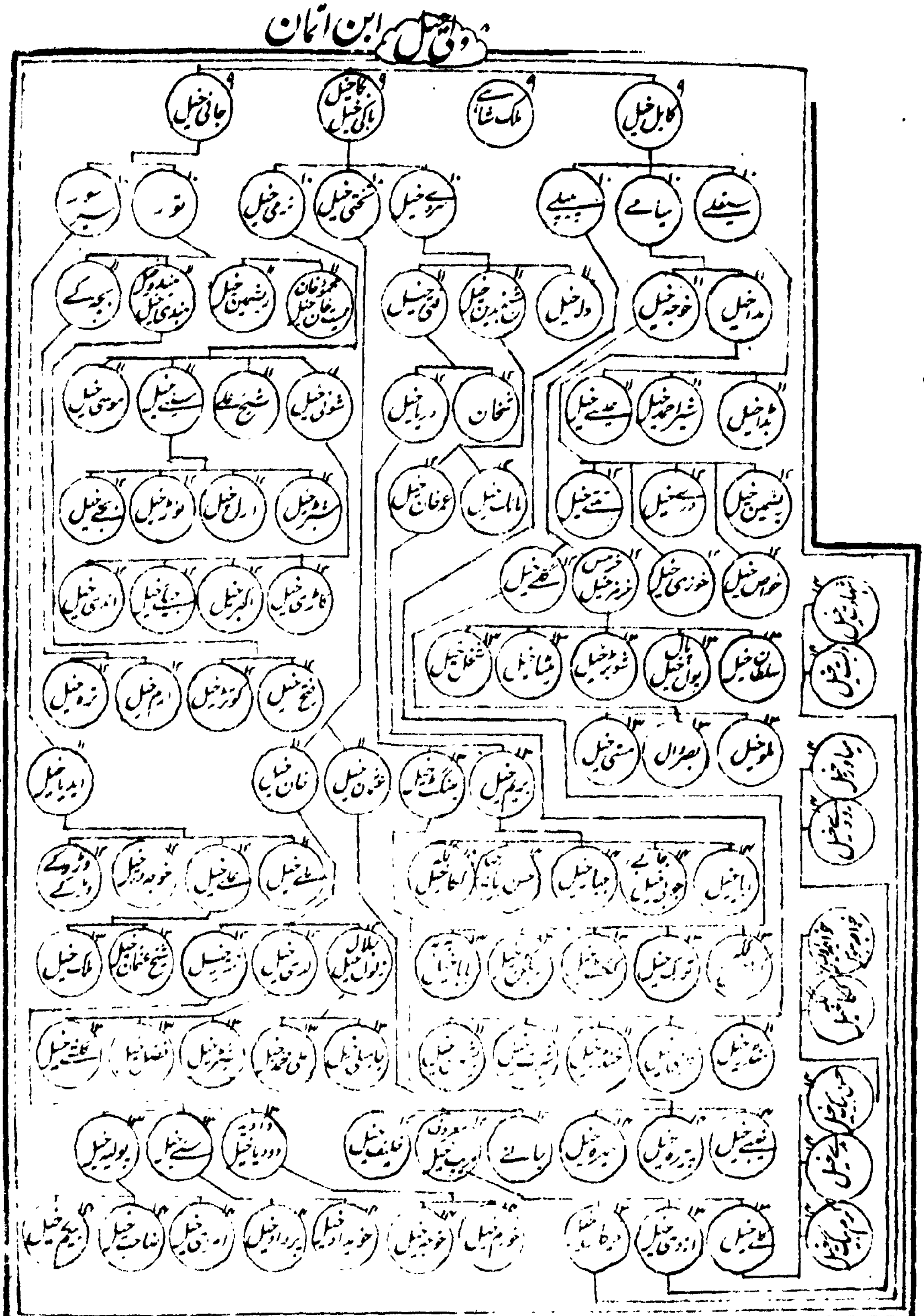
قوم سبرے تین ہزار کی چہہ سو لنڈر دیدہ سو کینی ایکسو قدم ایکسو مارون خیل ایکسو یہہ قومین داخل
جنبہ سپین گوند علاقہ کم خوست مین آباد ہین اور قوم ملکن جسکی چہار شاخین حسب ذیل ہین بکی خیل
نلث خیل شادی زئی ایوب خیل ہر چہار شاخ کی تعداد ایکہزار مرد اور قوم صادق دوسو علے شیر
ایکسو بکر خیل ایکسو تون خیل داخل تور گوند علاقہ خوست مین آباد ہین اور یہہ سب داخل قوم کرڑانی ہی اسواسطے
انکا حال یہان درج کیا گیا خوست کی ملک مین علیخیل اور کرڑانی دو مختلف قومین آباد ہین اور زبان اور
رسم رواج مین مطابق عموماً شاخہای کرڑانی داخل سپین یعنی سفید گوند کے ہین اور علیخیل وغیرہ داخل تور
یعنی سیاہ گوند سمجہی جاتی ہین اور یہہ تور اور سپین دونون گوندی کی باہم سخت عداوت ہی تور گوندے
مین قوم اسمعیل خیل اور سپین مین توم تنی جسکا مفصل حال آگی آویگا مشہور جنگجو ہین سکنای خوست کی تربیت
اور اخلاق خراب بتلاتی ہین لہولعب اور واہیات پسند لوگ ہین اور نوخیز جوان کتنی عرصہ تک ریش
کو بڑہنے نہین دیتی اور رصاف رکہتی ہین خوست وال مخلوق کی خوراک مین زیادہ تر گندم اور چاول
اور مکی مستعمل ہے اور پوشاک اکثر کرپاس کی ہوتی ہی سر پر نیلہ دستار اور پیراہن نیلہ یا آبی رنگ
اور جوان آدمی اکثر سرخ اور زرد ابریشم کا کام اوسکی گریبان اور پشت تک کرتے ہین شلوار اکثر
سوسی کی مگر عمر رسیدہ سفید یا رچہ کی پہرتے ہین اور عورات کے سر پر چادر اور پیراہن دراز چین دار
بشل پوشاک عورات وزیری اور عورتین کم مستور ہین بدکاری بہت ہی سرمہ بہت لگاتے ہین اور
سواری اور نیزہ بازی کی بہی شوق ہے ناچنا گانا بہت پسند کرتے ہین تیوہار اور خوشی کے
ایام مین ایک قسم کا ناچ جسکا نام بزبان خود مِنڈاری مردنا چتے ہین اور رغزہ کرتے ہین عورات
پر عاشق ہونا بہت مروج ہی میلہ رہتی ہین علم کا شوق نہین رکہتی حکومت کابل سی بباعث سختی حکام
موقع ناراض بلکہ نالان ہین متعصب مخلوق ہی ؛



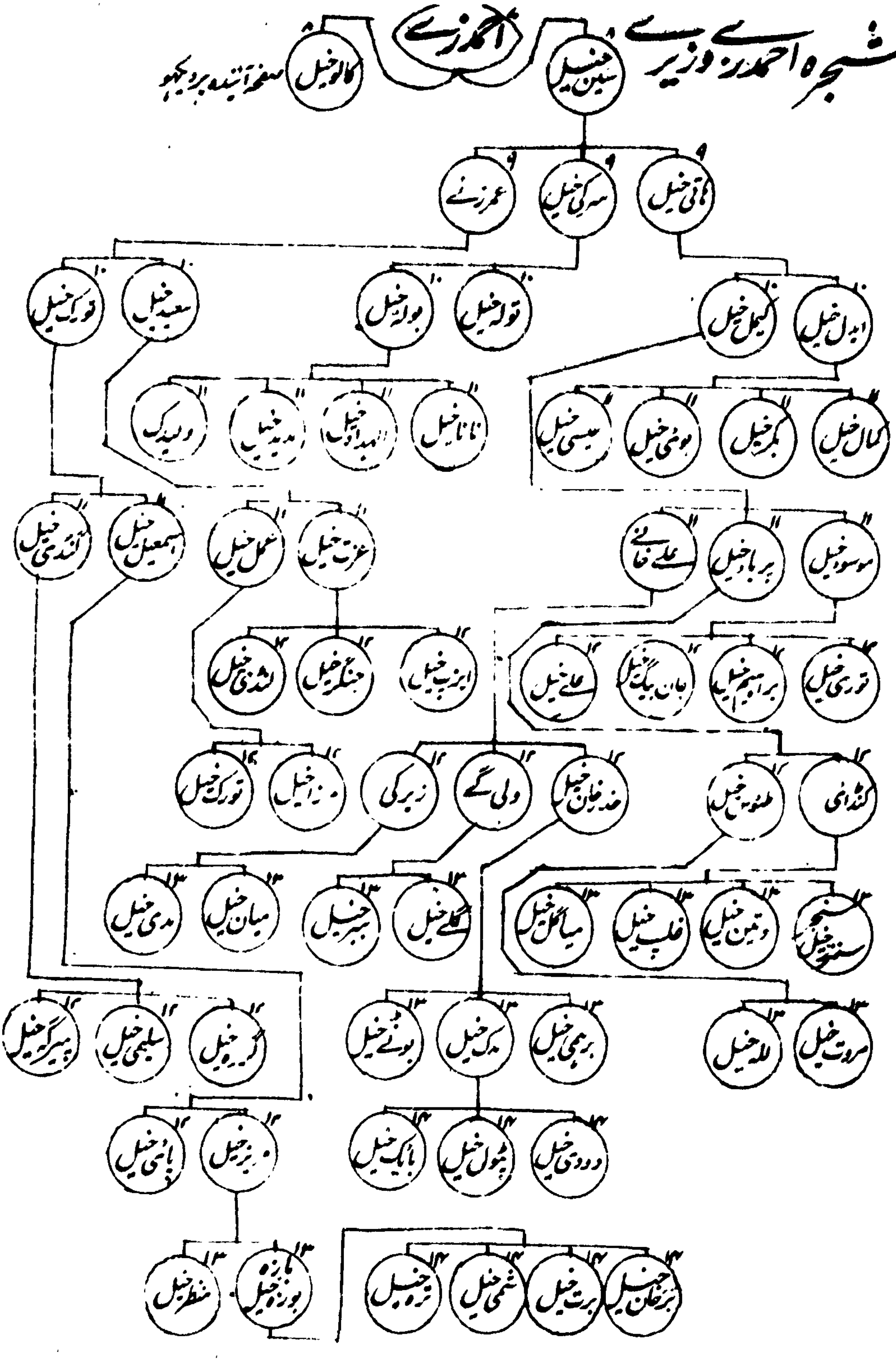
شجرہ نسب سلیمان جسکی اولاد قوم وزیری ہین
وزیر
غذرنے
لالئے
مبارک
محمود
موسے درویش
گرباز
مسعود
احمدزئے
اتمان زئے
احمدزئی اور مسعود کا شجرہ نسب آگے آویگا
بارک
بے خیل
عبدال خیل
عزیز خیل
ولی خیل
ابراہیم خیل
حسن خیل
شیخ بزید
مرجی خیل
سکنہ خیل
مچی خیل
خوجہ خیل
بلل خیل
خضر خیل
حیدر خیل
ایز خیل
ترگلے
غذرخیل
رجی خیل
سلیمانی
اسد خیل

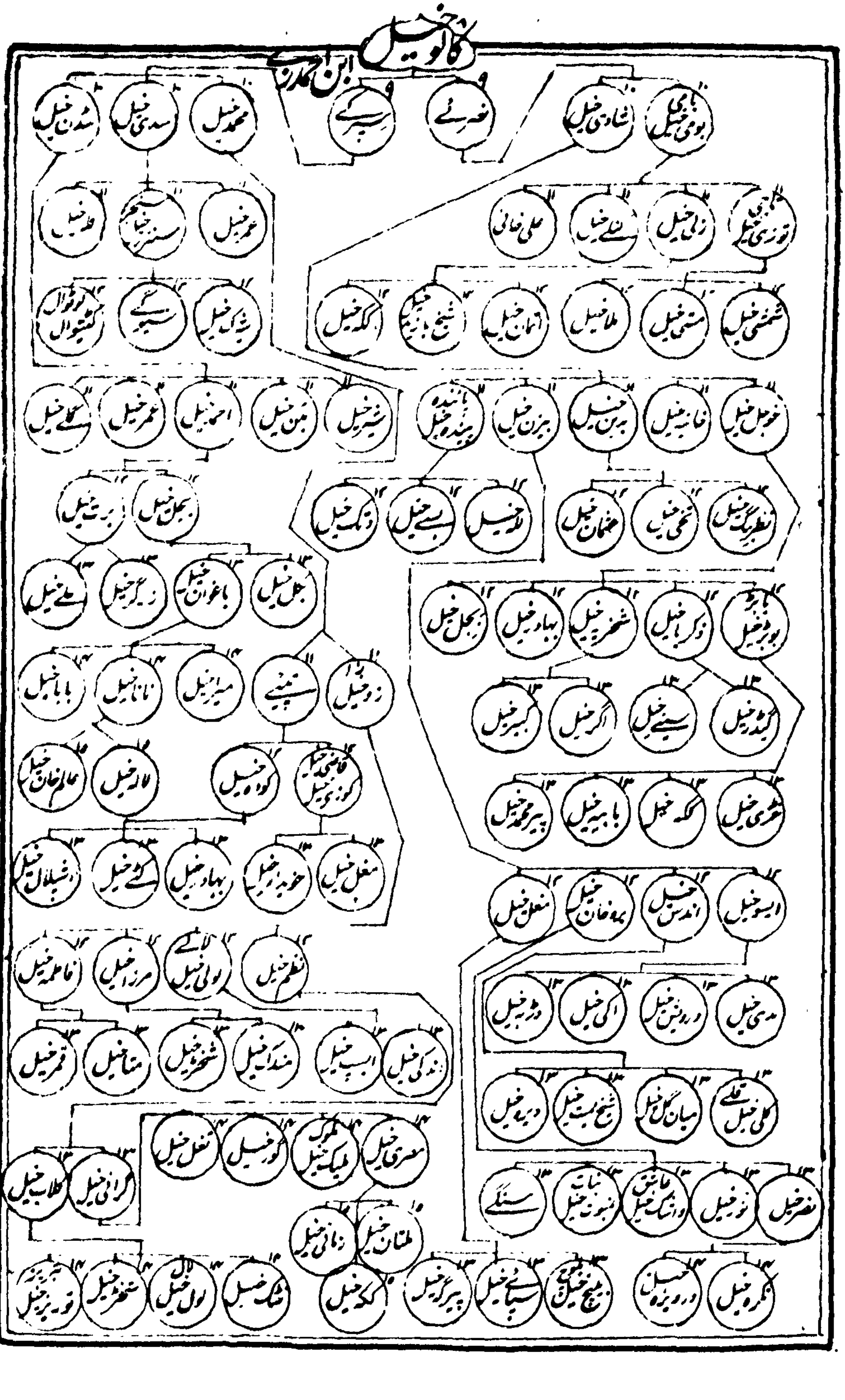
شجرہ نسب ابراہیم خیل پسر اتمان

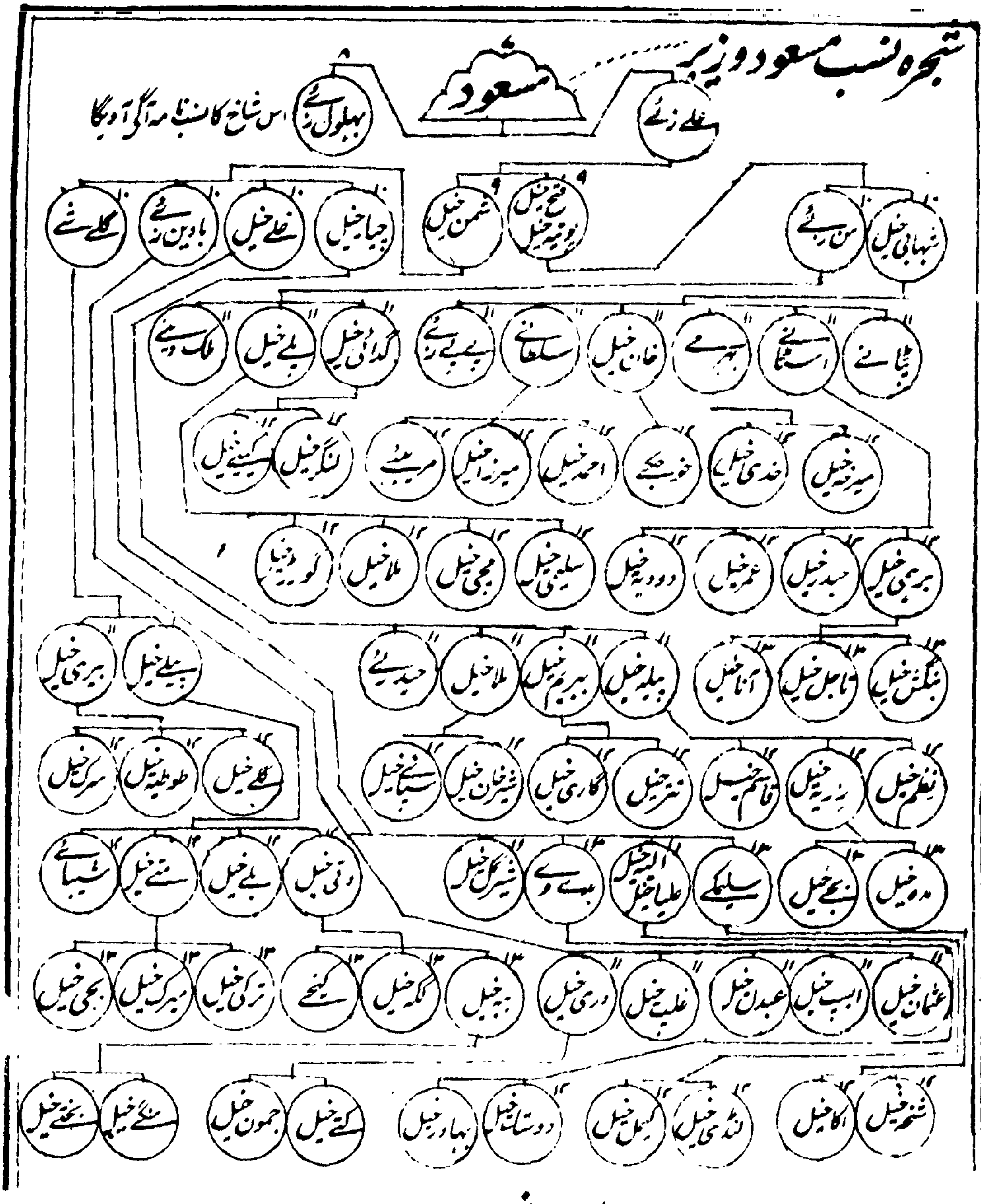



ابن اتمان
کابل خیل
ملک شاہی
نکاخیل
جانی خیل
سیفلی
بیامے
ببیلی
نوری
نختی خیل
مداخیل
خوجہ خیل
داخیل
دریاخیل
شیر احمد خیل
کاملی خیل
اکبر خیل
نوزخیل
کوزر خیل
ابریا خیل
خان خیل
عثمان خیل
بریم خیل
لموخیل
بصروال
خلیفہ خیل
بیرہ خیل
بابانے
ابودی خیل
اوزنی خیل

شجرہ احمدزئی وزیری



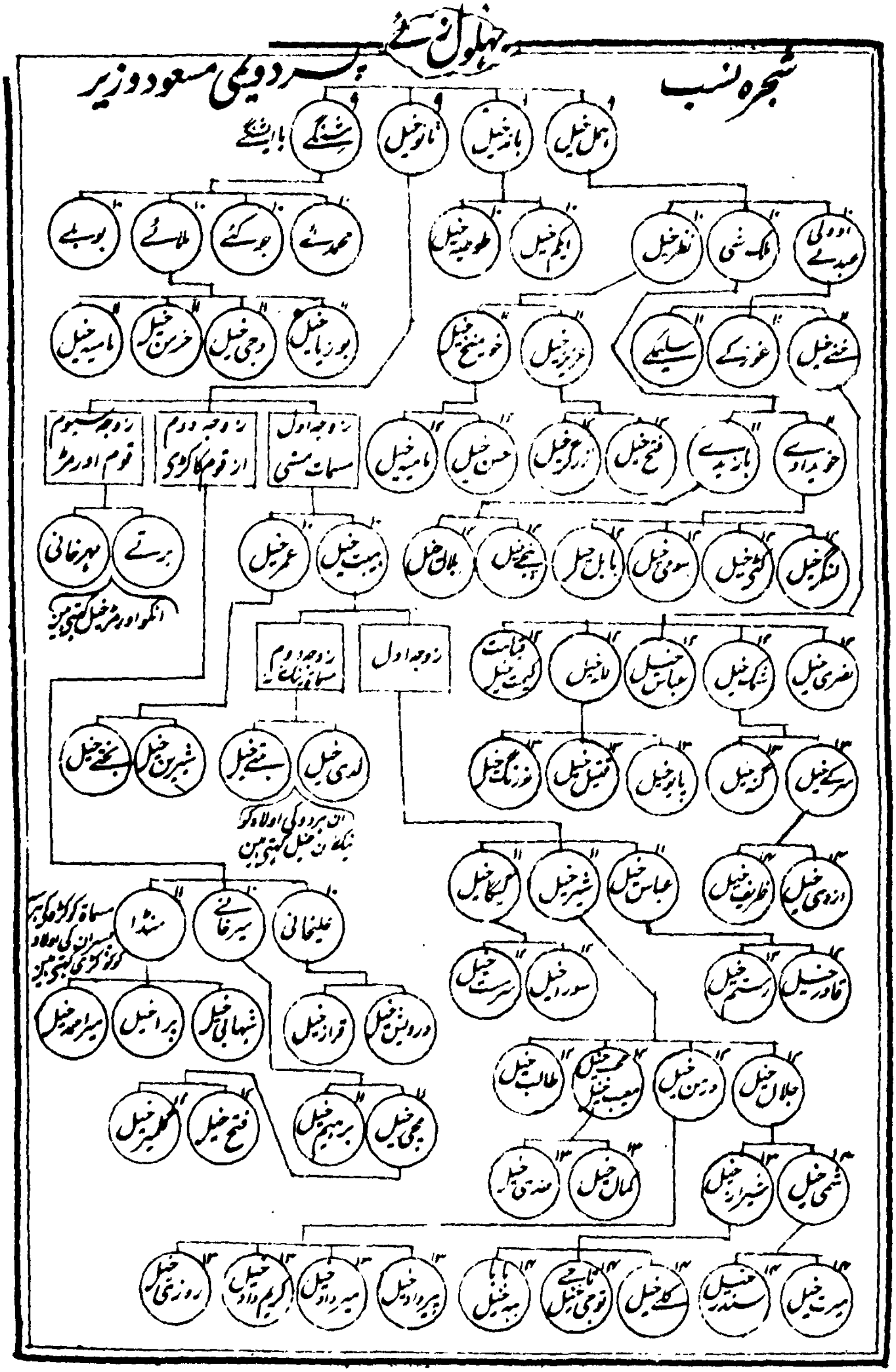

کانو خیل
ابن محمد زئی
بومی خیل
شادی خیل
غرے
سرگے
محمد خیل
سدی خیل
شدن خیل
توزی خیل
زانی خیل
ننلے خیل
علی خانی
عمر خیل
طه خیل
شمشی خیل
مستی خیل
ملا خیل
اتمان خیل
شیخ بازید خیل
لکه خیل
شیر خیل
من خیل
احمد خیل
عمر خیل
سگے خیل
خوجل خیل
خانه خیل
برمن خیل
بیزن خیل
پنده خیل
نظر بیگ خیل
تمی خیل
عثمان خیل
لله خیل
بسے خیل
زنک خیل
بجن خیل
برت خیل
جل خیل
باغوان خیل
زرگر خیل
علے خیل
بوبر خیل
ذکریا خیل
شمزه خیل
بهادر خیل
بجل خیل
زو خیل
میر خیل
نانا خیل
بابا خیل
گنده خیل
سیسے خیل
اکبر خیل
لبیر خیل
گوره خیل
لاله خیل
عالم خان خیل
شمری خیل
لکه خیل
بابر خیل
پیر محمد خیل
مغل خیل
خوجه خیل
بهادر خیل
گدے خیل
شیلال خیل
ایسو خیل
اندس خیل
بیه خان خیل
مغل خیل
نظم خیل
لوانی خیل
مرزا خیل
فاطمه خیل
مدی خیل
ورونس خیل
اکی خیل
ودریه خیل
زندکی خیل
ایسب خیل
مندک خیل
شمزه خیل
متا خیل
قمر خیل
گلی خیل
میان گل خیل
شیخ بت خیل
دریه خیل
معری خیل
ملک خیل
کور خیل
مغل خیل
کرانی خیل
طلاب خیل
نصر خیل
نور خیل
سنگے
ملتان خیل
زمانی خیل
نمره خیل
پیره خیل
سپانے خیل
لکه خیل
شنک خیل
لوال خیل
شمطر خیل
توریز خیل



یادداشت

واضح رہے کہ دراصل مسعود کے دو بیٹے تھے ایک مسمی علی جس سے قوم علی زئی چلی ہے دوسرا بہلول جسکی نسل سے قوم بہلول زئی ہے علی کے دو پسر تھے ایک مسمی فتح جسکی اولاد

نام زد بفیع خیل ور عوام مین پوتیہ خیل ہی دوسرا اسمی سمن جسکی ذریت معروف بشمن خیل ہی دراصل شمن خیل بہی علیزئی ہی مگر بوقت حصول قبضہ ملک مقبوضہ
بسبب یادہ ویسی جنج کی ترویج مین انکو میسر ہوا اس سبب سے شاخ شمن خیل نے اپنا علیحدہ نام پیدا کیا ورنہ حقیقتاً شمن مسعود کا بیٹا نہین بلکہ پوتا ہی ۔


بہلول زئی
شجرہ نسب
پسر دویمی مسعود وزیر
ہمل خیل
بانہ خیل
نازو خیل
شنگے
بابا شنگے
اوولی عبدے
ملک شی
نظر خیل
ایکم خیل
طوطیہ خیل
محمد زئے
جیرہ کئے
ملائے
بوبلے
منئے خیل
غوزکے
سالیکے
خزر خیل
خوبنخ خیل
بورزبا خیل
ورجی خیل
خرین خیل
مامیہ خیل
خوبدادے
بانہ یدے
فتح خیل
زرگر خیل
حسن خیل
مامیہ خیل
زوجہ اول مسمات مشی
زوجہ دوم از قوم کاکوی
زوجہ سیوم قوم اورمڑ
لنگر خیل
گلی خیل
سودی خیل
بابل خیل
پہنچے خیل
بلال خیل
بیبت خیل
عمر خیل
مہر خانی
برتے
انکو اورمڑ خیل کہتے ہیں
نصری خیل
شکرہ خیل
عباس خیل
ماہی خیل
قیامت کیت خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
سرکے خیل
گرہ خیل
بابو خیل
قیس خیل
غوزنگ خیل
لدی خیل
بتے خیل
شبرن خیل
بخئے خیل
ان بردو کی اولاد کو ننگان خیل کہتے ہیں
ازدی خیل
ظریف خیل
عباس خیل
شیر خیل
ترکا خیل
علیخانی
سیرخانی
منڈا
مسماۃ کرکوکی کے پسران کی اولاد کرکوکی کہتے ہیں
قادر خیل
رستم خیل
سور خیل
سرست خیل
شہابی خیل
پراخیل
سرا محمد خیل
درویش خیل
قراز خیل
جلال خیل
درمن خیل
محب خیل
عیب خیل
طالب خیل
مجی خیل
برہیم خیل
فتح خیل
گلبر خیل
شمی خیل
شیراز خیل
کمال خیل
صدقی خیل
میرت خیل
سندر خیل
کلئے خیل
توجی خیل
بابا بہہ خیل
پیرداد خیل
میرداد خیل
کریم داد خیل
روزی خیل

حال قوم وزیری

شجرہ نسب مفصل شاخوار اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہی یہہ اشتہرہ عام کہ وزیر جسکی نسل سی یہہ جرار قوم ہے کسی بادشاہ کا وزیر تہا مطلق غلط ہی دراصل وزیر اوس شخص کا اسم تہا جسکی اولاد یہہ قوم ہی جیساکہ اب بہی اکثر اس ملک مین وزیر یا امیر آدمیون کی نام رکہے جاتی ہین سو اسیطرح مسمی سلیمان نبیرہ کرزان نی اپنے فرزند کا نام وزیر رکہا جو مورث اعلی اس قوم کا ہوا وزیر مذکور کے دو فرزند تہی ایک کا نام خضرؔ نے اور دوسرے کا نام لالےؔ کہتی ہین کہ اوسوقت یہہ شخص شال اولاد شیتنک متصل کوہ شوال او علاقہ برمل مین رہتی تہے اتفاقاً مسمی لالی پسر دوئمی وزیر سی شیتک کی اولاد مین سی کوئی شخص مارا گیا تب لالی بخوف انتقام گیرے بہاگ کر ننگرہار کے ملک مین چلا گیا اور وہان جاکر شادی کرلے کہ اب بہی اوسکی اولاد سی ایک قوم موسوم لیلا یا لالی وزیر اوسطرف کوہ سفید کے نواحات مین آباد ہی باقی رہا مسمی خضر جو پہلا بیٹا وزیر کا جسکے تین فرزند ہوئی موسی معروف درویش اور محمود اور مبارک آخر الذکر کا بیٹا گُربار تہا موسی کو اسواسطی درویش کہتی تہے کہ وہ شخص پرہیزگار اور زاہد تہا کہ اب بہی اوسکی اولاد اوسکو ولی کامل سمجھکر اوسکی قبر پر جو علاقہ برمل مین ہی چڑہاوہ اور صدقہ گذرانتی ہین مگر افسوس کہ اوسکی اعمال نیک کی پیروی نہین کرتے موسی درویش کی دو پسر تہی ایک اُتمان جسکے اولاد کو مجمعًا اتمان زئی کہتی ہین دوسرا احمد جسکی نسل کو احمد زئی کہتی ہین اور اوپرسی ان دو کی نسل یعنی موسی کی ذریات کو شاملاً درویش خیل یا درویش وزیری بہی کہا جاتا ہی اور روزیرے لوگ اپنی روزمرہ مین اتمان زئی اور احمد زئی کو شاملاً درویش کی لفظ سی امتیاز دیتی ہین موسی کی دوسرے بہائی محمود کا بیٹا مسعود تہا جسکی نسب کو مسعود وزیر کہتی ہین اب سرحد پر جو قومین آباد ہین اونکی تفصیل یہہ ہے اتمان زئی احمد زئی مسعود ان ہر سہ مین بہت شاخین اور شگوفی ہین جو شجرہ نسب سی معلوم ہون گی مولد اس قوم کا کوہ برمل تہا جو کوہ سلیمان کی ایک دہار ہی جیساکہ اس قوم کے تعداد مین افزونی ہوتے گئے ویسی ہی یہہ لوگ تدریجًا اپنی ہمسائون پر بزور اتفاق خود غالب آکر پہیلتی گئے سب سے پہلی کوہ سلیمان کے پہاڑی علاقون مین سی علاقہ شوال اور اوسکی نواح اس قوم کے قبضہ مین آیا جہان پہلی قوم شیتنک وغیرہ آباد تہے

اوسی عہد مین بباعث قحط سالی قوم اور مرجو شہر کانی کورم وغیرہ علاقہ متصلہ مین آباد تہے غیر آباد ہوکر
اکثر علاقہ لوہ گر واقعہ ریاست کابل و دیگر ملکون مین چلے گئی قلیل لوگ اوس قوم کے رہگئے تہے قوم مسعود
وزیری نے موقع پاکر یورش کری اور پہلی حملہ مین علاقہ بدر اور شہر شہیر پر قابض ہوگئی کانی کورم وغیرہ
کی نواح پر قبضہ کرنے کے وقت اوس قلیل گروہ باقیماندہ اور مرزون نے جو مقابلہ کیا اونسے وزیری
غالب آئی بعد اوس کے قوم بیٹنی کو بہی درہ ٹانک اور اوسکے متصلہ پہاڑون سی خارج کرکے اپنے قبضہ کو پہیلا لیا
اور دوسری طرف شمال کی جانب شاخ اتمان زئی اور احمد زئی بڑہتے گئے اور جن مخالف قومون سی اونکا
مقابلہ ہوا اونکی بی اتفاقی اور اپنی اتفاق کی سبب سی اونپر کامیاب ہوئے اور تدریجا اپنی حدود محروسہ
کو بڑہا کر اوس ساری وسیع ملک پر متصرف ہوگئی جو فی الحال اونکی قبضہ مین ضلع کوہاٹ کی حد سی لیکر
ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کی سامہنی والہ درہ تک ہی طولاً بہمودہ فاصلہ اس سرحدکا ایکسو چالیس میل ہوگا
مجمل جغرافیہ انکی ملک کا اس کتاب کے پہلے حصہ مین درج ہوچکا ہی مگر مولف کو منظور ہی کہ انکی بعض مشہور پہاڑی
علاقون کا ذکر مفصل کیا جاوے ÷

علاقہ شوال

شوال سرسبز پہاڑون کی بیچ بطور وادی مشرق سی مغرب تک تخمیناً بارہ کوس طویل اور جنوباً و شمالاً چہہ
کروہ عریض ہی خوب سرسبز اور درختان نشتر اور صنوبر یعنے چلغوزہ اور دیودار وغیرہ سی مملو سایہ اور گنجان
جنگل اس وادی کی کنارہ کی پہاڑون پر بہت ہی بارش اکثر ہوتی ہی اور تین ماہ برف بہی پڑتی ہی اور
بہت وزیرون کی پہاڑی علاقہ سی سوای کوہ پیر غل شوال سرد جگہہ ہی اس وادی کی بیچ ایک نالہ کوہی
موسوم بریالی جسمین کچہہ پانی بہی جاری رہتا ہی واقع ہی اس علاقہ کے سر کی طرف زمین موسومہ ڈبرہ
میامی اور ملکشی کابل خیل وزیری کا ملک ہی اور کابل خیل سی نیچے بکاخیل رہتی ہین اور اونسی نیچے جانی خیل
یہہ علاقہ قوم اتمان زئی کی شاخہاء مندرجہ بالا کی ملکیت ہی اس تفصیل سی کہ نصف اوپر والہ کابل خیل اور
ملکشی کا ہی اور دوسرا نصف نیچے کے طرف تین حصہ ذیل پر منقسم ہے بکاخیل ایک حصہ جانی خیل ایک حصہ
اور ملکشی ایک حصہ یہہ قومین ابلاق کی طور پر گرما کی موسم مین وہان جاتی ہین اور سرما مین اکثر نیچے چلی

آتی ہین وہان زرعی زمینات بہی رکہتی ہین ؛

علاقہ شکی

یہہ علاقہ پہاڑون کی بیچ ہموار شکل وادی واقع ہی شمال مایل غرب سے جنوب مایل شرق تک تخمیناً گیارہ کوس طویل اور تخمیناً تین کوس اوسکا عرض ہوگا کنارون پر بہت درخت عمارتی وغیرہ ہین اسکی سرپر ملک اور میامی شاخہائی اتمان زئی وزیری اور اونسی نیچے شادی خیل نیا خیل بدین خیل کا حصہ ہی اور اسکی پائین دو دتا خیل ہاتی خیل ہین اور ایک کنارہ پر سدن خیل بیپر کی رہتی ہین اور سب سے نیچے حصہ مین قوم مسعود وزیری کی شاخہائی بہلول زئی وعلی زئی آباد ہین ؛

علاقہ برمل

ملک وزیری کی غربی حصہ مین پہاڑون کی بیچ علاقہ برمل بطور وادی کی ہی مشرق سی مغرب کو تخمیناً اٹہارہ کوس اور تخمیناً چارکوس عرض ہوگا اس وادی مین اکثر زمین ہموار ہی اور کئی چہوٹی وادی اسکی متعلق ہین سب سے عمدہ قطعہ اس مین زمین مرغہ ہی جسمین سپیلی اور بیلی شاخین کابل خیل کی اور سیدگی رہتی ہین زرعی زمینات اس علاقہ مین بہت ہین مگر برمل مین قبضہ وزیران ہر موسم مین نہین رہ سکتا زمستان مین اکثر قوم سلیمان خیل اور خروٹی وغیرہ غلجی واسطی چرای مویشی کی کوہ برمل مین چلی آتے ہین تب سوای کوٹ کی وزیرا ونکی خوف سی وہان نہین رہ سکتی اور موسم گرما مین وزیری لوگ اپنی مال مویشی اور رمہ وہان جا چراتی ہین سوای علاقہ مرغہ بلکی برمل مین قبضہ زراعت کاری وزیرونکا نہیر ہے شروع موسم خزان مین اپنی مویشی کی گلی لیکر واپس چلی آتی ہین موسی درویش انکی مورث کی قبر بمقام زینہ آور علاقہ برمل مین ہی اور وزیری اوسکا بہت ادب کرتے ہین ؛

رزمک

ایک چہوٹی اور عمدہ وادی چہہ کوس طویل اور چار کوس عریض معتدل الہوا قطعہ ہی اور اوسمین میت خیل اور توری خیل شاخ اتمان زئی وزیری رہتے ہین

علاقہ شم

بھی اوس کے ملحق ہے جسمین درخت اور سبزی بہت نہایت ہی مگر آب وہوا اچھی ہی اور اوسمین میت خیل اور برہیم خیل اور شاخہای اتمان زئی آباد ہین ✤

درہ خیسور

شرقاً وغرباً طویل ہی رونق علاقہ دوڑ سے جنوب واقعہ ہی اوسکا پانی اچھا ہے خیسور کے سر پر میت خیل اور وسط مین توری خیل اور نیچے تنگ سین مین وڑ و کے آباد ہین اور پانی خیسور کا معتدل اور خوشگوار ہی ✤

شہر نہ

علاقہ دوڑ سے مغرب چھ کوس طویل اور ایک کوس عریض ایک چھوٹی وادی ہے شہر نہ مین مداخل اور اوسکے نیچے مدرخیل اور دوڑ کے متصل مغربی حد پر منزرخیل شاخہاے اتمان زئی وزیری رہتی ہین ✤

شکئی

درہ شکتو کے سر پر توری خیل او مسعود وزیر کے مابین علاقہ شکئی قوم عمرزئی وزیری کا وطن ہے ✤

شیرہ تلہ وغیرہ شمالی ملک

وزیرون کی ملک کا شمالی حصہ خراب اور ناقص ہے چھوٹے اور گرم پہاڑ ہین جنمین کوئی بڑا درخت سرد ملک کا نہین ملتا اور برف نہین پڑتی درخت پولآہ اور بعض جگہہ زیتون اور پیلو کا درخت ہوتا ہے اس جنوبی حصہ مین شیرہ تلہ پہاڑون کے بیچ ایک اچھا وسیع میدان ہے مگر اسمین زراعت کوئی نہین کرتے میت خیل اور توری خیل اسپر قابض ہین علاوہ اسکے ڈنڈی جسمین میت خیل رہتے ہین اور نالہ کیتو حسن خیل مدرخیل توری خیل کا مقبوضہ اور نالہ کرم علاقہ بنگش سے نیچے متفرقہ کابل خیل اور خرخنے ملک شی قوم کا اور گیسنڈائی اور زنگڑہ گنگی خیل زلی خیل وغیرہ کا ہے شہیدان توجیا خیل کا اور سپیرہ لگڑی سرتو غابر فنتو کوثر وسنم خرسیند ہاتی خیل وزیرونکا ہے اور تیل وغیرہ زمینات مقبوضہ علاقہ بنون کا ذکر آگے آویگا ✤

علاقہ وانہ

یہہ علاقہ ملک وزیری کی جنوبی حصہ مین درہ گومل سے شمال اُون اونچی پہاڑون مین واقعہ ہے کہ جنکی جنوبی سلامی کی ڈہال درہ گومل تک جاتی ہے وانہ ایک وادی ہے شمال سے جنوب کو ۸ یا ۹ کوس لمبی اور تخمیناً ۶ کوس چوڑی اسکے بیچ ایک توی یعنی نالہ ہے جسمین کچہہ پانی ہی جاری تہا ہے یہہ نالہ جنوب کو جاکر گومل مین شامل ہوتا ہے اس نالہ کے دونو کنارون پر آبی زمین بہت عمدہ قسم کی ہے اور کل وادی قابل زراعت ہی مگر کل سے چہارم حصہ نہری رقبہ اور باقی بارانی ہے نہری زمین مین ہر قسم کی پیداوار ہوسکتی ہے اور علاقہ بنون کے زمین سے قسم مین مطابق ہی موسم اس علاقہ مین تابستان کو نہایت گرم ہے اور مچہر اسقدر کثرت سی ہوتا ہے کہ آرام سے نیند نہین ہوسکتی علاقہ وانہ کے وسط مین قوم دوتانی شاخ لودی مستقل سکونت رکہتی ہے اور اونکا ایک قلعہ بنا ہوا ہے مگر اوسکی دیگر نواحات پر وزیری قابض ہوتی جاتی ہین زلی خیل شاخ احمد زئی وزیری جو درہ گومل کے مشہور راہزن ہین وہان ہمیشہ رہتی ہین اور گنگی خیل حجل خیل توجیا خیل ہاتہی خیل سرکی خیل بیزن خیل پائندہ خیل خونیا خیل شاخہائی احمد زئی وزیری وہان تابستان کو جاتے ہین زمین موسومہ ڈب اور رہنڈی ہاتہی خیلون کی اور مشرق کی طرف شیشتہ۔ بیزن خیل اور حجل خیلون کی ہے مگر وسط کو دوتانی نہین چہوڑتی +

علاقہ بدر

ایک وادی ہے طولاً شمال سے جنوب مایل شرق کو شہر کانی گورم تک پانچہ کوس طویل اور قریب ایک میل عریض ہوگی اسکے سر پر قوم شنگی رغیرہ شاخ ہا بہلول زئی مسعود اور کچہہ پاینده خیل احمدزئی اور باقی کل بیزن خیل احمد زئی رہتے ہین اور اونسی نیچے سڈن خیل شہیر کے ہین اونیچے بہر مسعود زئی رہتی ہین +

دیگر علاقجات مسعود وزیری

سوائے علاقہ بدر کے جسمین کچہہ مسعود رہتی ہین مسعودون کے ملک مین علاقجات ذیل قابل لکہنے کے ہین

اول درہ جسمین مشہور شہر ٹکین ہین دوم جنوبہ ثانی سیوم میدان چہارم دوہ توی جو بعد ملجانے بدرا اور ورہ کے نیچے دو توی یعنے دونا کہلاتی ہے اور درہ ٹاک اندر کوہ اور کوہ باہر خواہ بوبڑا او زنگڑہ اور شہیر اور شکتو اور کرشتو ہین انمین متفرق دیہات کے اندر جو اکثر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین مسعود وزیری آباد ہین +

مساکن قوم وزیری

یہہ قوم متفرق سکونت رکہتی ہین اور سوائے شہر ٹکین وجیب دیگر دیہات کے اکثر پہاڑی گانون انکے بیس گہر سے کم ہوتے ہین زیادہ ترگذارہ اس قوم کا جو ایلات سینی کوچے ہین سیاہ خانہ یعنی کژدی ہین جس کی تعریف آگے آوے گی اور پوزہی یعنے بوریاخانہ جو بطور سائبان کے ہے اوسمین ہوا سے نہایت تکلیف ہوا اور میدان علاقہ ہون ہین ہمیر یعنی خس خانہ اکثر رکہتے ہین اور زیادہ جمع رہتے ہین اور پہاڑی وزیر مستقبل سکونت والی ہی اگرچہ اکثر قشلاق اور ایلاق رکہتی ہین مگر قشلات یعنی زرگا زمستانی کے واسطے اکثر چھوٹے چھوٹے پتھرون کے بنے ہوئے کوٹھے جنکا سقف بڑی ہوئی اور مضبوط لکڑیون سے ہوتا ہے رکہتی ہین مگر بہت تنگ اور خراب اکثر مویشی بہی اوسی ایک کوٹہہ مین ہوتی ہے اور پہاڑون کی سلامی مین متفرق سکونت رکہتی ہین اور کوچی وزیر بہی جب ایلاق کے واسطے کژدی اور پوزہی پہاڑ مین جا لگاتے ہین تو وہ بہی بدون خطرناک وقت کے متفرق ایک ایک دو دو کژدی اور پوزہی اپنی اپنی زمین کی سرپر یا اچھے چراگاہ مین جا نصب کرتے ہین +

ایجاد آئین وزیری

اب دیگر حالات متعلقہ اس قوم سے پہلے اوس پہگڑا آئین کی تشریح کی جاتی ہے جو اس قوم کا خانگی دستور العمل ہے واضح ہو کہ اس آئین کو یہہ لوگ باصطلاح زبان خود دوزیرو نرخ کہتے ہین جسکا معنی وزیری عرف اور نرخ ہے اس آئین کے سببسے اپسمین اتفاق اور کارکیواسطے کافی ضبط رہتا ہے اور اسباب کیواسطے اون کا رواج اور اوسکا نتیجہ ایک دلیل ہے کہ آئین خواہ کیسی ہی ناقص ہو بہرحال بے آئینی سے بہتر ہے کہتی ہین کہ ابتدا مین اس قوم کے بیچ بہی مثل دیگر آزاد پشتون قومون کے کوئی دستور مقرر نہین تہا اور چونکہ یہہ

قوم خصوصاً شاخ احمدزئی و اتمان زئی بطور خانہ بدوشان کوچی رہتے تہی جہان اچہی چراگاہ دیکہی وہان چند روز کیشر دی لگا کر گذارہ کیا اور پہر اوس جگہہ سی مال مویشی لیکر چلدیا ایسی آوارہ گردی اور کم حفاظت کے سبب سے اور دیگر قومون کی دشمنی کے باعث سی ضرورت پڑی کہ واسطے اتفاق اور انفصال معاملات باہمی کوئی رواج مقرر کیا جاوی ایسے وقت مین ایک مقدمہ مابین فرقہ شادی خیل و فرقہ سپیرکے وزیران ایسا برپا ہوا کہ جس سے نفاق قوم نمودار تہا یعنی ایک عورت ناکتخدا مسمات گرانی قوم شادی خیل کہی محمد خیل سپیر کی گہر بدون رضامندی والدین چلی آئی تہی اور اوسکے واپس لیجانے کے واسطے شادی خیل لشکر اپنی قوم کا جمع کر کے محمد خیلون پر چڑہ آئے تہے اور قریب تہا کہ دونون فرقون مین شدید کشت خون ہو اوس تنازعہ کے فیصلہ کے واسطے اکثر ملکان کلان ہر ایک شاخ وزیران جمع ہوئی اور اوس جہگڑہ کو صلح سے طی کر کے جہت انتظام آیندہ اس آئین کو ایجاد کر کے اوسی مجمع مین تقریر کی گئی اور سب نے اسکی اتفاق کیواسطی دعا خیر کری اوس جرگہ مین بڑے ملک اور راہ آئین کی زیادہ موجد و صلاح کار مسمیان اسکندر ولد مدی قوم توری خیل و جبر ممیت خیل و کاجی کابل خیل باعانت دیگر ملکان تہے بعض ہوشیار آدمی اس قوم کے کہتے ہین کہ دس یا بارہ پشت گذرے ہین جسکا عرصہ تخمیناً تین سو برس سی کچہہ اوپر ہوگا جب یہہ آئین بنا کر جاری کی گئی اور اب تک مروج ہے ناظرین باخبر کو دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ اس رواج مین کوئی کوئی اصول شرع اور کچہہ پرانے وقت کے ہندو یا دستور کو ملا کر ایک عجیب ڈہنگ کی آئین کو اپنی قوم کے حالات و طبائع کے موافق بنا لیا ہے جسکو ذیل مین قسم وار درج کیا جاتا ہے ✣

آئین وزیرے

اوّل قتل اگر کوئی شخص کسی مرد کو جان سی مار دیوے تو مقتول کے وارثان کو اجازت ہے کہ قصاص مین قاتل کو مار کر اوسکا گہر باہر لوٹ لیوین اگر فوراً ہاتہہ نہ پہونچی تو جب دسترس ہو خواہ رستہ پر یا گہر مین چوری یا زوری جیسا موقع ملے اوسکو قتل کرین جب تک اصل قاتل زندہ رہی تب تک جائز نہین ہی کہ بدلہ مین اوسکے پسر یا کسی دیگر رشتہ دار کو مارا جاوے اگر قاتل اپنی موت سی بدون کرنے

نیکی یعنی صلح جسکا ذکر آگے آوے گا مرجاوے تب وارثان مقتول قصاص ہین اوسکے فرزند نرینہ یا یا اوسکے بہائی اگر وہ نہون تو جو قریب تر وارث نرینہ قاتل کا میراث خوار ہوا ایک کس کو مار سکتی ہین الغرض حق قصاص کا بدون نیکی یعنی صلح کرنیکے ایشان کا معاف نہین ہوتا ہے بعوض عورت کو مرد کے قصاص مین نہین مارتے ◆

امتیاز آلہ قتل

بندوق سی مارنا یا ایک ضرب چہوسا یا خنجر یا پتہرون سے ہلاک کرنا یا گلوسے گہونٹنا یا ذبح کرنا یہہ سب مرگ برابر ہے الا تلوار کے زخمون سی قتل کرنا سبب مرگون دشوار سمجہکر اسکا یہہ امتیاز کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی بندوق یا اور آلہ سے قتل کیا جاوے تو اوسکے معاوضہ مین قاتل کو تلوار کے متعدد زخمون سے مارا جاوے تو اوس معاوضہ یعنی والہ کو مبلغ ایک سو روپیہ وارثان مقتول از ضربات تلوار کو دینا پڑیگا اگر پہلا اور پچہلا دونو مقتول تلوار سی مارے گیے تو پہر کچہہ امتیاز نہین ہے عموما ان مین چہورا سی مارنا زیادہ مروج ہے

پاداش قتل عورت

اگر عورت کو بیگناہ ماردیا جاوے تو بہی قاتل پر قصاص لازم نہین ہے اوسکا معاوضہ یہہ ہے کہ قاتل کا پاؤن دہنا یا ناک کاٹ دیوے سبب اسکا یہہ ہے کہ عورت کو مرد سی رتبہ مین نصف سمجہتی ہین ◆

طریق صلح قتل

واسطی صلح قتل مبلغ ایک ہزار دو سو دمرہ نیک یعنی خون بہا مقرر ہے بخوف انتقام جسکے غایت کی کوئی میعاد نہین اکثر قاتل خواہان صلح ہوتا ہے الا وارثان مقتول صرف ایسی صورت مین صلح کرنے پر راضی ہوتے ہین اول سمجہین کہ ہم کم قوت ہین اور قصاص لینے کیواسطی ہاتہہ نہین پہونچیگا دوم اگر قاتل کو مالجاوے تو اوسکے وارث زیادہ قوی ہین بدی سی باز نہ آوینگے یا آگہ قاتل نے کسی اور قوم کے پاس جا پناہ لی ہو اور فرقہ پناہ دہندہ زبردست ہے جب وارثان مقتول صلح کرنے پر راضی ہوئے تو طریق صلح یہہ ہے کہ قاتل کا باپ یا بہائی یا کوئی رشتہ دار معہ چند ملکان اپنی قوم یا فرقہ پناہ دہندہ بطور جرگہ ننہ واتیہ بہیجے روے آور ہمراہ لیکر وارثان مقتول کے پاس جاکر ایک ہزار دو سو خون بہا جسکو بزبان خود دمرہ نیک کہتے ہین دینا کرتا ہے واضح رہے کہ یہہ ایک ہزار دو سو صرف برای نام او سد باؤ کے تعداد مقرر ہے دراصل

اسقدر زر نقد دینے نہین پڑتے بلکہ اُس تعداد کی معاوضہ مین جنس کم قیمت بہت زیادہ مع کے نام پر ملکان
فریقین کی تجویز سے دلائی جاتی ہے جیسا کہ ایک عورت خواہ شیر خوار طفلک ہی ہو تو بہی ایک سو کے عوض اور
فی اسلحہ بندوق یا تلوار اگرچہ وہ حقیقتاً دو روپیہ کی ہو تو بہی عــہ اور فی راس مویشی خواہ گوسالہ دو سالہ
ہو تو بہی عــہ اور بہیڑی بکری فی شاخ صہ پس اس قسم کی جنس دیکر ایک ہزار دو سو کا نام پورہ کر دیتے
ہین جب اسطرح نیکی ہو جاوے تو بہر حق قصاص نہین رہتا مگر بعض اوقات ایسا ہی ہو جاتا ہے کہ بعد نیکی بہی
قصاص لیکر بجنسہ مال نیکی واپس دیدیتے ہین مگر اس دغار کا استحقاق اوسوقت ساقط ہو جاتا ہے کہ
جب اصل قاتل مرجاوے یا بجنسہ مال نیکی موجود نرہے اور عورت کا خون بہا مرد کے خون بہا سے نصف یعنی چہہ سو
ہے باقی شرائط مطابق اوسکے ہین +

طریق تحقیقات قتل

اگر کوئی شخص رات کو مارا جاوے یا کوئی گواہ رویت نہو یا کسی اور رو لایت سے از قسم مفروری وغیرہ قتل کا جرم ظاہراً
کسی پر ثابت نہو اور وارثان مقتول احتمال عداوت یا کسی اور وجہ سے کسی پر شبہ کرین اور شخص مشتبہ منکر ہو تو
چاہیئے کہ معرکہ ملکان مین اوس مشتبہ کی قوم کا ایک سو مرد علیحدہ علیحدہ قسم قران شریف کی اوٹہاوین کہ
یہہ مشتبہ اس جرم کا مرتکب نہین ہوا اور ہمکو اسکی بیگناہی کی تسلی ہے تب وہ مشتبہ بری ہے اگر سو آدمی قسم اوٹہانے
کیواسطے پورہ نہو سکین تو جتنے آدمی موجود ہو سکین مکرر کر قران اوٹہاوین کہ جملہ سو دفعہ قسم کہیجاوے
مثلاً بیس آدمی ہین تو اون مین سے ہر ایک پانچ پانچ بار حلف قران مجید صفائی مدعا علیہ کا اوٹہاوینگے
کہ جملہ سو قسم پوری ہو جاوے درصورتیکہ ایسا کوئی گواہ صفائی ملخوذ مشتبہ ہو تو خود وہ مدعا علیہ فدہ ذیدیر
کے بعد کلام اللہ شریف پر سو دفعہ ہاتہہ لگا کر قسم اوٹہاتا جاوے کہ مین مرتکب اس جرم کا نہین ہوا تو بس وہ
بری ہے اگر قبل از اس قسم کے تحقیقات کے وارثان مقتول مشتبہ آدمی کو بدون ثبوت ظاہری قصاص مین
ہلاک کر دیوین تو وہ بہی بانی بریت اوسیطرح سو آدمی یا چند آدمیون سے یا خود سو دفعہ حلف قران مجید
اسبات کی کر نیکر کہ فی الواقعہ قاتل تہا جسکے ہمنے مارا اور سوا لینے قصاص کے اور کچہہ عداوت اس سی نہین تہی

رکہتی ہین تحقیقات قتل عورت مین صرف پچاس علف کافی سمجہتے ہین اگر بعد اوٹہانے سو یا پچاس قسم کے
پہر بہی مار دیوین تو یہہ فعل داخل قتل عمد ہے اور اوسپہ آئین قتل عمد جاری ہوگی ◆

پاداش ضرر جسمانی

یہہ لوگ ایسی ضرر کو جس سے کوئی اندام مثلاً ہاتہہ پانو یا ناک کاٹا جاوے یا آنکہہ اندہی ہوجاوے نیم مُردے یعنی نصف
مُردہ کہتی ہین اسکا بدلہ اوسیقدر ضرر پہونچانا ہے جسقدر ضرر رسیدہ اوسکو پہونچا تہا اور اگر صلح ہوجاوے تو نیم
مُردے کا پورے خون بہا سے نصف حق چہہ سو روپیہ کی جنس ضرر رسیدہ کو دینی پڑے گی اگر بالکل عضو بیکار
نہو مگر کسیقدر کم قوت اور ناکارہ ہوجاوے تو جسقدر نقصان پہنچے اوسیقدر حسب رسد معاوضہ بہی ملیگا مثلاً نصف
قوت ہاتہہ کی کم ہوگئی تو اصل معاوضہ سے نصف ناغہ کم ہوگا سوائے بیکاری عضو باقی زخمون کیواسطے حسب ذیل ناغہ
یعنی جرمانہ معین ہے سر پہ تلوار یا چہرا سے زخم لگی تو فی انگشت زخم پہنچی للہٰ ناغہ اور پتہر سے سر پہ زخم ہو تو فی
انگشت عہ اگر بندوق یا تلوار یا خنجر کا زخم چہرہ یا پیشانی یا گردن پہ لگے تو فی زخم خفیف عہ روپیہ جرمانہ اگر ان
ہی آلے کے ساتہہ کمر سے اوپر ساعدین اور گردن کے نیچے تک زخم پہونچی تو فی زخم سو روپیہ اوسکمر سے نیچے پانو
تک فی انگشت عہ ناغہ ہے زدوکوب خفیف جس سے کوئی ضرب نہ پہونچے اوسکے مبادلہ مین مدعی کو چاہئے
کہ کسی اپنے بہائی یا دیگر مدددہندہ کی ہمراہی مین مدعا علیہ کو پکڑ او زمین پر گرا کر ذرہ سا دبا دیوے اس
امر کو شرمندہ کرنا کہتی ہین جب اسطرح کا نوبت چند آدمیون کے سامنے مدعا علیہ کو شرمندہ کردیا
تو پس مدعیکی حق رسی ہوگئی اگر مدعا علیہ اسطرح شرمندہ ہونا نہ چاہیئے تو اوسکو اختیار ہے کہ تین روپیہ مدعیکو
ناغہ دیکر صلح کرلیوے چنانچہ اس شرمندگے سے سبکی سمجہکر تین روپیہ ناغہ دینے پر راضی ہوجاتے ہین ◆

سزائی زنا بجبر

اگر کوئی شخص جبراً کسی عورت سے زنا کرے تو عورت بری اور زانی کا ناک یا پانو کاٹ دیا جاتا ہے اس جرم کے
ثبوت کیواسطے اگر گواہ رویت ہو تو بہتر ہے ورنہ وہ عورت مظلومہ وقوع جرم سے تین روز کے اندر اپنے موضع کے لوگونکے

مجمع مین کہہ دیوے کہ فلانہ شخص اسیطرح اس جرم کا مرتکب ہوا ہے تو بس یہہ ثبوت کافی ہے الا اگر مدعا علیہ عذر
کرے کہ عورتنے عداوت سی میرا نام لیا ہے تو پہر اوس عورت کا وارث مثلاً شوہر یا باپ یا بہائی اور خود وہ
عورت قران شریف کا حلف کرینگی کہ عداوت سی یہہ تہمت نہین لگائی گئی تو پہر کوئی عذر مدعا علیہ کا نہیں
سنا جاتا در صورتیکہ عورت سہ روز تک اس دعوی کو ظاہر نکرے تو بعد اس میعاد کے دعوی زنا بجبر نا مسموع ہے ٭

پاداش جرایم متعلق مال

اول چوری اگر کوئی شخص اپنے وزیران سے کسی کا مال چرا دی تو اوسکی یہہ سزا ہے کہ بجنس مال مسروقہ واپس دیوے
بشرط عدم موجودگی مال مسروقہ کے دو گونہ قیمت ادائے کری اور علاوہ اسکے ناغہ یعنی جرمانہ مین ایک گوسفند قیمتی
۵ روپیہ سارق واسطے خوراک مدعی اور اوسکے ہمراہیان کے حلال کریگا یا ۵ روپیہ نقد دیویگا اور نیز ایک ثبہ بہی مدعیکو
دیویگا ثبہ کا معنی یہہ ہے ایک دختر مجرم کی جو ابہی تک پیدا نہین ہوئی مگر آئندہ کبہی پیدا ہوگی مدعا علیہ
لکہتا ہے کہ آیندہ جو پہلی دختر پیدا ہوگی وہ مدعیکو دیونگا پس اگر وہ دختر کبہی زندہ پیدا ہوکر مرجاوے تو مدعیکا حق
اوسکے مرجانے سی ساقط ہوگیا بشرطیکہ وہ پیدا نہو تو مدعا علیہ کے پسر پوتر یعنی قرضہ ہوجاتا ہے اور ادا
دینی پڑتی ہے یا بیع اداکرنی پڑتی ہے قیمت ثبہ کی فی ثبہ ۱۶۰ روپیہ ہے اگر مدعا علیہ لکہی کہ مین ثبہ دینے کا اقرار
نہین کرتا یا پیدا نہین ہوتا تو اوسکے معاوضہ مین ۱۶۰ دیکر برات حاصل کرسکتا ہی الا اگر مدعی کہے کہ مین ثبہ نہین
لیتا تو ثبہ کی قیمت نصف ہوجاتی ہے ۸۰ گویا قیمت ثبہ کی بلحاظ خواہش مدعی یا مدعا علیہ کم و بیش ہوسکتی
ہے اگر سارق تعداد مین ایک سی زیادہ ہون تو ہر ایک پر ایک ایک ناغہ گوسفند اور ایک ایک ثبہ لازم آتا ہے
مگر مال مسروقہ ایک ہی دفعہ یا اصل یا دو گونہ لیا جاتا ہے بشرطیکہ مدعا علیہ اس آئین کی تعمیل بطور صلح کرنے پر راضی
نہو تو مدعیان کو اختیار ہے کہ مدعا علیہ یا مدعا علیہم کے مال مویشی کو شوبلہ ژوبل کرین لفظ ژوبلہ سے باصطلاح
زبان وزیران اوس مال مویشی وغیرہ حیوانات خانگی کو جان سے مار دینا مراد ہے جو مدعیان مدعا علیہم کے

مال کو بعلت چوری یا غارت گری راہزنی نقصان رسانی مال مبتعہ دار و ضرر رسانی ہمسایہ یعنی پناہ گزیندہ بصورت عدم تعمیل آئین انکی ہلاک کرین جب اسطرح شُدو بلہ ہوجاوے تو پہر مدعی کا کچہہ استحقاق ناغہ وغیرہ نہین رہتا گو اوس شدو بلہ مین مدعا علیہ کی ایک ہی بہیڈی ماری جاوے بلکہ اگر شدو بلہ کی نیت سے مدعا علیہ کے مال میز جاکر تلوار میان سے نکالی جاوے تو بہی مدعیکا شرم و ناغہ پورا ہوگیا +

طریق تحقیقات چوری

اگر بجنس مال مسروقہ موجود نہو اور نہ کچہہ دیگر ثبوت ظاہری ہووے مدعا علیہ مشتبہ منکر ہے تو ایسی حالت مین باتمیاز وقت سرقہ اسطرح تحقیقات کیجاوے گی اول اگر مدعی دعویدار ہے کہ میرا مال بوقت شب بذریعہ نقب یا اور طرح چوری گیا ہے تب مدعیکو دو گواہ ثبوت سویت یا قرائن پیش کرنے چاہئیے بشرط عدم موجودگی گواہان مدعا علیہ منکر کو قران مجید کا حلف دیا جاوے اگر وہ حلف کرگیا تو بری ورنہ چور ہے اگر شخص ماخوذ مشہور بدمعاش یا سارق ہو تو حسب درخواست مدعی گرم لوہا یا گرم پانی سے اوسکو آزمایا جاویگا دوم اگر مدعی کہتا ہے کہ چوری میری دن کو ہوئی مدعا علیہ مشتبہ منکر ہے تب مدعی قرآن کا حلف کرے کہ مجہکو بصدق دل یقیناً معلوم ہے کہ میرا چور یہی ہے تو بس بدون کسی اور ثبوت کے مدعا علیہ مذکور پر جرم ثابت ہوکر قیمت مال مسروقہ معہ ناغہ ونتہ ادا کرنی پڑے گی صرف اسقدر رعایت ہوگی کہ قیمت مال مسروقہ دوگونہ نہین لی جاوے گی +

یادداشت ڈاکہ زنی وراہ زنی

اگر کوئی وزیر اپنی قوم مین سے کسی کی بہیر یعنے قافلہ کو جو موسم گرما کے شروع مین کوہ شوال و برمل وغیرہ کو جاتے ہین یا واپس آتے ہین لوٹ لیوے یا دست اندازی کرکے نقصان پہونچاوے یا کسی گانو یا کشیر دے سی بطور غارت گری کچہہ مال لے جاوین تو اوس بہیر یا گانون مین سے ہر ایک شخص شاملاً یا متفرقاً اختیار رکہتا ہے کہ مرتکبان مین سے ہر ایک کی مال مویشی از قسم شتر گہوڑا گائے بہیڈی بکری جو ملے اوسکو ہلاک کرکے رسم شدو بلہ پورا کرے جب اسطرح شدو بلہ ہوجاوے تو مدعیان کی شرم یعنی ہتک عزت اور مدعا علیہم کے جرم کا مبادلہ ہوجاتا ہے الا

مال غارت شدہ کا یعنی حق بدستور مرتکبان کے ذمہ رہتا ہے بصورتیکہ قبل از ارتکاب رسم زوبلہ عاملیہم صلح
کرنی چاہین تو اسطرح ممکن ہے کہ بعوض شرم و جرم اٹہارہ عورتین ہمین سے نزدولی یعنی نایدہ شن اور نہ
یعنی جو اتک پیدا ہین نہین دعیسکو دیوین اگر عورتین نہ دے سکین تو فی عورت نزدولیہ ۔۔۔ روپیہ اور
فی شیہ غیر نایدہ دیت جانیکہ ناغہ ۔۔ اصل ال قیمت مال مسروقہ دعویدار کو دیکر چہاچہوڑ ا دین مگر ملحوظ ہے
کہ اس ناغہ کے معاوضہ مین بہی اوسیطرح جنس کا کثر خرچ ہے جیسا کہ خونبہا مین *

یاداشت نقصان رسانی مال

اگر کوئی شخص قوم وزیرہ مین سے کسی کے مویشی کو بذریعہ زہر دہی وغیرہ تلف کرے تو مطابق آئین جوڑ کے
اوس مویشی کا دینا چاہیئے اگر درختان میوہ دار کے کاٹنے سے نقصان پہونچاوے تو فی درخت مین دار سو روپیہ
ناغہ ہے اور کوٹہہ یا کنبڑ دی لوا لگا دینے کے بدلہ مین بہی ایک سو روپیہ معین ہے علاوہ اسکے قیمت مال سوختہ
کی مرتکب کو دینی پڑیگی اگر اوس آتش زدگی مین کوئی آدمی مرجاوے تو مجرم پر جرم قتل عمد عاید ہوکر آئین قتل
کے مطابق تعمیل ہوگی مگر اسمین اتنی شرط مطلوب ہے کہ مرتکب کو ارتکاب کے وقت اتنا معلوم ہو کہ جس کوٹہہ یا کنبڑ
مین آگ لگاتا ہون اس مین انسان خفتہ یا بیدار موجود ہے *

طریق بدرقہ

بدرقہ لفظ مشہور ہے جب کوئی شخص راہگذر خواہ کسی مذہب یا قوم کا ہو اور وہ کسی وزیر کو کچہہ معاوضہ دیکر یا دوستانہ
بطور بدرقہ ہمراہ لیکر انکے ملک کے راستہ پر جاوے اور اوسکے مال یا جان کو کوئی وزیر باوجود موجود اور راہ کے ہوئے
بدرقہ کے نقصان پہونچاوے تو اوس بدرقہ اور اوسکی قوم کا مرتکب پر مثل آئین غارت گری استحقاق بدلہ
لینے کا ہوتا ہے وزیری بدرقہ پر بہت اعتبار نہین چاہیئے *

ہمسایہ داری

سوائے حیثیت ہمسایہ کے یہہ لوگ اوسکو بہی ہمسایہ کہتے ہین کہ جو شخص دوسری جگہہ کوئی جرم کرکے بہاگ کر کسی
فرقہ وزیران مین جا پناہ لیوے طریق ایسی ہمسایہ ہونے کا یہہ ہے کہ شخص مفرور ایک گوسفند ذبح کرکے کانونا
دہندہ کے ملک یا اور معتبران دیہہ کو کہانا کہلا کر اونسے کہتا ہے کہ مین نے فلانے آدمی کا یہہ گناہ کیا مثلاً قتل یا

چوری یا زناکاری یا عورت بہگالا اب مین تمہارا ہمسایہ ہون جس جس شخص نے اوسکی روٹی کہائی تہی وہ ہر ایک
فرداً او رشاملاً اوسکو اپنا ہمسایہ سمجہکر شریک ہوجاتا ہے اگر وہ مفرور اونکا ہم قوم ہے تو جہانتک ممکن ہو
صلح کرانے کے واسطے حسب آئین وزیری کوشش کرتے ہین اگر صلح نہوا و بحالت ہمسائگی اوس مجرم مفرور
کو کوئی اونکا ہم قوم نقصان اور ضرر پہونچاوے تو اوس شخص پر ہمسایہ والون کا ستم جیسا کہ غارتگری کے
جرم کے واسطے ہے ویسا ہی ہوگا سوائے مجرمان مفرور کے دوسرے قسم کا ہمسایہ وہ ہوتا ہے کہ جسکا کچہہ حق بموجب
قواعد آئین وزیری کے یا قرضہ یا زمین کسی دوسری اپنی ہم قوم سے لینا ہو اور وہ شخص نہ دے اوا نکرے یا کسی
فعل کا مرتکب ہو کر بموجب دعوی مدعی فیصلہ اوسکا حسب رواج وزیری نکرے تب وہ مدعی کسی زبردست آدمی
یا قوم کا اوسی رسم کے ساتہہ جیسا کہ اوپر درج ہے ہمسایہ بنکر انتقام اور بدلہ اونکی مدد سے لیتا ہے کچہہ شک نہین کہ
ہمسایہ گریکا ننگ اس قوم مین بہت ہے اور اسکی باعث سے اونکے اوناحقون مین یہہ بہی ایک بڑا ناحق ہوتا ہے الا
اونکا اپنے قوم کے ربط وضبط کے واسطے اور آئین مروجہ کی تقویت کیواسطے مفید ہے کیونکہ جب ایک شاخ مین سے کسی شخص
نے گناہ کیا تو دوسرے شاخ والے اوسکو مدد دیکر اخراج ملک و نقصان سے بچاتے ہین اور اونکے دباؤ سے صلح بہی
ہوجاتی ہے اور آئین کی تعمیل مجبوراً بہی کرنی پڑتی ہے +

جرایم متعلق نکاح و طریق حراست عورات

پاداش زنا

اس قوم مین زنا کے جرم قبیح کو قتل کے برابر سمجہتے ہین اسواسطے مباح ہے کہ جب وارث عورت مثلاً شوہر یا بہائی اوس
عورت کو کسی شخص کی ساتہہ زنا کرتا ہوا یا ایک لحاف مین سوتا ہوا دیکہے تو ہر دو زناکار کو جان سے ہلاک کر دیوے الا
اگر خاص مطابق صورتہاے بالا زناکاری مین نہ دیکہے مگر قوی یقین اونکی بدکاری کا ہو یا کہ عورت منکوحہ یا غیر
منکوحہ کو واشان کے گہر سے بمراد بدکاری بہگا لیجاوے تو یہہ رواج ہے کہ اوس عورت کو جان سے مار دیا جاوے اور
مرد کا جب موقعہ ملے ناک یا پانو کاٹ دیا جاتا ہے اگر ایسی صورت واقعہ ہو کہ عورت کو شوہر بعلت بدکاری مار دیوے
اور اوسکے آشنا مرد کو حسب شرح بالا ضرر شدید نہ پہونچاوے تو اوس عورت کے بہائی یا باپ اوس شوہر پر یہہ دعوی
کر سکتے ہین کہ یا اوس مرد متہم کا ناک کاٹو یا ہمارا نیم مرے کا قرضہ تمہارے پر ہے اور اس دعوی پر اونکو اختیار ہے
کہ اگر وہ نیم مرے کا یعنی حق ادا نکرے تو اوس شوہر کا ناک یا پانو کاٹ دیوین اسی باعث سے اکثر امر زنانی بدون

ناک کٹنی نہین بچتا البتہ یہہ ہوسکتا ہے کہ مرد متہم بعد مارے جانے عورت آشنا کے چہہ سو روپیہ کی جنس بطور خون
بہا ورثہ مقتول سے دیکر مصالحت کر لیوے اوس جنس مین نصف شوہر کا حصہ ہے اور نصف والدین عورت کا ایسی صلح
کر لینے پر اوس زانی کا ناک یا جان بچ سکتا ہے +

آئین بمقدمات دربارہ بہگا لیجانے عورت

اگر عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کا بہگا لیجانیوالہ صلح کرنی چاہے تو دمڑہ نیک یعنی خون بہا کے برابر ایکہزار
دو سو کی جنس جس مین بعاوضہ عورت مفرورہ دو جوان عورتین ضرور ہونی چاہیئے مدعی وارث یا شوہر کے
آگے ادا کر کے کلی برأت حاصل کر سکتا ہے جب اسطرح صلح ہو جاوے تو شوہر اوس عورت کو طلاق دے
دیتا ہے اور اوسکا آشنا، فرار کنندہ اوس سے نکاح کر لیتا ہے اگر بجنس عورت واپس دیجاوے تو بہی شرم
یعنی ہتک عزت دیا داش برم مین تین سو روپیہ کی جنس کم حیثیت کے زیادہ حیثیت پر دیجاوے گی اگر نہ دیوے تو
ناک کٹوائے اور جب ناک کٹا تو عورت بہی ماری جاوے ورنہ ناک کٹا کا مدعلیہ ہو کر اوسکو شرم دیوے +

استحقاق حراست عورات

نا کتخدا دختر کو با وجود بلوغت اور بیوہ عورت کو با وصف آزادی مطلق اختیار نہین ہے کہ بدون رضامندی
اپنے وارثان کے کسی غیر شخص سے بمرضی خود نکاح کرین اگر کوئی ایسا کرے تو اوسپر بموجب آئین بہگا لیجانے عورت
کے فتویٰ دیا جاوے گا نا کتخدا دختر کا ولی باپ یا بہائی یا چچا اور بیوہ کا شوہر متوفی کا بہائی وغیرہ میراث
خور نرینہ سرپرست ہوگا اگر ناطہ نسبت کے بعد مرد منسوب مر جاوے تاہم اوس دختر منسوبہ کو بطور میراث وارثان
شخص متوفی اپنا حق سمجھتے ہین اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ منکوحہ یا منسوبہ بیوہ کے معاوضہ مین وارثان شوہری
مبلغ سیر تک زر نقد خواہش مند سے لیکر اوسکو دوسری جگہہ نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہین الا اگر
شوہر متوفی کا بہائی اوس بیوہ سے نکاح کرنے پر مستعد ہو تو اول حق شفعہ اوسکا سمجہا جاتا ہے اور وہ بیرحم بہائی
اپنے عزیز دوست کا حق برادری بعد وفات اوسکے اسطرح بجا لاتا ہے +

طریق تعمیل قواعد آئین

واضح رہے کہ جتنے قواعد آئین کے ہر ایک امر کے متعلق لکہے گئے ہین اونکی تعمیل کے واسطے کوئی حاکم یا منصب حاکمانہ

نہین ہے انکی رواج کے قواعد حسب حالات اون کے ایسی ہین کہ وہ فریقین کو عمیل کرنے کے واسطے خود رغبت دلاتے ہین خصوص مدعا علیہم کو خوف انعام سخت جو ثبت ہا رنک اوسکے لینی کا استحقاق مدعیان کو ہتاہے جلد صلح ہونے کی خواہش دلاتاہے اور نیز دباؤ اونکا جنکے پاس مدعی واسطے تعمیل کرانے آئین کے ہمسایونکا جاتاہے عمدہ تقویت ہی +

جوزر معاوضہ یا تاوان

بموجب آئین صلح ۔ مدعا علیہ قبول کرے کچھ پیچھے سے بسبب انکار ی یا تمرد اوا نکرے تو وہ حق بمنزلہ قرضہ دیوانی کے ہوجاتاہے اور جیساکہ قرضہ کے معاملہ مین بعد ثبوت بصورت عدم آدائے مدعی اختیار رکہتاہے ویساہی واسطے وصولی اس زر مقررہ کے بہی مجاز ہے کہ اگر اپنی جرات رکہتا ہو تو زر مطلوبہ کی تعداد تک مدیون کا مال مویشی یا دیگر جایداد منقولہ خواہ چوری یا زوری لے جاوے اگر اپنی قوت نہو تو کسی دوسری شخص زبردست کا ہمسایہ بنکر اونکی اعانت سے تعمیل کراوے اسطرح کے حقوق مین مدعا علیہ مدیون کا مال جسطرح بن سکے لے جاوے تو اوسکو زبان خود شوختہ کہتے ہین اگر شوختہ یعنی مبادلہ مین چوری کرکے مال لیجاوے تو بہی یہہ فعل داخل جرم نہین ہے اگر تعداد واجب الطلب سے زیادہ قیمت کا مال شوختہ مین لیجاوے تو وہ بطور سالہنگ بمنزلہ گرو مدعی کے پاس رہتا ہے جب مدعا علیہ زر مقررہ دیدیوے تو بجنس مال واپس لیجانیکا استحقاق رکہتاہے +

طریق حلف

عموماً اس قوم مین حلف قرآن مجید کا اس تقریر سے کیا جاتاہے کہ اول مجہے خدا پاک کی اور پہر اس قرآن اوسکے ورا معنون کی قسم ہے کہ مین فلانی بات مقصودہ سچ کہتاہون اور طریق حلف یہہ ہے کہ مسجد مین یا کسی اور صاف نمازی جگہہ مین چادر بچہاکر اوسپر قرآن شریف رکہا جاتاہے اور حلف بردار بعد وضو اوس قرآن پر ہاتہہ رکہکر تقریر حلفانہ کرتاہے علاوہ اسکے جیساکہ پورانے زمانہ کے بعض سادہ لوح قومون مین آگ اور پانی سے آزمائش کرنے کا رواج تہا اوسکی قریب قریب اس قوم مین بہی گرم لوہا اور گرم پانی سے جسکو اپنی زبان مین کہبانڑ و تووڑہ کہتی ہین آزمانے کی رسم ہے بالاخصوص مقدمات چوری مین اور اون مدعا علیہم مشتبہ

کیواسطے کہ جنکی بدچلنی اور بدمعاشی عام مشہور ہوا ور حلف قران جہوٹہہ پر اوٹہانے سے کچہہ پرہیز نہو
جب ایسے مدعا علیہ کو مدعی اسطرح آزمانا چاہے اور ملک دیہہ اوسکی بدچلنی کی تصدیق کرے تب کہتا ہے یا
تو دو سو اوسکو آزمانے مین کہیار یہہ ہے کہ بقدر ایک روپیہ کلدار کے آہن مدور بنا کر اور دوکان آہنگر کے
مین رکہکر اوسکو آگ دیتے ہین اور جب گرمی سے سرخ مانند آتش کے ہوجاوے تب اوس مرد مشتبہ کے
اول سب پارچات اوتار کر ستر کے واسطے ایک کپڑا چہوڑ کر اوسکے بدن کی تلاشی اسواسطے کر لیتے ہین کہ
شاید کوئی تعویذ محافظ سوخت آتش اوسکے پاس ہو جب یہہ سب ہوچکا تب اوس مدعا علیہ کے
دست راست پر ہفت قطعہ چہوٹے چہوٹے کاغذ قطر کر کہدیتے ہین اور اوسکے اوپر کف دست پر فوراً
دوکان سے سرخ شدہ لوہا نکال کر رکہتی ہین اور اوس مرد کو درمیانہ چال سے نہ بہت جلد اور نہ سست
ہفت قدم چلاتے ہین جب ساتوین قدم پر پہونچا تو لوہا ہاتہہ سے ڈالدیتا ہے وہ شخص ملک اسکے انصاف سے
اوسکا ہاتہہ کو دیکہتی ہین اگر اوس آہن کی آگ نے وہ ہفت پارچہ کاغذ جلا کر اوسکی ہاتہہ پر بہی داغ سوختگی ڈالدیا تب
بدون کسی اور ثبوت کے اوسپر چوری ثابت ہوگئی تو وہ کا اصلی معنی گرم ہین مگر اسجگہ یہہ مراد ہے کہ ہانڈی مین
اسقدر پانی گرم کر کے کہ جس سے زیادہ گرم ہونا غیر ممکن ہو شخص مشتبہ کو کہا جاتا ہے کہ دست راست کے تین انگشت
سے تین دفعہ اوس گرم شدید پانی کو چہو تو مین ڈالکر اوس ہانڈی مین سے باہر ہنکالیا جاوے اگر اس استعمال سے
اوسکی ہاتہہ کی انگلیون پر آبلہ پڑگیا تب اوسپر جرم ثابت ہے ورنہ بے گناہ ہے بہکر بڑی طرفہ تماشا یہہ ہے کہ اس
آزمایش کے صدق پر اونکا خوب اعتقاد ہے اور کہتی ہین کہ جو بے گناہ ہو اوسکو آسیب نہین پہونچتا اور جو بے
گناہ ہو وہ کبہی نہین بچتا ؛

حال تقسیم ملک

ابتدا مین اتمان زئی احمد زئی مسعود ہر سہ شاخ کلان کی باہم تین حصہ مساوی پر اپنا موروثی پایا تقسیم
نہا الا جب مسعود ان دو قومون سے علیحدہ ہوکر ملک مقبوضہ اور مڑو تیتنی پر قابض ہوگئی تب سے اونکا
تعلق تقسیم انسے کچہہ نہا اتمان زئی اور احمد زئی کا آپسمین نصفا نصف حصہ ہے اگر کوئی جدید علاقہ دونو
قومین متفق لشکر کشی کر کے لیوین تو اوسکے دو حصہ کر کے آپسکی شاخون مین اسطرح تقسیم کرینگی کہ قوم اتمان زئی
مین شاخ ولی خیل ایک حصہ شاخ ممیت خیل ایک حصہ شاخ ابراہیم خیل ایک حصہ اور فرقہ احمد زئی مین

نصف یاسنی یعنے پہاڑ کی رہنے والے اور نصف کشتنے یعنے نیچے تہل کی رہنے والے اور راوس اپنے اپنے
نصف کو اپنی شاخون مین حسب تفصیل ذیل تقسیم کرتے ہین
اول یاسنی رزلی خیل ایک حصہ کناڈ خیل ایک حصہ توجی خیل ایک حصہ نجل خیل خانیا خیل ایک حصہ سرکی خیل مکھٹ
دوم کشتنے سپیرکے ۲ حصہ ہاتھی خیل ۲ حصہ بیزن خیل ۱ حصہ عمرزے ۱ حصہ پائندہ خیل ہیبن خیل ۲ یا
یعنی یاسنی اپنے نصف حصہ کو پانچ حصہ پر اور کشتنی دوسرے نصف کو پونے نو حصہ پر تقسیم کرتے ہین قوم مسعود
اپنی فرقہ مین تین جگہہ حصہ کرتے ہین بہلول زئی ایک حصہ علی زئی ایک حصہ شمن خیل ایک حصہ واضح
رہے کہ انکی حصص باستحقاق کرسی نامہ مورث اعلی نہین ہوتی بلکہ توغ کے لحاظ پر ہوتے ہین لفظ توغ سے
مراد خرچ تورہ یعنی لشکرکشی و مہمان وغیرہ ہر قسم کا نقصان جس جس شاخ نے بوقت ملک گیری اول یا
تہاونسی مطابق حصہ پائی ہی اکثر ایسا ہے کہ توغ مین ایک شاخ کا حصہ دوسرے شاخ کے شامل ہو
گیا ہی اور پہر ایک شاخ نے آپسمین خانگی ویش یعنے تقسیم کے واسطے بموجب کرسی نامہ چہوٹے حصص
جنکو بزبان پشتو ڈڈی کہتی ہین بناد کہی ہین اور ہر ایک شخص اپنا ڈڈی یعنی حصہ کہاتا ہے اور اوس حصہ مطابق
نفع نقصان کا شریک ہوتا ہے اور تعداد ڈڈی کی غیر معین ہی اول وقت مین ڈڈی ہر ایک مرد لڑنیوا
اور لڑائی کے خرچ کرنیوالے کے حساب پر فی کس ایک ڈڈی مقرر ہوئی تہی اور پہر جس خاندان کی
اولاد بہت ہوگئی تو اوسمین وہ ڈڈی یعنی حصہ بہت چہوٹے حصص پر منقسم ہوگئی اور ان چہوٹے حصص کو نو
ڈڈی یعنے جدید حصہ کہتے ہین اور جس خاندان مین اولاد کم ہوئی اونکے ڈڈے سالم رہے یا تہوڑی جگہہ پر
منقسم ہوئے غرضکہ مقدار ڈڈے اور پہر تعداد مردون کی جسے ہر ایک ڈڈے کی تعداد اراضی مساوے
حساب پر نہین ہوتی اور خرچ توغ حسب رسد ڈڈے کی کرتی ہین ✣

رواج تقسیم میراث

اگر کوئی شخص سوای فرزند نرینہ چہوڑنے کے مرجاوے تو میراث اوسکی باہم وارثان نرینہ حسب حصص
شرع محمدی کے تقسیم ہوگی عورات کو برعکس شرع میراث سے حصہ نہین دیا جاویگا پس جو حصہ بموجب تقسیم
شرعی مونثات کا ہوتا ہے وہ بہی حسب رسد حصص وارثان نرینہ اپنے حصون کے شامل کرلیتی ہین تقسیم میراث

متنازعہ عموماً معرفت ملکان دیہ یا کسی اخوند کے ہوتی ہے بیوہ عورت گرچہ کسی خاص حصہ کی حقدار نہیں
ہو سکتی الا جبتک اپنی شوہر متوفی کی حق مین بیٹھی رہی تب تک مستحق نان نفقہ اور گذارہ کی ہوگی
اور استری دھن جسکو بہان وزیران بری کہتی ہین عورت کا مال ہے وارثان شوہر اوس سے کچھہ غرض
نہین رکہتی بعد وفات عورت کی اگر اوسکی اپنے شکم سے اولاد نہو تو عورت کی والدین استری دھن عورت
مذکور کے بیچکے خیرات کر دیتا ہے اگر خود رکہہ لیوے تو بہی جائز ہے وصیت یا ہبہ انمین بہت کم ہے اگر شاذ نادر
کوئی وصیت کرکے مرجاوے تو اوسکی تعمیل بہی کم ہوتی ہے ✤

تنازعات اراضی

جہگڑا زمین کا بابت حقیت انمین بہت کم ہے کیونکہ ابتدائی دخلیابی سے ہر ایک اپنے حصہ پر قابض چلا آتے
ہین ہر ایک کو اپنی ٹکڑے یعنے حصہ بخوبی معلوم ہے البتہ فک الرہن اراضی کی تنازعات ہوتے ہین
اور انکا تصفیہ اس آئین سے کیا جاتا ہے کہ اگر مرتہن مالکیت مدعی راہن سے منکر ہو تو مدعیکو اپنی ملکیت اور
رہن کی ثبوت کی گواہ دینے چاہئیں بشرطیکہ مدعی ثبوت سے قاصر ہے تو مدعا علیہ اپنی مالکیت کی ثبوت مین
گواہ دیوے اگر گواہ نہین رکہتا تو مدعا علیہ منکر کو حلف قرآن شریف کا کرنا پڑیگا جب وہ حلف اس بات کا
کر گیا کہ اراضی متنازعہ میری موروثی ہے مدعی کی ملکیت یا رہن سے مین نہ آگاہ ہون نہ میرا باپ مرتے
وقت مجکو اطلاع دیگیا تب دعوی مدعی ساقط ہے درحالیکہ متنازعہ نسبت کمی بیشی تعداد زر رہن کی ہے تو
اوسکی واسطے مرتہن کو اختیار ہے کہ جسقدر روپیہ حق اپنا سمجھے راہن سے کلام اللہ شریف کے اوپر رکہا کر
اوٹہا لیوے ایسی حالت مین راہن کچھہ عذر نہین کر سکتا ✤

تنازعات نسبت قرض

قرضہ کے معاملہ مین بہی مدعا علیہ کے انکار کی صورت مین بشرطیکہ موجود ہونے گواہان مدعی یا مدعی خود
حلف کریگا یا مدعا علیہ کو دیگا اگر مدعا علیہ حلف نہ کرے تو زر متدعویہ دیدیوے واضح رہے کہ اس قسم کے
جملہ تنازعات مالی اور دیوانی مین زیادہ حصر اوپر حلف فریقین کے ہے اور باوجود ایسی خفیف آئین تحقیقات
کے کم ناحقی ہوتی ہے جسکا باعث یہہ معلوم ہوتا ہے کہ معرکہ ملکان یا مجمع مردمان دیہ مین جہوٹہ حلف قرآن

کا زیادہ تر بسبب بدنامی عام تنازعین یا گواہان مین سی یہ مجمع عام کوئی شاذ اوٹھاتا ہی ؛

طریق انفصال مقدمات باہمی

یہہ ہی کہ جب باہم دو اشخاص وزیری یا دو شاخ اس قوم مین کسی امر کا تنازعہ از قسم اراضی یا معاملات دیوانی یا فوجداری یا عورت کا ہو جاوے تو اونکو اپنی دوست یا ملک دیہ یا دیگر سفید ریشان موضع فہمایش کرتے ہین کہ اگر خود رضامندی سی فیصلہ نہین کر سکتی ہو تو معرکہ یعنی جرگہ بطور درمیان یعنی ثالث پسند کر کے فیصلہ کرالو اور آپسمین جہگڑا نہ کرو اگر جانبین نے تقرری معرکہ منظور کری تو دو یا چار چند اشخاص وزیری اپنی یا دوسری شاخون کے ملک یا معزز منتخب کر کے درمیان مقرر کرتے ہین اور تب وہ معرکہ یعنے جرگہ جمع ہوتا ہے اور جانبین کی دوست اور رگوندیدار بہی اپنے اپنے جنبہ والے فریق کے پاس جمع ہوتی ہین اور ہمیشہ گوسفند ذبح ہو کر اہل جرگہ وغیرہ حاضرین کو فریقین کہانا دیتی ہین معرکہ یعنے جرگہ وزیری کا خرچ خوراک فریقین کی حیثیت سی بہت زیادہ ہوتا ہے کبہی کبہی ایسے خرچ کی تعداد دو تین سو روپیہ تک پہونچ جاتی ہی علاوہ از ثالثان اور رگوندیداران طرفین عام لوگ وزیرے معرکہ کی خبر سنکر ناخوری کیواسطی گروہ در گروہ چلی آتی ہین اور متخاصمین ایسے فضول لوگون کو بہی بحصہ مساوی بانٹ کر کہانا کہلاتے ہین اور کسیکو آنے یا کہانا کہانے سی منع نہین کر سکتی اگر منع کرین تو بدنامی اور سبکی ہوتی ہے جو فریق کہانا دینے اور خرچ معرکہ سی انکار کرے تو اوسکی نسبت اکثر یہہ فتوی دیا جاتا ہی کہ اسمقدمہ مین یہہ جہوٹہا ہی ورنہ خرچ کرنے سے گریز نہ کرتا اور درمیان یعنی ثالثان جرگہ کو ہمیشہ عمدہ کہانا اپنی قسم کے کہانون مین سی ملتا ہی یعنے لحم گوسفند اور روغن زرد برنج یا اکثر گندم کی روٹی کی ساتہہ دیا جاتا ہی الغرض اسطرح کے نان خوری تب تک رہتی ہی جب تک کہ درمیان فیصلہ اخیر نکرین اور وہ عمداً طول دیتی ہین جب اہل جرگہ کی مرضی کی واسطی فیصلہ ہوئے تب وہ فریقین کا بیان زبانی معرکہ مین سنتی ہین اور بعد سماعت تقریر کے اونسی پوچہتے ہین کہ تم ہردو ہمکو واک یعنے اختیار دیتی ہو کہ اسطرح مناسب سمجہین فیصلہ کر دیوین اگر وہ اختیار دیدیوین تو بلالحاظ آئین خود بطور صلح ایک تجویز رضامندی جانبین کر دیتی ہین اگر وہ اختیار صلح نہ دین تو بموجب مسئلہ شرعے جو بمدد ایک اخوند کے

سمجھا جاتا ہے یا بموجب آئین ورزیری اپنے فیصلہ کی تجویز اہل معاملہ کو سنا کر جرگہ برخاست ہوتا ہے اگر
وس تجویز سے تمامی رضامند ہین تو یہہ فیصلہ قطعی ہے اگر ایک فریق تجویز دریان سے ناراض اور
اپنے حق مین بی انصافی سمجھتا ہی تو اوسکو اختیار ہے کہ دوسرے جگہہ کی دریان یعنی معرکہ سے اوس تجویز
کی نظر ثانی کراوے اگر دوسرا معرکہ بھی پہلی دریان کی رای سے اتفاق کرے تو پہر فیصلہ قطعی ہے
اگر اونکا رائے پہلی تجویز سے مخالف ہو تو زبانی وجوہات ناقصی فیصلہ سابق اور نظیرین شکست چند
فیصلہ جات ماضی ظاہر کرکے اپنی تجویز جدید بیان کرتے ہین اور پہر اوس تجویز سے بہی فریق
ناراض کو اختیار عدم تعمیل کا ہی بصورتیکہ کوئی فریق اول یا ثانی دفعہ تقرر جرگہ
دریان سے انکار کرے اور یا بموجب آئین ورزیری یا شرع محمدی انفصال مقدمہ نہ کراوے
تو دوسرے فریق کو اختیار ہی کہ بذریعہ بدی یعنی دشمنی اوس کے مال اور جایداد سے
بدلہ لیوے یا نقصان پہونچاوے اگر وہ مظلوم خود کمزور ہے اور بدلہ نہین لے سکتا تو دوسرے
زبردست قوم یا شاخ مین جا کر گوسفند ذبح کرتا ہے اور خود اور نیز جایداد
و شے متنازع فیہ مثلاً زمین یا مویشی یا روپیہ یا عورت جس پر تنازع ہوا اون
لوگون کا ہمسایہ بناتا ہے جب ہمسایہ بن چکا تو پہر اوس کا شرم یعنی ننگ
اونکو ہو جاتا ہے جن کا ہمسایہ بنا اور وہ لوگ دوسرے فریق کو کہتے
ہین کہ اس مدعی ہمارے ہمسایہ کی ساتہہ فیصلہ شے مدعا بہ از روئے آئین
ورزیری یا
یا شریعت کرو اور تا فیصلہ جایداد متنازعہ سے جو ہمسایہ ہو چکی ہے غرض نہ رکہو اکثر تو اونکی دباؤ سے فیصلہ معتدل ہو جاتا
ہی ورنہ آپسمین دشمنی شروع ہو کر ایک دوسری کا مال جو ہاتہہ آوے غنیمت کی طور سمجھا جاتا ہی اور اگر اوس
ہمسایہ کی مال یا جان کو دوسرے فریق کی جانب سے بایام ہمسایہ گری نقصان پہونچے تو جنکا ہمسایہ ہوا تہا
اونکا شرم اور ہرجانہ نقصان پہونچانیوالی پر مثل غارتگری کی ہوتا ہی جسکی تعداد اوپر درج ہو چکی ہے غرض
کہ سب سے آخر طریق فیصلہ کا دشمنی اور زور ہے جو شخص زبردست ہوا وہ غالب آیا مگر اس طریق کی اختیار
کرنے سے پہلے بہت کچھہ تدابیر فیصلہ کیواسطی کیجاتی ہین اور گرما کی موسم مین جب یہہ لوگ پہاڑ مین جمع ہوتے

ہین تو وہان سر دجگہہ او رفرصت کی ایام مین زیادہ تر معرکہ وانفصال تنازعات کا کام ہوتا ہی اور اکثر بسبب خوف ایزادی خرچ ونقصان فیصلہ اول پر اکتفا کرتے ہین ؛

ستر وزیر یعنی کلان مزیر

قوم اتمان زئی وزیری مین سی شاخ میت خیل اور بدی خیل فرع توری خیل اور بیبلی کابل خیل کو باصطلاح خود ستر وزیر کہتی ہین اور نیز انہین تین خاندانون کو بزبان پشتو خود دری نغرے خواہ دری لغری جسکا لفظی معنی تین چہولے ہین مگر مراد اسکی تین دودمان یعنی خاندان سی ہی اگر کوئی سنگین مقدمہ ہو یا جو فیصلہ نہو سکے یا کسی مسئلہ آئین مروجہ مین اتفاق نہو اور رفع بیان یعنی منصف مختلف فیصلہ کرین تو یہہ تین دودمان ستر وزیر مین سی جو آدمی آوے یا اوسکے پاس واسطے تجویز کے فریقین جاوین اور جو فیصلہ اور تشریح مسئلہ آئینی ان تین دودمان کا ثابت کردیوی وہ پہر قطعی ہی گویا آئین وزیرے کے مجتہد اعلی وہ تین لغری کے خاندان ہین اور سبب اس پیشوائی اور ہونی اختیار قطعی فیصلہ کا ہر سہ دودمان کو یہہ ہی کہ آئین وزیرے کی موجد ان تین خاندان کی مورث تہی جیسا کہ ابتدا مین ذکر ہوا ہی ؛

حال ملکان

قوم وزیری مین انتخاب عہدہ ملکی کیوقت کچہہ موروثیت کی پابندی نہین ہی گرچہ بلحاظ موروثی خاندان کا بہی کچہہ ہوتا ہی مگر اصل مین مستعد آدمی کیواسطی کوئی امر مانع نہین ہی کہ وہ ملکی کا نام اپنی واسطی حاصل نہ کرسکے شش میترتیہ یعنے خوب مردی جسکی ذریعہ سی ملکی کا نام حاصل ہوسکتا ہی یہہ ہی اول ماشام توره یعنی شام کی تلوار جس سی مراد مہمان کو روٹی دینا ہی دوسرا آدمی زیرک یعنی ہوشیار ہو اور معرکہ یعنی جرگہ مین گفتگو ہوشیاری اور دلایل سی کری اور اپنی قوم کے بہبودی اور ننگ ناموس نے ہر حال مین ملحوظ رکہی اور رشوت خور بہی نہ ہو اور سخن کا پختہ ہو تو ایسی شخص پر قوم کا اعتبار ہوکر باسم ملکی اپنی شاخ کا پیش رو ہوجاتا ہی اور موروثی ملک کا خاندان جو اوسکے لیاقت کی برابر نہو وہ اوسکا مطیع ہوجاتا ہی اور تغیر وتبدل ملکی سی آپسمین دشمنی کم ہوتی ہی کیونکہ اوسمین کچہہ آمدن یا فایدہ نہین ہی اور اسطرح جب اوس پہلی مستعد آدمی کی اولاد سی کوئی لایق نرہی تو اوسی شاخ کی دوسرے خاندان سی کوئی پیدا ہوجاتا ہی اور یہہ دستور

نکا ہبات کا شاہد ہی کہ اسمین جملہ برابر اور یک رنگ بہائی سمجہتی ہین ملک کا اختیار سوای فراہمی معرکہ بہت تہوڑا ہے اور جرگہ مین بہی بلا اتفاق اکثر اہل جرگہ بخصوصیت ملکی کچہہ اختیار نہین ہی اور اپنے قوم کے فریقین مین بہ لحاظ ناراضگی کسی فریق کے بلا اشتمال ثالثان دیگر با رضامندی فریقین فیصلہ نہین کرتے اگر کسی انتظام عام کیواسطے اہل جرگہ کوئی تجویز کرین تو وہ تجویز ملک اپنی قوم کو سناتا ہی لڑائی کی تجویز کے تعین اور فراہمی فشون سترامیر اور جلوشینکان کی معرفت ہوتے ہی ملکان کو سوای روٹی اور کچہہ آمدن نہین ہی جسکا ملک مہمان ہو تو اوسکی واسطے اکثر گوسفند ذبح کیا جاتا ہی فی الحال نجیب خان ولد سوہان خان قوم احمد زی کا اور آدم خان قوم اتمان زئی کا بڑا ملک ہی باقی ملکان کے نام شاخوار فہرست تعداد اور شمار اقوام سی معلوم ہونگے ؛

رواج ناطہ یعنی نامزادی

عہد نسبت کا یہہ طریق ہی کہ مرد کی والدین کی طرف سی ایک ہم قوم آدمی معتبر عمر رسیدہ والدین دختر کی گہر واسطی درخواست ناطہ جاتا ہی اگر وہ ناطہ دینے پر راضی ہوئی تو اوس شخص درخواست کنندہ کو کہتی ہین کہ ساٹہہ روپیہ نہایت سو تک بقدر مقدور جانبین نقد روپیہ جسکو باصطلاح زبان خود خیرڑے کہتی ہین لی آؤ تب ناطہ دیا جاویگا یہہ پیغام پاکر روپیہ مطلوبہ پیدا کرکے بہمراہی پانچ دس آدمی والدین دختر کے گہر جاتی ہین اور ایک دو گوسفند اپنی خوراک کیواسطے ہمراہ لیجاتی ہین بعد فراغت ان شبینہ اوس دختر کے وارث مثلاً باپ یا بہائی کی دامن یا ٹوکری مین شمار کرکے وہ زر نقد جسکا نام خیرڑی ہی ڈالدیتی ہین اوسمین سی حسب درخواست بعض ہمراہیان والدین مرد دو یا چار یا کسیقدر روپیہ واپس کرکے باقی رکہہ لیتی ہین اور گوسفند ذبح کرتے ہین جب یہہ رسم ہو چکے تو عہد ناطہ کا پختہ ہو گیا پہر اوس سی کوئی نہین پہر سکتا بعد اختتام اس رسم کے مرد کی جانب والے آدمی صبح اپنی گانو کو واپس چلی جاتی ہین بعد بشش ایک عجیب رسم ہوتی ہے یعنے جب لڑکا اپنی سسرال مین آتا جاتا ہی تب اوسکو ایک گوسفند لیجاکر معہ اپنی چند رفقا کی سسرال کی گہر مین اوس گوسفند کو پکاتی ہین اور خود اور سسرگان والون کو بہی کہلاتی ہین اس رسم کا نام خزنزرہ یعنی گدہا باندہنا کہتی ہین اور جب گدہا باندہا گیا تو اوسی صبح جس برتن مین اوس لڑکا منسوب نے روٹی کہائی اوسمین دو تین روپیہ ڈالدیتا ہے اور راو کے

معاوضہ مین سسرال یا ایک انگشتری نقرہ یا ایک لونگے یا ایک جوڑہ یا پوش یا ایک رومال یا رچہ سفید جسپر سرخ ریشم کا کام ہوتا ہی دیتی ہین اور پہر خوشی کی رسم جو ایکدوسرے کے والدین یکدیگر کے گہر مین جاکر روٹی کہاتی ہین پورہ کرکے ناطہ کی رسوم کو ختم کرتے ہین اس قوم مین عہد شکنے ناطہ کی تنازعات بہت ہی کم ہوتے ہین ؛

طریق بیاہ و نکاح

یہہ دستور اس قوم مین اچہا ہی کہ جبتک مرد و عورت بالغ نہون تب تک شادی نکاح نہین کرتے جب دونون طرف حد بلوغت کو پہونچے تب ایکروز شادی کا معین کرکے مرد والی گانوسے فی لہر یا فی آدمی جو برات کی ساتہہ جاوی ایک اوڑنے یعنی ایک پیمانہ غلہ مکی یا گندم جسکا وزن عموماً دو سیر ہی لیا جاتا ہی اور جسدن برات جاوی اوس سی پہلی کچہہ غلہ یا آرد یا مکی کا دلیہ جیسا جسکا مقدور ہوا اور ایک یا چند گوسفند اور کسیقدر تند سیاہ اور اوس دولہن کی پارچات لیکر تین چار عورات اور پانچ چہہ مرد روانہ ہوجاتے ہین اور اوس دختر والون کے گانو مین پہونچکر روٹی اوس جنس سی جو ہمراہ لیجاوین طیار کرتے ہین اول اوس طعام مین سی سکنائی وہہ مسکونہ دختر کہاوین گی اور اوسکے بعد شام کیوقت برات جسمین تعداد آدمیون کی حسب حیثیت جانبین کم و بیش ہوتے ہی جا پہونچتی ہی اور پہر اور سوٹون کی نذ دعورات اور اطفلان وہہ سی کہاتی ہوسے گانو مین داخل ہوکر وہ کہانا جو پہلے انکی اپنی طرف کی آدمی جاکر پکاتی ہین کہاکر نندا رہ یعنی تماشا دہل زنی اور مردون کی ناچنی کا تمام رات ہوا کرتا ہی چہار پائی یا لحاف یا اور کسیطرح کی خدمت مہمانی کا دستور نہین ہی بوسہ سرما جاتے کے تکلیف آگ کی تپنی سی کم ہوتی ہی صبح وقت اگر والدین دختر صاحب مقدور ہوئی تو ہر ایک جانچ کو خشک روٹی یا مکی کا دلیہ ہاتہہ مین دیکر رخصت کردیتی ہین اور اوس عورت کو بدون نکاح پڑہانے کے دولہن کی پارچات پہناکر گہوڑی یا بیل پر سوار کرکے لیجاتے ہین مگر اوسکا شوہر دو یا تین روز سسرالون مین اونکے تسلے خاطر کیواسطی رہتا ہی تیسرے روز اپنی گانو مین واپس جاکر اخوند کو بلاکر

دولہن منظر کی ساتہہ نکاح پڑہا جاتا ہی بعد نکاح کی دسوین یا بیسوین روز عورت اپنی والدین کی گہر جاتی ہی
دو ہفتہ کے بعد والدین اوسکی شوہر کے کسی بہائی یا اور رشتہ دار کے ساتہہ اپنی دختر کو اسطرح پر
روانہ کرتے ہین کہ بہت سی روٹیان پکاکر ایک آدمی کی سر پر اوٹہوا کر اور ایک یا چند گوسفند یا بیل
یا گائی بقدر مقدور دیکر رخصت کرتے ہین اور اس آخری رسم کو سَروِزیر کہتے ہین وہ روٹیان
شوہر کے گانو مین ٹکڑہ ٹکڑہ کرکے بانٹ دیتی ہین اجرت نکاح خوان غیر معین ہی مگر اکثر ایک روپیہ
کم دیا جاتا ہی ؛

طریق ماتم داری

اگر کوئی شخص مر جاوی تو دستور ہی کہ بعد دفن کرنے میت کی اوس خاندان یا چہوٹی قوم کی جسکا ماتم ہوا ہو دوسری
قومون کی گہر روٹی منقسم ہو کر کہاتی ہین اور اس رسم کو بزبان خود شَلگری کہتی ہین اور جب کوئی دور
سی مہمان فاتحہ اور تعزیت کیواسطی آتی ہین تو ایک گوسفند یا چند روپیہ ہمراہ لیجاتی ہین اور اوسکی گہر
جاکر گوسفند ذبح کرکے وہ مہمان بہی کہاتا ہی اور دیگر لوگ بہی جو اخوند میت کو غسل دی اوسکو میت کے
پارچات جو اوسنی مرنے کے وقت پہنی ہوئی تہی مزد مین دیتی ہین اور جنازہ کی ساتہہ بقدر مقدور
اسقاط مین گوسفند یا بکرے وغیرہ مویشی خیرات کرتے ہین ؛

طریق تورہ یعنی اجتماع لشکر

جب اس قوم کو کسی دوسرے فرقہ پر یورش کرنی کی ضرورت ہوتی ہی تو ہر ایک شاخ کی ملکان کسی ایک
یا چند موقعہ معینہ پر جمع ہوکر دعاء خیر کرتے ہین کہ دشمن قوم پر فلانی موسم مین تورہ یعنی لشکرکشی ہوگی اور ہر ایک
قوم کی بالغ آدمی کو اوس لشکر مین آنا ہوگا اور بعد دعاء خیر کے اوس معرکہ مین کوئی سید یا پیر یا اخوند یا کوئی
اور متبرک آدمی ملک وغیرہ جسکی پرہیزگاری کی لوگ قایل ہون تین پتہر جنکو بزبان پشتو دری کانی
کہتی ہین اوپر نیچی رکہہ کر خلے یعنی ایک چہوٹی ڈہیر سے بناتا ہی اور سب اہل معرکہ کو مخاطب کرکے کہتا ہی کہ
جو کوئی شخص اس جرگے کے مشورہ کی تعمیل سی انکار یا عمداً پہلو تہی کرے تو یہہ خلے اوسکی پیچھے پڑے یا اثر
یعنے اوسکو بد دعا کا اثر پہونچی اور اوسکا خانہ خراب ہوا اور یہہ بد دعا سب اہل معرکہ سنی ہوتے ہے

ور سب کہتی ہین کہ پنیخو یعنی پانچون بمعنی کل کی جانب سی یہہ خلے اوسکی پیچہی پڑے جو برخلاف اس
مشورہ اور اقرار کے ہوا اور پہر وہ خلے بنانیوالا تہہ سی گرا دیتا ہی پنیخو بمعنی پانچہ کے لفظ سی اسطرح کے
جملہ پشتون اقوام کی اصطلاح عام مین کل قوم سی مراد لیجاتی ہی مثلاً اگر کوی شخص بیان کری کہ پنخو
وزیرون کی یہہ صلاح ہی یا پنخو نبون یا پنیر و مروت تو اوس سی سمجہنا چاہی کہ وہ کل قوم اس لفظ مین
داخل ہی اور ہر خورد و کلان قوم کے واسطی بجای لفظ کل کے پنخو کا لفظ مستعمل ہے غرض کہ جب
اسطرح دری کاٹی کا خلے بن جاوی تو پہر اوس مشورہ کی تعمیل خوف سی ہر کوئی کرتا ہی اور یہہ لوگ
کہتی ہین کہ اگر کبہی شاذ و نادر کوی شخص اس عہد کے مخالفت کری تو اوسکو نقصان مال وجان کا
پہونچتا ہے اور یہہ دری کاٹی کا ہر مشورہ اور عہد مضبوط کی واسطی ضرور بنایا جاتا ہی عموماً یہہ لوگ
اپنی معاند فرقہ پر دو سمین مین یورش کرتے ہین یا موسم بہار بماہ مارچ و اپریل اور یا شروع موسم خزان
مین بماہ اکتوبر و نومبر جب موسم موعودہ آپہونچا تو ہر شاخ کا ملک اپنی اپنی گروہ کی آدمی جسقدر کہ جمع
ہوسکین ہمراہ لیکر اوس موقع پر جہان لشکر کا جمع ہونا قرار دیا جاوی حاضر ہوتا ہے اس لشکر کا کوچ
قابل دید ہوتا ہی ہر ایک مرد کی پاس گوڈی جیرمی چند سیر آرد خشک سی جو ایک آدمی کی واسطی ہفتہ
یا عشرہ کافی ہو بہرا ہوا موجود ہوتا ہے اور ڈہال تلوار پورانی پارچہ نسی بندہی ہوی اور بندوق
توڑہ دار اکثر اونکی کاندہی پر رکہی ہوی گروہ در گروہ دہل بجاتے ہوی مقام معینہ کو جاتی ہین ؛

تقسیم کار حرب

جب جای مقررہ پر پہونچی تو سب ملکان متفق الرای ہوکر دو ملکان کو اختیار کل دیتی ہین جنکو سنہ
ملک یعنی ملک کلان کہا جاتا ہی اور اونکا یہہ کام ہوتا ہے کہ ہر ایک شاخ کو موقع مناسب پر
معین اور نظم و نسق صلح بدی اونکی مرضی پر بشرط اتفاق دیگر ملکان منحصر ہی فی زمانا قوم اتمان
زئی مین مسمی آدم خان مدہ خیل اور احمد زئی مین نجیب خان ولد سومان خان سنہ کے ملک
کلان ہین سوای ملکان کلان کے ایک شخص بنام ستر امیر یعنی بڑا امیر مقرر ہوتا ہی اور اوسکی ماتحت
چند شخص بنام کم امیر یعنی چہوٹی امیر نامزد ہوتے ہین اور ہر ایک امیر کے ماتحت بقدر ضرورت ابیز

سی لیکر سو آدمی ہوتا ہی جنکو بزبان خود خلوشیتہ یعنی محصل کہتی مین سر امیر کی ذمہ یہہ خدمت ہر کہ لشکر
گاہ مین حاضر رکہے بوقت لڑائی حسب ایما ملکان کلان اپنی رای سی ہر ایک شاخ کو علیحدہ علیحدہ
گروہ مین منقسم کرکی بسمت جنگ کری جدا جدا اگرچہ ہم نہین ہر ایک شاخ کو اسواسطی یکجا جمع رکہتی مین کہ ہر شاخ
کی مرد ایک دوسری کی بہ نسبت زور آزمائی کی میدان مین تفوق چاہتی ہین اور نیز بہیر اور لشکرگاہ کی حفاظت
کا بندوبست رکہی تیسرا کام سر امیر کا یہہ ہے کہ جب شاخ کی آدمی سہل انگاری یا انکار تمردانہ سی میدان جنگ
پر حاضر نہ آوین تو اونکی فراہمی کی واسطی ایک ایک چہوٹا امیر معہ محصلان ماتحت کی تعینات کرے
ان خلوشتون یعنی محصلان کو بڑا اختیار رہتا ہے شخص انکاری یا غیر حاضر پر بموجب رواج وزیری
یہہ تاغہ یعنی جرمانہ معین ہی کہ اوسکا ایک بیل یا دو گوسفند خلوشیتی حلال کرکے کہا جاوین اور
باقی رسد بہی اوس سی لیجاوے گی اگر ناغہ ادا کری اور لشکر کی شمولیت سی بہی انکار کری تو خلوشتون
کو اختیار ہے کہ اوسکا گہر لوٹ لیوین یا جلا دیوین اگر اوس غارت گری کی ارتکاب مین صاحب
خانہ مزاحمت کری تو خلوشتی اوسکو جان سی مار سکتی ہین اور ان سب فعال کا بموجب آئین وزیری
اونپر کچہہ الزام عاید نہین ہو سکتا مگر اونکی بے اعتدالیون کا ستر امیر نگران حال رہتا ہی واقعہ سال
سنہ ۱۸۸۴ء کی موسم خزان مین شاخ احمد زی و اتمان زی کے اکثر فرقون نے قوم دوڑ کی فرقہ بائی
خیل پر جو بنون سی مغرب تیس میل علاقہ دوڑ کے مغربی حصہ مین رود توچی کے کنارہ پر آباد ہے
اس سبب سی یورش کی کہ اوس راستہ وزیرون کی بہیر جو بموسم گرما شوال کو اور شروع سرما مین
واپس تہل کو آتی ہے فرقہ بائی خیل نے مزاحمت کرکے نوبت کشت خون تک پہونچائی تہی اور تین
سال سے اونکا آپسمین عناد چلا آتا تہا جب تورہ جمع ہوا تو موضع ٹنڈی دیہہ مسکونہ فرقہ دشمن کا
وزیرون نی محاصرہ کرلیا اور باوجودیکہ لشکر وزیری پانچہ ہزار سی بہی زیادہ تہا اور بائی خیل
محصور پانچہ سو سی بہی کم تاہم قریب چار ماہ محاصرہ رہا اور وزیر اسقدر جان بچا کر لڑتے تہے
کہ اتنی عرصہ مین فریقین سے کل نو آدمی کام آئے آخرکار وزیرون نے سرنگ لگائی جنمین
سی ایک کی اوڑنے پر اور اپنی باقیماندہ قوم کی مدد سی مایوس ہوکر محاصرین گہبرا گئے اور عین حملہ

کے وقت صلح کریگے وہ گا تو وزیرونکو دیکر آپ باہر نکل گئے اور علاوہ اسکی اونسی تین ہزار نقد
بہی لیکر اوس موضع کو مسمار کر کے اپنا حاجیگا تو بنا کر چار سو وزیر شاخ کا اوسمین آباد کیا اور بعد
اس کامیابی کی آیندہ کیواسطی رستہ جاری رہنی کا اطمینان لیکر لشکر وزیری متفرق ہوا جب انکا
لشکر پہاڑ مین جمع ہو رہا تہا تب وزیرونکی دو تین ملک میری پاس بہی آئی کہ سرکار انگریزی
ہمکو کچہہ مدد عطا کرے ورنہ یہہ اجازت تو ضرور دیوی کہ موجب اپنی رواج کے ان وزیری
قوموں سی جو اس موسم کو سہ کاری علاقہ کی اندر آباد ہین ہماری ثبلہ شتی پیش آ ہین مگر چونکہ سرکار
کو ایسی باہر کی فسادونسی کچہہ غرض نہین تہی لہذا یہہ دو درخواست اونکی نامنظور ہوی *

وزیری اسپ اور سواری

واضح ہو کہ وزیروال گہوڑے محنتی لاغر چرکش تیز ہوتے ہین قد متوسط اکثر مایل بکوتاہی کوچک سر
کنوتی یعنی ہر دو گوش خوبصورت اور نوک دار سم مضبوط اور پوٹہہ صندوقی وضع ہوتا ہی بنیاد نسل
ان گہوڑونکی باوجود بہت تحقیقات صحیح معلوم نہین ہوتے مگر دو تین گلہ کے گہوڑے مشہور ہین
جیساکہ دغلو گلہ یعنی سارقان والہ گلہ دخدر گلہ تیسرا اور مرگلہ اس تین گلہ کی گہوڑے زیادہ
مشہور ہین ایسا قیاس ہوتا ہے کہ پہلی کبہی وزیری لوگ کوئی اچہا گہوڑا چوری کرکے لائی
ہین اور اوسکی نسل سی وزیروال گہوڑے ہونگے وزیری اسپ وزیرون کے پاس بہت کم
خوراک اور زیادہ محنت کہینچتے ہین اس وجہ سے جب وہ کسی متمول کے پاس فروخت ہوئے
تو خوراک اور خدمت سی جلد موٹی اور خوش شکل اور کام کے لایق بن جاتے ہین محنتی ایسے
ہین کہ تمام روز سواری سی سیر نہین ہوتے مگر فی زمانہ انمین اچہی گہوڑے کمیاب ہین قوم وزیری
کی سوار قابل دید ہوتی ہین اکثر پاؤن مین مزری کی چپلی رکاب کو پڑی ہوی اور کہنہ زین او کہنہ
و میلہ لباس پہ تلوار باندہی ہوی کسی کے پاس بدشکل نیزہ اور کسی کے پاس چہوٹی بندوق اور تفنگچہ
و خنجر ہوتا ہی فی الحال قوم کابل خیل اتمان زی - اور ممیت خیل اتمان زی اور زلی خیل احمدزی
کے بیچ زیادہ گہوڑے اور سوار ہین اور قوم مسعود مین دو سو سے زیادہ سوار نہین ہونگے

سوای تاخت اور ڈاکہ زنی میدانی لڑائی مین انکی سوار کسی کام کے نہین ہین *

طریق اجتماع جہت ارتکاب چوری و غارتگری

اس قوم مین غارت گری اور چوری جبلی عادت ہی خصوص شاخ مسعود اس پیشہ مین نمبر اول ہی ان وارداتونکی ارتکاب مین اونکو اپنی دلاوری کا غرور رہتا ہی رہزنی رہتہ ورہ گومل کی علاوہ باستثنا اپنی قوم کی دیگر ہم سوانہ اقوام کی مال کو شکار سمجھتی ہین طرفہ جہالت یہہ ہی کہ گورنمنٹ کی رعایا کی مال مسروقہ کو یہان تک متبرک حلال سمجھتی ہین کہ کفن آخرین بہی اکثر باعث تعصب اوس ہی بناتی ہین ہر ایک شاخ مین چند اشخاص مشہور ہیت وال سارق جنکو باصطلاح زبان خود ہیاورتی بمعنی دلاور کہتی ہین موجود ہین اور اکثر وہ آپسمین ہم راز ہوتی جنکبہی جاسوس کی معرفت یا بذات خود آمد کسی قافلہ یا مال مویشی و شتران وغیرہ کسی موقع ممکنہ چوری یا چراگاہ متصلہ کوہستنی یا دیکہی تو اپنی محرم راز اور ہمراہیونکو جمع کرکے جسقدر آدمیونکی واسطی اوس حرام شکار کی ضرورت سمجہی اونکو تیار کیا جب دس آدمیونسی نیچی گروہ بوقت شب بارادہ چوری جاوی تو اونکو قلہ جمع لفظ غل یعنی چور کہتی ہین اور اوس سی زیادہ سو تک کے گروہ کو غدی کہتی ہین اور انکو اوبہ تڑاک بولتی ہین اور جس غدی اور تڑاک مین سوار بہی شامل ہون تو بعد ارتکاب جرم اوسکو تاخت بولتی ہین جب دو سو سی زیادہ آدمی تاخت کی واسطی جمع ہون تو اوسکو لشکر کہا جاتا ہی ان گروہونکی سرکردگی عموماً ہیاورتی یعنی دلاور آدمی کو ہوتی ہے جب گروہ مذکور اپنی پہاڑسی بارادہ چوری و ڈکیتی میدان علاقہ سرکار کی طرف روانہ ہوی تو جس جگہہ اونکی اپنی پہاڑ کی حد ہے وہان چند ہمراہیان کم دل جنکو بزبانچ وزیری غار ساتی یعنی دیدہ بان کہتی ہین چہوڑکر سب فالتو اسباب از قسم پارچات فضول اور پاپوش وغیرہ اونکی حوالہ کر جاتی ہین اور باقیماندہ تلاش جرم کے واسطی جاتی ہین موقع مقصودہ پر پہونچکر سرگروہ اپنی ہمراہیونکو دو کاموںکے واسطی منقسم کرتا ہے اول گدوڑونے یعنی داخل ہونی والے دویم درنوونی یعنی کہڑا ہو کر خبر رکہنی والی پہلی طایفہ کو وہ ہیاورتے نقب لگانے یا مال نکالنی مین اپنی ساتہ شامل

رکہتا ہی اور دوسری کو جہت حفاظت سارقان مشغول سرقہ اور بشرط اطلاع مستحقان مظلوم کے اونکی مزاحمت کی واسطی مقرر کرتا ہے ان کم بخت محافظونکی ہاتہہ مین گول قسم کا پتہر اوسکے مین خنجر اور تلوار اور غارت گری مین اکثر ونکی پاس ڈہال تلوار اور بعضون کے پاس بندوق و تفنگچہ بہی ہوتا ہی جب کسی مالک کو خبر ہوی تو سب سی پہلے اُن محافظونکی یہہ عادت ہی کہ اوس حقدار کو جو اپنی مال بچانے کے واسطی چیخہ یعنی شور یا گرفتاری مجرمان کا مستعد ہوا وہ پتہر مارتے ہین اگر اونکی ہمراہی بہاگ نکلی تو خیر ورنہ بشرط احتمال گرفتاری کسی رفیق یا اپنی کے خطرناک زخم پہونچہ گیرندہ کی جان کے درپے ہوتے ہین گرچہ ابتدای مین قتل عمد غارت گری اور سرقہ مین شرارتًا ہی جاتی تہی مگر اب عمومًا ہمچون حالات مین جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے قتل کے درپی ہوتی ہین بعد ارتکاب واردات جہان تک جلد ہو سکے مال مسروقہ کو اپنی پہاڑون مین لیجاتی ہین جب اوس موقع مشروع پہاڑ محدود اپنی پر پہونچی تو گروہ خارپائی جو وہان معہ اسباب فالتو چہوڑ گئی تہی اونکی واسطی روٹی جنکو کاک کہتی ہین اور پتہر پر پکایا جاتا ہے پہلی سی تیار کر رکہتی ہین وہ روٹی کہاکر برای رفع ماندگی و کوفت راہ کی گروہ سارقان اوس جگہہ سو رہتی ہین اور خارپائی فورًا مال مسروقہ لیکر تازہ دم آگے کو روانہ ہوتی ہین ایک شخص آرام گیرون سی ان خوابیدونکی پہرہ پر کہڑا رہتا ہے تاکہ اگر دور سی کوئی غنیم تعاقب کنندہ نظر آوی تو اونکو بیدار کرکے آگی کو روانہ ہوتے ہین

تقسیم مال مسروقہ

مال مسروقہ کی ایک حصہ کو ڈڈی کہتی ہین سارقان کا سرگروہ موقعہ واردات کی قریب پہونچکر اپنے ہمراہیان کو کہتا ہی کہ جو شخص نقب لگاوی یا اندر داخل ہو یا مویشی نکالی اوسکو فی کس دو ڈڈی یعنی حصے ملینگے اور جو باہر رہینگے اونکو فی کس ایک ڈڈی بس مرتکبان مین اسیر انداز اور لحاظ پر تقسیم ہوتا ہی مگر سرغنہ کو بہ نسبت دیگران ایک یا دو حصہ زیادہ ملتا ہی اور گروہ سرپائین کو فی کس ایک کنڈگے یعنی حصہ کا چہارم دیا جاتا ہے اور مال مسروقہ جو بار تکاب غارتگری حاصل ہوا ہو سوای ایک حصہ فی مرتکب اسلحون پر بہی تقسیم کیا جاتا ہے مگر جسکے پاس صرف

ایک تلوار ہو تو وہ اس ایک حصہ معمولی مین شامل ہے اور فی بندوق یا تفنگچہ ایک ڈوڈی اور فی سپر نصف ڈوڈی مقرر ہے پس اس حساب سی جس مرد کے پاس بوقت ارتکاب چوری ایک بندوق اور ایک تفنگچہ اور ڈھال تلوار ہوی تو وہ ساڑہی تین حصہ پاوے گا مگر اسمین اتنی شرط ہے کہ وہ شخص یہہ اسلحہ ہمیشہ رکھتا ہو نہ کہ خاص اوسی روز واسطی زیادتی حصہ کے باندہ لئی ہون غالباً یہی سبب ہی کہ اکثر وزیر اپنا نام پیا وڑی یعنی دلاور مشہور کرنیکے واسطی سب اسلحہ رکھتی ہین +

سبیل اتقال مال مسروقہ

مال مسروقہ از قسم بہایم پہاڑ مین لیجا کر اکثر قوم سلیمان خیل وغیرہ غلجئیہ پر فروخت کرتی ہین یا قوم توری کی خوست کیطرف لیجاتے ہین یا علاقہ خٹکان کے بعضی مباگان خرید شتران کرتے ہین اور مال مسروقہ از قسم پارچہ وغیرہ بے جان اکثر وزیران مین فروخت ہو جاتا ہے خریداران مال مسروقہ کی اکثر سارقان کی سرغنون سی آشنای اور رابطہ بنا ہوا ہے جب چوری کا مال اپنی پہاڑ مین لیگئی تو سوای گہوڑونکے اور جلد فروخت ہو جاتا ہے +

حال اتفاق و نفاق بابت قوم

جو کچھہ افغانستان کی جملہ اقوام کا حال میری تحقیق سی دریافت ہو سکا اوس سی یہہ بات ثابت ہو کہ جسقدر اتفاق اور بے نفاق اس قوم مین ہے کسی دوسرے پشتون قوم مین اوسکی نظیر نہین ملتی اسکا سبب سوای اوس بگہڑ آئین وزیری کے اور کچھہ نہین معلوم ہوتا مگر تا ہم تقاضای بشریت جا بجا نہ کسی کسی شاخ مین عداوت ہوکر نوبت کشت وخون تک پہونچ چکی ہے چنانچہ شاخ اتمان زئی مین باہم فرقہ ممیت خیل و برہم خیل مدت تک دشمنی سخت رہی اور فرقہ تورے خیل و عبد لی خیل بہلول زئی مسعودکی باہم بہ تنازعہ زمین موسوم رزمک عرصہ تک عداوت رہی کہتی ہین کہ یہہ عداوت بہت پرانی آئین مذکور کے ایجاد سی پہلی کی چلی آتی ہے فی زمانناً اگرچہ آپسمین لڑائی جہگڑا نہین مگر دلونکی صفائی بہی نہین اور ایک دوسری

عداوتی فرقون کی بہلائی نہین چاہتی سال حال مین قوم بکاخیل و ممبت خیل شاخہائے
اتمان زئی وزیری کی باہم بتکرار عورت لڑائی اور کشت و خون ہوئی اور قوم سپیرکی احمدزئے
اور مسعود وزیری مین بہی بہ تکرار غارت گری مال و بہیر یکدیگر پرخاش شروع ہوئی اور
تجویز جمع کرنے تورہ وزیران درویش خیل ہے مگر شاید صلح ہوجاویگی +

حال عداوت ہمراہ دیگر اقوام ہمسوا

وزیر جملہ اقوام ہمسایہ ہرچہار طرف کی غنیم مین الا انکو اتنی عقلمندی حاصل رہی کہ جس قوم سے تم
عداوت کری اوس قوم مین سی ایک جزو کو اپنی گوندی یعنی جنبہ اکثر اُنہا لیتے تہے زمانہ گذشتہ
مین قوم بنوچی کی ساتہہ شاخ احمدزئی اور اتمان زئی کی بدعوی ملک گیری اکثر لڑائیا آئین
اور شاخ مسعود کی قوم بیٹنی اور داوڑ کی ساتہہ بسبب اخراج ملک نہایت دشمنی تہی اور فرقہ
میری خیل قوم خٹک کے ساتہہ چند جہگڑی ہوئی قوم مروت شاخ لوحانی کی ساتہہ پورا عناد تہا
مگر اکیس برس کا عرصہ ہوا کہ شاخ احمدزئی کی سوہان خان ملک کلان نی کچہہ باعث اپنی ہوئے
عداوت کی اور کچہہ بسبب درخواست نصف گوندی) مروت بجمعیت چہہ ہزار لشکر کی مروتون کی شاخ
بیگو خیل اور سکندر خیل پر بمقام لکی حملہ کیا اوس لڑائی مین مروتون کے گروہ قلیل نے جنکی
ہمراہی مین حسن خان منیسو رہی تہا دادِ مردانگی دیکر وزیرون کے لشکر کو شکست عظیم دی اور ینو
کی قریب وزیر زخمی ہوا اور مارا گیا اگر اوس وقت مروت منہزمونکا تعاقب دور تک کرتی تو انکا
بہت نقصان ہوتا فی الحال ان قومون کے ساتہہ ظاہرا لڑائی جہگڑہ وزیرون کا بسبب محرور
ہونی سلطنت سرکار انگریزی کی نہین ہے فی زمانہ انکی برملا دشمنی قوم غلجائی اور قوم توری سکنہ
کرم اور قوم خروٹی و داوڑ و میاخیل کے ساتہہ ایسی ہے کہ ہرسال قلیل خفیف کشت خون سی بیخ درخت
عناد کی مضبوط ہوتی جاتی ہے اور قوم کاکڑ کے بعض فرقہ جو بموسم گرما انکی پہاڑی ملکون کے
قریب چرائی مویشی کو آتے ہین اونسی بہی اونکی خفیف سی پرخاش شروع ہی اور ایسی علامات
معلوم ہوتی ہین کہ اپنی دلاوری کی نخوت اور مشکل ملجا کوہی کی بہروسی پر اونکو بہی دشمن

بنا دیئے گئے باوجود اسقدر دشمنی کے ہمنی کہ انکی مقبوضہ حدود مین کوئی دخل نہین کر سکتا یہہ دوسرونکو دبانے مین

سرگذشت ہمراہ بادشاہان

اس قوم کی لوگونکا قدیم سے پیشہ رمہ داری اور مال چرائی ہونیکے باعث اور پہاڑی ملجا ہونیکے سبب سے بادشاہان ماضی سے تعلق کم رہا ہے اور اسی وجہ سے وزیری لوگ اپنی آزادی کو فخریہ بیان کرتے ہین کہ ہمنے اس سے پہلے کبھی کسی بادشاہ کو ملنگ نہین دیا تھا بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کی فوج سے دو دفعہ اس قوم نے مقابلہ کیا جب سکھون کی فوج بنون مین آئی تو سائیان وغیرہ کی قتل سے اپنی آپ کو بچا رکہا غرض کہ گورنمنٹ انگریزی سے پہلے کسی سرکار کی رعایا نہین کہلائی اور انگریزی گورنمنٹ کی حکومت بہی صرف اُن شاخون پر حاوی ہی جو موسم زمستان ضلع بنون کی حدود تہل وغیرہ مین آکر خرکش ہوتے ہین اور میدان کی علاقہ مین اونکو ملکیت زمینات بذریعہ قبضہ سابقہ یا عطاء سرکار حاصل ہوئی ہی باقی اکثر قوم فی الحال ہی بدستور آزاد پہاڑون مین آباد ہین سب سے پہلے جس حاکم نے وزیری قوم کی بعض شاخون کو رعیت بنایا وہ کرنیل ہربرٹ اڈوارڈس صاحب تہا ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء مین جب صاحب ممدوح ہمراہی جرنیل رین کورٹ لنڈت واسطے نظم و نسق علاقہ بنون مین آئے اور پرگنہ بنون کی سرسری پیمایش واسطے تشخیص جمع مالگذاری شروع کردی تب قوم وزیری نے جنکی زمینات علاقہ بنون مین تہی معرفت سوہان خان ملک کالان وزیری اس حجت سے اعتراض کیا کہ ہمنے کبھی کسی بادشاہ کو ملنگ مین دیا اب بہی آزادی معاملہ اور پیمایش اراضیات مقبوضہ سے عذر ہے کیا رہ تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۴۸ء کو یہہ خبر کرنیل اڈوارڈس صاحب تک پہونچی تو صاحب ممدوح نے بعد غور کامل ایک اشتہار بزبان فارسی جاری کیا جسکی خوبی اور اجرا کنندہ کا استقلال اوس سے ظاہر ہے چونکہ وہ اشتہار کام کا ہے بدینلحاظ نقل اوسکی بجنسہ ذیل مین درج کیجاتی ہے +

نقل اشتهار

اشتهار از پیشگاه حضور هربرت ادوارڈس صاحب بهادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ لاهور واقعه هفتم ماه
دسمبر ۱۸۴۸ء مقام ممش خیل بر ملکان وزیران هاتی خیل و بیزن خیلان عمرزئی سرکی خیل و محمد خیل
سودن خیل و بکی خیل جانی خیل وغیره که برای جرگه فراهم شده اند واضح باد که باینجانب چنین معلوم
می شود که از وقت بدر آمدن ملک بنون از سلطنت بادشاهان خراسان که تخمیناً عرصه بست و پنج
سال یا سی سال شده باشد قوم وزیران که درمیان خود اتفاق میداشت و بنوچیان درمیان خود
نااتفاقی و بدسلوکی میداشتند لهذا وزیران از کوهستان فرود آمده و در زمین بنون که زرخیز است
بود و باش اختیار کرد و درجه بدرجه یعنی سال بسال زمین از تبه جات بنون در قبضه خود آوردند و این چنین
ملک گیری که ایشان در ملک بنون نمودند باید دانست که دران هنگام اینچنین ملک گیری کردند که
نه کدامی آئین و نه حاکم برسر بنون مقرر بود اگرچه آئین بنون همین بود که درمیان خود حق کدام کس
نشناخته اند و حق زمین بطرف اوست که طاقت میداشت هرگاه که دیگران از غیر وطن آمده
همین نمونه نقل کردند چه جای فریاد که غیر وطنان هم فرض شد رسم ملک قبول کردن حالا آن وقت رفت
و گذشت و سرکار لاهور تجویز فرموده اند که ملک بنون در ریاست پنجاب شامل باشد چنانچه آینده یک
قلعه و فوج کلان و حاکم و آئین در ینملک موافق پنجاب خواهد شد مدعا تجویز این است که معامله سرکار بدون تکلیف
و کشش گرفته شود لهذا جریب کشی در هر یک تبه شروع کرده است که چه قدر زمین است و قبضه کدام
کس است و معلوم باد که نزد هر کسی که زمین علاقه بنون ثابت خواهد بود خواه وزیر خواه خٹک خواه دیگر مردمان
او را معامله ادای سرکار برابر و یک آئین کردن خواهد بود طرفداری و رعایت درحق کسی قوم خورد و یا
کلان زورآور و کم زور نخواهد شد و هر شخصیکه زمین در بنون میدارد و در طایفه بنوچیان آمده است و آنچه
ملک سوان خان میگوید که وزیران تا حال گاهے کسی بادشاه را معامله نداده اند حالا چگونه بدهند هنگامیکه ایشان

در وطن خود باشند این دلیل معقول است که تا حال وطن شما خلاص وزیرکمان حاکم نیست و مهاراجه صاحب مهاراجه رنجیت سنگه
بهادر بکوه وزیران هیچ غرض نمیدارند ولیکن وقتیکه ایشان در ملک دیگر بیایند آئین و رسوم آن ملک

قبول کردن ضروریست و اگر اینها نیز ادای معامله سرکار را بآئین پسند خاطر منیت تا زمین نزد آن کس نگهانند
که سابقا از دیگر قومها در تحت خود آورده بودند و ایشان در آن کوه مبارک جای دل نشین بر دند که
معامله دادن نمی افتد و زراعت گندم نمی شود و این سخن را یقین دانند که از ایشان با معامله سرکار انجا
خواهد گرفت و اگر باز درشمشیر اینها نیز از ملک بنون بدر خواهند نمود و باید دانست که این قدر افواج همراه
اینجانب موجود است که تمامی قوم وزیران را تباه کردن می توانم و لیکن یقین اینجانب این نیست که
ایشان اینچنین موقوف و بی عقل خواهند بود که آن زمین که در عرصه سی سال در قبضه خود آورده اند در یک
روز خواهند گذاشت یا از فکر دادن حصه جزوی تمامی فصل در گذاشته خواهند رفت چنانچه این همه شروط
اینها نیز امید هم - اول اینکه آنچه زمین از تپه جات بنون زرخرید باشد بلا شک در تحت ایشان خواهد ماند
و زمین که بزور از عرصه پنجسال در قبضه کسی وزیر آمده است در قبضه او خواهد ماند اگر کم از پنجسال باشد
شرط باشد که زمین وزیر گرفت و بنوچیان برای آن جنگ و قبضه نکردند تا در قبضه وزیر خواهد ماند
دویم اینکه هر قدر زمین که در قبضه وزیران است موافق رسم و آئین بنون که آدمیکنند از فصل خریف
و آینده فصل بفصل دادن خواهد شد سیوم این که تمامی آن چراگاه فراخ که تهل میگویند که حد او بطرف
مشرق سرحد زراعت ختکان یعنی زراعت لتمر و نصرتی و سواد بطرف جنوب دره تنگ بطرف
مغرب مجن خیل و دریای کرم و تپه جات سورانی و بطرف شمال از جائیکه دریای کرم از کوه در ملک بنون
می آید این همه تهل برای چرانیدن مال شتران و گاوان و گوسفندان وغیره جانوران عنایت کرده
بشرطیکه تابعداری و دادن نذرانه دو نیم صد دنبه فربه سالیانه بدهند و تقسیم این نذرانه درمیان قوم
خود موافق اندازه خورد کلان نمایند و هرگاه هیکه قوم وزیران از کوه فرود بیاید باید که هر یک ملک
از قوم خود پیش کاردار حاضر شده شمار قوم خود در کتاب کاردار بنویسانند که چه قدر در تهل مدند
چهارم آنکه هر قدر زمین در تهل زراعت و کشتکاری خواه خود خواه از مضارعه خواهند کرد ... ...
حصه ششم آن دادن خواهد افتاد پنجم اینکه چونکه مردمان اقوام وزیران در تهل و تپه جات بنون
پراکنده هستند درمیان ایشان و سرکار سوان خان وزیر ملک مقرر خواهد شد سوان خان وزیر

ششم اینکہ آیندہ درمیان وزیریان و بنوچیان دشمنی و عداوت حسد و دخواہد شد و خون باشد نہ غارت و نہ خشک کردن آب زراعت و اگر کسی وزیر خود را مظلوم داند تا بخدمت اینجانب حاضر گردیدہ استغاثہ و نالش نماید فقط بلکہ بر مضمون اشتہار ہذا مطلع شدہ درمیان خود صلاح و مشورت کردہ بزودی جواب صاف یعنی اقرار یا انکار عرض دارند +

جب یہہ اشتہار پہونچا تو اوسکے مضمون نے ان وزیری لوگون کو جنکی زمینات علاقہ بنون اور زیر کوہ تہی خواب غفلت سی بیدار کیا سب معرکہ ملکان نے حکم اور شرائط مندرجہ اشتہار کو قبول کیا اور بلحاظ شرائط اوس حکم کے جو زمینات نہری تبہ جات بنون مین وزیریونکی مضبوط تہی اونپر کل پیداوار سی چہارم حصہ حق سرکار تجویز ہوکر مشخصہ تشخیص کیا گیا جیساکہ تمام بنوچیونکی شرح تہی مگر حکام وقت تشخیص جمع بندوبست کی وقت رعایت خاص اوس زمین مشخصہ حق قوم وزیری کرتی رہی الا قوم بکاخیل سب زمین سی محروم ہین اور تہل وغیرہ زمینات کا مشخصہ کل پیداوار مین سی ششم حصہ پر مشخص ہوا اور اونکا سوای قوم بکاخیل سب وزیری زر مشخصہ کو کچھہ بار گران نہین سمجہتی اور بلا دقت وصول ہوتا ہے

اب ہم اوس بدعتانہ طریق کا ذکر کرتے ہین کہ جو ابتداء عملداری سی آجتک گورنمنٹ انگریزی کی ساتہ اس قوم کا رہا ہی۔ یہہ بات مشہور ہے کہ قریب کل قوم کے آدمی چور ہین اور چوری مین اونکو اپنی دلیری اور اتفاق کا غرور ہی تا وقتیکہ اونکو روپیہ بطور رشوت نہ ملی تو اونکا قاعدہ ہی کہ اپنی ہمسایون پر حملہ کرتے ہین جب وہ گورنمنٹ کی مغربی حد پر اکیس چالیس میل طول کے فاصلہ تک ہمسایہ ہوگئی تو اگرچہ گورنمنٹ کی جانب سی ہر طرح یہہ کوشش کی گئی کہ اونکو راضی رکہا جاوی لیکن ابتدای سی احمدزئی اور اتمانزئی کی بعض فرقون نی اور مسعودون کی کل قوم نے نہایت مخالف نیت ظاہر کی اور ہمیشہ حملہ کرتی رہی سرحد سی کئی میل کے اندر بہی کوئی مسافر یا کاروان محفوظ نہین تہا تا وقتیکہ قوی جمعیت اوسکی ساتہہ نہو وزیریونکو اسبابکی سمجہنی کا ظرف نہین تہا کہ یہہ دو امر متفق رہ سکتے ہین کہ راضی کہنے کی خواہش بہی ہو اور بزور نقصان کی عوض لینی کی قابلیت بہی ہو اور یہہ بات تو بہت دور ہے کہ اونکو یہہ اعتبار ہو کہ گورنمنٹ اونکی پہاڑون کی اندر اونکو سزا دینی کی قدرت رکہتی ہی بلکہ حقیقت

مین اونکو یہہ یقین تہا اور امید تہی کہ ہمیشہ سرحد پر تکلیف اور ایذا رسانی سی اور غارتگاری مجرم
اور بیزار آدمیونکو اپنی پہاڑون مین پناہ دینی سی سرکار انگریزی آخرکار خوشی سی اونکو روپیہ کی طمع
دیکر اپنی طرف کر لیگی ایسی ایسی خام خیالات اور ناپاکی کی طمع سی انہون نی سرحد پر ہمیشہ فساد اور جھگڑا کرنا
جنگی ہنگامات پیدا کیا ایک مرتبہ خود بنون پر بہی انہون نی جماعت کثیر سی حملہ کرنے کا اندیشہ دکہایا جو مواضعات
متعلقہ سرکار سرحد پر واقعہ مین اونکو ہمیشہ لوٹتی تہی اور بعض اوقات جب موقعہ مناسب پر مدد نہ پہونچ
سکی تو جانورونکو لوٹ لیا اور مسافرون اور رعایا سرکار کی لوٹ اور مار سی جہانتک قابو چلا دریغ نکیا
آخرکار سنہ ۱۸۵۹ع کی اخیر مین بعد اسکی کہ مصلحت آشتی اور حفاظت کی تین سال سی زیادہ تک آزمایش
کی گئی اور اکثر تکلیفون اور سبکی کی برداشت ہوتی رہی کرنیل نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر بنون نی
گورنمنٹ کی منظوری اسواسطی حاصل کی کہ شاخ احمدزئی کی فرقہ عمرزئی پر جو بنون کی شمالی پہاڑون
مین رہتی تہی اور جو ایک واردات سنگین کی کے علاقہ تہل سی پہاڑ کو چلے گئی تہی اور وہان اپنی آپ کو نسبت
سابق اور بہی زیادہ مستوجب تدارک بنا دیا تہا حملہ کیا جاوی رات کو کوچ کرکی ناگاہ اونپر حملہ کیا
کچھہ آدمی اونکی مارے گئی بعض کشتی اونکی جلادی گئی اور اکثر مویشی اونکی سرکاری علاقہ مین پکڑ لائی گئی
غرضیکہ یہہ یورش کامیاب ہوئی اور اوس وقت سی عمرزئی سیدہی ہوگئی اور رعایا کرنیکی واسطی انکو
سرکاری علاقہ مین آنیکی اونکو اجازت ہوئی اور اوس زمانہ سی حال تک اونکا چلن صاف رہا ہی
ایک حملہ بامراد اسواسطی کافی تہا کہ جو تعلق کل احمدزئی کی قوم سی سرکار کا ہنا ہی وہ خاطرخواہ ہی بعد
سرزنش عمرزیونکی بنظر ضرورت فرقہ کابل خیل قوم اتمانزئی پر سرحد کوہاٹ پر تین مرتبہ حملہ کیا
پہلی مرتبہ ۱۸۵۰ع مین ماہ کی یورش اسواسطی کافی ہوئی کہ جو دعوی سرکار کا تہا اوسکا فیصلہ مصالحت سے
ہوگیا دوسری مرتبہ ۱۸۵۵ع مین گروہ ایذارسان پر ناگاہ رات کو کوچ کرکے حملہ کیا گیا اور جب
انہون نی دیکھا کہ سرکاری فوج نی چارون طرف سی اونکو گہیر لیا ہی اور مقابلہ سی کچھہ امید بہتری نظر نہ آئی
تو انہون نی سرکاری رعایا کی قاتل جو اونسی مانگی گئی تہی حوالہ کردئی اور محفوظ رہی تیسری مرتبہ اس شاخ
کابل خیل پر ماہ دسمبر ۱۸۵۹ع مین اس سبب سی یورش ہوئی کہ کپتان مچہ صاحب کی قاتلونکو پناہ دیا تہا

جنکو اونہونی پناہ دی تہی انکار کیا اور اپنی موقعہ ملک کی مضبوطی کی بہروسا کیکی اونہون نی لڑائی کی سپاہ سی لڑائی کی اور شکست کہائی اور اونکی خیمہ گاہ یعنی گنیرا دی اور مال علاوہ بہت سی بہیڑ وانی مویشی کی سرکار کی ہاتہہ آئی آخر اونہون مجبور ہوکر جو شرائط سرکار چاہتی تہی منظور کرلی ب شاخ مسعود وزیری کا ذکر کیا جاتا ہے یہہ قوم تینون شاخون مین ذات سا تمین سب سی زیادہ مشہور اور نالایق ہی کہ اونکی گذر زیادہ تر لوٹ اور جبر اور تشدد پر ہی اور اس بات پر کامل بہروسا کرکی کہ پہاڑون تک رسائی اور دخل نہین ہو سکتا ہی اونکا طریق ابتدا ہی سی آخر تک بدعتی رہا ہی اور کوئی مہینا اونکی واردات سنگین سی خالی نہین رہا ماہ مارچ سنہ ۱۸۵۵ء مین ایک دیسی افسر اور بارہ سوار رسالہ پولیس جنہونی غارتگرون کا تعاقب پہاڑون کے اندر زیادہ دور تک کیا تہا کہیر مارے گئے اور اوسی سال کے ماہ نومبر مین اس قوم کی قریب تین ہزار آدمی جمع ہوکر ٹانک کی سامہنی درہ کے اندر اس نیت سی آئی کہ اوس شہر کو لوٹین سپاہ سرکاری پچاس میل کا کڑا کوچ کرکے پہونچ گیا اسواسطی اونکا ارادہ پورا نہو سکا سنہ ۱۸۵۸ء اور پہر سنہ ۱۸۵۹ء مین اس قوم پر سپاہ کی یورش کیجانے کی تجویز منظور ہوئی مگر چند دیگر ضروریات کی سبب سے تعمیل مین توقف ہوئی کئی سال تک تدارک سی بچی رہنی کی سبب سی دلیر ہوکر اور اسبات پر توقع کرکے کہ اگر اونکی پہاڑون کی اندر دخل کرنے کا عزم کیا جاویگا تو اوسکا مقابلہ حسب مراد کرینگے مسعود لوگ ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۶۰ء بلا کسی حیلہ اور تکلیف رسیدگی چار ہزار آدمیونکی جمعیت لیکر کلان ملکانکی سرکردگی مین شہر ٹانک کی لوٹنی کی ارادہ سی میدان مین چلے آئی اتفاق حسنہ سی وہ جو اونکی ہمراہ مین سوار تہی اونکو ایسی وقت پر خبر پہونچ گئی کہ اس حملہ کی واسطی ایسو چالیس(۱۹۵) شمشیر جمع ہو جانی کی مہلت مل گئی سپاہیان سرکار کی بہادری اور قواعد آموزی کی سبب سی پہاڑی لٹیرے یونکو شکست فاحش ہوئی اور سو آدمیونسی زیادہ ان غارتگرونکی مردہ چہوٹ گئی سرکار کی جانب سی تہوڑی آدمی مگر بہت گہوڑی ضایع ہوئی یہہ حرکت اس قوم کی جرایم کی کاسہ کو بہر دینی کے واسطی کافی متصور ہوئی تو آنریبل گورنر جنرل صاحب نے حکم دیا کہ اس قوم کی پہاڑون کی اندر سپاہ جانی چاہئی اور پچہلی جرایم کا عوض اور آیندہ کی واسطی اطمینان بزور لینا چاہئی جب یورش کرنیکے واسطی حکم پہونچا تو سپاہ ضروری جمع

کرکو اوس مقام پر جہان نہایت گردن کو ذلت حاصل ہوئی تہی برگیڈیر جنرل چمبرلین صاحب جو
لشکر سرکاری تہی خیمہ زن ہوئی لیکن سپاہ کی متعرض ہونے سے پہلی مالکان مسعود کی پاس ایک اشتہار بہیجا گیا
اوس اشتہار مین جو جو شکایت سرکار کی اونکی بابت درون کی اندر داخل کرنے سے ہی درج کی گئی اور اونکو
اطلاع دی گئی کہ ایک مدت معین تک اونکو اجازت ہی کہ سرکاری لشکر مین اگر جو دعوی سرکار
انگریزی کی نسبت اونکو سمجہہ لیوین اور اگر وہ لشکر مین نہ آوین گی باوجود دعوی سرکار کی طرف سے مین
اونکو قبول نکرینگے توخود ملک اونکا اور اونکی قوم سے مثل دشمنون کی سلوک کیا جاویگا اور سزا دیجاویگی
اور اونکا خون اونکی ہی اپنی گردنون پر ہوگا برگیڈیر جنرل صاحب کی اِس معقول اشتہار کا کچہہ جواب حاصل نہ
ہوا اور لشکر مین خبر پہونچی کہ مسعود لوگ پہاڑ کی اندر جنگ کے واسطی آمادہ ہین زیادہ توقف کو بیجا ناضرور ہوا چنانچہ
سولہ اپریل سنہ ۱۸۶۰ع کی صبحکو برگیڈیر جنرل چمبرلین صاحب نے خیمے اوکہاڑ دئی اور پانچہ ہزار ایکسو چہاونی لڑنے
والی ادمیونکی جمعیت سے ٹانک کی سامہنے جو درہ ٹانک زام نامی ہی سرحد سے عبور کرکے پہاڑ مین داخل
ہوئے پہلی اس سپاہ کا مقابلہ بہت خفیف ہوا اندر پہونچکر بہ نظر مصلحت سپاہ سرکار کو دو حصہ مین تقسیم کیا گیا
زیادہ جمعیت اور پہاڑی توپین لیکر خود برگیڈیر جنرل چمبرلین صاحب شاہون کیطرف روانہ ہوئی اور ایک
دستہ سپاہ کا جسکی تعداد قریب دو ہزار کے تہی بمقام پلوسین جو جنڈولہ سے آگے بڑہکر چار میل کے فاصلے
سے زیر حکم لفٹننٹ کرنیل لمسڈن صاحب کی چہوڑا گیا جنرل چمبرلین صاحب کی فوج نے بدون مقابلہ بہت سا
ملک غنیم کا دیکہہ لیا اور دیہات جلادئی اور زراعت نقصان کری مگر پلوسین والی دستہ پر ۲۳ اپریل سنہ الیہ کی
صبحکو تین ہزار وزیریون نے شبخون کیطرح حملہ کیا اور پیکٹ یعنی ہراول کو بالکل کاٹ ڈالا اور اونمین سے قریب
پانچہ سو دلیر آدمی لشکر مین گہس آئی اور جہانتک اونکا ہاتہہ پہونچا انسان حیوان جو سامہنے آیا تہ تیغ کیا گرچہ
ابتدای مین بسبب ناگہان اور دفعتاً حملہ ہونے کے سپاہ سرکاری مین کچہہ گہبراہٹ اور بے ترتیبی ہوگئی تہی مگر
تہوڑی دیر کے بعد سپاہ نے جان سنبہالا گرکہا اور گائیڈ پلٹن نے رفل و تلوار کی زور سے وزیریونکو پیچہے ہٹا دیا اور تین
میل تک مفرورونکا تعقب کرکے بہت وزیری ماری اور اسطرح یہہ نازک فتح ہوئی جب دونو دستہ فوجکی ملگئی تو
یہ فوج روانہ ہوئی چار تاریخ مئی تک کوئی مقابلہ نہ ہوا اُس روز درہ بریرہ کی بیچ اور دونو کنارہ کی پہاڑون پر ...

ہفت ہزار مسعود لوگ فوج سرکاری کے سد راہ اور جنگ آوری کیواسطی جمع تہے یہہ درہ بہت دشوار گذار اور
تنگ تہا غنیم نے درہ کی راستہ آمد و رفت کو خوب مضبوط کر لیا تہا مگر جنرل صاحب سرکاری نے ایسی حکمت سی لڑائی
کری کہ جلد وزیریونکو بہاگنا پڑا مسعود وزیری کے ملک جو اس لڑائی مین حاضر تہے کہتی ہین کہ ہمنی اس درہ کے روکنے اور
سخت مقابلہ کیواسطے تین گروہ بنائی تہے اسطرح پر کہ ناس درہ مین شمن خیل شاخ کے لوگ تہے اور شمالی پہاڑ
کے اوپر بہلول زی اور جنوبی جانب پوتیہ خیل علی زی تہے شمن خیل اپنا فخر کرتے ہین کہ سب سے پہلی بہلول زئی اور
اوپر والی لوگ بہاگی الغرض بعد اس لڑائی کے پہر مسعودون نے کہین سامہنی مقابلہ نہین کیا اوسی مہینا کی پانچہ تاریخکو
سپاہ آگی بڑہی اور راہ اسپل کوچ کرکے کانی گورم کی پاس جو ایک مشہور شہر اوسملک کا تہا اور جسمین قوم اور مڑ اور کچہہ
سید رہتی تہے قیام کیا یہانکی بیگناہ لوگونکی استدعا سی کچہہ روپیہ لیکر یہہ شہر غارت کرنی اور جلانی سے محفوظ رکہا گیا
چند روز کے قیام کی بعد فوج سرکاری نے اپنا رخ شمال کیطرف پہیر دیا اور گیارہ تاریخ کو قصبہ کدین کی پاس ٹہہرے
یہہ قصبہ قوم مسعود کا بڑا شہر ہے اوسمین سامان آہنی بنتا ہے اور بیوپاریان آہن قوم عبدلی وغیرہ مسعود آسودہ
حال رہتے ہین باوجود فہمایش مکرر کے جب مسعود راستہ پر نہ آئی تو کدین غارت کر دیا گیا اب سرکاری سپاہ کا کام
موقوف ہوا اور فوج بنون کیطرف پہری اور غنیم کی زراعت اور مال تلف کرتے ہوی مسعودونکی حد عبور
کرکے اتمان زئی وزیری کی ملک مین داخل ہوئے درہ خیسور کی اوپر پہونچنی تک مسعود وزیری کی سوار
کچہہ کچہہ پیچہے اور پہاڑون پر دق کرنے کیواسطے آتے تہے مگر مقابلہ کیواسطی سامنے کبہی نہین لگا ۱۸ تاریخ کو سپاہ
واپس دوسری راستہ ضلع بنون کی سرکاری حد مین پہونچ گئی اور یہہ بڑا معاملہ آسانی سے طی ہوا یہہ یورش
انتظام سرحد کیواسطی خوب کامیاب ہوئی اور ان پہاڑی ہمسایون کی دل پر یہہ بات نقش ہو گئی ہی کہ ہم سخت
پہاڑون کی بہروسہ پر سرکار انگریزی کی دشمن بنکر محفوظ نہین رہ سکتی ہین اور نیز اونکو اپنے اعمال کی بدلہ مین کامل
سزا ملی اور اونکا ملک دیکہہ لیا گیا اور نقشہ بن گیا جس سی آئندہ کیواسطی اونکو خوف اور عبرت ہی جو مسعود ملک
مولف سی ملی اونکا اپنا بیان ہے کہ ان لڑایون مین ہمارے دو سو اسی (۲۸۰) آدمی مارے گئے اور زخمی اس سے زیادہ
ہوئے اونمین سے ایکسو پانچہہ آدمی ٹانک کی حملہ مین مارے گئے تہے اور چہتیس (۳۶) آدمی برنیڑہ کی لڑائی مین اور باقی
پلوسین والی حملہ مین وہ خود قبول کرتے ہین کہ ہمارا بہت نقصان ہوا اور اونکی بڑی ملکان سے جنگی خان
سلمی خیل اور لوٹ خان شہابی خیل اور جلک ملک شاہی میرات ہیبت خیل وغیرہ مارے گئے وہ لوگ

کہتے ہین کہ توپ کی آوازسی ہماری قوم کو بہت خوف تہا مگر اوسنی ہمارا بہت نقصان نہین کیا زفل بندوق
نے زیادہ نقصان کیا ہے بعد اس یورش کے باوجود تنگی غلہ اور نقصان افلاس وبندش بہیر مسعود دو نیم
نادربیت کی ساتہہ سرکار سے آشتی کی درخواست نہین کری لیکن ایک سال کی آزمایش سے اس
دلیری کا نتیجہ خراب دیکھہ کر اونہون نے ارادہ صلح کا ظاہر کیا تب گورنمنٹ پنجاب نی بذریعہ تاربرقی حکام
سرحد کو واسطی قبول درخواست صلح اسطرح ہدایت فرمائی کہ بندوبست صلح ہر سہ شاخ کلان مسعود کی ساتہہ
بطور علیحدہ کیا جاوے اور ہر ایک شاخ سے اقرارات مفصلہ ذیل لئے جاوین اول یہہ کہ آئندہ کیواسطے
صلح کا ہمارا سرکار عہد کرین دویم اگر آئندہ کو سرکار کی ساتہہ قوم مسعود وزیری کی لوگ بدی کرین تو سرکار
اون تین بڑی شاخون مین سے اوسی شاخ سی کہ جسمین سے گناہگار ہوی مواخذہ کریگی سویم یہہ کہ اگر منجملہ
کسی ایک شاخ مین سے کوئی وزیری بدی کرے تو ہر شاخ باقیماندہ سی اوس مجرم کو کوئی پناہ اور مدد نہ دے
چہارم یہہ کہ اگر کسی ایک قوم کا وزیری چوری کری تو باقی ہر دو قوم کو لوٹ مال مسروقہ کو اپنی حد مین نہ آنے
دیوین پانچوین یہہ کہ ہر سہ شاخ سے ضامن اگر سرکاری علاقہ مین بطور یرغمال کے زیر نظر سرکار کی سکونت
کرین اور اونکو واسطی گذارہ کی خرچ مناسب ملیگا اور سرکار اون کے ساتہہ سلوک کریگی اور معتبران مسعود کو سمجہایا
جاوی کہ مراد شرائط مواخذہ مندرجہ بالا سی یہہ ہی کہ علاقہ سرکاری مین اگر کسی قوم منجملہ ہر سہ قوم مسعود سے نقصان
ہوگا تو تاحق رسی صاحب نقصان کی یہہ صرف اوس قوم کی نسبت کی جاویگی جس سے نقصان ثابت ہوگا
اور حق رسی مظلوم عوض ہر قسم جرم کی بموجب رسم کرانے حق رسی مجرم دیگر اقوام باشندہ سرحد کی کرائی جاویگی
یہہ سب شرائط مسعودون نے منظور کری اور ہر قوم کے ملکان کا ایک بڑا جرگہ سوائی شاخ شنکی کی جمع ہوکر
واسطے انعقاد شرائط صلح بنون مین آئے اور روبرو صاحب ڈپٹی کمشنر کے عہدنامہ صلح کا تحریر ہوا اوسکی نقل
ذیل مین درج کیجاتی ہے نقل اوس صلحنامہ کی جو ماہ جون ۱۸۶۱ء مین بمقام بنون بحضور کپتان منرو صاحب
ڈپٹی کمشنر از جانب ملکان ہر سہ شاخ قوم مسعود وزیری تحریر اور تصدیق ہوا +

صلحنامہ مذکور

مایان کہ مسمیان عمر خان ولد جنگی خان قوم سلمی خیل و بارک خان ولد سید شاہ خان و [illegible] ولد [illegible]
مزدور [illegible] ولد قاسم خان و ملک خان ولد دریا خان قوم [illegible] خیل و شہلی ولد میر احمد و [illegible] اجمان

ولد طی ولد غفار قوم کوری خیل و داداک ولد محمدی و سوہان خان ولد شیرک وزیری ولد مہمان خان و لیخان
ولد تاجر خان و گلان ولد قتال خان و عیسے اکل ولد باری و علی ہیبت خان ولد مراد خان و بیدل ولد محمد
قوم شہابی خیل و میرخاک ولد حالت قوم کریرہ و گل شاہ ولد شیر محمد قوم سید امین آباد ملکان حاضرین مع اہل
قوم کلان علی زئی مسعودان آمده ایم و خواهش صلح سرکار والا از دل و جان بموجب اقرار مفصلہ ذیل میکنیم

دفعه اول

که مایان برضا و رغبت خود ها آمده برای آئنده همراه سرکار صلح میکنیم و کرده ایم که بران قایم و مستحکم خواهیم ماند

دفعه ثانی

که اگر آئنده از قوم مایان کسی مرتکب بدی و بدکاری بملک سرکار گردد تا سرکار دولت مدار مواخذه آن
همراه ما قوم علیزیان خواهد فرمود مثلاً اگر کسی شخص منجمله اقوام علیزیان مرتکب بدی کدام قسم هرچه باشد
در ملک سرکار گردد تا سرکار والا مواخذه آن همراه مایان تمام قوم علیزیان خواهد فرمود خواه به تیغ

داری بهیر خواه با یفائی شرایط مندرجه اقرار نامه هذا +

دفعه سوم

اگر کسی منجمله اقوام بهلول زئی و شامن خیل بعلاقه سرکار کدامی جرم نموده به حد مایان آید تا مایان اورا
بهیچ وجه پناه و مدد نخواهیم داد و نه مال مسروقه آورده او را نزد خودها خواهیم داشت +

دفعه چهارم

که اگر کسی از رعایا سرکاری کدامی جرم بعلاقه سرکار نموده برای پناه گیری بحد مایان آید تا مایان هرگز اورا
بحد خود ماندن نخواهیم داد و نه مال آورده او را نزد خود ها خواهیم داشت و خصوصاً خواجه هوس و قمرزودین
و تیار کل قاتلان مچم صاحب بهادر را بحدود خود هرگز نخواهیم گذاشت +

دفعه پنجم

بابت بدی سخت یعنی جنگ و تاخت مردم مسلح وغیره ضامن هستیم هرگز نخواهد شد و در باب دزدی اینقدر ذمه وار
نخواهیم بود که هرگز نخواهد شد البته تا مقدور خودها در مسدود کردن آن کوشش خواهیم کرد لیکن هرگاه که نقصان

در سرحد سرکار از قوم ملیزیان شود وزدی یا قتل یا آتش زنی وغیره عوض آن بموجب تفصیل ذیل از بهیران مایان سرکار را گرفتن اختیار است +

بابت خون بها	بابت زخم یا ضرب شدید که از آن عضو کسی ناکاره شود	بابت زخم خفیف موافق قدر زخم	بابت آتش زنی یا دیگر نقصان بموجب قدر

دفعه ششم

برای صداقت اقرار خود ما دو نفر یرغمالان معتبر حسب پسند سرکار چنانچه یکی معه قبایل و یکی جریده بمقام ٹانک یا بنون سال خواهیم نشاند اگر تا یک سال چیزی بدی برکار ملک سرکار از قوم ملیزیان بوقوع نیاید تا رهائی یرغمالان خواهد شد و اگر در این عرصه نقصان علاقه سرکاری گردید وحق رسی مالک مال علاقه کما حسب شرایط مندرجه بالا از مایان نشد پس درباب رهای وعدم رهای یرغمالان اختیار سرکار است چونکه درباب وفا نمودن شرایط بالا این جانبان ذمه داری کامل برائی آئنده در سرکار روا کرده ایم لهذا درخواست ما بطور اقرار نامه به سرکار والا گذرانیده امیدواریم که سرکار والا اقرار نامه هذا را منظور فرمایند المرقوم ۱۹ جون ۱۸۶۱ء

العبد عمر خان العبد یارک خان العبد برگل العبد حسین خان

العبد زار محمد خان العبد علی خان العبد شجاع خان العبد ولایت خان العبد طوطی خان العبد ڈاڈک خان

العبد سوہان خان العبد رزی خان العبد ولی خان العبد [illegible] خان العبد غنی خان العبد علی بیت خان العبد بیدل خان

امروز اقرار نامه هذا اسمیان مذکوره بالا بهمین رضامندی خود نزد بروی کپتان منرو صاحب بهادر ڈپٹی کمشنر ضلع بنون و نواب محمد شاه نواز خان بهادر ٹانک واله و سلطان محمود خان تحصیلدار ملکی سورت گرفتن قلم بدست صاحب ڈپٹی کمشنر بهادر و بعد خواندن کلمه و فاتحه زیر تصدیق صحیح کردند المرقوم ۱۹ جون ۱۸۶۱ء

صلح نامہ کسان مندرجہ ذیل ملکان قوم شمن خیل
بموجب شرح مندرجہ بالا

پیر زال خان صاحب خان الہداد خان نور دین خان معین الدین خان شادیخان مادل شاہ عباس خان وزیر الدین سور گل نان منصب خان خواجہ میر خان الہ یار خان سید میر سید امین این جملہ حاضرین اصالتاً از طرف خود و وکالتاً و مختاراً از طرف کسان ذیل قوم مذکورہ
شیر علیخان ، پہردل خداداد حسین

صلح نامہ ملکان مندرجہ ذیل قوم بہلول زئی بموجب شرح ایضاً

تاج محمد ولد احمد - لاہی ولد رورری و میسر ولد الہ یار - یار محمد و مسک ولد بہرام - کدی ولد غزنا - موسی ولد شل قایم خان ولد علی - برخوردار ولد نامدار - درانی و شکر پردو برادران - پہوجڑ ولد محمد اقوام تاتا خیل - میرات ولد صورت قوم شنگی - خواجہ احمد و بدا قوم ایضاً - قلندر شاہ ولد سمند قوم بند خیل ستانا ولد سمند قوم مرصع - ولانی ولد شتہ یان - این جملہ ملکان حاضرین افراد قوم بہلول زئی اصالتاً از طرف خود و مختاراً از طرف جملہ ملکان دیگر اقوام بہلول زیان خصوصاً از طرف کسان ذیل زبردست و سید ونبی قوم شنگی و اخلاص وسوار قوم نظر خیل وفتح خان قوم ملک شاہی - بموجب شرائط اس صلح کے چھہ کس یرغمال ہر ستہ قوم سے فی قوم دو کس بہائی بیٹے ملکان کے سرکار کی تعویض کے لئے جنمین سے تین کو بنون مین اور تین کو ٹانک مین سکونت کی جگہہ ملی اور عہ روپیہ ماہواری جریبہ انکو اور عہ روپیہ ماہیانہ عیال دار کیواسطے تنخواہ مقرر ہوی ابہی ایک سال صلح کو نہین گذرنے پایا تہا کہ فرقہ شنگی جو قوم بہلول زئی مین سے ہے اور اوسکا ملک مسمی نبی شنگی جو صلح کیوقت حاضر نہین تہا اوس نے کابل سے واپس آکر شرارت کری اور چند واردات چوری کی علاوہ پانچہہ گراسکٹ تیسرے پنجاب رسالہ کی اور ایک گلہ بان ٹانک کی سرحد پر قتل کئے گئے ان جرایم کے سبب سے جنمین قوم بہلول زئی کا فرقہ شنگی ملوث تہا اور ایسا معلوم ہوا کہ پوتیہ خیل علی زئی کے آدمی بہی کوی شامل تہے اسواسطے ان ہر دو شاخونکے آدمی گورنمنٹ کی علاقہ مین گرفتار کئے گئے اور شمن خیل بباعث عدم شمولیت بری رہے آخر ساڑہی چار ہزار روپیہ اونکی بہیر وغیرہ سے جرمانہ

وصول ہو کر تیغہ ... معاف ہوا مگر اس جرمانہ کی ایصال سے بعض شاخین جو اپنی آپ کو بیگناہ سمجھتی تہی نہایت ناراض ہوین ۰۰ سال کے بعد یرغمال رخصت کئی گئے اور اگرچہ حال مین سخت بدی یا خباثت کے ساتہہ وارداتین اس قوم کی جانب سی کم ہوتی ہین مگر سرقہ مویشی وغیرہ واردات چوری سے باز نہین آتی اس سبب سی بموجب شرایط عہد نامہ کے اکثر اونکی بہیر گرفتار ہو کر معاوضہ مال مسروقہ لیا جاتا ہے اور اون کا یہہ حال ہے کہ پہر وہ مویشی ہرجان زرویش +

حال حصول قبضہ اندر حدود ضلع بنون

فرقہ ناہی خیل تب ... بیرن خیل پائندہ خیل عمر زی تتہ کے خیل تربن خیل شاخہا احمد زی وزیر بکاخیل ... ملک شی شاخہا اتمان زی نے جسطرح اور جسسبب سی ضلع بنون کی حدود مین دامن کوہ زمینات موسومہ تہل اور وزغرہ وغیرہ زیر قبضہ کے ہین اوس کا مفصل حال ذیل مین درج کیا جاتا ہے واضح ہو کہ ابتدا مین قوم وزیری کا عمدہ پیشہ رمہ چرائی اور نمک فروشی تہا زراعت کاری سوائے قلیل زمینات واقعہ اندرون کوہ نہین رکہتے تہے قریب دو سو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ شاخ احمدزی اور اتمان زی کے بعض شعبون نے واسطے رمہ چرائی تہل اور وزغرہ دامن کوہ مین بموسم زمستان آنا شروع کیا اوسوقت تہل شمالی و مشرقی پر اکثر قوم مروت کا قبضہ تہا اور زمین سندراوٹ اور تہل ذنک وغیرہ مغربی حصہ تہل کا قوم سورانی بنوچی کے قبضہ مین تہی اور قوم مروت قوم سورانی اور خٹک کے ساتہہ اکثر اس تہل کے تکرار پر لڑا کرتے تہے وزیری لوگ صرف بطور گلہ بانی زمستان مین متفرق ہو کر چراگاہ تہل وغیرہ مین رمہ چرائی کر کے شروع موسم گرما کو کٹہی دی اور کہا ٹیال بچہ اور مویشی لیکر پہاڑ کو چلی جاتے تہے سوائی چرائی مویشی اونکا ملکیت زمین یا قبضہ سے کچہہ اور تعلق یا سروکار نہین تہا اور زراعت کاری اور قلبہ رانی کی بالکل شوق نہین تہی ... ... نالہ توچی سے جنوب کو واقعہ ہے اکثر غیر آباد مگر چراگاہ قوم مروت کی تہی یا نچہہ پشت ... ... کی مدت تخمیناً ڈیڑہ سو برس ہوگی کہ بکاخیل اور جانی خیل شاخہا اتمان زئی وزیری نے وزغرہ پر اپنی مستقل قبضہ کو قایم کیا اور سب سی پہلے مستقل قبضہ بنیاد انہون نے رکہی +

حال قبضہ وزیر وغیرہ

اس طرح پر ہے کہ اس موقعہ پر چند عرصہ وزیران بکاخیل وجانی خیل بذریعہ چرائی مویشی موسم سرما
مین آیا کرتے تھے اور چونکہ یہہ جگہہ اون کے پچہلی کوہی علاقہ کے ملحق الحدود تھی اسواسطے مسلمے
والا قوم بارک زئی شاخ میری سے پانی توچی مانگ کر ایک ڈیال موسوم برشتی جاری کر کے
زمین کو مزروعہ کرنا شروع کیا اور پہر اور دیالین جاری کر کے اپنے قبضہ کو مضبوط کیا تب بکاخیل
وزیری اور بارک زئی بنوچی کی باہم دشمنی بہ تکرار پانی توچی وچراگاہ پیدا ہو کر نوبت کشت
وخون تک پہونچی جانی خیل وزیری اس فساد مین بسبب مشرقی جانب چراگاہ ہونیکے علیحدہ رہے
مگر قوم میری نے اپنی نخوت سے اونکو اسطرح دشمن بنایا کہ ایک شخص قوم جانی خیل گرفتار کر کے
اسکو تکلیف دینی شروع کری اور جب اوسنے کہا کہ مین جانی خیل ہون تو اونہون نے جواب دیا
کہ تم جانی خیل قوم کے لوگ اپنی ریش منڈوا ڈالا کرو تاکہ اس علامت سے قوم بکاخیل اور تمہاری
امتیاز ہو یہہ خبر پاکر جانی خیل بکاخیلون کے شامل ہو گئے اور دونو فرقون نے مجمعاً توڑہ کر کے
قوم میری بارک زئی کے قریب شصت کس آدمی لڑائی مین مار دئے اور یہہ فساد اونکا تب تک رہا
جب احمد شاہ ابدالی نے قوم بکاخیل وزیری اور میری بنوچی کی باہم پانی توچی کی تقسیم واسطے
سیرابی زمینات زرعی اسطرح کری کہ فصل ربیع کی زراعت کیواسطے کل پانی وزیری لیا کرین
اور فصل خریف کے موسم مین کل پانی بنوچی لگایا کرین کیونکہ فصل خریف کے موسم کاشت برداشت
مین وزیری لوگ پہاڑ کو چلے جایا کرتے تھے یہہ تقسیم وزیری لوگون کی واسطے مفید تھی مگر بنوچیون
کیواسطے فصل ربیع کا نہایت نقصان تہا شروع عملداری گورنمنٹ انگریزی مین کرنیل اڈوارڈس
صاحب کی تجویز اور جنرل نکلسن صاحب کی حکم سے وہ دستور مسدود ہو کر ہر دو فصل مین نصفا نصف
پانی باہم وزیری بکاخیل اور بنوچی مقرر کیا گیا بنون کی جنوبی ورغڑ پر وزیران اتمان زئی جب اسطرح
قبضہ پا چکی تو قوم محمد خیل وزیری سپیرکی شاخ احمد زئی کے ہمراہ قوم داؤد شاہ بنوچی جو علاقہ بنون کے
مغربی شمال حصہ مین آباد ہین دشمنی شروع ہوئی اس فساد کی بنیاد یہہ تہی کہ ایک شخص قوم پاپہ

ساکنہ علاقہ بنگش داوڑ شاہ کی بازار مین سے کچھہ بضاعت خرید کرکے براستہ کرم بنگش کو واپس
جاتا تھا کہ وزیران محمد خیل نے اندر کوہ متصل علاقہ داوڑ شاہ رہزنی کرکے اوسکا مال غارت کرلیا
وہ سوداگر بمقام چھپنوائی پر واپس آیا اور داوڑ شاہ کی قوم سے دادخواہ ہوا ملکان داوڑ شاہ نے چیغہ
یعنی تعاقب کرکے چند نفر قوم وزیری محمد خیل پہاڑ سے پکڑ لائے اور اونکو بطور ننواتہ یعنی میادلہ قید کیا
وزیریون نے اکثر مال مسروقہ واپس دیکر اپنی قوم کے آدمی رہا کرائی اوس سے چند عرصہ بعد بارہ
خان محمد خیل مشہور اختیار دار ملک قوم احمدزئی وزیری کا برادر زادہ کو جو بطور برقہ آیا تھا
داوڑ شاہون نے ماردیا تب وزیری لوگ توڑہ جمع کرکے داوڑ شاہ پر چڑھ آئے دوسری طرف سے
اکثر بنوچی ستورانی متلان عیسکی تپے سے جمع ہوکر داوڑ شاہ کی شرم شریک ہوئے باہم قوم وزیری
اور بنوچی کڑانہ کرم کے متصل لڑائی ہوئی بنوچیون نے شکست کھائی الا وزیریونکی جانب بھی بہت
نقصان ہوا اس سبب سے باوجود ہاتھہ آنے میدان کے وزیری دور تک تعاقب نکرسکے دوسرے
سال شروع موسم خزان مین وزیری لوگ پھر حملہ اوری کے ارادہ پر جمع ہوئے یہہ خبر سنکر تمام قوم
داوڑ شاہ نے مرنے مارنے پر اتفاق کرکے یہہ مشورہ کیا کہ ہر کوئی مرد اپنے فرزند کو جو رکھتا ہو
سوار کرکے میدان جنگ مین ہمراہ لیچلے تاکہ ارادہ گریز باقی نرہے اس دفعہ یا ہم سب میدان مین
لڑکر مر جاوینگے یا قوم وزیری مقابلہ کن کی بیخ نہ چھوڑینگے ہر چند کہ ایسی مستقل دلاوری کا انجام ہونا انکے
عادات سے بعید تھا الا یہہ خبر سنکر غنیم کو خطرہ پیدا ہوا اور مسمی ننگی ملک وزیران نے آدمی بھیجکر
صلح کرلی اور توڑہ وزیران طرف عیسکی کی چلا آیا داوڑ شاہ لوگ اپنی دیال پر مانی بطور چوکی
بنا کر پاپلی ادا کرتے تھے کیونکہ جن وزیریون کی خویش اقارب لڑائی وغیرہ مین داوڑ شاہون
کے ہاتھہ سے مارے گئے تھے وہ بذریعہ توڑہ اندہ بند اور کاٹنے دیال کے کمی پانی کا نقصان
پہونچاتے تھے ایک روز شخص وزیری دیال مین مارا گیا جب یہہ بدی ہو گئی تو قوم
داوڑ شاہ کی شاخ تگشر جو توڑہ گوند سے مین تھی اور شاخ مستہ کی باہم برابر دشمنی خانگی
ہوگئے تھے اس سبب سے وزیری قوم مقابلہ کے لایق نرہی شاخ ہدن خیل سے پیر کے

وزیری جو کوندیدار قوم کشتر اور داود شاہ کی تہی اونکو کشتر کے لوگون نے اپنی ہمسائی مین موسوم
پانا [illegible] وزیری اور کشتران نے اپنا حصہ اوس زمین سے قوم محمد خیل وزیری کو دیا تب سے جسکو
عرصہ تخمیناً سو برس کا گذرا ہے مغربی حصہ تپہ داود شاہ واقعہ [illegible] اونکا مستقل قبضہ
کے وقت سے چہ بکاری ان خاندان مین قوم وزیری کا بڑا ملک [illegible] افغان محمد خیل وزیری
تہا اوسکے بعد تخمیناً شصت سال گذری ہونگے کہ سرمست خان حسینی و سکندر خان
موسکی و دیگر ملکان سپین کوندی بنوچیون نے قوم محمد خیل وزیری کو ایک گہڑی متصل زیارت
خواجہ عبد اللہ صاحب و دہانہ نالہ کورم کے سامنے واسطے تنگی قوم کشتر زوجی جو تور کوند مین تہے
بنوادی اوسکی ذریعہ سے کرم کا کنارہ محمد خیلو نکے قبضہ مین آیا اور تخمیناً چالیس برس ہوئی
کہ موضع ختی کرم کی برآمد زمین مین وزیرون نے بنایا اور تپہ داود شاہ مین بعض زمینات بذریعہ
رہن وغیرہ اپنی قبضہ مین کری تب سی برابر قابض چلی آتے ہین اور دشت [illegible] شمالی تہل پر رمہ
چرائی کرتے رہی اور تدریجاً اپنی غلبہ سے قوم مروت اور خٹک کو ہٹاتے گئے اور قوم سورانی
اور جنڈو خیل بنوچی سے تندر اوان اور تہل [illegible] کچہہ قصاص [illegible] وزیران
کے بدلہ مین کچہہ [illegible] لی لئے اور چشمے اور [illegible] سے خٹکون کو ہٹا دیا [illegible] خالی کرالیے
اس وسیع تہل کے اونکا قبضہ کاشت کاری بہت قلیل تہا صرف رمہ چرائی کے شوق تہی
تخمیناً چالیس پچاس برس سے تہل پر بعضی بعضی جگہہ کاشت کاری شروع کری سبب
اس عدم کاشت کی دو معلوم ہوتے ہین اول شوق کم تہی دوسری دعوی داران تہل
یعنی قوم مروت اور خٹک بہی اون کو بے غم نہین چہوڑتے تہی شروع عملداری سرکار انگریزی
مین جب کرنیل اڈوارڈس صاحب نی کل تہل شمالی پر رمہ چرائی وزیران کی
اجازت فرمائی اور پیچہی سے صاحبان اضلاع نے ملکان قوم وزیری کو تہل غیر آبادسی
جو ملکیت سرکار کی سمجہا جاتا تہا زمینات واسطے آبادی عطا کری اور مخالفان سے خطرہ
اور حملہ سے انتظام سرکار نے محفوظ کر دیا اور تہل پر پیداوار غلہ گندم اور نخود بہت ہونی لگے

تب شوق قلبه رانی اور زمینداری عام ہوگئی ہر شخص وزیری خواہشمند ہی کہ تہل غیر آباد بقیتاً
سے ... کار واسطی آباد کیے زمین دیوے اور یہہ شوق اون کی اپنی سے اکثر تہل آباد ہوتا جاتا ہے

نہری زمینات

بارانی رقبہ کے قبضہ کا حال اوپر لکھا گیا اور آبی زمینات علاقہ بنون خصوص تپہ منڈہ خیل
سورانی مین جو وزیر ان عمرزئی وغیرہ کے پاس آئی ہین وہ عموماً بذریعہ رہن بنوچیون سے
حاصل کیے ہین نہ کہ جبر سے اور سبب اس رہن کا عہد افغانی مین اکثر یہہ ہوا کہ وزیری لوگ
مرتہن بنوچیون سے زمینات رہن لیکر خود قبضہ کاشت نہین کرتے تھے بلکہ اکثر راہن خود کاشت
کیا کرتے تہے اور وزیری لوگ جب موسم زمستان مین پہاڑ سے نیچے آتے تہے تو قابضان
سے کچھہ قدر غلہ کی وغیرہ بابت حق رہن واسطے آوگرہ کی لیکر اوسکو غنیمت سمجھتے تہے
اور اسطرح غلہ معینہ پر زمین کے دیدینی کو اجارہ کہتی ہین جب بنوچیون نے ایسی سادہ لوح
مرتہن دیکھے تو خفیف زر رہن پر زمینات رہن کردی لوگ کہتی ہین کہ جب اول وزیری لوگ
علاقہ بنون مین داخل ہوئے تو ایسی ناواقف تہی کہ زراعت سبز پلدی کو تمباکو جانتے تہی اور
نیشکر کے بوٹہ کو بیچی سے کہودیتی تہے کہ اسکی جڑ مین روڑی قند سیاہ ہو گی ایسے مرتہنان
پر رہن کرنے سی بنوچیون کو زمین کے چلے جانیکا خطرہ نہین تہا دوسرا تپہ منڈی خیل مین عمرزئی
وزیری کے ہاتھہ اکثر زمینات کا رہن ہو جانیکا یہہ سبب تہا کہ عملداری درانی مین قلنگ
یعنی مالگذاری ہمیشہ مالک زمین سے وصول ہوا کرتی تہی مرتہن معاملہ سے باوجود قبضہ زمین
بری تہا مسمی چیاڑ ملک قوم چاوزئی سورانی نے ایکدفعہ حاکم درانی کو نذرانہ مان کر یہہ
تجویز کری کہ مرہونہ زمینات کا قلنگ مالکان سے نہ لیا جاوے اس مشورہ کی امید پر
چیاڑ نے اپنی اکثر زمینات قوم وزیری پر رہن کردی تاکہ قلنگ سے سبکدوش ہوں
اور وزیری لوگ خود پہاڑی ہین اون پر قلنگ نہین ہوگا مگر دیگر ملکان کی ناراضامندی
کے سبب سی یہہ منصوبہ نہ چلا بلکہ سب زمینات مرہونہ ومقبوضہ کا قلنگ چیاڑ سے لیا گیا

جس۔ سے وہ برباد ہوا اور زمینات بھی منتقل ہو گئین تب سے وزیری لوگ قابض چلے آئے
ہین اکثر اب اپنی قبضہ مین کر لئے ہین اور حصہ پیشقتیان کو دے رکھے ہین اور قلیل اجارہ
اور بعض رہن و در رہن ہو گئے ہین اور جو شخص فک الرہن کا دعوی کرتا ہے تو وزیری لوگ
اپنی میراث پدری یا جدی بتلا کر دعوی کرتے ہین سے اکثر انکار یا لاعلمی لکھاتے ہین اور چونکہ
ایسی پورانی رہن کا کچھ منضبط ثبوت مدعی پیش نہین کر سکتے اور نیز بموجب شرط اول۔
اشتہار کرنیل اڈوارڈس صاحب مجریہ ہفتدہم ماہ دسمبر ۱۸۴۷ کے وزیری مقدمہ جیت لیتے ہین
ذیل مین ایک نقشہ درج کیا جاتا ہے جس سے تخمیناً رقبہ متنازعہ وزیران اندر حدود ضلع بنون
معہ تعداد جمع و انعام ملکانہ وغیرہ معلوم ہو گا مگر نسبت تعداد رقبہ اس سبب سے صحت کا اطمینان
نہین ہے کہ پیمایش معتبر کل رقبہ کی نہین ہوئی +

فہرست اراضی مقبوضہ قوم وزیری اندر حدود سلطنت گورنمنٹ انگریزی

نمبر	نام قوم	[illegible]	تعداد اراضی تخمیناً: آباد	تعداد اراضی تخمیناً: غیرآباد	تعداد اراضی تخمیناً: میزان	تعداد جمع: مالگزاری	تعداد جمع: بابت منفعت	تعداد جمع: میزان	تعداد انعام: [illegible]	تعداد انعام: [illegible]
۱	بزن خیل	میر اکبر جعفر وغیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible] کنال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۲	[illegible]	نجیب خان	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۳	بدین خیل	بہما خان	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۴	پائندہ خیل	بریم خان	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۵	سرکی خیل	لال میر شاہ داد	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۶	اتی خیل	عظیم بند وغیرہ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۷	محمد خیل	فضل شاہ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	٠
۸	عمرزئی	[illegible] بیگی	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۹	تپہ جات	نجیب [illegible] وغیرہ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	٠
۱۰	[illegible] خیل	جان بہادر حسین شاہ وغیرہ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱	[illegible] خیل	حسن خان وغیرہ	[illegible] کنال	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	[illegible]	عاصم [illegible] سردار [illegible] رضا خان	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳	جانی خیل	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible] کنال	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان کل			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

طریق کوچ

شاخ احمدزئی و اتمان زئی کے اکثر فرقے بماہ اپریل و مئی شروع موسم گرما کوہ سلیمان کے علاوہ شوال و وانہ و تیراہ وغیرہ سرد پہاڑی ملکون مین جاتے ہین اور شروع موسم خزان مین بماہ اکتوبر نومبر دامن پہاڑ یا مینہ ملک کو واپس آتے ہین اور پہنچ دونون ملکونمین کم زیادہ ہر ایک فرقہ کی جو نواح مذکوران مین زمستان کو رہتے ہین ملکیت اراضی واقعہ ہے کیونکہ علاقہ پہاڑی مذکورہ بالا انکی قدیمی ملجا رہے اور تحصیل وغیرہ پہنچ سے لیا جب یہ لوگ اوپر پہنچ جاتے آتے مین تو ان کی محنت قابل رحم ہوتی ہے مین نے ایک دفعہ بچشم خود انکا کوچ دیکھا عورات پر بڑی مشقت ہوتی ہے ایک قافلہ کے ساتھ ایک عورت [illegible] یا مینہ خیل کی تھی جسکی پشت پر ایک مشک پانی کی اور [illegible] پر ایک [illegible] پر ایک تیر [illegible] تھا اور باوجود اسکی اجڑ کو بھی ہانکتی تھی اور جب اسکا بچہ روتا تھا تو اسکو دودھ بھی پلاتی تھی اسی طرح پانچ چھہ برس کا ایک لڑکا تھا جو گلہ شتران کو ہانکے جاتا تھا پاؤن سے برہنہ جب [illegible] اسکے پیچھے بہت اور پاؤن مین کانٹا لگتا تو بے کسی [illegible] بات [illegible] اسکو نکال کر اپنے کام مین مصروف ہوتا تھا اور باوجودیکہ دھوپ سخت تھی مگر سر سے برہنہ تھا اس حال سے اور مضبوطی اس قوم کی ظاہر ہوتی ہے بالغ مردون کے پاس اسلحہ اور گودڑے چرمی جسمین آرد زاد راہ ہوتا ہے اور اجڑ کو ہانکتے جاتے تھے ایسی سخت دھوپ مین کوچ تھا کہ معاذ اللہ راستے کی منزل طے کرنے کو وقت اکثر دیر نہین [illegible] کسی [illegible] آفتاب کوچ کرتے ہین [illegible] آرام کرتے ہین اور اپنے مویشی اور اجڑ کو چراتے ہین [illegible] پکاتے ہین اور ایام سفر مین ہمیشہ خشک روٹی گندم یا مکئی یا جو کی کھاتے ہین اور اگر پکا نسکیں تو خام آرد [illegible] پہانک لیتے ہین۔

دستور کڑدے یا کیژدے

ان کوچی قوموں مین واسطے رہایش کے ایک چھوٹا خیمہ شکل بد وضع چھولداری کی بکریون کی
جت کا بنا ہوا ہوتا ہے اکثر سیاہ جت سے بطریق گونی مانند دری کی چوڑی لمبی بقدر مطلوب بنائی
جاتی ہے اور اوسکو بزبان پشتو کیژدی کہتے ہین اور یہہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک موسم سرما
کی جو زرہ کلان اور دو چوبی ہوتی ہے اور دوسری گرما کی جو سفر مین بہی کام آتی ہے چھوٹی ہوتی ہے
قیمت اونکی آٹہہ روپیہ سے لیکر بیس روپیہ تک فی کیژدی ہوتی ہے بموسم سردی سب کہر کے آدمی
مرد عورت شامل ہو کر اوسکے اندر یکجا زمین پر سوتے ہین الا جنکے تازہ شادی کی ہوتا ہو اور اولاد کی
ابھی تک کہ شوق تازہ شادیکی رہے باقی کنبہ سے ذرہ علیحدہ اوسی کیژدی مین اسقدر پردہ سی
ہوتا ہے کہ بیچ مین بطور آڑ کے کچہہ اسباب گہر کا رکہا جاتا ہے باوصفیکہ طول اوس کیژدیکا چار گز
سے اور عرض تین گز سے زیادہ نہین ہوتا تاہم جاڑے کی شدت مین بقدر گنجایش مویشی بہی اپنے
شامل اوسکے اندر رکہتے ہین +

تقسیم کار خانگی درمیان مرد و عورت

جسکی پیسنے و پانی لانے اور دیگر معمولی خانگی کاموں کے سوا جب مرد فصل کاٹتے ہین تو اوسکے
خرمن پر جمع کرنا اور ریچہ ہا کو سفندان کو چرانا اور لکڑی سوختنی اور گہاس لانا اور مردونکی قمیص
کا اونی کپڑا بنانا عورات کے ذمہ ہے اور سفر مین جب پہاڑ کو جاتے آتے ہین تو پانی کی مشکین
اوٹہانا انکی گویا معمولی خدمت ہے اور سفر مین بار لادنا اور اسباب لیجانا بہی عورات کے ذمہ ہے باوجود
اسقدر محنت دینے کے پہر بہی اونکی بیقدری بہت ہے یہانتک کہ عورات کے قاتل پر قصاص لازم نہین

پیشہ و عادات

ابتدا مین اس قوم کے اکثر آدمی پیشہ گلہ بانی اور رمہ چرانی اور نمک سبزی فروخت کا رکہتے تہے
حال مین اکثر پیشہ کاشت کاری و مالداری و رمہ چرائی گوسفند اور اون فروشی وغیرہ سے اپنا گذارہ
معاش کرتے ہین اونکی بہیڑیونکی اون گرچہ عمدہ قسم کی نہین ہوتی کیونکہ میلہ اور آلودہ کاٹی

جاتی ہے مگر انکی گوسفند خوراک اور کلانی مین اسقدر عمدہ ہوتی ہین کہ اول درجہ کا گوسفند آٹھہ
غایت دس روپیہ تک بکتا ہے وقلیل سوداگری نمک ومویشی وپارچہ سوتی وسفید روغن زرد
کی رکھتی ہین ونیز ہندو وغیرہ بیوپاری یہان جو نمک خوست اور بنون سے آتا ہے ہین انسے باخذ اجرت
بدرقہ کرنا اور باقی ہمیشہ چوری و رہزنی رکھتی ہین نسبت زمانہ ماضیہ حال مین نیک معاشونکی تعداد زیادہ
فرقہ سے زیادہ ہوگئی ہے حصول علم کا شوق مطلق نہین حال مین چند ملکان نے میرے ساتھ
وعدہ کیا ہے کہ ہم اپنے فرزندونکو علم مروجہ کی تعلیم مین مشغول کرینگے دیکھا چاہئی اس نیک عہد کی ایفا البتہ
توجہین بہرتی ہونیکی کچھہ خواہش نہین اپنے ملک سے باہر سفر کرنا مطلق معدوم ہے کوئی قادر ونیز ایسا ہوگا
کہ جسنی اپنے ملک کی حدود سے چالیس کوس تک باہر سفر کیا ہو قریب کل کے ایسے ہین کہ جنہونے
اپنے وطن کی حدود سے باہر پانو بھی نہین رکھا سوداگری کیواسطے دور کی ملکونمین کوئی بھی نہین جاتا
اس قوم مین مثل دیگر پشتون قومونکے حجرہ یعنی مکان نشست مردانہ نہین ہوتا اپنے گھر ہی کے سامنے
اپنے کنبے کے مرد وعورت زمین یا چٹایونپر بیٹھے رہتی ہین اور جب کوئی مہمان اوے تو اوسکو علیحدہ میدان
بموسم زمستان آگ جلادیتے ہین اور میزبان مرد بھی اوسکے پاس جا بیٹھتے ہین جب خاص ضرورت
مردمان کے جمع کرنے کی ہو تو ایک میدانمین جمع ہوتی ہین اور اس مجمع مین حقہ پینا اور اپنی مویشی اور
زراعت کی باتین کرتے ہین اور بہلول زئی مسعود واردات رہزنی اور چوری کے قصے جو گذرے
ہین یا آئندہ جنکی تدبیر ہے اکثر کرتے ہین مسعود وزیری نسوار بہت چڑاتے ہین اور ان کی سوداگری
کا ذکر عبدلی مسعود اپنے مجمع مین کرتے ہین بہنگ اور چرس پینے والی تھوڑے آدمی تانڑئی کی شاخ
مین اور شعبہ محمد خیل احمدزئی مین ہین شراب کوئی نہین پیتا لولی بازی سے نفرت کلی ہے جہوٹھہ
بولنے سے کچھہ پرہیز نہین ہے مگر ایسی سادہ تقریر سے بولا جاتا ہے کہ تھوڑی سی روکد کے بعد تمیز راست
و دروغ کی ہوسکتی ہے جو ہماری عدالتونمین اس قوم کے مجرم بعلت سرقہ وغیرہ ماخوذ ہو کر آتے
ہین تو وہ اپنی بریت کی سہل وجہ انکار سمجھتی ہین اور اور بعض دفعہ اپنی صفائی کے گواہ مال مسروقہ
کے حصہ خور اور اپنی رشتہ دار بلکہ جو سرقہ مین شریک تھے وہ بھی لکھا دیتی ہین اور ایسی گواہ ہمیشہ مفید مطلب ملزم

شہادت دیتی ہین +

خوراک

کہانے مین عموما گندم یا مکی اور جو کی روٹی اور گوسفند کا گوشت زیادہ کام آتا ہے مکی کا دلیہ اکثر کہایا
جاتا ہے سفر مین اور نیز شکار مین گردہ اور نیز غیرہ سفری روٹی یعنی کاک پکا کر کہاتے ہین کاک اوسکو کہتے ہین
کہ اول پتہر آتش مین گرم کرکے اوپر آٹا لپیٹ کر خفیف آگ کی خاکستر کو اونمین دبا دیتے ہین جب وہ
آٹا جب پختہ ہو جاوے تو نکالکر اور پتہر سے اوتار کر کہاتے ہین قند سیاہ کو شربت اور روغن مین گوندھ کر روٹی
کہانا امیرون کا مزہ دار طعام ہے اور آدمی کبہی کہانا نہین جاتا سب سے عمدہ کہانا انکی یہ ہی ہے کہ ... چاول
کے ساتھ ملا کر کہانا ... گوشت اور چربی گوسفند گندم یا مکی کی روٹی یا چاول کے ساتھ ... کہاتے ہین
الا اس قسم کا طعام سوائے عزیزون اور معزز مہمان اور دولتمند آدمیونکے باقی لوگونکو سال بہر مین میسر نہین ہوتا
اور طرز کہانا یہ ہے کہ سب کہر کے مرد آدمی یا جتنے آدمی مہمان ہون ایک بڑی تنگ یعنی چوبی طشت
اور یا کونڈول یعنی گلی تغار مین طعام ڈالکر اور اگر شوربا یا شربت یا لسّی یعنی دوغ میسر ہو تو اوسمین مشترکا گوندھکر
شاملا کہاتے ہین اور جو فضلا انکا بچ رہے وہ عورات علیحدہ بیٹھکر کہاتے ہین اس قوم مین مرد عورت
بلکہ شوہر زوجہ بھی کبھی شامل ہوکر کہانا نہین کہاتے ان لوگونکی سحر خیزی مشہور ہے مگر بوجہ عبادت
معبود حقیقی کے واسطے ہی نہین ہے بلکہ انکہ معمولی عادت ہے کہ صبح صادق کے پہلے سب مرد و زن اوٹہکر
عورات روٹی پکانا شروع کرتی ہین اور مرد کہیتی باڑی کا ضروری کام آفتاب سے پہلے ... کہا کر
اپنے اپنے کام مین مصروف ہوتے ہین کہانا پکانا عورات کی معمولی خدمت مین داخل ہے کیونکہ سواے خود
اونکے فرودگاہ مین جب وہ پہاڑ کیطرف کوچ کر جاتے ہین واسطے دیکہنے مستورات کو جو مقام کر گیا اور
دیکہا کہ اوس کیمپ مین شام کیوقت ہر طرف آگ جلتی ہے اور وزیری عورات جو مستور نہین ہوتی روٹی
پکا رہی ہین اور وزیری مرد بیٹھے ہین پتہر کے بڑے موٹے تابہ پر کوئی گندم کی پتلی آب آمیز ... دلیہ
پکاتی ہے اور اکثر نان جو کی پکا رہی ہین ونکی جو اور مکی کی روٹی موٹائی مین دو انچہ سے کم نہین

ہونگی اور جب ذرہ سی دونون طرف روتی کے تابہ پر خشک ہو چکی تو تابہ سی اوتار کر چولے کی گرم خاکستر او خفیف آگ مین دبا دیتے ہین جسمین وہ خوب سرخ ہو کر پکتی ہین تب نکالکر کہاتی ہین علاوہ معمولی غلونکی اون کے پہاڑ مین درخت خرنجہ کا پہل جسکا نام تیز گنے یعنی شاہ بلوت اوسکو کوٹ اور خشک کرکے چکی مین پیسکر مفلس لوگ دو قحط او تنگی کے ایام مین اکثر ذریہ ی آرد جو کے ساتہہ ملاکر روٹی پکانے سے اپنی شکم پری کرتے ہین اور ایک ادنیٰ موسوم ترہ کے چوڑے پتی خشک کرکے آرد بناکر خاص لسی مین کہاتے ہین اس قوم کے اپنی مقبوضہ پہاڑ مین چند اقسام میوہ سے تر او خشک پیدا ہوتی ہین جسکو یہہ لوگ بہت عزیز اور غنیمت سمجہتی ہین اور ان کو بتفریق سے بیان کرنا مناسب ہی پہلی وہ میوہ جات کہ جو سوائے مالکان اور اون کے عزیز اقربا اور دوستون کے باقی عام قوم کو قیمت سے میسر ہوتے ہین متدنہ یعنی ... آلو بعض جگہہ پہاڑ مین بہت ہی اکثر غلہ جو و مکی کے ہموزن یا چار آنہ فی بابیل فروخت ہوتے ہین انگو یہہ غلہ گندم کے مساوی جیتی ہین مگر بہت نہین ہے الوچہ اور آنار مگر ناقص او رترش بادرنگ جو مکی کی زراعت مین اکثر کاشت کرتے ہین۔ کدو کو و زبری لوگ پختہ او رخام دونون طرح کہاتی ہین۔ سبندوانہ مگر بہت نہین ہوتا چلغوزہ یا نغوزی جسکو ہندی مین نیزے کہتی ہین درخت چیل کا پہل یہہ درخت پہاڑ مین خود رو ہی الا ہر ایک اپنی مقبوضہ حد تک اختیار فروخت کا رکہتا ہی مگر ایسا ارزان کہ دو تین روپیہ پر بہت سا جنگل ان درختون کا پہل لینی کے واسطے فروخت کیا جاتا ہے اور علاوہ اپنی شکم پوری کی بازارون مین فروخت کیواسطے لاتی ہین کشلنی بہی اسی قسم کا ایک ثمر ہی ترہ کی ایک شیرین ترش آمیز میوہ ہی دوسرے قسم کے وہ میوہ جو مفت پہاڑون مین خودرو ملتی ہین اور یہہ لوگ خوب سیر ہو کر کہاتی ہین تمر توت جو بہار کے موسم مین بہت کثرت سی کہایا جاتا ہی اور مسعودو زبری تو خام بہی کہاتی ہین گورگوری ایک چہوٹے سے بوٹہ کا سیاہ رنگ ثمر تازہ بتازہ خوب مزہ دار ہوتا ہی اور یہہ لوگ معہ گٹک کہا جاتی ہین سنولنی یا شلونئے جو درخت زیتون کا میوہ ہی آور سنجرہ او رموناینہ اور پشتورگے

انکے نے یعنی گوتا یہ پہاڑی میوہ انکی عمدہ خوراک ہی اور میوہ گوز گوزہ کو توصحت افزا بھی کہتے ہین :

پوشاک

اول لباس مردانہ دستار موٹا کپڑہ کی اکثر تین گز سی ہفت گز تک طول مین عموماً سیاہ نیلہ رنگ اور قوم توری خیل سرخ عنابی رنگ اور باقی سفید مگر اسقدر بوسیدہ اور کہنہ ہوتی ہین کہ سوا نی آسودہ حال ملکان کی باقی لوگ شاید تمام عمر مین ایکدو دستار کو پورہ کرتے ہین اور چادر یا ردا جسکو بزبان خود ....لگی بولتی ہین سفید موٹا کپڑے کی اور اکثر پہاڑ مین کمل سفید رنگ کی اوڑتی ہین اور بعض ملک لوگ جسے کہتی ہین قمیص اکثر پارچہ کا ہو فراخ بلا چین اور چین دار اند کہہ کو خلقہ یا اتیلکڈ کہتی ہین عموماً موٹی اون کا فراخ انگرکہہ اکثر خود رنگ جسکی گریبان اور بردہ پیشبند پر ریشم اور سوت سرخ اور زرد کا کام اونکی عورات کرتے ہین اور اس اون کی انگرکہہ کو بزبان خود شڑے کہتی ہین بہت پہناوہ ہی قیمت اوسکی ایکروپیہ سی لیکر دو روپیہ تک ہوتی ہی اور پانجامہ مردانہ سفید موٹے پارچہ کا ...فراخ اور مسعود کی محنتی لوگ اون کا بھی پہنتی ہین اور بعض ملکان معتبر بڑے گھیرہ دار پانجامہ بوقت آنے حضور حکام پہنتی ہین لباس زنانہ عموماً عورات کے سر پر نیل کا سیاہ رنگ دیا ہوا موٹا پارچہ کی ردا جسکو بزبان خود ٹکرے کہتی ہین اور عمر رسیدہ عورتون کی سر پر موٹا پارچہ کا چھوٹا دوپٹہ اپنی مٹی کا رنگ دیکر خاکی کیا ہوا ہوتا ہی اور نازنین عورات جنکو یہہ لوگ .... کہتی ہین اور تازہ کتخدا بجائی ردا جھمی نام پارچہ جسکو سالاری کی طور سرخ سیاہ زرد رنگ سے خط ہوتی ہین اور یا لونگی جسکا کنارہ ریشمی ہوتا ہی اوڑہتی ہین اور کرتہ زنانہ جسکو بزبان خود .... خت کہتی ہین دو قسم کا ہوتا ہی ایک نجالانہ خت اور دوسرا گریوانہ خت پہلی قسم کا ناکتخدا دختر ین پہنتی ہین اور وہ اکثر موٹے کپڑے کی سرخ چینٹ کا ہوتا ہی اور اوسکے گریبان پر کچھہ کام نہین ہوتا اور نہ چین ہوتی ہی دوسرا قسم شادی کی ہوئی عورتین پہنتی ہین اکثر موٹا پارچہ سرخ کیا ہوا یا سیاہ ہوتا ہی اور اوسکی گریبان کو گرد تمام سینہ پوشش پر اکثر سرخ اور زرد ریشم یا سوت کا ....

کام اپنی ہاتہہ سی موتیات کرتے ہین اور سینہ سی ذرہ نیچے تمام کورتی کی گرد چین اسقدر ہوتے ہین کہ
ایک گون معلوم ہوتا ہی سینہ سی اوپر چیست اور تنگ اور اوس سی نیچے فراخ گہیرہ دار پشواز کے
طرح ہوتا ہی طول مین گردن سی لیکر عورت کی پانوتک لمبا ہوتا ہی اور شلوار یا آزار کتخدا عورتین
اکثر نیلے اور پیلی سوسے چند اقسام سی جسکو بزبان خود بیگی اور زیر خیش اور نئو رخیش کہتی ہین اور
بناتی ہین طرز ساخت اوسکی یہہ ہی کہ تا بزانو چین دار مثل پائجامہ کے وضع ہوتی ہی اور نیچی تنگ
پائجامہ کیطرح معلوم ہوتی ہی اور زانو سی اوپر فراخ اور مفلس و زبران کوہستانی کی عورات قلیل
بنظر کفایت ایسا ہی کرتے ہین کہ زانو تک بقدر ایک ایک گز سوسی کی چین دار پٹی بناکر زانو کے پاس
خوب مضبوط باندہ دیتے ہین اور اوسکو بزبان خود ڈربلے کہتی ہین زانو سی اوپر شلوار نہین ہوتی
اوسکا کام بہی مثل کشمیر کے لوگون کی خفت یعنی پیراہن سی لیتی ہین فی الواقعہ ایسی چہولداری کے
ہوتی جو تابت تا لنگ طول ہوتی ہی شلوار کی چندان ضرورت بہی نہین ہی اور ناکتخدا دختران سفید
موٹا پارچہ کی پیرتوگ یعنی شلوار اوسیطرح زانو تک چوڑی دار اور اوپر گہیرہ دار پہرتے ہین ناکتخدا
دختران جنکو بزبان خود نجلے یا پیغلے کہتی ہین اور کتخدا عورات مین شناخت کی واسطی وزیرون
مین یہہ مشہور علامت ہی کہ ناکتخدا سفید پائجامہ اور چہینٹ سرخ کا سادہ کورتہ بلا چین رکہتی ہین
اور مطلب رسیدہ عورات برعکس اونکی لمبا اور چین دار اور گریبان کورتہ اور سوسی کی شلوار
پہرتے ہین اور پانو مین چپلے چرمی اور اکثر تومز رسے جو ایک قسم کا پہاڑی بیٹہ ہی

اوس سی خود گہاس کی چپلی کی طرح بناکر مرد اور زن پہنتی ہین کورتہ سرخ پارچہ کا یا نیلہ جسکی گریبان
اور سینہ پر کام کیا ہوا ہو عورات وزیری بہت پسند کرتی ہین موٹا پارچہ جسکو خمتا کہتی ہین
اور رنگدار بہی اکثر احمد زئی اور اتمان زئی وزیری بنون کی بازار سے اور مسعود ٹانک
اور بنون سی خرید کرکے لیجاتی ہین اپنی ملک مین پیدا وار کپاس نہین ہوتی اس جنس کی خرید
ہمیشہ باہر سے ہوتی ہی ؛

شوق سرود

یہہ لوگ اصل موسیقی سے مطلق واقف نہین مگر اپنے دل بہلانے کیواسطی انمین بہی حسب حال قوم سرود اور ناچنا گانا مروج ہے چنانچہ ایکباجہ جسکو بزبان خود سرینده بولتی ہین اور بہت بدوضع لکڑی کا بناکر اوسکی اوپر تین تانت رود آکی لگاتے ہین اور پہر ایک کمانی خورد جیساکہ سارنگی بجانیکے ہوتی ہی گہوڑا کی بال سی بناکر اوس سی بجاتے ہین اگرچہ اس سرینداکا آواز صرف مغزخراشی ہے مگر وزیری لوگ اسپر ایسے عاشق ہین کہ جہان سرینده کا آواز سنا سب کام چہوڑکر وہان جمع ہوتے ہین اور سرینده کی آواز پر بڑے شوق سی کہڑے ہوکر ناچتی ہین اور چکر مارتے ہین اور سرینده بجانے والی کی سر پر تال لیتی ہین اور اسطرحکا ناچنا اور سندری گانی بلاشادی ابہی رسم عام ہی اور ناچنے گانی کیوقت چہوٹا بڑا کوئی شرم نہین کرتا جہان مجمع ہوا اور سرینده بجا وہان ناچنا شروع کیا علاوه سرینده کی آجڑے اور گلہ بانون کی پاس ایک نے کی بانسے ہوتی ہی جسکو دروست کہتی ہین اور اوس مین پانچ سوراخ ہوتی ہین وہان کی ایک کنارہ پر رکہہ کر پہونکتی ہین اور اون سوراخ پر ہاتہہ مارنیسے ایک اثرناک آواز نکلتا ہی اور اوس آواز پر بہی گلہ بان اور آجڑی لوگ جمع ہوکر ناچا کرتے ہین اور شادیون مین ڈہول کی آواز پر سندرے اور ناچنیسے شور مچاتی ہین غرض کہ ناچنا گانا انمین ایک بڑی خوشی اور شوق ہی مگر انکے شوق کی برابر سرود اونکا مزه دار نہین ہی عورات گرچہ سندری گاتی ہین مگر ناچتے نہین ڈہول اور سرنا میراسی یا ڈوم بجاتی ہین وزیرونکا اپنا باجہ صرف سرینده اور دروست یعنی بانسری ہے

طرز وضع اور طبیعت

اس قوم کی اکثر آدمی تنومند اور محنتی اور پوره قد ہوتے ہین خوش شکل کم بعضا وہی جیسے گورا چشم فراخ پیشانی کینہ توز زود رنج تنگ ہمت اور طامع ناعاقبت اندیش اور شناخت کی شناخت کا ایک اور نشان عجیب ہی کہ اس قوم کی دانت ۲۹ یا ۳۰ ہوتی ہین اور بہت چہوٹے چہوٹے گہسی ہوئی اور دوسرا اکثرون کی پیٹہہ پر دو شانہ سے آگی جہکی ہوئی خم دار معلوم ہوتی

سے ہے اکثر اس قوم کے آدمی ساری سر پر لمبی بال تا بہ شانہ رکہتے ہین گرچہ اونکو صاف رکہنے کا ارادہ
نہین ہوتا الا تالخ تیل یا روغن زردسے چرب رکہتے ہین اکثر پوشاکین اسقدر چرکین اور میلی ہوتے
ہین کہ رنگ اونکا مایل سیاہی ہوجاتا ہے صابون کا خرچ قریب عدم خرچ کے ہے کئی آدمی ایسے
ہین کہ جنہون نے سال تک کپڑا صاف نہین کیا جسجگہہ بے نماز ہونیکا شبہ ہو تو اوس موقع
کو پانی سے ذرا پاک کرلیا ؛

مہمانداری

یہہ لوگ اپنے ہمقوم اور آشنا مہمانون کی ضیافت بڑی تپاک سے کرتے ہین آٹھہ سے زیادہ مہمان ہون
تو ضرور اونکی واسطہ گوسفند حلال کیا جاتا ہے بشرط معتبر مہمان ہونیکے کم کیواسطے بہی اور جملہ گوشت
سوای کلیجی یعنے آنتین معہ سر و پا مہمانون کو سامنے پکایا جاتا ہے تاکہ شبہ خود خوری کا نہو جب
پک کر تیار ہوگیا تو آٹھہ آٹھہ آدمیون کی واسطے علیحدہ علیحدہ تہال برین حصہ لحم کا کرکے آگی رکہدیا
اور صاحب خانہ اکثر اپنی ہاتہہ سے ہر ایک مہمان کی ہاتہہ مین موٹا ٹکڑا گوشت کا معہ استخوان اور
چربی کا پکڑا دیتا ہے شوربا کے ساتہہ کہانیکو چاول پختہ معہ روغن یا گندم کی روٹی حسب مقدور
میزبان اور اکثر توسکے کا دلیہ دیا جاتا ہے یہہ تشریح میری چشم دید ہے کیونکہ ایکدن پہاڑ غیر علاقہ
کے اندر مین بہی اتفاقاً مہمان ہوا تہا سبب اوسکا یہہ تہا کہ ایک سنگین مجرم مفرور سابقہ بارادہ
ارتکاب جرایم اپنی گروہ کو لیکر بنون سے تخمیناً ۴ میل درہ خیسور پہاڑ کے اندر جاگزین ہوا تہا اوسکی
تدارک کیواسطے ۹ فروری ٦٣ء کو قریب سو سوار جن مین اکثر ملکان رعایا وغیرہ تہے ہمراہ لیکر شب کو
پہاڑ کے اندر براہبری وزیرہ ان خیرخواہ سرکار چلا گیا بعد گرفتاری چند مجرمان جب واپس آتے
تہے تو جو قوم پہاڑ کے اندر ہماری خیرخواہ تہی اوسکی ملک نے سامان مہمانی تیار کر رکہا تہا بموجب
درخواست اونکی جب جاکر دیکہا تو گوسفندون کی چربی پر گہاس لپٹا ہوا اور اسطرح ہر ایک
اندام پختہ کیا ہوا تیار تہا مین نے اپنے ہمراہان کو اجازت کہانے کی دی اور چونکہ اکثر میرے

بہی وزیر تہی اونہون نے اوس خوشی سے چربی کو کہایا اور تعریف کری کہ جس سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ کہانا ان لوگون مین نہایت درجہ کا عمدہ ہی ہرچند کہ ایسے نازک موقع پر توقف کا بچانا ضرور تہا مگر بلحاظ دل شگفتگی اوس خیرخواہ کے جسنی اپنے بیدلون کی جمعیت سے بارے وایسی کی راستہ کے حفاظت بہی کری تہی اپنے ہمراہیون کو اجازت دی لئی جس سے اوسکو نہایت خوشی ہوئی ور جو مہمان اور رحنچ لوتہ یعنی اشک کشی کیوقت ہو وہ موجب حساب توزع اپنی اپنی حصہ کا ہر کوئی ادا کرتا ہے اور باقی مہمان خانگی بعض شاخون مین ثور شنکے حصہ پر ہے بعض مین اپنی شوق اور مقدور پر مہمان نوازی ہوتی ہے اور طعام مہمانی تین قسم کا ہوتا ہے اول سب سے عمدہ قدر کا کہانا مہمان کے واسطے یہہ ہے کہ گوسفند فربہ ذبح کرکے اوسکے معہ دم یعنی چکی چرب پکا کر حسب مقدور چاول یا نان گندم یا مکی یا دلیہ مکی یعنی اوگرہ کہلاتی ہین اوسکو دمزہ مرٹہی اور یا شکارہ وزرہ کہتی ہین کوتندسے مرٹے یعنے روٹی جو روغن زرد کے ساتہہ گندم وغیرہ کا نان کہلایا جاوے تیسرا وچنہ مرٹے یعنے خشک روٹی جسکو وچہ ٹکا بہی کہتی ہین اور دوسرے قسم مین مرغ خانگی پکا کر طعام دینا بہی شامل ہے مگر مہمان کے واسطے کبہی چرگ یعنے مرغ ذبح نہین کیا جاتا مگر گذشتنی ورزیرون مین اب مرغ حلال کرنے کی رسم ہوگئی ہے غرضکہ مہمان داری مہمان کے حیثیت پر کرتے ہین قدرمند اور معزز مہمان کے واسطے اچہی اور دوسرے کے واسطے ناقص مہمان داری ہوتی ہے جو اجنبی مسافر ہو اوسکو وظیفہ مانگ کر گذارہ کرنا پڑتا ہے مگر اخوند اور ملا کے نام پر اجنبی جاہل بہی مہمانی کہا سکتا ہے مہمان کیواسطے لحاف اور چارپائی تو کم میسر ہوتی ہے مگر ایک چہوٹے دری اون کی قدرمند مہمانون کو دیتی ہین جو زمین یا چٹائی پر اوپر بچہا کر گذارہ کر لیتے ہین اور ہندو مہمان کی بہی مہمانداری کرتے ہین اور مہمانی کو بزبان خود ملستیہ کہتی ہین ✤

حال آسودگی وافلاس

یہہ لوگ ابتدائی سے نہایت افلاس کی حالت مین تہے عملداری سرکار انگریزی مین جن شاخون کو تہل کی زمین پر بامن تمام تردد کاشتکاری حاصل ہوا وہ آسودہ ہوگئے ہین اور سوائے اونکے

جو شعبی پہاڑمین آباد ہین اون مین بہی پیشہ سوداگری والی مرفہ حال ہین اور باقیماندہ لوگ والا
خصوص مسعود سوا ہی سوداگران آہین بدستور تہیدست ہین اور بچشم خود دیکہتی ہین کہ نیک معاشرلوگ
روز بروز دولتمند ہوتی جاتی ہین شاندار سادات چوری کو ذلیل سمجھکر اوس پیشہ کی طرف رجوع
ہون جسمین دین دنیا کا بہلا ہو؛

حال پیداوار غلہ

انکی مسکونہ ملک کوہی مین گندم جو مکی برنج پیدا ہوتے ہین پہاڑمین زمینات انکی بہت کم ہے
اونکی پیداوار سالانہ خوراک کیواسطی مکتفی نہین اور بسبب قلت زمین اور نہری ہوسکنے کے قدر اوسکا
یہانتک ہی کہ ایک دیاستہ زمین جسکی ہوی بحساب اوسط عہ روپیہ فروخت ہوتی ہی اور
یاستہ بزبان خود، اگز طویل رسہ کو کہتے ہین اور وہ گز دو فٹ تین انچہ کا ہوتا ہے ایک رسہ
مذکور طول اور نیم رسہ عرض سی جو زمین حاصل ہوتی ہی اوسکو ایک دیاستہ زمین کہتی ہین دیاستہ
سی مراد طناب ہی + زمین تہل مقبوضہ بعض فرقہ شاخ احمد زئی مین اکثراً گندم و نخود اور جنرالیف
مین باجرہ اس کثرت سی پیدا ہوتی ہین کہ اونکی اپنی خوراک سی دہ چند زیادہ بچتا ہے جو فروخت
کرکے نفع اوٹہاتے ہین؛

ذکر مذہب واعتقاد

کل قوم وزیری اہلسنت جماعت حنفی مذہب مسلمان ہین مگر علم مذہبی بلکہ قرآن شریف کا پڑہنا
بہی انمین کم مروج ہی اور عقاید اسلامیہ اکثر اسمًا و رسمًا جانتی ہین نہ علمًا باوجود اسکی تعصب
مذہب کا انمین مفرط ہے مذہب کی پاس بہت رکہتی ہین غیر مذہب کے لوگونکا مال لوٹ کر کہانا صواب
سمجہتی ہین بلکہ گورنمنٹ انگریزی کی حدود کے اندر رہنی والے مسلمانون کا مال بہی حلال جانتی
ہین گرچہ مسجدین اور اخوندان ہین کم ہین مگر نماز اکثر پڑہتی ہین خصوص قوم اتمان زئی وزیری
اور شاخ احمد زئی سی شعبہ سپیرکے اور قوم مسعود سی عبدلے اور علی زئی زیادہ نماز گذار مشہور
ہین قوم اتمان زئی مستقل سکونت والون کو اکثر مسجدین بہی ہین گو کہ یہہ لوگ نماز کے جملہ فرائض

اور واجبات اور قواعد رکوع و سجود سے بخوبی واقف نہین ہین مگر تاہم بہ نہمید خود فرض کو ادا کرتے ہین آخوند اور ملا کا قدر انمین بہت ہے اونکی زبان سے جو کچھہ نکلے اوسکو سند سمجھتے ہین وزیری آخوند بھی علم تھوڑا رکھتے ہین اور وعظ یا خطبہ مجمع عام مین اچھی طرح نہین پڑہ سکتے تعویذ نویسی اور ساده لوح قوم کو اپنے فریب کے دام مین جلد پہنسا کر نذرانہ و رشکرانے لیتے ہین اخوند کا کام یہہ ہے

کہ امامت کرکے نماز پڑہا دے اور چھوٹے لڑکون کو نماز سکہا وے نکاح پڑہانا اور جنازہ پڑہنا بھی اخوند کا کام ہے اور میت کو غسل بھی اکثر وہ دیتا ہے اور میت کی کہنہ پارچات اوسکو ملتی ہین اور نیز میدان کا عشر یا اسقاط میت وغیرہ خیرات سے اخوندونکا گذارہ ہوتا ہے مگر اکثر اخوند لوگ مفلس ہوتی ہین اور بعض آسوده حال ماه رمضان کا روزه فرض سمجھتے ہین مگر جو پہاڑ سے اور جابجا وزیر ہین اونکو ماه رمضان کی بھی خبر نہین ہوتی کہ کب آیا ہے مین نے سنا ہے کہ میدان سے رہنے والے وزیرون سے کوئی شخص آخر رمضان مین پہاڑ کو گیا اور وہان جا کر کہا کہ آج عید ہوگی پہاڑ سے وزیرون مین سے ایک شخص نے کہا کہ شکر الحمد للہ روزه بھی گذر گئے اور ہمکو خبر بھی نہوئی کہ ہمارا غاڑہ یعنے گردن اس گناہ مین نہین پکڑی جاوے گی کیونکہ ہمکو رمضان کے آنے کی خبر نہین تھی اسواسطے بری ہوگئے جب یہہ لوگ کوچی پہاڑ سے آنے جانے کا سفر کرتے ہین تو جس منزل پر جا کر ڈیرہ کیا وہان کسی اچھے موقعہ پر ایک ایک پتھر رکہہ کر مسجد کی علامت بنالیتے ہین اور آخوند جو گانو کوچی کے ہمراہ ہوا وہ سجگہہ اذان دیتا ہے اور جماعت کے ساتھہ نماز ادا کر لیجاتی ہے بعض شبان اور پہاڑ سے گلہ بان وزیری ایسے بہی ہین کہ جنہون نے نماز کا سبق نہین پڑہا بحیثیت مجموعی یہہ بات لکھی جا سکتی ہے کہ انمین واقفیت دین کی بہت کم ہے ؛

ذکر مویشی و مالداری

وزیری گھوڑونکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اس قوم مین سب سے زیادہ بھیڑ بکری گوسفند کے گلے ہین خصوصاً شاخ احمد زئی بھیڑ بکری کی رمہ بہت رکھتے ہین جو زمستان مین تھل پر اور گرما مین پہاڑ کوه سلیمان کی دھارون مین لیجاتے ہین نر بھیڑ بکری اکثر بنون کی بازار و غیره اطراف مین فروخت

کی جاتی ہین اور مادی واسطی ترقی نسل رکہتی ہین انکی ملک مین بشمار گلے بہیڈی سفید اور خود رنگ کی چرتے نظر آتے ہین اون بہیڈی کی فروخت سی نفع اوٹہاتی ہین بکری کی رمہ پہاڑی وزیری رکہتی ہین تہل پر آنی والون کی پاس بکری کم ہوتی ہے شتر ہے اکثر رکہتی ہین خصوصاً کوچی لوگ جو اپنا گہر کا اسباب اور رکیشر دے سفر کے وقت اونپر لاد کر لیجاتے ہین اور نمک کی سوداگری بہی انپر ہوتی ہی نر بچہ اپنی قوم کے سوداگر وغیرہ لوگون کے پاس فروخت کیے جاتی ہین وزیری اول شتر اکثر چہوٹے چہوٹے بی مہار اور محنت کش ہوتے ہین اور چہوٹی عمر ہین اونپر بالان ڈالا جاتا ہے

گاومیش یہہ لوگ مطلق نہین رکہتی اور نر گاؤ و مادہ گاؤ بہت ہین مگر پستہ قد اور لاغر اکثر سیاہ رنگ ہوتی ہین یہہ لوگ کہتی ہین کہ پہاڑ مین سیاہ رنگ والہ مضبوط اور محنت کش رہتا ہے اس باعث سی اکثر سیاہ فام سانہڈ کی نسل بڑہاتی ہین ابہی بچہ یکسالہ ہوتا ہی کہ اوسکو لادنا شروع کر دیتے ہین اور طرفہ بیرحمی یہہ کہ شیر دار مادہ گاؤ بہی لادی اور قلبہ رانی سی کبہی نہین چہوڑتے خر مرکب ہر گہر مین ہوتے ہین خصوصاً کوچی لوگ تہل پر آنی والی پانی کی مشکین لادنی کیواسطے لابدا رکہتی ہین اور جسکی پاس شتر نہین ہین وہ سفر کے وقت بیل اور خر مرکب پر اپنا اسباب وغلہ بار کر لیجاتے ہین ؛

سگ وزیری

اس قوم مین واسطی حفاظت ریوڑ و گہر کے سگ رکہنی کا بہت دستور ہے اور اونکی کُتّے ایسی خبردار اور اچہے ہوتے ہین کہ اونکی ہوتے سارق کامیاب نہین ہوسکتی اور اچہی لڑنے والے مضبوط اور قدآور ہوتے ہین مگر شکار کا شوق اس قوم مین نہین ہے ؛

بیماری

وزیری قوم مین باوجود عدم احتیاط غذا اور رہنے او رچرگین رہنی کے بسبب تازہ ہوا بہاڑی بہت تہوڑی ہی قسم کی ہوتی ہی چیچک کی بیماری ہے سوا اسنے قوم مسعود کے باقی وزیری چہوٹے یا بڑے بہت تہوڑے مرتے ہین اس قوم کے کوچی شاخون مین تپ کی بیماری ہوتی ہی جب وہ

گرم ملک سی سرد پہاڑ کو جاتی ہین یا سرد جگہہ سی گرم ملک کو آتی ہین تو اونکو چند روز تپ آتا ہی اور اوسکو
گرم سرد کہتی ہین تپ دق اور تپ محرقہ بہی ہوتا ہی ہر قسم کے تپ کا علاج عموماً ترون اجول یعنی چمڑہ ڈالنا
ہے اور اوسکی ترکیب یہہ ہے کہ تازہ تازہ گوسفند ذبح کرکے گرم چمڑہ اوسکا برہنہ بدن پر پہر لیتی ہین
پشم والی طرف اوپر رہتی ہی اگر دو تین چمڑہ ڈالنی سے اچہا ہو گیا تو بہتر ورنہ زیادہ بہی ڈالی جاتے
ہین یہان تک کہ آخر کو مریض مرجاوے یا بیماری چہوڑ دیوے اور اکثر چمڑہ ڈالنی سے اچہا ہو جاتے ہین
اوسکا ظاہرا فایدہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پسینہ یعنی عرق آنی سے بدن کہلجاتا ہی اور تپ بہاگتا ہی چار
پہر تک ایک چمڑہ رکہتی ہین اگرچہ ہوا اور پانی کی پرہیز ہے مگر وزیری کچہہ بہت پرہیز نہین کرتے
علاوہ اسکی تپ کیواسطی جمالگوٹہ کا مسہل یعنی جلاب بہی لیتی ہین اور موسمی تپ کیواسطی گندم کے آرد کو
پانی مین ملاکر اور پتلا کرکے آگ پر گرم کرتے ہین اور اوسمین ہلدی اور سیاہ مرچ اور اجوائن ڈالکر
گرم گرم نوش کرجاتی ہین اور اوس سی عرق آکر تپ اکثر رفع ہوجاتا ہی مسعود وزیری تپ دق اور
محرقہ اور چیچک کی بیماری سی بہت ڈرتے ہین جس گانو یا گہر مین ایسا بیمار ہو وہان کبہی
نہین جاتی بسبب سادہ لوحی وزیری لوگ جن اور پری کی سایہ سی بہت ڈرتے ہین اور اکثر
بیماریون کو سایہ پری اور جن سمجہکر حیلہ ساز اور تعویذ نویس اخوندون کی طرف رجوع کرتے
ہین اور اس آسیب کی صدمہ سی محفوظ رہنی کیواسطی تعویذ لکہاکر اور اوسکو چمڑہ مین لپیٹ کر گلہ مین
ڈالتی ہین کوئی کم وزیری تعویذ سی خالی ہوونگا اور ہر ایک کی گلے مین چند چند تعویذ ہوتے ہین
اور اوسکی معتقد ہین اخوند تعویذ نویس اکثر فی تعویذ ایک روپیہ چار آنہ نذرانہ یا شکرانہ
لیتی ہین اور اس سادہ لوح قوم کو اپنی فعل کا معتقد کر رکہا ہی ؛

معدنیات

سوائی اوس سنگ کی جس سی آہن بنتا ہی اور کسی چیز کی کان انکی علاقہ مین تاہنوز نہین معلوم
ہوئی ترکیب لوہا بنانی کی جو کہ مسعود وزیری مین بنتا ہی اسطرح وہ لوگ بیان کرتے ہین کہ بہت
نزاح مقام مکین بابڑ وغیرہ مین بطور کان نمک کہود کر سیاہ رنگ کا پتہر جس سی کچہہ چمک بہی نکلتے

ہے اور وزن مین بہ نسبت اور پتھرون کے زیادہ سنگین ہوتا ہی نکالتی ہین اوس پتھر کو
توڑکر ریزہ ریزہ کرتے ہین اور واسطی بچاؤ ہوا اور بارش کی مثل ٹپ خیمہ گول چھپر کے نیچے
دوکان جسکو بزبان خود منڈؤ کہتی ہین مانند چھوٹے پٹھے چونہ کی بناتی ہین اور اوس دوکان
مین دو حصہ کوئلہ اور تیسرا حصہ سنگریزہ مذکور ڈالکر دکان کے چمڑے گہالون سی اوسکو بہت تاؤ
دیتی ہین جب خوب تاؤ آیا تو لوہا گل کر سرخ رنگ ہوجاتا ہی اور دکان سی نیچے بہی نکلتا ہے
جسکی اوپر سی باوزار آہنی میل دور کرتے جاتی ہین اور لوہا آگ رکہا جاتا ہے اس پہلی تاؤ کی
آہن کو کچا یعنی خام مترہ کہتی ہین اور اوسکا نرخ دوکان پر بیس سیرفی روپیہ ہوتا ہی اور
پہر اوسکو دوسری دوکان پر تاؤ دیکر پختہ کرتے ہین اور کشتی جسکو یہہ لوگ کرکئے یا پاسے
کہتی ہین بنائی جاتے ہین اور اوسکا نرخ پہاڑ ہین دس سیرفی روپیہ ہی ان کانون پر کسی کا
حاکمانہ اختیار نہین ہی جو مسعود وزیر جا ہی بنالے مگر آپسمین کانین اور اونکا موقعہ تقسیم کیا
ہوا ہی اور جو لوہا ملکین مین بنتا ہی وہ اکثر علاقہ وزیرگون مین جا کر فروخت کرتے ہین قوم من زئے
ٹانک اور ڈیرہ اسمعیلخان کی طرف اور قوم لوکرئے بہلول زئی و اسمانٹی شہابی خیل علاقہ مروت
ضلع بنون کی جانب لاکر فروخت کرتے ہین اور مسعود قوم کے بیوپاری کہتی ہین کہ تقریبًا پچاس
ہزار کا آہن سال بسال نکلتا ہی اور خام و پختہ بنکر فروخت ہوتا ہے بمقام مکین شاخ عبدلئے
کے لوگ کڑچہی آفتابہ تاوہ اور پیالہ و ہیم وغیرہ بناکر چارون طرف کے نواح کے ملکون مین فروخت
کرتے ہین عموماً اسطرح کا سامان اور لوہا وزیرگون کے علاقہ مین قوم پرملی خرید کر غزنین اور
کابل و قندہار و غلجیون کے ملک مین فروخت کرتے ہین اور قوم مسعود وزیری کا زیادہ تر گذارہ
اسی آہن فروشی پر ہے اور بیوپاریان آہن بہ نسبت دوسرے فرقہ کے آسودہ حال ہین

تخمیناً شمار قوم

ذیل مین ایک فہرست جس سی ہر ایک شاخ کلان کی تعداد اور پیشہ و جای سکونت نام ملکان معلوم ہوگئے درج کی جاتی ہے فرضی ہے حالات جدا [illegible]

فہرست مذکور

اول تفصیل قوم اتمان زئی

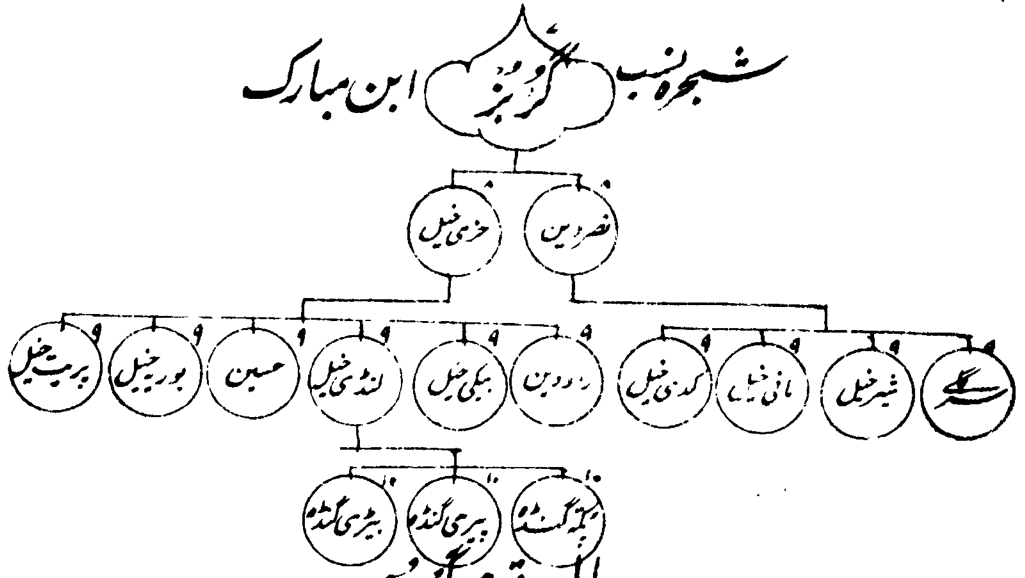
نمبر شمار	نام شاخ مشہور عام			تعداد	نام ملکان	جائی سکونت	پیشہ
	[illegible]	[illegible]	[illegible]				
۱			میت خیل محمود خ	۳۵۰۰		حسن خیل بمقام کیتو توری خیل در وزیرستو کی ہمسایہ و غیرہ متفرق	کاشتکاری و نمک فروشی نورک خیل کرایہ کشی
۲			سنظر خیل منحرخ	۶۰۰	بلال قمر دین	متفرق	کاشتکاری و رمہ داری
۳			مدخیل مدحرخ	۲۵۰۰	آدم خان تیاخیل	کوہ موسوم آوڑ بالائی سر دوڑ	"
۴			توری خیل	۳۰۰۰	ایغر سکتے بیرحیان معروف شیخ علدار اخوند وغیرہ	تشیرہ تلہ درہ حسو	کاشتکاری و تلہ فروشی یعنی شہتیر و بازوکی درخت ترزرٹنے ورسول خیل سارق
۵			کابل خیل	۳۲۰۰	ملک دین رحمت شاہ عالم شاہ وغیرہ	رود کرم کے کنارہ پر اندر کوہ	کاشتکاری و چوری
۶			ملک شاہی ملک شے	۴۰۰	صالح	اکثر علاقہ تہانہ میران دامن کوہ گبر	"
۷			جانی خیل	۱۰۰۰	اللہ داد تیجے رضا داد تیرم شاہ کریم خان	"	" و ہیمہ فروشی
۸		[illegible]	سرہ خیل	۴۰۰	قاسم سردار	در عرض علاقہ مذبور	"
۹		"	تختی خیل	۶۰۰	حسن شاہ سردار جنگ بہادر	"	"
۱۰		"	نرمی خیل	۵۰۰	حسن خان کریم خان کٹہ میر	"	" و چوری
میزان کل				۱۵۷۰۰			

دوم تفصیل قوم احمد زئی

نمبر شمار	نام شاخ مشہور عام		[illegible]	نام ملکان	جائی سکونت	پیشہ
	[illegible]	[illegible]				
۱	بیزن خیل	ہاتی خیل	۱۲۰۰	غلیم تبندر شجاع	تھل متصل سرحد وزیرستان	زراعت کاری
۲	"	سری خیل	۸۰۰	لعل میر	متفرق	" وجوری
۳	"	عمرزئے	۸۰۰	لنڈک بیگے وخدرخان	تھل وگومتی	زراعتکاری وہیمہ فروشی
۴	[illegible]	بوبی خیل باہمی خ	۲۵۰۰	کریم خان تہ بران ایسپ	متفرق	ہیو پار نمک وہیمہ فروشی فرقہ زئے خیل اکثر چوری
۵	شادی خیل	خانیہ خیل	۴۰۰	فوجدار	ترپ متصل کرم	ہیمہ فروشی
۶	"	خوجل خیل	۱۲۰۰	ہمت آمخان اپشم گوہر امزان	ٹل طبند خیل سرہنگو علاقہ کوہاٹ تک	نمک فروشی وگلہ داری
۷	"	بدین خیل	۵۰	رضا خان	تھل علاقہ سرکار	کاشتکاری
۸	"	بزن خیل	۸۰۰	میر اکبر جعفر	اکثر بمقام سدراون علاقہ بنون اور کچھ پہاڑ میں	کاشتکاری وسوداگری مویشی
۹	"	پیندہ خیل پایندہ خ	۲۰۰	برہم خان	تھل	کاشتکاری وگلہ داری
۱۰	[illegible]	شدن خیل	۶۰۰	نجیب ولد سوہان	ایضاً سدراون	کاشتکاری
۱۱	"	محمد خیل	۶۰۰	فضل شاہ وشاہجہان مدامان	کنارہ کرم دامن کوہ حد سرکار	کاشتکاری ہیمہ فروشی
۱۲	"	[illegible] خیل	۶۰۰	.	اندر کوہ	کاشتکاری وچوری
میزان کل			۹۰۵۰			

سیوم تفصیل قوم مسعود وزیری

نمبر شمار	نام شاخ قوم [illegible]			تعداد [illegible]	نام الملکان	جائی سکونت	پیشہ
	[illegible]	[illegible]	[illegible]				
۱	[illegible]	[illegible]	شہابی خیل	۱۲۰۰	گلان تہرخان زرلبند میر بابا و	کوہ بابڑ وغیرہ متفرق	آہن فروشی وچوری کم کاشتکاری
۲	"	"	بین زئے	۲۳۰۰	توربان ولد جنگی خان میرفراز بارک	متفرق اندر کوہ	" دور بیابانی و [illegible] فروشی
۳	"	[illegible]	جیا تیل	۶۰۰	تیرزال تیرول بنار بن یا معین الدین	شہیر و میدان	"
۴	"	"	خانے خیل	۵۰۰		" متفرق	"
۵	"	"	بدرن زئے	۸۰۰		"	"
۶	"		گلشاہ / گلشے	۱۰۰۰	قمرو بن میر حسین خورسے	مقام غوزامہ ملکے گومل سے جانب مشرق	آہن فروشی اکثر
۷	[illegible]	[illegible]	عبدلے	۲۵۰۰	زنہ بست سعید	اکثر مکین وبعض متفرق	آہن فروشی وکاشتکاری
۸	"	"	ملکشے	۸۰۰	اخلاص طوارزے	کانے گورم سے اوپر پہاڑ مین	" وچوری
۹	"	"	نظر خیل	۹۰۰	فتح خان	"	اکثر کاشتکاری
۱۰	"	"	بلند خیل	۳۰۰	میر بابا وولد مشعل	مکین	کاشتکاری
۱۱		[illegible]	بست خیل	۱۴۰۰	تاج محمد میر غضب جہانگے	متفرق	" مع چوری
۱۲	"	"	خوجہ خیل	۲۰۰	شاہ دیدار	مکین	کاشتکاری
۱۳	"	"	تورکوست	۶۰۰	شاہ مراد دُرانی تیجڑ شیراز	متفرق	آہن فروشی وکاشتکاری وچوری
۱۴	"	"	وزیر خیل	۲۰۰	گل میر	"	"
۱۵	"	"	شنکے / ایشنکے	۱۲۰۰	نبی ولد مانکی وغیرہ	اکثر در لمٹاک	" چوری زیادہ
میزان کل				۱۴۵۰۰			



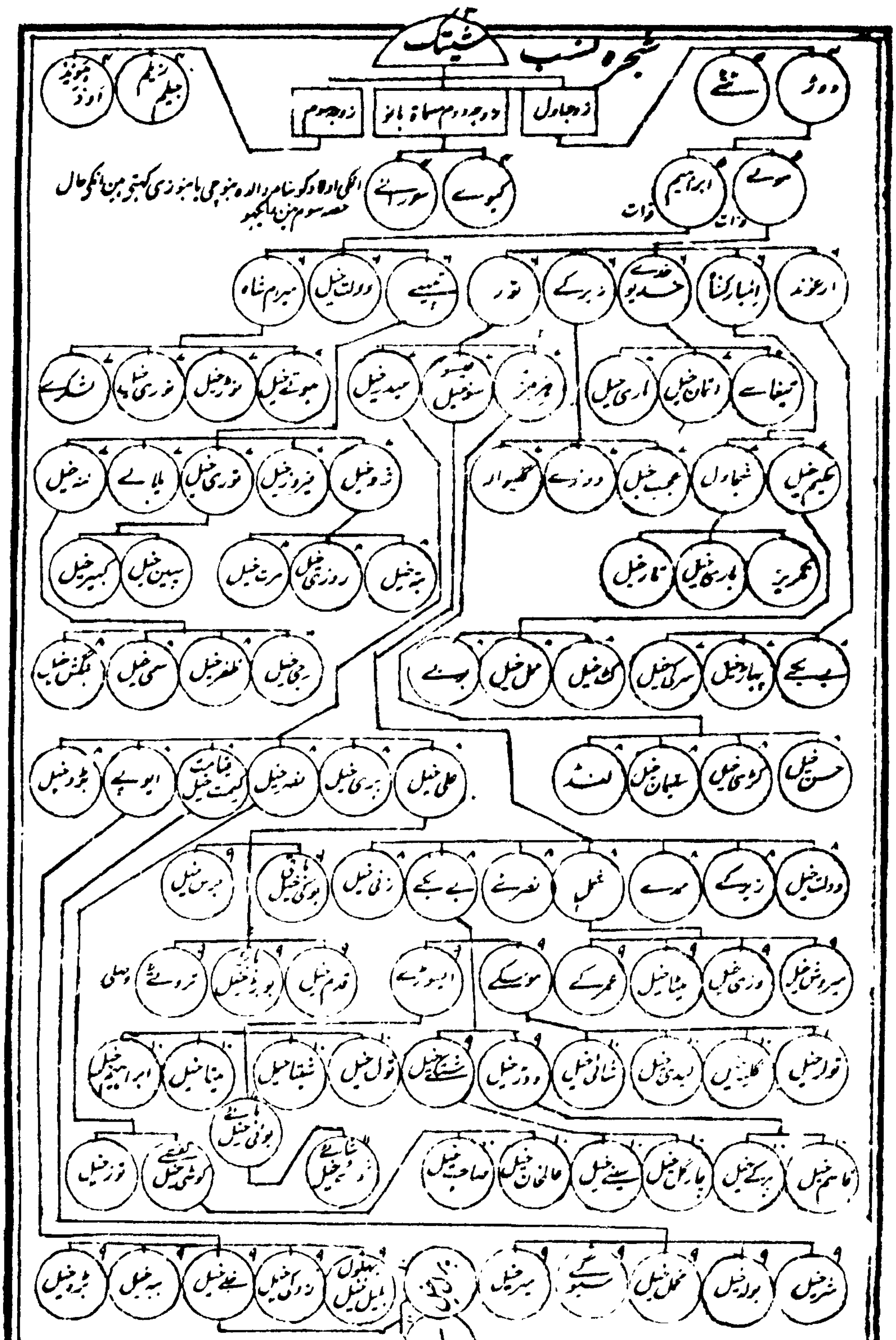
حال قوم گربز

قوم وزیری کا شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مسمی وزیر ابن سلیمان مورث اعلیٰ قوم وزیری کی دو پسر تہے اونمین سی مسمی خدری بڑے بیٹے کے تین فرزند تہے سب سے چہوٹا مسمی مبارک تہا جسکا بیٹا مسمی گرباز ہوا اور اوسکی اولاد گربز کہلاتی ہی گرچہ حقیقت مین گربز بہی قوم وزیری کی ایک شاخ ہین مگر فی الحال ملک اور دستور اور رواج مین ایسی علیحدہ ہوگئے ہین کہ اونکا ذکر باقی قوم وزیری سی علیحدہ کرنا پڑا کہتی ہین کہ ابتدا مین گربز لوگ مسعود وزیری کے شامل اونکی پہاڑ کے شمالی حصہ مین رہتی تہے چنانچہ درہ شکتو اور رکوہ باٹر مین تا حال بعضی کہن سال وزیری قوم گربز کے وقت کے پانی چڑہانے اور رگہرون کی علامت بتلاتی ہین دو سو برس سی کچہہ زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ یہہ لوگ اسجگہہ سے خارج ہوئے اور سبب اخراج یہہ بیان کرتے ہین کہ کوہ گبر مین پہلی شاخ و نگار قوم بیٹنی آباد تہے گربز لوگون ذا ونپر یورش کرکے قتل عام کری اور رکوہ گبر اپنی قبضہ مین کر لیا بعد چند مدت کے جیسا کہ قوم بیٹنی کی حال مین لکہا گیا ہے شاخ کجین بیٹنی نے اس قوم پر لشکر کیا اور سخت لڑائیون کے بعد قوم گربز نے شکست کہائی اور رکوہ گبر پہر بیٹنیون کی قبضہ مین آیا اور چونکہ گربز ان فسادون مین کم زور ہوگئی تہی اسواسطے ایسی بی پایانہ ہوئی کہ کل وزیری ملک کے مغربی اور شمالی گوشہ

مین ملک خوست سے شرق مایل جنوب اور دریا کرم کے علاقہ سے شمال غربی کی پہاڑون مین جا آباد ہوئے
انکی پہاڑ سے ملک مین دو ماہ زمستان مین برف پڑتی ہے اور چونکہ پہاڑ کے رہنے والے اکثر بوریا
کی جہولداری بناکر رہتے ہین اونکی سلامی چٹایون کی جہولداری سے برف کنارون پر گرکر تین چار فیٹ تک
باہر سے بوریا کی بنیاد کو دبالیتی ہے یہہ قوم مفلس مگر جنگجو ہے خوست کی مشرقی مایل جنوبی گوشہ پر انہون نے حملہ
کرکے کچہہ میدان علاقہ قلیل خوست کا اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اسواسطے ریاست کابل کی حکومت فی الحال انپر
موثر ہے اور علاوہ محصول زمین کی جو بحساب فی جریب دو روپیہ کابلی ایک فصل مین لیے جاتے ہین دو روپیہ
دو دہی یعنی فی گہر کے حساب سے حاکم خوست انسے وصول کرتا ہے پوشاک اور دستور اکثر خوست کی رہنے والے
قومون سے مطابق ہے مگر طرز وضع اور قد قامت رنگ اور شکل قوم وزیری سے موافق ہے گرہز لوگ سودہ بیان
مین باقی قوم وزیری کے شامل نہین ہین مگر اونکو اپنا بہائی سمجھتے ہین آئین وزیری پر پہلے وہ بہی عمل
کرتے تہے مگر اب نہین رہا کل تعداد اسلحہ بند مردمان اس قوم کے چہہ ہزار کہتے ہین عموماً کاشتکاری
اور مالداری کا پیشہ رکہتے ہین مگر بعض سوداگری اور بدرقہ کا کام بہی کرتے ہین جاہل اور بے علم لوگ
ہین خوست کی سپین اور تور گوندے کے شمار کیوقت یہہ قوم سپین گوندے کے ذیل مین منسلک ہوتے ہین

قوم لالی خواہ لیلی وزیر

اس قوم کی تعداد پنجہزار مرد اسلحہ بند لوگ بیان کرتے ہین اور کوہ سفید کے شمالی و مغربی نواح مین
رہتے ہین یہہ لوگ بہی ایک شاخ قوم وزیری کی ہین اپنی باقی قوم سے علیحدہ ہوکر اسطرف جانے کا سبب
یہہ بیان کرتے ہین کہ لالی ابن وزیر اپنے باپ کے ساتہہ کوہ شوال مین رہتا تہا اتفاقاً اوسکی ہاتہہ سے شیدنک
کی اولاد سے کوئی شخص مارا گیا تب بخوف انتقام بہاگ کر قوم خوگیانی مین چلا گیا اور وہان اوس قوم
سے شادی کرلی جسکی اولاد اب اس تعداد تک پہونچی دوسری روایت یہہ کہ وہ شخص کوئی عورت
مسمات لیلی ورغلان کر بہاگ گیا اور اوسنے راستے پر بڑے ڈاکو وری کرکے قوم شینواری کی چند
سارقان کو جنہون نے اوسکی معشوقہ سے بانی مانگ کر شرارت کری تہی قتل کیا اور مسمات لیلی سے اوسکی
چند فرزند ہوئے جنکی نسل اب مشہور ہے باوجود بہت کوشش کے اس قوم کے کسی آدمی سے مولف کے
ملاقات نہین ہوسکی اور یہی وجہ ہے کہ شجرہ نسب انکی شاخون کا حاصل نہین ہوسکتا ؛



شجرہ نسب شیتک
زوجہ اول
زوجہ دوم مساۃ بانو
زوجہ سوم
موسے
ابراہیم
کبوسے
سورانی
انکی اولاد کو بنام والدہ منوچی یا منوزی کہتے ہیں انکا حال حصہ سوم میں دیکھو
ارغوند
انبارکنا
خدیو
زبرکے
تور
دولت خیل
میرام شاہ
حسن خیل
سلیمان خیل
علی خیل
دولت خیل
زبرکے
مدے
نصرے
بےبکے
زنی خیل
عمرکے
موسکے
میناخیل
تورخیل
شنکی خیل
عالمخان خیل
صاحب خیل
قاسم خیل
نذرخیل
برادخیل

واضح ہو کہ اصل نسل دوڑ کی وہی ہی جو پیچھی لکھی گئی مگر چند قومیں متفرق آمیں اور بہی مدت سے شامل چلی آتی ہیں گو وہ دوڑ کی اولاد نہیں مگر دوڑ کہلاتے ہیں اور حصہ در نفع نقصان دوڑ کے ساتھ شامل انکی تفصیل یہہ ہے ملخ ایکہزار عبدک ایکہزار دریپہ خیل ایکہزار دوسو امخانی یا امزوونی ایکہزار ترونی شامل عبدک وحید رخیل انکا شاخوار شجرہ ذیل میں درج ہے

اول ملخ

- پائی خیل
- ابراہیم خیل
- محمد خیل
- نصرت خیل
- لنڈ
- عمرزے
- ورتو بابے
- سینے خیل
- جانسخان خیل

- گتہ خیل
- میاں جی خیل
- عبدالرحمن خیل
- گگہ خیل
- سپاہ
- طاؤس خیل
- شادی خیل
- نانی خیل
- گدائے
- چیر خیل

- می خیل
- سینجی خیل
- بالی خیل
- ترک خیل
- ملک خیل
- عمرخان خیل
- ولی خیل

دوم عبدک

- ممہ خیل
- ملے خیل
- مندر روی
- تروٹے
- وصلی

- کتہ خیل
- فیروز خیل
- مسعود خیل
- کرے خیل
- صمد خیل
- ابراہیم خیل
- احمد خیل
- اسدی خیل
- ربیہ خیل
- ننکو شے

سوم دریپہ خیل

- گوبی زئے
- علے ربیے
- مریم خیل

- موزی خیل
- اتمر خیل
- نانی خیل
- توریگے
- پیر خیل
- سمل زئی

چہارم امخانی امزوونی

- علی خیل
- بلال خیل
- عبدال خیل
- احمد خیل
- زبیرہ خیل
- تایب خیل
- نواز خیل
- غلام خیل
- اسین خیل
- نصرکے

حال قوم دوڑ

واضح رہی کہ جیسا نسب نامہ شجرہ مین درج ہی یہہ قوم بہی شیتک کی اولاد سے ہی جسوقت کی اولادکیہونے
دشوارانی معروف بنوچی کی شوال سے علاقہ بنون کی طرف آئی اوسی عہد مین جسکو تخمیناً پانچسو برس سے
کچہ اوپر عرصہ گذرا ہی یہہ فرقہ بہی اندرکوہ رود توچے کے ہر دو کنارہ پر آکر آباد ہوا باوجود دریافت
مزید یہہ حال نہین کہلتا کہ انسے پہلے اس موقع پر جسکو فی الحال ملک دوڑ کہتی ہین کوئی آباد تہا
یا کہ غیر آباد موقعہ دیکہہ کر یہہ لوگ آباد ہوئی سماعی روایات اور دلایل موجودہ سے آخر الذکر حال
قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اس قوم کی پورانی تاریخ نہین ملتی کہ بادشاہان وقت سے انکا کسطرح
تعلق رہا ۱۱۱۱ھ ہجری مطابق ۱۶۹۹ء مین جسکو ایکسو اٹہتہر برس ہوا بعہد سلطنت اورنگ زیب
جس سال مین کہ شاہزادہ بہادر شاہ نے ملک بنون فتح کیا اوسی سال علاقہ دوڑ پر بہی بارہ ہزار معاملہ مقرر
کرکے ایک شخص مسمی سید حسین نام کو حاکم دوڑ مقرر کیا چند عرصہ تک اوسنے بمشکل اوقات گذارے
کرے آخر جب علاقہ بنون کا انتظام سست ہوا تو دوڑ بہی چہوٹ گئی تاوقتیکہ نادر شاہ ایرانی نے دوبارہ
ایسی سختی سے مطیع کرے کہ تا عہد زمان شاہ درانی بارہ ہزار معاملہ ادا کرتے رہی الا کوئی حاکم مقرر نہین
تہا سال دو سال کے بعد ایک افسر درانی معہ کچہہ فوج کے آکر بنام نہاد بارہ ہزار جو کچہہ ہاتہہ لگا وصول
کرکے لیگیا فتح خان بارکزئی کی حادثات مین شاہ زمان نے بموجب درخواست ایک پیر سید کے دوڑ کی
پر بارہ ہزار معاملہ معاف کردیا جسکی عوض مین قوم دوڑ اوس اپنے محسن سید کی اولاد کو فی قلبہ کچہہ قلیل
غلہ پیداوار سالیانہ سے دیتے رہی تب سے آزاد چلے آتی ہین حال مین بہ سبب دباؤ قوم وزیر اس فرقہ
کی خواہش ہی کہ گورنمنٹ انگریزی ہمکو بہی اپنے سایہ عاطفت مین جا دیکر ممالک محروسہ کے شامل کری مگر
چونکہ ہماری گورنمنٹ کی اسطرف کچہہ حدود بڑہانے اور ملک لینی کا منشاء نہین ہی اسواسطے باوجود درخواست
وہ محروم رہی پارسال اس قوم مین ایک افواہ مشہور ہوگئی تہی کہ سرکار انگریزی ہمارا علاقہ امیر کابل
کو تفویض کرنا چاہتی ہے اس فضول خبر کو سنکر اونکی بعض شاخون نے پہر استدعا کری تہی کہ ہمکو اطاعت
گورنمنٹ انگریزی با عذر منظور ہی کسی اور بیرحم حاکم کے ہاتہہ مین ہمکو سرکار نہ ڈالے ہرچند کہ یہہ خبر

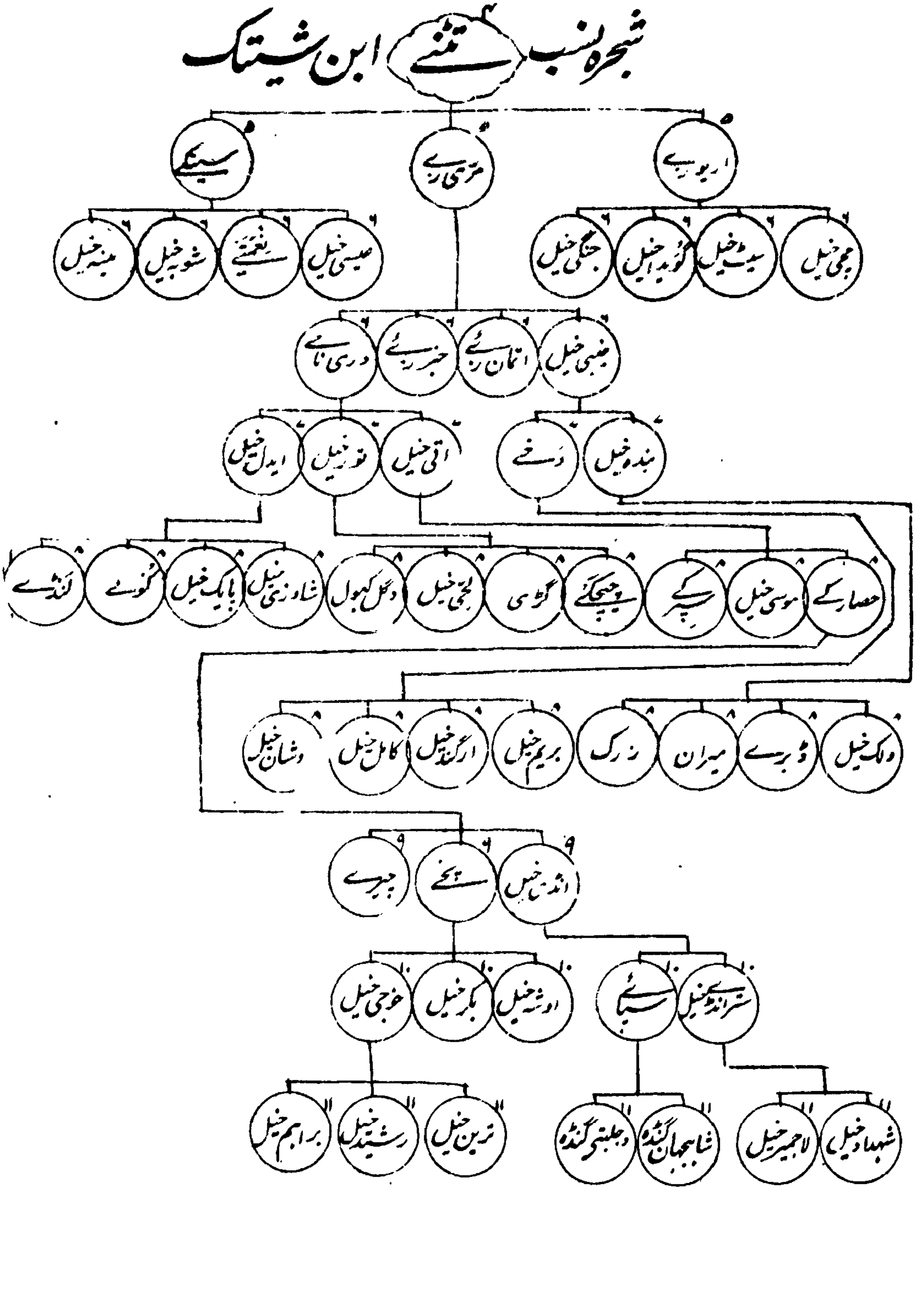
بالکل چہوڑ دیتے ہین اور ہرگز ہماری سرکار کو بلا سبب باہر کے علاقون مین دخل دینا منظور نہین تہا
تاہم اس امر سے یہہ بات صریح معلوم ہوتی ہے کہ سرکار انگریزی کے انتظام عادلانہ نے ہمارے
ہمسایہ آئندہ قوم پر کسقدر اثر کثیر کیا ہی اور انکو بہی اس امر کے سمجہنے کا موقعہ ملا ہے کہ منصفانہ سلطنت
سی رعایا کو امن چین ہوتی ہی اس قوم کے آدمی بہت جنگجو نہین ہین میانہ قد متوسط اندام گندم گون
مایل بہ زردی آرام طلب کاہل مزاج عیش ولہو پسند سفلہ طینت ہوتے ہین بدعہدی اور بیمروتی
مین مشہور ہین عورات اور طفلان بی ریش پر عاشق ہونا بہت مروج ہی اور اس عاملہ مین کل
افغانستان کی قومون مین سی پہلی درجہ کی بدکار ہین اور ایک طفل بی ریش پر جب چند آدمی عاشق
ہوتے ہین تو رقیب ایک دوسرے سے سبقت لیجانی کی خواہش سی اور معشوق کو اپنی طرف مایل کرنے
کیواسطے چند گوسفند وغیرہ ذبح کرتے ہین اور رات کو رقیب کے رشک کیواسطے گوسفند ذبح شدہ کو
بعض وقت اونچی دار پر لٹکا کر رقیب کی گہر کے پاس کہڑا کرتے ہین جب صبح وہ یہہ حال دیکہتا
ہے تو وہ بہی اسیطرح کرتا ہی اور اسطرح نقصان مال تب تک ہوتا رہتا ہی کہ جب تک ایک فریق
مغلوب نہ ہوجاوی یا وہ معشوق اون مین سے کسی ایک کو اپنی دوستی کیواسطے منتخب نہ کرلے
بعض وقت اس بدعت کی تکرار پر باہم کشت خون ہوجاتی ہے اور اسی بات پر گانو مین سبہے
گوندیداری رہتی ہے اور جس لڑکے پر اوسکے عاشق ایکدوسرے کے رشکانہ ترغیب سے زیادہ
گوسفند ذبح کرین وہ فخر کرتا ہے اور سرمہ اسقدر زیب کے سبب حد تک لگاتی ہین کہ گرد نواح آنکہونکا
گوش تک سیاہ ہوتا ہی اور اکثر جوان آنکہون کو سندور سے سرخ کرتے ہین بعض ایک آنکہ سرمہ سیاہ
سی اور دوسری سندور سی سرخ کرتے ہین کبہی اونکی آنکہین اس خراب سرمہ سی خالی نہین ہوتے
ایک اور سفلگی شوق اونکی یہہ ہی کہ اپنے سر کی دستار مین چند ملک کی یہہ قسم کا پہول بہت رکہتے ہین
اکثر معہ شاخون کے غرضکہ اونکی عادات نہایت قبیح ہین اور اس سفلیہ شوق مین اونکو دیوانہ
سمجہنا چاہئے پوشاک اونکی اکثر لباس سیاہ رنگ کی مگر نہایت چرکین اور میلی اسقدر کہ جسقدر
چرکین ہونا ممکن ہی اور اونکا تعفن دور تک پہونچتا ہی اور اپنی پوشاک کو خوشی سی چرکین کرتے

ہین کیونکہ جو زیادہ چرب ہو اوسکو روغن خور جانکر فخر سمجھتے ہین اور روغن زرد بہت اوہاپا
جاتا ہے اور چرب ہاتھہ اپنے چہرہ و پوشاک پر ملتے ہین اور روغن سے تر روئی جیب مین
رکہتے ہین اور لنگوٹی مین باندہتے ہین تمام جوان آدمی اپنی ریش کو اول عمر مین بالکل
مونڈہ التے ہین اور بعض منقاش سے نکالتے ہین او تیس برس کی عمر سے چالیس برس تک مقراض

سے مورچہ پشت کاٹتے ہین اور عید کی ایام مین بعض آدمی ایکطرف کی ریش اور بروت مونڈہ ڈالتے ہین
عادات چوری قلیل اپنی علاقہ مین رکہتے ہین مگر باہر چوری کیواسطے نہین جاتے خصوص سرکار انگریزی کے
ملک مین باوجود قریب ہونے کے شاذ و نادر مرتکب ایسی واردات کی ہوتے ہین اکثر پیشہ زراعت
کاری رکہتے ہین اور بعض یعنی گورست اری مین محنتی ہین اور بعض بیوپار بہی کرتے ہین مگر اپنے ملک
سے باہر نکلنا ناگوار ہے سب سے لمبا سفر ان کا بنون اور خوست تک ہوتا ہے یہہ تیس میل کا سفر بہی کوئی
چیدہ آدمی بیوپاری گوارا کرتا ہے انکی ملک مین تمباکو اکثر پیدا ہوتا ہے جسکو بنون مین لاکر
فروخت کرتے ہین کپاس اور غلہ اپنی ملک کی پیداوار ضروریات قوم سے زیادہ ہوتی ہے زمین
زرعی اعلی قسم کی ہے مگر سوائی دو نڈ یا نیشکر اور ہلدی کاشت کرنیکا رواج نہین ہے باہر سے
خصوص بنون کی طرف سے کرباس اور تریاق یعنے افیون بہت جاتی ہے اور وزیر لوگ
تمام افیونی ہین بلکہ بعض عورات بہی افیون کہاتی ہین اور قلیل مرد ایسے ہونگے جو افیون
یا چرس اور بنگ کا نشہ نہ رکہتے ہون بنگ سبز کو بہی کو خشک کرکے حقہ مین پیتے ہین شراب کا نام بہی
نہین جانتے مگر باقی خبیث نشون سے وقت زوال سے لیکر تمام شب سیاہ مست رہتے ہین باوجود اس بدعت کے
نماز کو کم چہوڑتے ہین مگر اسکو سما ادا کرتے ہین نہ کہ نماز باںیاز بخشوع اور خضوع پڑہتے ہین اس قوم
کا وزیرے اولس پختہ غنیم ہے وصف ایسی قوی غنیم بیرونی کے آپسمین انکا اتفاق نہین کل شمار
تخمیناً مردمان اسلحہ بند اس قوم کا بارہ ہزار مشہور ہے اس تعداد مین دیگر چار فرقہ متفرق جنکا علیحدہ
کرسی نامہ اوپر درج ہے شامل ہین انکی ملک مین جو بہت پورانی عمارات منہدمہ کے کہنڈرون کے

نشان وہاں دوسری اوپر کو چلے جاتے ہین اونسے ایسا قیاس ہو سکتا ہی کہ ہندو یا اہل گریک یعنے
یونانیون کی حکومت مین اُس [illegible] اُسی سبب سے افغانستان مغربی کی طرف کوئی شارع عام تہا اُس
قوم کے مردمان کو بالکل نوکری فوج کی شوق اور نہ سپاہ گری کے لایق ہین ؛

شجرہ نسب تنڑے ابن شیتک



حال قوم تنی

شجرۂ نسب اس قوم کا اوپر درج ہو چکا ہے یہہ لوگ اپنے تئین دوڑ کا بہائی سمجھتے ہین اور چند راوی ان
کہتے ہین کہ تنی مسمی کاغ قوم کی نسل سے ہین دریافت سے ثابت ہوا کہ یہہ قوم بھی ایک شاخ کرڑ رانے
خواہ کرلانی کی ہے کہتے ہین کہ تنی کے صلبی پسر دو کس تھے ایک ارتی جسکی نسل اربوزی ہے دوسرا
مرہی جسکی اولاد مری خیل کہلاتی ہے اور مسمی سنکی ایک طفل شیر خوار کو مسمی مری اپنے
تنی نے پرورش کری اوسی کی اولاد سنکی کے مشہور ہے یہہ قوم علاقہ خوست کے گوشہ غربی جنوبی
مین آباد ہے اکثر پہاڑ مین رہتے ہین اور بعض دامن کوہ مین اور انکا بڑا گانو موضع درگی
میدان مین ہے جسمین پانسو گہر ہونگے لوگ کہتے ہین کہ ایکہزار اسلحہ بند آدمی اس موضع سے
حلقہ مین سوا اسے موضع درگی کے جو انکے سب دیہات سے بڑا ہے دیہات ذیل بھی اونکے
بڑے گانو ہین خصارک گوخہ ترخے آتمان اس قوم کی سکونت متصل ہے اور مستقف
کوٹہہ رکہتے ہین انکا مغربی پہاڑ خوب سرسبز اور سایہ دار ہے جسمین بانشکاری بھی پکڑے
جاتے ہین کل ذی روح اس قوم کے تخمیناً دس ہزار آدمی ہونگے اونمین سے تین ہزار
اسلحہ بند مرد مشہور ہین اسلحہ بندوق بہ نسبت تعداد اسلحہ بندون کے ایک ربع کم ہے
تلواران جملہ تین ہزار کے اس سے جو شخص بندوق نہین رکہتا وہ تلوار کے ساتھہ سپر یعنی
ڈہال ضرور رکہتا ہے یہہ قوم بڑی جنگجو اور دلاور سپاہی ہے ملک خوست کے گوندے
شناسی کیوقت تنی وسپین گوندے مین شمار کرنا چاہئے قوم اسمعیل خیل وغیرہ تور گوندی کے
ساتھہ انکی سخت دشمنی ہے اور اپنی ہمت سے اکثر غالب رہتے ہین پیشہ کل قوم کا زراعت کاری
ہے رقبہ انکا اکثر بارانی اور کچھہ نہری بھی ہے بعض تباکو وغیرہ اجناس کی سوداگری
بھی ملتان تک کرتے ہین مگر عموماً اپنے گہرون سے باہر نکلنا انکو پسند نہین ہے گرچہ بباعث
سکونت میدانی برائے نام حاکم خوست کی ماتحت سمجہکر تعداد ایکہزار روپیہ سالانہ مالیہ
بطور نعلبندی انپر مقرر ہے مگر ان مین سے دو سو روپیہ انعام ملکان مجرا دیکر باقی آٹھہ سو روپیہ

مالیہ مین اجناس از قسم نعل سبان و بیل و کڑچھہ وغیرہ سامان آہنی جو اکثر انکے علاقہ
خصوص موضع گوجہ مین بنتا ہی وصول ہوتا ہی اور یہہ وہ آپسمین خانگی تقسیم اپنی شرح مقررہ
پر کرلیتی ہین باوجود اسقدر رنج مین محصول کہ اکثر یہہ قوم اپنی دلاوری کو عزور ور بحت مانجا ورکے
بہروسی پر حاکم خوست سی باغی ہوجایا کرتی ہے گرچہ آپسمین خانگی دشمنی بہت نہین ہی مگرتاہم عداوت
سی خالی نہین کل قوم کے آپسمین دو گوندی ہین ایک گوندی مین اوبزئی اور سپینکی اور دوسرے
مین مری خیل تعداد مین آخر الذکر گوندے کے لوگ زیادہ ہین اور داوڑین سی زاتی خیل کے لوگ
بہت ہین مری خیل ہین ہی وہ رستہ مانی کی ایک طرف اور جنبی خیل اتمان زئی جنبی سے دوسرے
طرف کچھہ پرواہ نہین رکھتے ہین فی الحال گل خان او کل تیت وہ رستہ مانی کی شاخ مین اور
اسمعیل اور زادگل شاخ جنبی خیل مین اور زمان فقیر اور بشیر احمد و دلواز وغیرہ اس قوم کے
ملک اور مدار المہام ہین تنڈ یور وہ قد گندم گون خوش رنگ آدمی ہوتے ہین پوشاک انکی
اکثر قوم داوڑ کی طرح ہی مگر بعض پیشمی اندرکھہ بھی پہرتے ہین اونکی شلوار بڑی گہیردار سوتی
کی ہوتی ہے نہایت چرکین اور میلہ رہتی ہین اخلاق مین جب داوڑکے بہائی ہین تو
اونسی کچھہ تھوڑا سے اچھی ہون گے عورات کی عفت بابت بہت کرتے ہین مگر ننگ افغانی
مین بہ نسبت داوڑون کے بہت اچھے ہین پہاڑکے رہنے والے تنڈی رمہ بکری اور میدانی
رمہ گوسفندان بہت رکھتے ہین اور گلہ گاؤ بھی بہت ہین خوراک اونکی غلہ گندم اور جو
اور دار زن سی ہوتی ہے مگر اکثر آٹا جو اور گندم مین ایک ہی اور ایک پہل یعنی ثمر موسوم شاباط
جسکو پشتو مین پرسی کہتے ہین کو ٹکر اور بعد پیسنے کے ملا کر کہاتے ہین خوراک اور پوشاک
انکی نہایت کثیف ہی ؛

پانچوان باب

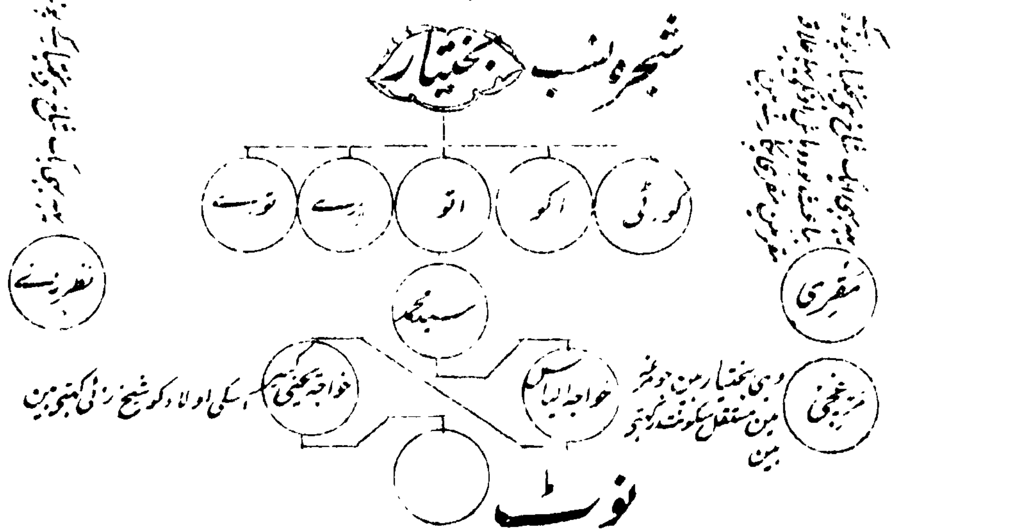
بیچ بیان متفرق اقوام سکنای افغانستان جنکا ذکر افغانون کے متعلق نہین لکھا گیا

اس باب مین سب سے پہلے ان اقوام کا حال لکھا جاتا ہے کہ جو افغانون کے شمار مین داخل ہین اور اپنے آپ کو سید سمجھتی ہین واضح ہو کہ بختیار اور استرانی متعلق قوم شیرانی اور مشوانی قوم کاکر مین آو ہنی اور قوم وردگ اقوام کررانی او خوندے قوم داوتے اور سپندزئے قوم ترین او غرشین قوم میانہ مین اور کوئی قوم ہیتنی مین یہہ جملہ نو قومین حسب تفصیل مندرجہ بالا اقوام افغانیہ کے متعلق ہین اور اگرچہ اپنے آپ کو ملاسید نہین کہاتے مگر چونکہ جن اقوام افغانیہ سے ملحق ہین ان کسی نامہ پدری ان کا نہین ملتا اسواسطے دربردہ آپ کو سید تصور کرانا چاہتے ہین الا چونکہ عوام اونکے سادات کی معترف نہین ہین اسواسطے وہ یہہ کہتی ہین کہ جب ہم قبیلہ سادات سے نکلکر پیوست ہوئے اور نسبت اور خویشی اور راہ و رسم اس قوم کا اختیار کیا تو یہہ سید کہلانے ادب اور احسان سے دور ہے اور ہمارے بزرگ بہی یہہ بات کہہ گئی ہین کہ جو لوگ ہمارے اولاد سے آپ کو سید سمجہیگا وہ ہماری اولاد سے نہین ہے سو اگر یہہ وصیت فی الصدق کی گئی تہی تو مخالف یہہ عمل ہوتا ہے مؤلف کو جو کچہہ حال ان شاخون کا تحقیقات سے حاصل ہوا ذیل مین قوموار درج کیا جاتا ہے

حال قوم بختیار

صاحب مخزن افغانی نسبت اصلیت قوم بختیار لکہتا ہے کہ ایک جوان سید زادہ اسحاق نام اوش توابع بغداد سے بنا بر تفرقہ روزگار غربت سفر اختیار کرکے کوہ سلیمان مین آیا اور قوم شیرانی سے ایک عورت مسمات شجہنی نام اپنی نکاح مین لایا اوس سے

اوسکا نام ابوسعید رکہا گیا اَجو بسبب خوبی طالع بختاور کے لقب سی مشہور ہوکر رفتہ رفتہ بختیار مشہور ہوگیا اوسکی نسل سی بختیار لوگ ہین الا مولف کی نزدیک یہہ روایت کامل ثبوت نہین رکہتی ہے بحوالہ تحقیقات آنریبل الفنسٹن صاحب لکہا گیا ہے کہ بختیار لوگ ایران کی ملک سے بغاز مین آئے ہین فی الحال تخمینًا پانسو گہر علاقہ مرغہ مین آباد ہین اور یہہ قوم نیک چلن اور نیک معاشر سی کرتی نامہ بختیار کا بخزن [illegible] انی [illegible] سقدر درج [illegible] ہے



نوٹ

مولف کی نزدیک یہہ شجرہ نسب کامل نہین ہے مگر افسوس کہ بباعث عدم میسر ملاقات اس قوم کے کسی ہوشیار آدمی کے ضروری حد تک قوم کا کرسی نامہ حاصل نہو سکا۔

ذکر اُن چہار قومون کا جو اَمورث اعلی سید محمد گیسو دراز سے سمجہتی ہین

واضح ہو کہ اوستریانی خواہ اوسترانی جن مین سی گنندہ پور بہی ہین اور مشوانی اور وردگ اور ہنی یہہ چار قومین اپنا کرسی نامہ بدری سید محمد گیسو دراز کے ساتہہ اس تقریب سے جا ملاتی ہین کہ بیچ زمان حیات شیرانی کے وہ سید صاحب کوہ سلیمان مین آکر افغانان کے شامل رہنی لگا بظہور کرامات اونکی کرانی اور شیرانی اور کاکڑ اوس سید کے معتقد ہوگئے اور امیر تیمور گورگان

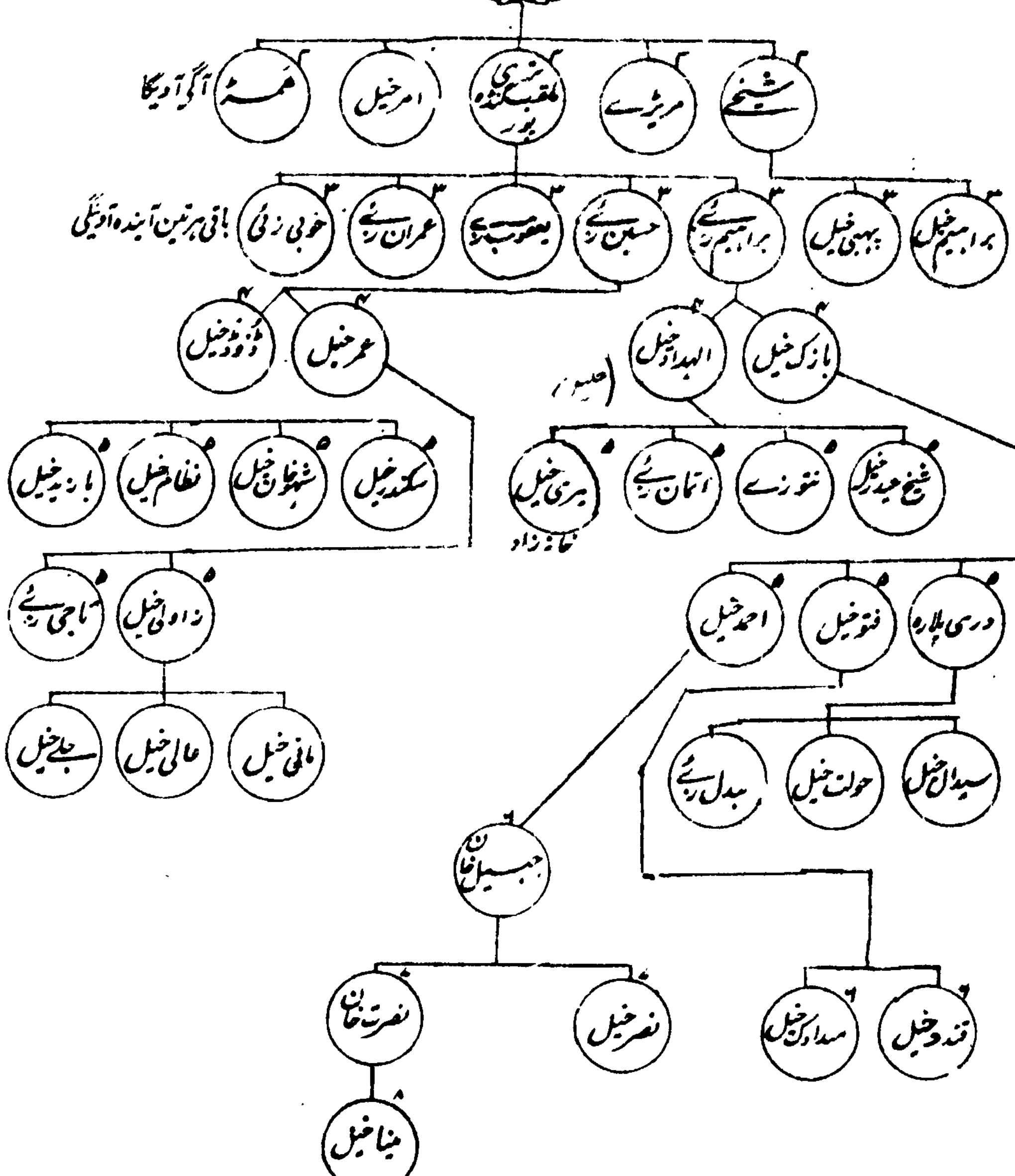
کی خطرناک یورش سے حالانکہ امیر تیمور اس راستہ سے نہین گذرا بذریعہ دعاء خیر سید موصوف کی محفوظ و منصور رہو کر سرداران ہر سہ قوم یعنے کاکڑ اور شیرانی اور کرڑرانی نے اپنی اپنی دختران ناکتخدا اوس سید کی پیش کش کین اور سید محمد گیسودراز ان ہر سہ کے ساتھ نکاح شرعی کرکے بیبی لگا جنسے چار فرزند پیدا ہوئے شیرانی کے دختر سے دو ستریانی اور کاکڑ کی دختر سے مشوانی اور کرڑرانی کی دختر سے دو فرزند پیدا ہوئے ونزدگ اور ہنی اور جب سید محمد گیسودراز ہندوستان کی طرف تشریف لیگئے تو اپنی ہر سہ منکوحہ افغانیہ کو معہ فرزندان جو انکے شکم سے پیدا ہوئے تھے اپنے مستورات کی گھر چھوڑ گئے اور اپنے جد مادری کے گھر مین ان لڑکون نے تربیت پاکر بعد سن بلوغت شادی بھی افغانون کی گھر سے کری اسواسطے افغانون سے خلط ملط ہو گئے اس روایت کی تصدیق مین گرچہ مؤلف کو تامل ہے مگر مطابق تاریخ کا ثبوت بھی کافی حاصل نہین ہوا الا جس قدر ضعف اور سقم اس روایت مین ہین انکو بتا دینا گویا رموز و امی تصنیف ہے یہ ہے یک درست ہونا ہے اول مخزن افغانی مین جو یہہ لکھا ہے کہ بیچ زمان حیات شیرانی کے سید محمد گیسودراز کوہ سلیمان میں آیا یہہ قول ضعیف ہے کیونکہ پیچھے جو مصنف مخزن افغانی لکھتا ہے کہ سربن ابن قیس عبد الرشید کا نبیرہ شیرانی تھا اور قیس عبد الرشید کو ہم عصر جناب ختم المرسلین کے بتاتا ہے اور سید محمد گیسودراز سنہ ہجری کے بعد ہندوستان مین گئے تو کیا یہ ممکن ہے کہ سربن کا نبیرہ شیرانی جو قیس عبد الرشید کی چوتھی پشت مین تھا آٹھوین صدی ہجری تک جیتا رہا تاریخ فرشتہ مین دیکھو کہ سنہ ہجری مین جسکو زمانہ حال تک پانسو برس سے زیادہ مدت ہوئے سلطان فیروز شاہ بہمنی کی عہد سلطنت سید محمد گیسودراز دہلی کی طرف سے دکھن مین گئے اور حسن آباد گلبرگہ کے متصل خانقاہ بناکر عزلت گزین ہوئے یہان مرقد دراز کا تا حال زیارت گاہ خاص و عام ہے احمد شاہ بہمنی جو سنہ ہجری مین تخت نشین سلطنت دکھن ہوا تھا وہ سید محمد گیسودراز کا مرید اور معتقد خاص تھا جسنے بہت سے دیہات اور قصبات اونکی خانقاہ کے واسطے وقف کر دئے اور تا حال اولاد سید محمد گیسودراز کی دکھن مین موجود ہے مگر نہ اس کثرت سے جتنا کہ افغانستان

کے لوگ اونکی اولاد ہونے کا ادعا کرتے ہین دوسرا کرسی نامہ سید محمد گیسودراز کا جو صاحب
مخزن افغانی نے سید موصوف سے لیکر گیارہوین پشت مین حضرت امام حسین رضی کے ساتھہ جا ملاتا ہے
مؤلف کے نزدیک آٹھہ سو برس کے واسطے گیارہ پشت تھوڑی ہین کیونکہ بعد زمانہ جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے
بموجب حساب اوسط کم سے کم تین پشت ایک صدی مین منقضی ہونی چاہئے تھی سیوم سوائے مخزن افغانی کے
اور کسی سے ثبوت واسطے تسلیم اس روایت کے حاصل نہین ہوتا اور قیاس مین نہین آتا کہ اگر یہہ قومین
سید محمد گیسودراز کے اولاد سے ہوتے تو جب سنہ ۹۱۰ ہجری مین محمد بابر بادشاہ افغانستان مین آیا
تو اوسوقت وردگ اور گنڈہ پور ایسے لوگ اسقدر تعداد مین کیونکر ہوتے جتنے کہ تھے کیونکہ سید محمد گیسودراز
اور محمد بابر بادشاہ کے بیچ صرف ایکسو برس کا عرصہ گذرا تھا تو کیونکر قبول کیا جاوے کہ ایک صدی
مین ایک شخص کی اسقدر اولاد ہوگئی تھی جتنا اوسوقت وردگ اور گنڈہ پور اور شیرانی اور
ہنی کا اولس تھا علاوہ اسکے تاریخ بنون کے دیکھنے سے جو اس کتاب کے تیسرے حصہ مین ہے
معلوم ہوگا کہ بوقت حیات شیخ شاہ محمد روحانی قوم بنوچی نے قریب سنہ ۸۰۰ ہجری کے ملک بنون قوم
اور منگل سے لیا اور یہہ وہی قوم ہنی ہے جو اپنے آپکو سید محمد گیسودراز کی نسل سے سمجھتے ہین حالانکہ
سید محمد گیسودراز اوس قوم کی آبادی ملک بنون کے وقت سے قریب سو برس کے پیچھے پیدا ہوئے تو یہہ
کبھی ممکن نہین ہے کہ اولاد اپنے مورث کی پیدائش سے پہلے ملک گیری کرے ایک اور طرفہ روایت یہہ ہے
کہ وردگ اپنی نسبت کہتے ہین کہ ہماری ملک مقبوضہ حال سلطان محمود غزنوی نے واسطے آبادی کے عطا کیا تھا سلطان
محمود غزنوی کا زمانہ سید محمد گیسودراز کی پیدائش سے قریب چار سو برس کے پیشتر تھا اگر یہہ قول انکا صحیح ہو تو خیال کرنا
چاہئے کہ سید محمد گیسودراز کی اپنی پیدائش سے چار سو برس پہلے اونکی اولاد کیونکر ملک آباد کرسکتی تھی ان وجوہات کے نتیجہ پر
غور کرنے سے بعض ثقہ افغانون کا یہہ مقولہ بیوجہ نہین معلوم ہوتا جو وہ کہتے ہین کہ افغانستان
مین جو لوگ اپنے حسب ونسب سے واقف نہین ہین وہ سید گیسودراز کو اپنا مورث بتلاتے
ہین اور جو مخزن افغانی مین یہہ فقرہ لکھا ہے کہ عہد سلطنت سلطان بہلول لودی وغیرہ
مین ان اقوام کی نسب کا مذکور ہوا تھا یہہ بات کچھہ اصل نہین رکھتی کیونکہ سلطان بہلول

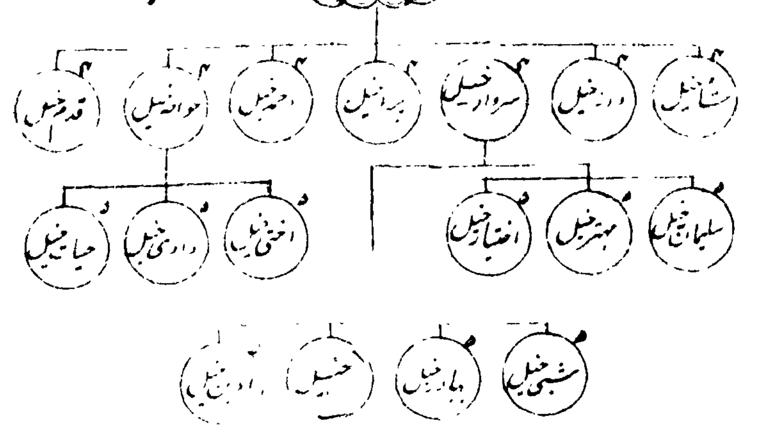
لودہی اور سید محمد گیسو دراز ہم عصر یا قریب ایکدوسرے کے تہے سنہ ۸۵۵ ہجری مین سلطان بہلول
تخت نشین دہلی ہوا اور سنہ ۸۲۵ تک سید محمد گیسو دراز دکہن مین زندہ موجود تہے سو اس تیس
برس کے عرصہ مین سید موصوف کی اس قدر اولاد نہین ہو سکتی تہی جس قدر اس جا
قوم کے لوگ اوسوقت تہی اور نہ اس قلیل عرصہ مین گنجایش اخلاط پایا سے یہ تعداد اولاد
سید محمد گیسو دراز مین ہو سکتا تہا پس ایسی صورت مین مؤلف بدون حالات موجودہ حال
اطمینان کے ساتہہ بابت نسب ابتدائی ان اقوام کی کچہہ رائے نہین لکہہ سکتا تہا مگر حالات
موجودہ قوم وار لکہی جاتے ہین البتہ اونکی طرز وضع اور شکل وشمایل سے ستراف پائے
جاتی ہے ؛

قوم ستریانی خواہ اوسترانی

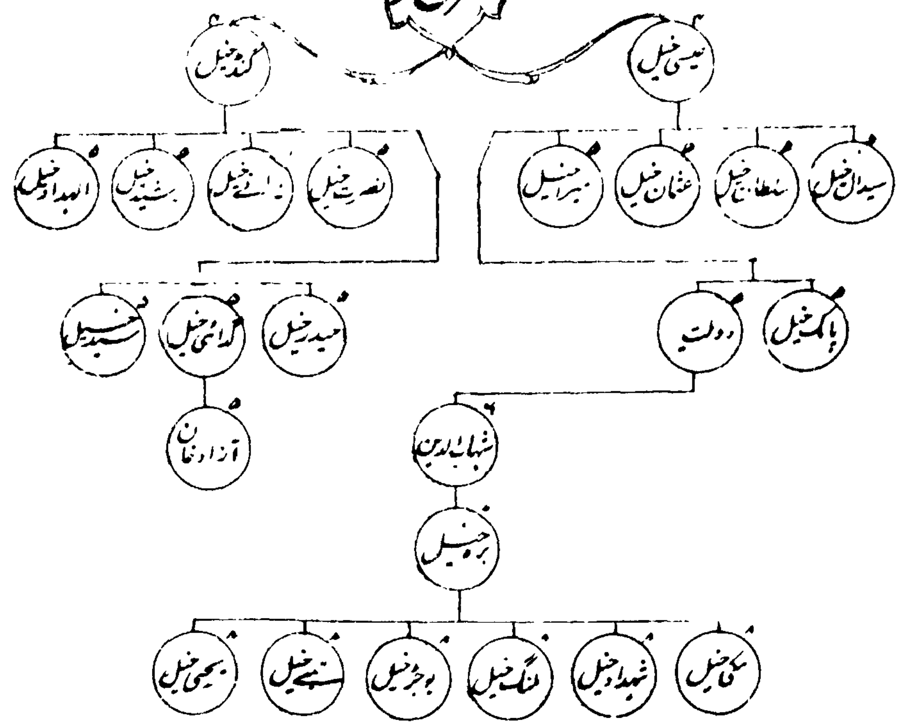
شجرہ النسب اوسترانے معروف اوسترانی



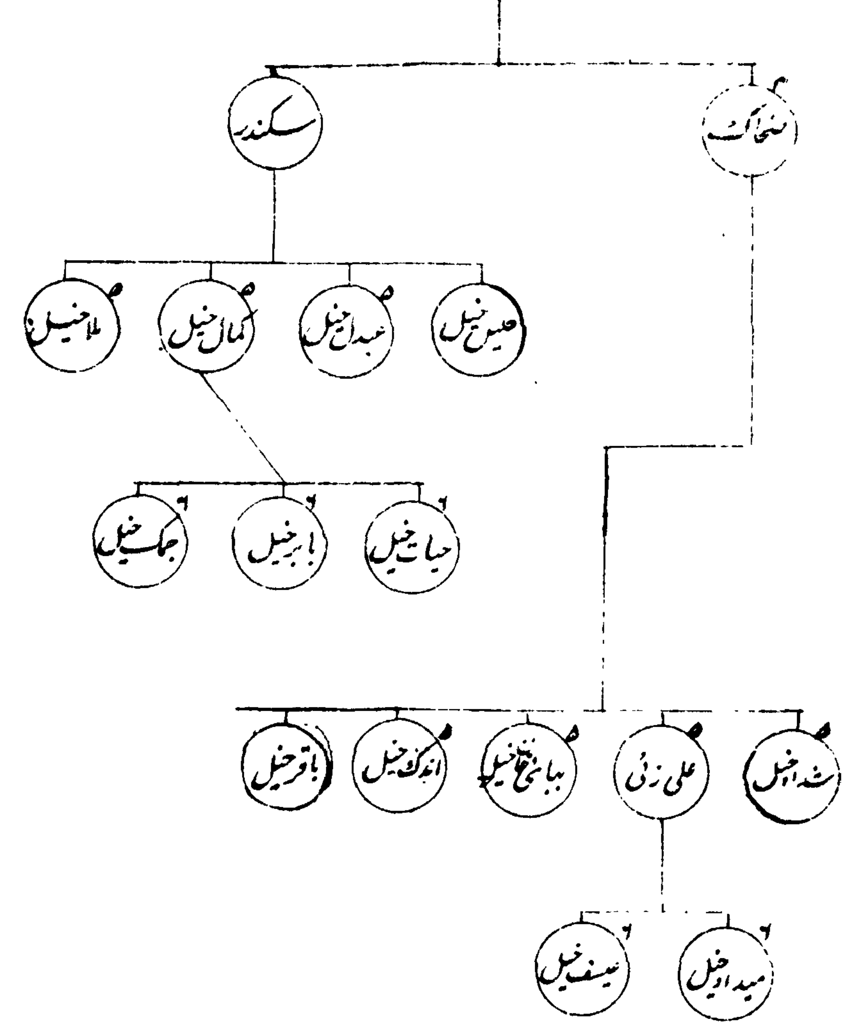
شجرہ نسب یعقوب زئی ابن گنڈہ پور



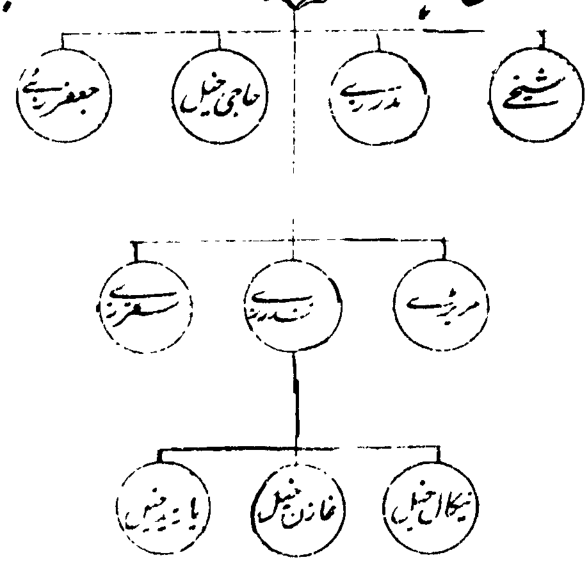
تفصیل اولاد عمران زئی ابن گنڈہ پور



اولاد خوبی زی بنت گنده پور



تفصیل شاخہائے دری پلارہ مشہور بہ گنڈہ پور



اطلاع

واضح ہو کہ شیخی اور مرڑے بھائی گنڈہ پور کے تھے جنکا نام اوپر درج ہوچکا ہی اور نفع نقصان مین داخل نلہ دری پلارہ کی ہوئی اور سعفرزی اور خدرزی ارم شیرانی سے ہین وہ بھی بطور وصلی داخل نلہ درے پلارہ کے ہوئے ہے

علاوہ انکی

شاخ انزی سی قوم شیرانی سے نکلکر ابراہیم زئی شاخ گنڈہ پور کے ساتھہ شامل ہوا اور شاخ موشی زئی جسمین چار شگوفے حسب ذیل مین تختی خیل سین خیل حواد زی نظر خیل قوم غرغشت سے نکا حسین زئی گنڈہ پور کے ساتھہ شامل ہوئی اور قوم رانہ زئی جسکی چار شاخین بدین تفصیل ہین علیخان خیر امالی خیل ملی خیل کتی خیل قوم یوسف زئی سے علیحدہ ہوکر یعقوب زئی گنڈہ پور کے ساتھہ وصل ہوئی پس یہہ شاخین گنڈہ پور دین وصلی ہین مگر حصہ دار رسم مین ایسی مخلوط کہ سوائی علیحدگی نسب اور کچھہ تمیز نہین ہوسکتی ہے

تاریخ قوم گنڈہ پور

اصلیت نسب کا حال جیسی درج ہو چکا ہی شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ستوری معروف اوستر یانی
کے پانچ پسر تہے اس تفصیل سی ترڑی ملقب گنڈہ پور اور شیخی او رمزڑی داماران ہر چہار کی
اولاد مجمعاً گنڈہ پور کہلاتی ہے اور ان مین سب سے زیادہ تعداد مین ترڑی ملقب گنڈہ پور کی نسل ہے
پانچوان بیٹا ستوری کا ہمڑ تہا فی الحال صرف ہمڑ کی اولاد اپنی مورث اعلی کی نام سی اوستریانی یا
اوسترانی مشہور ہین جنکا ذکر اخیر مین آویگا کہتی ہین کہ ابتدا مین تمام قبایل ستوری معروف اوسترانی
مغربی افغانستان مین بمقام موسومہ ستریانی (رجاہ) کہ جو ہفتہ منزل قندہار سی بگوشہ شرقی و شمالی
واقعہ تہا سکونت رکہتی تہے اور جملہ پسران ستوری سی مسمی ترڑی گنڈہ پور خوب صورت تہا بیچ زمانہ
زندگی ستوری کے ایک دختر دوشیزہ رئیس قوم شیرانی مفتون حسن گنڈہ پور ہو کر بلا رضامندی
والدین گنڈہ پور کے گہر چلی گئی اور گنڈہ پور نے او سکو حسین دیکہہ کر ارادہ عقد نکاح کا کیا ستوری
باپ گنڈہ پور اور دیگر بہائی اوسکی مانع ہوئے مگر گنڈہ پور باز نہ آیا اس سبب سے ستوری
اور اوسکی دیگر پسران نے گنڈہ پور سے رنجیدہ ہو کر ترک مکالمت اور قرابت کی کری بدینوجہ
گنڈہ پور مقام ستوریانی (رجاہ) سی معہ متعلقان اور وابستگان اپنی کے بہائی اور باپ سے
ناراض ہو کر بمقام زمین موسومہ تروی کہ بفاصلہ دو منزل خفیف ستوریانی (رجاہ) سی ہی سکونت
پذیر ہوا اور باپ نے اوسکو گنڈہ پور سے ناقص بیٹا کہا یہہ ہی وجہ تسمیہ گنڈہ پور ہو کر مبادلہ اسم
ترڑی ہوا اور باپ نے یہہ بہی کہا کہ تمنی بدون رضا میرے اس عورت سی نکاح کیا ہی تمہاری اولاد
ہمیشہ بدی سی خلاص نہین ہوگی گر دشمنی بیرونی نہو تو خانگی فساد مین مبتلا ہونگے مگر اولاد تمہاری
بہت ہوگی الغرض گنڈہ پور مقام تروی سکونت پذیر ہو کر کاریز مندار ی کرنے لگا اور کاریز
کہودی اوس عاشو ... ملوحہ کے شکم سی تین پسر مسمیان ابراہیم اور حسین اور عمران اور چوتہی
دختر مسمات خوبی ... پیدا ہوئی اور یعقوب جو تہا بیٹا دوسرے زوجہ سی ہوا گنڈہ پور نے اوسکو ...

وفات پائی اور اوسکا بیٹا ابراہیم خان دستارمختار ہوا کہتی ہین کہ اولاد شیخ وامراد و رمریڑی
سے جب ترقی دولت نسل گنڈہ پور کی دیکہی تو سکونت ستوریانی (ژغاہ) کی ترک کرکے گنڈہ پورون
کے شامل زمین ترووی مین آباد ہوئی اور تب سی حصہ اور نفع نقصان مین انکی شامل رہی اور
اونکی نسل بہی مشہور بہ گنڈہ پور ہے اور تب سی گنڈہ پورون مین سی بعض پوندہ اور بعض میندار
کا پیشہ کرنے لگے بموسم زمستان دامان کو اور تابستان مغربی افغانستان کو جاتے تہے اتفاقاً
ایک سال مین بعہد ریاست جبیل خان گنڈہ پور جب گنڈہ پور لوگ خانہ کوچ دامان کی طرف
آتی تہی تو بسبب غیرت مستورات میں خدل قوم لہون غرغشت گنڈہ پورون کی ہاتہہ سی قتل ہوا
اس واردات کی سبب سے قوم لہون اور لوگون نے اس قوم پر یورش کری اور چونکہ خدل شاہ
براہیم زئی کی آدمی سے مارا گیا تہا باخ عمران زئی نے ایسی نازک وقت مین اپنی باقی قوم سے
علیحدہ ہوکر دامان کی طرف چلے آئی اور دامان سے بہی گذر کر دریاء سندہ کو عبور کیا اور
چولستان تہل مین بمقام (ژغاہ) گدائی قرار گسین ہوئی دوسری طرف قوم لہون کی چند اشخاص
گنڈہ پور قتل سئے گرچہ پہلی دفعہ اپنی جرات سے گنڈہ پورون نے ہجوم کرکے لشکر لہون کو
شکست دی مگر دوسری دفعہ لہون اپنی بہائی سے قوم کاکڑ کی مدد لیکر پہر انتقام لینی کے واسطے
روانہ ہوئی اور چونکہ کثرت تعداد کاکڑ مشہور ہے ہزارہا مردمان مسلح گنڈہ پور کے ملک کے
طرف روانہ ہوئے گنڈہ پور بہ نسبت تعداد غنیم کے عشیر بہی نہین تہے مقابلہ ایسی سخت دشمن
سی دشوار سمجہکر لاچار اپنی موروثی ملک زمین ترووی سی بدخل ہوئی اور شمال کی طرف اپنی پیٹا
خیمہ جا لگائی تب سی بیوطن ہوکر مثل دیگر پوندگان چہہ ماہ مغربی افغانستان مین اور چہہ ماہ مشرقی
دامان مین رہتی تہے نالہ ٹکواڑہ سی جنوب کوہ سلیمان کی شرقی دامن تک گنڈہ پورون کی کیزدے
نظر آتی تہے اور بمقام روڑی کہنہ خاص جبیل خان رئیس کا قیام ہوا تہا اور اوسوقت پیشہ انکا
صرف مالداری اور گلہ بانی کا تہا تا وقتیکہ خان زمان رئیس کنی خیل ٹانک والہ نے بسبب دشمنی
قوم مروت گنڈہ پورون کو اپنی اعانت کیواسطے دامان پر رہنی کی استدعا دی سے معرکہ گنڈہ پور

نے بعد مشورت یہہ صلاح کری کہ ایک شخص ہر گہہ سی مثل ہوندہ مغربی افغانستان ہماوی اور ایک
آدمی ہر گہہ کا داماں پر رہی اور جو داماں پر رہین اخراجات اونکی خانزمان نے اپنے ذمہ بل کئی اس
قرارداد کے بموجب نصف گنڈہ پور بمقام روڑہی قرارگزین ہوئی اور دوسر انصف بدستور سابق
مغربی افغانستان کو گیا پس ماندگان کیواسطی خان زمان خان نے ٹاک سی بہت غلہ اور خرچ بجا
اور قلبہ ران معہ سامان قلبہ واسطی آموخت اور شوق کاشتکاری گنڈہ پوران روانہ کئی اونہون نے
پانی باندہکر کاشتکاری کری اور بہت زراعت پیدا ہوئی غرض کہ خان زمان کنڈی خیل کے بندوبست
اور ذریعہ سی گنڈہ پور دوبارہ مالک ملک کے ہوئی اور رفتہ رفتہ اکثر مردمان گنڈہ پور نے سکونت اور
زمینداری روڑہی کی اختیار کی اوس سی تہوڑے عرصہ بعد براہیم خان وغیرہ پسران نوزخان
رئیس میان خیل گنڈہ پورون کی ہاتہہ سی ماری گئی اوس دن سی میان خیل اور گنڈہ پورون کے
باہم ایسی دشمنی ہوئی کہ جسکا اثر تاحال باقی ہی نوزخان میان خیل نے اپنی فرزندون کی انتقام لینے
کے واسطی تمام قوم لوحانی کو سوای شاخ دولت خیل اپنی ساتہہ متفق کرکے اور بلوچ بہی اپنی ہمراہ لیکر
روڑہی پر جاکر گنڈہ پوران کو محاصرہ کیا چند لڑائیون مین فریقین کی خصوص باہروالون کی آدمی بہت
مارے گئے آخر بوساطت وکیلان خانزمان رئیس دولت خیل اس شرط پر مابین گنڈہ پور اور میان خیل
صلح قرار پائی کہ گنڈہ پور روڑہی سی اوٹہہ کر ٹاک یا مروت کی طرف چلی جاوین اور لشکر لوحانی
میان خیل وغیرہ ہمراہی اونکی بعوض خون پسران نوزخان شہر روڑہی کو جسمین اوس وقت اکثر
جہپر تہے آگ لگا دیوین اور ایک برس کی بعد گنڈہ پور واپس آکر پہر آباد ہوون بہ تعمیل اس اقرار
کے گنڈہ پور لوگ معہ عیال خود ٹاک کی طرف آئی اور وہان سی مروت ہوکر بنون کی طرف گذران
ایک سال کے واسطے چلے آئی اور میاخیلون نے روڑہی کو آگ لگا کر خاک سیاہ کر دیا اور دراہن
کیطرف چلے گئی بعد ایکسال معینہ گنڈہ پور بنون سی واپس آکر پہر روڑہی مین آباد ہوئی

تقسیم اراضی و آب سیاہ

جب گنڈہ پورون نے مستقل سکونت روڑہی پر حاصل کری تو آب سیاہ اور اراضی زرعی کو اوپر

چہہ نالہ کے حسب تفصیل ذیل تقسیم کیا شاخ یعنی نالہ براہم زئی ایک حصہ خاص جمیل خان رئیس
کہ جو قوم براہیم زئی سے تہا ایک حصہ شاخ حسین زئی باشتمال موسی زئی ایک حصہ نالہ یعقوب
معہ رانہ زئی ایک حصہ اور شاخ خوبی زئی ایکحصہ دری بلارہ ایکحصہ ملہ بیحی سے جب آزادخان
ولد گدائی خان عمران زئی معہ قوم خود واپس آکر روڑی مین بشمولیت جملہ گنڈہ پوران آباد
ہوا اور اپنی تدابیر سے رئیس کلان گنڈہ پوران کا بنا اور ٹکواڑہ کو آباد کرایا تب شاخ براہیم
زئی جو ملک ٹکواڑہ سے اس شرط کی ساتہہ حصہ دینا کیا کہ براہیم زئی جو رقبہ روڑی اور لونی
سے دو حصہ کہاتی ہین اون مین سے ایک حصہ عمران زئی کو دیوین اور ٹکواڑہ سے ششم حصہ
لیوین چنانچہ براہیم زیون نے یہہ بات منظور کری اور کل علاقہ مقبوضہ گنڈہ پوران جسطرح کہ
حال تک ہے اور پرچہہ نالہ کے منقسم ہے یعنے ابتدائی تقسیم مین بوقت غیر حاضری قوم عمران زئی
کہ جو براہیم زیون نے دو حصہ لئے تہے اونمین سے ایک حصہ عمران زئی کو دیا گیا اور باقی
تقسیم بحال رہی اور کل اراضی اور بارانی روڑی کو بطور قسمت شصت کسہ اور فی کسہ دو سو ڈوڈی
اور سر ہر قوم وکسہ مقرر کیا اور کل آمدن مشترکہ کو بحساب ڈوڈی یعنی حصہ مقررہ ہر قوم آپسمین
تقسیم کرلیتی ہین اور نیچے خانگی تقسیم بلحاظ اونکی بیشی تعداد حصہ داران قوم یا خاندان غیر معین ہے
اور کم زیادہ ہوجاتی ہے ‡

رواج ماضی

گنڈہ پور لوگ مجمعًا اپنی قوم کے گروہ کو تومن کہتی تہے پہلے آزادی کیوقت مین تومن کا یہہ کام
تہا کہ باتفاق اور صلاح سب قوم کے ایک شخص لائق عمومًا موروثی خاندان سے انتخاب کرکے بنام
خان مقرر کرتے تہے اور چندکسان دیگر ہر ایک زد سے ایک یا دو شخص قابل کار اور معتبر منتخب
کرکے بنام معرکہ یعنے جرگہ مقرر کئے جاتے تہے کہ ہر ایک کام ملکی اور مالی اور فوجداری اور فیصلہ
تنازعات باتفاق رائے خان اور معرکہ کے انجام پاتا تہا علاوہ خان اور معرکہ کے ایک شخص
لائق اپنی قوم سے بنام ملوشتی کلان معین ہوتا تہا اور دو سرا ملوشتہ بطور نائب خان اور

معرکہ کے ہوتا تہا اور اوسکی اور اوسکے ماتحت ہر پنج خانہ یا نہ مرد کی پیچھے ایک مرد بنام چلویشتی
خورد معین ہوتا تہا اور چہوٹے چلویشتون کی تعداد صدہا ہزار تک پہونچتی تہی اور اونکا
کام یہہ تہا کہ جو تجویز خان اور معرکہ باتفاق رائی مقرر کرے اوسکی تعمیل قوم سے کرانی
چلویشتون کی ذمہ تہی خصوص مخالف قوم سی لڑنے کے وقت فراہمی لشکر قوم چلویشتی بڑی جستجو
سے کرتے تہے مثلاً اگر کیسی قوم ہمسایہ سی تعرض یا مزاحمت یا نقصان گزند اونکی آدمی یا مال
ملک کو پہونچے اور گزندہ لوگون مین سی بعضون کی مرضی لڑائی ہمراہ اوس مخالف قوم
کے ہو اور بعضون کی نہو تو حصر اس مشورہ کا اوپر رائی خان اور معرکہ کے ہوتا تہا جب خان
اور معرکہ متفق رائی ہوکر تجویز لڑائی منظور کرتے تہے تو پہر کسی کو استحقاقاً اختیار انکار کا نہین تہا
اور چلویشتی کلان کو خان اور معرکہ سی واسطی تعمیل اوس مشورہ کی حکم ہوتا تہا اور وہ اپنی ماتحت کی
چلویشتی یعنی محصلان کو جمع کرکے بعد حصول اجازت خان اور معرکہ سی ہر ششنالہ مین تعین کرکے حکم دیتا
تہا کہ اتنی عرصہ مین فی نالہ سی اسقدر سوار اور پیدل فراہم کرکے موجود کردو کہ فلانی مخالف قوم سی
لڑنا ہی اس حکم کی تعمیل احسن طرح ہوتی تہی اور لڑائی کی دنون مین چلویشتی کلان بطور سپہ سالار
کے ماتحت خان لشکر کا سرگروہ ہوتا تہا اور واسطی خرچ اور مقتول اسپان جو بالاشتراک امر مقصودہ
کی لڑائی مین مارے جاوین یہہ تجویز کرتے تہے کہ ایک زمین مشترکہ ہر ششنالہ سی بنام نہاد زمین اسپان
جسکو پشتو کی زبان مین (داسو زمکہ) کہتے تہے مقرر تہے جسکا محاصل سوار کہاتے تہے اور ایکدوسری
زمین بنام نہاد (ژوبلہ) مشترکہ ہر چہہ نالہ مقرر کرتے تہے جو گہوڑا کسی سوار کا مارا جاوے تو اوس زمین
کے محاصل سی بطور چندہ حصہ لیتا تہا صدور سزا کا اعتبار اہل معرکہ اور خان کو تہا اور تعمیل
اوس سزا کی ذمہ چلویشتی کلان معرفت چلویشتگان خورد کے تہی مثلاً قتل کے عوض مین بجای
قصاص ایکہزار روپیہ ناغہ یعنی جرمانہ معین تہا جب کہ خان اور اہل جرگہ نے فتوی دیا تو چلویشتی
کلان باصلاح خان اور قومن کی خونی کو پکڑ کر نہ عینہ نقد اور جنس سی پورہ کرکے خان اور معرکہ
کے حضور لاتا تہا اور وہ حسب دستور اوس وقت کی جتنا واسطی کام عام قومن کی ضرورت ہووی
اوسمین صرف کرتے تہے ورنہ خان اور حاشیہ کلان اور چلویشتگان خورد مین تقسیم ہوکر ہر کوئی

اپنا حصہ لیلیتا تہا اور اگر کوئی شخص اپنی قوم مین مرتکب چوری قلیل یا کثیر کا ہو وے اور اوسپر
وہ جرم ثابت قرار پاوے تو سزا چوری کی یہہ تہی کہ مال مسروقہ بجنسہ مالک مال کو واپس دیا جاوے
اور گہر چور کا آتش سے جلا دیا جاتا ہے اور اسی طرح انتظام جمہوری ابتدا مین معقول تہا مگر پیچہے
خانگی عداوت نے خراب کر دیا اور فی الحال گورنمنٹ انگریزی کا انتظام سب انتظاموں سے بہتر ہے

حال خوانین گنڈہ پور

جیساکہ اوپر ذکر ہوا ابتدا مین خانی گنڈہ پور خاندان براہیم زئی مین تہی مگر نصرت خان
براہیم زئی کیوقت شاخ عمران زئی مین عہدہ خانی منتقل ہوا اور بہت مدت سے قوم عمران زئی
کی شاخ عیسے خیل شکوہ بر وخیل مین مو روثی خان چلے آتے ہین مگر انکا اختیار بہت نہین تہا لوگ
آپسمین ہمیشہ لڑتے تہے اور وارادات غارتگری وغیرہ کی روک موثر نہین ہو سکتی تہی فی الحال
گلداد خان ابن مظفر خان اور تالو خان ابن علی خان اوسی شاخ مین سے معتبر خان ہین مگر
باوجود ایک جدی بہائی ہونیکے ان ہردو مین سخت عداوت ہے اور اس سبب سے خرابی ہوتی
ہے گورنمنٹ انگریزی سے انکو گذارہ اور جاگیر معقول عطا ہوئی ہے اور قوم براہیم زئی مین نورنگ خان
معزز آدمی ہے جسنی ۱۸۵۷ء وغیرہ مین سرکار انگریزی کی خدمات حسن عقیدت سے بجالائین اور
گورنمنٹ نے از راہ مہربانی وقدر دانی خطاب خان بہادری عطا کیا نورنگ خان کا فرزند زمان خان
سرکار کی خدمت مین کام آیا

حال دشمن بیرونی

گنڈہ پور قبل از عملداری انگریزی جنگجو اور دلاور قوم تہی انکی ملک کی چاروں طرف ایسی کوئی
قوم نہین تہی جس سے انکی لڑائی اور کشت خون نہوا ہو بوقت سکونت موقعہ ابتدا سب سے پہلے ان کی
دشمنی قوم لہون اور کاکڑ شاخہائی غرغشت سے ہو رہی تہی جسکا ذکر لکہا گیا ہے مگر جب سے ملک مقبوضہ
حال پر قابض ہوئے تو بسبب دوری موقعہ کاکڑ اور لہون کی دشمنی کا اثر نہ رہا میان خیل اور بابڑ
قوم سے بارہا انکی جنگ رہی اور باوجودیکہ دولت خیل ہمیشہ انسے سلوک برادرانہ رکہتے تہے مگر اونسے

بہی لڑائی ہوئی قوم مروت سے بمقام ٹکواڑہ سخت جلوب ہوا نواب صاحب ڈیرہ والے سے لڑ کر مغلوب
ہوئے فی الحال گرچہ بنظر حسن انتظام سرکاری کسی سے ہری عداوت نہین ہے مگر میان خیلون
کی موروثی دشمنی ان کو جلد یاد آسکتی ہے

خانگی عداوت

ایسی سنگین نہین معلوم ہوتی جس سے کل قوم دو گوندی مین منقسم سمجھی جائے ہی الاعہد آزادی مین بر خانہ
سے خالی نہین تہی فی الحال گرچہ کشت خونی دشمنی کا نام بہی نہین رہا لیکن گلداد خان اور تالو خان
کی باہمی عداوت کی سبب سے اکثر گنڈہ پور دو جنبہ ہوگئے ہین بعض گلداد خان کی گوندی اور بعض
تالو خان کی اور یہہ حسب موقعہ اوس جنبہ داری مین نرم گرم طرف دیکہہ کر تعداد تبدل ہوتا رہتا ہے
چاہئے کہ یہہ خفیف عداوت بہی نہو

تعداد قوم

گنڈہ پور لوگ عوام مین بموجب شمار احمد شاہ ابدالی بارہ ہزار اسلحہ بند مرد مشہور ہے فی الحال
تخمیناً تیس ہزار ذی روح آدمی اس قوم کا ہوگا

موقع آبادی حال

گنڈہ پورون کا ملک ضلع ڈیرہ اسمعیلخان مین اندر حدود ذیل کے واقع ہے اونکے جنوب ملک میانخیل
اور شمال دولت خیل مغرب دامن کوہ تخت سلیمان اور مشرق علاقہ ڈیرہ اسمعیل خان بڑے گانو اس
قوم کے حسب ذیل ہین اول کلاچی جو بارا خان رئیس گنڈہ پور اس کے عہد مین آباد ہوا اور وجہ تسمیہ
کلاچی یہہ ہے کہ اس شہر کے موقع پر پہلے چند گہر قوم کلاچی بلوچ کے آباد تہے جسکے سبب سے یہہ قصبہ موسوم
کلاچی ہوا دوسرا ٹکواڑہ جسکو عمران زئی گنڈہ پورون کی فرقت خانی آزاد خان عمران زئی آباد
کیا تیسرا لونی جو دامن شرقی کوہ سلیمان مین بکنارہ نالہ لونی آباد ہے اور یہہ نالہ کوہی ملک
گنڈہ پور کی سیرابی عارضی کیواسطے بڑا مفید ہے جو نہایت ہے جو اوپر راستہ ڈیرہ اسمعیلخان
کی واقع ہے پانچوان روہڑی چہٹا کوٹ ظفر اور واسطے سکونت کے مکان سکنی مٹی کے کوٹہہ بناتے
ہین جنمین اکثر ایک کمرہ ہوتا ہے

طرز وضع اور عادات

گنڈہ پور لوگ اکثر گندم گون رنگ مائل بہ سرخی بیضاوی چہرہ بور و قد مضبوط اور قوی ہیکل جوان ہوتے ہیں جیسا کہ اکثر کل دامان کے لوگ موٹے استخوان کے آدمی ہوتے ہیں اسیطرح گنڈہ پور بھی ہیں سنی مذہب لوگ ہیں کوئی گاؤں مسجد اور ملا سے خالی نہیں ہوگا چال چلن گرچہ بہت خراب نہیں ہی مگر حسد اور بخل بہت ہی ادنیٰ چشم کی برتری خار چشم سمجھتے ہیں حقہ پینا اور نسوار چڑہانا بہت مروج ہی چوک پر بیٹھ کر زیادہ حقہ اور نسوار کا شغل رہتا ہے کل حقہ نوش آدمی اپنے لمبے رومال کے ساتھہ تماکو رکھتے ہیں ۔ ۔ ر کا شوق بہت کم ہے چتارہ رباب نوازی ہر چوک میں ہوتی ہی مسخرہ بازی اور ۔ ۔ ۔ چرس کے پینے کا بھی بہت رواج ہی بے علم اور خود پرست لوگ ہیں ۔

پیشہ قوم

عموماً گنڈہ پور ۔ ۔ ۔ پیشہ زمینداری اور سوداگری کا رکھتے ہیں سوائے خان اور ملا اور بعض ۔ ۔ خاندانوں کے کل قوم اپنے ہاتھہ سے زراعت کاری کا کام کرتے ہیں اور بعضوں نے دہقان مزارع اور ۔ ۔ کاشتکار بھی رکھے ہیں ۔ ۔ پیشہ میں محنتی اور مستعد ہیں اور گروہ سوداگران سرما میں ہندوستان اور گرما میں شمال دیگر بندگان مغربی افغانستان اور خراسان بلکہ ۔ ۔ تک جاتے ہیں گنڈہ پور اکثر متمول اور آسودہ آدمی ہیں اور بعض دولتمند جو خود تجارت کو ۔ ۔ نہیں جاتے اپنے گماشتہ بھیجا کرتے ہیں قلیل لوگ نوکری پیشہ بھی ہیں مگر سوائے کشادہ ۔ ۔ سواران کی نوکری کی پیدل نوکری کا شوق کم ہی اور مالداری خصوصاً گلہ شتران ان میں ۔ ۔ مرکب پانی لانے کے واسطے ہر گھر میں ہے گھوڑوں کی سوداگری بھی کرتے ہیں خچر ان کے ملک میں نہیں ۔

خوراک

چونکہ اس قوم کے ملک میں زراعت باجرے کی پیدا وار بہت ہوتی ہی اسواسطے اکثر لوگ موسم سرما باجرہ روٹی وغیرہ کے ساتھہ کھاتے ہیں اور گرما میں ٹینڈے یعنی چھوٹے ہندوانے کی ترکاری پکا کر کھاتے ہیں ۔ ۔ اور دولتمند لوگ گندم کی روٹی کھاتے ہیں اور زمستان میں گوشت گوسفند پرواری ۔ ۔

گوشتون کی زیادہ کہایا جاتا ہی اور جاڑے کے موسم مین چند دوست اور رفیق باہم ملکر اور ہر
گہر سی بقدر متناسب روغن زرد و مرغ وغیرہ سلمان چوک پر جمع کرکے کہاتی ہین اس رسم کو صحبت
کہتی ہین شیرینی کی بہت شوق ہی نفیس خوراک اُسی کم ہی اور نالہ لونی کی پانی سیلاب کی عمدہ
تاثیر یہہ ہی کہ اکثر جگہہ مونڈہی باجرہ ایک سال کا کاشت کیا ہو اور دوسرے سال مین وہی غلہ دیتا ہے
اور اسیطرح کپاس بہی دو فصل دیتی ہے۔

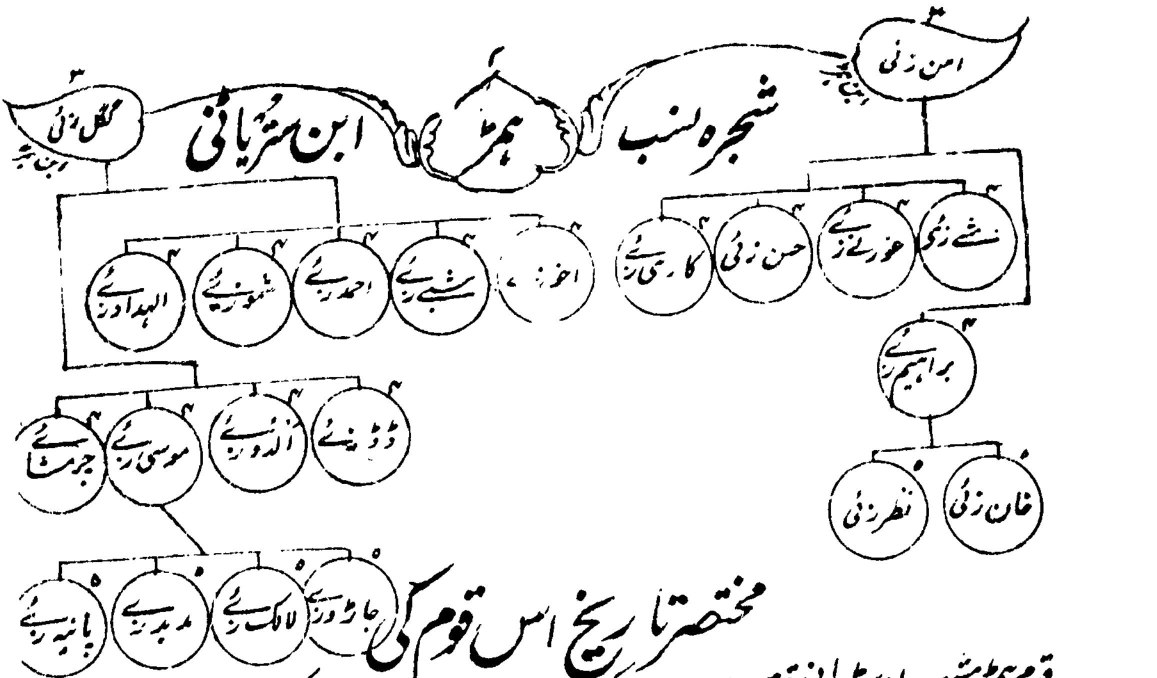
پوشاک

اکثر سفید سوت کے پارچہ کی ہوتی ہی اپنی ملک کی پیدا وار کپاس قوم خرچ سی بہر کر دریا کی راستہ بمبی وغیرہ
اطراف کو جاتی ہی دیسی پارچہ کی سوا خان اور دولتمند لوگ خانہ اور لٹھہ بہی پہنتی ہین ایک
لمبا اور فراخ خلقہ اور فراخ شلوار اور پگڑی بہی سفید دستار بعضون کی چہوٹی اور بعضون کی
موٹی ہوتی ہی سر کے لمبی بال شانہ سی نیچے تک اور اکثر تیل سی چرب ہوتی ہیں اور اوپر کاندہی کی چادر
سفید یا لونگی اوڑلیتی ہین پانو مین اپنی دیسی چرمی پاپوش ہوتی ہی اور صوفیانہ پوش لوگ ہین مگر پوشش
کی وضع خوبصورت نہین زمستان مین جو غنی ہی حسب مقدور اور پوستین بہت بہتر ہین مستورات
کی پوشاک اکثر سیاہ اور کورتہ پانو تک لمبا ہوتا ہے مگر متمول لوگ کی مستورات کمخواب اور دوامی اور
دیگر بہت اچہی قسم کی پوشاک بہی رکہتی ہین اکثر مستورات پانی بہرنے کو جایا کرتی ہین اور پردہ داری
کا رواج سوائے معزز خاندانون کے کم ہے۔

حال قوم ہمڑ مشہور باسم استرانی

ہم اوپر بیان کر چکی ہین کہ اوسترانی یا سترانی کے پانچ پسران مین سی چار کی اولاد بنام گنڈہ پور مشہور
صرف ایک فرزند مسمی ہمڑ کی نسل اپنی مورث کی اسم سی اوسترانی کہلاتی ہین ایک شخص کا قول ہی کہ ہمڑ

کی تین فرزند تہی ایک فرزند مسمی مشا دوسرا چیرمش تیسرا احمد و مولف نے ہم کی صرف ایک آدمی مین مجمع سی ملاقات
کری اور وہ شجرہ نسب ہمڑ معروف اوسترانی کا اسطرح لکہا تا۔ اور کہتا ہی کہ ان ناموں کی شاخین اس قوم کی



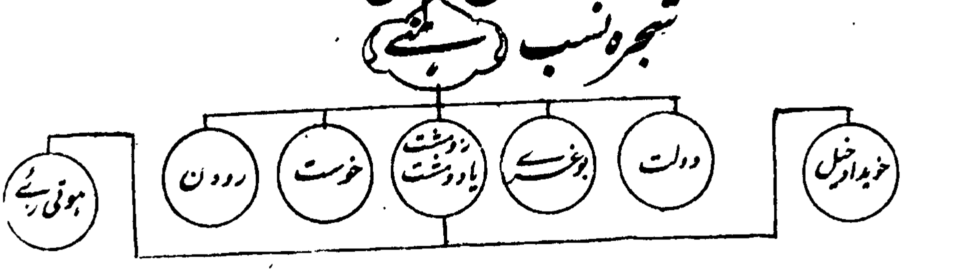
مختصر تاریخ اس قوم کی

قوم ہمڑ مشہور او ستریانی قوم ... ہر سی جنوب کچھہ میدان علاقہ سرکار مین اور کچھہ پہاڑ مین آباد ہی انکی جنوب
قیسرانی بلوچ اور مغرب پہاڑ ... ین قوم امرزائی رہتی ہی اسکے بڑی گانو آنگ تیور کونی وچہ کوی منگل
اور گنڈی ہین اور ... یانی لوگ پہلی مال چرائی کا پیشہ رکہتی تہے اور پیوندہ کی طرح جہان اچہی چراگاہ
دیکہی وہان ... گذارہ کرتے تہی بہت عرصہ نہین ہوا کہ انہون نی بلوچون سی یہہ ملک مقبوضہ حال
دبالیا اور باقی سب قوام دامان الوان مین سی یہہ قوم میدان پر پہچی آئی اور پہر بہ نوک شمشیر کچھہ علاقے
طرف ماہڑ کی حدود کو بہی شامل کرلیا زمستان مین اس میدان پر رہتی تہے اور تابستان کو موسی خیل
ہم ... م کا کڑ کی پہاڑ مین جاتی تہے الا تخمیناً ستر برس کا عرصہ ہوا کہ اوس قوم سی انکی کچھہ نا اتفاقی ہو گئی
اسواسطی نصف لوگ قوم او ستریانی کی اپنی اجڑ بیچکر کاشتکاری کرنے لگی دوسرا نصف چاہتا تہا کہ ہم اپنی قدیمی
پیشہ کو نہ چہوڑین لیکن آخر کو وہ بہی زمینداری کرنے لگے مگر دو شاخ جنمین سی مشہور نشی زئے ہی بدستور
حال تک پیوندہ چلی آتی ہین اس قوم کا پیشہ زمینداری اور تجارتی بحصہ مساوی ہو گا سوداگرون کے فرقہ
مین کرایہ کش بہی ہین باربرداری اکثر بذریعہ شتران او رہیل درمرکب ہوتی ہی سوداگر لوگ عموماً

دولتمند اور آسودہ ہین اور ایک ،وانکا شامل دیگر ہیوندہ گان آتا جاتا ہی زراعت کاری کی زمین جملہ
سرکاری حدین ہی جو اوستراڻی پہاڑ بن رہتی ہین اونکی اراضی زرعی بہی نیچی میدان مین واقع ہی اور اسکا
سبب سی گورنمنٹ انگریزی کی حکومت کا قوم پر موثر ہے انکی زمینات زرعی مین فصلخریف کو باجرہ کثرت سے
اور فصلربیع مین گندم پیدا ہوتی ہین اس ،ا پیداوار کی سبب سے زمستان مین باجرہ اور تابستان مین گندم
زیادہ کہائی جاتی ہی رمہ گوسفندان بہی رکہتے ہین لحم گوسفند اور گاوٴ جاڑے مین کہاتی ہین اوستراڻی ردئی کا
سفید کپڑا پہنتی ہین بڑا عمامہ سر پر ہوتا ہی او بعض لوگ لونگی اوپر اوڑہتی ہین عورات کی پوشش رنگین ہی یہہ
قوم نیک چلن اور دلاور ہی انکی سخت دشمنی کسرانی ،بچون سی ہے قوم کی سردار کو خان کہتی ہین فی الحال
رمضان خان ناخ امن زئی اور فتح خان لگل زئی کا خا ہی کل قوم معہ اپنی ہمسایون کے تخمیناً تین ہزار گہر مشہور ہے
مگر اس سی کچہہ کم ہونگی مکان سکنی کوٹہا اور چہپر ہین مسجد ہر گاؤن مین ہوتی ہی اور باہر چہوٹی گاؤن ہین اونکو جہوک
کہتی ہین یہہ قوم سب سنی مسلمان اور پختہ دیندار ہین فرائض شرعی کی تعمیل اچہی طرح کرتے ہین جب
کسی غنیم سی لڑائی کے انکا لشکر جمع ہو تو اوسکی افسری خان کرتا اور شیرانیون کی طرح خان کو دستار مین قرآن
شریف رکہہ کر اوسکی پیچے سی اپنی لشکر کو گذارتے ہین اور اونکا اعتقاد ہی مناخ خان زئی او رنظر زئی اور اخوند کے
کلام کی زور سی دشمن کی بندوق اور تلوار کو کاٹنی سی بند کر دیتی ہین دامان کی لوگ اوستراڻی کی خاندان کو
بخصوص نظر زئی خان زئی اخوند زئی کو بطور استانہ کی سمجہتی ہین خان کا اخذ بہت نہین ہی اکثر تنازعات
جو اندر پہاڑ کی ہون وہ گاؤن کی قاضی یا خان یا مُشر فیصلہ کرتے ہین اونمین سندگہر بلوچ اور جٹ اور ہندو
بہی بطور ہمسایہ یعنی رعیت کی رہتے ہین اسلحہ اون مین اچہا ہی اور بندوق کا شوق رکہتی ہین

حال قوم ہنی

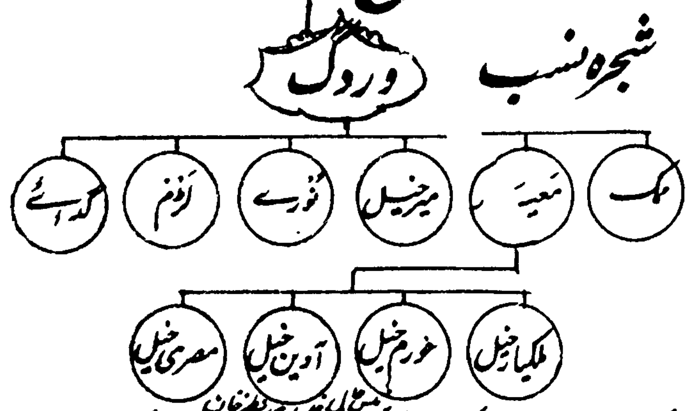
شجرہ نسب



را ضنع ہوا یہہ قوم اپنا تعلق اوپر سی کرڑانی خواہ کرلانی سی بتلاتی ہین جیساکہ بنون کی تاریخ مین لکہا
ہبدا مین یہہ بنی کی قوم شامل توم منگل جنکا نام ابتک اس ملک مین شاملا ہنی منگلی مشہور ہی
مین آباد تہی اولاد شیتک بنون زئی قابضان حال بنون نی تخمینًا پانسو برس سی کچہہ اوپر یہہ ہوا
اور منگل کو اس ملک سی بیدخل کیا کچہہ بنی لوگ ہندوستان کو چلی گئے اور کچہہ شامل قوم منگل کے مغربی پہاڑ
جاکر آباد ہوئے فی الحال اس قوم مین سی شاخ دومشت جسکو درشتی اور دوختی بہی کہتے ہین مشہور ہے
قابل ذکر کے ہی قوم دومشت بنگش اور وزیر اور زئی اور کرم کی مابین کوہ سفید سی مشرق مایل جنوب
پہاڑی ملک مین آباد ہی اور یہہ قوم دو شاخون مین منقسم ہی کل تعداد اس قوم کی اسلحہ بند مردمان کی
نو ہزار بیان کرتے ہین پورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین اکثر پیشہ کاشتکاری اور اجناس فروشی
اور بعض نمک بہی بہادر خیل کی کان سی لیجاکر نفع اوٹہاتی ہین خانگی دشمنی سی خالی نہین مگر باہر کا
سخت غنیم نہین رکہتی جب اوس سرحد کی اقوام کی منبہ داری کا سلسلہ بندی دریافت کیجاوی تو اس
قوم کو منگل کو ندی مین داخل سمجہنا چاہئے

حال قوم وردگ

شجرہ نسب

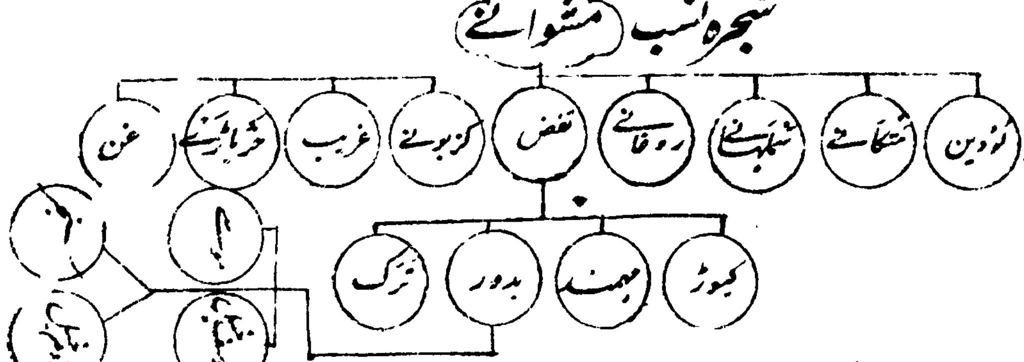


یہہ قوم کو دی ابن کرزانی سی الحاق رکہتی ہی مگر جیساکہ اوپر ذکر ہوا اپنی آپکو سید سمجہتی ہین مولد اسقوم کا کوہ برل
شاخ کوہ سلیمان ہی جہان سی کل قوم کرڑانی پہیلی ہی فی الحال جو اصلی مالک وردگ کا ہی اوسکا مختصر بیان اسقدر کافی ہی کہ
مغربی حد اونکی ملک کی کوہ ہزارستان سی ملتی ہی اور باقی ہر سہ طرف قوم غلزئی کا ملک ہی اونکا ملک بطور وادی کی طول

سیراب کرتی جاتی ہی اور شمالی حصہ مین وردلوہ گر سی سیرابی ہوتی ہی علاقہ تنگی اور شیخ آباد اور شنیز اور رخوات اور رستاو اور
منتو انکی ملک کی مشہور حصہ مین اونکا ملک اکثر سرسبز اور زرخیز ہے مگر فصل خریف بہت تہوڑا ہوتا ہی موٹھ چاول بہت
ہی جنوبًا و شمالًا اور شرق و مغرب دونو طرف انکی ملک کے پہاڑ ہین شرقی پہاڑ شرقی جانب لوہ گر اور رخزوار ہی اور غربی
پہاڑ سے ہزارستان کے متعلق ہی ایک دو جسکا نام غلطی سے وردگ زمین مشہور ہی اونکی ملک کے جنوبی حصہ سے شروع ہوکر اور بہت رقبہ کو
پیدا ہوتی ہین اور فصل ربیع مین گندم بکثرت سی حاصل ہوتی ہین کل قوم وردگ زمینداری کا پیشہ رکہتی ہین اور
خوب محنتی قوم ہی بعض مالداری کا شغل بہی رکہتی ہین انکی سکونت مستقل ہے اور چہوٹی چہوٹی دیہات مین رہتی ہین اکثر
دیہہ پچاس گہر سے کم ہین اور ہر گانوکی گرد دیہہ مع برج بطور چہوٹا قلعہ کے ہوتی ہی اور ایک دروازہ ہوتا ہی خانجات سکنی
مٹی سے بناتی ہین اور اچہی ہوتی ہین انکی ملک سی راہ عام کابل اور غزنین کا گذرتا ہی وردگ قوم نیک چلن اور بے آزار
جاتی ہی سب سنی مذہب ہین ہندوستان مین جب بروہ پڑتی ہی اور دنیوی کاموں سی جب بند ہوتی ہین تو اکثر اوقات
مسجد مین بیٹھکر نماز اور پڑہنی کا شغل کرتی ہین بورہ فراد مضبوط آدمی ہوتی ہین خوراک اکثر گندم اور گوشت سے خمیر کر
روٹی تنور کی پکی ہوئی بہت پسند کرتے ہین پوشاک بہ رسم ہی اکثر لوگ سر پر کابلی وضع کی ٹوپی رکہتی ہین اپنی ہمسایہ
قوموں سی لڑائی نہین رکہتی اور خانگی فساد بہی کم ہی امیر کابل کو محصول مقررہ دیتی ہین اور جو تنازعات یا مقدمات
اپنی قوم مین واقع ہون اکثر سنگین معاملات حاکم غزنین کی رو برو طی ہوتی ہین اور باقی خفیف مقدمات ملک اور
قاضی فیصلہ کر دیتی ہین کل تعداد اس قوم کی تخمینًا دس ہزار گہر بیان کرتے ہین سب سے زیادہ تعداد مین میرخیل اور
اونسی بعد مہیار اور پہر نوری کی شاخ جسمین سی خان اس قوم کی ہی تہی فی الحال خدای نظر خان اور صنتو خان
اور اکرم خان ملک ہین وردگ کی قوم سی علاقہ چہچہہ ضلع راولپنڈی مین بہی بہت گہر آباد ہین خصوص نتوبہ
انسی پُر ہے اور وہان بہی مالک زمینات ہین ؁

حال قوم مشوانی

شجرہ نسب



واضح کہ مشوانی اپنی آپکو سید سمجھکر افغانون مین قوم کاکڑ سی اپنا تعلق ابتدائی بیان کرتے ہین یہہ قوم تہوڑی ور متفرق تبہ وار رہتی ہی قریب چارسو گہر انکا کوہ دامن مین کابل سی پچیس میل شمال آبادہی کوہ دامن کی مشوانی پیشہ زمیندارے اور بعض سوداگری کا رکہتی ہین اور شتران پر مال تجارت بار کرکے بخارا تک جاتی ہین ور آسودہ حال ہین قندہار کے ملک مین بہی چند گہر اسقوم کی ہین ور کوہ گندگر کے شمالی حصہ مین مقام سری کوٹ ضلع ہزارہ مین بہی مشوانی رہتی ہین ور خرباڑہ نام ایک موضع بہی گندگر مین ہی نہین معلوم ہوتا کہ یہان کس تقریب سی گئی مشوانی کی قوم شائستہ سمجہی جاتی ہی اور نیک چلن اور کم آزار لوگ ہین خصوص اس قوم مین سی شاخ لودین جو توخی غلزئی کے ملک مین متفرق ہین اور چند گہر قندہار مین بہی ہین اس سبب سے زیادہ ذکر کے لایق ہی کہ اس شاخ مین سی محمد رفیق ولد ملا بنیڈو فی الحال امیر شیر علیخان والی کابل . . . مشہر خاص ہی اوسکا چچا ملا نسو نیکبخت تجار اور رضا کا تہ

ذکر قوم خوندی

شجرہ نسب اس قوم کا جہانتک معلوم تہا قوم غرغشت کی ذکر مین شامل شاخ داوی اس سبب سے درج کیا گیا کہ یہہ قوم اوسی کی متعلق تہی مگر چونکہ خوندی لوگ بہی سید کہلاتی ہین اسواسطی اس جگہہ مختصر ذکر اونکا مناسب سمجہا گیا کہتی ہین کہ داوی ابن دانی بیرہ غرغشت نی ایک بیوہ سید زادی سی جو ولایت خجند سی ملتان مین اپنی خواہر کے پاس آتی تہی نکاح کیا اس بی بی کی شکم سی پہلے شوہر سید کا بیٹا مسمی سید حسین تہا اوسکی چار فرزند تہی بلیل سکندر موسی علی سید حسین کی اولاد کو اس سبب سے کہ وہ ملک خجند سی تہا بجائے

خجندی کی افغان اپنی روزمرہ مین، ندی کہنی لگے مدت تک خوندی لوگ قوم غرغشت کی نفع نقصان مین شامل رہی مگر فی الحال الکل انہنے علیحدہ ہین اور قندہار اور اوسکی نواح مین رہتی ہین اور بہت قلیل قوم ہے ؛

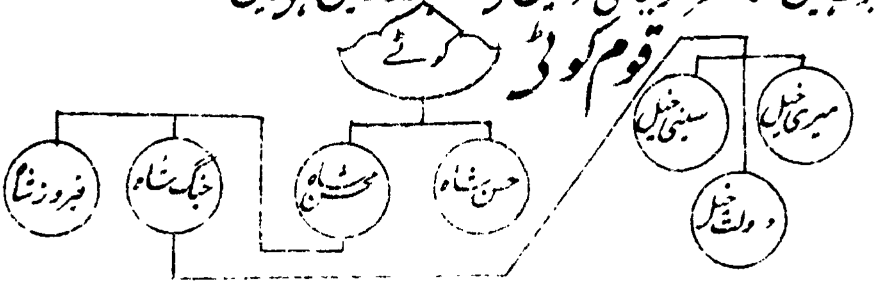
قوم سپندزے

سید کہلاتی ہین اور قوم ترین کی شامل ملک پشین مین زراعتکاری اور سوداگری کا کام کرتی ہین زیادہ حال انکا معلوم نہین ہو سکا ؛

قوم غرشین

کا ذکر قوم مبا فغان کی شامل لکہا گیا ہی سوائی قندہار اور اوسکی نواح والے غرشین کے تخمیناً پنجاہ گہر اس قوم سے زرسی مغرب شمالی مین رہتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ ہم حضرت بلال رض کی اولاد سی ہین مگر اسر روا ب کا کچھہ ثبوت نہین ملتا اور انکو بجای غرشین کی غلط مشہور خرشین کہتی ہین ؛

قوم کوڈے



کہتی ہین کہ کوئی نام ایک سیدزادہ معصوم کو مسمی ابراہیم نیرہ بیٹنی نے پرورش کیا اور جب بڑا ہوا تو بیٹنی کے خاندان سے شادی کری اوس سی دو فرزند پیدا ہوی محسن شاہ بنون کی ملک مین آیا اور حسن شاہ پہاڑ مین رہا فیروزشاہ خون کی واردات کرکے بخوف انتقام ٹانک کی طرف چلا گیا جہان اب بہی اوسکی اولاد ہے اور جنگ شاہ بنون مین مارا گیا جسکی خانقاہ کرم دریاوہ کی کنارہ پر موجود ہے اور جنگ شاہ کی اولاد نندوخیل اور سورانی کے مابین موضع کوئی سادات مین آباد ہے علاقہ بنون مین صرف پچاس آدمی اس قوم کے ہونگے جن کا ملک نجم شاہ ہی +

قوم سید

بنی ہاشمی قریش مین سی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے اولاد سید ہین افغانستان مین کوئی بڑا گاؤن سادات کی ایک دو گہر سے خالی نہین ہوگا اور افغانستان مین سید ون

کو خواجہ اور سید و میان و آغا اور شاہ صاحب اسکے علاوہ اپنی معمولی اسم کے خطاب کہتے ہیں
وہ لوگ سادات کی بہت تعظیم کرتے ہین سوای ہزارہ ت اور ڈیرہ اسمعیلخان کی باقی
افغانستان مین کوی سید شیعہ نہین ہے سادات افغانستان ۔ آج سید ان ملک پشین تجارت
اور سوداگری مین مشہور اور صاحب عزم اور دولتمند ہین گو بہرا ور اور بی باک اور خانگی دشمنی
بھی رکھتے ہین اور علاقہ پشین مین بہت لوگ سید رہتے ہین علاقہ ارگون اور بنون اور
درمت مین شیخ شاہ محمد روحانی کی اولاد بہت ہے علاقہ کونٹر مین ایک معزز خاندان سید
کا ہے جسمین سے جو رئیس کونٹر کا ہوا اسکو بادشاہ کہتے ہین یہہ شریعہ قوم گرچہ ہر ملک مین
ہے مگر نیک چلن اور بی آزار ہے کابل اور کوہستان ہین معزز خاندان سیدون کی ہین
جو اکثر افغانون کے پیر ہین +

قریش

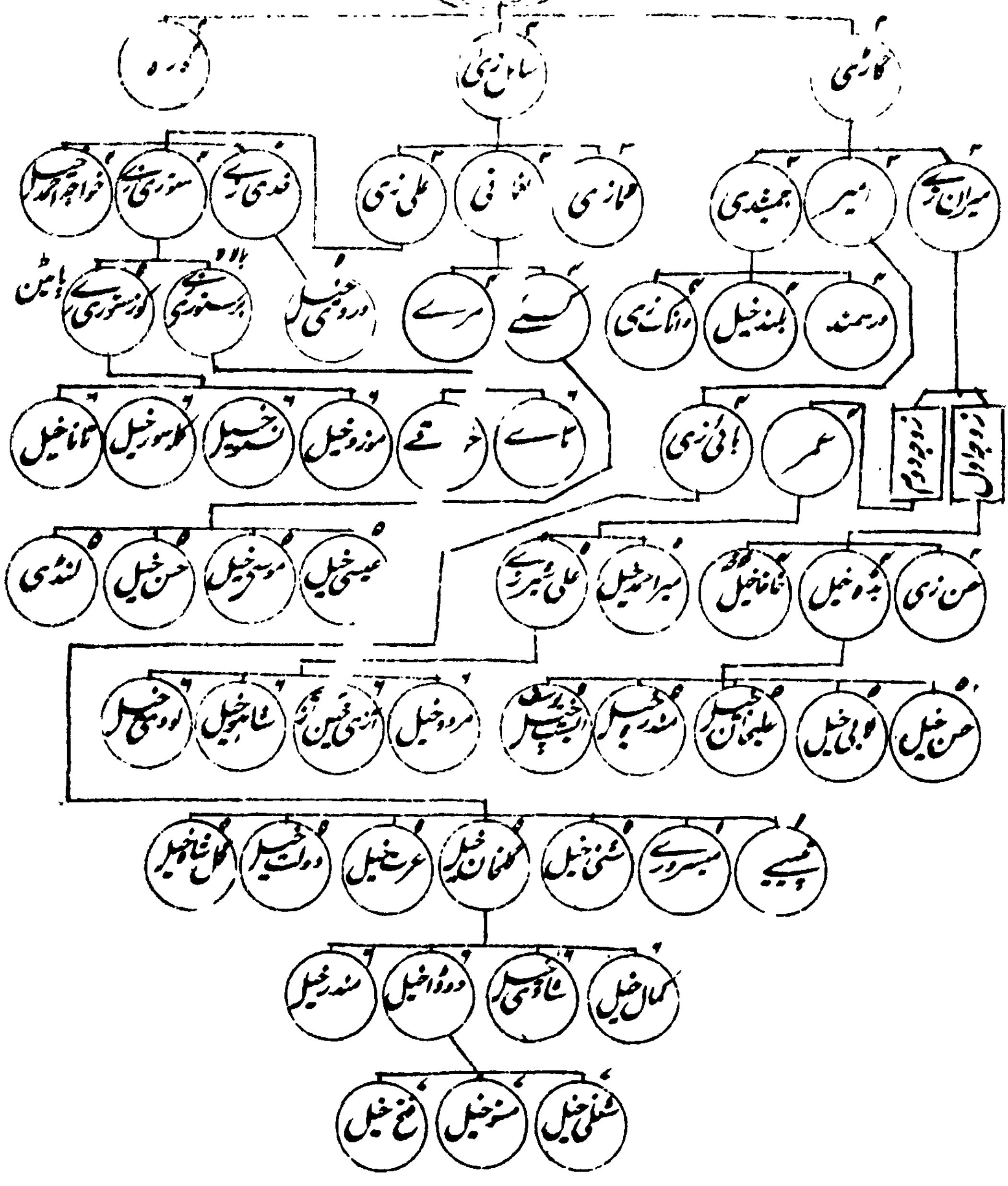
علاوہ سادات کی جو قوم قریش کی ایک شاخ ہین باقی قریش بھی مثل سادات کی متفرق چند چند یا نجات
ہر علاقہ مین ہین اکثر جگہ امام مسجد اور مدرس افغانستان مین اس قوم کے لوگ ہوتے ہین اور
زمینداری اور خیرات خوری کا ہمیشہ رکھتے ہین افغانستان کی لوگ قریشیون کی بھی عزت
اور ادب کرتی ہین اور بہ نسبت سادات کے قریش بہت کم ہین +

عرب

سوا قریشیون کی دیگر عرب بھی کچھہ افغانستان مین رہتے ہین شاید ایران اور خراسان مغربی
سے افغانستان مین آئے ہین جب خاندان سامانی بنا ایک سلطنت کرتا تھا تو عرب ایک ایران کی
مشرقی حصہ مین آباد تھے اور اوسکی بعد اسکا سے مین آئے افغانستان مین عربون کی تخمیناً دو ہزار کہر ہونگے
اور سوائے عرب کے اور کوئی نام قومیت کا اونکو واسطے مشہور ہین زیادہ تر بالا حصار کابل
مین جو سب شیعہ مذہب ہین اور باقی علاقہ بی سود جلال آباد مین آباد ہین اور سنی مذہب
مین جلال آباد کے عربون کا علحدہ سردار ہے احمد شاہ ابدالی جلال آبادی عرف ت

لی سردار کی دختر سی شادی کری جس سی **تیمور شاہ** پیدا ہوا اپنی اصلی زبان عربی اب نہین بولتی
پارسی اور پشتو ان سی متکلم ہوتی ہین زمیندار ی ؔ **اللہ آباد** کی عرب کرتی ہین اور بالاحصار والی نوکری
اور سوداگری اور دستکاری اور دوکانداری کا شغل رکھتی ہین اور باقی قومون سی تاہنوز
علحدہ رہتے ہین +

شجرہ نسب مسمی اسمٰعیل عرف بنگش



حال قوم بنگش

یہہ قوم اپنے آپ کو قریش کی نسل سے سمجھتی ہین اور کہتی ہین کہ خالد ابن ولید کی فرزند مسمی عبد اللہ سے
بمحوّد شوبنت مین مسمی اسمعیل پیدا ہوا اوس کے دو پسران مسمی گارہ اور سامل کے باہم جنکی والدہ
قبیلہ(?) قوم سے تھی بہت سخت لڑائی اور کشت خون ہوی اس سبب سے بن کش کی اسم سے
موسوم ہوکر اصطلاح عام مین بنگش مشہور ہوئے سمیل مورث اعلی اس قوم کا مقام کرمان دیز
علاقہ تہ زرمت مین آباد تھا جو مولد اس قوم کا ہے انکی فرنگی فساد نے ایسا اثر کیا کہ گارہ اور سمل
کی نام سے دو گوندی کل اقوام ملحقہ قوم بنگش مین [illegible] گئی ہے اور دونون گندی آپس مین دشمن
ہین جب اس قوم کی تعداد علاقہ زرمت جن زیادہ ہوئی اور دوسری طرف سے قوم غلزئی
نے زور دیکھایا تو تخمیناً پانچ سو برس ہوئے کہ اس ملک کو چھوڑ کر علاقہ کورم اور بنواڑ -
شلوزان کوہ سفید سے جنوبی ملک اپنے قبضہ مین کر لیا - اور اوس سے تخمیناً ایک سو برس
بعد قوم اورک زئی سے لڑن شروع ہوئی اوس وقت خٹک کی قوم نے
بنگشون کے معاون ہوئی اور اورک زئی کو بعد سخت لڑائی کے کوہاٹ سے بیدخل
کرکے اس قوم نے اپنا قبضہ کیا اسکے پیچھے بھی بہت لڑائین باہم بنگش اور اورک زئی
ہوتی رہین مگر آخر کو بموجب اوس فیصلہ کے جسکا ذکر قوم اورک زئی کے حال مین لکھا گیا
ہے بنگش اور اورک زئی کی حد مقرر ہوگئی یہہ میدان اور درّہ مقبوضہ حال بنگشون
کے قبضہ مین رہا اور شمالی پہاڑ اورک زئی سے لیا نسبت قومیت بنگش دوسری روایت
یہہ ہے کہ یہہ قوم ملک سیستان کی جٹ قوم کی شاخ ہے مگر یہہ روایت ضعیف معلوم
ہوتی ہے فی الحال قوم بنگش اکثر ضلع کوہاٹ مین آباد ہے اور باقی مغرب علاقہ
کورم اور شلوزان مین رہتے ہین بنگش کی وادی غرباً و شرقاً طویل میدان پہاڑون سے
محصور ہے اس قوم کی مشرق اور جنوب مشرقی مین قوم خٹک یعنی کوہ خٹکان واقع
ہے اور شمال قوم اورک زئی جنوب غربی مین قوم وزیری کی حد ملتی ہے اور مغرب

علاقہ کورم ہے جو بنگش علاقہ کورم اور پیوار مین رہتے ہین وہ مغلوب قوم توری کے ہین اور شلوزان والی خودمختار اور ضلع کوہاٹ کے رہنے والے رعایا سرکار ہین اکثر پیشہ زمینداری کہیتی مین بعض سوداگری اور نمک فروشی کا کام بہی کرتے ہین بدرقہ بنگشون کا اون کے ملک مین ہمیشہ بے خطر ہے زیادہ پیداوار ان کی ملک کی گندم اور چاول ہین اب ہوا اچہی ہے اس قوم کے بعض لوگ شیعہ مذہب اور بعض سُنی ہین کل تعداد اس قوم کی تخمیناً اٹہارہ ہزار گہر بیان کرتے ہین تنگ جو اور دلاور قوم ہے اسلحہ بندوق اور چہورا کلان اور تفنگچہ ساخت ملک خود ہر ایک بالغ مرد رکہتا ہے گرچہ راہزنی کم کرتے ہین مگر اپنی ملک مین مشہور سارق ہین مہمان نوازی بہت اسطرح کی جاتی ہے بشرطیکہ مسافر بحکم میزبان کے گہر پہونچ جاوے پستہ قد اور گندم رنگ زنگ ہین خوراک اچہی ہے اکثر گندم کی خمیری تنور کی پکی ہوئی روٹی گوشت سے کہائی جاتی ہے ہنگو کے چاول عمدہ ہوتے ہین پوشاک سر پر سفید یا سیاہ یا بینگنی رنگ کی دستار اور زانو تک لمبا کرتہ اکثر سیاہ رنگ کا اور سفید پارچہ کا ہوتا ہے اور پایجامہ فراخ سفید رنگ کی سوسی کا جس مین نیلا خط بہی ہوتا ہے اور پاؤن مین چپلی رکہتے ہین کبہی کبہی دستار بطور کمربند کمر پر باندہ چادر کا عمامہ سر پر لپیٹتے ہین بنگش کے مرد لوگ سر کے دونوطرف تہوڑے سے بال بطور گیسو کوتا مثل پوربیا اور یہود لوگون کے چہوڑ کر باقی سر کے بال منڈوا ڈالتے ہین شرقی بنگش بڑی داڑہی رکہتے ہین اور مغربی داڑہی کو کترتے ہین اور عورات اکثر سیاہ رنگ کا کرتہ اور شلوار گہیر دار سوسی کی اور سر پر سفید چادر یا لونگی جسکا ریشمی کنارہ ہوتا ہے اوڑہتی ہین انکی بڑی گانو یہ ہین تیری اوبہ تل توئے سمندر ہنگو اوستر زئی کنائی توغہ نورہ وڑئی کہی منحوزہ سوائے ملک افغانستان کے صوبہ ماژندران ممالک ایران مین بہی چند گہر بنگشون کے سنے جاتے ہین جو اس طرف سے گئے ہین اور ہندوستان کے بعض اضلاع مین خصوص فرخ آباد مین بہت بنگش ہین نواب فرخ آباد بہی اسی قوم سے اور پر کے بنگشون مین سے ایک زمیندار

کی اولاد سے تہا ابتدا مین **نواب فرخ آباد** ساڑھے چار لاکھہ **لکھنو والی وزیر** کو
دیتا تہا ۱۸۰۲ء مین وہ ساڑھی چار لاکھہ ریاست لکھنو کی جانب سی سرکار انگریزی کی ہاتھہ مین آیا
اور ۱۸۰۴ء کو وہ ملک باقرار دہی ایک لاکھہ آٹھہ ہزار سالانہ کی **نواب امداد حسین خان ناصر
جنگ** کو گورنمنٹ انگریزی نی اپنی قبضہ مین کرلیا مفسدہ ۱۸۵۷ء مین بباعث بی عہدی **نواب تفضل
حسین خان** خارج کیا گیا جو مکہ معظمہ مین ہے الغرض افغانستان کی سرحدی قومون مین سی قوم بنگش
ہی قابل قدر اور قوی قوم ہے مگر خانگی فساد اور حسد بہت رکھتی ہین مالداری کا شوق کم ہے شتر بالکل
نہین رکھتے مگر گلہ قاطران بہت ہین باربرداری کے واسطی ٹٹو اور خر مرکب اور قاطر کام آتی ہے

حال قوم تاجک مخفف تاجیک

کوئی نادر جگہ افغانستان مین ایسی ہوگی جس مین صرف **افغان** آباد ہون **تاجک** حصہ مغربی مین اور
ہند کی مشرقی مین افغانون کی شامل رہتی ہین **تاجک** ۔ اپسمین ایک قوم کی طرح نہین ملتی مگر ملک
ایشیا کی ایک بڑی حصہ مین منتشر ہوگئی ہین جیسا کہ مغربی افغانستان مین ہین **اُوزبک** کی ملک
مین بہی رہتی ہین **ایران** کی سکنا ان کو تاجک کہتی ہین اور تاجک لوگ ایران اُن خصوص **اصفہان**
اور **ترکستان** مین بہی کثرت سے ہین اور **میوا گزک تگلین** دروازہ **بدخشان** مین
یہہ لوگ حکومت کرتے ہین بعضے وقت ان کو **فارسی بان** کہتے ہین افغانستان کی بیچ جو اصل فارسی بان
ہین وہ تاجک ہین +

وجہ تسمیہ لفظ تاجک

کی بابت بہت مختلف روایات ہین مگر ان سب سی قابل تسلیم یہہ روایت ہے کہ اصل اس لفظ کی
تازی خواہ **تازیک** جو پہلوی کی زبان اور کتابون مین عربون کو **تازی** کہتی تہے اور بالحاق
کاف تصغیر **تازیک** بہی بولتی تہے اور حرف **زا** بنظر تسہیل تلفظ بہ **جیم** تازی مُبدّل ہو کر
تاجیک مشہور ہوئی تا حال فارسی مین عربون کو تازی کہتی ہین اور اکثر کتاب لغات
فارسی مین لفظ **تاجک** کا یہہ معنی لکہا ہے کہ **تاجک** اولاد ان عربون کی ہے جو فارس

یا دیگر غیر ملکون مین پیدا ہوی اور حال موجودہ تاجک اور ملک مقبوضہ سابق اور اون کے
گذشتہ واقعات پر غور کرنے سے یہہ لغوی معنی صحیح معلوم ہوتا ہے اور پایا جاتا ہے کہ لفظ
تاجک کا مطلب اور مراد اون عربون کی اولاد سے ہے جسکا ذکر اوپر لکھا گیا سنہ ہجری کے
پہلی صدی مین تمام ممالک فارس اور اوزبک کو عربون نے فتح کیا تہا اور جب اونہون نے مفتوح
کئی تو اوس ملک کے لوگونکو جہانتک ممکن تہا رضا اور جبراً مسلمان بنایا اور اپنی زبان سکہانے مین
کوشش کری اوس وقت افغانستان کے اوپر بہی جیسا کہ پہلے حصہ مین درج ہوچکا ہے
حملہ جات کئے گئے تہے مگر جیسا کہ ایران اور اوزبک کے ملک فتح کئے تہے ویسا جلد افغانستان صاف نہیں
ہوسکا تہا کہ جو میدانی ملک افغانستان کے فتح کر لئے تہے مگر پہاڑون کے لوگ بڑے جنگجو تہے اور
اور تیسری صدی ہجری تک مسلمانون کے ساتہہ لڑتے رہے ابتدا مین فارس اور مغربی افغانستان
اور اوزبک کے ملک مین اکثر ان ہی ممالک مین ایک ہی قسم کے لوگ تہے اور اونکی زبان یقین ہے
کہ سب قدیم فارسی کی بنیاد ہوگی جس وقت ان لوگون پر عربون نے فتح حاصل کی تو فارسی جدید
مروجہ حال پیدا ہوگئی یعنی اونکی پہلے زبان اور زبان فتح کرنیوالون کی یعنی عربی ملکر یہہ فارسی مروجہ
حال مروج ہوگئی اور یقین ہے کہ چند عرصہ کے بعد عرب لوگ پہلے سکنائے سے خلط اور شامل ہوگئے اور وہ ہے
لوگ تاجک لوگون کے مورث اور بزرگ ہوا گر تواریخ افغانستان کی بہی اس روایت سے
مطابقت ہوتی ہے کیونکہ جتنی روایات اوس ملک کی تاریخ کی موجود ہین اونسے واضح ہے کہ بعد
فتح کرنے عربون کے افغانستان مغربی کا میدانی ملک قوم تاجک کے قبضہ مین تہا اور
افغان وغیرہ قدیم باشندے پہاڑون مین تہے اوس سے بہت پیچہے قوم افغان نے پہاڑون
سے اوتر کر میدان کو فتح کر لیا اور سوائے ایک دو سخت ملک کے جسمین یہہ تاجک لوگ علحدہ
اور خود سر رہ سکتے تہے باقی تاجکون کو افغانون نے دبا لیا اور اوسی آمیزش فارسی
زبان اور عربون کے تاجک - ترکستان کے بہی ہین چینی ترکستان تک
اور اون تاجکون نے تب تک اپنے قبضہ مین ترکستان کو رکہہ لیا جب تک کہ تاتاریون

زادون پر فتح حاصل کری **چنگیزخان** کے وقت سے میدان کے رہنے والے **تاجک**
مغلوب ہوکر دبا لئے گئے اور اب کی رعیت کی حالت مین آگئے مگر جو تاجک پہاڑون مین تھے
وہ بدستور خود مختار ہے اور **بدخشان** اور **درہ وانز** وغیرہ کے حاکم بن گئے سب جگہ
تاجک لوگ اس سبب سے مشہور ہین کہ آبادی اون کی مستقل ہے اور کاشتکاری اور
ترقی زمینداری کا شوق رکھتے ہین اور سب نوازمہ جو مستقل سکونت والون کو درکار ہین اونکی
بہمرسی کا شوق کامل ہے اب تک بعضی جگہ مغربی افغانستان مین زمینات تاجک کے قبضہ مین
ہین مگر اکثر اونکی املاک اور جایداد اونسے غصب کئے گئے ہے اور افغان لوگون کی رعیت
اور ملازم ہو گئے ہین تاجک لوگ جو قوم افغان کے مقبوضہ ملک مین آباد ہین خواہ اونانون
کی ہمسایہ یعنی رعیت کے طور شامل ونکے رہتے ہین خواہ اپنی علیحدہ دیہات مین آباد ہین جب علیحدہ گانون مین رہتے ہین تو ہر گروہ کا
کام کتخدا موضع کا کرتا ہے اور یہہ کتخدا اپنی قوم سے سب لوگون کی مرضی کے ساتھہ مقرر ہوتا ہے گرچہ اکثر موروثی خاندان
سے کتخدا مقرر ہوتا ہے مگر امیر **کابل** کی اجازت تقرری کتخدا کے واسطے لازم ہوتی ہے کتخدا کچھہ
اختیار نہین رکھتا بجز اوس قدر کے جو **والی کابل** نے کام تفویض ہو اور اوس کا اختیار
اور کام خصوصاً زر مالگذاری جمع کر کے حاکم کے پاس پہنچاتا ہے اور اس خدمت کے عوض مین
منجملہ زر مشخصہ کے انعام ملکانہ حسب دستور لیتا ہے بعضی خفیف مقدمات بھی فیصل کر سکتا ہے
مگر جو مقدمہ ذرہ بھاری ہے وہ یا تو حاکم کے حضور جاتا ہے یا قاضی کے پاس فیصلہ ہوتا ہے **تاجک**
لوگ جنگ جو نہین ہین اور اپنی سرکار اور حاکم کی تابعداری کرتے ہین گرچہ عموماً پیشہ اونکا زمینداری
اور کاشتکاری ہے مگر سوا اوس کے بیوپار اور دستکاری اور خرکاری کا کام بھی کرتے ہین
اب اکثر **افغانون** کے موافق ہو گئے ہین ... لی شوق لڑائی کی نہین ہے گرچہ اب کچھہ سپاہ
گری کا کام کرنے لگے ہین سوائے **بامیان** کے رہنے والون کے جو شیعہ مذہب ہین باقی سب
تاجک اہل سنت جماعت کا طریقہ رکھتے ہین اور دیندار اور نمازگذار ہین جب **افغانستان**
مین فساد ہوتا ہے تو **تاجک لوگون** پر سب سے پہلے ظلم ہوتا ہے مگر جس وقت امن آرام ہے تو اونکو

پرورش اور مدد ملتی ہے الا تاہم کاریگار اور محصول بہ نسبت **افغانان-تاجک** پر زیادہ ہے
اگر یہہ زیادتی نہو تو درّانی کی حکومت سی راضی ہین گرچہ افغان اپنی قومیت سی اونکو کم سمجھتی ہین مگر
مغروری اور خودپسندی اون کی ساتھہ کم کرتے ہین چنانچہ آپسمین ناطہ دیتی لیتی ہین شہرون کی
نزدیک **تاجک** لوگ زیادہ ہوتی ہین اکثر **کابل غزنین ہرات** اور **بلخ** مین تاجک
لوگ ہین مگر ملک کی اون حصون مین جو غیر آباد اور سخت ہین جیساکہ **ہزارہ** یا جنوبی حصہ ملک
غلزی کا اور **کافرستان** مین مشکل سی کوئی تاجک ملتا ہی اور یہہ اون تاجکون کا حال لکھا گیا ہی کہ
جو **افغانون** کی بیچ رہتے ہین اور وہ تاجک جو **افغانون** سی علحدہ رہتی ہین وہ دشوارگذار مقامون مین آباد
ہین اور دیگر تاجکون سے چند باتون کا فرق رکھتی ہین پہلے ہم اون **تاجک** لوگون کا حال لکھینگی کہ جو
کوہستانی کہلاتی ہین یعنی جو **کابل** کے کوہستان مین رہتے ہین اس ملک کی شمال کی
طرف برفدار پہاڑ ہندوکش کا ہی اور مغرب کوہ ہزارستان جنوب علاقہ کوہ دامن اور مشرق کو ہندوکش کی ایک شاخ جنوبی ہی کوہستان کا ملک
تین طویل وادیون سی بنا ہے وادی **سنجر** اور **پنجشیر** **غوربند** اور وادیونکے دو نون طرف پہاڑ ہے
پانی نکل کر بہتی ہین ہر ایک وادی کے اوس پانی سے **ندی** بن جاتی ہے جسکا اسم سے نام وادی کا
مشہور ہے اور یہہ سب ندی **کابل** کے دریا مین گرتی ہین ان ندیونکی کنارہ پر زیادہ آبادی
ہی اور خوب سرسبز اور پر از درخت ملک ہی گندم اور تمباکو اور کپاس کی پیداوار بہت ہوتی ہی چاول
بھی بہت مگر عمدہ قسم کی نہین ہوتے درخت توت بہی ہین اور اونکا میوہ بہت کہایا جاتا ہی اور دہکو
دہوپ پر سکھا کر اور پیسکر تہوڑی آرد گندم ملا کر روٹی پکاتے ہین اگر کوہستانیون کی تندرست
صورت سی رای دیا جاوے تو یہہ خوراک اچھی ہوگی درخت چارمغز یعنی اخروٹ بہی کثرت سے
ہین اور درہ غوربند مین بادام بہی اچھی قسم کے پیدا ہوتی ہین آپسمین دشمنی اور لڑائی کے وقت
مخالف کی درختان توت کاٹ ڈالنی سے چند سالہ نقصان خوراک پہونچاتے ہین گرچہ ملک کوہستان
مین لوگ بہت پہلی ہوئی مگر تعداد مین بہت نہین ہین لوگ کہتی ہین کہ تخمیناً ... ایک
ایک چھوٹا ٹکڑا کوہستان مین مشہور ریگ روان ہے مویشی بہت نہین رکھتے گوشت ... زیادہ

رکہنے کی شوق ہے دو درہ **نجراو** اور **عوزبند** کا پنجشیر درہ مشہور ہے جانگلی جانور بہت ہین اور
ہر قسم کا درندہ جانور بہی سنے جاتے ہین وہ کہتے ہین **پلنگ یعنی چیتا** اور خرس سیاہ بیشمار
ہین بلکہ ببر بہی ہین اور شکاری طیور باز اور جرہ وغیرہ وہان بہت ہوتے ہین خوشرنگ و خوش
آواز **بلبل** کوہستان کی مشہور ہے ملک کی مضبوطی کے سبب سے کوہستانی تاجکون کی طبیعت اوطرح
سنے سوائی علاقہ **دُرنامہ** اور **پروانی** امیر **کابل** کو کچہہ محصول نہین دیتے ہین اور اپنے سردارون کی
تابع ہین دلاور اور جنگجو لوگ ہین اور سمجہتے ہین کہ سوائی لڑائی کے جو مرد بیمار ہوکے مرجاوے تو شرم
اور افسوس کی بات ہے گرچہ سب کوہستانی بیرحم اور جاہل ہین مگر **دُرنامی** سرقہ اور شرارت مین زیادہ
مشہور ہین کوہستانی اکثر پہاڑ زمین پیادہ لڑتے ہین اونکی لڑائی آپسمین باہم قوم اور دیہات مین
بہت نہین ہوتی مگر خانہ بخانہ دشمنی ہے اور دشمن کے درختان توت کاٹ ڈالتے ہین زیادہ
نقصان پہونچاتے ہین ہتہیار اونکا قرابین اور چقماق بندوق اور پستول اور چہورا کلان ہے بعضونکے
پاس چہوٹی برچہی اور بعضے آدمیون کے پاس تیر کمان اور سپر بہی ہوتی ہے قریب کل کے ہر
بالغ مرد اسلحہ سے خالی نہین ہوتا اونکی پوشاک ایک فراخ کورتہ گریبان کا اور پائجامہ فراخ
اکثر سیاہ رنگ اونکا پاپوش بطور بوٹ کی شتالنگ تک ہوتی ہین سر پر ریشمی ٹوپی اور بعضی لونگی بہی باندہتے ہین
سب کوہستانی **سنی مذہب** ہین ایرانی وغیرہ اہل تشیع کے ساتہہ قلبی دشمنی رکہتے ہین علحدہ علحدہ خان ہوتا ہے
فی الحال **ملک جی** تاجک مین سے بڑا خان ہے اور صاحب زادہ **غلام جان** بہی وہانکا رئیس ہے گرچہ یہہ
خان لوگ اپنی خانگی فساد کا بندوبست نہین کرسکتے مگر باہر کے غنیم کیواسطے روک کا کافی انتظام کرسکتے ہین
کسواسطے کہ بیرونی دشمن کے خوف کے صدمہ سے اونکی فہمائش سے کل قوم اکثر ایکدل ہوجاتی ہے خان لوگ کچہہ
حسب قدر گہر کے نوکر بہی رکہتے ہین **شاہ محمود سدوزئی** کے ساتہہ اونکی بہت دشمنی تہی جب وہ تخت
نشین ہوا تو کوہستانیون نے اوسکی مخالف بہت لڑائی کی پہلے شاہزادہ **عباس** کو مدد دی تہی مگر آخر کو **فتح خان**
بارکزئی کے بندوبست سے وہ دب گئے ایک اور قوم موسوم **پشئی یا پشاوی** کوہستان مین رہتی ہے جسکی
نسبت **محمد بابر بادشاہ** لکہتا ہے کہ وہ اور زبان بولتے ہین فی الحال بہی وہ لوگ کوہستانی زبان آپسمین

بولتی ہین اور اونکی زبانکی اصل ہندی معلوم ہوتی ہی اس قوم کا زیادہ حال دریافت نہین ہو سکا +

خنجانی

خنجان نام ایک طویل درہ ہی نہایت سرسبز اور خوش ہوا تمام زمین اوس درہ کی ایک باغ معلوم ہوتا
درخت توت بہت کثرت سی ہے اس درہ مین بہی تاجک رہتی ہین جنکو خنجانی کہا جاتا ہی تخمیناً دس ہزار
پہر تاجکونکا اس درہ مین سب بہا اور خزان مین یہہ درہ رونق دار ہے +

ببرکی

تاجک کی قوم سے ہین جو لوگر اور تبت خاک مین رہتی ہین گرچہ وہ غلزئی کے ساتھہ ملی ہوئے ہین مگر دیگر
تاجکون سے علحدہ ہین اونکی سردار جدا ہوتے ہین اونکی دلاوری مشہور ہی اپنے دیہات اور زمینات مقبوضہ
موروثی ملک انکا ہے امیر کابل کو مالگذاری دیتی ہین اور ضرورت کیوقت فوج بہی حاضر کرتی ہین
رواج اور دستورات مین اکثر افغانون کے مطابق ہوگئی ہین دیگر تاجکون سے ہر کام مین اچہی سمجہی جاتے ہین
اکثر روایات سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ سلطان محمود غزنوی نے گیارہوین صدی عیسوی کی
شروع مین اونکی مورثان کو یہان آباد کیا تہا اونکا ملک پہلی بہت تہا مگر پیچہے سے افغانون نے بہت سا
دبالیا انکی اصلیت نسب صحیح نہین معلوم ہو سکتی وہ خود کہتی ہین کہ ہم عرب ہین اور بعض دیگر لوگ کہتے ہین
کہ وہ کرد یا کرد ہین جو کردستان سی محمود غزنوی لایا تہا چرخی اور کلنگاری اور
زرغون شاہی وغیرہ مقامات متعلق لوگر مین بہی تاجک رہتی ہین اور جائی آباد کر نام سی مشہور ہین

فرملی یا پرملی

تاجک کی ایک شاخ سمجہی جاتی ہے اور ببرکی کے برابر ہو کی اکثر علاقہ ارگون مین ہمراہ خروٹی
رہتی ہین اور خروٹیونکی ساتہہ سخت دشمنی رکہتی ہین باقی کابل سے مغرب رہتی ہین اکثر سوداگری اور زمیندار
ی کرتی ہین اور ارگون مین سامان آہنی تیار کراکر مغربی افغانستان مین فروخت کیواسطی لیجاتی ہین والی
کابل کو محصول دیتی ہین انکی قومیت اور نسب کی بنیاد نہین معلوم ہوتی وہ کہتی ہین کہ ہم خلجی ہین جس
قوم سی ہندوستانکے بادشاہ بہی ہو گذری ہین تاریخ فرشتہ دیکہنی سی معلوم ہو گا کہ خلجی قوم ترک کی ایک

شاخ ہی جسمین سے سلطان جلال الدین فیروز شاہ اور سلطان علاء الدین خلجی مشہور بادشاہ ہند ہو گذرے ہین دیگر لوگ کہتے ہین کہ یہ ملی ساکنان ایک شہر مسموم خلج کے تھے بعضے کہتے ہین کہ وہ شہر جیحون کی کنارہ پر ترکستان مین تھا اور بعضونکا قول ہے کہ خلج قندہار سے مغرب دریاے ہلمند اور قلعہ بست سے بہی مغرب واقع تہا بہرحال آخرالذکر قول صحیح معلوم ہوتا ہی اسمین شک نہین کہ خلجی یا غلجی ایک تاتاری قوم ترک کی نسل سے تہی جسکا ایک حصہ دسوین صدی عیسوی مین زیارہیر کے سر پر جو بالاے قندہار کے بیچ کر جاری ہی آباد تہی تاہم ایک شاخ اونکی بہت مدت سے افغانستانکے بیچ سیستان اور ہندوستان کے مابین آباد تہی دسوین صدی عیسوی مین وہ لوگ ترکی بولتے تہے ممکن ہے کہ غزلی اوس قوم سے ہون مگر سواے قیاس اور کچھہ ثبوت نہین ہے

سردیہی

سردیہی ایک چہوٹی سی قوم تاجک کی ہی جو بمقام سردیہہ مشرقی اور جنوبی گوشہ غزنین مین آباد ہین علاوہ اونکے غزنین خاص اور دیگر علاقہ غزنین مین بہی بہت تاجک ہین ؛

دیگر تاجک

علاوہ اونکے جو اوپر لکہے گئے ہین ننگرہار مین اور گرد نیز کلالگو اور لغمان وغیرہ جملہ علاقہ جات افغانستان مغربی مین تاجک آباد ہین اور سیستان مین قریب کل کے تاجک ہین مگر یہ تمام تاجک صرف سنی مذہب مشہور ہین اور یہ تمام بلوچستان کے شمال افغانستان کی حد مین بہت ہین اور ہرات اور اوسکے نواح مین بہ اکثر تاجک ہین ان سبکا مفصل حال لکہنے کیواسطے علحدہ کتاب چاہیے یہان صرف اسقدر کافی ہے کہ افغانستانکے ملک مین بلا شمارہ لاکہہ تاجک شمار کرتے ہین ؛

حال قوم ایماق و قوم ہزارہ

ایماق اور ہزارہ کوہ چتر پہین مین رہتے ہین مابین کابل و ہرات کے اونکے شمال کیطرف اوزبک کا ملک ہی اور جنوب کی جانب دُرانی اور غلزئی افغان رہتے ہین ان ہر دو قوم کا ملک تین سو میل طویل اور تخمیناً دو سو میل عریض ہوگا نتیجہ یہ کہ افغانستان کی حد مین اور خصوص اوس حصہ مین جسکو لوگ کہتے ہین کہ ابتدائی افغانونکی یہانسے یعنی غور سے آبادی ہے اوس جگہ اور اوسکے نواح مین اب ایک ایسی قوم آباد ہی جو افغانونسے مطلق رواج اور زبان اور صورت مین نہین ملتے مگر چہرہ

ترکی ہمسایگان شمالی سی کچہہ مطابق ہین مگر تاہم کچہہ فرق پایا جاتا ہی اونکو نہین معلوم کہ اصل مین ہم کون ہین اور
اونکی زبان بہی جو ایک طرح کی فارسی ہے نہین معلوم ہوتا کہ وہ کس قوم سی جدا ہوئی ہین اگرچہ طرز اور زبان کی بابت ان کی دلیل ہے
اونکی صورت سے معلوم ہوتا ہی کہ تاتار ترک ہین اور بعضی کہتی ہین کہ مغل کی نسل سے ہین اب بہی بہت لوگ اونکو مغل
سمجھتی ہین اور جو مغل چغتا متصل ہرات کے رہتی ہین اونکی ساتہہ اونکو ملاتے ہین اور وہ خود کہتی ہین کہ ہم اونکی اور نیز قوم
قلماق کی بہی جو کچہہ کابل مین رہتی ہین ہم قوم ہین اور ونکی ساتہہ وہ شادی کرتے کراتے ہین لیکن ہرات کی مغلونکی
زبان وہ نہین سمجھتی **ابو الفضل** لکہتا ہی کہ یہہ لوگ ایک فوج منگو خان کی اولاد سی ہین اور منگو خان نبیرہ چنگیز خان
کی فوج ان پہاڑون مین رہ گئی تہی ایک ثقہ اور واقف حال معتبر شخص جنکی ملاقات مولف سی ہوئی وہ کہتی ہین
کہ قوم ہزارہ قوم **چرکس** کی ایک شاخ ہے چرکس ایک ترکون کی مشہور قوم ہے جو **داغستان** کی نواح میں
ملحق الحدود ملک روس کی آباد ہین اگر یہہ روایت صحیح ہو تو بہی معلوم نہین ہوتا کہ یہان کس تقریب سی اگر یہہ قوم
آباد ہوئی **محمد بابر بادشاہ** اپنی تصنیف مین لکہتی ہین کہ ہزارہ لوگ مغل کی زبان بولتی ہین مگر اوسکی معاف
مراد نہین پائی جاتی کسواسطے کہ وہ ترکمان ہزارہ کا قصہ لکہتا ہی اور تورک دری کو پہاڑی ہزارہ کی شامل کرتا ہے
اور لکہتا ہی کہ ترک اور ایماق میدانمین سکونت رکہتی ہین فہماسمین نہین آتا کہ اونکی زبانمین ترکی لفظ کیون ہین
اگر مغل نہین تو ترکی کیون بولتی تہے اور اگر مغل و چرکس ہین اور ترکی اونکی اصلی زبان تہی تو باوجود آباد ہونے اور بعد
ترکستان کے ترکی کیون نہین بولتی اور فارسی زبان کیون بولنی لگی ہین جبکہ اونکی شمالی ہمسایگان ترکی بولتی ہین اور جنوب
پشتو اسم جہہ سی غالباً پایا جاتا ہے کہ یہہ لوگ پشتو کی پہلنے سی پہلے کے آباد ہین اور غزنین یا کابل کی سلطنت کے متعلق
ہونے سی فارسی زابلی شکستہ اونکی زبان ہوگئی اور ترکی اپنی پورانی زبان جاتی رہی مگر بعض بعض الفاظ اوسکی تا ہنوز
باقی ہین پس دلیل کا ثبوت پرانی حالات کی مطابقت سی حاصل ہوتا ہی کیونکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ افغانون کے
خروج سے پہلے غزنین اور بعضی دیگر اقطاع میدانی جنوبی یہہ ہزارہ لوگ بہی سوای تاجک کی قابض تہی جنکو افغانون نے
تدریجاً بار ہزارستان کیطرف ہٹا دیا بنظر کل ثبوت ماحصلہ مولف کا نسبت قومیت ایماق و ہزارہ یہہ رای ہے کہ تاتار
ترکونکی نسل سے ہین اور کچہہ شک نہین کہ ایماق اور ہزارہ اصل مین ایک ہی قوم ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب سے مسلمان
ہوئی تب سے علحدہ ہوگئی کیونکہ **ایماق** بہمہ سنی اور ہزارہ کلہ شیعہ ہین گرچہ یہہ مذہبی اختلاف باعث فراق اونکا ہوا

تاہم بہت لوگ اونکو ایک ہی سمجھتی ہین اور اونکی صورت اور رواج بھی ملتا ہے لیکن بعضی باتون مین فرق ہے۔
اسواسطے مناسب ہی کہ ہر دو کا حال علیحدہ لکھا جاوے پہلے ایماق کا ذکر ہوگا +

قوم ایماق

قوم ہزارہ سی غرب ایل جنوکے پہارونمین آبادہی انکی ملک کے مغربی اور شمالی حصہ مین جہان جمشیدی رہتی ہین میانہ
پہاڑ ہین جنپر بہت درخت ہین اور ملک آباد او سرسبز ہے وادی او نشیب کے میدان اچھی آباد ہین اور اوسمین
ندی مرغاب اور مرغاب جاری ہے جمشیدی کی ملک مین علاقہ بالا مرغاب و مورو چاق اور
کوشک اور قرہ ماچ او تنور سنگی خوب آباد ہین تیمنی کوہ سیاہ بند یعنی ملک غور مین رہتی ہین اور اونکی
زمینات کا جنوبی حصہ بہی اچھا ہند وری کی قبضہ مین سبزوار یا اسفزوار ایک وسیع میدان پہاڑونکی بیچ فرہ اور
ہرات کی راستے مشرق کیطرف واقع ہی مگر فی الحال نور زئی اور علیزئی اور اسحاق زئی شاہجہانی
درانی کا تسلط اس علاقہ پر زیادہ ہوگیا ہی لفظ ایماق کا معنی تاتار ونمین ایک قوم کی حصہ یا خیل یا شاخ سے
مراد ہی سر جان مالکم صاحب کہتی ہین کہ ملک شام مین ایک بڑی قوم ایماق کی رہتی تہی ایک شاخ اوسکی
لورستان متعلق ایران مین آباد ہوئی تہی جسمین سی اتابک پیدا ہوئی جو ایرانکی تاریخ مین مشہور ہین اور شیراز
کی بادشاہ ہوگذری ہین عوام مین ایماق کو چار ایماق بہی کہتی ہین پہلی انکو چار ایماق یعنی چار قوم کہتی تہے اور اصل مین
اونکی اتنی ہی حصہ تہی مگر اب انمین بہت شاخین ہوگئی ہین پورانی چار قومین چار ایماق کی یہہ ہین تیمنی —
ہزارئی تیموری زوری تیمنی کی دو شاخ ہین قبچاق اور درزئی ہم اوپر کاکڑ قوم کی حال مین
لکھ آئی ہین کہ تیمنی اپنی آپکو کاکڑ کی ایک شاخ سمجھتی ہین ایسا قیاس ہوتا ہی کہ شاید تیمنی مین جو شاخ درزئی ہے وہ
کاکڑ قوم سے جا کر وہان شامل ہوئی ہو اور قبچاق دوسری شاخ اصل تیمنی چار ایماق کے متعلق ہو کیونکہ قبچاق
کے اسم پر افغانونمین قوم نامزد نہین ہوتی یہہ لفظ ترکی ہی اور علی ہذا القیاس درزئی ترکی زبان مین کوئی لفظ
نہین ہے زئی یعنی اولاد پشتو کا لفظ ہی ہزارہ دوسری شاخ ایماق کی ہی دو شاخ ہین جمشیدی اور فیروز کوہی
جمشیدی مشہور قوم ہے اوسمین بہی بہت شاخین ہین خوگرو گالکندی قاقچی زین اگر
زلفی امفلیدی جوالی خیبر فرک داہ زبری وغیرہ سب جمشیدی کی متعلق ہین

فیروزکوہی بسبب سکونت فیروزکوہ اس نام سے مشہور ہوئی ہونگی قوم کرائی جو مشہد سے جنوب کیطرف رہتی ہین اونکو
بہی بعضے لوگ ایماق کہتے ہین مگر غلط معلوم ہوتا ہے ہر ایک قوم ایماق کا سردار ہے بڑے سردار کو خان یا بیگ ۔
کہتے ہین اور شاخہاے کی سرگروہ یعنی ملک کو ارباب کہا جاتا ہے خان کچہہ سپاہ بہی رکہتا ہے اور قلعہ بہی ہوتا ہے۔
محصول وصول کرتا ہے عدالت کرنی اونکی اختیار مین ہے اور بہت اختیار رکہتے ہین بلکہ اپنی قوم مین اونکو بادشاہ کے سے
اختیار ہے جو مرضی ہو سو کرین فی الحال **مہدی قلیخان** مخاطب بہ خان آغا جہ بمقام قلعہ نو رو چاق جمشیدیکا
رئیس کلان ہے اور اوسکا بہائی **الہ قلیخان** بالا مرغاب مین حاکم ہے اور **فتح اللہ بیگ** رئیس فیروزکوہی
اور **عبدالغفور خان** تیمنی ایماق کے مشہور سردار ہین مگر عبدالغفور تیمنی کو **محمد شریف خان** فرزند امیر دوست محمد
خان مرحوم والی کابل نے بیپایہ کردیا ہے ایماق اکثر کیٹر دیونمین رہتے ہین جنکو وہ اوردو اور معسکر یعنی خیمہ گاہ کو ۔
یورت کہتے ہین اور یہہ ترکی لفظ ہے جسکی مراد اوردو ہے اور اوردو کا مطلب ہے لشکرگاہ جسکو انگریزی مین ہورڈ کہتے ہین
ہر ایک کیمپ یعنی دیرہ کا کتخدا خان کا ماتحت ہوتا ہے اونکے خیمہ سب سے موافق ہین جنکو تاتار لوگ خرگاہ کہتے ہین تابہ سی
وضع ہوتی ہین اور اکثر نمد خودرنگ یا سفید وغیرہ سے یہہ خرگاہ بنائی جاتی ہین اور مدور ہوتی ہین مگر تیموری لوگ
سیاہ خانہ یعنی کرژدی افغانی پسند کرتے ہین سب **ایماق** رمہ گوسفندان رکہتے ہین اپنی متعلقہ پہاڑیمین قشلاق
اور ییلاق اونکی ہوتی ہے زمستان مین قشلاق کیواسطے نیچے دامن کوہ مارکر آتے ہین اور بالائی دامن کوہ نشیب تک آتے
ہین اور گرما مین واسطے ییلاق کے پہاڑ پر چڑہ جاتے ہین اور اس ذریعہ سے وہ اکثر کوچی رہتے ہین اور چراگاہ ...
گلہ شتران و گلہ گاؤ بہی بہت ہین اور گلہ اسپان نر و اسپ مادیان علحدہ علحدہ چرتے ہین اور گلہ چرانے
چار پانچ گہوڑون پر سوار رہتی ہین ایک سو سے لیکر تین سو اسپ تک ایک گلہ مین اکٹہی چرتے ہین انکے ملک مین بہت کہہ
اور گرچہ اکثر میانہ قد مگر مضبوط اور خوش شکل و محنتی ہوتی ہین اور غیر ملک مین سوداگری کے طور پر فروخت کیے جاتے
انکے علاقہ کے دیہات مین تاجک بہی رہتے ہین اور ایماق کے پہاڑون مین پستہ بہی ہوتا ہے اور جابجا پستہ زار کہہ
لیتے ہین اور شیرخشت اور ترنجبین بہی اعتدال ہوا کے سبب سے وہان پیدا ہوتی ہے اونکی پوشش اکثر
ہے شلوار فراخ اور کورتہ کوتاہ اور متمول لوگ چوغہ اور قبا ابریشمی اوپر اوڑہتے ہین اور سر پر **پیاخ** اکثر سیاہ
بچہ سترہ چہرہ کی مثل اونچی ٹوپی کی رکہتے ہین دستار کم باندہتے ہین انکی خوراک افغانون کی مطابق ہے

کو سفند بہت کہایا جاتا ہے مگر گوشت اسپان بہی کہاتے ہین گندم کی آرد مین مغز خنجک ملا کر پکاتی ہین یہہ قوم جاہل
اور خود رائے ہے مگر خان کے خوف سے بے اعتدالی کم کرتے ہین لیکن لڑائی مین وہ دو خوش خوئی کی ساتہہ لڑتے ہین انکا
اسلحہ اکثر بندوق اور بعضے چقماق بہی رکہتے ہین اور تلوار ایرانی اور برش قبض اور تفنگچہ ہی یہہ جرم علوق ہے اپنی قیدیانکو
بہائی کر دیتے ہین اور سنگسار کرتے ہین خانکی دشمنی کم ہی مگر قوم ترکمان کی شاخہا شالور سارق تکہ
تموت سے سخت دشمنی ہے اور ایک دوسرے کے ملک مین تاخت کرتی ہین مگر ترکمان زیادہ دلیر ہین ورا کثر پیشدستی انکی
طرفسے ہوتی ہی قوم ہزارہ سے اب ایماق کی ہمہ آشتی ہے چار ایماق ہمیشہ ہرات کی تابع ہین پہلی حاکم ہرات کو
قشون یعنی فوج دیتے تہے فی الحال حاکم ہرات انکو نقد محصول دیتے ہین جمشیدی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ گورنر ہرات کی
ادا کرتے ہین اور اسیطرح باقی ایماق بہی نقد دیتے ہین مگر تعداد معلوم نہین ہو سکی اور یہہ محصول خان وصول کر کے
ہرات مین بہیجتا ہی زر روپیہ سالانہ فی خانہ نقد خان وصول کر کے اوسمین سے اپنی سپاہ کو تنخواہ اور کہوڑی بہی دیتا ہے
اور اوسی مین سے زر شخصیہ بہی ادا کرتا ہی علاوہ اسکی ہر زمستان مین تین گہر پیچہے ایک گوسفند بہی خان اپنی قوم سے
لیتا ہی اور غارت اور تاخت کی مال سے پنجم حصہ خانکو ملتا ہی اور چہٹا حصہ ہشتم گوسفندان سے بہی لیتا ہی اور لوگ اس
محصول سے کچہہ ناراض نہین ہین اور نہ گران معلوم ہوتا ہے فی الحال دو ایماق یعنی تیموری اور ہزارہ ایران کی
تابعدار ہین متعلق بصوبہ مشہد کیونکہ وہ ہرات سے مغربی جانب آباد ہین اور اونکی زمینات کوہ کلان سے علحدہ ہین
جہان متوسط پہاڑ ہین اور ریگ آمیز زمین ہی تیموری مدت سے وہان آباد تہے اور ہزارہ کو شاہ محمود سدوزئی نے
بباعث ایک بلوہ اور فساد کی جو مابین اونکی اور تیمنی کی ہوا تہا لاکر موقع مقبوضہ حال پر آباد کیا اونکی سردار کو کابل
کی بادشاہونسے خطاب بیگلر بیگی کا ملا تہا اب بہی ایرانکی طرفسے وہی خطاب بحال ہے اور تیموریکا باقی ایماق سے
اتنا فرق ہی کہ اونکی صورت و پوشاک اوزبک کے موافق ہے کل چار ایماق کی لوگ تخمیناً ساڑہی چار لاکہہ ذی روح
ہونگے

قوم ہزارہ

اس قوم کی نسبت کا ذکر اوپر تمہید مین کیا گیا ہی جس ملک مین قوم ہزارہ آباد ہی اوسکو ہزارستان اور ہزارہ جات بہی کہتے ہین
ملک ہزارہ ایماق کی ملک سے سخت ہے اور بسبب ناہمواری زمین اور سختی موسم کاشتکاری شکل سے ہوتی ہی تہوڑا
غلہ چہوٹی وادیونمین پیدا ہوتا ہی اور موسم کا یہہ حال ہے کہ اکثر جگہہ فصل گندم قریب دو فصل خریف اوٹہاتے ہین

زیادہ گذران انکی اوپر گوشت بہیڑی اور بیل وغیرہ پر ہوتی ہے اور قروت اور پنیر اور دیگر دودہ کی چیزین بہت کہائی جاتی ہین وجہہ تسمیہ قوم باسم ہزارہ یہہ بیان کرتے ہین کہ عہد سلاطین ماضیہ — زابلستان اس قوم سے سال بسال ہزار سوار بعوض باج وخراج بطور قشون جیسا کہ اس ملک میں ہم تہی بنام ہزار واسطے خدمات شاہی کے لیئے جاتے تہے اس سبب سے یہہ قوم موسوم بہ ہزارہ اور منسوب بہ ہزار کے ہوئی اہل ایران ہزارہ کو بربری اور ملک ہزارہ کو بربر کہتے ہین شاید کہ یہہ اسم بسبب بندر بربر جسکو بندر بربری کہتے ہین اور جو ہزارستانکی شمال مین ترکستانکی حد پر ہے ان لوگونکو ایرانیون نے منسوب کیا

مکان سکنی

ہزارہ لوگ اکثر متفرق رہتے ہین عموماً ایک گہر سے لیکر سو گہر تک اونکی دیہات مین سکنی مکان ہوتے ہین گہر ونکی عمارت بہت اونچی نہین ہوتی اور کوٹہہ مین صرف ایک کمرہ اور ایک دروازہ ہوتا ہی بعض دولتمند آدمی اچہی لہر ہی رکہتے ہین مگر اکثر ہزارہ ایسی کوٹہہ اور چپر مین رہتے ہین کہ جو کہود کر بنا یا جاوی اور اوسکو مسقف کرکے رہایش کرتے ہین خصوص مویشی کیواسطے ایسی ہی زمین مین کہودی ہوئے اور مسقف مکان رکہتے ہین بعضی لوگ مالدار سیاہ خانہ مین ہی رہتے ہین ہر ایک گانوین برج ہوتا ہے جسمین دس بارہ آدمی رہ سکتے ہین اوسکو بزبان خود تپور خواہ تو پور کہتے ہین اور اکثر جگہہ برج مین دہل رکہتے ہین کہ بوقت ضرورت اوسکی بجانی سے لوگ جلد جمع ہو سکین فقط

شکل وشباہت

ہزارہ لوگ اپنی صورت سی بہت شرم کرتے ہین اور بدشکل تاتاری وضع ہوتے ہین اونکا حلیہ عموماً یہہ ہے کلان سر ستردہ ابرو تنگ چشم آماسیدہ پشت پہن بینی مدور چہرہ آماسیدہ رخسار کوتہ گردن فیل گوش فربہ اندام بزرگ جسہ میانہ قد مائل بہ پستی اور دوش ستبر تا سرین تمام سطح اکثر گندم گون بعض سیاہ چردہ بعضی گورے رنگ بدن پر بال نہین رکہتے اکثر ریش اور بروت نہین ہوتی اگر ہو تو بہت پتلی کوسج محاسن ہوتی ہین انکی نسبت یہہ مثل مشہور ہے کہ ہزارہ ہوئی ندارہ یعنی ندارد عورات اس قوم کی جملہ سفید اور فربہ اندام صف صورت مگر چشم اور ابرو اور بینی بقیاس مردان اور تمام بدن اونکا سوائی سر کے بالونسی خالی ہے بعضی عورت خوب صورت ہوتی ہین رئیس اس قوم کی اور سادات جو ملک ہزارہ مین رہتے ہین وہ خوب صورت اور

شکیل جوان ہوتے ہین +

پیشہ و عادات

ہزارہ لوگ پیشہ زمینداری رکہتے ہین مگر چونکہ اس کثیر قوم کیواسطے بسبب کمی رقبہ زرعی گنجایش کافی زمینداری کی نہین ہے اسواسطے مالداری اور دستکاری ہرقسم کرتے ہین اور مزدوری اور قاطرچی اور ساربانی اور برف اندازی فراشی اور مہتری یعنی سائیسی کی ملازمی اس کثرت سے کرتے ہین کہ افغانستان مغربی مین ہر امیر اور دولتمند آدمی کے پاس سوای ہزارہ دیگر قوم کا مہتر یعنی سائیس کم نظر آتا ہے اور ہر قسم کا ادنی پیشہ سے عار نہین کرتے بلکہ خاک روبی تک کام کرتے ہین اور ہیزم کشی اور کاریگری اور باربرداری اور پشت کی اکثر یہہ لوگ کرتے ہین مگر سپاہ گری کی نوکری کی شوق نہین رکہتے اور نہ زمرہ سپاہیان مین انکو کوئی بہرتی کرتا ہے غرضکہ مغربی افغانستان مین یعنی کابل اور غزنین وغیرہ بڑے شہرون مین ادنی کامون کیواسطے ہزارہ لوگ دست و پا ہین اور بڑی محنتی قوم ہے اور عورات ہزارہ برک بافی اور قالین بافی اور گلیم بافی اور جوراب اور دستانہ بافی و نمدسازی اور رنگ ریزی اور دوختن اور بخیتن اور ہاتہہ سے ریشمی سوت کاتنا اور جل اور با سلیقہ اسپان کے بنائی کا کام اور پیشہ رکہتی ہین اور طریق مایہ جبرات و انواع پنیر اور تماج اور قرونت بخوبی جانتی ہین غرضکہ زنان ہزارہ بڑی مستعد اور چالاک ہوشیار ہوتی ہین عادات و اخلاق ہزارہ لوگون کے مذموم ہین بے مہر اور بے وفا لوگ ہین مشکل وقت پر اپنی آقا کے ساتہہ بہی وفاداری کم کرتے ہین گرم اور تند مزاج ہین ناموافق بات کا تحمل اور صبر نہین کرتے ایک گہنٹہ کی دلاسہ اور سازشانہ گفتگو کے بعد ایک لفظ بہی اونکو خفا کر دیتا ہے سوائی اسکی وہ خوش لہجہ ہین گفتگو اچہی طرح کرتے ہین اور مہمانداری بہی بہت ہوتی ہے یہہ لوگ بہت واہیات قصون کو سچ سمجہتے ہین اور شگون اور فال اور نجوم کی معتقد ہین عورات بہی فال ڈالتی ہین شانہ بینی اور کعب دست دیکہنی سے پیش گوئی کرتی ہین اور بعض عورات کو جادوگر سمجہتی ہین سب سی عجب واہیات اون کے افغانون مین یہہ مشہور ہے کہ اکثر عورات اور بعض مرد جگر خوار ہوتے ہین اور وہ اپنی فسون اور ساحری سے آدمی کا دل نکالکر کہا جاتے ہین اور علامت جگر خوارہ کی معاملہ مین بہت قصہ کرتے ہین

مگر چونکہ واہیات ہین لکہنا اونکا فضول سمجہا گیا یہہ جگہ خوری کا قصہ ہندوستان اور ایران کی بعض
قومون کی نسبت کہا جاتا ہی اور اوسکا مفصل حال طبقات اکبری مین درج ہے +

خوراک

خمیرہ آرد گندم کی روٹی تنور کی پکی ہوی اور جو و دال ہر قسم کہاتے ہین مگر زیادہ گذارہ انکا قروت
اور پنیر اور تماغ و دیگر خورش اسی پر ہے جو دودہ اور جغرات اور دوغ سے بن سکتی ہین اور گہی
بہت کہاتے ہین تنگی کیوقت سبزی ہای کوہی اور دشتی کو جو اکثر خاصیت دار ہوتی ہین خشک
اور جمع کرکے آرد کی ساتہہ بالمناصفہ پیسکر روٹی پکاتے ہین اور اوسکو بدراوک کہتے ہین گوشت
گوسفندی اور گاو تر اور قدید پکاکر اور قورداغ کرکے کہاتے ہین +

پوشاک

مردان ہزارہ پاپوش جسکو کاپی کہتے ہین بطرز برش چارق مثل بوٹ پلہ دار و تسمہ دار رکہتے ہین
اور بجائی تنبان مشاذ نام پاجامہ جو چوغ یعنی رشتہ ابریشم سفید سے بطور برک بنتی ہین اوسکو دوخت
کرکے پہنتے ہین اور گلوپوش کیواسطے قلیل کورتہ اکثر قبای سینہ واز تنگ آستین طویل مستعمل ہے اوپر
اوڑہنے کیواسطے سفید رنگ کی کمل جسکے کنارہ پر خط سیاہ اور سرخ ہوتا ہے کام آتی ہے اور سر پر
دستار نہین رکہتے اکثر کلاہ پوست برہ یا گوسفند یا کلاہ نمدی یا چہیٹ ایک خاص وضع کا رکہتے ہین
بعضی رئیس اور معتبر اور سادات دستار کی جگہہ لنگی باندہتے ہین اور بباعث خنکی ملک پارچہ -
شٹالنگ سی زانو تک کہتے ہین اور یہہ باذن لپٹینی والہ کپڑا پشمی ہوتا ہے سر کی بال ہی بہت تہوری
رکہتے ہین مگر اکثر فرق سر پر ایک کاکل علامت شیعہ مذہبی کی ہوتی ہے اور عورات بجائی دوپٹہ اور
عرق چین کے سر پہ سراغوخ رکہتی ہین اور سراغوچ ایک تنگ ٹوپی ہے دنبالہ دار اور وہ دنبالہ کمر تک
پشت پر لٹکتا ہے اور اوسمین سر کے بال جہکرکے بطور غلاف رکہتی ہین اور اوس کلاہ یعنی سرغوچ پر مثل
عورات کشمیری مندیل سفید اور سرخ رنگ لپیٹ کر سنجاق یعنی سوزن نیفی سی قایم کرتے ہین اور
پیراہن دراز تا بشٹالنگ فراخ آستین گریبان وسط سینہ پر اکثر ابریشم کے برک سی اور بعضی کرپاس اور

چھینٹ سے دولا بناتی ہین اور شلوار بھی دو طرح بعضی غرارہ وضع اور بعضی شلوار پونچے تنگ لاچہ سوسی قسم سے جسکی زمین آبی اور خط سفید ہوتا ہے بناتی ہین اور چھینٹ اور کرپاس سے بھی بنتا ہے اور پانوئین ملایم چرم آہو تک کی بوٹ زانو کے نیچے تک لمبی پہنتی ہین عورات ہزارہ اپنے شوہرون پر غالب ہین اور تعجب ہی کہ ایسی وحشی قوم مین بہ نسبت دیگر اقوام کے عورتون کا اختیار بہت ہی گہر کا سب اختیار عورت کو ہی شوہر اوس سے صلاح لیتا ہے وہ کبھی ماری نہین جاتی اور آزاد پھرتی ہین مستور نہین رہتین اون کی بدچلنی مشہور ہے شمالی اور مشرقی ہزارہ کی جب شوہر اون کا گہر نہو وہ روپیہ کی طمع پر بدکاری کراتی ہین الا اگر اس طرح بدکاری کی خبر شوہر کو ثبوت کامل سے ہو جاوے تو عورت کو مار ڈالیگا مگر دیگر اطراف مین ایک دستور ہے جسکا نام کرو بستان ہے یعنی شوہر اپنی عورت مہمان کو دیتا ہے اور یہہ دستور پرانے وقت کی مغلون کا تہا اگر خاوند اپنے دروازہ مین غیر مرد کی پاپوش دیکھے تو وہ باہر سے اولٹا چلا جاتا ہے مگر اب یہہ بے غیرتی افغانون کے ملحق الحدود ہزارون مین کم ہوتی جاتی ہے +

سرخیل ہزارہ

سب سے بڑے سردار کو سلطان کہتے ہین سلطان کا اختیار بہت ہوتا ہی اوسکے ماتحت ارباب اور خان اور بیگ کے نام سے شاخون کے سرگروہ ہوتے ہین اور ہر ایک گانو مین خوکی یعنی سردار اور ایک یا دو آق سقال یعنی سفید ریش ہوتی ہین اور یہہ سب سلطان کی تابع ہین +

اقوام ہزارہ

بہت ہین اونمین سے بڑے اور زیادہ مشہور یہہ ہین دی زنگی دی کوندی دی مرداد دی میر کیشہ دی میرک یہہ پانچ شاخ مجمعاً ساذہ سونگہ کہلاتی ہین اور ساذہ قبر کے متعلق شاخہاے ذیل ہین دی چوپان دی خطائی دی نوری دی میری دایہ علاوہ اسکے جاغوری ایک بڑی قوم ہے جسکی بارہ شاخین زیادہ مشہور ہین اور قوم پولادہ بھی کثیر ہے ہر بڑی قوم مین علحدہ علحدہ سلطان ہین وہ فیصلہ تنازعات کرتا ہے قید اور جرمانہ کی سوای مار ڈالنے کا بھی

اختیار رکہتا ہے بعض ان سلطانونمین سے مضبوط قلعہ رکہتے ہین اور اچہی پوشاک اور خوراک ہوتی ہے اور نوکر بہی رکہتے ہین آپسمین سلطانون کی بے اتفاقی اور عداوت اکثر ہوتی ہے فی الحال ہزارہ لوگ ریاست **کابل** کے ماتحت اکثر حاکم بامیان کے متعلق اونکی حکومت ہی پہلے غورات اور بامیان مین حکومت ہزارہ کی منقسم تہی **شاہ زمان** کے عہدمین **زنبیل خان** حاکم بامیان نے ایک توپ لیجاکر ہزارہ لوگ کو بہت دبادیا امیر دوست محمد خان نے بہی کئی دفعہ یورش کرائی محصول مین ہزارستان سے نقد روپیہ وصول نہین ہوتا بلکہ توپے ہاشم قالین اور گلیم اور رچیم تکہ اور روغن زرد اور مویشی وغیرہ اجناس حاکم بامیان کو دیتے ہین اور فی خانہ ایک گوسفند بہی سال مین لیا جاتاہے انتظام تشخیص اور وصول مالگذاری نہایت ناقص اور خراب ہی بعض وقت کنیز اور غلام بہی دئے جاتے ہین اور بعض لوگ ہزارہ کے دختر فروشی سے کچہہ پرہیز نہین کرتے افغانستان مغربی مین اکثر دولتمند لوگون کے گہر قوم ہزارہ کی ہوتی ہین مگر اونکی گریز پائی اور بیوفائی مشہور ہے اور بعض وقت وہ اپنی بی بی کا بچہ اور مال بہی لیجاتی ہین +

دشمن بیرونی

گرچہ فی الحال کسی قوم ہمسایہ سے زیادہ دشمنی اور لڑائی نہین ہے مگر قوم اوزبک اپنی شمالی ہمسایہ والون سے اور قوم ایماق سے پرانی دشمنی ہے اور کبہی اونسے چہیڑ چہاڑ ہوتی ہے ہر ایک بالغ مرد کی پاس بندوق ہوتی ہے اور بعض تیر کمان بہی رکہتے ہین ایرانی شمشیر اور ایک لمبا پتلا چہوڑا اور بعضون کے پاس برچہا بہی ہوتاہے تیر اور بندوق اچہا مارتے ہین لڑائی مین دلیر ہین مگر سپاہ گری کی نوکری نہین کرتے +

خانگی عداوت

بہی بہت سی اور بعض وقت سلطان بے اتفاق ہوکر آپسمین لڑتے ہین اور اپنی تیز مزاجی سے آپس کی خفیف باتون پہ دشمنی کرتے ہین +

مذہب

ہزارہ لوگ اہل تشیعہ اور کٹر رافضی ہین سنت جماعت مسلمانون سے قلبی عداوت رکہتے ہین اور طرفہ تماشہ یہ کہ اپنی مذہب کی اصول سے بسبب جہالت ناواقف اور جاری ہین حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ کو کمال بے معرفتی سے

قایم مقام نبی اور بعض عین نبی اور نایب خدا جانتے ہین اور بسادہ لوحی سے جس جگہہ کوئی بڑا درخت یا
کوئی کلان پتہر یا کہین نمونہ قدم آدم یا اسپ دیکہین تو اوسکو نسبت مزار کی دیکر تعظیم او پرستش کر
اور کہتی ہین کہ اسجگہہ حضرت علیؑ کی نشست گاہ یا اثر قدم مبارک یا قدم دُلدُل کا ہی اور نذر او نیاز چہڑاتی ہین نماز
کم پڑہتی ہین اور فرایض شرعی مین سست ور بے دین ہین سادات شیعہ کی بڑی تعظیم کرتی ہین اور عجب جہالت یہہ
کہ ماہ رمضان مبارک مین حسب توفیق کو سفند یا بز یا اسپ گاو اپنے پیر سید کے پاس اکثر ہزارہ لوگ لیجاتی ہین تا کہ
یہہ نذرانہ لیکر کل یا چند روزہ اوسکی بدلہ معاف کئی جاوین چنانچہ ایسا ہوتا ہی اور وہ لوگ جاہل سید کو بہی وکیل اور
نفیل امور شرعیہ کا جانتے ہین

شوق عامہ

زن و مرد ہزارہ صندلی اور انگیٹھی کی آگ بہت تپتی ہین اور وہان بیٹہہ کر گاتی بجاتی ہین گرچہ اصول موسیقی سے
بیخبر ہین اور اپنی اصطلاح مین سرود مروجہ کو بُولبی کہتے ہین بولبی اکثر ایک صوت بلا حرف ہی جو اونچی آواز سے
حسب قانون مقررہ اوس سی تغنی اور ترنم کرتے ہین سوای اس خالی صوت کے چنگ کی آواز کے ساتہہ غزلین
اور شعر عاشقانہ بہی گاتی ہین عاشق او معشوق اپنی حال کی غزلین بنا کر گاتی ہین اور شعر گوئی کا شوق ہی مرد کنٹھون تک
مشاعرہ اور نقلین او قصی کرتے ہین عورتون کو بہی شعر گوئی مین دخل ہے بطور نمونہ ایک دختر دوشیزہ عمر تخمیناً بائیس سال کی غزلکا
مطلع اسجگہہ لکہا جاتا ہی فرد قافلو کہنہ عجوزک بتو بلچی نگنہ رفتہ رفتہ ترزنی ولگہ کو چلی نگنہ او نکا باہر کا شوق شکار سگ
کی شکار کو زیادہ پسند کرتے ہین بندوق سی کبک و ماخور وغیرہ آہو کو بہی کا شکار بہی بہت کرتے ہین گہوڑ دوڑ بہی ہوتی

ہے جو جیت لیوے اوسکو انعام مین گوسفند اور بیل اور اسپ اور بزک وغیرہ کو فراخ قیمتی دیا جاتا ہی
بازی لگا کر بندوق سے بہی نشانہ بازی کرتے ہین سوای عشق عورات کرا او سب شوق اونکی اچہے ہین

تجارت

ہزارہ لوگ باہر کے سوداگری بذات خود کم کرتے ہین اون کے ملک مین قابل تجارت تو یہاں یعنے
تہان برک پشمی ہر رنگ اور قالین رنگدار عمدہ اور گلیم قسم اعلی اور چرم کہ جس سے نازک موزہ
اور بونٹ بنتی ہین طیار ہوکر باہر کے ملکون مین بہیجے جاتے ہین خصوص ایران مین اعلی قسم کی توپ
برک بہت جاتے ہین چنانچہ ایک گماشتہ شاہ ایران کا واسطے خرید ان توپون کی دُنی از نگی

مین ملتا ہے روغن زرد اور مویشی بہی فروخت کرتے ہین بردہ اور دختر فروشی بہی ہوتی ہے مگر بسبب مخالفت مذہب سُنی مسلمانون سے باب تجارت کم کہولتے ہین بلکہ اگر کوئی آدمی ہزارہ افغانستان سے واپس آجاوے تو اوس پر یہ شبہ کرتے ہین کہ اہل سنت جماعت کا اثر اوسکو ہوگیا ہو اگر کوئی شخص سعادتمندی سے سنی مسلمان اونمین سے ہوجاوے تو اوسکو سوای خوک اور سگ کے دوسرے نام سے کم بولتے ہین جو مسافر اونکے ملک مین جانا چاہے تو انگشتری اور سوزن اور مہرہ ہای سلیمانی اور جو کہ بہی زیور مونثات اور سرمہ دانی وغیرہ سامان تجارت جو عورات کے لائق کا ہو لیجاوے تو آرام سے جاویگا

معدنیات

ملک ہزارستان کے پہاڑ اکثر رون مین جو چہوٹے ہین کم بہتر رکہتے ہین بلکہ اکثر چہوٹے پہاڑ جو وادیون کے بیچ مین ہین سرخ زردی مایل مٹی سنگ آمیز سے بنی ہوئی ہین اور ان پہاڑون مین اکثر اقسام کے معدن ہین **گوگرد زاک مومیای سنگی سنگ سرمہ نیلا طوطیا سرب** یعنی سیسہ ہزارستان مین بیشمار خرواروں معدن سے نکلتا ہے کان **کوئلہ** اور **مس** کی بہی اور دیگر ہر قسم کے معدنیات اوس ملک مین ہین مگر بسبب ناواقفی اور کم فہمی قوم ہزارہ بے تشخیص اور بے قدر ہین +

تعداد قوم ہزارہ

جیساکہ اوپر ذکر ہوا کہ قوم ہزارہ سلطان اور سردار کے ماتحت مین ویسی ہی کل قوم کا حال نہین بعضون کا کوئی سردار نہین اور وہ افغانون کی طرح خود سر ہین خصوصاً ایک بڑی قوم موسوم **گوشی** جو ہندوکش کی طرف آباد ہے وہ کوئی سلطان نہین رکہتی اور جو ہزارہ لوگ میدان متصل علاقہ مقر اور قرہ باغ وغیرہ **غزنین** سے شرب کی طرف اور نیز چار دیہہ کابل مین جو شاخ علاؤ دینی ہزارہ آباد ہین اونکا رواج کچھ تاجک کے موافق ہے - انریبل الفنسٹن صاحب تعداد قوم ہزارہ کی تخمیناً ساڑہے تین لاکہ آدمی لکہتا ہے الا میری تحقیقات سے یہہ بہت تہوڑی معلوم ہوتی ہے مختلف روایات جو بہ نسبت تعداد قوم ہزارہ مجہکو حاصل ہوئین اونکے نتیجہ اور مطابقت پر غور کرنیسی یہہ بات لکہی جا سکتی ہے کہ اس قوم کے ذی روح تخمیناً دس لاکہہ سے کم نہین ہونگے ایک وسیع ملک پر پہیلے ہوئے ہین اور اونکے ملک کی ہوا کی تاثیر یہہ ہے کہ مرض چیچک مطلق نہین ہوتی +

ذکر کیانی

قوم کیانی کے تخمیناً پانسو گھر افغانستان مین متفرق اور مناوب قندھار اور نواح ہرات مین آباد ہین جو سیستان سے اوٹھکر اس ملک مین
آئے کیانیون کا مورث اعلی کی آباد تھا مگر یہہ لوگ اپنا مورث رستم دستان تبلاتے ہین انمین سے ایک چھوٹا فرقہ معروف شیروانی اپنے تئین
نوشیروان کی نسل سے سمجھتا ہے آزاد خان غارانی بھی شیروانی ایک مشہور آدمی ہے کیانی قوم کے کل آدمی سلمان اکثر اہل تشیع اور
کچھ سنی بھی ہین اشراف اور نیک آدمی ہین اکثر زمیندار ہی اور نوکری کا پیشہ رکھتے اور اپنے ذی حشمت ہمسایہ پر اونکا بہت اختیار ہے
لوہارث مین ایک غلام حیدر خان کیانی نیکبخت اور معزز مہمان دوست آدمی ہے نہایت خوش طبع اور راست باز +

مغل چغتہ

افغانستان کے ملک مین اس قوم کے تھوڑے سے گھر ہین اور متفرق مناوبانہ گذران کرتے ہین علاقہ ہرات مین مختلف دیہات کے تئیسے کوہ متعلقہ
جمشیدی تخمیناً ایک ہزار گھر ہوگا اور باقی کل افغانستان مین اس سے کم ہین مغلان ہرات اپسمین ترکی بولتے ہین مگر دیگر لوگون سے
فارسی مین باتین کرتے ہین اور دیگر مغل فارسی کہتے ہین ایک خاندان چغتہ مغل کا جو نسل تیمور سے ہے بمقام علاقہ وانغہ ملک
غزنین مین رہتے ہین بوقت حکومت اپنی قوم کے یہہ لوگ اس ملک مین بعض مغل رہ گئے ہین صاحبان تاریخ دان کو
معلوم ہوگا کہ قوم **چغتہ** مغل کی ایک شاخ ہے اور اپنے مورث چغتائی خان ابن چنگیز خان کے نام سے چغتہ مشہور ہوے
اور اسیطرح مغل بہی قوم ترک کی ایک شاخ ہین اور مغول خان ابن النجہ خان اپنے مورث کے اسم سے تسمیہ
مغل کا پایا ترک کی قوم **یافث** ابن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے مغلان افغانستان اکثر رواج قوم
تاجک کے برابر رکھتے ہین مگر خوراک اور پوشاک مین بہ نسبت اونکے زیادہ مکلف ہین +

قزلباش

اون ترکون مین سے ہین جو ایران مین معزز خاندان تھے وجہ تسمیہ قزلباش صرف سرخ کلاہ ہے بزبان ترکی
قزل سرخ کو کہتے ہین اور باش سر کو اور چونکہ یہہ لوگ سر پر سرخ کلاہ رکھتے تھے اس واسطے مشہور باسم قزلباش
ہوئے سوائے ترکون کے بعض دیگر قوم کے آدمی بہی قزلباشون مین داخل ہین اکثر شہرون مین رہتے ہین اور ہرات
کے علاقہ مین دیہات مین بسے ہین کل افغانستان مین قزلباشون کا تخمیناً بیس ہزار گھر ہوگا جسمین سے بارہ
ہزار گھر شہر کابل مین رہتے ہین اور قندھار مین محلہ توپخانہ اور محلہ علی زئی مین بہی کچھہ رہتے

مین اور باقی متفرق مین خصوص شہر ہرات اور اوسکے نواح کے دیہات مین آباد ہین کابل مین **نادرشاہ**
ایرانی اور **احمدشاہ** ابدالی کے وقت آباد ہوئے باقی لوگون سے علیحدہ ہین نام فارسی بولتے
ہین مگر آپسمین اپنی قدیمی زبان ترکی کہتے ہین شیعہ مذہب ہین ریاست کابل مین محاسب اور مستوفی
اور مرزا یعنی منشی اکثر یہہ لوگ ہوتے ہین پیشخدمت اور سواران ملازم اور بعض افسر اور صندوقدار
ہوتے ہین سوائے ان ہفت **میری** کے جنہین سب قزلباش داخل ہین کابل کے قزلباشون کے جنکو
غلام خانہ بہی کہتے تہے خاص شاخین ہین جیسا کہ **چنڈول** معنی قلب کا فوج اور سیاہ منصور نام
شاخ ہے اور **جوانشیر** ایک دلاورانہ لقب ہے اور **مرادخانی** کا اسم ایک درانی
سردار کے تعلق ہونیسے پایا اور **افشار** نام ایک شاخ کا ہے جس قوم مین سے **نادرشاہ** بہی تہا
فی الحال کابل مین قزلباشیون کا زور ہے اور افغان اور قزلباشیون کی باہم بسبب اختلاف مذہب دلی عداوت
ہے کبہی کبہی شیعہ اور سنی کا آپسمین تکرار بہی ہوجاتا ہے +

اوزبک

قوم اوزبک سے ترکستان بہرا ہے افغانستان مین تخمینا ایک سو گہرانا قوم کا ہوگا اوزبک شاخ ترک کی ہے
ایک چہوٹا موضع علاقہ مقر مین ہے جہان اوزبک رہتے ہین اور بعض دیگر جگہ مین بہی ہین پیشہ زمینداری اور تجارت
وملازمی رکہتی ہین اور فارسی بولتی ہین +

حال قوم دیگان

یہہ قوم جو پہلے بہت شمالی اور مشرقی افغانستان مین آباد تہی اب صرف علاقہ **کونڑ** اور **باجور** بالا اور کچہہ
لغمان مین ملتی ہین کونڑ مین وہ علیحدہ قوم ہے اونکے اوپر ایک سردار ہے قوم سید جسکو بادشاہ بہی کہتے ہین فی الحال
سید بابوجان بادشاہ رئیس کونڑ ہے اور ایک عامل امیر کابل کیطرف سے بہی واسطے وصول معاملہ مقرر ہے **دیگان**
کی زبان وہ ہی جو بابر کی تاریخ اور طبقات اکبری مین لغمانی زبان لکہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیگانکی زبان مین
اکثر سنسکرت اور فارسی اور بعضی پشتو کے الفاظ بہی ہین بہت الفاظ سنسکرت سے ملتے ہین اس سے پایا جاتا ہے +

دیگان ہندی نژاد تہے مگر ہندکیون سے کچہہ تعلق نہین رکہتے افغانستان کے لوگ غلطی سے دہقان کا دیگان
سمجہکر تاجک اور دیگان ایک سمجہتے ہین مگر یہہ قول محض غلط ہے ہم اوپر لکہہ آئے ہین کہ تاجک بعد ظہور اسلام اس ملک
مین آئے ہین اور دیگان اونسے پہلے کے ہندو دہرم اس ملک مین آباد تہے +

ہندکی

لوگ مشرقی افغانستان کے جملہ اضلاع مین پہیلے ہوئے ہین اور سب ہندی ہین دریا سندہ کے مشرقی جانب سے
اکر آباد ہوئے انمین سے ایک قوم موسوم جٹ پنجاب کی اکثر اضلاع مین زمینداری پیشہ ہین اور بہت جٹ سندہ مین
بہی آباد ہین بلوچون مین اور دامان اور بنون اور پشاور کے ضلع مین بہی ہین بلوچستان مین اونکو جدگال
بہی کہتے ہین ایک بڑی قوم موسوم جت سیستان مین بستی ہے ایک اور قوم موسوم اوڈ جو کار باغ اور مٹی سے مشرقی ملک مین چلی آئی لوگ بہی متفرق تمام مشرقی افغانستان
مین ملتے ہین اور انمین لوگ اپنے آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے سمجہتے ہین بہت مدت ہوئی کہ یہہ لوگ
غزنین سے اوٹہکر دریا سندہ کی مشرقی ملک مین چلے آئے اور بعض آدمی اس قوم کے اس طرف سے واپس افغانستان
مین آئے وہ دریائے سندہ کی مشرقی طرف سے آنیسے ہندکی کہلائے پراچی ایک اور قوم ہندکی کی بہت بیوپاری
ہین- کابل مین شاہجہان کے وقت کے ہندوستانی اور میراسی اور قوال ہندوستان کے جو اوس وقت آباد
ہوئے تہے اونکی اولاد بہت ہے گوجر یوسف زئی کے علاقہ مین کثرت سے ہین یہہ لوگ اپنے آپ کو شاخ قوم راجپوت
کی سمجہتے ہین باجوڑ اور سینگار تک ہندکی ملتے ہین اور اکثر جگہ مغلوب اور افغانون کے ہمسایہ کیطرح گذران
کرتے ہین انکی اصلی زبان ہندی کچہہ پنجابی کے موافق ہے مگر اکثر پشتو بولتے ہین +

ہندو

جملہ سلطنت کابل مین ملتے ہین اور مغرب خوب تک بعض بعض جگہ ہندو ملتے ہین اور مشرق بلکہ چین تک
نظر آتے ہین افغانستان کے بڑے شہرون مین بہت ہین مشرقی افغانستان مین ان کے ایک دو گہر سے کوئی گاون خالی
نہین ہوگا شہر کابل مین بہت ہین اور مغربی افغانستان کے دیہات مین کمتر ایک دو گہر ہونگے + دوکانداری
دلالی صرافی زرگری کا پیشہ رکہتے ہین بعض زمینداری بہی کرتے ہین اکثر کہتری اور اروڑے
ہین اور کچہہ سکہہ بہی ہین افغانستان کے ہندوؤن نے بہت رواج ہندوستان کا چہوڑ دیا ہے ریش رکہتے

مین اور پوشاک کی طرز بہی اکثر اس ملک کی طرح ہو گئی ہے تنور کی پکی ہوئی روٹی کہاتی ہیں اور معمولی غسل کا بہی بہت لحاظ نہین رکہتی مغربی افغانستان کی ہندو سپاہی وضع اسلحہ بند ہوتی ہین قدیم ہندوون سے جو اس ملک کے ساکن قدیم ہے یہہ لوگ نہین ہین بلکہ یہہ پیچہے بہ شاہان دہلی کے عہد مین اکثر ہندوستان اور پنجاب اور سندہ سے آکر آباد ہوئی پہلے وقت کے بت پرست ہندوون کا افغانستان مین پتہ موجود ہے قابل کے شمال کی طرف آقا سرای کے متصل ایک غار ہے جسمین ایک برہمن موسوم گورک تہپوی نے جو کرشن کے گھر کا تہا تپسیا یعنی زہد کیا اوس غار کو ہندو متبرک سمجہتے ہین لوہ گڑہ مین مقام خوشی ایک چشمہ ہے جسکو ہندو تیرتہہ تصور کرتے ہین بسبب متفرق ہونیکے شمار کل ہنود سکنای افغانستان کا نہین ہو سکا اور نہ تخمیناً اطمینان کے ساتہہ لکہا جا سکتا ہے مگر ایسا قیاس ہوتا ہے کہ کل افغانستان مین تخمیناً ایک لاکہہ گہر سے ہندو زیادہ ہون گے مگر مناوب اور متفرق اور لوگ لیں سمجہتے ہین +

سواتہی

اصل سواتہی بہی کبہی دیگان کہلاتی تہی دراصل بنیاد اونکی ہندی الاصل ہے ابتدا مین جہلم سے جلال آباد تک آباد تہی افغانون نے تدریجاً اونکو شمالی پہاڑون کی طرف ہٹا دیا سب سے پہلا ملک اونکا **سواتہہ** اور **بنیر** تہا جو پندرہوین اور سولہوین صدی عیسوی مین قوم یوسف زئی نے اونسے لی لیا فی الحال سواتہی لوگ کچہہ علاقہ **پکلی** ضلع ہزارہ کے اوپر کے پہاڑون مین آباد ہین اور کچہہ سواتہہ اور اوسکی نواح مین قوم یوسف زئی کے شامل مناوب اور رعیتانہ رہتے ہین اور سواتہہ کے ملک مین اونکو فقیران کہتے ہین جسکا حال یوسف زئی کی ذکر مین لکہا گیا ہے فی الحال سواتہی لوگ پشتو بولتی ہین اور اپنی پہلی زبان یاد نہین رکہتے +

شلمانی

ابتدا مین کنارہ کرم پر رہتے تہے علاقہ **شلمان** جسکے سبب سے باسم شلمانی مشہور ہوئی شلمان سے اوٹہہ کر **تیراہ** مین گئے اور وہان سے ہٹا دیے ہوکر ہشت نگر مین آباد تہے جہان سے پندرہوین صدی عیسوی مین یوسف زیون نے اونکو نکال دیا تب سلطان اویس سواتہی نے اونکو بمقام **الہہ ڈنڈ** علاقہ سواتہہ

مین جگہ دی جب سوات یوسف زیون نے لیا تو شلمانی مغلوب قوم یوسف زئی کے ہوگئی اب بہی کوئی کوئی یوسف زئی مین ملتا ہی اور بطور ہمسایہ یعنی رعیت افغانان یوسف زئی سمجہی جاتی ہین مگر ایسی قلیل ہین کہ نابود سمجہنے چاہیے شلمانی پورانی افغانون کی تاریخ مین دیگان کہلائے گئے ہین مگر یہہ روایت غلط معلوم ہوتی ہے +

تیراہی

چہٹوین صدی ہجری مین **تیراہی** قوم مشہور تہی اور ملک تیراہ مین اونکا کامل غلبہ تہا بت پرست لوگ تہے اور مسلمانونکا جانی دشمن تہے سنہ چہہ سو تیرہ ہجری مین سلطان **شہاب الدین** غوری نے اس قوم پر یورش کری اور جو قتل سے بچے اونکو جبراً مسلمان کیا خدا پاک کا شان ہے اوس کثیر قوم نا سے پوش ہے اب چہوٹی سی قوم مسلمان تیراہی قوم شنواری کے ملک مین رہتی ہے اور صرف اس سبب سے قابل ذکر ہے کہ اونکی زبان علیحدہ ہے اور اوس زبان سے پایا جاتا ہے کہ سنسکرت سے نکلی ہے مگر بہت الفاظ پشتو کے بہی اوسمین شامل ہین +

کشمیری

لوگ بہی شمالی افغانستان سے لیکر کابل اور قندہار تک متفرق ملتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سختی اور تنگی کی ایام مین اپنا اصلی ملک کشمیر چہوڑکر بطور مزدور رہیوپاری اس ملک مین چلے آئے غیر مشہور اور مغلوب غریب لوگ ہین اکثر پیشہ شالی کوفی اور **طباخی** **شال شوئی** **خیاطی** **چکن دوزی** **شالبافی** اور **دلالی** **دولی برداری** اور **جوالی** وغیرہ کرتے ہین بعضون کو اپنی زبان یاد ہی اور جو سوات اور باجور اور لغمان مین آباد ہین وہ پشتو بولتے ہین غریبی کی حالت مین فتنہ انگیز مخلوق ہے +

قوم کرد

موکری اور **ریکادو** قوم کردون کی جو کردستان سے آئی ہین شہر کابل اور اوسکی نواح مین آباد ہین کردستان ما بین ایران و روم کے واقع ہے گرچہ ٹہیک تعداد ان کی معلوم نہین ہے مگر کہتے ہین کہ افغانستان مین تخمیناً تین ہزار گہران قومون کے ہونگے مسٹر جان مالکم صاحب کردستان مین تہا تو اوس نے قوم موکری کا قصہ لکہا ہی اوسمین درج ہی کہ انمین سے کوئی کابل کو گئی تہی مگر نہین معلوم کب اور کیون گئی فی الحال بہی بعضی آدمی قوم ریکا سے کردون کی زبان بولتے ہین اور بڑے دلاور قوم ہی شہر کابل

مین متصل دروازہ لاہوری ان کا محلہ ہی کا نامہ مشہور ہی پیشہ سپاہ گری کا شوق رکہتی ہین بعضی زمیندار ہین بعضی دکانداری کرتی ہین

قوم لنیرگی

تہوڑی سی گہر لنیرگی بہی ہین جو کوہ قاف سی آئی ہین نادرشاہ ایرانی منگوایا اور قندہار مین آباد کیا +

ارمنی

ہر ایک ملک مین جہان نفع کی امید ہی آرمنی جاتی ہین مشرقی ملکون مین بہی ہین افغانستان مین بہی چند گہر ہین گہر شمار مین ان شہرون کہ کابل کے شہر مین اور آٹہہ گہر ہرات مین بستی جاتی ہین عیسائی مذہب ہین اور انجیل اور کتاب عہد عتیق زبان یونانی سکہتی ہین انگریزی نہین جانتی اور افغانستان مین یہہ لوگ خان کہلاتی ہین اور ایک لڑکی انکی کی دختر محمد اعظم خان فرزند امیر دوست محمد خان کے گہر ہے +

قلماق

جنکو افغانستان مین قلماق بہی کہتی ہین قلماق کی بڑی قوم تاتار مین رہتی ہے اور اکثر تاتاری قلماق بت پرست ہین افغانستان مین تیمور شاہ سدوزئی بلخ سے لایا تہا اور اوسکی کاروائی تہی اب تہوری سے گہر اونکے باقی ہین +

حبشی

افریقہ سی لائی گئی ہین اور مسقط کی بندر سی خرید ہو کر بطور غلام فروخت کئی گئی ہین اور سدوزئی بادشاہون کی گارد بہی تہی حبشی غلامون کی وفاداری مشہور ہے اور اسیطرح اونکے بدشکلی بہی افغانستان کی بڑی شہرون مین خصوص ہرات مین انکی بہت گہر ہین کل افغانستان مین قریب دو سو گہر کے حبشی ہونگے سب مسلمان مگر زیادہ شیعہ ہوگئی ہین اکثر آزاد ہین بعضے غلام بہی ہین +

یہود

قوم بنی اسرائیل کی شاخ ہی افغانستان مین تخمیناً چالیس گہر یہود کی ہین پانچ گہر شہر کابل مین اور باقی ہرات مین بستے ہین اور سارے اپنی پرانی مذہب پر قائم ہین عبرانی زبان مین توریت اور زبور رکہتی ہین اور پیشہ اونکا شراب کشی اور بعضی سوداگری بہی کرتی ہین سرخ رنگ اور خوب چہرہ آدمی ہوتی ہین پوشاک اور خوراک افغانون سی مطابق ہی روز شنبہ کو متبرک سمجہتے ہین مسلمانون کو بموجب قاعدہ اہل اسلام سلام علیک کہتی ہین +

بلوچ

بلوچستان بلوچون سی پر ہی اونکی واسطی علیحدہ کتاب چاہیے افغانستان جنوبی میں نہ بلکہ کابل مین بہی بعضی بلوچ رہتی ہین جو سوداگری اور ملازمی کا ہمیشہ رکہتی ہین یا ضلع ڈیرہ غازیخان مین بلوچ آباد ہین ارادہ ہی کہ بلوچستان کی ایک علیحدہ کتاب بنائی جاوے +

دیگر اقوام جو اپنی اصلی ملک کی نام پر مشہور ہین

سوای اقوام مندرجہ بالا کی **سیستانی - کرمانی - برجندی - قاینی مشہدی** اور دیگر لوگ ایران کے جو مجمعاً فارسی بان بہی کہلاتی ہین اور کاشغری اور اندرابی و بدخشانی بہی افغانستان مین مگر چونکہ یہہ متفرق لوگ بہت تہوڑی ہین اسواسطی ان کا زیادہ ذکر کرنا ضروری نہین ہی اور یہہ لوگ مسلمان ہین ایرانی اکثر شیعہ اور باقی سنی ہین ایک اور قوم موسوم سلغری کی بہی چند گہر متفرق ہین جو کبہی ایران مین مشہور ہوگذری تہی اور طبقہ سوم سلاطین اتابک تہی ایسی شاخ سلغری مین سی تہا ۵۴۳ھ ہجری مین مظفر الدین ابن مودود سلغری مسندآرای شیراز کا ہوا اور بماہ

آبش خاتون دختر اتابک سعد آخری رئیس قوم سلغری کی تہی جسکی ساتہہ منکو تیمور ابن ہلاکو خان نی نکاح کیا اور حکومت سلغریہ کی ختم ہوی آبش خاتون مظفر الدین کی نہم پشت مین تہی +

دولت شاہی

ایک اور قوم موسوم دولت شاہی افغانستان مین متفرق ہی اکثر قضات اور مفتین اس سے ہوتی ہین اور معتبر سمجہی جاتی ہین تخمینا دو سو گہر کل افغانستان مین ہون گر بعضی تجارت کرتے ہین اور کچہہ زمیندار بہی ہین مشہور ہی کہ غلام تہی اور احمد شاہ نی اونکو دولت شاہی کا خطاب دیا اور وہ اپنی تئین قریش کہتی ہین الا قاضی خیل پشاور اس فرقہ مین داخل نہین ہین یہہ دولتمند اور ہوشیار گروہ قاضی خیلان پشاور قوم افغان شاخ مند ترغہ اتمانزی سے ہین قوم اتمانزی ملک یوسفزی مین علاقہ ستہانہ اور دیگر مقام - اور کچہہ کوہ مہابن کے شمالی کنارہ مین آباد ہی پشاور کے قاضی خیلون سے بعض خاندان معزز اور دولتمند چلی آتی ہین فی الحال قاضی نصر اللہ جان خلف قاضی غلام قادر خان اور قاضی فضل قادر خان اور قاضی سعد اللہ جان مشہور آدمی ہین قاضی سعد اللہ جان آخری جنگ پنجاب مین جنرل نکلسن صاحب کے پاکاب خدمتگذار سرکار انگریزی رہا +

حال کافر سیاہ پوش

اگرچہ یہہ عجیب قوم افغانون کے ملک سی علیحدہ ہے مگر چونکہ شکم کوہ ہندوکش مین ایسی موقع پر آباد ہی کہ اونکی جنوبی حدود

افغانون کے ملک سے ملتی ہین اور بعضے اونمین سے مسلمان ہوکر افغانستان کے شامل ہوگئی ہین اس واسطے ان کا حال مناسب سمجھکر جسقدر حاصل ہوسکا صحیح کیا جاتا ہے، کافرون کا ملک کوہ ہندوکش کے شکم مین واقع ہے کافرستان کے شمال بدخشان اور مشرق کاشغار اور مغرب اندراب اور خوست جو بلخ کے متعلق ہین اور کوہستان کابل جنوب علاقہ باجوڑ اور کونشر و لغمان وغیرہ حدود افغانستان ہین ان حدود کے اندر کافرستان ہے اور اوسکے سب پہاڑ برف گیر ہین اور دیودار وغیرہ عمارتی چوب کے درختون کے جنگل سے لدے ہوئی ہین گرچہ چھوٹی مگر زرخیز زمین کی وادی ہین جنمین بہت انگور باغی وجنگلی پیدا ہوتی ہین اور کچھہ غلہ بہی کاشت ہوتا ہی اور مویشی اور رمہ کی چرائی کے کام بہی آتی ہین غلہ گندم اور جو پیدا ہوتا ہے اونکی پہاڑ بکریون کے رمہ سے پر معلوم ہوتی ہین اور سخت ہین راستے صرف پیدل آدمی کے گذر کے لائق ہین اور راستے پر ندی اور دریا گذرنے پڑہتی ہین جنگلی اور پرشیر طویل رکہکر گذرگاہ بنائی ہوئی ہے اونکی اکثر گاؤن پہاڑ کی سلامی پر بنی ہوئی ہین ایک مکان کا چہت دوسری کا صحن ہوتا ہے کافرون کا نام اس قوم کو مسلمانون نے دیا مگر ایسا مشہور ہوا کہ اب وہ لوگ جب اپنی قوم کا تذکرہ کرتی ہین تو وہ اپنی تئین کافر ہی کہتی ہین اور شاید معنی لفظ کافر سے ناواقف ہین وہ اپنا مورث اعلی گوراشی بتلاتے ہین اور مسلمان اونکو عرب قریش سمجھتے ہین کافر کہتے ہین کہ جو قوم المبی کا کال کہتے ہین اور شراب پیتے ہین اونکو ہم بہائی سمجھتے ہین اونکے پاس کوئی کتاب نہین اور نہ نوشت خواند جانتے ہین اس سبب سے اون کی پرانی تاریخ صحیح نہین ملسکتی اور نہ اونکی اصلیت اور قومیت کی ٹہیک صحت حاصل ہوسکتی ہے وہ کہتے ہین کہ مسلمانون نے شروع احمدی اسلام مین ملک قندھار سے اونکو خارج کیا اور تدریجاً شمال اور شرق کی طرف ہٹتے گئے اور کابل کی وادی سے سندتک آکر آباد ہوئے جب اس ملک مین بہی غلبہ اسلام کا ہوا تو شمال کے پہاڑون مین رفتہ رفتہ وہان جا آباد ہوئی جہان اب آباد ہین وہ کہتے ہین کہ پہلی چار قوم تہے کاموز بلار نسلار کاموج مین اول الذکر مسلمان ہوگئین جو تہا اپنے وطن سے جلاوطن ہوکر ان پہاڑون مین چلے آئی الغرض انکی اپنی قول سے بہی صحت اصلیت نہین ہوسکتی اور دیگر لوگ بعضے ان کو ذریات ضحاک تازی کی نسل سے سمجھتی ہین اور بعضے قریش اور بعضے گریک بکٹرینی یعنی یونانی جو سکندر اعظم کے بعد اس ملک مین آباد اور حاکم ہوئے تہے اونکی نسل سے بتلاتے ہین گرچہ موافق اطمینان کے ساتھہ اس معاملہ مین کچھہ رائے نہین دیسکتا مگر حالات موجودہ اور شکل شباہت اور بعضے دستورات اس قوم اور اونکی زبان سے جسکا مفصل حال آئندہ آویگا ایسا قیاس ہوتا ہی کہ یہہ کافر لوگ گریک بکٹرین یعنی یونانی جو باختر حال مشہور

بافغانستان وغیرہ کی ملک مین آئی ہے اونکی نسل سی ہونگی اور اوس وقت سے اہل ہنود کی شمولیت سی غلط ملط ہوکر
متفرق ہو رہو نون کی املا وسی ایک قوم پیدا ہو گئی ہی اس کافرستان کی کافر کسی ایک مورث کی اولاد سی نہین
ہین اور نہ ایک قوم کی شاخین ہین بلکہ علیحدہ علیحدہ اپنی نام سی ہر ایک شاخ مشہور ہے مسلمانون نی مخالف مذہب
رکھنے کے سبب سی سب کو مجملاً کافر کا نام دیا اور اونکو تور یعنے سیاہ کافر اور سُوْر یعنی سرخ کافر کے
خطاب سی صرف بباعث رنگ جسمی اور پوشاک مشہور کیا یعنی سیاہ کافر جنکو کافر سیاہ پوش بھی کہتے ہین بسبب
سیاہ پوشش کی جو بکری کی کھال سے بناتی ہین اس نام پر مشہور ہوئی اور چونکہ اونکی رنگ جسمی سرخ اور سفید ہی
اس سبب سی سرخ کافر اونکو مسلمان کہتی ہین اس قوم کا حسن اور خوب صورتی مشہور ہی سفید اور سرخ
رنگ پورا قد فراخ چشم سپید ناک یونانی چہرہ خوش اندام شکری چشم مائل سیاہی اکثر بیضاوی اور خوش نقش
چہرہ ہوتا ہے اونکا ملک خوب سرد ہی زمستان مین برف اور سردی بہت ہوتی ہے گرما مین انگور پک جاتے
ہین اونکی مختلف اقوام کی نام جسقدر دریافت ہو سکی ذیل مین درج کئے جاتی ہین سوکوئی ترہی
کوما گمبیر کتاشہ بیرہ گلی چنیش ڈنڈو ویلی وائی کامہ کوشتہ
دینگ وائی کاموجی خواہ کاموزہی کمتوز جو نصف بدخشان کی طرف شمالی
حصہ کافرستان مین رہتی ہین ور نصف لغمان کی طرف جنوبی حصہ مین آباد ہین اور امشنی
سنّو نشی جمکہ اشکامک پرفنی ٹیوقی پونوز ڈیمش خلم
ایرت ہرن سنیہ واما چونیا خواہ چومیا اینشور پشاگری کستوز بیم
اورنگ سیہ مینچیاشی منڈہی گل وغیرہ اور اونکی بڑی دیہات جو مولف کو معلوم ہوسکی اون کے نام
یہ ہین کامدیش علاقہ کا نام ہی اور اوس علاقہ کا بڑا گانو مشہور باسم کامدیش ہے جسمین پانسو گھر ہونگے وائیگل گمبیہ
چنیمی امیشن دیش جامنج گیگل بنسی گرام کتار گلاہی گل رجگل سونندیشر
دوئیگل پنڈیش دیرہی گاواچی جامیش منیج گل ولی گل وغیرہ ان اسماء
سی معلوم ہوگا کہ اکثر قوم کی نام پر ملک و دیہات کا نام کہا گیا ہی اور طرز نامون کی پرانی ہندی یعنی سنسکرت زبان کی ملتی ہی جیسا
کہ اکثر اونکی دیہات اور علاقہ کی نام کے اخیر مین لفظ دیش آتا ہے جو بلا تغیر سنسکرت کا لفظ ہی علی ہذا القیاس لفظ گل شاید ہر کا ہم جنس ہو گا

اور گرام کا لفظ بھی ہندی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں جملہ کان ان دہ نون اور دیگر دیہات کو جو ہندوکش سے جنوب کو اور
اور جلال آباد اور بلاکنگر اور جنوبی تک کا فر قوم سے رہتے تھے چنانچہ **کامہ** اور **کوشتہ** اور **راجگل** وغیرہ نام پورانے وقت کے
تا ہنوز تنگرہار اور جنیر کی نواح میں مشہور ہیں جب مسلمانون کا زور ہوا تو بعضی لوگ مسلمان ہوگئے اور بعضی شمالی طرف ہٹ گئے اور اس ملک
کو مسلمان افغانون نے بزور شمشیر اپنی قبضہ میں کرلیا اور پایا جاتا ہے کہ لغمانی اور دیگان اور پشائی جماعت مسلمان ہیں اور ہندو
کش کی جنوبی دامن میں رہتے ہیں اور تیراہی بھی پہلی کافر تھے پیچھے سے مسلمان ہوئے ✦

کافرون کی زبان

نہ ہندو سمجھتے ہیں نہ افغان نہ اوزبک مختلف جگہ کے کافر لوگ کئی زبان بولتے ہیں مگر سب میں اونکی الفاظ ملتے ہیں بیخ اس زبان کی ہندی
معلوم ہوتی ہے اور سنسکرت کی بہت الفاظ اوسمین آتے ہیں اور ایسا پایا جاتا ہے کہ یونانی اور اسکے ساتھ سنسکرت اور بھاشہ وغیرہ مل ملاکر
ایک عجیب بولی بن گئی ہے کہ جو اور ملک کے لوگ نہیں سمجھہ سکتے اور یہہ لوگ بیس تک شمار کرتے ہیں سوا اسکے بیکرون کا اور اونکا ہزار جسکو وہ بھی ہزار
یاد رکھتے ہیں بیس کو ویسی یعنی بست نومرکا ہوتا ہے جو دراصل چار سو ہے لغمانی یا دیگانی زبان بھی کچھہ اسی ملتی ہے اور پشائی زبان اکثر کافرون کی
زبان سے مطابق ہے عرب کی زبان کے الفاظ بالکل انکی زبان میں نہیں پائے جاتے ہندی الفاظ کے زیادہ ہونیکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد زوال
سلطنت ایک اور اسکے سبب ہم مشرب ہونیکے جو یونانی اور تاتاری اور ہندو بت پرست تھے سب خلط ملط ہوگئے اور سبب تابع
رہنے راجاؤن پنجاب اور ہند کے سنسکرت اور بھاشہ کے الفاظ اونکی زبان میں زیادہ ملگئے جو اوس وقت تمام ملک تک بولی جاتی تھی
اخیر میں ایک فہرست ان کی زبان کی بعضی لفظون کی درج کیجاوے گی ✦

مذہب

انکا مذہب کسی اور مذہب سے مطابق نہیں معلوم ہوتا اور کوئی تحریری کتاب یا دستور العمل مذہبی نہیں رکھتے گرچہ **خدا** پاک کو ایک
سمجھتے ہیں جسکو کامدیش کے رہنے والے **امرا** اور سوکوی کے لوگ **ڈاگن** اور **ڈوگم** کہتے ہیں مگر مشرک اس حد تک کہ اونکی
بیشمار بت ہیں جنکی وہ پرستش کرتے ہیں اور اونکو بھی خدا کہتے ہیں اعیاذاً باللہ اور یہہ بت اون کے آبا اجداد کے نام اور یادگار
کے واسطے بنائے جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سابق میں یہہ ہمارے بزرگ تھے اور خدا سے ہماری شفاعت مانگینگے یہہ لوگ قیامت سے
منکر ہیں اور مرنیکے بعد وہ قیامت سمجھتے ہیں اور یہی مرنا بہشت یا دوزخ کی حصول کا ذریعہ ہے دوبارہ زندگی کے معتقد نہیں انکی
معمولی کوئی عبادت نہیں ہے بجز قربان کرنے بتون کے جسکی واسطے کوئی وقت معین نہیں ہے یہہ لوگ سب سے اچھا کام مہمانداری

اور تناوت سمجھتے ہین اور یہہ ہی ذریعہ دخول جنت کا سمجھتے ہین بہشت کو وہ اپنی زبان مین بر ہی لا اکا کہتے ہین اور دوزخ
کا بر ہی نوکر ہوا نام لیتے ہین اونکے بت اکثر لکڑی کے اور بعضی پتہر کے ہوتے ہین بعضی مرد کی صورت اور بعضی عورت کی کوئی
بت سوار کوئی پیدل ہوتا ہی بسبب ہونے ایسی آسان طریق تیاری بتون کی تعداد اونکے بتون کی بہت ہی مگر ہر ایک قوم کے بت جدا قوم سے
باہر دوسری قوم مین متبرک نہین سمجہا جاتا کامدیش کے بڑے بتون کا نام یہہ ہین پہلا **بکیش** جو پانی کا اختیار دار بت
سمجہتے ہین دوسرا **مانی** جسکو پوشت یعنی بنیلو خدا ہی کو جہانسی نکال دیا ہے تیسرا **مرز** چوتہا **ارم** پانچوان **پیرسو**
چہٹا **گیسنس** ساتوان **پیرادک** جو ساتہہ بہائی سونڈ کے بدن کو درخت زرین کے سامنی بموجب اعتقاد کفار
لٹیتے آٹہوین **پیرن** نوین **کوشی** جو پہلا آدم کی زوجہ یعنی امان حوا کا بت سمجہتے ہین دسوین **دسانی** مشیر کی
عورت گیارہوین **فروہی** بارہوین **ستوبیہ تجو** اور تیرہوین **نشنی** اور سوکوی کے بڑی بتون کا نام **ماندی**
مرنیٹ **مرانسو ہی** **اندرجی** جو شاید اندر یا اندرا ہندو بت ہوگا مع ہندوستانی لفظ جی کے اونکے
بعضی بتون کا نام **سداشیو** کی طرح ہوتا ہین اور **ترسول** یعنی سہ داندانہ بھی اونکے بعضی بتون کے ہاتہہ مین ہوتا ہے
جو ہندون کو سداشیو کے بتون کے مطابق ہی غرض کہ انکے مذہب اور زبان مین بہت الفاظ سنسکرت کے موجود ہین مگر قیاس نہین کرتا
کہ یہہ قوم کبہی ہندو دہرم ہوئی ہو کیونکہ یہہ لوگ گائی کا گوشت بہت کہاتے ہین اور اپنے بتون پر خون چڑہاتے ہین خصوص قربان
اور پرستش کے وقت گائی کا خون بت پر ڈالتے ہین یہہ فعل ہندون کے مذہب کے بنا کی جانب نہین تہا اور بالکل مخالف ہے
لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی پرستش کے وقت آگ کا موجود ہونا لازم ہی اور جب بت کے سامنی قربانی کرتے ہین تو آگ کو جلا کر اوس آگ کے
اوپر سی وہ بت پر رکہتے ہین اور گوشت گائی وغیرہ کا اور میدا اور شہد ڈالتے ہین بت کا پوجا کبہی باہر میدان پر ہوتا ہی اور بعضی وقت گہرون مین بکلام
اپیراو ما ہے کیونکہ آگ کا موجود ہونا پوجا کے وقت ضرور ہی مگر خاص آگ کی واسطی کچہہ ادب نہین کرتے اور ہمیشہ مثل گبر آتش پرستون کے
آتش احتیاط نہین کرتے اونکا مذہبی پیشوا بطور راہب کے ہوتا ہی اور قربان کے وقت وہ ناظر ہوتا ہی اور موروثی عہدہ ہی مگر اونکا اختیار کچہہ
بہت نہین ہوتا اور سوای نام کے سایر الناس سے کچہہ فضیلت طبعی نہین رکہتا ہی یعنی مچہلی کو خراب سمجہتے ہین مگر اور کسی جانور کا گوشت
ناپاک نہین سمجہتی مگر سگ اور گربہ کو نہین کہاتے باقی ہر جانور کا گوشت کہاتے ہین جو ماسکی گائی کا گوشت اور خرس یعنی ریچہ کا لحم بہت
پسند کرتے ہین جانور جب کہانے کے واسطی مارتے ہین تو کوئی رسم ذبح کی نہین ہی صرف اوسکا ہلاک کرنا مطلوب ہی اپنے بتون کو
دوغان یا مگان بمعنہ خداہی کہتی ہین اور جب بت کے سامنی گائی یا بہیڑی کو قربان کرنا چاہتے ہین تو صف تبر سے

اوسکی گردن الگ کردیتی ہین اگرچہ یہہ قربان اونکی مرضی پر جبچاہین ہوسکتا ہی مگر علاوہ اسکی ایام مقررہ بہی ہین خصوصاً شروع اپریل مین دس روزتک اونکا تیوہار ہوتا ہے اوس تیوہار مین گائی اور ہر قسم کا خانگی جانور بتون کے سامنی قربان کرتے ہین یہہ لوگ مہادیو کا نام جانتی ہین جو ہندو و کا مشہور دیوتا ہے اس تیوہار پر آپسمین بڑی ضیافتین کرتی ہین ایک دن کا ذکر لوگ خاکستر ایک دوسری پر پہینکتے ہین جیساکہ ہندو ہولی پر گلال وغیرہ آپسمین ڈالتے ہین اور ایک تیوہار پر اون کی لڑکے چیل کے چراغ چوب کو آگ لگا کر پہیراتی ہین اور آخر ایک بت کے سامنی لیجا کر پہینک دیتی ہین اور وہان اونکو جلنی دیتی ہین دوسری روز اور یہہ عجیب رسم ہے کہ عورات گانو سی باہر متفرق جنگل وغیرہ مین پوشیدہ ہوتی ہین اور مرد اونکی تلاش کرتے ہین جب دیکہہ لیا تو وہ عورت لکڑی سی اوس مرد کو مارتی ہی مگر جب مرد نی اوسکو پکڑ لیا تو یہہ اوس مرد کے ساتہہ جاتی ہے بعضی کہتی ہین کہ اس رسم مین جس مرد کے ہاتہہ جو عورت آجاوی وہ اوسی کی ہو جاتی ہے +

دستورات

مذہبی طریق اوپر لکہی گئی ہین مگر علاوہ اوسکی دیگر رسمیات عجیب بہی قابل تحریر ہین +

ولادت

جب فرزند پیدا ہوتا ہے تو اوسکو مع والدہ اوسکی ایک مکان مین جو اس کام کے واسطی گانو سی باہر بنا ہی لیجاتی ہین اور وہان چوبیس روز تک رہتی ہین اس چوبیس روز تک عورت نفاسہ کو ناپاک سمجہتی ہین اور اسی سبب سی اوسکو گانون سی باہر نکالتی ہین جب چوبیس روز گذر گئی تو والدہ اور بچہ کو غسل دیتی ہین اور پہر گانہ بجاتی ناچتی کر ساتہہ گانون مین واپس لاتے ہین اور جب فرزند کا نام رکہنا چاہتی ہین تو اوس بچہ کو والدہ کی سینہ کی ساتہہ لیجا کر اوسکی آبا و اجداد کی نام چند پشت تک لیتی ہین جس نام پر اوس نی والدہ کا پستان پکڑ کر دودہ پینا شروع کیا وہی اوس کا نام رکہتی ہین اگر فرزند مونث ہو تو اوسکی والدہ اور دادی پردادی کا نام لیتی ہین اونکی عام نام مردان کے یہہ ہین، چندلو ڈیمو ہزار بستی تیوہزر میرک بدیل گرمباش آزر دروناس پنجولہ لیتمزاک کوہنلی چودر ڈبڈبینگ ترنیمو پلنگ کمر زوری اوڈوڑ عورات کی نام اسطرح کے ہوتی ہین میان کی جونلی مالی دلیری جنوکی شپاہی زوری بیاس پاگلی پگوکی مالکی اور ازنی ان نامون سی معلوم ہوگا کہ مثل اہل ہند کی انکی محاورات مین علامت تانیث اخیر اسم مونث یای معروف ساکن ماقبل مکسور ہوتی ہے +

شادی

عموماً بیس[۲۰] برس سے تیس[۳۰] برس کی عمر تک مرد اور پندرہ[۱۵] سولہ[۱۶] برس کی عمر مین عورت شادی کرتی ہین عروسی شروع ہوتی ہے اس طرح کہ
مرد خواستگار اول ایک بز یعنی بکری لیکر اوس گھر جاتا ہے کہ جس سے شادی کرنیکی درخواست ہے جب اوس دختر کے باپ یا دیگر ولی نے وہ بکری
لیکر کھانیکے واسطے مار ڈالی اور کھالی تو گویا اوس بکری کے قبول کرنیسے یہہ مفہوم ہوا کہ اوسنے ناطہ اپنی دختر کا اوس شخص کو دینا قبول کیا
اور اگر وہ بکری واپس کردی تو اوس سے مراد انکار ہے اور وہ دختر بھی قبل ازار ذریعہ کے رضامندی یا نارضامندی ظاہر کرنیکی مختار ہے جب
ان عجیب طور سے قبولیت دینی ناطہ کی ہوگئی تب وہ مرد اپنی گھر مین واپس جاکر چھہ پارچہ جات جو افغانون کے ملک سے آتی ہین اور کچھہ
زیور حسب مقدور معہ سامان خوردنی والدین عورت کی گھر بھیجتا ہے اوس سامان سے وہ رات جشن مین گذرتی ہے دوسری روز مرد یعنی داماد
عورت کی گھر مین آتا ہے اور عروس کو وہ پوشاک پہناتے ہین جو اوس مرد نے بھیجی تھی عورت کا باپ ایک ریشمی رومال اور کچھہ زیور
وغیرہ اپنی دختر کو دیتا ہے اور ایک گاو اور بشرط مقدور ہونے کے غلام بھی داماد کو دیتا ہے پھر عروس پاپیادہ اپنی گھر سے باہر نکلتی ہے اور اوسکی
پشت پر ایک ٹوکری ہوتی ہے جسمین کچھہ میوہ اور چار مغز شہد کے ساتھہ تیار کیا ہوا — اور اگر گھر دولتمند ہے تو ایک چاندی کا پیالہ
شراب کی پینیکے واسطے بھی اوسمین رکھتی ہین وہ نازنین عروس ایسی حالت مین خرامان شوہر کے گھر تک جاتی ہے تمام گانو کی لوگ اوسکی
ساتھہ گاتی بجاتی ہوی جاتی ہین چند روز بعد اوس عورت کی باپ کو داماد کیطرف سے اپنی دختر کا شیر بہا ملتا ہے جسکی تعداد بعضی اوقات
مین تیس[۳۰] گاو تک ہوتی ہے سوا اسکے اور کچھہ رسم نکاح یا کاج کی نہین ہے اور راہب انکی مذہبی پیشوا بھی اس معاملہ مین
کوئی رسم نہین کرتا عورات تمام گھر کا کام کرتی ہین اور زمین کو بھی قلبہ رانی کرنا اونکا ذمہ ہے بلکہ لوگ کہتے ہین کہ ایک بیل کے
ساتھہ دوسری عورت قلبہ کشی کا کام بھی دیتی ہے ایک مرد چند عورتین کہہ سکتا ہے پردہ داری کی رسم مطلق نہین ہے گرچہ زناکے
واسطے کچھہ سزا بطور تاوان چند گاو مقرر ہے مگر زنا کو کچھہ سخت جرم نہین سمجھتے شوہر دار عورات زنا سے کم پرہیز کرتی ہین الا دوشیزہ عورت اگر
اپنی شوہر کے پاس باکرہ نہ پہونچی اور شب زفاف مین شوہر کو علامت بکر کی نہ معلوم ہو تو بڑی بدنامی والدین دختر اور اوس تانہ نما
عروس کی ہوتی ہے بلکہ ایسا سنا گیا کہ شوہر اوسکا اوسکو والدین کی گھر واپس پہونچا کر خواہان واپسی اپنی مال کا ہوتا ہے سوای
عورتون کی دولتمند کافر لوگ مونث اور مذکر غلام بھی رکھتے ہین یہہ غلام بھی سب کافر ہین مسلمان غلام اس سبب سے اونمین
نہین ہین کہ جو مسلمان لڑائی مین کافرون کی ہاتھہ مین پکڑا جاوے تو اوسکو مار ڈالتے ہین یہہ غلام بعضی اپنی ہمقوم مخالف کی

لڑائی مین پکڑی گئے اور بعض چوری کرکے لاتے ہین مگر اکثر اپنی رعیت کے لوگون سے ہوتے ہین جنکو بارمی کہتے ہین لفظ بارہ
جما ہمیشہ ور اور اجلاف قومین اور غلام داخل ہین بزعم اونکے کچھہ عیب اور عجب نہین ہے کہ اختیار آدمی کم نہ ور
لوگ از قسم بارمی کے اولاد خود پکڑ لیوی یا مسلمانون کو ہاتھہ بطور غلام بیچ ڈالین جو غلام اور دیگر بارمی اپنے قوم مین رہتے
مین اونکا گذارہ اچھیطرح ہوتا ہے مگر وہ مثل سیاہ پوش یعنے اشراف مساوی کفو والون کے نہین سمجھے جاتے
اور رذیل جانتے ہین +

غمی

کافر لوگون کے کفن و دفن کے دستور مین بہ نسبت اور لوگون کے بہت فرق ہے اور وہ اپنے مردہ کو نہ آگ مین جلاتے
ہین نہ زمین مین دفن کرتے ہین جس وقت آدمی مرجاتا ہے تو اوسکی نعش کو اوسکا سب سے اچھا کپڑا پہنا کر چارپائی
پر لٹاتے ہین اور اوسکے پاس اوسکے ہتہیار رکھے جاتے ہین اور میت کے خویش اقارب اوسکی چارپائی جسپر نعش ہے اوٹھاکر
پھراتے ہین اور باقی گانون کے لوگ اونکے ساتھہ ناچتے ہین اور غمی کا گانا گاتے ہین سب مرد مسلح ہو کر جنگلی شکل بناتے
ہین اور عورات نوحہ اور گریہ کرتی ہین تہوڑی دیر کے بعد میت والے چارپائی زمین پر رکھی جاتی ہے اور
مونثات اوس پر روتی ہین آخر ایک چوبی تابوت مین نعش کو بند کرکے اوس تابوت کو کسی پہاڑ کے سر پر زیر سایہ
کسی درخت کے یا کسی اور اچھی جگہ جنگل مین رکھدیتے ہین اوسکے بعد ہمیشہ بطور خیرات کھانا دیا جاتا ہے اور ایک دفعہ
سال مین میت کے وارث اوسکی یادداشت کے واسطے دعوت کرتے ہین اور کچھہ کھانا باہر رکھا جاتا ہے واسطے روح مردہ کے اور
اوسکا نام لیکر پکارا جاتا ہے واسطے آنے اور کھانے کے ہمنے اوپر لکہا تہا کہ یہہ لوگ اپنے بزرگون کے نام کے بت بناکر سمجھتے
ہین کہ بعد مرنے کے بعضے دیوتا ہو جاتے ہین ان مین ایک اور سبیل بھی دیوتا بن جانیکی بزعم خود ہے وہ یہہ ہے کہ جو شخص
بعد مرنیکے دیوتا ہونا چاہے وہ اپنی زندگی مین ایک دروازہ رستہ عام کے قریب بناوے یہہ دروازہ سادہ ہوتا ہے اور
اوس پر چار شہتیر اور چند گز چوڑائی ہوتی ہے اور کسی فایدہ عام یا خاص کے کام کا نہین ہے مگر اوسکے بنانے والے
کا بڑا نام ہوتا ہے اور یہہ عزت اور اعتقاد اوسے حاصل نہین ہوتا جب تک وہ ایک بڑی دعوت گانو والون کو نہ
دیوے اور یہہ ہی سبب ہے کہ اسطرح دیوتا کا اعتقاد بعد مرنے اپنے کے حاصل کرنیکے واسطے کم آدمی جرات کرسکتے ہین
اونکی تعزیت کا ایک اور عجیب بیان سماعت مین آیا ہے وہ یہہ کہ جب کوئی شخص کسی آدمی کے پاس جسکا کوئی خویش

مرگیا ماتم پرسی کے واسطی جاتا ہے تو ماتم خانہ مین اہل تعزیت کے پاس جا پہونچکر اپنی ٹوپی سر سے اوتار زمین پر پہینک دیتا
اور پہر اپنی پیش قبض نکالکر اور اوس ماتم زدہ شخص کا ہاتہہ پکڑکر اوٹہاتا ہے اور اوس گہر کے کرد مین تہوڑی دیر تک
پاے کوبی کر کے چلا جاتا ہے اگرچہ یہہ رسم تعزیت کے صحیح ہے اور سب ماتم پرسی والے اسطرح کرتے ہین تو اوس ماتمدار
شخص کو علاوہ غم مرگ خویشاوند اپنی جان کا غم مقدم ہوگا گویا اپنی اقربا کے مرگ سی بیزار ہوتا ہے واے
بجان ماتمداران پیر ضعیف البنیہ کہ جنکی کمر پہلے ہی سے ڈہیلی ہے +

حال حکومت

کافرون کی قوم مین کوئی حاکم نہین ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونمین کوئی عدالتی مثل مجسٹریٹ وغیرہ نہین ہے
سب معاملات دولتمند اور معتبر لوگ صلح کی طور پر فیصلہ کرتی ہین جو اونسی نہو سکے وہ فریقین دشمنی اور زور کے
مقدور موجب بدلہ لینی سے فیصلہ کرتے ہین اونمین مثل افغانون کے بدل یعنی معاوضہ لینی کا دستور نہین ہے اور بدلہ
اور انتقام لینی مین سخت ننگ داشتے ہین اپنی قوم کے معتبران اور کلان تران کو بزبان خود سابونہاش کہتے
ہین مگر اونکا اختیار بہت تہوڑا ہے اور وہ جو جنوبی جزو کے کافر مسلمان ہوگئی ہین اونکی معتبران نے خان کا لقب
افغانونسے لیا ہے +

پیشہ

کافر لوگ سواے زمینداری جو قلیل ہے اور عورتین کرتی ہین اور مالداری اور کوئی پیشہ نہین کرتے اونکا مال اکثر مویشی اور غلام
ہین خصوصی رمہ بکری بہت کہتے ہین اور اکثر پہاڑ اونکی بکریون کے رمہ سے پر نظر آتی ہین بعضی دولتمند کافرون کی آتہہ سو سے زیادہ بکری
اور تین سو سی زیادہ گاے ہوتی ہین اونکی مادہ گاو پست قد اور بہت شیر دار ہوتی ہے اکثر زرد اور ابلق سرخ و سفید ہوتی ہین اور نر گاو
اوس قسم کے مادہ گاوان کو اچی کہتی ہین اور اونکی ملک سی فروخت کے واسطی افغانستان شمالی مین آتی ہین گہوڑا بالکل اون کے
ملک مین نہین ملتا اور خچر اور گاومیش بہی نہین ہے +

پوشاک

سیاہ پوش کافرون کی پوشاک بکری کی چار سیاہ چرم سی بنتی ہے وہ چرم سے گلوپوش سینہ وار مثل کنگ بے برش کوتاہ آستین طویل
تا بزانو بناتی ہین اور اکثر اوسکو مودار طرف اوپر کر کے پہنتی ہین اور اس گلوپوش کا نام بزبان خود گیشاک لیتی ہین اور باقی دو

چرم سی ناہ بند بشکل کہاگرہ کوتاہ ازار کی جگہ پہرتی ہین اور یہہ سب ایک چمڑہ کی پٹی سے بند کرتے ہین سر برہنہ رہتی ہین جب تک ایک
مسلمان کو نہ مارڈالین سر کے بال اکثر کاٹتی ہین سوای ایک کاکل طویل کے جو سر کی چوٹی مین ہوتی ہے اور بعضی رعنا جوان سوای کاکل کے کاکلین بر
ناگوش سی رکہتی ہین اور بعضی محاسن تخدان کو چہوڑکر باقی ریش منڈا دیتی ہین اور مونچہ کو منقاش سی نکال ڈالتی ہین اور محاسن تخدانی اکثر پانچ چہہ انچ
لمبی رکہتی ہین دولتمند اور وہ لوگ جو مسلمانون سے قریب رہتی ہین اوس **گلیتاک** یعنی چرمی قبا کی نیچی ایک قمیص کرپاس کا پہنتی ہین
اور گرم موسم مین اگر پوشاک کرپاسی میسر ہو تو اوسکو استعمال مین لاتی ہین عورات ہمیشہ طویل قمیص پہنتی ہین اور جب کام پر باہر جنگل مین جاتی ہین تو وہی
چرمی لباس پہن لیتی ہین دولتمند لوگ بکری کا چرم پہنتی ہین کرپاس اور سیاہ جت اور اون کا بنا ہوا کپڑا کام مین لاتی ہین اور بعضی سفید کمل اوڑہتی
ہین جو تما شعار مین ہستی ہی یہہ کمبل کاندہی پر لگا کر کہاگرہ پلٹن کیطرح زانو تک پہونچتی ہی اور پہر پیٹی یا رسن سی باندہ دیتی ہین اور
پایجامہ کرپاس کا ہوتا ہی مگر اکثر سیاہ جت اور اون کا کوہستانی لوگون کی طرح باز ور پہنتی ہین اور پاہنچی بہی ہوتی تہے
شوقین لوگ جیسا کہ قمیص پر اسیطرح بعضی دیگر پارچہ جات پر بہی سیاہ اور سرخ اون کا کام کرتے ہین اور برف کی رت
چاموش نام ایک خاص وضع کی پاپوش ہمطرز مستی کے پاؤن مین رکہتی ہین ورنہ اکثر پا برہنہ رہتی ہین البتہ لڑائی کی وقت
لڑنے والی آدمی ایک قسم کے چہوٹی اور چست بوٹ سفید چرم کے پہنتی ہین عورات کی پوشاک مین مردان کی پوشاک
سی تہوڑا فرق ہے مونثات سر کے بال گوندہ کر سر کے اوپر باندہ دیتی ہین اور بعضی دونون طرفون کی زلفین کو
طرفین مین گوندہ کر اوپر کیطرف لپیٹ دیتی ہین گرچہ برہنہ سر ہی کچہہ عیب نہین سمجہتی مگر گوندہی ہوئی بالون کی اوپر
چہوٹی سے ٹوپی پہنتے ہین اور اوس ٹوپی کے گرد چہوٹی دستار بہی بعضی رکہتے ہین ناکتخدا عورتین بطور علامت دوشیزگی
ایک سرخ ڈوری سر کے گرد لپیٹتی ہین بعضی چاندی کا اور اکثر پیتل اور قلعی کا زیور پہرتی ہین اور کوڑی اور مہرہ بہت
پسند کرتی ہین جس عورت کے باپ نے مسلمان مارا ہوگا وہ دختر اپنی سر مین کوڑی یعنی خرمہرہ وغیرہ سیپ یعنی
صدفی کی چیزین آراستہ کرتی ہے اور مسلمان کش کا دختر کے سوا اگر کسی اور کی دختر ایسا کری تو اوسکو منع ہے اور
سزا دیجاتی ہے مرد اور عورت دونون کان اور گلو اور ہاتہہ کا زیور رکہتی ہے مگر سوگ یعنی ماتم داری کی وقت
اوتار دیتی ہین مگر جس وقت مانع ہوجاتا ہے تو بہت خرچ اور ضیافت سی زیور پہرتا ہی +

خوراک

اس قوم کی خوراک اکثر پنیر اور مکہن اور شیر مع روٹی اکثر گندم اور جو کی ہے گوشت ہر قسم کا بہت کہاتی ہین مگر نیم پخت صحرائی

جانوران سی گوشت خرس یعنی ریچھہ اور ساحلی حیوانات سی گوشت گاو بہت پسند کرتی ہین بکری کا گوشت بہت کہایا جاتا ہے
بلکہ بچہ مان بہی کہاتی ہین مرغ خانگی یعنی خروس اون کے ملک مین مطلق نہین ہے اونکی میوی چار مغز انگور سیب
بادام اور زرد آلو اور تخمن باغی اور جنگلی بہت ہین عناب بہی ہوتی ہین کہانا کہانی سی پیشتر ہاتہہ دہوتی ہین اور
اکثر وقت شروع کرنیسی پہلے شکر کرتے ہین سب مرد اور عورت بہت شراب پیتی ہین بلکہ انگور کی رس شیرخوار طفل کو
بہی پلائی جاتی ہے اونکا شراب عموما دو قسم کا ہی سرخ رنگ اور پہیکا رنگ اور یہہ ہر دو قسم بادہ خام انگوری
...ناہی اور بہت سالون تک اچہا رہتا ہے اور تیز ہوتا ہے اور اسکی بنانیکی ترکیب یہہ ہی کہ ایک بہو [illegible]

مٹی کے برتن مین انگور کو پاون سے ملکر اوسکی رس یعنی شیرہ نکالتی ہین اور اوس رس کو خم لمبی گلی مین ڈالکر اور سرپوش سے
مضبوط بند کرکے انبار سرگین یا زمین مین گونہہ کے اندر ڈالدیتی ہین اکتالیسوین روز وہ قابل نوشیدن ہوجاتی ہے
اور بعضی خم سالہا تک رہتی ہین جتنا یہہ شراب کہنہ ہوا اوتنا ہی تیز اور سرخ رنگ ہوتا ہے اور اچہا سمجہتے ہین اور بعضی
لوگ خام شیرہ انگور سے بطور مربہ دوشاب کیطرح ایک قسم کا بناتی ہین وہ بہی بہت تیز ہوتا ہے یہہ لوگ شراب
چاندی کے پیالے سے نوش کرتے ہین اور یہہ پیالہ جزو اثاث البیت سی قیمتی سمجہتی ہین جب کہانا کہاتی ہین تو اوس
وقت شراب پیتی ہین اور گہرون سے باہر درختون کے نیچے بادہ نوشی مین مشغول ہوتی ہین اور زمستان مین اکثر
نوبت بنوبت ایک دوسری کی ضیافت اور جشن اور بزم کرتے ہین اس طرحکی بزم اور ضیافت کو بزبان خود
نہہ نینگ کہتی ہین گرچہ اس شراب خوری مین اونکو سرور اور نشہ بہت ہوتا ہے مگر آپسمین تکرار نہین کرتے کہانیکے
وقت مذکر اور مونث علیحدہ علیحدہ بیٹہتی ہین شہد اور شراب اور سرکہ بہت پسند کرتے ہین +

مہمانداری

کافر لوگ بہت مہماندار مخلوق ہے جب کوئی مسافر آوی تو بعض ساکنان گانو اوسکو لینیکے واسطی گانون سے
باہر آتی ہین اور مہمان کو مع اوسکی اسباب کے ہمراہ لیجاتی ہین جب مہمان گانو مین پہونچی تو اوسکو لازم ہے
سب بڑی لوگون کے پاس ملاقات کو جاوی اور ہر گہر مین جہان وہ جاوی اوسکو کہانا اور پلانا چاہتی ہین +

وضع مساکن و طریق نشست و برخاست

اس قوم کے گہر لکری سے بنائی جاتی ہین اور اکثر اون گہرون مین تہہ خانہ زیر زمینی بہی ہوتی ہین جنمین

لوگ پنیر اور روغن زرد اور شراب اور سرکہ رکھتے ہین سوای اصلی دیہات سکونت کے وہ لوگ بانسدے
بہی بہار ان کے بیچ رکھتے ہین اور ایلاق کی طور پر اکثر وہان جاتے ہین اپنی زبان مین ہاہندی کو اُشتال
لبتے ہین جب موسم برف باری قریب آتا ہی تو **قشلاق** کے طور پر اپنی اصلی دیہات کو واپس آتے ہین
گرچہ اون کے دیہات مین کوئی عام مہمان خانہ نہین ہے اور نہ مسقف حجرے کے طور مکان نشستگاہ
عام ہے الا بلا سقف مجمع و نشستگاہ عام کی جگہ کو جہان بہت سے پتھر بطور مونڈہون کے نصب ہوتے
ہوتی ہین اور چرمی مونڈہی بہی ہوتے ہین اور بزبان خود ایسی جگہ کو **وستل** یا **اساکام**
کہتے ہین گرچہ چوکی میز نہین ہے مگر مونڈہے چرمی اور کاٹہون کے ہر گہر مین ہوتے ہین ایک بڑی
اونچی ترپائی آہنی بجائی میز کے آگے رکھہ اور اوس پہ کہانا چن کر اور سب مونڈہون پر گرد بیٹھہ کر
کہانا کہاتے ہین کافر لوگ کچھہ بباعث طرز اپنی پوشاک کے اور کچھہ بلحاظ ہونے دستور کے مثل دیگر **ایشیائی**
لوگون کے زمین یا فرش پر نہین بیٹھہ سکتے اور اگر زمین پر بیٹہین تو **یورپین** کی طرح پانو پہیلا دیتے ہین
اونکے پلہنگ لکڑی سے بنتے ہین اور مونڈہے کاٹہون سے بنا کر خام چرم بکری کا اوس پہ چڑہاتے ہین ۔

لہو ولعب

کافر لوگون کو کام سے بہت فرصت ہے شکار کرتے ہین مگر بہ نسبت افغانون کی بہت تہوڑا سب طرح کی کہیل
اور لہویات سے ناچنا اور گانا بجانا بہت پسند کرتے ہین ناچ کو اپنی زبان مین **ناٹ** کہتے ہین اور ناچنے کی
جگہ کو ڈرنگو بولتے ہین جو اکثر تختہ چوبی زمین پر لگا کر ایک مدور جگہ ناچنے کی واسطے بناتے ہین گرچہ بعضے وقت
مرد اور عورت ایک جا **اَتن** یعنی گہومر کی طرح ایک ناچ ناچتے ہین جو بہت جلد حلقہ وار باجا بجانے والے
کے گرد پہر کر باجہ کی تال پہ پانون اور ہاتھ آگے کر مارتے ہین ایسے ناچ کے وقت مرد و زن کی دست اندازی
بدعتون کی کچھہ باز خواست نہین ہوتی مگر اکثر مرد اور عورت علحدہ علحدہ ناچتے ہین اور مونث اور مذکر
کے ناچ مختلف قسم کے ہین مردون کا ناچ یہہ ہے کہ باجہ والے کے گرد حلقہ باندہ کر کہڑے ہین اور ایک پانو
اوٹہا کر تین دفعہ ایک پانو سے کودتے ہین اور چوتہی جگہ تال کی جگہ اوٹہایا ہوا پانو زمین پر مارتے ہین اور
عورت ہاتھہ شانون پر رکھہ کر تال کے ساتھہ پانو مارتی ہین اور گرد پہرتی ہین ناچنے کے ساتھہ گاتی بہی

ہین ــــ اونکا باجہہ ایک وضع کا ڈہل جوکم آوازہوتا ہے اور دوتارہ بہی ہوتا ہے جب بہت
شوق سے بجاتی ہین اور مرد لوگ ناچنے کے وقت اپنا تبر جنگی ہاتہہ مین لئے ہوئے سر پر پہیرتے ہین +

خانگی عداوت

اپسمین کبہی کبہی دشمنی ہوجاتی ہے خصوص معاوضہ اور انتقام گیری کے سبب سے ایسی دشمنی پشت ہا
پشت رہتی ہے اور ظاہرا اور پوشیدہ جہانتک ہاتہہ پہونچے دشمن کو نقصان پہونچاتے ہین اور دشمن قوم
اور خاندان کے نقصان جان اور مال اور نسان چورا لانے سے کچہہ پرہیز اور کوتاہی نہین کرتے لیکن اگر
خاص لڑائی کے وقت ایک دشمن دوسری مخالف کے سینہ پر بائین طرف بوسہ دیوی تو سب کدورت
ورنہ دشمنی رفع ہوجاتی ہے کہ بوسہ دینی سی یہہ مطلب ہے کہ دوست کا دودہ پیا ہے اور دشمنی کو دل سے نکالدیا
وہ دوسرا شخص سینہ پر بوسہ دینی والی آدمی کے سر پر بوسہ دیتا ہے اور ہمیشہ آپسمین دوست
رہتے ہین مرنے تک اور یہہ آسان طریق صلح کا گرچہ باہم اونکی دوستی پیدا کرنیکے واسطے کافی ذریعہ
ہے الا بسبب غیرت جبلی اس طریق کو سوای نہایت ضرورت اور لاچاری مغلوبانہ کی کم اختیار کرتے ہین +

باہر کی دشمنی

کافرون کی سخت دشمن مسلمان ہین خصوص اونکی جنوبی حدوالے افغان مسلمان اور مشرقی والی قاشغاری
اور کافر بہی مسلمان کشی کی تدابیر مین کوئی امر فروگذاشت نہین کرتے اور مسلمانون کے ساتہہ شدید دشمنی
رکہتے ہین اگر مسلمان کو پکڑلیوین تو زندہ نہین چہوڑتے اپنی سرحدی قومون سی باہر لڑنیکے واسطے نہین جاتے
جب اونکی ملک پر مسلمان لوگ غلام پکڑلانے کے واسطے حملہ کرتے ہین تو وہ بہی مقابلہ اور بدلہ لینی کے واسطے
لڑتے ہین چند دفعہ مسلمانون کی بہت فوج نے جمع ہوکر اونکی ملک پر حملہ کیا تشریبا اسی برس تخمیناً گذری
ہین کہ مسلمانون نے بڑی تیاری سے کافرستان پر جہاد کا ارادہ کیا بدخشان کا خان اور قاشقار
کا بادشاہ اور کونڑ کا رئیس اور باجور کا اور چند خان یوسفزئیون نے صلاح کرکے بمعہ اپنی اپنی
جمعیت کے کافرون کے ملک پر یکجا ہوکر حملہ آور ہوئی گرچہ وہان تک انتظام اچہا رہا مگر کافرون کی ہجوم سے
وہان نہ ٹہہر سکے اور بہت نقصان اوٹہا کر ہٹائے گئے گرچہ بعد اوسکی اس قدر کثیر لشکر مسلمانون کا نہ جمع

ہوکر اونکی ملک مین نہین گیا مگر اکثر اطراف سی مسلمان جہاد اور غلام پکڑلانی کی نیت سے جمع ہوکر اونکی ملک میں جاتے ہیں
اسطرح کی یورش اگر ناگہان اور بی خبر کیجاوی تو فایدہ ہی ورنہ اگر اون کو پہلے سی خبر دار اور مستعد پاتے
سی مسلمانون کو اون کے پہاڑون مین شکست ہو جاوی تو کچھ ٹھکانا نہین لگتا کیونکہ راستے درآمد برآمد
کے نہایت تنگ اور دشوار گذار ہین خطرہ کے وقت کافر لوگ کسی اونچی کوٹل پر دیدہ بان بطور قراول
مقرر رکہتے ہین جب وہ دور سے وہ دشمن کا لشکر آتا دیکھتا ہی تو واسطی اطلاع اور تیاری اپنی قوم کے وہ قراول اوس اونچی جگہ پر
بلند ہوا مین دہوان کرتا ہی جس سی کافر لوگ غنیم کے آنیسے خبردار ہوکر لڑائی کے واسطی موقع مناسب پر جمع ہوکر حملہ روکتے ہین جو
افغانون نے خصوصًا قوم یوسفزئی نے بہت سے کافر کو مارا اور کنیز وغیرہ کی مسلمان کر لئی ہین اور فی الحال عزن خان یوسف
زئی نے بڑا ہی اوسکے اوپر ہی اور قاشقار او چترال کی طرف سی بہی متواتر اون پر حملہ ہوتے ہین مگر مغلوب عام نہین ہوی اسقدر کہ مرد
بڑی ہوشیار اور چالاک مستعد سپاہی ہوتی ہین ہتہیار انکا اصلی ایک کمان ہی ساڑھے چار فیٹ لمبی اور اوسکی زہ چرمی ہوتی ہی اور تیر
چوب خدنگ اور پیکان کا جسکے لوہی کا سومبہ ہوتا ہی اور اس آہنی سومبہ پر پیکان کو بعضی وقت زہر کی پان دیتی ہین اپنی زبان میں
تیر کمان کو شانٹ و ٹونڈی کہتے ہین ہمیشہ ترکش لئی رکہتے ہین اور تیر چلانے مین ایسی مہارت ہی کہ کہتی ہین کہ ایک تیر
تین چار تیر انگلیون مین پکڑکر چہوڑتے ہین اور انکا بالا ہوا تیر نشانہ پر پڑتا ہی اور کام کرتا ہی اکثر کا مبالغہ ہوتا
اور ایک کٹار بہی ہوتی ہے اور ایک طرح کا چہوٹا دوسری طرف کمر کی باندہتے ہین اکثر اوقات چقماق آگ نکالنی کی معہ ایک پلیتہ
جو کسی درخت کے پوست سی بنائی ہین پاس ہوتا ہی بندوق کا کام بہی اب افغانون سی سیکہہ لیا ہے ورنہ اسلحہ آتش بازی اس
قوم مین بمشکل پڑا وقت کی قومون کے نہین ہے بعضی وقت اپنی مخالفون پر حملہ کرنیکی واسطی دور تک جاتی ہین اور اس کام کرنے
لائق ہین کیونکہ چالاک اور سبک ہوتی ہین جب بہاگتی ہین تو کمان کی زہ ڈہیلی کرکے کمان سی کودنی کی مدد لیتی ہین اور اسکی
ذریعہ سی دور تک کود جاتی ہین دولتمند لوگ لڑائی کے وقت اپنا سب سی اچہا کپڑا پہرتی ہین اور بعضی سیاہ ڈوری جسمین
خرمہرہ منسلک ہوتی ہین سر پر باندہتی ہین اور ہر ایک خرمہرہ جو اوس ڈوری مین ہووی ایک مسلمان
کشی کی علامت ہے یعنی جتنی خرمہرہ اوسمین ہونگے اتنی مسلمان اوس کافر نے مارے ہونگے وہ خرمہرہ فی مسلمان مارنیکی
علامت ہی اور اسیطرح ایک پیٹی بطور کمربند کے باندہی جاتی ہے اور اوس مین ٹلی یا زنگولہ لگاتی ہین اور وہ بہی علامت
ہے فی ٹلی ایک مسلمان مارنیکی لڑائی پر جاتی ہوئے گاتی ہین اور اس جنگی گیت مین چیرہی ہی چیرہی ہی

مہارنج کے لفظ بہت آتے ہین اور جب دشمن سامنے ہوا تو سب **اشپاکک** یعنی ہنسی مارتے ہین اور ایک گانا گاتے
ہین جسمین یہہ کلمہ بہت آتے ہین **اوشروا اواوشروا** اسی وقت مین سب مخالفون کو قتل کرتے ہین الا کوئی
مسلمان بہی بچ کر کسی کافر کے سینہ پر بوسہ دینے کی موقع تک پہونچ جاوے تو محفوظ رہسکتا ہے الا اگر کوئی کافر
حسب رسم ملک خود لڑائی مین مغلوب ہو کر مسلمان کے سینہ پر بوسہ دے تو بہی قتل سے نہین بچتا انکی لڑائی لا ورنہ
ہی مگر استقلال کامل نہین رکہتے مسلمان کشی کی ترغیب کے واسطے بہت کچہہ رسمیات تحریر کیجاتی ہین جبتک مسلمان کو
کوئی جوان کافر نہ مار لیوے تو وہ کبہی باتین نہین کرسکتا سر سے برہنہ رہتا ہے اور تیوہارا ور شادی اور ضیافت مین اوسکو
پشت پیچہے ہاتہہ کر کے کہانا دیتے ہین اور اپنا سبز زین ناچ کے وقت سرپر نہین پہر سکتا جن کافرون نے مسلمانون کو قتل کیا ہے اپنی
دست اونکو اس فخر کے حصول کی مبارک دیتے ہین اور اوس وقت سے بعد اونکا حق ہے کہ ایک چہوٹی ٹوپی سرخ اونکے سر پر
رکہین اور نومی نانہہ کے ناچ پر ہر ایک مسلمان کش کافر ایک پگڑی باندہتا ہے جسکے بیچ ایک خوش شکل طایر کے پر رکہتے ہین اور
جتنے مسلمان جسنے مارے ہون اتنے پر رکہتا ہے اور اپنی کمر بند مین اوتنے ہی ٹلی لگاتا ہے اور اوسکی خنجر اپنی سر مین خرمہرہ وغیرہ کوندہا ہے
ورجنہون نے بہت مسلمان مارے ہون اونکے دروازے کے سامنے ایک بڑی بانس چوبی نصب کرنے ہین اور اوسمین چہید کرکے جتنے اوسنے مسلمان
شہید کیے ہون اوتنے میخ اوسمین لگاتے ہین اور اگر مسلمان کو زخمی کیا ہو تو ایک حلقہ بطور انگوٹہی اوسمین کہتے ہین جب لڑائی مین
اسیطرح کوئی مسلمان پکڑا جاوے تو اول اوسکو قید رکہتے ہین اور پہر ایک بڑی ضیافت کی تیاری کرکے اوس مسلمان قیدی کو
انتظام اور شادیانہ کے ساتہہ قتل کرتے ہین یا اپنی بڑی بت کے پاس لیجا کر بطور قربان شہید کردیتے ہین بعضے وقت مسلمانون سے صلح کرتے
ہین جتنا عجیب دستور اون کی لڑائی کا ہے وتنا ہی عجب دستور اونکی صلح کا ہے ایک بکری کو مار کر اوس کا دل
بہونتے ہین اور اوسکو آدہا خود دانت سے کاٹتے ہین اور دوسرا نصف مسلمان کو دیتے ہین اور دونو فریق پہر
دل کی جگہ کو دانت لگاتے ہین اور بعد اس رسم کے پہر صلح پختہ ہو جاتی ہے اگرچہ بباعث ہمیشہ لڑائی کے مسلمانون
کے ساتہہ اونکی سخت دشمنی ہے اور کافر لوگ سنگدل قوم ہے مگر اکثر اوقات مہربان اور بلا نقصان ہین اور خوش
مزاج آزاد مخلوق ہے مسلمانون پر بہی مہربانی کرتے ہین جب مہمانون کی طور پر رکہین +

تجارت

کافر لوگ سوداگری کی شوق نہین رکہتے بلکہ ایسی مخلوق ہے کہ باہر کے ملکون سے اونکو کچہہ واقفیت نہین ہے اپنی ہمسایہ

ممالک سے باجوڑ اور کونڑ اور کاشغار اور بدخشان کا نام جانتے ہین مگر اونکی ماہیت سے واقف نہین اپنی ملک سے
روغن زرد وغیرہ مادہ گاو اچہی بکری بربری اور کرک یعنی پشمک برجس سے کابل مین عمدہ پٹو بنتے ہین اپنی ملحقہ
علاقہ جات افغانستان مین بہیجتے ہین اور غلام اور کنیز کافری بہی فروخت کرنے واسطے آتے ہین اور افغانستان
شمالی مین کافرون کے ملک کا تحفہ بہی ہے گرچہ اپنی اولاد کو کافر مسلمان کے ہاتہہ نہین فروخت کرتے مگر احتیاج کے
حالت مین ہاری یعنی ادنی فرقہ سے آدمی بطور غلام بہیجتے ہین دوسری جگہ کافرستان سے چوری کرکے یا اپنی
مخالف کے قوم سے زوری پکڑکر بہی بہیجدالتے ہین کافری کنیز کا قدر بسبب حسن خداداد کے بہت ہے اوسکی قیمت کا انحصار
حسن اور جوانی پر ہے اس لحاظ کو خیال مین رکہکر ایک سو سے دو سو روپیہ تک فروخت ہوتی ہین مذکر غلام اس سے
بہت ارزان ہین مادہ طبعی انکا تربیت پذیر ہوتا ہے گرچہ اپنی ملک سے وحوش کی طرح آتے ہین مگر نوخیز آدمی تربیت
کے زور سے جلد عقلمند اور خوش اخلاق سلیقہ دار ہوجاتے ہین خصوص نوخیز کافری عورتین افغانستان مین جبکہ ہاتہہ
بطور غلام آتی ہین اپنی کدبانو سے زیادہ جوہر دکہاتی ہین باہر کے ملک سے کرباس جاوے تو کافرستان مین زیادہ
فایدہ ہے خصوص سرخ رنگ کا کرباس گویا اونکے آگے کمخواب ہے اور نمک کی خرید مین دوچند روغن زرد دیتے ہین اور
خرمہرہ وغیرہ اشیا بنجارہ کی وہان بہت خواہش ہے مگر باہر کا تجار بدون ذمہ واری کسی کافر معتبر کے بیخطر
اونکی ملک مین نہین جاسکتا ٭

فہرست بعض الفاظ زبان کافری مع ترجمہ اردو

لفظ کافری	ترجمہ اردو	لفظ کافری	ترجمہ اردو	لفظ کافری	ترجمہ اردو
ایمر	خدا	دا،	پہاڑ کوہ	گا،	بیل نگاو
آؤ	پانی آب	ڈرنگو	جائی قص لہو طرب	گڈا	گدہا خر
آسے	آگ آتش	ڈلؤ	آسمان	گل ملہ	دریا
اچیمہ	یخ	دنیا	دنیا	گلولہ	میدان دشت
ازہ	تالاب حوض	ڈوگم	اللہ خدا	گوا	گھوڑا اسپ
استرنی گا	مادہ گاو	دپرانہ	میوہ	ماس	چاند ماہ
اشمن	درخت	ڈامو	ہوا باد	مہنیارہ	بادل ابر
اشنے	تر	ڈپلا	پسر بیٹا	ناٹ	ناچ رقص
بورہ	بھائی برادر	ڈپلی	دختر بیٹی	واشس	برسنا بارش
پتال	زمین	زم	برف	والی	گوسفند
پتیسکا	چوپان	زوان	زمستان	وستمک	بہار بہج
پولک	بجلی برق	شنوسی	بہن خواہر	وشترو	بکری بز
تارہ	ستارہ	شونی	سورج آفتاب	وشونٹ	تابستان
تملے	گرم	سبہنی	شیر	ییرہ	سبز
ترکیاس	گرجنا رعد	شانٹ مونہر	تیر و کمان	یوز	سردی
تن	گاے	ششونپا	خزاں تیرماہ		
چپٹ ا	صحرا	اشون آ،	نہر		

تیسرا حصہ

تاریخ وحالات خاص ضلع بنون کے بیان مین

تمہید

واضح ہو کہ بنون شروع عملداری سرکاری ایک تحصیل متعلق ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کی چلا آتا تہا ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۱ع کو ضلع لیہ ٹوٹ کر بجای اوسکے بنون علیحدہ ضلع مقرر ہوا اور چار تحصیل اس ضلع کی متعلق کی گئین اول تحصیل بنون دوسری لکی مروت تیسری عیسی خیل چوتہی میانوالی اور چونکہ زمانہ ماضیہ مین بعہد عملداری افغانی وسکہان بہی ہر چہار پرگنہ بجای خود علیحدہ علیحدہ ضلع سمجہے جاتے تہے اور انکا آپسمین قبل از سلطنت انگریزی کچہہ اشتمال یا تعلق نہین رہا بلکہ ہر پرگنہ مین جدا جدا قوم بہ اوقات مختلف آکر قابض ملکیت ہوئی اور راہ رسم و رواج سکنہ کی ہر ایک پرگنہ مغایرت تام رکہتا ہے اسواسطے تاریخ خاص تمام ضلع کی ایک سلسلہ مین لکہنی سے مطلب فوت ہوتا تہا بدین نظر اس حصہ کے پانچ باب پر تکمیل کی گئی پہلے چار باب مین ہر چہار پرگنہ کی تاریخ خاص اور پرگنہ وار اقوام سکنہ کا شجرہ نسب و تاریخ اور کیفیت پرگنہ درج ہوئی پانچوین باب مین تاریخ عام اور وہ اذکار جو بطور کلیات کل ضلع کے متعلق تہی لکہی گئی الا

جغرافیہ

یعنی سطح زمین کا بیان اس موقع پر ابتداء مین کیا جاتا ہے - اس ضلع کے مغرب مین کوہ وزیری جو حدود سلطنت سے باہر ہے مشرق مین سرحد ضلع شاہ پور علاقہ تہہ ٹوانہ اور کچہہ ضلع جہلم تحصیل تلہ گنگ شمال مین مغربی حد سے لیکر کنارہ راست دریای سندہ تک علاقہ کوہ خٹکان متعلق ضلع کوہاٹ اور کنارہ چپ دریای مذکور سے کچہہ حد علاقہ مکہڈ ضلع راولپنڈی سے ملتی ہے جنوب مین ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کے حد واقع ہے طول مین مغرب اوس موقع سے لیکر جہان رود کرم پہاڑ سے میدان پر نکلتا ہے مشرق مین حد ضلع شاہ پور تک ۹۰ میل اور اوسط عرض شمالاً و جنوباً کچہہ اوپر ۴۴ میل کل سطح اسکی تین ہزار چہ سو گیارہ میل مربع ہے بموجب انسان شماری سنہ ۱۸۸۱ع جملہ دو لاکہہ چہتیس ہزار دو سو اٹہاون آدمی بستی ہین جسکی حساب سے فی میل ۶۵ آدمی کی آبادی پڑتی ہے اس ضلع کا بڑا حصہ جسمین تین پرگنہ بنون خاص لکی مروت عیسی خیل واقع ہین دریای سندہ سے مغرب کو پہاڑون سے گہرا ہوا ہے بخصوص درہ تنگ سے جو عیسی خیل اور

لکی مروت کی حد پر رود کورم شامل تاج عام کے نزدیک ہی اور اس جگہ سلسلۂ کوہ خٹکان و کوہ شیخ بدین کی ملحق ہوتا ہی بنون اور مروت کا پرگنہ پہاڑون کی حلقہ مین بطور دون اونچی جگہ سی بدور میدان معلوم ہوتا ہی دوسرا چھوٹا حصہ دریای سندسی جانب مشرق واقع ہی قبل از ماہ جنوری ۱۸۶۱ء متعلق ضلع لیہ تھا جب وہ ضلع شکست ہوا تو تحصیل میانوالی شامل ضلع بنون کی گئی اس پرگنہ کی حصہ جنوب و مشرق مین تھل اور شمال مین سلسلہ کوہ سکیسر ہی اور تمام ناہموار زمین مغرب مین دریای سند ہی گرچہ بنون کی ضلع کا بڑا حصہ پہاڑون سے روکا ہوا ہی مگر کل آبادی اور مزروعہ رقبہ اوسکا سوای علاقہ بہنگی خیلان میدان پر واقع ہی سب سی اول قسم کی زرعی اراضی پرگنہ بنون مین ہے جسمین سیرابی رود کورم کے سبب سی اعلی قسم کے پیداوار حاصل ہوسکتی ہی لکی مروت کی شرقی اور جنوبی حصہ مین اور بنون کی پرگنہ مین تھل وزیران اور احمدزئی کی ریگستانی زمین ناہموار ہی جسمین زراعت گندم و نخود اول قسم کے افراط سی پیدا ہوتی ہی اس ریگ کی تاثیر بموسم گرما تابش آفتاب مین گرم اور شب کو ہوا خنک ایسی سردی چلتی ہے جو سخت زمین والونکو کم نصیب ہوگی پرگنہ عیسی خیل دریای سند کے کنارہ راست پر واقع ہی شرق مین دریای مذکور مغرب و شمال مین سلسلہ کوہ خٹکان و کوہ میدان جنوب مین علاقہ پنیالہ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان شکل اس پرگنہ کی بسبب کم عریض اور زیادہ طویل اور خم دار ہونیکی جنوبا شمالا طول مین بطور کمان کے معلوم ہوتی ہے اوس کمان کی گوشہ شمالی سے ساتھ کالاباغ کی اور تمام علاقہ بہنگی خیلان ترکش کے بطور فالتو لٹکایا گیا ہے زمین قابل زراعت اس ضلع کی سوای تھل پرگنہ بنون و مروت اور تھل علاقہ میانوالی جو بدون بارش کے ہمیشہ زراعت نہین دیتی قریب کل کی آباد ہے ✣

صدر مقام

اس ضلع کا گوشہ مغربی مین کوہستان وزیری غیر حد سی بفاصلہ پانچ میل واقع ہی اور بسبب سرحد غیر ملحق ہونیکی بنظر انتظام ملک داری کی یہ موقع صدر کے لئے اچھا ہی رود کورم چھاونی سی تھوڑی فاصلہ پر شمال مین بہتا ہے اور نالہ کچکوٹ بطرف مغرب تخمیناً ایک میل جنوب رو جاری ہی صدر بنون سی تخمیناً ۱۲ میل کے فاصلہ پر حد سلطنت سی باہر جانب جنوب مغرب کو جھکتا ہوا پوست جانی خیل سے اوپر کوہ گبر سمندر سی ۸۷۶۳ فٹ اونچا پہاڑ جسپر موسم زمستان مین برف بھی پڑتی ہی دکھلائی دیتا ہے گبر بزبان پشتو قبر کو کہتی ہین اس کا نام گبر اسواسطے ہی کہ بصورت قبر ماہی پشت ہو کر بیچ سے اونچا اور بمشرقی مائل جنوب و مغربی و شمالی جانب سی بطور سلامی قبر کے نیچا ہوتا گیا ہی اس پہاڑ کی حصہ شرقی پر قوم [illegible]

اور غلہ ہی پرستہ پہاڑی خیل مسعود وزیری قابض ہین بنون کی شمال مائل مشرق کوہ **کافرکوٹ** سطح سمندر سے ۷۲۲۴ فٹ اونچا دور سے بصورت قلعہ دکہلای دیتا ہے

آب وہوا

صدر مقام ضلع کی قابل تعریف نہین ہے بسبب نشیب اور تین جانب بطور حلقہ پہاڑ کے روک ہونیسے ہوا کی آمد خاطرخواہ نہین موسم گرما باوجود سرسبزی وسایہ دار علاقہ ہونیکی قات ہوا کے باعث سے گرمی شدت سے پڑتی ہے یہانتک کہ مقیاس الموسم یعنی تہرما میٹر مین بارہ قریب سو درجہ کے پہونچ جاتا ہے مگر صبح وشام کی ہواخوری باغ کے سرسبز اور شاداب علاقہ کے سبب سے فرحت افزا ہی خصوصاً موسم بہار مین سبز شگوفونکا بہ شوق بیناکاری باغ نظر آتا ہے زمستان مین سردی گرمی تابستان سے بہی سبقت لیجاتی ہے پانی کورم کا زمستان مین صاف اور برسات کے موسم مین اکثر سیلابون کے آنیسے میلا رہتا ہے تاثیر اس پانی کی ہاضمہ کے مخالف بتلاتے ہین اور جو ویالون کی راستے کہیتونسے ہوکر شہر کو آتا ہے اسکی ناقصی مین تو شک نہین ہے اسے پانی کی تاثیر سے آدمی اس علاقہ کے اکثر زرد رنگ اور کم خون معلوم ہوتے ہین وضع ممہ خیل سے نیچے جاکے بسبب ہاجز نالہ نمکین موسوم **کاشو** اس کورم کا پانی ایسا خراب اور شور ہوگیا ہے کہ استعمال اسکا مضر انسان ہے رود **توچی** کا پانی جسکو علاقہ مروتین رود **گمیلہ** کہتے ہین واسطے تندرستی وصحت انسان بہت مفید ہی اوس نالہ کے پانی پینیوالے سرخ رنگ مضبوط قوی ہیکل ہوتے ہین اس ضلع کے حد جنوبی مین صدر مقام سے **۴۵** میل گوشہ جنوب ومشرق کوہ **شیخ بدین** خواہ **غونڈ** جو سطح سمندر سے **٣٠٤٣** فٹ اونچا ہے بموسم گرما انگریزون کے ملجا ہوتی ہے یہ پہاڑ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان اور بنون کے وسط مین **دَرّہ پنیزو** سے مشرق واقع ہے گرچہ بسبب قلت پانی اور کمی درختان نہایت بے رونق خشک ہے مگر بباعث اونچا ہونیکے سرد رہتا ہے اور اکثر ہوا جنوبی سخت ورشور کی چلتی ہے کہ ناواقف لوگ اسکی شدت سے اونچی جگہ ہواخوری کی برداشت طبیعت نہین کرسکتی مگر تاہم گرمی کی سختی سے محفوظ رہنیکے واسطے اکثر صاحبان انگریز خصوصاً مقیم والی ہر سہ اضلاع قسمت ڈیرہ جات سے دو ان ماہ جون سے ماہ ستمبر تک جمع رہتی ہین سوا اسکے باقی پہاڑ متعلقہ ضلع ہذا بی رونق اور گرم ہین مگر ملحق الحدود اس ضلع کے کوہ خٹکان کی وہ شاخ جو پرگنہ عیسی خیل سے مغرب کو واقع ہے اور اسکے سرپر **میدان** نام جگہ سمندر سے **۳۴۵۶** فٹ بلند خوش ہوا اور صحت افزا ہے اور نیز پرگنہ میانوالی سے بگوشہ مشرق وشمال کوہ **سکیسر** ایک عمدہ اونچا پہاڑ ہے نزد اس لائق ہے کہ وہان کچہ آبادی کیجاوے ٭

معدنیات مین سے

بمقام کالاباغ کان نمک لاہوری دریای سند کے بازو راست والے پہاڑ مین واقع ہے جسکی منڈی فروخت بمقام ماڑی کنارہ چپ یا ماڑی انڈس

پڑتا ہی اور بہت افراط سی نمک حاصل ہوتا ہی کالا باغ کی متصل ایک سیاہ رنگ کی مٹی سی پھٹکری بنتی ہے اور تحصیل عیسیٰ خیل علاقہ مین شورہ بھی ہوتا ہی کالا باغ سی جانب جنوب و مغرب سلسلہ کوہ کے اندر کان کوئلہ چند جگہ ملی ہی جو اگن بوٹ اور ریلوی کی کار آمد چیز ہے علاوہ انکی تا ہنوز کسی مفید عام قسم کی معدن نہین معلوم ہوئی مگر کوئلہ معدن بھی کم ہین +

ندی اور نالہ

اس ضلع کی حصہ شرقی مین مابین حد تحصیل میانوالی و عیسیٰ خیل کے دریای سندھ اٹک سی شمال سی جنوب کو بہتا ہی اس دریا کا منبع ملک تبت کی کوہستان ہین اور یہہ ہی دریا ہندوستان اور افغانستان کی حد فاصل ہی جب اس ضلع کی حد شمالی علاقہ کو ہی سے قصبہ کالا باغ تک پہنچی جنوب کو مین میل تک گھٹتا ہی ... کی سب میدان اور فراخ موقع ... کا پاٹ بہت چوڑا ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ ... عیسیٰ خیل جو کنارہ مغربی پر ... قصبہ میانوالی جو شرقی ساحل پر ہی بفاصلہ ۱۲ میل کے ... موسم مین پہیلاؤ بہت ہوتا ہی موسم گرما پانی دریا کا اتنا ہو پہنچتا ہی اور اس فراخ موقع پر دریا چند نالہ ہو کر بہتا ہے کہ وسکی بہی دار کسی نہ کسی طرف جمع ہوتی ہی اور ان نالون کی بیچ مین بطور جزیرہ خورد کئی قطعات زمین مزروعہ و غیر مزروعہ اکثر واقع ہین موسم طغیانی دریا کی بعد سیلاب کسی جگہ کسی جانب تھوڑا سا معلوم ہوتا ہے یہہ منفرق نالی قصبہ عیسیٰ خیل سی ۲ میل نیچی جا کر بسبب مغربی جانب پہاڑ تا بانکی باہم شامل ہوجاتی ہین جب طے کرتے ہوئی متفرق ہو کر بہتا ہی اور طغیانی کے وقت اکثر اضلاع میل وال ... سی فایدہ اور بعضی جگہ زیادہ نقصان پہونچاتا ہی +

رود کورم

ایک پہاڑی نالہ کوہ سفید کی جنوبی حصہ ... انکی نوب اور مقام پیوار کی متصل ... کوہ خوری کی سکونت علاقہ کورم کو جسکی وجہ تسمیہ یہہ ہی نالہ ہی سیراب کرتا ہوا ... اور وزیران درویش خیل کی پہاڑی ملک سی جنوب مائل بمشرق بہتا ہوا علاقہ بنوں ... مغربی سرحد ... نکلکر میدان مین سیدھا مشرق ذرہ مائل جنوب جاری ہی اور اکثر پرگنہ بنوں اور جزو علاقہ مروت و عیسیٰ خیل کو سیراب کرتا ہوا دریای سندھ مین قصبہ عیسیٰ خیل سی بفاصلہ ۵ میل کوشہ مشرق و جنوب جا کر داخل ہوتا ہی یہہ نالہ اس ضلع خصوص پرگنہ بنوں کی زرخیزی کی واسطی نہایت اکسیر کا حکم رکھتا ہی رود کورم مین اندر کوہ مقام زرزوم کے نزدیک ایک دوسرا نالہ موسوم کیتی شامل ہو کر پانی کو افزود کرتا ہے اس نالہ کا سر کوہ جدران مین واقع ہے جہاں اسکو شمل لکھتی ہین اور ملک خوست سی ہو کر آتا ہے +

دوسرا توچی

نالہ توچی جو کہ خروٹی علاقہ اور گومل اور کوہ بہمل سے نکلکر نواح مرغہ اور علاقہ وڑور سے اگر ملک بنون کی مغربی سرحد
سے بہ مشرق ... پہاڑ موسوم ... سنگیہ توچی سے باہر نکلکر داخل حدود پرگنہ وضلع بنون ہوتا ہے اس نالہ سے صرف پتہ مارکوٹی و نورڑ اور
قوم کبتاخیل و زیدان کی اراضیات سیراب ہوتی ہیں اور بند ہمل سے زمین لنڈیداک کو بھی پانی لگتا ہے اوس سے نیچے سیرابی
زمین کے کام نہیں آتا مگر علاقہ مروت میں جہاں نالہ کا نام گمیلہ مشہور ہے مخلوق کے زیر مین اکثر مستعمل ہے اور قصبہ لکی مروت
سے دس میل مشرق پر رود گورم سے شامل ہوجاتا ہے سوائے اسکے گرچہ علاقہ مروت کے مغربی حصہ مین کس تنگہ اور علاقہ
بنون مین مابین رود گورم و توچی کس باران جو کوہ شیر آلہ سے آتا ہے و دیگر چند خشک کس واقع ہین مگر بسبب نہ
پہونچانے فائدہ سیرابی اونکا ذکر لا حاصل ہے ٭

○

باب اول

حال قوم بنوچی و پرگنہ بنون

ذکر سمیت و ولدیت شیتک و جا سکونت اولین

جد اعلی قوم بنوچی کا مسمی **شاہ فرید** معروف شیتک بیٹا **ککی** پوتا **کرران** کا ہے ذکر اصلیت و قومیت کرران کا اس کتاب کے دوسرے حصہ کے چوتہی باب مین کیا گیا ہے اور اصلی اس قوم کا کوہ شوال شاخ کوہ سلیمان ہے جہان اب بہی ککی ملیہ ایک موقعہ کا نام مشہور ہے اوس جگہ ککی کے گہر تیسری زوجہ سے یہہ شخص پیدا ہوا والدہ اسکی بوقت تولد مرگئی باپ نے نام اوس کا شاہ فرید رکہا چہوٹی عمر مین بسبب ناموافقت شیر دیگر عورات بہت بیمار ہوا تب اوسکو بفہمائش حکما شیر خر پلایا گیا جس سبب سے شیر تک کے نام پر معروف ہوکر کثرت استعمال و اختصار زبان پشتو شیتک مشہور ہے بعد سن بلوغ شیتک پہلی زوجہ سے جسکا نام مسمات بانو بیان کرتے ہین دو فرزند مسمیان کیوی و سوزانی پیدا ہوے جنکی نسل کو بسبب آیہ والدہ مجمعاً بانوزی اور عوام پشتون بنوچی کہتے ہین جو بسبب اختلاف زبان ہندی بنوچی مشہور ہین

وجہ تسمیہ بنون

غالباً اس ملک کا باسم بنون وہی عورت ہے اور اوسکی اولاد معروف بنون زی کی آباد ہونیسے اس علاقہ نے بلفظ بنون تسمیہ پایا کیونکہ قبل از آبادی قوم بنوزی یہہ ملک نامزد بنون نہین تہا بلکہ جب یہہ قوم اس ملک مین آئی تو اس علاقہ کو ڈہند بمعنی نشیب بولتی تہی گو بعض سن رسیدہ آدمیونکی یہہ روایت ہے کہ کسی ہندو راجہ مسمی ستمرام قبل از ظہور اسلام سکنہ ملک ہذا کی دختر مسماۃ بانو جسکو باپ نے مسمی وتہنی نام بت پرست پہلوان کے ساتھہ بیاہ دیا اور اوس عورت نے اس حقارت کے سبب سے بد دعا کی جسکی پذیرائی سے بظہور قہر الہی بارش سنگ ژالہ یہہ ملک اور اوسکے سکنا تباہ ہوگئے اوس واردات کے سبب سے اوس راجہ کی دختر کے نام سے یہہ ملک نامزد بہ بنون ہوا الا چند دلایل سے آخر الذکر روایت ضعیف معلوم ہوتی ہے **شیتک** مذکور کی دو منکوحہ اور بہی تہین جنمین سے ایک کے شکم مسمی **دوڑ** پیدا ہوا جسکی نسل کا ذکر دوسرے حصہ کے چہلم باب مین کیا گیا اور تیسری زوجہ سے مسمیان جیلم و مہویہ ہوے جنکی اولاد بہت کم ہے ✢

مختصر حال قابضان سابق

واضح ہو کہ زمانہ ماضیہ کی حالات سے اس ملک کی سکونت اہل ہنود اور گریک یعنی یونانیون کے صداقت کہنڈرات کہنہ و سکہ نامروجہ اوس وقت سے جو کہ اسجا کہنڈرات دیکھنے مین بخوبی ثابت ہوتی ہے مین زرخیز خوچند جگہہ پرانی کہنڈرات جنمین سے جنون کی بنیاد بطور قلعہ اور حویلی اور شہر و دیہات کی طرح معلوم ہوتی ہے دیکھنے مین خصوص ایک پرانی عمارت کے نشان تودہ خاک موسوم **آکرا** متصل موضع گگی و ہیر بستہ کے پایا جاتے ہین اطراف جسکی عمارات قدیمہ کی علامت دیکھی جاتی ہین موجود ہین اور اس آکرا سے جو سکہ جات کہنہ برآمد نکلتی ہی اوس سے سلطنت اہل گریک و حکومت **ہنود** جنکی مضروبہ وہ سکہ ہین ثابت ہی ایسی تحقیق ہوا ہی کہ تا سلطنت **سبکتگین** و شروع عملداری **سلطان محمود غزنوی** تک اس علاقہ مین ایک قوم موسوم **بُدھنی** جنکا عقیدہ مذہبی مثل ہنود تہا آباد تہی اور چونکہ سلطان محمود کا بوقت حملہ جات ہند کئی دفعہ اس راستہ گذر ہوتا تہا بسبب مخالفت مذہب اوس قوم اور نیز سکونت [illegible] اُنکی دارالریاست **شہر ستراُم** موسوم حال **آکرا** تہا لڑائی کر کے غالب آیا چنانچہ **آکرا** کے پاس قبر شہیدان اسلامیہ موجود ہین جنکی نسبت بیان کرتے ہین کہ اوس لڑائی مین کام آئی تہی سلطان محمود کی متعصب سپاہ نے اوس قوم پر اس قدر زیادہ تباہیان کرین کہ جو تباہی سے قلیل بچ رہی وہ ملک چہوڑ گئی مشہور ہی کہ اوسکے بعد بہت عرصہ تک یہہ ملک ویران رہا اور جنگل بن گیا تا وقتیکہ سلطان شہاب الدین غوری کی عہد مین قوم منی و منگل پہاڑ سے اوتر کر اس علاقہ مین آباد ہوئی گرچہ بسبب قلت تعداد قوم اونسے سارا علاقہ آباد نہو سکا تاہم [illegible] دریا سے نہرین کاٹ کر کچہہ صورت آبادی کی کر لی اور باقی غیر آباد ملک کو اپنی مویشی کی چراگاہ رکہی +

حال تسلط اولاد بنوچی

قوم **منی و منگل** کی سکونت کو اس ملک مین ایک سو پچاس برس کا عرصہ بہی نہین گذرا پایا تہا کہ اونکی آپسمین بے اتفاقی ہوئی اور اوسی عہد مین اونکا پیر **شیخ شاہ محمد روحانی** [illegible] یعنی [illegible] جو اونکو دیتے تہے وہ بند کر دیا تب اوس پیر زادہ [illegible] نسل کنیوی [illegible] اپنی فرزند **شاہ بکیبن** صاحب کو اوس ملک مین بہیجکر اجازت دی کہ قوم منی و منگل کو خارج کر کے اس علاقہ کو جو اوس وقت موسوم **بنڈہنڈ** تہا اپنی قبضہ مین کر لو اور چونکہ اولاد [illegible] قوم وزیر کے غلبہ سے تنگ تہی اس بات کو غنیمت سمجھکر فوراً کوچ [illegible] روانہ ہوئی اور اول آکر **وادی توچی** سے جانب جنوب دامن کوہ **آلبر** سے شمال ورغز مین قیام پذیر ہوئی کہ اب بہی **ورغز** [illegible] **گہونڈی میلہ** ایک موقع کا نام ہی اوس جگہ سے بصلاح اپنی پیر زادہ کے نو زمیان زمین [illegible] ایک کو پر ثابت رکہا اور ایک کو نصف پر [illegible] اور تیسرے کو بالکل سب بال [illegible] ادہر

سنہ کبوتران کو اپنے وکیل کے ہاتھہ قوم ہنی و منگل کی گروہ مین بھیجا یہہ پیغام دیا کہ تم مین سے جو لوگ اب اس علاقہ کو خالی کرکے چلے جاوین تو وہ مثل اس کبوتر پردار کے جیسا یہہ تمہارے سامنے اوڑجاویگا اپنا مال جایداد لیکر چلا جاوے کوئی مزاحم نہوگا اور جو لوگ بعد توقف جاوینگے وہ بطور اس کبوتر نیم پر کے نقصان جان و مال اوٹھا کر پشیمان ہونگے اور جو نہین جاوینگے تو اونکو ہم بحرکت اپنی پیر کے مثل کبوتر بے پر چہوڑ دینگے یہ بی زر کردینگے یہہ حال کبوتران دیکھکر اور پیغام سنکر آپس مین اونہون نے مشورت کری کہ اگر انسے لڑین تو بہی امید کامیابی نہین ہے اونکا اپنی ہی اتفاقی اور پیر کے دباو نے زیادہ دل پر داغ دیا اور بزدلون نے بہی اونکی رعیت کو بہیڑ بال مویشی کو پامال کرانے اور ہر طرح کی تکلیف دینی مین سرگرم ہوئی اور چند نا بخبیف ستانے مین تنگ ہوئے نہ آخر قوم ہنی و منگل کو مجبوراً ملک چہوڑ دینا پڑا قوم ہنی کچہہ ہندوستان کی طرف جانے اور کچہہ قوم منگل کے وہ منفیہ سے جنوب جانب جا آباد ہوئے اوس جگہہ سے اولاً شیتاک بنون نے اس علاقہ مین ابتدا آکے ہانسے گرچہ واسطے حصول قبضہ ملک ہذا کوئی تاریخ معین معلوم نہین ہے مگر چونکہ قبضہ اس قوم کا بوقت حیات شاہ محمد روحانی جو ہمعصر اور مرید شاہ رکن عالم تہے ہوا ہے اور شاہ رکن عالم اٹہاسی برس عمر پاکر سنہ ہفتصد پنج ہجری مین فوت ہوئے جسکو پانسو چہتر برس ہوئے تو تقریباً پانچسو برس سے قبضہ اس قوم کا خیال کیا جاتا ہے اور اس امر کی تائید اور دلایل سے بہی ہوتی ہے +

تقسیم ملک باہم قوم بنوچی

بعد اخراج نسل ہنی و منگل کے اس قوم نے بہمایش اپنی پیر کے ملک بنون کو اسطرح آپسمین تقسیم کیا مسمی میری پسر کلان کیوی کی اولاد کو جنوبی حصہ موسوم حال علاقہ میری موضع گگی کے مشرقی حدتک جو اوس وقت زیادہ تر آباد اور عمدہ تہا دیا گیا اور مسمی سمی فرزند دویم کیوی کو وسطی زمین نار تک اور اولاد سورانی کو رود کورم سے شمال تہل و باٹ تک حصہ ملا سورانی کا علاقہ اوس وقت ناقص اور اکثر دریا برد ہونی سے بیابان و جنگل تہا مگر اب سب سے کامل اور اول قسم کی زمین ہے سورانی کی بیٹی خوزک نے ہنجل یا سوکڑ کی دختر سے شادی کری تہی کورم سے جانب جنوب جہان اب تپہ داود شاہ و امنڈی و ممش خیل ہے اوس دختر کی والد کے ملکیہ ملک کا حصہ تہا خوزک نے اپنی خسر سے درخواست کری کہ گاو کے چمڑہ کے برابر ہمکو سر دریعنی جہیز زمین موجب اوسکے دینی کا عہد کرلیا تب چرم گاو کا باریک تسمہ نکالکر اوس سا بی زمین کو گہیر لیا جو اب خوزک کی نسل کے قبضہ مین ہے فی زمانہ اوس پورانی تقسیم کے حلقہ جات جس نام کے پتہ لگے کلان مین اونکو ذیل مین لکہا جاتا ہے

جنوب

حصہ اولاد میری

ہر دو ٹپہ بارکزی، ٹپہ لورر، ٹپہ ممہ خیل، ہر دو ٹپہ گگی و بہر جہہ

وسط

حصہ اولاد سمی

ہر دو ٹپہ تہی، ٹپہ منڈان، ٹپہ عیسکی و مناطمہ خیل

شمال و مغرب

اصلی حصہ اولاد سورانی

ٹپہ مندا خیل المعروف ٹپہ بازید، ٹپہ الادین المعروف ٹپہ دہر خیل

ٹپہ ہوئی المعروف ٹپہ حسنی، ٹپہ دولا خیل المعروف ٹپہ خلت

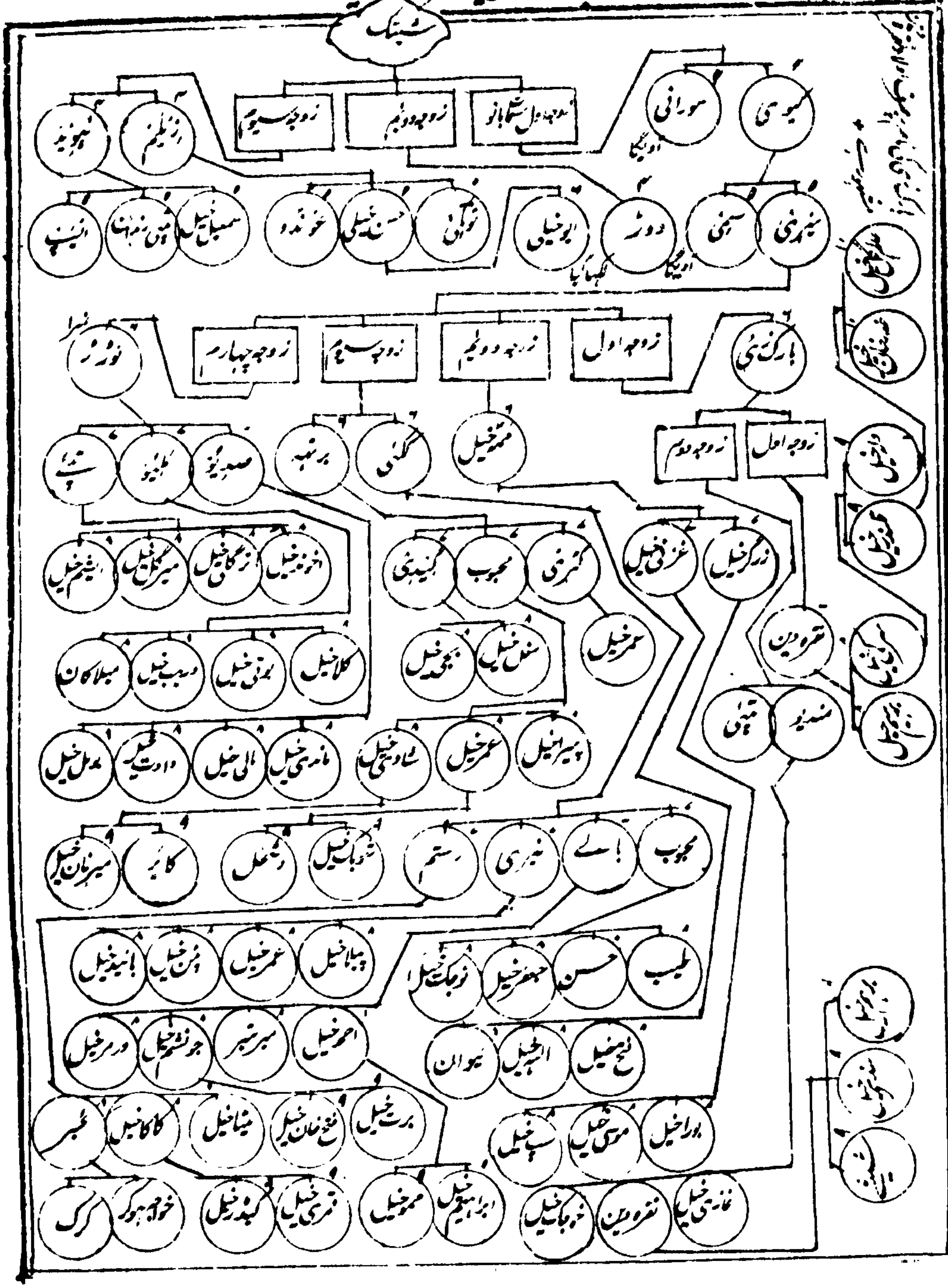
جو جہیز میں ملا

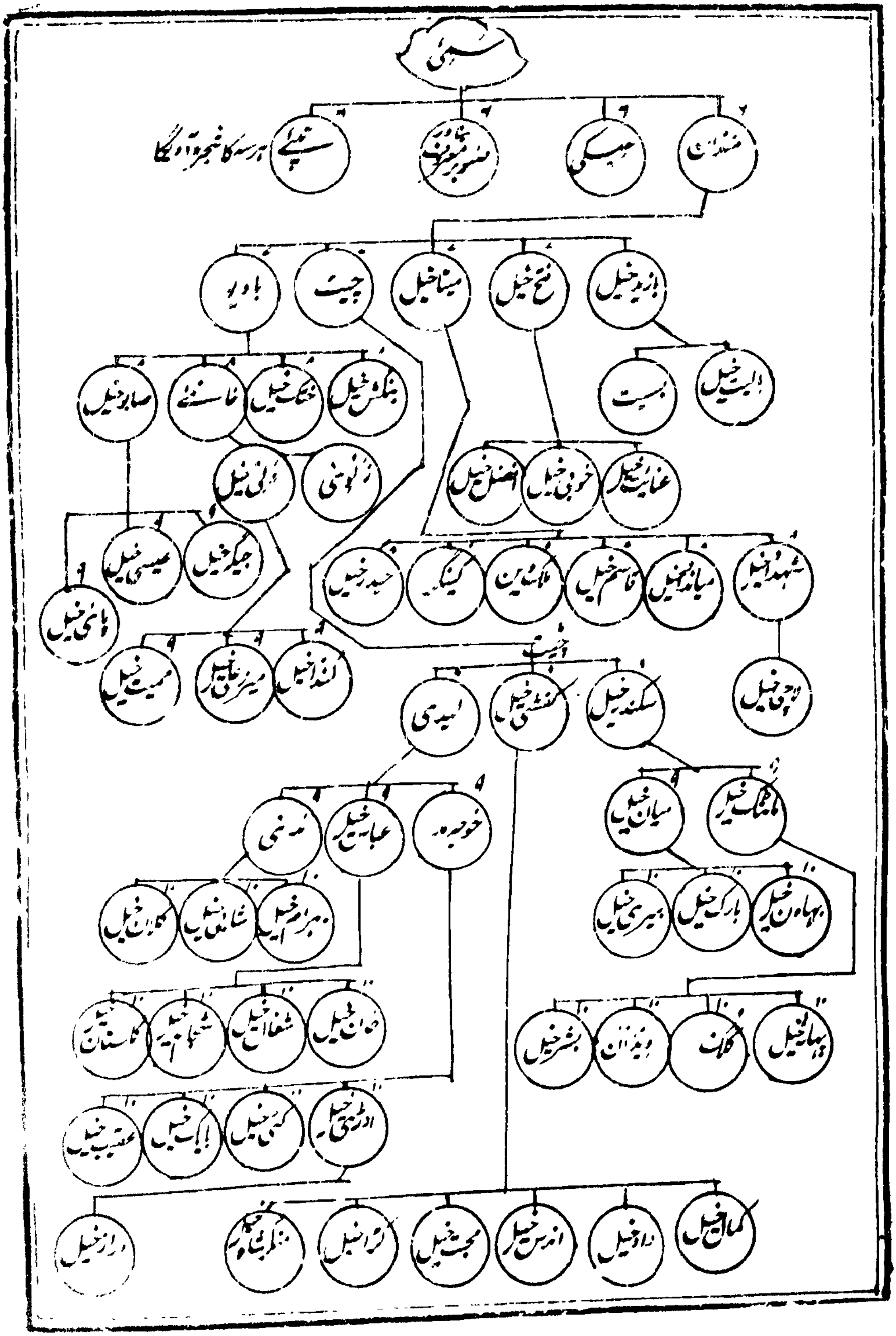
ٹپہ زاود شاہ، ٹپہ ممش خیل و ٹپہ مندی

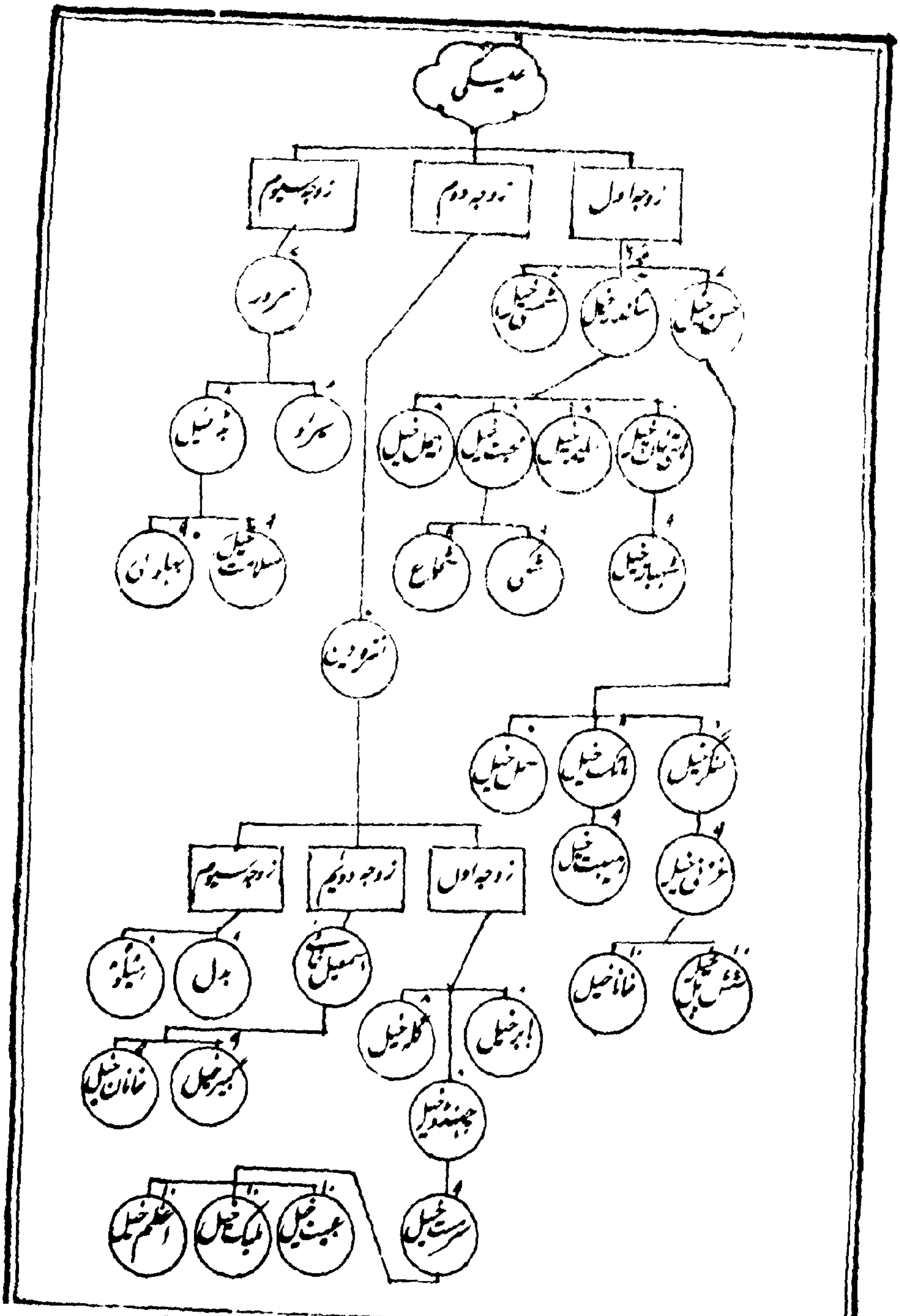
اسماء ٹپہ کی قوم مشہور کے نام پر رکھی گئی ہیں شجرہ نسب دیکھنے سے پتہ ملیگا ٭

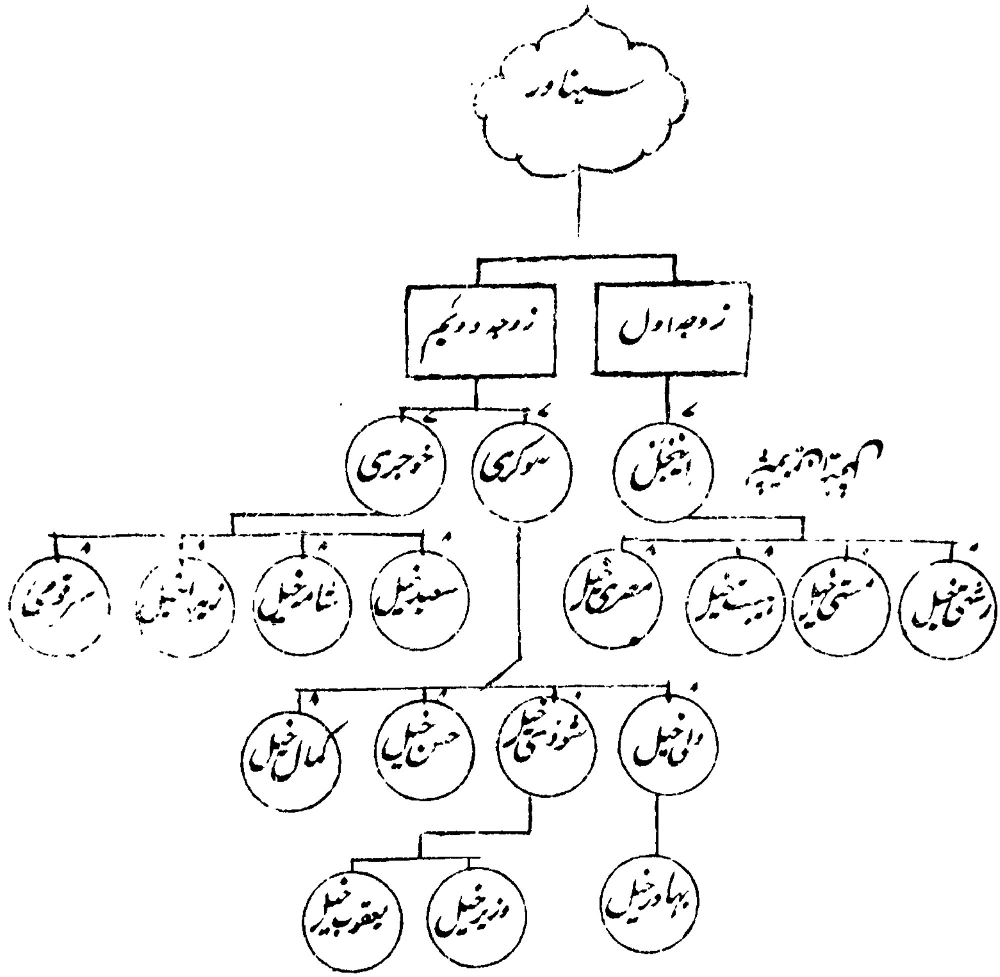
○

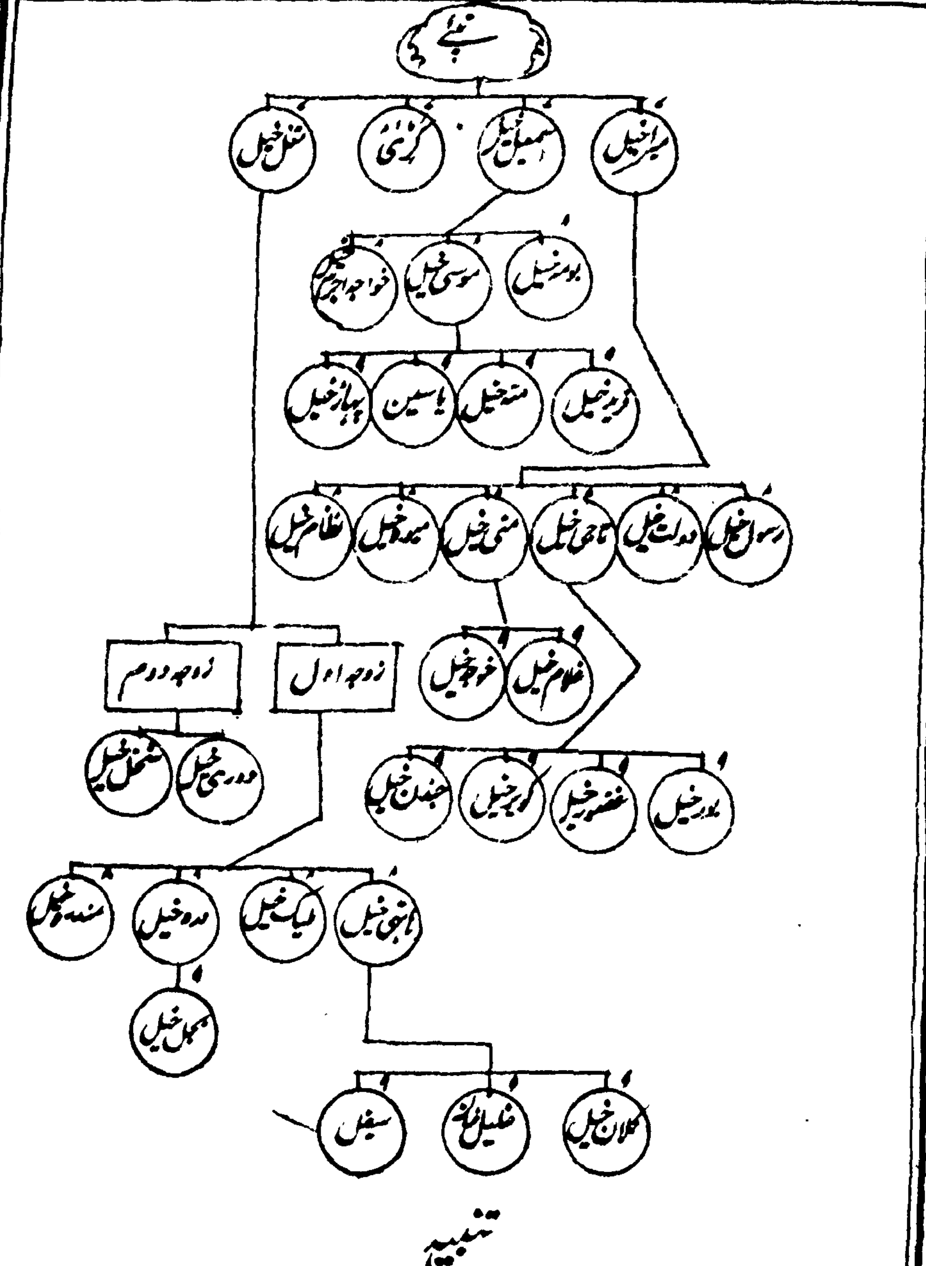
نسب نامه شاه فرید معروف شتیک




ہر سہ کا شجرہ آویگا
بازید خیل
فتح خیل
میناخیل
البت خیل
بسیت
صابر خیل
عیسی خیل
کمال خیل
داؤ خیل
محبت خیل
راز خیل

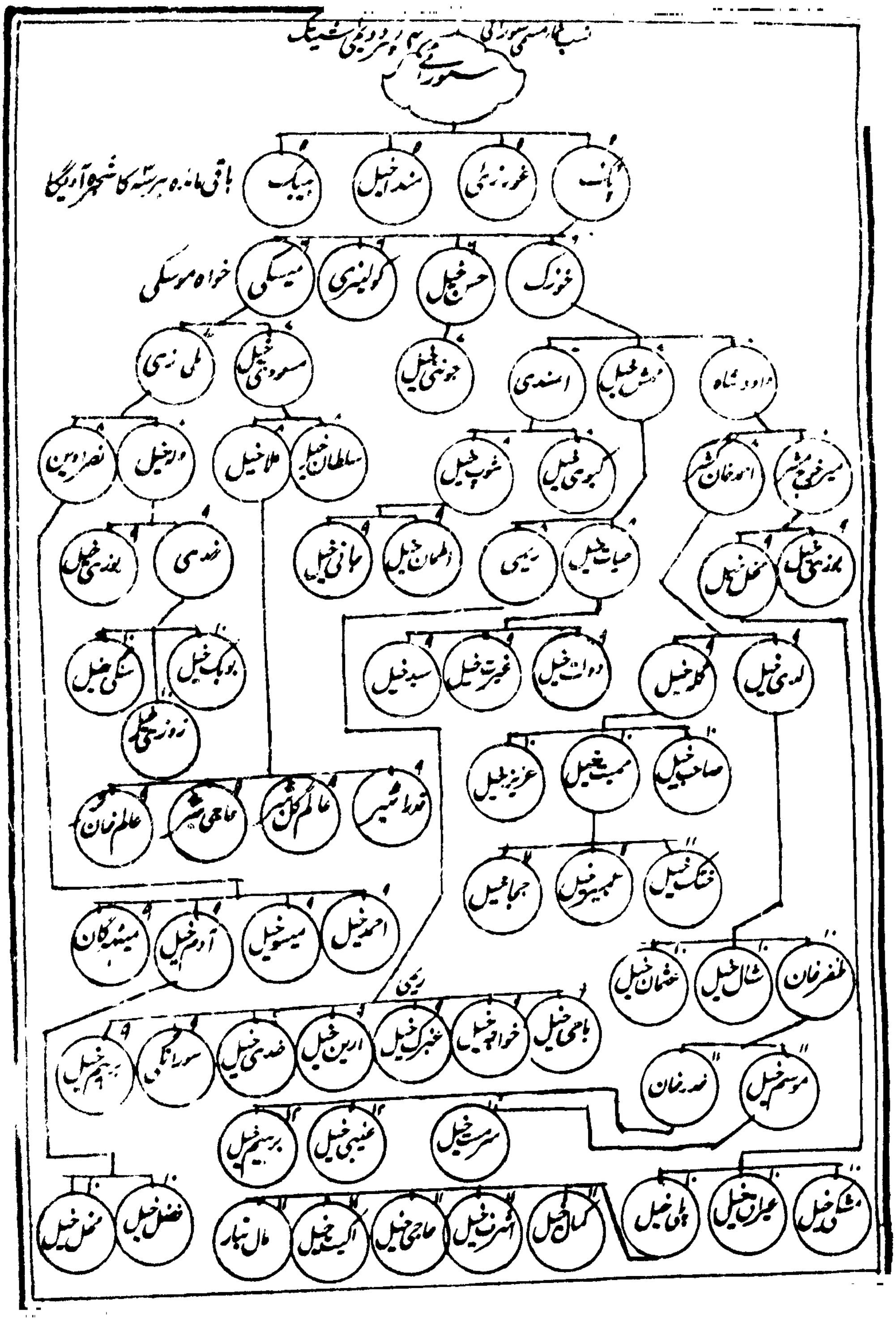

عیسی
زوجه اول
زوجه دوم
زوجه سیوم
حسن خیل
محبت خیل
سنگر خیل
زوجه اول
زوجه دویم
زوجه سیوم
اسمعیل
ابر خیل
کلا خیل
ناناخیل
کبیر خیل
نانان خیل
عجب خیل
اعظم خیل

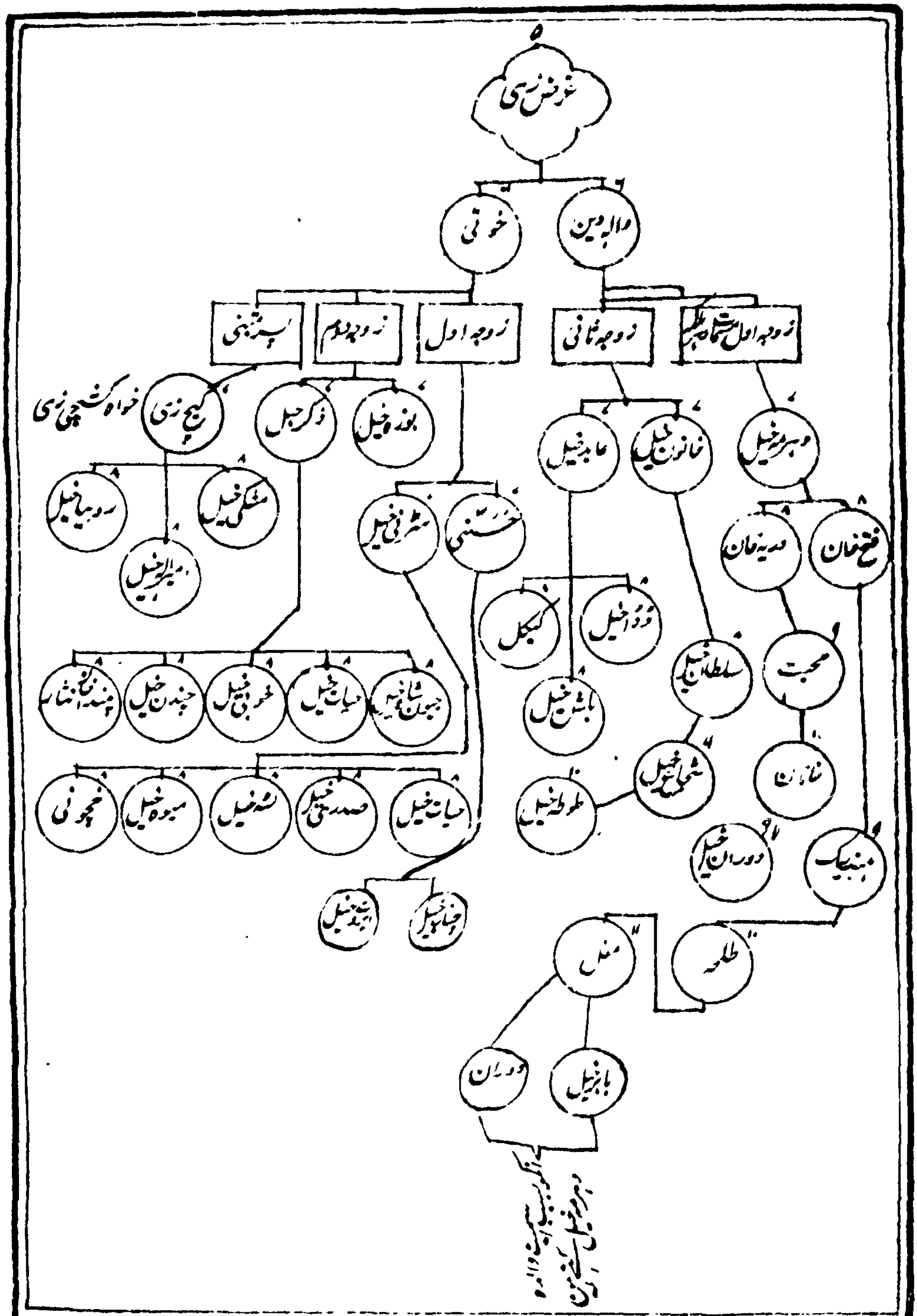

سیناور
زوجه اول
زوجه دویم
سوکری
خوجری
سعید خیل
شامز خیل
حسن خیل
کمال خیل
بهادر خیل
وزیر خیل
یعقوب خیل

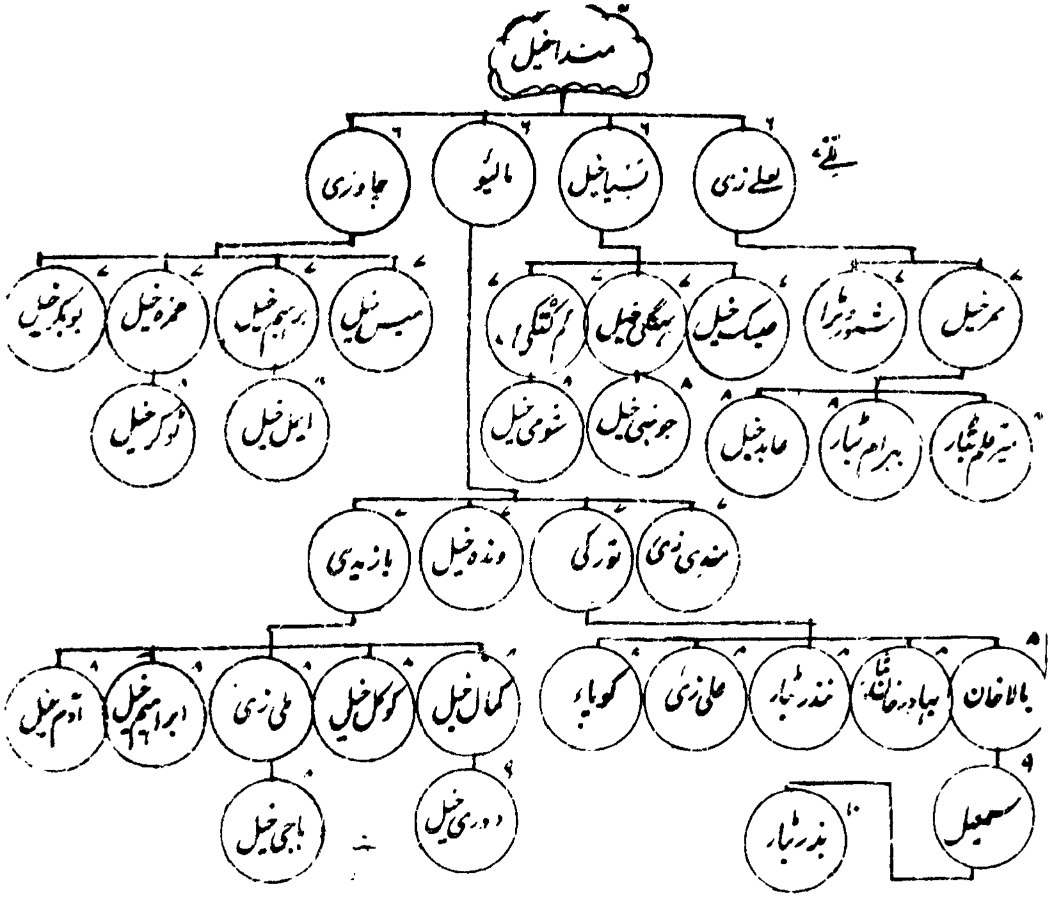


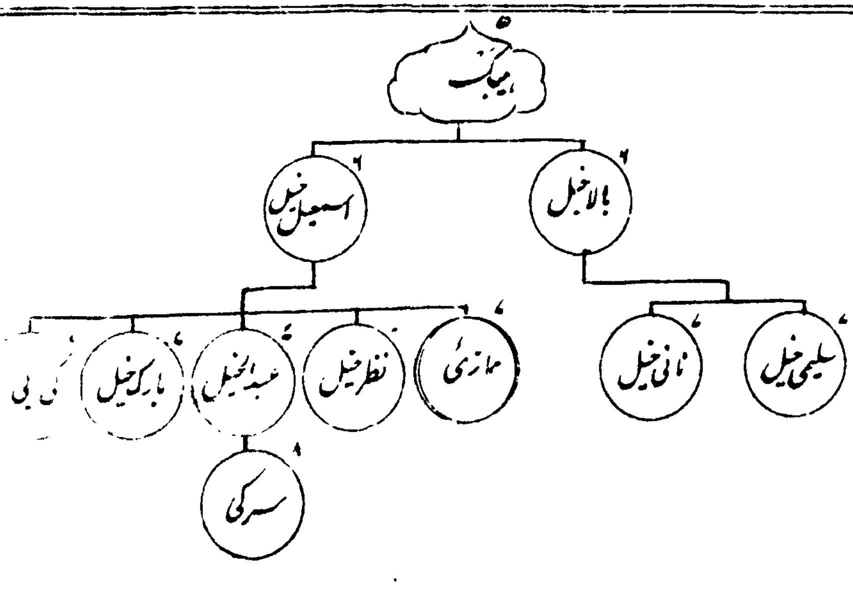
تنبیہ

واضح ہو کہ باصطلاح زبان پشتو تمبے اوس حالت مین کہتے ہین کہ جب چند قومین نفع نقصان مین ایک جگہ شامل ہو کر تمبے کہلاتے ہین


سوڑی
سند خیل
باقی ماندہ ہر ستہ کا شجرہ آ رہا ہے
حسن خیل
میسکی
خواہ موسکی
ملاخیل
سلطان خیل
المان خیل
سید خیل
دولت خیل
کلاخیل
صاحب خیل
عزیز خیل
احمد خیل
میسو خیل
آدم خیل
عالم خان
مظفر خان
شال خیل
عثمان خیل
موسم خیل
نصر خان
کمال خیل
حاجی خیل
فضل خیل


خوتی
زوجہ اول
زوجہ ثانی
زوجہ دوم
بوذہ خیل
ذکر خیل
عابد خیل
فتح خان
محبت
سلطان خیل
حیات خیل
بازخیل
دوران


منداخیل
یعلے زی
تسپاخیل
مالیو
جاوزی
مرخیل
میکت خیل
ہنگی خیل
عابد خیل
بہرام ٹبار
بوبکر خیل
حمزہ خیل
براہیم خیل
ایسل خیل
ونده خیل
تورکی
بازیه ی
بالاخان
علی زی
کوبار
کمال خیل
کوکل خیل
ملی زی
ابراہیم خیل
آدم خیل
باجی خیل
دوری خیل
اسمعیل
بدر ٹبار


ہیبت
اسمعیل خیل
بالاخیل
سلیمی خیل
نانی خیل
مازی
نظر خیل
عبد الخیل
بارک خیل
سرکی

ذکر ان شاخونکا جنکی نسبت اختلاف قومیت واقع ہی اور داخل شجرہ بنبوچی ہین

اول قوم بہرین اس قوم مین شاخ نوزاڑ کے نسبت باقی لوگ کہتی ہین کہ نسل میرسی نہین ہی کوئی غیر شخص ان کا
... تہا مگر اس روایت کا کچہ ثبوت نہین ملا تحقیقات سی گرچہ کامل اطمینان بسبب کمی گنگو ... ملا ... جاہلیت
... نہین ہوا مگر غالب رای یہہ ہی کہ نوزاڑ نسل میرسی ہی شکل اور شباہت و قد و قامت و دیگر اولاد میری سی ان کا
... ہی ہی بدین سبب کہ اول نوزاڑ لوگ ... توبی سے جنوب باقی اولاد میری سی علیحدہ آباد تہے ...
... موقع حال پر آباد ہوئی جس سبب سی بعضی لوگ انکو علیحدہ سمجہتی ہین البتہ اسقدر پایا جاتا ہی کہ انکی ... مسمی ...
... چہارم زوجہ قوم رنیل تہی اور اسی باعث سی باقی بہائی اون کو اپنی برابر نہین سمجہتی فی الحال شاخ نوزاڑ سی
... تے قوم میرسی زبون نہین بلکہ جمعیت اور صلاحیت مین فوق رکہتی ہی گگی پسر سویمی میر ... کے اولاد سی
شاخ جعفر خیل وغیرہ کی نسبت یہہ روایت ہی کہ انکی مورث اعلی پہ کٹائی تہی پہ کٹائی لغت کا بزبان پشتو
... تہا یہہ معنی ہی کہ بیگانہ بیٹا پچہلگ یعنی بیوہ عورت دوسرے شوہر کے اولاد شوہر جدید کے گہر خورد سال لائی
ہو اور اس طفل نے اپنی تبندر کے گہر پرورش پاکر داخل ہوا ہو یہہ امر قرین قیاس ہی اب بہی اکثر ہوتا ہی مگر یہہ
شاخ حصہ اور تقسیم برادری مین ایسی مخلوط ہین کہ امتیاز نہین ہی اسیطرح قوم برہتہ اولاد میر ... شاخ گیدی ... برکٹائی
مشہور ہی ✦

دوم تفریق نسل سمی

سمی کے اولاد سی نسبت شاخ منڈان ... بعضی ناواقف لوگ کہتی ہین کہ یہہ فرقہ منڈان علاقہ بنگش سی یہان
آکر آباد ہوا ہی اصل بنوزئی مگر یہہ قول دریافت سی غلط معلوم ہوا اس روایت کا سبب یہہ ہی کہ ایک فرقہ منڈان کا
ملک بنگش مین اب موجود ہی لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ منڈان بہی انسی علیحدہ ہوکر قوم منجل کے استدعا سی یہان آکر
آباد ہوئی الا اصل حال جسکی صحت کی کثرت دلایل و روایات گواہ ہین یہہ ہی کہ منڈان نسل بنوزئی سی ہین اور جو گروہ
منڈان کا علاقہ بنگش مین جا آباد ہوا وہ اس منڈان کے شاخ ہی اور اسملک سی وہان گیا سبب جلا وطنی انکا یہہ ہوا کہ جب طاہر
نادری یعنی نادر ایرانی اسملک مین آیا تو اسنی ایک خفیف بات پہ حکم قتل عام شاخ ولی خیل منجملہ منڈان کا دیا جب موضع کند
ولی خیل فوج نادری نے غارت کیا تب ولی خیلو مین سی نسل زنوئی کی آدمی یہانسی بہاگ کر قوم بنگش مین جا آباد ہوئی ... بانو

آدمی انکی نسل کے ملک بنگش میں رہ گئے ہیں البتہ یہ بات صحیح ہے کہ منڈانونکو قوم منجل نے جو ابتدا میں بہ نسبت زیادہ رسوخ اور بڑا ملک رکھتی تھی آخر
علاقہ دیکر بہ نیابت اپنا رعیت بنا رکھا تھا مگر آخر کو اپنی قوت سے قوم منجل کے ساتھ قوم منڈان نے مقابلہ آرا ہوکر انکا بہت علاقہ قبضہ سے چھڑا دیا لیا

ششم شاخ میسکی

اولاد میں سے تیسرے فرع سکندر خیل ہے کو بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنوزئی نہیں ہیں خراسان سے آکر یہاں انکا مورث اعلی
آباد ہوا- کوئی انکو منڈان کہتے ہیں کوئی ستوزئی اور اس فرع کے بعض آدمی ستوزئی ہونے سے اپنا فخر سمجھتے ہیں الغرض
بزور روایات کے تحقیقات سے کچھ اصلیت نہیں معلوم ہوتی انکی تقسیم اور حصص قدیمہ اور اکثر وجوہات سے سکندر خیل
بھی نسل عیسی قوم بنوزئی سے پائے جاتے ہیں سبب چند وان ور خراسان نے مشہور ہونے کا یہہ کہتے ہیں کہ انکی مورث
اعلی میں سے کسی شخص کا عقیدہ شیعہ مذہبی کا تھا مگر شیعہ مذہب ہونا بنگش سے خارج نہیں کر سکتا اب یہہ لوگ سب ظاہر
سنی مذہب ہیں ہفتم سرور- پسر میسکی کا شجرہ ہے جو فرقہ بڈا خیل وصل ہوتا ہے وہ دراصل عیسی بنوزئی نہیں
ہے بڈا خیل شاخ بنگش میں سے کوئی شخص اس ملک میں آیا اور سرور کے دختر سے شادی کری اور حصہ میں شامل ہوکر
بنوزئی مشہور ہوا دراصل بنگش ہے ہشتم سینا ور کے اولاد میں سے شاخ خوجڑی کے قومیت میں بہت
خفیف اختلاف اسباب کا کرتے ہیں کہ نہیں معلوم خوجڑی کون ہیں کیونکہ وہ علیحدہ ور جا بسے سو دور جانے سے
قومیت میں فرق نہیں پڑ سکتا ہے کثرت روایات سے یہہ بات حاصل ہے کہ مسمیان کسوکڑ و خوجڑ ایک والدہ
سے پسران سینا ور تھے اول جای سکونت انکی تپہ میں تھی جہاں اب بھی ایک بڑا ٹکڑہ زراعتی کا نام سینا ور
مشہور ہے پسران سینا ور سے مسمی خوجڑ کو بیکہ قوم خوجڑی ہے بالداری اور مویشی چرائی کا شوق تھا اسی سبب زیادہ
چراگاہ اور جنگل ہونے کے وہ حصہ لیا جہاں اب خوجڑی ہے اور اسی باعث سے دوسرے بھائیوں سے علیحدہ ہوکر
اپنی زمین جا آباد ہوا - اور کسوکڑ وہانسے اٹھکر منجل نہر دوسرے بھائی کے قریب آبسا نہم قوم تپی
میں دو اسمعیل خیل ہیں کو قوم بنگش بتاتے ہیں اس باعث سے کہ بنگشوں کا مورث اعلی مسمی اسمعیل تھا اور بعض لوگ
اسمعیل خیلوں سے بنگشوں کی ساتھ کرنے نام ملانے سے فخر سمجھتے ہیں کیونکہ بنگش قوم عرب قریش مشہور ہیں مگر یہہ بات سچ نہیں
ہے کیونکہ بنگشوں کا مورث اسمعیل کے وفات کو نو سو برس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذرا ہے اور اس اسمعیل نے جو ان اسمعیل خیل
کا مورث تھا تخمیناً دو سو برس سے جہان ناپایدار کو چھوڑا مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اور شاید اختلاف

ڈالنیوالونکو یہہ بات بہول گئی ہی کہ پشتون قوموں مین ایک قوم کے نام پر مختلف خاندانون مین چند قومین ہوتے ہین پس کچہہ یہہ فرض نہین ہے کہ جہان کہین اسمعیل خیل ہونگی وہ بنگش ہی سمجہی جاوین جس بات کی صحت مین ثبوت تائیدی موجود ہین وہ یہہ ہی کہ اسمعیل خیل قوم بنوزئی بن میراخیل اسمعیل خیل کڑی تینون بہائی تہی قوم کڑی کو نادرشاہ وایرانی نے قتل کرادیا مگر بیس آدمی کڑی کے نسل سے بلکہ بنون موجود مین انکی قدیم تقسیم اور کڑی کے ملک کی تقسیم باہم میراخیل و اسمعیل خیل نصفا نصف ہی اگر اسمعیل خیل بنگش ہوتے تو میراخیلو نسے میراث جدی اور کڑی کے ملکیت بوجہ حصص شرعی نصفا نصف کیون پاتے ❖

ذکر نسب اولاد سورانی

دہم خواجک بنیرہ سورانی کے اولاد سی شاخ آمندی کے نسبت بعضی لوگ کہتی ہین کہ صلبی پسر خوزک نہین تہا فی الحال اس روایت کا کچہہ ثبوت نہین ملتا اسباب پر خیال کرنے سی کہ خوزک کی ملک سی آمندی نے اپنا حصہ کامل پایا یہہ رای غالب ہی کہ صلبی بیٹا خوزک کا تہا گو والدہ علیحدہ اور کم درجہ سمجہکر اودشاہ کی نسل کچہہ اعتراض کرتے ہین اوراسیطرح ممش خیل کو بہی متبنی پسر بتلاتے ہین مگر صحیح نہین سبب اسکا غالباً یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خوزک کی پسران سی اودشاہ سب سی کلان اور اول زوجہ سی تہا اسواسطی اسکی اولاد انکی برابر باقیماندونکو نہین سمجہتی دوازدہم زمی ... کے نسبت ... روایت ہی کہ ... کنارہ رود سی ملا تہا اور رود کے کنارہ کو اسماک کے پشتو مین کچہہ کہتی ہین جس باعث سی کچی زئی مشہور ہوا اور خوقی بیرہ سورانی پرورش کرکے کچہہ حصہ زمین کا بقدر گذارہ دیدیا یہہ امر بعید از قیاس نہین سیزدہم ہیبک پسر سورانی کے اولاد کے نسبت بعضی لوگ یہہ کہتی ہین کہ یہہ قوم غلام زادہ ہی مگر فی الواقع یہہ بات صحیح معلوم نہین ہوتی سبب شہرت خطاب غلامی یہہ ہوا کہ عملداری احمد شاہ ابدالی مین ملک دوانہ قوم ہیبکی نے بوقت وصولی قلنگ یعنی معاملہ قوم ہیبک پر یہہ دعوی کیا کہ یہہ میری غلام ہین انسی جتنا چاہتا ہون قلنگ وصول کراون حاکم نے کیا خوب جواب دیا کہ غلامان پر معاملہ سرکاری نہین ہی انکو مطلق معاف کرو جب یہہ حکم دوانہ نی سنا تو دیوانہ ہوگیا اور پہر دوبارہ عرض کیا کہ ہیبک میری عزیز ہین غلام نہین اور انکی بہلی ... دروغ گوئی پر بہت عذرخواہی کرے تب بدستور قلنگ انپر ہوگیا ❖

ذکر ان قومونکا جو علاوہ اولاد شیتک اس علاقہ مین آباد ہین اور ملکیت اراضی حاصل ہی

غوریوالہ مین قوم عمر خیل ال مشہور شاخ مغل خیل بنوزئی نہین ہے حسن خان انکا مورث اعلیٰ ملک یوسف زئی
سے بسبب ارتکاب واردات خون معہ عمر خان و سمل خان پسران خود نکلکر اسملک مین آباد ہوا اور غیرت خان
شوخ سر قومی قوم خونریز [illegible] عمر خان غوریوالہ کا مالک بن گیا اس خاندان کا کرسی نامہ معہ حالات شرح
اس کتاب [illegible] درج کیا گیا ہے ؛

پتہ عیسکی مین

فرقہ کند علی [illegible] خیل خانی خیل نسل عیسی خیل قوم [illegible] سے آشنا ہوتا ہے اب اس مین تین شاخ مین ممیر خیل
کوٹپیر خیل چاڑہی خیل اور کل ۳۰ نفر ہین انکا مورث مسمی شہاوت اپنی قوم عیسی خیل سے کسی [illegible]
سے جو معلوم نہین ہے علحدہ ہوکر عرصہ تخمیناً ایکسو ستر برس سے علاقہ بنو مین آکر آباد ہوا اور تیوخ یعنی خرچ مین شامل ہونے سے
پتہ موسی خان واقع عیسکی مین ایک پاؤ یعنی چہارم کے مالک ہوئے اور فرقہ سیرو شاخ عیسکی کے اراضیات اکثر
عملداری مُرانے مین بعوض آوائی تلنک انکے قبضہ مین آئی سو لوگون کے جگہہ قلنک مین ملی ؛

فرقہ دیگان

اس پرگنہ کی پتہ غوریوالہ اور سورانے مین دو گہری قوم دیگان سے آباد ہے یہہ قوم افغانستان کے قدیمی باشندے قبل از تسلط
افغانون سے شمار ہوتے ہے انکا بڑا ہجوم افغانستان مغربے مین ہے عہد نادر شاہ ایرانے مین چند اشخاص قوم دیگان
جو اسکے لشکر کے شامل تھے اس علاقہ مین سکونت پذیر ہوئے اور انکی نسل نے ایزادی پاکر کچہہ بذریعہ بیع اور اکثر عادت افغانے
مین زمین پاکر مالک اراضیات مقبوضہ حال ہوگئے انکے ساتہہ دس گہر قوم بابکر زئی کے بہی ہین ؛

قوم فاطمہ خیل

اصل مین اولاد شیتک بنوزئی نہین ہے بلکہ یہہ فرقہ قوم منگل قابضان سابق علاقہ ہذا سے رہگیا ہے اصل سکونت انکی پتہ پتو
مین میرا خیل اسمعیل خیل کے درمیان تہے جہان اب بہی کریم خان فاطمہ خیل کا کوٹکہ یعنی موضع خورد موجود ہے وہان
سے بسبب تسلط اور دشمنی بنوزئیان بیدخل ہوکر اپنی قوم کے ساتہہ شامل ہونے کیواسطے مغربے پہاڑ کو جاتے تہے کہ مسمی
سرور اخوند نے انکو قوم ہنجل سے یہہ زمین لیدی کہ بوقت الحال قبضہ فاطمہ خیل کا ہے تب سے اسجگہہ آباد ہوئے اس قوم مین نامور خان
ملک مشہور آدمی تہا اب اسکا بیٹا بلند خان و میرول ملک ہین ؛

قوم وزیرے

فرقہ احمدزئی اور اتمان زئی وزیری نے جسطرح علاقہ بنو میں ملکیت زمینات اور قبضہ حاصل کیا اُسکا مفصل ذکر قوم وزیری کے حال میں چوتھی باب حصہ دوم اس کتاب میں کیا گیا ہی +

قوم داؤد شاہ کی

شاخ مُشرمین فرقہ میلیل چند گہر جو شامل ہین وہ بھی بنوزئی نہین ہین یہہ لوگ قوم خلیل سکنہ ضلع پشاور سے ہین افغان ہین اِسملک مین عرصہ تخمیناً ڈیڑہ سو برس کا ہوا کہ اُنکا جد علی واسطی طلب علم آیا اور یہانپر شادی کرکے سکونت پذیر ہوا کچھہ سُسرال سے اور کچھہ بیع خرید زمین لیکر مالک چند زمینات کا بنگیا +

اور شاخ کشرمین

نصرت بھی علیحدہ قوم ہی اُس نصرت قوم سے انکا کرسی نامہ ملتا ہی جو ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے حدود پر آباد ہی +

شیخان

تپہ میسکے مین ایک عمدہ ٹکڑہ زمین پر قوم شیخان قابض ہین اور سبعت گا نو انکی آباد ہین جنکو تپہ سادات کہا جاتا ہی یہہ لوگ **شیخ شاہ محمد روحانی** کے اولاد مشہور ہین جب قوم بنوزئی نے باخراج قوم ہنی و منگل اِس علاقہ کو اپنی قبضہ مین کیا تب فرزندان **شیخ شاہ محمد روحانی** سے جیساکہ اوپر ذکر ہوا شاہ ینکبین بنوزیونکی ہمراہ تہا اور اُس روز سے اولاد شاہ مذکور کو بنوزئی عُشر یعنی دہم حصہ پیداوار سے دیتی تہی اور اسی باعث سے بنون کے علاقہ کو پیرکٹہ یعنی پیر کے معافی کہتی تہے یہہ دستور عشر کا **بہادر شاہ ابن اورنگزیب عالمگیر** تک چلا آیا جب بہادر شاہ نے ۱۱۲۲ ہجری مین اِسملک کو زیر فرمان لیا تب بجای شیخان کے عشر اُسنے بادشاہی حق بنایا اور شیخان کے دیہات عشر وغیرہ مالگذاری سے معاف رکہی یہہ معافی انکی عہد حکومت درانی اور سکہان مین بدستور واگذار چلی آئی یعنی ملنگ سے بری ہی تا وقتیکہ **کرنیل سر ہربرٹ ایڈورڈ** صاحب نے ششم حصہ پیداوار پر مالگذاری سرکار مقرر فرمائی اور ابتک ششم حصہ پر تشخیص جمع دیہات مقبوضہ انکی چلی آتی ہی علاوہ انکی دیگر سیدونکی خاندان بھی بنونکی اکثر دیہات مین موجود ہین اور وہ بھی ششم حصہ پیداوار کی تشخیص پر زر مالگذاری ادا کرتے ہین

قریش

بنونکی علاقہ مین کوئی قبیلہ گاؤ ایسا نہوگا جسمین ایک یا دو گہر قوم قریش نہونگی یہہ لوگ اصل مین عرب ہین اور اس علاقہ مین متفرق اطراف سے آکر آباد ہوئی اور چونکہ بنوزئی لوگ قوم سید قریش و دیگر قریش کے معتقد ہوتے ہین اس سبب سے اولا انکو مورثانکو بطور کٹہ

یعنی معافی کچہہ زمین بہا تے تہی اور بعد ش بذریعہ بیع وغیرہ اراضیات حاصل کرکے علاقہ بنو مین مالک کثر اراضیات ہوئی اور اکثر دیہات مین امام مسجد یہہ فرقہ ہی مگر افسوس کہ اب انمین ترقے علم دینی و دنیوی کم ہی +

تیرخیل

اصل مین لفظ **توریخیل** ہے اگرچونکہ بنو کی پشتو مین ر کا زیادہ خرچ ہی اسواسطی بجای تور کے تیر بولا جاتا ہی معنی تور کا سیاہ ہی اور انکو توریخیل اسواسطی کہتی ہین کہ ابتدا مین انکی مورث اعلی غلام تہی اور پہر انکی مالکان نے آزاد کرکے اصیل کیا تو اسکی نسل کو توریخیل کہا جاتا ہی پس یہہ بات نہین سبے کہ انکا مورث ایک ہی ہو بلکہ ہر ایک غلام آزاد شدہ کے نسل کو اس علاقہ مین توریخیل کہا جاتا ہی اور یہہ لوگ اکثر دیہات مین دو دو تین تین گہر متفرق پاسے جاتے ہین جیسا ان کا مورث قریبی ایک نہین سبے ویسے ہی انکی سکونت بہی مختلف ہی اور اکثر زمینات زرخرید ہین یا عہد افغانے مین جب پشتونکی شامل دوسرے موضع مین بجبر دخل پایا تو اس مغصوبہ ملک سی حصہ لیا مگر یہہ لوگ بہت نہین ہین اور تیرخیل کے معنی سنکر سی اپنی ہتک سمجہتی ہین +

جٹ واوان وغیرہ لوگ معروف ہندکے

اس علاقہ مین یہہ فرقی بہت ہین اور متفرق اطراف سی آکر آباد ہوی لفظ ہندکیسی وہ لوگ مراد ہین کہ جو اصل قوم پشتو نہون اور یہہ سب لوگ ہمسایہ کہلاتے ہین ہمسایہ کے شرح تعریف آگے آویگی اکثر آوان علاقہ میانوالے واوان کاری سی بسبب قحط اور خشک سالی اس سرسبز اور زرخیز علاقہ مین آکر آباد ہوتے رہی اور اہل حرفہ نے مثل زرگر و نیگر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان سی مختلف اوقات مین آکر بودوباش اختیار کری مزارعان اراضی عموماً یہی لوگ ہین اور کوئی گانو اس علاقہ مین خالے نہین خصوص غوریوالہ اور شمشی خیل مین انکی زیادہ گہر ہین اور انکو ملکیت زمینات دو طرحسی حاصل ہوئی اوّل عہد افغانے مین بسبب عداوت خانگی ہر ملک و یہہ پشتونونکو لڑنیوالے مردونکی زیادہ ضرورت تہی اُنہون نے ہندکی ہمسائونکو بنظر تقویت اپنی کے کتا بمعنی معافی اس نظر سے زمینات دی گئی تہین کہ بوقت لڑائی کام آوین یا جب کسی فرقہ پشتون نے اپنی مخالف پر جبرہ دستی حاصل کری تو اُن زمینات سی بحصہ رسد یا بقدر مناسب اُن ہمسائونکو زمینات تقسیم کردی کہ جو اس لڑائی مین معاون تہی دوم بذریعہ بیع یا رہن اصل مالکان پشتونسی حاصل کری خصوصاً اکثر دوسری قسم کے اراضیات انکی پاس بہت ہین اور بطور رہن مالکان نقد مالگذاری ادا کرتے ہین اور خوب آسودہ حال اور کفایت

شعار مفتی ہین ٭

ذکر اہل ہنود

اس علاقہ مین کل دو ہزار دو سو باون گہر ہنود ہین اور یہہ سب تہوڑی عرصہ کی اس ملک مین آئی ہوئی ہین قدیم باشندگان جو سی کوئی باقی نہین ہی ہر ایک قسم کا ذکر علیحدہ کیا جاتا ہی اوّل برہمن اس قوم کے ۱۰۔ شاخین اور ایکسو تیرہ گہر حسب ذیل اس علاقہ مین ہی **شامہ پوتری** تین گہر یہہ لوگ **جہنگ لالی** کیطرفسی آئی اور اپنی آپ کو دیگر انو شاخونسی اعلی سمجہتی ہیں اور ۳۴۳۔ قوم اروڑا۔ انکی ججمان ہین دوسری **رامدیو** تیس گہر علاقہ **پوٹھوار و دھنی** سی عرصہ تخمیناً ۵۴ برس سی آکر آباد ہوئی ججمان انکا اصل مین کوئی نہین مگر تہانہ پتی یعنی قبضہ کی ذریعہ سی دوروپیہ فی شادی انکو والدہ دولہہ سی ملتی ہین۔ تیسری **چونی** آٹہہ گہر قریب ساٹہہ برس ہوا علاقہ کچہی **میانوالی** سی آئی چوتہی اودہر چالیس گہر ۶۵ برس سی از جانب ساہیوال گردٹ آکر آباد ہوئی۔ پانچوین **گنگا** ہر چار گہر ضلع جہنگ کی جانب سی تخمیناً ۸۰ برس ہوا آکر آباد ہوئی اس علاقہ مین انکا ججمان نہین ہی مگر جس موضع مین رہتی ہین اسکی ہندی یعنی وظیفہ لیتی ہین ششم **وہرے** چہہ گہر خوشاب سی تخمیناً ۷۰۔ برس ہوا یہان آکر آباد ہوئی منو جہ شاخ اروڑا انکی ججمان ہین۔ ہفتم **کالیہ** چار گہر حسب ۱۸ نشست بلرا مین مہاراجہ **رنجیت سنگہ** اس ضلع مین آیا نو وکس انکی مورث اسکی ساتہہ نوکر تہی نوکری چہوڑکر یہان آباد ہوئی ججمان انکا بہی کوئی نہین ہشتم **جوہڑی** چہہ گہر تخمیناً ۲۰۔ برس ہوا گردٹ علاقہ ساہیوال کیجانب سی آئی اپنا ججمان کوئی نہین۔ نہم **لاٹھی** ہفت گہر تخمیناً ڈیڑہ سو برس ہوا بہیرہ اور پنڈدادنخان کیطرفسی آئی ججمان کوئی نہین دوروپیہ فی شادی بدہان لیتی ہین۔ دہم **پوکرنا** پندرہ گہر سہند کیطرف سی آئی کل ۸۴۔ قوم بہاٹیہ انکی ججمان ہین اور آپسمین گوت وار تفریق ہی ٭

دوم کہتری کے

چودہ قومین اس تفصیل سی **منوتری** تین گہر **کہنہ** دس گہر **چوپڑا** چار گہر **ٹنڈن** س گہر **بابل** چالیس گہر **کہوکہر** اینز سولہ گہر جنمین آٹہہ شعبی ہین **اننڈ بہیٹ**۔ **کوہلی**۔ **چڈا**۔ **سوری**۔ **سیٹہی**۔ **چہنڈہوک**۔ **ساہنی** یہہ

اٹھہ قومین آپسمین ناطہ لیتی دیتی ہین سمی چہ گہراوٗنے قوم کل ۱۵۰ گہر قوم کہتری اس علاقہ مین آباد ہین اور اکثر پشاور کیجانب
سی بذریعہ بیوپار آکر تخمیناً ۸۰ برس سی آباد ہوئی ٭

سوم زرگر ہندو

چالیس گہر اس گنتی مین ہتی ہین اور آپسمین ناطہ لیتی دیتی ہین اور قریب ۹۰ برسکا عرصہ ہوا کہ پوٹھوار ضلع راولپنڈی کیجانب سی
بڑہی تعداد مین آکر آباد ہوئی طریق ناطہ نسبت کا بہت خراب ہی یعنی بہین ہوتا یا معاوضی بالکی یعنی زر نقد سخت حد تک بہی لیتی ہین

چہارم بہاٹیہ

بارہ قومین حسب ذیل ہیلا ۱۰ گہر اسنڈا - ڈہکا - ببلائی - جاوی - یہہ پانچ قومین اوّل قسم کے ہین دوسری
قسم کے کنل ۶۰ - گہر گانہی ۸۰ - گہر چباک ۸ - گہر مہتی ۹ - گہر وڈہوجی ۸ - گہر رلا ۷ - گہر میندی ۸ - گہر
کل دوسو چودہ گہر بہاٹیونکا ہی یہہ لوگ ننگار پور سندہ کیطرفسی عرصہ تخمیناً سو برس ہوا آکر آباد ہوئی ٭

پنجم اروڑا

اروڑی اس علاقہ مین دو قسم کے ہین اہل وتراہدی دوسرا دکہنی اوتراہدی چودہ قومین اسذیل سی نروکہ ۲۰ - گہر رٹڑی
۲۰۰ - گہر کہمار ۲ - گہر چاولہ ۳۰۰ - گہر گہلاٹی ۲۰۰ - گہر گروٹی ۶۰ - گہر سجدیو ۳۰ - گہر ہوجہ ۱۰ - گہر سیٹھی ۲۰ - گہر چیکارا
۱۰ - گہر گرہوتری ۸ - گہر گروارٹی ۵ - گہر کہوراٹی ۴۰ - گہر نکڑہی ۳۰ - گہر کل ۱۵۹۳ گہر اوتراہدیونکا ہی یہہ لوگ قریب ۶۰
برسکا عرصہ ہوا کہ متفرق ہوکر علاقہ ضلع شاہپور سی بذریعہ قحط اور تفرقہ اور بعضی بذریعہ بیوپار یہان آکر آباد ہوئی دوسری دکہنی جنمین آٹھہ
شعبی ہین اس تفصیل سی گگلانی ۲۰ - گہر جنمین سندر شاہ مشہور دولتمند ساہوکار ہی گند ۲۰ - گہر کتہوریہ ۲۲ - گہر ہوجہ ۱۰ - گہر
چاولہ ثانی ۲۰ - گہر نرولہ ۳۰ - گہر چیکارا ۱۰ - گہر کہمار ۳۰ - گہر کل ۱۷۳ - گہر دکہنیونکی ہین ضلع ڈیرہ اسمعیل خان وغیرہ
کیجانب سی آکر آباد ہوئی - اور قوم ہنود کو قبضہ زمین بذریعہ بیع ورہن اصیل یا نکان پشتون سی حاصل ہوا ہی عموماً زر
انکی پاس بہت ہین اہل ہنود مین جو بڑہی خراب رسم فضولخرچی شادی اور نگی یعنی روپیہ معاوضہ مین دیکر ناطہ کرنے کی تہی یا مبادا
پر اس رسم قبیح کا انسداد حسب رضامندی کل پنچایت اول قوم بہاٹیہ سی مولچند انگریزی نویس قوم بہاٹیہ متوطن شہر
ٹہٹہہ ضلع کراچی بندر ملک سندہ کی سعی سی ہوا - اور پہر بحصول اجازت صاحب ضلع ہر قوم اہل ہنود کی پنچایت کو
بلاکر بہت دلایل سی اس رسم کا خراب ہونا انپر ثابت کیا اور انہون نے یکقلم خراب رسم مخالف مذہب اپنی کو موقوف کرنا
منظور کیا ماہ دسمبر ۱۸۶۴ء ہنود مین اس خراب رسم کے انسداد کے سبب سی یاد رہیگا ٭

لفظ ملک

تعریف و بنیاد اس کتاب کے دوسری حصہ مین لکھی گئی ہی ملک در اصل خطاب ہی اور جو شخص پشتون اپنی قوم کا سرگروہ اور گانو کا مالک ہوا اُسکو ملک کہا جاتا ہی اس پرگنہ مین ہزوارکیواسطی یہی لفظ مستعمل ہی نام کے ساتھہ خطاب ملک کا جوڑنی سی انکو خوشی حاصل ہوتی ہی اپنی قوم اور گانومین ملک کا بڑا قدر اور عزت کرتے ہین عہد افغانے مین اُسکو اپنی ہمسائگان پر ہرطرحکا اختیار رہتا اور باقی بہیا چارہ بھی بشرط نہ واقع ہونے دشمنی کے اُسکی اطاعت کرتا تھا اگرچہ ایک گانومین متعدد ملک بھی ہوتے ہین مگر ایک خاندانمین ایک ہی ملک اور دستار مختار رہوتا تھا بعد وفات اُسکی جانشین اُسکا بیٹا یا بھائی سمجھا جاتا ہی علاقہ ہزارہ مین یہہ عجیب دستور ہی کہ گانونکا نام ملک کے نام پر ہوتا ہی مثلاً بانڈی خان کلی یا عالم خان کلی وغیرہ اور طرفہ تماشا یہہ ہی کہ جب ملک فوت ہوجاوی تو گانونکا نام بھی مرجاتا ہی اور پھر جو جدید ملک اُسکا گانونکا مقرر ہوا اُسکی نام سی اُسگانونکا نام مشہور ہوتا ہی اس سبب سی سرکاری دفتر کے ترتیب مین کمال ہرج ہوتے ہی میرا ارادہ ہی کہ بوقت بندوبست جدید بصلاح جملہ ملکان ہر ایک گانونکا مستقل نام رکھکر کاغذات بندوبست مین درج کیا جاویگا اور آیندہ یہہ عارضی دستور موقوف ہوگا ❊

حال آمدنی وخرچ ملکان

عہد افغانی مین ملکان کو سوای پیداوار اراضی خودکاشت چارطرحکی آمدن تھی اول ڈمّی یعنی دہڑتہہ دوم لسمہ یا عشر یعنی دہم حصہ سوم گنگ چہارم بجیت قلنگ کہ اب ہر ایک کی مفصل تشریح کیجاتی ہی پہلی ڈمّی یعنی دہڑتہہ ہر ایک گانومین ملک دی یہ بحساب فی روپیہ ایک پیسہ یعنی اُسکا قریب ایک آنہ ہوتا ہی فروخت اجناس پر بایع سی لیتی تھی طریق وصول اسکا یہہ تھا کہ بماہ اسوج ہرسال مین ٹھیکہ اسکا بقدر حیثیت آمدن کسی ہندو معتبر کو جو زیادہ دینا قبول کری دیدیا کرتے تھی دوسرا لسمہ یعنی دہم حصہ پیداوار اراضی زرعی سی لیا جاتا تھا مگر کل گانومین یہہ رسم نہین تھی جو ملک بزور آور یا لایق ہوا اور خرچ مہمانان و داروگولے اپنی پاس سی دیاتو وہ مستحق دہم حصہ لینی کا تھا بشرطیکہ اُسکی گانومین رسم ہو اور ٹھیکہ اس عشر کا بھی دہڑتہہ کے بہ جانچ و حیثیت فصل ہندو کو ملا کرتا تھا نفع نقصان ٹھیکہ دار کا ملک نقد وجنس واسطے خرچ مہمانان درمیان دوبارہ وقت و گولے اُس ٹھیکہ دار سی بطور اچاپت لیتا رہتا تھا آخر سال پر حساب کرکے ٹھیکہ دہڑتہہ ولسمہ اُس خرچ پر واشت مین محسوب کردیتا تھا تیسرے گنگ یعنی رسوم شادی ہندو و مسلمان ہمسایگان مین سی

جب ملک کی بیٹی یا کوئی دختر بیاہی جاوی تو وہ دولہا دس روپیہ لیکر اپنی ملک کو دیتا تہا برای نام تعداد اِس رقم کی نی شادی
ہندو عیسے اور مسلمان سی چہہ روپیہ تہی مگر اکثر ظالم ملک اہل ہنود سی چالیس اور پچاس روپیہ نی شادی بہی لیتی تہی غرض ملک
اصلی تعداد اسکی مقدور دینی والے پر اور اختیار لینی والے پر منحصر تہی کچہہ لکہا نہین تہا - چہارم بچت ملک یہہ وہ رقم
ہی کہ علاوہ دو رانی یا سکہان مین جو زر مالگذاری مقرر ہوکر تہے وار باجہہ کرکر تو بجای اصل یا کچہہ روپیہ بطور دستاویز
کے طور پر پہیلا دیا یا زر مقررہ مین سی کسیقدر باقی غیر ممکن الوصول بہانہ مفروری اسامیان بتلا کر رکہہ لی یہہ بچت ملک تہے
انہوں نے دینی ملکان بہر صورت ضبط کر لیتا تہا ... سرکار انگریزی میں غیر واجب آمدنی ختم ہوئی اور بعد فیصدی مالگذاری
پر وصول ہوکر ان جملہ صد روپیہ یعنی چہوٹا ملک اور صد بڑا ملک تہے وا لیتا ہی جو صد فیصدی ملکان پتہ کو ملتی
ہین مثل تعلقداری سمجہی جاتی ہی +

خرچ ملکان

عہد نوابی مین یہہ تہا کہ اس آمدنی جسکی تفصیل اوپر دیگئی ہی مہمان اور جو لوگ غنیم کے حملہ کے وقت کمک کیواسطی آوین کہانا
کہاوین ذخیرہ بارود اور گولے خرید کی جاتی تہی یا اپنی گوندی والو کو بطور چندہ مدد خرچ کیجاوی تیسری جو لڑائی مین اپنی گانو کی
آدمی زخمی ہون انکی علاج اور خوراک پر جو کچہہ خرچ ہو وہ ملک دیتا تہا فی الحال سوای ایک جائز خرچ مہمان نوازی کے
اور کوئی صرف فضول باقی نہین ہی اور بہر حال پہلی وقت سی اب ملک لوگ آسودہ حال ہین +

تعریف ہمسایہ

ہمسایہ اسکو کہتی ہین کہ باستحقاق ارث گہری لینی گانو مین حصہ نرکہی خواہ افغان ہو خواہ ہند کی عموماً ذات جیل وجٹ یعنی ہند کی ہر قسم
اور ہندو یہہ سب ہمسایہ کہلاتی ہین اور پٹہ تون قلیل ایسی ہونگی جو ہمسایہ کی حیثیت رکہین ہر ایک گانو مین بموجب حصص مالکان ہمسایہ لوگ
تقسیم ہوتی ہین اور جس مالک کی حصہ مین سکونت کریں اسکی مطیع اور فرمانبردار رہتی ہین + **طریق آبادی ہمسایہ**
ملک لوگ اپنی زمینات مملوکہ مین ہمسایہ کو آبادی اور گہر بنانے کی بخواہش تمام اجازت دیتی ہین اور اکثر ہمسایان سقف کو لکڑی بہی اپنی
باس سے دیتی ہین اور ہر طرح کی مدد دیتی ہین ... بقدر کوشش کیا ہی کہ علاوہ اور ... ہمسایہ کی گہر کا ملبہ یعنی
... ملک اپنی زمینات بافروخت کیو ... اگر ... ورنہ نہین یہہ رواج بہت ...

کے چیز تردد ہی سبب سی ہر آدمی خواہش رکھتا ہی کہ میں اپنی زمین میں ہمسایونکو آباد کرون او بسبب ترقی بندی کی اور مثل سابق زمانہ
چلنے کے اب ہمسایونکی عزت بھی کرتے ہین +

حقوق مالک ہمسایہ پر

قبل از سلطنت سرکار انگریزی عہد نوابی مین ہمسایہ لوگ اپنی مالک کا لشکر ہوتے تھے اور اسکی مخالف اور گانونکی دشمن سی لڑکر اپنی جان
دینا بھی لازم سمجھتے تھے سوای اسکی ہر قسم کے بیگار اور مختلف خدمات لینی کا مالک دیہ کو استحقاق تھا بہر برج وگڑھی مانین ہمسایونکی ذمہ
تھا اور شہر وغیرہ ردڑی خارجات ہمسایہ اور عہد نوابی مین ہم حصہ پیداوار اور گنگ یعنی رسوم شادی حسب حیثیت ہمسایہ لیتی تھی ذوالمالہ
چارپائی لحاف واسطے مہمان مہر دار اور شادی غمی مین لکڑی سوختنی اور چوک یعنی مجرہ اور مسجد لپائی سال بسال ہمسایونکی ذمہ ہی اور
بجای آہنی شمشیر مارنے کے جسکو اب انتظام سرکار انگریزی کی سبب سے کچھ ضرورت نہیں ہی نہ بانکی شمشیر سی اپنی مالک کی دشمنونکو مارنا چاہتی ہین
یعنی عدالت مین اکثر ہمسایہ باامید فائدہ اپنی مالک کے خلاف شہادت دینی کیواسطی آتی ہین گرچہ ہر ایک مقدمہ مین موتسی طرح پاتا ہی مگر بعض حکام
کو گواہان ہمسایہ اور غیر ہمسایہ کی دریافت بھی کرلینی چاہئی اس سی یہہ مراد نہیں ہی کہ ہر ہمسایہ کے شہادت خلاف سمجھی جاوے مگر تاہم اسقدر
احتیاط کا نتیجہ انصاف کیواسطی مفید ہی مینی اپنی تجربہ سے بخوبی اسکا امتحان کیا اور آزمایا ضروری پایا +

حق ہمسایہ مالک پر

صرف یہہ تھا کہ گھر ہمسایہ کو آبادی کیواسطی دیوی اور تا بمقدور ظلم ظالم سی اسکو بچاوی اور جو شخص ہمسایہ کا مال بزور لیوی یا اسکو نقصان
پہونچادی تو مالک اسکا دشمن ہوکر اپنی ہمسایہ کا بدلہ لیویگا اور اس بدلہ کی لینی مین اگر مالک کو نقصان پہونچے تو بھی گوارا کرتا ہی مگر ہمسایہ کی نقصان
کو اپنا شرم سمجھتا ہی +

تقسیم ستره باہم مالک وہمسایہ

لفظ ستره کی تعریف پہلی ہوچکی ہی کہ ردڑی کو کہتی ہین اسکی تقسیم باہم مالک وہمسایہ علاقونمین مختلف طور پر ہوتی ہی عموماً اصول یہہ ہی کہ جسکی
مملوکہ زمین مین ہمسایہ کا گھر سکونت واقع ہی ردڑی اسکا حق ہوتا ہی مگر اس اصول مین بعض جگہہ استثنا بھی ہین جیسا کہ تپہ منڈا ئمین
اکثر ایسا ہی کہ گو زمین مالک کے ہو مگر ہمسایہ سقف کوٹھہ کا خود ڈالی تو ابوقت اس سقف کی نصف ردڑی اسکا حق ہوگا اور دوسرا نصف
مالک زمین کا اگر سامان سقف مالک دیوی تو ہمسایہ کا ردڑی لیسی کچھہ غرض نہین اور تپہ عیسیٰ کی اور اسمعیل خیل اور خویا والا اکثر دیگر تپونمین
بھی یہی دستور ہی کہ گو سقف ہمسایہ کا ہو تاہم تمام ردڑی مالک اراضی لیتا ہی اور تپہ نوران بعض دہات اور دیگر دیہات مین بھی

ایسا مستور ہو کہ [illegible] فی بیگہ [illegible] روپیہ یا ایک روپیہ [illegible] نقد سالانہ بطور لوازمہ ہمسایہ سے لیا کرتے مگر اسکو دیہات میں [illegible]
مختلف [illegible] ضرورت آبادی ہمسایونکو [illegible] مالک کو اپنی اراضیات کی [illegible] بات کیواسطے زیادہ خواہش
آبادی ہمسایونکی ہوتی تو اُنسی کچھ زمین سی رعایتاً کچھ حصہ دیا کرتے آباد کئی اور جسکو کم ہوتی اُنسی حسب معمول [illegible]
مندمشکلا ہمسایونکو مفت [illegible] جسکو اُسکی کا مالک معاف کردیتا ہی اور اس معافی کو لٹہ بولتی ہین عہد افغانی مین اسی
معافی سپاہی اور ملا اور لڑنیوالونکو ملا کرتے تہی اور امام مسجد و اخوند سادات و قریش کو بہی مگر سنجات اسکو خود اکثر معاف
ہوتا ہی مگر کے تنازعات عدالت مین اکثر آتی ہین حکام اس ضلع کو ان ستورات سی واقفیت کامل مطلوب ہی [illegible]
مین ایک ایسی ضروری چیز ہی کہ قدر اراضی زرعی سوای اسکی چہارم حصہ بہی نہین ہی +

حق ہمسایہ بابت سقف کوٹہہ

اس پرگنہ مین یہہ دستور ہی کہ جو سقف ہمسایہ نی اپنی رقم کے خرچ سی بنایا ہو تو وہ استحقاق رکہتا ہی کہ جب اس گہر کو چہوڑ کر دوسرے
گانون یا اُسی گانونکی دوسری جگہہ کو جاوے تو سامان سقف اوکہاڑ کر لیجاوی الا اگر مالک موضع کو سقف اوکہاڑ دینی مین عذر ہو تو قیمت سامان
اسکی بموجب تشخیص دو ثالثان سنجار یا معتبر ہمسایہ کو دیکر سقف محفوظ رکہی مگر یہہ ابتدا ہمسایہ کو اس سقف کی نسبت نہین ہوتا کہ جو مالک نے
بنوا دیا ہو یا سامان سقف مالک کا ہو ایسی حالتمین جب ہمسایہ نکل جاوی تو وہ کوٹہہ مالک کی اختیار مین ہوتا ہی +

خواہش آبادی گہری ہا جدید

اس علاقہ مین بہت چہوٹی چہوٹی اور گنجان دیہات ہین اور بسبب اسقدر چہوٹی اور متصل ہونی کی دو مین - اوّل تو واسطی بہم پہونچانی زر ادھی
اپنی زمینیات زرعی کی بیج جسکو ہاتہہ پہونچا گانون بنایا - دوسرا - ان لوگون کی طبیعت آزادی اور حاسدانہ برتری بہت چاہتی ہی اور ہر
ملکی کی خواہش اور دوسری کے تابعداری نکلنی کی ارادہ پہہ ہر ایک پشتون غیرہ ارادہ علیحدہ گہر بنانی کی رکہتی ہین اور اس مطلب کیواسطے
اکثر درخواست جہت اجازت عدالتمین گذرتی ہین اور اُس سایل کی درخواست کی نسبت دوسری فریق کی جانب سی بہت عذرداریاں
ہوتے مین اکثر عذرداری کسیقدر اوسی ناحج ہوتے ہین اور دوسری کا فایدہ اُنکو گوارا نہین ہوتا الا بعضی جگہہ عذر درست بہی نکلتا ہی
اور معلوم ہوتا ہی کہ سایل اپنے مین [illegible] بہونی کیواسطی خواہش آبادی موضع جدید رکہتا ہی میری نزدیک انتظام پولیس مین آبادی
دیہات جدید سی سوا دامن [illegible] کچہہ حرج نہین ہی

طرز تعمیر دیہات

اس علاقہ مین سبب بیم دشمن کی نظر محافظت عہد سابق کی زمانیکا یہہ طریق تہا کہ جسقدر طول عرض موضع بنانا ہوا اتنا احاطہ مقرر کرکے

اُسکی گرد بطور حلقہ کے ایک شہر پناہ کی طرح آٹھہ نو فٹ کی اونچی دیوار گلی بنائی جاتے تھے اور چاروں کونوں مین متصف برج مع سینہ پناہ اور اکثر ایک دروازہ بطور ڈیوڑھی کے رکھا جاتا تھا گویا ایک چھوٹا قلعہ ہوتا تھا اور جب کوئی مخالف اُس گانو پر حملہ آور ہوتا تو اُسکا مقابلہ اور اپنی گانو کی محافظت بخوبی ہو سکتی تھی اور بیچ اُس شہر پناہ کی بہ تفرق طور پر بسائی جاتی تھی یہہ مکان سکنی پست اور بد وضع اور تنگ ہوتی ہیں اور اکثر فلجی اور عبدران قوم کے آدمی اِن مکانونکی دیوارین پہلے سے بموسم زمستان تیار کرتے ہین اور مکان و صحن میلہ اور خراب ہوتی ہین بعد عملداری سرکار انگریزی مین کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب نے بروج اور مانٹین کے سینہ پنا منہدم کرا دین اب کسی گانو مین کوئی برج نہین ہے اور امن سلطنت کے باعث سے نہ بروج اور نہ موضع پنا ہونکی ضرورت ہے اب لوگونمین عادت کشادہ آبادی کے ہوتے جاتے ہین فی الحال اِس پرگنہ مین ۳۶۷ مواضعات ہین جنپر علحدہ علحدہ جمع سرکاری مقرر ہے مگر واضح ہو کہ سوای چند موضع کے باقی اکثر دیہات بہت چھوٹی چھوٹی اور قلیل جمع والے ہین ایک دوسرے سے قریب تر اور گنجان رقبہ ہر ایک کا بہت تھوڑا جس شخص کی تھوڑی زمین تھی اُسنے بھی بخواہش آزادی علحدہ موضع بنایا اور ملکی یعنی نمبرداری کے خواہش سے جمع بھی اُسکا علحدہ مقرر کرا لیا +

مانٹین

ایک قسم اونچی عمارت ہے چورس تخمیناً بارہ فٹ پہلے کے یعنی خام دیوار اُٹھا کر قریب نو دس فٹ ارتفاع کو جب پہونچی تو اُسکو مٹی سے پُر کرکے بطور دمدمہ بنا دیا اور پھر اُسکی اوپر بوضع چورس برج کے ایک کوٹھہ بنایا اور نیچے سے سیڑھی لگا کر اُس کوٹھہ کی اندر جاتے ہین اور اُس کوٹھہ کے اوپر سینہ پناہ بنائی جاتے تھے خطرناک اوقات اور حملہ مخالفان اور لڑائی کیوقت مین اُس اونچی مکان پر چند توپچی نشانہ باز بندوقچین لیکر بیٹھتے ہین اور دور دور بندوق کی زد سے مخالف کو نہین چھوڑتے یہہ مانٹین ہر ایک دیہہ مین بڑی ملجا ہوتی ہے اور جب تک یہہ قائم ہے تو گانو مین غنیم کا دخل مشکل ہوتا ہے اُن ملکان دیہہ کو جو اپنی بہت دشمن رکھتے ہین اور آرام و امن انگلستان کی طرح اندیشہ سے خالی نہین ہوتے وہ اپنی خوابگاہ اُس بلند مکان مین کیا کرتے ہین اور بعد چڑھہ جانیکی سیڑھی اوپر کھینچ لیتے ہین سنہ ۱۸۵۲ع مین مانٹونکی بھی فیصل گرا دی گئی تھی مگر مکان اب تک بعض جگہہ باقی ہین +

چوک کا

اصلی معنی موقع نشست گاہ عام موضع کا ہے اور عمارت چوک کی گرچہ خراب اور تنگ دروازہ مگر بہ نسبت اور مکانات کی ذرا اونچی ہوتے ہین اور موسم زمستان کے آگ جلنے سے اندر سیاہ ہو جاتا ہے اور عمارت چوک کی باہر کشادہ صحن ہوتا ہے عہد افغانی مین اکثر لوگ بسبب بدی کے گھروں مین نہین سوتے تھے اور چوک پر مجمع کثیر رہتا تھا فی الحال گرچہ چوک خوابگاہ نوخیز جوان اور نا کتخدا مردونکا ہے مگر نشستگاہ

بیرون ہی چوک کی متصل ایک چھوٹا تنگ مکان اندر ہوتا ہی جسکو اسملک مین حجرہ کہتی ہین اور وہ شیطان خانہ بدفعل مرد لڑکونکی مجلس نشستانے مین مستعمل ہوتا ہی +

حال متعلق اراضیات زرعی

اول اقسام زمینات اس پرگنہ مین مشہور صرف دو ہی قسم زرعی زمین کے ہین اول نہری جسکو بزبان پشتو تندوبہ کہتی ہین بارانی جسکو اچوبہ کہا جاتا ہی قسم نہری کے ناقص اور کامل افراد یا کمی پانی و کلر یعنی روڑی پر منحصر ہی جہان نہر کا سروبہ ہو اور پانی وافر ملا اور روڑی موقع پر پہونچی تو اسمین سب سی کامل پیداوار ہوتی ہی اور برعکس اسکی ناقص قسم نہری مین سی تپہ سوڑانی اور دہیات منجملہ سوکڑی مرداوو شاہ میتاخیل اور تپہ سادات وگی بہرت کی زمینات سی زرخیز ہین اور تپہ میری اور زمینات واقع نار کم حیثیت کہتی ہین ایک قسم کلروار زمین کو ترخہ کہتی ہین جسمین پیداوار کم ہوتی ہی غوریوالہ کی جبہ اور ممش خیل کے متصل اس قسم کے ترخہ اراضی واقع ہی دوم بارانی یعنی اچوبہ زمین قریب کل کے وزیرونکی قبضہ مین ہی گرچہ بسبب نہونے پیمایش معتبر کے صحیح تعداد نہین معلوم ہونے مگر سنہ ۱۸۷۱ کا اندازہ ہی اور سرسری پیمایش کے موجب [illegible] ایکڑ یعنی کہاتو زمین نہری معہ نار و تپہ میری اور [illegible] ایکڑ اراضی مقبوضہ وزیران وغیرہ درقبہ ماحصلہ ہی مجکو تجربہ سی معلوم ہی کہ پیمایش آیندہ کو اس تعداد مین افزونی ہوگی +

اسماء و ہیئت اراضیات

ہر ایک موقع پر نام زمینات مختلف ہوتے ہین مگر ہیئت اراضی کے رو سی جو مشہور نام ہین انکو یہان جتلایا جاتا ہی جو زمین سب سی لمبی چوڑی ہو اسکو **وارہ** کہتی ہین باستثنا علاقہ نار و تپہ میری زمینات بارانی علاقہ بنو مین ۳-۴ ایکڑ سی زیادہ کوئی شاذ و نادر کہیت ہوگا اکثر چہوٹی چہوٹی قطعات دو کنال سی لیکر ۱۰ کنال تک ہوتی ہین اور جو زمین فراز و نشیب مین ہو اسکو **ڈہنڈ** کہتی ہین اور چہوٹی قطعہ کو **سرکاگی** بولتی ہین اگر وہ ذرا لمبا اور عرض مین کم ہو تو اسکو **سیرہ یا چیرہ** کہا جاتا ہی اور جو زمینات کسی رود کی کنارہ پر واقع ہون انکو **کس یا پہ پچہ** یعنی کنارہ بولا جاتا ہی اور جس زمین اونچی کو پانی بمشکل چہڑایا جاوی اسکو **منٹھہ** کہتی ہین اور جس کہیت کی ڈہال نکلی ہوئی ہو اور سلامی اور اونچا ہونے کے سبب سی پانی نہ ٹہہری اسکو **لوڑہ** بولتی ہین +

تفصیل پیداوار اراضی

زمین نہری کل دو فصلہ ہی اور بارانی ایک فصلی فصلین مین زمین نہری اجناس ذیل پیدا ہوتے ہین ربیع - گندم جو تماکو خربوزہ تربوز پیاز - تہوم یعنی لسن شفتالو مٹر ہلدی کچالو اور خریف مین نیشکر چاول کپاس مکی جوار دال ہر قسم ترکاری ہر قسم سوای آلو بجز

کنہد گنگنی چینہ اور باران اراضی مین ربیع کو گندم نخود اور خریف باجرہ اور بعضی جگہہ کپاس ان اقسام سے جو زیادہ منافع والی جنس ہے اسکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہی ۔

اول نیشکر

یہہ جنس سب سے زیادہ پیدا ہوتے ہی وقدر بہی اسکا بہت ہی جو بہر کی لایق نہین ہوتی کا ہو کہا دہی اور اسکی دو قسم مین ایک سرا یعنی سرخ دوسرا سبز یعنی جسکا لون مایل سفیدی ہو پہر دوسری قند سیاہ اور شکر سرخ نکلتی ہی بہ نسبت سبز کے سرخ اچہا ہوتا ہی مگر سردی کا اسکو زیادہ خطرہ ہوتا ہی اگر سردی مار جاوے تو رس خشک ہو جاتے ہی اور قند کم نکلتا ہی یہہ جنس ماہ پوہ اور ماگہہ مین بوئی جاتے ہی اور بونے کا طریق یہہ ہی کہ بقدر ایک فٹ نیشکر کو ٹکڑی ٹکڑی کر کے زراعت جو اور گندم کی ملیار زمین کے اوپر پہیلا دیتی مین پہر اوپر سی پانی لگا کر جب زمین پانی سے نرم ہوی تو ہاتہہ یا ذات لگا کر اس کیچڑ کی بیچ پوشیدہ کیا جاتا ہی بعد ہفتہ کی جب زمین ذرہ خشک ہوئی تو روڑی انکی اوپر ڈالکر پانی دیا جاتا ہی اور پہر موقع پر پانی ملتا رہتا ہی ماہ ہاڑ مین ایکدفعہ دوبارہ روڑی ہر ایک بوٹا نیشکر کے جڑہ مین تہوڑا تہوڑا ڈالے جاتے ہی بعد اس سوای اور کسی محنت کی خالے پانی لگانے سی انکی زراعت مثل ایک بیلہ کے بڑہتی رہتی ہی یکم ماہ کاتک کو پانی دینا موقوف کر دیتی مین تاکہ انکی رس پکجاوی آخر ماہ مگہر اور ماہ پوہ مین انکا ٹکر جہیلا جاتا ہی اور پہر بقدر ایک ایک فٹ کی ٹکڑی کر کے کہانی مین ڈالدیتی ہین اور شکل کہانے کے مثل کہانے تیل کے ہوتے ہی مگر اسکی بڑی ہی اور دو بیل آگے باندہی جاتے مین کہانے کے نیچے مٹکے گلی رکہی ہوی ہوتے ہی جسمین رس پڑتے ہی اور جب مٹکے بہری گئی تو کڑاہ آہنی مین ڈالتی جاتے ہین اور اسکی نیچے آگ جلاتی ہین جب مثل قوام کے وہ رس مخلوط اور منجمد ہونے لگی تو تب اسمین چمچہ پہیر کر کڑاہ سی شانک گلی مین ڈالکر اسمین دو انچہ چوڑی سیخ آہنی جسکو زبان پشتو رمبانی کہا جاتا ہی پہیرتے مین اسوقت معلوم ہو جاتا ہی کہ شکر ہی یا قند اگر شکر ہوئی تو آپس مین ملتی نہین ہی دانہ دانہ رہتی ہی اگر قند ہی تو باہم منجمد ہوتا جاتا ہی شکر بہ نسبت قند کے زیادہ قدر مند ہی گرچہ نرخ باوقات مختلف بدلتا رہتا ہی مگر عموماً بطور اوسط للعہ رفی من قند سیاہ اور سے رفی من شکر کہانے پر فروخت ہوتے ہی الا افسوس کہ قند سیاہ بہت خراب بنایا جاتا ہی اور رس اسکی اچہی طرح چہانے نہین جاتے جسقدر کڑاہ مین ڈالنی کیوقت اچہی چہانے جاوی اسیقدر عمدہ اور سفید بنتا ہی شکر اور قند کی ایسا اتفاقیہ بنی سے لوگ متعجب ہین اور کہتی ہین کہ جس زمین سی شکر نکلتی ہی اسکو کسی پیر فقیر کے دعا ہی مگر دراصل یہہ بات ہی کہ جو زمین ذرہ اونچی ہی اور اسمین پانی کم ٹہرتا ہی اس سی شکر نکلتی ہی اور قند بہی اول قسم کا اور برعکس اسکی جو زمین نشیب اور قرار گاہ پانی کے ہو اسمین سے قند نکلتا ہی اور شکر نہین جو زراعت نیشکر کاٹے جاتے ہی دوسری سال

پانی دینی پڑتی ہی بطور موٹی کپاس کے سرسبز ہوتے ہیں اس زراعت کو ٹہہ کہتی مین ماہ ہاڑ کے شروع مین اسکو میم سی گوڈی
ہین جسکو بزبان ملک چکا ولہ کہا جاتا ہی جب ایکدفعہ زمین نرم کیگئی تو اسمین کلر یعنی روڑی ڈالکر پانی شروع ماہ کتک
تک دیا جاتا ہی اور ماہ پوہ مین نیشکر کاٹکر دستور مندرجہ بالا قند سیاہ بناتے ہین اور خصوصیت زمین کی یہانتک ہی کہ تین سال
برابر ایکدفعہ کی کاشت کردہ نیشکر ہوتی رہتی ہین بلکہ اگر روڑی حسب مراد ڈالی جاوی تو چوتہی سال بہی وہ تخم کام آتا ہی اور طرفہ
تاثیر یہہ ہی کہ سال اول سی دوسری اور تیسرے سال میں زراعت کا مال و قند بہت نکلتا ہی اور رٹہ یعنی پرانی زراعت نیشکر سی
شکر اچہی نکلتی ہی اور قند بہی اول سال سی بہتر ہوتا ہی سب سی اعلی قسم کی نیشکر نفرادین تپہ سوانی مین ہوتی ہی اور وہ لوگ
کوشش بہی کرتے ہین اسی سبب سی نرخ اسکا بہ نسبت دیگر علاقہ کے گران ہوتا ہی تخم نیشکر فی کنال ہہ کا پڑتا ہے
اور فی کنال سی بحساب اوسط تین من قند سیاہ و شکر نکلتی ہی جسکی ہے فی کنال پیداوار ہوئی اور ہے فی ایکڑ آمدنی
پڑتی ہی ۔

دوم ہلدی

یہہ جنس باوجیت یا بیساکہہ مین بوئی جاتی ہی اول اس زمین کو روڑی سی پر کیا جاتا ہی اور بعد کاشت پانی سی سیراب کیجاتی ہی
آیندہ سال اسی موسم مین بیم سی کہاڑکر ہلدی نکالتی ہین فی کنال دو من ۲ سیر تر ہلدی کا تخم پڑتا ہی اور تعداد پیداوار فی کنال مختلف ہی بہت
اعلی دہ من فی کنال اور ادنی دو من بہی نکلتی ہی اور بعض جگہہ ایک حصہ گہاز سی بالکل نابود ہو جاتی ہی بحساب اوسط فی کنال ۱۵ من
تر ہلدی کی پیداوار شمار کرنی واجب ہی جو بعد خشک کرنی کے چہارم حصہ یعنی ۳ من ۳۰ سیر رہتی ہی خشک ہلدی کا نرخ ۵ روپیہ فی من
سی لیکر ۸ تک مختلف اوقات مین ہوتا ہی الا بحساب اوسط ۶ فی کنال آمدن ۳۰ لانہ جنس ہلدی شمار ہوکر ۵ فی کنال بابت
قیمت تخم منہا کرکے باقی دو سو روپیہ فی ایکڑ آمدن ہر دو سر ہوتی ہی اس ہلدی کا رنگ بہت تیز زرد نہین ہوتا بلکہ پہیکا رنگ اور
ناقص قسم سمجہی جاتی ہی ڈیرہ اسمعیل خان کیطرف بیوپاری لوگ بہت خرید کر لیجاتے ہین اور زمینداران کو اچہی نفع ملتا ہی اور اکثر ہلدی
براہ بنگش و کورم بیوپاری ہوکر کابل وغیرہ نواح مغربیہ مین باہر کے بیوپاری جا فروخت کرتے ہین ۔

پیداوار میوہ جات

بونکہ آبہوا اور تدبیر میوہ شفتالو ہی انار مگر پختہ عمدہ نہین ہوتی خربوزہ تربوز انگور انجیر عمدہ نارنگی سنگترہ چکوترہ ۔ توت کثرت سی
بیر لیمو کیلا انبہ دخ ہوکر چکوترہ نارنگی و سنگترہ و کیلا اور انبہ سرکار انگریزی کے عملداری مین کاشت ہوئی ہی اور اب تہی شفتالو
اور چوکا اس کثرت سی ہونی مین کہ انکی موسم کو جو دیکہو بازارین ٹوکرہ شفتالو کی نظر آوینگی اور دیہات کی پاس بہت چہوٹی چہوٹی

باغچہ ملک وغیرہ لوگ کہتے ہین اور جب وقت پختگی میوہ آیا تو مہندو لوگ بطور ٹہیکہ وہ باغچہ ایکسال کیواسطے مول لیکر میوہ فروشی خود کرتے ہین شوق باغ لگانیکی لوگونکو کم ہے ۔ زمین اسکام کیواسطے بہت عمدہ ہے ٭

تفصیل گلہا

بہت طول بیغایدہ ہے مشہور پہول اس علاقہ کی یہہ ہین گلاب ۔ چنبیلی ۔ گل داودی ۔ سوسن ۔ گل ہی ۔ سیوتی ۔ جعفری ۔ ارغوان ۔ کنیر ۔ گل عباسی ۔ گل شبو ۔ ستنبل حسن ۔ گل سرخ ۔ نرگس ۔ گلعزی ۔ کیوڑا ۔ اور تہل مین گل ہمیرہی ۔ وہ رنگ نہایت خوشبو دار خود رو موسم بہار پیدا ہوتا ہے انگریزی پہول و گل ہزارہ صرف سرکاری باغ یا انگریزون کے خانگی باغیچون مین ہوتے ہین اصل پیداوار پہولونکی یہان کم ہے ٭

پیداوار گہاس

سوای خودرو گہاس معمولے کے اس علاقہ مین گہاس شفتل اور رشقہ اراضیات زرعی مین مثل زراعت کاشت کیا جاتا ہے انمین سے زیادہ اور کار آمد شفتل ہے جو ہمراہ فصل ربیع کے کاشت کرتے ہین گہوڑے و دیگر مویشی کی خوراک کیواسطے حکم اکسیر رکہتا ہے گہوڑا اس سے بہت جلد طیار اور فربہ ہو سکتا ہے خاصیت اس گہاس کی یہہ ہے کہ ایکدفعہ کاشت کر کے ماہ مارچ تک چہہ دفعہ کاٹا جاتا ہے اور ہر بار بعد کاٹنے کی پانی دینے سے پہر سبز اور قابل خوراک بہایم ہو جاتا ہے اسکی کاشت سے زمین کو بہت فایدہ ہوتا ہے ٭

ذکر کاشتکاران

اس پرگنہ مین سوای ملکان تیرا اور اہل ہنود اور کابل لوگونکی باقی مالکان زمین خود کاشتکاری کیا کرتے ہین مگر چونکہ آبی زمین اس علاقہ کی کاشتکاری سے بسبب تہوڑی گہرائی یعنی پانی نزدیک ہونے کی گہرا کرنے کی مشکل ہے اسواسطے غیر مالک اکثر وہ زراعت جنکو بزبان ملک مشقتی کہتے ہین بہت ہے اور اکثر مالکان بشراکت خود یا علیحدہ بحصہ کل یا جزو زمینات کی کاشتکاری انسے کراتے ہین ٭

استحقاق مزارعانہ

بشرطیکہ کوئی خاص اقرار نہو لیا ہو تو بدون اس ایک فصل کے جسکا تردد مزارعہ کر چکا ہے آیندہ کچہہ حق باقی نہین ہیگا مزارعہ کی حیثیت اور نام سوای مشقتی اور کچہہ نہین ہے بعد درو فصل موجودہ مالک کو اختیار ہے جب چاہے مشقتی سے چہوڑا دیوے الا اگر دوسرے سال کے موسم کی زراعت نیشکر ہو تو قبل از چکاولی یعنی گوڈی کے مالک نصف تخم دیکر زراعت کو بیدخل کر سکتا ہے بعد چکاولی اور بکار ڈالنے کے یہہ استحقاق نہین رہتا تا وقتیکہ وہ زراعت تیار ہو کر مشترک لیجاوے جب رواج ملک جو ہی تو بغیر موروثیت کا کچہہ استحقاق مزارعان کو نہین پہونچتا اگر مشقتی ہندکی یعنی جیٹ وغیرہ لوگ ہین ٭

طریق کاشتکاری

رقبہ بارانی اور علاقہ میران تیرا و لنڈی کاک و دیگر بعضی جگہہ کل قلبہ رانی سے کاشتکاری کیجاتی ہے اور زراعت یعنی آلہ دہ نگاوان قلبہ کم زور اور چہوٹے

چوڑی ہوتی ہین باقی اکثر جاتا ہے ہونکی بہری مانند آئی لگ گرسٹ یا ہیم آہنی سے کہ مثل بلچہ ہوتا ہے مزارعان انہین تہ ادر باؤن کا زور لگاکر قابل کاشت بناتے ہین اوزار مذکور کی ہیئت اسطرح ہے کہ نیچے پہلا نرہ چوڑا او رگاؤدم او ر قریب ۲ فٹ لنبا ہوتے دستہ اور پہل آہنی کے ذرہ اوپر ایک چھوٹے سی لکڑی پاؤن کا زور دینے کیواسطے لگائی جاتی ہے اس شکل کا اور ایک یا چند آدمی زمین کے ایک سرے سے کھڑے ہو کر اس گرسٹ سے دبا پہل زمین پر مارکر اور پاؤن سے نیچے دباکر کلوخ زمین کے الٹی جاتی ہین ایک مضبوط آدمی مشقتی قریباً ایک کنال زمین روزانہ زرعی بنا سکتا ہے ان لوگونکا قول ہے کہ بسبب پتھر اور سخت زمین ہونے کے قلبہ اچھی طرح نہین چل سکتا اور جبتک گرسٹ سے عمیق مزروعہ نہ بنائی جاوے تو فصل اچھا نہین کرتے ٭

حصہ کاشتکاری

مختلف طور پر ہے عموماً پیداوار غلہ ہر قسم وکپاس سے ایک ثلث مزارعہ اور دو ثلث مالک بٹائی کرلیتا ہے تخم و مالگذاری ذمہ مالک اور بعض جگہہ اول پیداوار ہر دو صورت ہفتم یا دہم حصہ عوض ادای معاملہ اور علاوہ اسکے تخم باندازہ معینہ اور لیکر باقی کو تین حصہ مندرجہ بالا پر تقسیم کرتے ہین الا اس آخر الذکر صورت مین مزارعہ علاوہ ایک ثلث کے [illegible] بابت [illegible] مزارعہ کو اتا ہے [illegible] کے بٹائی اسطرح الگ ہوتے ہے کہ کل پیداوار سے اول دہم یا ہفتم حصہ بعوض معاملہ مالک لیکر باقیماندہ سے جو [illegible] حصہ مزارعہ اور تین حصہ مالک لیلیتا ہے تخم [illegible] ذمہ مالک اور [illegible] دستو ہے کہ مالک اور مزارعہ [illegible] جب [illegible] الا حصہ [illegible] گڑاہ کے مالک کل پیداوار سے علیحدہ کرلیتا ہے اور باقی پیداوار سے دہم یا ہفتم حصہ اور بابت معاملہ مالک لیکر [illegible] نصف بانٹ لیتے ہین ایسی صورتمین تخم یعنی [illegible] مالک دیتا ہے اور خرچ مرکب واسطے ڈھوائی اسکی ذمہ مشقتی ہوتے ہین اور بعض جگہہ دسوان یا ہفتم چھوڑکر کل پیداوار سے تین حصہ مالک اور دو حصہ مزارعہ یعنی بحساب پنجدو آپسمین تقسیم کرلیتے ہین الا اس دوسری صورت مین بھی گیارھوان حصہ بابت گہائی و گڑاہ مالک کو لینے کا استحقاق رہتا ہے تیسری صورت [illegible] جگہہ ایسی بھی ہے کہ تخم وغیرہ اخراجات سے مزارعہ بری ہوتا ہے کل پیداوار سے سوم حصہ مزارعہ اور دو حصہ مالک لیا کرتے ہین ملحوظ رہے کہ رواج بٹائی باہم مالکان و کاشتکاران ہر تپہ بلکہ ہر گاؤن مین یکسان نہین ہے حصر اسکا ادپر کثرت و کمی [illegible] ہے جہان مشقتی بہت ملے اور زمین قدر مند ہوئی وہان حصہ کاشتکاری کم اور برعکس اسکے زیادہ ہوتا ہے غرضکہ ضرورت او ر [illegible]

پردستور بٹائی مین تبدلات ہوتے رہتے ہین جب بٹائی کا تنازعہ ہو تو خاص شرط مقررہ یا رواج دیہ کے دریافت سے انفصال ہوسکتا ہے

ذکر سیرابی علاقہ

رود کُرم کے پانی نے اس علاقہ کو زرخیز بنا دیا ہے یہ پہاڑی ندی مقام پیواڑ کے متصل کوہ سفید کے جنوبی حصہ سے نکلکر علاقہ کُرم مسکونہ قوم طوری کو سیراب کرتے ہوئے ٹل بلند خیل شاخ بنگش کے پاس سے آتے ہے اور ضلع بنوں کی مغربی حد سے متصل پوست کُرم اس پرگنہ مین مشرق رو داخل ہوتے ہے اور ہمیشہ ہر موسم مین جریان اسکا بند نہین ہوتا الا بشرطکہ بارش موسمین میں بماہ مارچ و اپریل او ستمبر و اکتوبر قلت پانی کا اندیشہ رہتا ہے جب پہاڑ سے نکلکر اس علاقہ کے حدود مین پہونچتی ہے

تو ہر ایک قوم سکنائے پرگنہ اپنی اپنی نہر جسکو بزبان مُلک یال کہتے ہین موقع مناسب سے کہود کر اپنی زمینات کی سیرابی کیواسطے لیجاتی ہین اس مُلک مین سو فٹ کی فاصلہ پر ایک فٹ پانی اونچا چڑہتا ہے مثلاً اگر کوئی زمین جاری نہر رود کُرم سے دس فٹ اونچی ہے تو جب نہر ایک ہزار فٹ دور سے کہود کر لائی جاویگی تو اُس زمین پر پانی پہر سکیگا اُس رود کیجانب جنوب سے پہلی یال موسوم بہ مونہ مملوکہ وزیران محمد خیل کے ہے اگرچہ بسبب کم محنتی اس قوم کے وہ اچہی طرح نہین چلتی اُس سے نیچے یال اولاد شاہ و مشہ خیل کے خوب جاری عمدہ ہے ازان بعد یال لنڈیڈاک جو میجر جان نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر سابق نے ۱۸۵۲ع مین معرفت غلام محمد تحصیلدار سابق کہود واکر زمین ویرانہ موسومہ لنڈیڈاک تعدادی چہہ ہزار کنال کو آباد کرایا نالہ کچکوٹ کو رم سے جنوب یال شرقی کیطرف علیحدہ ہو کر اکثر زمینات اس پرگنہ کو سیراب کرتا ہے ٹل پرگنہ مین بڑی یال اور زیادہ فایدہ بخش یہہ ہے کچکوٹ بہت پرانہ عہد قوم ہنی و منگل کا بقضا سابق اس علاقہ سے ہے اسمین ترقی پانے کا انتظام معقول ہو کر زمین جنگل ویرانہ موسوم تار تعدادی قریب کنال بعہد میجر ٹیلر صاحب اور کچہہ بعہد میجر جان نکلسن صاحب سیراب و آباد کرائی گئی اب وہ زمین بہت عمدہ زرخیز ہو گئی ہے اسی جنوبی سلسلہ مین بعد کچکوٹ کے یال منڈی یال ہنجل و رمندان و فاطمہ خیل اور یال خونہا معروف و جہنہ بتہ عیسی وغیرہ کی جاری

مین کہ خاص قابل ذکر انکی نسبت کوئی امر نہین کنارہ تمام ... رود کُرم مین سب یال ... شمار ... ہر چہار ... سورانی سیراب ہوتے ہین ایسا مشہور ہے کہ یال قوم سورانی یال موسوم ... ہے جو اُسکو ... پانی ... کرتے تہے مگر بہت مشکل سے اسمین پانی چڑہتا تہا بس جب دارا شکوہ ابن شاہجہان بادشاہ دہلی غزنین سے ... راستہ بنوں کو گیا تو اُسنے واسطے آرام رعایا اس یال کو کہود وایا یہی وجہ تسمیہ شاہ جوئی کہ یعنی بادشاہی نہر ہے

ٹینڈا اس مجمع کو کہا جاتا ہی

کہ جب دریا کا بند سیلاب سے ٹوٹ جاوے یا مرمت طلب ہو یا صفائی ندیاں یا زیادہ پانی کی ضرورت ہو تب جملہ حصہ داران حسب تعداد مقررہ واسطے انجام اسکام کے آدمی بھیجتے ہیں جو شخص اپنی نوبت پر نہ بھیجے یعنی حصہ رکھ کر جاوے تو اسکو بلا دیہ [illegible] حصہ پانی کا نہیں دیتے بلکہ موجب رسم قدیم [illegible] ہر روز [illegible] یا ایک [illegible] ناغہ [illegible] جرمانہ لیا جاتا ہی [illegible] میں واسطے حفظ انتظام پانی ایک ایک [illegible] اور چند چاپلوس بھی محصل مقرر ہیں جو شخص [illegible] پانی کے زیادہ [illegible] کرے [illegible] بنام [illegible] ناغہ خفیف غیرحاضر لیا جاتا ہی اور بعد ایقاع تنخواہ چلوستگان بمع سرکار رہتا ہی

تقسیم آب

مختلف طور پر دیہات اور قوموں کے بیچ [illegible] ندی یا مشترکہ کا پانی دو طرح پر اکثر تقسیم ہوتا ہی اول نوبت پر یعنی آپسمیں حسب ضرورت چند پہر یا روز و شب کا بارہ مقرر کیا ہوا ہی [illegible] اپنی نوبت کے اوقات میں اپنی اراضیات کو سیراب کر لیتے ہیں دوسرا [illegible] میں ایک لکڑی جسکو زبان ملک میں [illegible] کہتے ہیں واسطے [illegible] بالشت یا چند انگشت حسب مقدار حصہ اپنے اپنے حصص کے موجب [illegible] یا فرقہ وار کاٹ دیتے ہیں اور اس اپنے حصہ کے دہان کو زبان پشتو میں [illegible] کہا جاتا ہی اپنی [illegible] سے ایک گانوں کو ہمیشہ جاری پانی پہونچتا رہتا ہی اگر کوئی شخص اپنی نوبت مقررہ سے زیادہ پانی لیوے یا اپنی [illegible] کو تعداد مقررہ سے فراخ کرنے کے ذریعہ سے زیادہ [illegible] آب کا مرتکب ہو تو اسپر دوسرا فریق مدعی [illegible] نالش کرکے [illegible] نقصان لینے کا مستحق ہوتا ہی اور انکی تقسیم باہم [illegible] یا [illegible] تعداد نفری [illegible] ہوتے ہیں جو زمیندار گانوں کا [illegible] پہنچا دے تو اسکو [illegible] پانی میں حصہ نہیں دیتے

گنڈے

اس بند کو کہتے ہیں جو دریا کے بیچ ڈالکر بقدر پانی کے دوسری طرف اسکے ذریعہ لیجاویں اس گنڈے کو اہل دیہات عموماً ناپسند کرتے ہیں اور بدون ضرورت اشد کے روا نہیں رکھتے بعض جگہہ اس بند سے اوپر کیطرف دریا پانی سے [illegible] ہو کر صدمہ گیر ہوتے ہیں [illegible] گنڈے کے ڈالنے سے خرابی [illegible] میلدار پانی جو سیلاب کے موسم کیوقت آتا ہی پائین والونکو کم پہونچتا ہی یہہ سیلاب کا میلدار پانی اراضیات زرعی کیواسطے بہت مفید ہی اسواسطے [illegible] غنیمت سمجھتے ہیں اور [illegible] کوشش اسکے پہونچنے [illegible] کرتے ہیں

تیمرا اسمار نہر

بڑی نہر کو یال کہا جاتا ہے اور چھوٹے کو جو کھیت بکھیت لگتی ہے اسکو ... خیہ یا لشتی کہتے ہیں اسطرح لشتی ہونے کے باعث علاقہ میں ... بلکہ ... بہت ... یہانہ بہرتے ہیں اور اس گرم کے پانی نے تمام علاقہ کو زمردین بنا رکھا ہے اسکے سبب سے درختان سایہ دار خصوص خت توت اور شیشم کے اسقدر کثرت ہے کہ اونچی جگہ سے جب ہونکی علاقہ کو دیکھا جاوے تو کوسون تک باغ نظر آتا ہے سوا ... ورکورم کے نالہ توچی جو علاقہ دوڑ کوہی سے آکر قوم میری ووزیر بکاخیل کے اراضیات کو سیراب کرتے ہے مگر پانی اسکا کم ہے اور بموسم گرما کبھی خشک یا قریب خشکی ہوجاتی ہے بدین سبب اُسکی بہ نسبت کورم کم فایدہ پہونچتا ہے اسکا پانی باہم قوم میری ووزیر بکاخیل بحصہ نصفا نصف تقسیم ہے چار روز اور چار شب وزیر لگاتے ہیں اور اسیقدر عرصہ میری لیتے ہیں ورہ خیور کا پانی پوست جانی خیل اور زینات بکاخیل و جانی خیل ہی لگتا ہے اسمین وہ شکتو کا پانی بھی شامل ہوتا ہے ؞

حال جمع مالگذاری قبل از سلطنت انگریزی

احمد شاہ ابدالی سے پہلے کا صحیح حال جمع علاقہ ہذا نہین معلوم ہوتا شاہ موصوف نے بارہ ہزار روپیہ بابت مالگذاری جسکا نام قلنک مشہور چلا آتا ہے مقرر کیا اور علاوہ اسکے چھہ ہزار بنام نہادسورسات یعنی خرچ و رسد لشکر جملہ اٹھارہ ہزار علاقہ سے وصول کرتا تھا عہد **تیموریہ** مین بھی کچھہ ترمیم نہین ہوئی **شاہ زمان** نے بموجب سفارش کہ یہ علاقہ دوڑ واقع اندرون کوہ ہے بارہ ہزار قلنک معاف کرکے وہ بارہ ہزار بھی علاقہ بنون پر ڈالا جسکی شمولیت سے ایکسال تیس ہزار قلنک وصول ہوا علاوہ اس قلنک کے حاکمان درانی ایک رقم موسوم جزیہ اہل ہنود سے بحساب فی جنیو دو روپیہ یا زیادہ جتنا شخص جنیو پوش کا مقدور تھا وصول کرلیا کرتے تھے ہنود بیچار ونکو اس متعصبانہ رسم سے جنیو یعنی زنار چھپا کر بہاگنا پڑتا تھا جب **فتح خان** بارکزئی وزیراعظم **شاہ محمود** کا بنون مین آیا تو اُسنے اس دعوی سے کہ چند سال سے الیعالی قلنک کیوجہ سے کوئی حاکم نہین آیا بنظر بقایا ایک لاکھہ روپیہ چلایا بعد ازان **پیردل خان** وغیرہ حاکمان افغان نے اسی تعداد کے نام سے جو ملتا تھا اسکا وصول کرتے تھے جب سلطنت افغانستان کے ضعف کے سبب سے نوبت بگڑی تب **رنجیت سنگہ** نے اس علاقہ پر دخل پایا تو اُسنے بھی ایک لاکھہ قلنک کے نام سے جو جنس ملی وصول میں داخل کے سکھا شاہی حاکم جیساکہ **کنور نونہال سنگہ تاراچند - راجہ سوچیت سنگہ** وغیرہ ایک لاکھہ کے حساب سے تفریق وار کرتے تھے **فتح خان** ٹوانہ جب

سکاہ [illegible] نے آیا تو [illegible] چند سال کے لیے لاکھ روپیہ سال کر [illegible] بیسال
[illegible] رنجیت سنگہ نے [illegible] لاکھ [illegible] کہ اکثر لوگ
[illegible] ایک لاکھ [illegible] اس علاقہ کا [illegible] جاتا تھا
[illegible] علاقہ کا سوال [illegible] زمیندار لوگ [illegible] اور باقیماندہ رعایا جنس کم قیمت [illegible]
[illegible] معاملہ داخل کیا کرتے تھے یہانتک کہ جب پہلی دفعہ رنجیت سنگہ نے اس پرگنہ [illegible] ایک لاکھ کے نام [illegible]
وصول کری تو گھوڑا قیمتی پانسو کے عوض میں اور [illegible] زمیندار لوگ [illegible] زیور چاندی اور سونے کا [illegible] کا
[illegible] حالمان [illegible] سکہان جو بعد چند سال [illegible] لوٹ جوڑ تہے لگا اسکی وصولی کو غنیمت سمجہکر
[illegible] مستقل [illegible] رعایا پر [illegible] اس علاقہ [illegible] بسبب نامعقول دستور [illegible] کے اکثر
[illegible] تباہ و مفلس [illegible]

باچہہ قلنک

احمد شاہ کے عہد سے [illegible] مقرر ہو کر حسب [illegible] حصہ [illegible] ہوا کرتے تہے +

قوم میری چہہ پتہ بدین تفصیل

منڈیو بارکزئی [illegible] [illegible] خیل [illegible] حسن خیل [illegible] ان [illegible] نام [illegible] قوم [illegible] نام لگایا جاتا تھا
اور [illegible] جگہ [illegible] بانٹ [illegible] حصہ [illegible] کے ذمہ تہا +

تپی دو پتہ

جنمیں سے ایک حصہ [illegible] اور دوسرا حصہ [illegible] خیل [illegible] خیل تغل خیل +

عیسکے چار پتہ و چار حصہ

بازار احمد خان و حسن خیل - سلیمہ خیل و شہباز خیل [illegible] - کنڈال جہنڈو خیل - [illegible] خیل شمشی خیل سمعیل [illegible]
یک حصہ — یک حصہ — یک حصہ — یک حصہ

دری ڈیری دو پتہ و دو حصہ

ماطمہ خیل [illegible] سوکڑی منڈان میتا خیل [illegible] خیل
یک حصہ — یک حصہ

سورانی چہہ تپہ و چہہ حصہ

داؤد شاہ - ممش خیل - اسندی - منداخیل - والدین - معروف - بہرم خیل - خوتی - یاسین - ہیبک - موسکی - تپہ غلعت

یک حصہ یک حصہ یک حصہ یک حصہ یک حصہ یک حصہ یک حصہ

یہہ کل تپہ گنڈی کی ہوئی تفریق بہر ا سقدر ڈہکانا و غیرہ واجب تہی کہ بعضی تپہ بر بجہت اور بعضی جگہہ بفایدہ زمینی کو حقیقت مین ظلم کے سبب وہ زمینی ہیچ گرمی سمجہی جاتی تہی الا واقفیت حیثیت و حدود تپہ جات مندرجہ بالا سی اس تفریق کا غیر واجب ہونا صاف ظاہر ہے اسی حصہ کو ہر ایک تپہ مین پار و غیرہ کے حساب سی گانونگانو پہیلایا جاتا تہا ✦

اور دیہات مین

بہیا چارہ کی باہم بہہ ٹہنک اوپر تعداد اراضی بحساب غلہ یا غنیدا یعنی گون کے باچہہ ہوتا تہا چار کنال زمین یعنی بیگہ کو غلہ کہتی ہین اور ۲۰ کنال یعنی چوبیہ غلہ اراضی جسمین ایک گون غلہ کی تخم ریزی ہو اسکو ایک غنید تصور کرتے تہے اس غلہ او غنید کی حساب ابتدا مین پہلی دفعہ ہر ایک مالک کی نام جسقدر حصہ قلنک کا مقرر ہوا اسی حصہ موجب نیز عملداری سکہان تک بموجب سند جسقدر کم و بیش قلنک لگایا جا دی ہر مالک کو دیا جاتا تہا اگرچہ بعض تپہ تی تہی گو اس زمانہ مین مالک کو نے بذریعہ رہن اپنی کل یا جزو اراضی منتقل کر دی ہو تاہم اس چارہ کی سبب نام ملکیت قلنک اپنی حصہ کا لیا جاتا تہا سوا رہل مالکان اراضی جنکو بزبان علاقہ قوطیعہ حیثیتن کہتی ہین رہن یا موہوب قابض اراضی کی نام قلنک مقرر نہین ہوتا تہا گنتی مالکان یہہ تہی کہ جب انہون نے بنظر ضروریات زمینات خود بطور رہن غیر شروط گرو کر دی اور منافع و آمدن پیداوار ہتہون کہانے لگا تو ہر معاملہ یعنی قلنک اصل مالکان سی وصول ہو کر باعث تباہی مالکان ہوا ✦

حصول ملکیت بذریعہ ادای قلنک

اس ظلم او زبر دست انتقالی قلنک نے یہانتک اثر کیا کہ جو مالک مفلس ہو گئی انکی جگہہ دوسری شخص سی قلنک لیا گیا اور ادا کنندہ قلنک اس مثلوکی کے مقبوضہ اور مرہونہ ہر دو زمینات کا مالک سمجہا گیا طریق حصول اسطرحکی ملکیت کا یہہ تہا کہ جب اصل مالک بباعث سنگینی قلنک اور رفعات اپنے بذریعہ رہن جسکی ساتہہ قلنک متعلق نہین ہوتا تہا زیربار ہو کر مجبور ہوا تب وہ کا نوچہوڑ کر دوسری تپہ مین یا کوہ کیطرف مفرور ہو جاتا تہا اس سی گنی معاملہ کا موانندہ اول مفرور سرگشتہ دارانسی کیا جاتا تہا جب انکی توفیق نہو یا وہ دستبردار ہو جاوین تو سکنا دیہات کسی دوسری متمول شخص جو عموماً ملک گانو کا ہوتا تہا اسی اگر وہ بہر نہ سکی تو ملک تپہ سی قلنک کی مفرور وصول ہو کر کل اراضیات کا مالک وہی بنجاتا تہا مرہونہ زمینات کی ملکیت اس سبب سی منتقل ہو جاتی تہی کہ انکا زر قلنک بہی شامل مقبوضہ کی کما اسی ادا کنندہ سی لیا جاتا تہا اگر وہ مفرور دو تین سال کے اندر اپر

آوی اور بعد ر تمنک ادا شدہ روپیہ ادا کرنیوالا کو دیوی تو اکثر لوگ زمینکو لیکر زمین پھیر دیتی تھی اسطرحکا انتقال ملکیت ہونیکی علاقہ
مین عملداری درانی و سکہان خصوص جرنیل گوردت سنگہ کے سال حکومت مین بہت ہوا ہی علاوہ اسکی وہ شخص جو
جب خود ادای تمنک سے قاصر ہوا تو بقدر زر تمنک زمینات مملوکہ و مقبوضہ خود کل یا جز دوسری شخصکو بطور گرو دیکر اسی اپنا تمنک
ادا کرایا تو ایسی صورت مین انتقال ملکیت لازم نہین ہوتا جب روپیہ مذکور اصل مالک ادا کری تو استحقاق واپس پانے اپنی
زمین کا رکہتا ہی نے اسطرحکی تنازعات عدالت لمبی مال مین پیش ہوتے ہین اور بموجب رواج ملک تنفیص ان اموری ہونے
ضرور ہی اصل مالک مفرور ہو گیا تہا دوم بدون کسی شرط کے حکام کیطرف سے تمنک اسکا مدعا علیہ قابض سے لیا گیا سوم مالک نے جب
ادای تمنک سے قاصر ہو کر اپنی ملکیت ہمیشہ کیواسطے بعوض تمنک منتقل کر دئی ان ہر سہ صورتین مدعی اصل مالک کا حق بسبب
بیدخلی قدیمہ فوت ہو چکا چوتہی صورت یہہ ہی کہ اصل مالک نے بدون دخل حکام کے بطور خود تمنک اپنا مدعا علیہ قابض سے ادا
کرا کر اپنی زمین بن بلا میعاد مشروط کیطرح گرو کر دی یا ملک یہ فریق راضی مابین ادا تمنک کا بندوبست بعہد خاص کر دیا ہی
ما تہین اصل مالک بطور رہن اختیار فک الرہن بعد دینی زر تمنک ادا کردہ مدعا علیہ کے رکہتا ہی یہہ بے سرو پا دستور تمنک کا
اسوقت سے موقوف ہوا جب سر ہربرٹ اڈورڈس صاحب نے سمت ۱۹۰۲ بکرمی مین قابضان اراضی سے خواہ مالک ہون یا
مرتہن مالگذاری سرکار وصول کرنے شروع کی ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ ؞

ذکر مالگذاری ابتداء عملداری سرکار انگریزی

سمت ۱۹ بکرمی مین بابت ایک فصل چوتیس ہزار دو سو بیاسی روپیہ معاملہ سرکار وصول ہوا - اور پہر بندوبست اول
مین نغایت ربیع سمت ۱۹ تک بحساب اوسط قریب پچاسی ہزار سالانہ زر مالگذاری داخل ہوتے رہی بندوبست دوم میں
میجر جان نکلسن صاحب نے چورانوی ہزار چار سو چہیالیس جمع اس پرگنہ کے مقرر کی اور بندوبست سوم میں
ابتداء سمت ۱۹ سے کپتان کاکس صاحب نے ایک لاکہہ سات ہزار ایکسو پانچ روپیہ تک الا کہہ تشخیص کیا تا ہنوز وہی
بندوبست روان ہی الا سال حالیہ ایک لاکہہ ... روپیہ درج تشخیص ہو کر وصول ہوا سبب اس بے درپے
ایزادی جمع کا سوای گنجایش و آسودگی علاقہ و ترقی قدر ملکیت یہہ ہی کہ علاقہ ناردلنڈیڈ کی آبادی سے اور اکثر زمینات خام
تحصیل و تہل نو آباد کے مشخص ہو جانے سے جمع مین برابر بیشی ہوتی چلی آئی اس پرگنہ مین سوای تہہ بار انتی و نور ... دو تین
اور کسی جگہہ جمع سنگین نہین بلکہ گنجایش ہی البتہ بعضی دیہات مین تشخیص جمع سمت ۱۹ کیوقت جو پیدا وار کے حساب لگائی اوسطہ کے
کچہہ فرق قابل ترمیم بندوبست آیندہ نظر آتا ہی - بارہا بوجہ زبان خود اس ذکر کو تعجب سے بیان کرتے ہین کہ عہد عملداری ...

سابق مین باوجودیکہ چند سال کے بعد حاکم واسطے وصول تعلقہ آیا کرتے تھے تاہم ایک لاکھ روپیہ بدون خرابی و تباہی رعایا دشوار تھا اور اب اس عملداری مین برابر سال بسال بشرح زیادہ مالگذاری اسانی سے اور خوبی سے وصول ہوتا اور رعایا کا روز بروز دولتمند ہوتا جانا داخل کرامات ہی مگر حقیقت مین یہہ کرامت نہین حسن انتظام ہی جسکی ظاہر اور غالب وجہ سبب مین پہلی بموجب حیثیت اراضی تشخیص جمع ہوکر بہ تہ قسم داری اسکا باچہ ہونا اور قابضان اراضی کو خواہ وہ مالک ہون یا مرتہن مالگذاری کا ذمہ دار سمجھنا دوسرے مستقل حکومت انگریزی کے سبب سے جو امن اور آرام حاصل ہوا اسنے قدر ملکیت اراضی بڑھا دیا اور بیداوار زمین کے فروخت بنرخ گران اور سبیل آسان میسر ہوئی اور رعایا کو بجای لڑائی جھگڑے و کشت خون جو عہد افغانے مین ہر وقت موجود تھا شغل حصول معاش نیک و تردد زمینداری نے بہ نسبت سابق زیادہ دولتمند بنا دیا فی الحال بجای ۲۰ تپہ قدیمہ ہونکی ۳۳ تپہ اس پرگنہ مین ہین باعث ازدیاد تپہ شمولیت قوم وزیری و آبادی نارو و لنڈیداک و نیز علحدگے ہونے دکوٹے سادات وغیرہ کا ہی باقی مفصل حال تپہ وار تعداد دیہات و جمع و نام قوم مسکونہ ہر ایک تپہ و دیگر ضروری امور فہرست نمبر ا مندرجہ ذیل حالات پرگنہ ہذا سے معلوم ہوگا ۔

ذکر تنازعات رہن

اگرچہ مقدمات ہر قسم کا ذکر کلیات مین مختصراً درج ہوا مگر اس علاقہ مین دستور و تنازعات رہن بسبب کثرت اسکے لائق ہین کہ انکا ذکر خاص اس موقع پر کیا جاوے رہن زمینات کا دستور پرانا معلوم ہوتا ہے اور سبب اسکا صرف مفلسی نہین بلکہ عادتی رواج ہی جس زمیندار کی چند قطعات زمین نہری ہوتی اور پانی معمولے تردد اور ضروریات فاضل سمجھے تو بوقت انجام ضروریات خانہ داری نقدی عوض سے ایک یا چند قطعہ رہن کر دیتے عموماً اس علاقہ مین رواج رہن غیر مشروطہ کا ہے حالیہ میعادی رہن بھی مروج ہوتا جاتا ہے اور چونکہ رہن غیر مشروطہ مین قانوناً میعاد حد سماعت مقرر نہین ہے اسواسطے بابت پرانے وقت کے مقدمات رہن دایر کئے جاتے ہین میرے پاس چند مقدمات ایسے گذرے ہین کہ جنمین اتہتر اور سو برس تک بنیاد رہن بیان کی گئی ہے بموجب رواج ملک مرتہن کو یہہ اختیار انتقال بذریعہ رہن [illegible] مرہونہ [illegible] سبب اکثر زمینات مرہونہ مکرر سہ کرر رہن در رہن ہو کر چند جگہہ قبضہ انکا منتقل ہوتا رہتا ہی ایسے رہن کے مقدمات مین حاکم تحقیقات کنندہ کو اصلیت مقدمہ کے دریافت مین کئی دقتین پیش آتی ہین کیونکہ زمانہ ماضیہ مین رہننامہ لکھے نہین جاتے تھے اور جو زبان کہین لکھا گیا وہ بہتر کے حوالہ ہوتا تھا راہن کے پاس اسکا مثنی نہ رہتا اور تحریری ثبوت ہوتا ہے گواہ اکثر رشتہ دار یا گوندار غیر معتبر ہوتے

مین بلکہ پرانے مقدمات مین تو کوئی زندہ گواہ تبلایا نہین جاتا ایسی کہنہ معاملات مین مدعا علیہ کو اکثر یہہ مشکلات ہوتی ہین اول یہی کہ ہیبہ وثیقہ زمین جو دوم مدعی کو بذریعہ گو نسی بذریعہ ادای قلنک میری ملکیت ہو گئی تیسری یہہ کہ قطعی مرہون فروخت
کر چکا ہو تہا ان مین زیادہ ہی پہلا امر ہی کہ مدعی کو رہن غیر مشروط کا ثبوت کامل دینا چاہیی اور مدعا علیہ نے وروثی ملکیت کا دعوی
مین مدعی حسب شرح بالا اور مدعا علیہ ادای قلنک کا ۔ تیسرا اور چوتہا آسان ہی دو سال گذشتہ مین قریب نصف کے پرانے
مقدمات بسبب عدم ثبوت ڈسمس ہوی بعض مقدمات بید خلی کہنہ عملدارہا سابق در انتقال ملکیت بذریعہ قلنک کی یہہ
رہن باشرط دایر کئی جاتے ہین اس مراد سی کہ رہن غیر مشروط کے نام برا اندر میعاد سماعت سمجہی جاوین اس سبب سے **کپتان
ہنری آر سٹن صاحب** ڈپٹی کمشنر نے یہہ تجویز کی ہی کہ رہن قبل از عملداری سرکار کیواسطی میعاد مقرر کیجاوی کہ اس میعاد مین تمام پرانے
مقدمات بیباق ہو کر فیصل کیئی جاوین تا کہ ہمیشہ کی خرابی نرہی اور واسطے آیندہ عام حکم مشہور کیا گیا کہ رہن نامہ تحریر ہو کر اصل
راہن کے پاس اور نقل مرتہن کو دیجاوی اور نیز پٹواری کی کاغذ پر حال رہن بالمعاملہ درج کرا دیا کرین رہن اب بہی اکثر ہوتی ہین
قدر زمین کا بہا تک ہی کہ اچہی نہری زمین پچاس روپیہ کنال ست پہنچ گیا تو مالک رو رہن کی قدر مقدمات جدید رہن مین مرتہن
عموما یہین عذر پیش کرتا ہی کہ ابہی میعاد رہن باقی ہی دوسری یہہ زمین بذریعہ بیع قطعی فروخت ہو چکی یا [illegible]
کر چکا ہو جو رواج ملک تک فک الرہن نہین ہی ۔ پہلا اور دوسرا امر کی تنقیح ثبوت گذرانیدہ فریقین سے ممکن ہی تیسرا امر بابت
وقت انفکاک حسب رواج ملک یہہ ہی کہ ماہ ساون مین قبل از تخم ریزی خریف اور ماہ کتک مین قبل کاشت فصل ربیع زمین زیر
تخم مالگذاری سے پہلا راہن رہن کی فک الرہن کرا سکتا ہی الا اگر راہن پہلی تردد سے اطلاع ارادہ انفکاک درحالیہ اپنی وکرشتنی سے مرتہن کو منع
کرتا تو ہم نے کنال بابت مزدوری کرشتا دفی کنال ایک آنہ تے قلبہ دینا پڑتا ہی حسب جا بہ دفعہ قلبہ سے قلبہ ان کیجاوی تو کرشت کا
اجرت ہوتی ہی بصورتیکہ مرتہن باوجود درخواست فک الرہن ادر منع کرنے کے تخم ریزی کر دیوی تو تخم پیکر بعد آدای زر رہن
بلا اجرت حسب رواج اسکو زمین چہوڑنی پڑیگی بابت مونڈہی دخت مینکر جسکو زبان ملک سٹہ کہتی مین یہہ رواج ہی کہ ۱۵ ماہ
تک قبل از چکاویئی کو ڈنڈا ... مونڈہی الگ کرنا استحقاق فک بتا ہم مگر مناسب ہی کہ ماہ پہاگن مین زمین مونڈہی مینکر وا کے فک
کرائی جاوی کیونکہ اس وقت سی ترقی پانتا و زخت سیلری وحفاظت مینکر شروع ہوتی ہی واضح ہو کہ موجب رواج قدیمہ مرتہن نہ
بدون خواہش راہن اختیار نہین ہی کہ جائیداد مرہونہ واپس کر کے زر رہن کا دعوی کرسکی بلکہ رہن بلا میعاد کا فک کرانا مرضی راہن
منحصر ہی جس وقت وہ چاہی فک کرا دیوی فی الحال یہہ دستور خلاف انصاف و قانون معلوم ہوتا ہی ۔

فروخت بیع قطعی

اراضیات کی فروخت قبل زمینداری انگریزی بہت کم ہوتی تھی جسکا سبب یہ تہا کہ خوف تھا کہ جو اصل مالک اراضی سے لیا جاتا تہا کوئی مشتری خرید قطعی ملکیت کیطرف راغب نہیں تہا اور رہن فوراً لیتی تھی کیونکہ خطرہ قلنک رہن کو نہیں تہا اس پرگنہ میں شناخت ملکیت عہد سابقہ کیواسطی بڑی علامت ادای قلنک کے ہے جسنے عملداری سابقہ مین سوای سید اور علماء کی قلنک ادا نہیں کیا تو اسکی پاس حصول ملکیت جدیدکا بذریعہ بیع وغیرہ ثبوت ہونا چاہی حال مین خرید فروخت اراضی بہ بیع قطعی بلاخطر ہوتی ہی اور قدر زمین بہری کا یہانتک ہوگیا ہی کہ ذیکنا ایک ریعنی ایکڑ دو سو چالیس ادا قسم کی زمین فروخت ہوتی ہی جہد افغانی مین اتنی بہت کم قیمت تہی +

اقسام ملکیت

بندطرحکی ہین اول اصلی ملکیت جو مالکان مقبوضہ کے مورثان کو ابتدا زمین بموجب حسعس ملی تہی دوم غنیم کو مارکر بطور غضب اسکی املاک پر قابض ہونا جیسا کہ قبل زمینداری سکہ کا اسطرح اکثر ہوتا تہا تیسرے خرید بذریعہ بیع اصل مالکان سی چوتہی بعوض نیکی یعنی صلح خون بہا مین یا بشم عورت کی بدلہ مین مدعیان کو دیتی اور اسطرحکی اراضی کو نیکا مرکہ یعنی صلح والی زمین کہتی ہین پانچوان بعوض ادای قلنگہ قابض ہوجانا اور صورت دیہات اکثر رہیا جاوہی کہ فہرست نمبر ا سی تفصیل معلوم ہوگی +

فہرست نمبر ایک متعلق دیہات
پرگنہ تیون

نمبر شمار	نام موضع	نام مالکان	نام ملک (تعداد انعام سالانہ)	تعداد دیہات				تعداد خانجات			[illegible]	تعداد اراضی بحساب ایکڑ			[illegible]	[illegible]	کیفیت موقع وفاصلہ از مقام صدر
			تعداد انعام سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مسلمان	[illegible]	[illegible]	مسلمان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱	اسمعیل خان	وہب خان و فیض اللہ خان	[illegible] بطور تعلقداری	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اسمعیل خیل	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	مقام صدر سے بفاصلہ تین میل جانب [illegible] واقع ہے
۲	اسمعیل خیل	سرفراز خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اسمعیل خیل و میرزیل	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	چھ میل جانب جنوب مائل شرق
۳	[illegible]	لاہوتی شاہ	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	ایک میل جانب مغرب مائل بشمال
۴	بارکزی	فیروز خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	چھ میل [illegible] مائل جنوب
۵	[illegible]	فیض اللہ خان ولد [illegible] خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	ایک میل سمت شرق
۶	بازید خان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	تین میل سمت شمال
۷	برت	ملک شاہجہان و مینا خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	برت	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	ہفت میل جانب جنوب
۸	جنید خیل	مظفر خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جنید خیل	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	سات میل جانب شرق
۹	حسنی	[illegible] خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حسنی	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	دو و نیم میل سمت شمال مائل شرق
۱۰	خلعت خان	بالا خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بیکبیکی	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	تین میل سمت شمال قدرے مائل شرق
۱۱	وہرزہ خیل	ضابطہ خان و [illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	وہرزہ خیل	[illegible] ایکڑ	.	[illegible] ایکڑ	[illegible]	[illegible]	دو میل جانب شمال مائل بہ شرق

نمبر شمار	نام موضع	تعداد ... شہید و افغان مرسال		تعداد رعیات				تعداد خانجات			[illegible]	تعداد اراضی مزروعہ بحساب ایکڑ			[illegible]	[illegible]	کیفیت معہ موقع و فاصلہ سمت از مقام صدر
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	
۱۲	داودشاہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	داودشاہ [illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چار میل جانب غرب بایں شمال [illegible]
۱۳	سادات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو میل سمت شرق
۱۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] میل جانب شمال
۱۵	شہدیو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	شہدیو	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چار میل طرف جنوب
۱۶	غوریوال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] وخوجی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آٹھ میل جانب شرق
۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف میل شرق
۱۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک		.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سید وغیرہ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تین میل سمت شرق مایل شمال
۱۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آٹھ میل طرف جنوب
۲۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تخمیناً [illegible] میل جانب جنوب
۲۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حسن خیل [illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چار میل سمت شرق
۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] وغیرہ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تین میل جانب شرق مایل جنوب [illegible]

نمبر	نام موضع	نام مالک پٹہ معہ تعداد انعام سالانہ		تعداد دیہات				تعداد خانجات			[illegible]	تعداد [illegible]			[illegible]	[illegible]	کیفیت سمت وقوع و فاصلہ از مقام صدر
		نام مالک	تعداد انعام سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	
۴۳	مندان	شکر اللہ خان	[illegible] وبای	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پانچ میل جانب جنوب [illegible] واقع ہے
۴۴	سیناخیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سیناخیل	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو میل سمت جنوب مائل غرب
۴۵	[illegible] خیل	احمد خان و [illegible] خان	[illegible]	[illegible]	.		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تین میل [illegible] غرب
۴۶	ممہ خیل	شیر خان کرم خان	[illegible]	[illegible]			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پانچ میل بطرف جنوب
۴۷	[illegible]	احمد خان و بہرام خان	[illegible]	یک	.	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اڑھائی میل جانب غرب مائل جنوب
۴۸	نار	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] پہاڑ کوہ میں آباد ہے
۵۰	[illegible]	خدا خان	[illegible]	یک	.	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] میل سمت جنوب
تیس قریہ	میزان [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

حال عداوت باہمی قوم بنوچی

کہتی ہیں کہ اول قوم بنوچی میں سوای تہوڑی تکرار کی جسکو پشتون قوم بسبب افراط حسد گویی نالے کہتی ہیں کچہہ بہاری عداوت نہیں تہی اور
اُس خفیف دشمنی کا اثر صرف اہل معاملہ پر ہوتا تہا کیونکہ اُسوقت سلسلہ گوندیداری ایسا منسلک نہیں تہا جیسا ہیچہ ہوا لفظ گوندیاری کا
معنی جنبہ داری ہی مگر اصطلاح عام میں اس لفظ سی عداوت داری کے مراد ہی نکلتی ہی ابتدا تقرر گوندی بنو زبان مین اسطرح ہوئی
کہ فرقہ نوڑ کی آبادی رود توچی سی جانب جنوب پہاڑ کیطرف تہی کہ اب بہی علامت اُس موضع کے موجود ہی نوڑ لوگون نے بامید قبضہ ہونے
زمین پرانی آبادی کو چہوڑکر رود توچی سی جانب شمال کہ جہان اب موضع نوڑ ہی گا نو آباد کیا نسل مارکزی میری سمیال سرکے
وابراہیم دو برادران اولاد نقرہ دین جو اُسوقت اپنی قوم کے سرگروہ تہی اور موضع مندیو و موضع مجتی کے مابین اُنکی جای سکونت تہی
اُنہوں نے شاخ نوڑ کو اسجگہہ کے آبادی سی منع کیا جب مانع نہوئی تو باقی قوم میری نے زور کرکے اُنکا پانی بند کر دیا اور ہر طرح کی دشمنی سی
ایسا تنگ کیا کہ نوڑ لوگ مجبور آہت کر اپنی قدیمی جگہہ کو چلی گئی اسطرح جبہ دفعہ نوڑ اسجگہہ آئی اور سرکے وابراہیم نے اُنکو ہر دفعہ اُٹہادیا
آخر فرقہ نوڑ نے سمی سرکے سی جو بڑا بہائی تہا صلاح ملائی اور سرکے نے اُنکو اجازت دی کہ بطور ہمسایہ کے اسجگہہ آکر آباد ہو ابراہیم
چہوٹے بہائی نے کہا کہ نہ آؤ نوڑ لوگ ہمسایہ سرکے کے ہوگئی اسی تکرار پر فیمابین سرکے وابراہیم خصومت پڑ گئی اور ہر دو محتاج کمک
ہوکر بطور رسنا واتے یعنی خواستگار رہے بنو کی زمین مدد مانگی لگی جس موضع مین سرکے پہونچ گیا وہ سرکے کی گوندیدار اور جسمین ابراہیم پہونچا وہ
اُسکی جنبہ دار بنگئی اس عرصہ سی گوندیاری کی آگ ایسی بہڑکی کہ تمام بنوزی خاندانو مین موثر ہوئی ابتدا مین گوندی سرکے کو زرہ
یعنی کہنہ گندی اور گوندی ابراہیم کو نویہ یعنی جدید گوندی کہتی تہی اس سبب سے کہ سرکے کلان تہا اور ابراہیم اُستی چہوٹا تہا آخر
رفتہ رفتہ سرکے کے گندی کو تور یعنی سیاہ گندی اور ابراہیم کیطرف کو سپین گندی یعنی سفید کہنی لگی سبب تور اور سپین کا حال
اطمینان کوئی معلوم نہیں ہوا مگر مشہور روایت یہہ ہی کہ سیاہ اور سفید دو طیور ہوا مین لڑ رہی تہی گوندیداروں مین سی ایک نی
کہا کہ سیاہ طایر میرا ہی اور دوسری نے کہا کہ سپین یعنی سفید میرا ہی اور اُنسی مثل سکندر غالب مغلوب کا فال پکڑا وہ دونو
طایر لڑتی لڑتی آنکہوں سی غایب ہوگئی غالب مغلوب تمیز نہوسکی اُسروز سی تور اور سپین گوندی کا نام ہوگیا اور اُس فال جاہلانہ
سی یہہ نتیجہ سمجہا کہ تور اور سپین گوندی کے مابین مثل اُن طایروں کی غایب ہونے یعنی مرنے تک لڑائی جہگڑا رہیگا اسم
خام خیال کو دل سی دور کرنا چاہئی اسلئی زیادہ علم کے تور اور سپین گندی کے فہرست ذیل مین معہ نام مکانات ہر ایک
قوم بتہ وار درج کیجاتی ہے کیونکہ بنوں کے ملاقہ مین اسکی درستی انتظام وصنائی الفعالی حکام کو گوندیداری
کے واقفیت لابد مطلوب ہی

اول فہرست تورگوندی جیساکہ حالمین ہے

نمبر نشان	نام ٹپہ	نام افسر کلان تورگندی	تفصیل قوم وار	نام ملک اقوام تورگندی	کیفیت
١	بازار احمد خان	عبدالغفار نے مین دکمرانز	شاہ بزرگ خیل	منبر اللہ خان حال رب خان	
٢	"	"	حسن خیل	وزیرو میانداو	
٣	"	"	سکندر خیل سکندر خیل	اسد خان و کریم خان	یہ شاخ پہلے سپین گندی مین تہی بسبب رشتہ داری دکس خان تورگندی مین انتقال کیا
٤	"	"	اسمیلزئی	نزلوی و غازمہ	سپین گوندی سے انتقال کیا
٥	موسیٰ خان	"	سلمہ خیل	شاہولیخان	تورگندے سے سپین گندے کو منتقل ہوئی
٦	"	"	شنگی	سرور و میرک	
٧	مستی خان	"	کلہ خیل	مستی خان	انکی اور درب خان کی باہم سخت عداوت ہے
٨	جہنڈو خیل	ایضاً و خود شیر دست خان	جہنڈو خیل	ظفر خان	
٩	دہرمہ خیل	ایضاً و شہمین خان	دہرمہ خیل	نظیم خان و ضابطہ خان	شرح نمبر ۲
١٠	خستی	"	سرڈی خیل	جنگ خان	
١١	"	"	ذکر خیل	شیر دست اصل یزہ	
١٢	"	"	میوا خیل	درانے	
١٣	تبہ ظلعت	"	ملاخیل	شریف	
١٤	"	"	نصرالدین	شیر دل	
١٥	"	"	اسمعیل خیل	نور باز خان	

۱۷ تپه بازید خود بازید خان بتوزو مالیو علی زئی — خانصوبه بسر بازید خان — مسحبت خان الدمیر قلم — انگریا بازید یا تپه د شمنی بودارن سبب بسین گندی کیدف — سا تیه بود

نمبر	نام تپه	نام اولاد خان کندی	تفصیل قوم وار	نام ملک قوم	کیفیت
۱۸	تپه بازید	خود بازید خان بتوزو	سیاخیل	بہبت خان وغیره	
۱۹	تپه داودشاه	داسفندیار بیانان	گرشته	خواجه لفه خان	
۲۰	ممش خیل	″	ممش خیل	نقیه وغیره	
۲۱	تپه شکر الله خیل	″	سکندر خیل	مرادعلی ... وغیره شیر زمان	
۲۲	″	شیر مست خان	سالو خیل	انور	
۲۳	″	″	فتح خیل	... بازید خان	
۲۴	تپه اسمعیل	″	میراخیل	حسرت وغیره	
۲۵	″	″	تغل خیل	بازید وغیره	
۲۶	خوریوال	″	خودیاسے	شکر الله اسد میر وغیره	
۲۷	نورڈر	″	نورڈر	اسمد خان	
۲۸	بارکزئی	″	بارکزئے	...	
۲۹	″	″	نذر خان خیل	امیر الله ...	کیفیت ... شامل ...
۳۰	ممد خیل	″	ممد خیل	آدم ... گل خان	
۳۱	″	″	...	...	
۳۲	گگئی	″	گگئی	...	

دوم فہرست پیدین گو ندست

نمبر شمار	نام تپہ	نام افسر کلاں	نام قوم	نام ملک	کیفیت
۱	بازار احمد خان	جنگی خان، جعفر خان، مغل خیل، میر حسن [illegible]، میر عالم خان [illegible]، عبد الغفار [illegible]، سردار خان	[illegible]	محبت وا [illegible]	بسبب [illegible] [illegible] نہ تعلق ہو [illegible]
۲	تپہ موسیٰ خان	ایضاً	شہباز خیل	پیر دوست	
۳	〃	〃	گنڈلی	موبیہ خان	بشرح نمبر ا
۴	〃	〃	شمشی خیل	کالاکی و نغیمر	کبھی تو رکبھی پیدین
۵	دہرمہ خیل	〃	خاتون خیل	جعفر خان	بسبب تعلقہ [illegible] خیلان تپہ گنڈیگر شامل ہوئے
۶	〃	〃	عابد خیل	فیروز خان	بشرح صدر
۷	حسنی	〃	حسنی	زبردست خان	
۸	〃	〃	بوزہ خیل	میاں شہاب الدین	
۹	〃	〃	کچوزئی	زبردست	
۱۰	ملعت	〃	سلطان خیل	بالا خان	
۱۱	〃	〃	بیبک	شہباز و دلباز	
۱۲	〃	〃	والہ خیل	خوشحال وغیرہ	
۱۳	بازید	〃	بازیدی	ہاشم خان	باعث عدم گنڈران پیدین گنڈ یعنی گنڈیگر ہو گئے
۱۴	〃	〃	جاوزئی	عیسیٰ خان	ایضاً
۱۵	〃	〃	مندیزئی	خدری	بشرح صدر اکثر بازید خان نے تباہ کر دیا

نمبر	نام قوم		نام شاخ	نام ملک	کیفیت
۱۶	داؤد شاہ	″	نشتر	نعمت اللہ	
۱۷	امندی	″	امندی	گل حسن الہ داد	امندی پہلے یوسف خیل کا خاندان تورگنڈ کو منتقل ہوا
۱۸	منڈان	″	ولی خیل	شکر اللہ خان	
۱۹	″	″	بیتا خیل	خالق وغیرہ	کینگر و خانیع بوجہ غلبہ تورگنڈ کے شامل ہوئے
۲۰	فاطمہ خیل	″	فاطمہ خیل	سابق ... شاہ اور خان ... خان	
۲۱	″	″	سواکزئی	ثنا اللہ خان	
۲۲	شکر و منڈان	″	شنبل	نور باز وغیرہ	

نمبر شمار	نام قوم	سر فرقہ قوم	نام مقام	نام ملک	کیفیت
۲۳	اسمٰعیل خیل	ایضاً	سمیع خیل	غضنفر خان شاہ پور	
۲۴		″	خواجہ خیل		بباعث غلبہ تورگنڈ میں شامل ہوئے
۲۵	غور توار	″	شواخیل وغیرہ	سردار خان	
۲۶	بارکزئی	″	بریم خیل		
۲۷	″	″	مندیو	نیاز علی وغیرہ	
۲۸	″	″	شہدیو	محمد اکرم	
۲۹	برتہ	″	برت	ملیک	مجبوراً تورگنڈ کی شامل ہوئے

یادداشت

واضح ہو کہ تورگنڈ کے نام سے جو فرقے بنا ہوا ہے ان میں ایک شاخ وسہ ہے کہ ... بلاکوٹ گنڈ کے ہیں ... ایک خیمہ میں ... ہوتے ہیں اور خاکر ہی اس سبب سے تو ... اور نام ... کرتے ہیں مگر یہ دریافت کامل یہ تفصیل نہیں لکھی ہے

حال ملکان کلان افسران تورگنڈی

یہ بات نہیں ہے کہ ایک ہی خاندان میں پہلے سے موروثی چلی آتی ہو بلکہ جب خاندان کے کسی معتبر ملک نے زور پکڑا اور ہمت کر کے اسکی طرف

سے کر گئی اور گند کو منتقل ہوئی جیسا کہ شاہزادان سدوزئی کے عہد میں سے تورگند کا افسر بایزید خان الفزخان ملک داود شاہ ارشاد خان و
واللہ نظیم خان جو بانی تہے دوکس خان مشہور ملک نظام الدین خان تخت زادہ رصا حاصل کر کے کل تورگندی کا افسر ہوا اور دلاور و عقلمند ہے تب سے
افسری میں بہت اختیار و نام پیدا کیا اگر دلاوری و عقلمندی کیساتہہ انصاف بھی رکہتا تو نیک نام ہو جاتا مگر وہ کہ ان تہا سو موجب ہار
اپنے رشتہ داران غیرہ کے اسنے اپنے استقلال کیواسطے بہت کچھ کیا جو خلاف انصاف تہا اور روالا سے خان ملک داود شاہ اسکا خیرخواہ
رقیب تہا یہہ ہے کہ حال تہا اسی تورگند کے افسری کرکے دوکس خان نے یہان کے بعد موت تین ذات ہوا دوکس خان
موجود تہا ارہ درو کو بہم کے تمام کیا رہ پر یہ سوال تین بایزید خان ایک اولو العزم جوان نر دو شجاعت نام پیدا کر کے نکا اسکا باپ
عبدالخالق قوم مندان خیل پشتون تہا مگر یہ رہا تیمن کی بایزید خان سے بعض بیون نے کہ لوگ سے سہن بیمن جانتے تہے
یہ شخص نہایت نوجوان دلاور اور ظالم تہا اسنے دو پرہیزہ کے شمشیر زنی میں پیرکالہ بعلی زئی کی خاندان کو جو پہلے ملک تہا زبون کر کے
تورگندی کا وہ افسر ہوا اسکی افسر ہونے کیواسطے یہہ ایک بڑی وجہ تہی کہ یالین یا زرین جو اپنے بیون کو دیا سب ارتے
تہین وہ روز کو ہم مین اسکی زور کو نہیچ تہیں اسنے اپنا قبضہ کہنی ہے گو یا کل بیون کو بیچ مین کر ایسے دوکس خان نے پہلا ہی وہ لیے
رقیب کا کچہہ نا یہ کیا آخر کو جب مکرہ نہیال پڑا تو خان سے رہا ہو ہو گیا تہا لیکن وفات دوکس خان اس کو نہی کا اب
بایزید خان ہاگیر کی تا زیر کے علماء تین ہو یہ سال تہے شیر مست خان جو ہاتخیل نے پیدا نام فخیل
کے مددی جو مناف کیندین تہرائی یا لوگ یہ ہیچ نہیا دو بایزید خان نے خفیف اثر ای کر کے تورگندی افسر ہوا
یہ شخص بہت وہان آزاد رہتا تہا اسنے جہاں لوگون میں غرزیت پیدا ارتا ہے وہ سلطنت انگریزی تک لپی لند کی نسبت
رہا بایزید خان ۱۲۳۰ھ میں فوت ہونے الحال کہ جو افسری تورگندی کا سبب تہام ہے کا رہا ہے نام باقی نہیں دیگر پرانام
درب خان ملک نظام الدین خان تورگندی کی سرپرست ہے

حال افسران سپین گوندی

درانی کے عملداری مین سپینی خان مغل خیل اس گندی کا افسر تہا جب کو میا نداد ... نے متعام ... قتل کرا دیا اسکے بعد
جنگی خان و جعفر خان مغل خیل اور میر ہوس خان والپر شر پیہ عالم خان منڈان سلیمان خیل
مین افسر ہوئے گرچہ نام افسری کا انکو تہا مگر جنگ وجدال مین نامور خان نور محمد خیل و خضر خان اسمٰعیل خیل
سپین گندی کا سرپرست ہوتے تہے حال مین سرداد خان پسر جعفر خان نیابتاً بولیس غور لوالہ اسپین گندی کا ہے

نام ہر گروہ ہی اور جعفر خان اسمعیل خیل ہی زندہ موجود مگر سردار خان سی کمال عداوت ہی *

حال اختیار افسران گوندی

ہر دو گوندی کے افسران کو یہ اختیار تہا کہ بوقت ضرورت اپنی گوندی کے حشر ہی جمع کر کے جہان چاہین لڑاوین اور جب اپنی گوندی کے کسی گانونکو دوسری گوندی کے لوگ محاصرہ دین یا تنگ کرین تو انکو پہونچی اطلاع کے افسر گوندی کا انکی کمک دیتا تہا اور اپنی گوندی مین اگر کہے جگہہ خصومت پڑتی تو حتی المقدور اسکو صلح سی طی کرتا تہا اور جرائم کے بدلہ ناغہ یعنی جرمانہ اپنی گوندی کے لوگون پر کر سکتا تہا *

حال دشمنی باہم ہر دو گوندی

جسقدر دشمنی باہم تور سپین گندی مین زبان زد ہی اسکی نظیر اور قومون مین کم ملتی ہی اس ملک کے لوگ کہتے ہین کہ عہد افغانی مین باہم کی لڑائیون مین صدہا آدمی مارے گئے اور صبح اوٹھکر اکثر یہہ خبر سنی جاتے تہی کہ ایک گوندی کے لوگون نے دوسری گوندی کے فلان گانونپر حملہ کیا اور یہہ نقصان ہوا مخالف گندی کے لوگون کو تنگ کرنے کیواسطی ایسا بہی کرتے تہی کہ جس گوندی کا ہاتہہ پہونچا دشمن کے گانون کا پانی بند کر دیا تا کہ وہ زراعت سی محروم رہین اور بالآخر تنگ آکر مجبور ہوین اور جب انکو کمک پہونچتی تو دوسری جانب مین کاریز کو مار کر دیا اور ... زراعت ہای نیشکر اور مکی کے ہونے سی دشمنانکو پوشیدہ جانیکیواسطی موقع ملتا تہا متفرق ہوکر دشمن کے گانونکے آدمیون پر پاس کی زراعت سی نکلکر حملہ آور ہوتے تہی اور ان بیخبرونکو جہانتک ہاتہہ پہونچا قتل کیا اور جسجگہہ مویشی مخالف کا نونکی چرتے ہوئے دیکہی تو سواران کے تاخت کر کے لے آتے تہی اگر بسبب پہونچنے چیغہ مالکان کے لیجانا ممکن نہ ہوتا تو تلوار اور بندوق سی مویشی کو اوسی جگہہ قتل کر جاتے تہی اور ہر طرحکی نقصان پہونچانے سے دریغ نہین تہا بلکہ یہانتک بیرحمی تہی کہ جب اپنی کسی دشمن پر غالب ہوئی تو اس خاندان کے طفل شیر خوار اور مستورات بیگناہ کے قتل سے بہی پرہیز نہین کرتے تہی جس سبب انہون نے قوم مروت انہیونکو طعن طفل کشی دیتے ہین واضح ہو کہ اس کشت خونسی سوائے بدلہ لینے اور پورا کرنے دشمنی کے لوٹ کی علاوہ یہہ طمع بہی ہوتا تہا کہ مقتول کے جایداد اراضی زرعی اور دیہہ ملوکہ قبضہ مین آویگا چنانچہ اکثر ایسا ہوا ہی اور جسکا اس غضب سی ابتلک قبضہ چلا آتا ہی وہ بطور ملکیت اس جایداد کو سمجھتا ہی *

حال مددہی اپنی گندیدارونکو

عہد افغانی مین اپنی اپنی گندمین ایسی شرم شریک تہی کہ جس جنبہ کے گانونکو دوسری جنبہ کے لوگونسی خطرہ آن پیش ہو تو تمام

فوراً چلوشتہ یعنی محصل باخبر رسان افسر کلان اپنی گوندی اور دیگر ملکان گوندی کے پاس اسطے اطلاع طلب کمک بھیجا تو بفور اطلاع رسی اپنی لوگونکو ایکدم دہل بجاتے ہوئے انکی مدد کیواسطے پہونچتے ہین اور اپنی گوندی کے اعانت کیواسطے لڑنا اور جان دینا لازم سمجھتے ہین اور خرچ باروت و گولے جسقدر مخالف گندی کے لڑنے مین ہو سب گوندیا تقسیم کرکے دیتے تھے اور اکثر مثلاً تورگندسے کے کسی دیہ کے لوگونکو سپین گندی کیجانب سے نقصان زراعت وغیرہ صدمہ مال پہونچے تو واسطے خوراک اُس نقصان رسیدہ کا لوگی افسر کلان بقدر ضرورت غلا اپنے پاس سے یا بطور چندہ اپنے سب گوندیاراز سے وصول کرکے دیتا ہے غرض ہرطرح کی اعانت ہوتا یا ملکان ایک سرکے دستگیری کرتے تھے فی الحال گرچہ اسطرح کی مدد کیسکو ضرورت نہین ہے کیونکہ سرکار انگریزی کا انتظام تو سپین پہ غالب ہے مگر شہادت اور منصفی مقدمات مین حمایت گوندی اکثر ہوتے ہے جسکی واسطے حکام کو واقف حال و بیدار رہنا چاہئیے

حال نفاق اپنی اپنی گوندمین

باوجودیکہ بطور عام اپنی اپنی گندی کا کسقدر لحاظ تہا اور افسران و ملکان گندی ہمیشہ اپنی گندمین جو تنازعات پیش ہون اُنکو صلح سے طے کرنے کیواسطے کوشش کرتے تھے مگر اُس آزادی کے حالت مین بدون تربیت علم یہ کب ہو سکتا تہا کہ آپسمین مطلق بے اتفاقی نہو چنانچہ حسد کا نتیجہ یہہ تھا کہ آپسمین ایک خاندان کے تربور لڑتے تھے اور دوسرے کے جاہ و ترقی رتبہ کو خار چشم سمجھ کر حسد و طمع کے اندیشہ سے آپسمین اپنے خاندان کا چراغ سبھی گل کرتے ہوتی ہے اسی سبب بعض قومون نے گندونمین بہی تغیر و تبدل کیا۔ مثلاً ایک خاندان جو سپین گندی مین تہا اُسنے اپنی گندسی نقصان اُٹھا کر بطور پناہ تور گندمین منتقل ہوا اور آیلے تو بہی سپین مین گئے گرچہ دکس خان سرافسر تورگندی کے جاہ و اقبال کیوقت تو تور گندی سپین گوندی کے نسبت غالب ہو جانے سے بعضی قومین سپین گندسی تورگندمین منتقل ہوئین جنکا ذکر مفصل فہرست کی خانہ کیفیت مین ہے مگر اُس انتقال کا سبب بہی زیادہ تر آپسکی بے اتفاقی تہے اور فی الحال ایسی لوگ بہی بہت ہین کہ باوجود قایم رہنے اپنی گندمین اُسے گوندکی دوسرے ملکونسے عداوت رکھتے ہین بطور نظیر چند اشخاص متعینین کا مختصر حوالہ دیا جاتا ہے اول تورگندمین نظیم خان وہرمہ خیل کے درب خان سے سخت عداوت ہے اسطرح پسران بازید خان سے اور نیز ظفر خان اور شاہ کے درب خان سے رنجش ہے دوم سپین گندمین سرداد خان کے خضر خان اسمعیل خیل اور سرمست و نظیم مغل خیل کے ساتھہ رنجیدگے ہے اور لشکر الدخان منڈان کے میر اکرم وغیرہ پسران میرہوس سے سخت عداوت ہے الغرض تجل کا اسقدر

تو وہی کہ بنوزئی بہ سبب ہمسایگی کے بہ نسبت دیگر اقوام کے بنظر حقارت سے نہین دیکھتے ٭

حال دشمنی ہمراہ دیگر اقوام ہمسوانہ

قوم بنی اور منگل کے اخراج کے بعد چند عرصہ قوم ختک کے ساتھہ جو اسوقت ملک روان مین آباد تھی بنوزیانکی دشمنی ہی شاخ سوانی
نے دیگر بنوزیان کے مدد سے زمین ملک روان تہال ایک جنگ مین دیلیا بعدش چند عرصہ شدت بنوزیونکو قوم مروت کیطرف سے بلاء
اٹھانا پڑا مروتونکی دشمنی کے سبب سے زمین موسوم تارجو کچھ پہلے آباد تھی وہ بھی غیر آباد ہو کر جنگل بنگیا سب سے زیادہ دشمن بنوزیانکا
قوم وزیری بھی قوم بہ کثرت ساتھہ سب سے پہلے شاخ انکا خیل وہبانے خیل قوم اتمانزئی وزیرونکی چھیڑ چھاڑ ہوئی اسکی بعد شاخ
احمدزئی سے فرقہ محمد خیل سے لیکر ہمزئی و بکنخیل تک تی خیل کا قوم سوراني بنوزئی کے ساتھہ فساد اٹھا محمد خیل وزیرون نے بہ دادا
کا عرصہ بہ کچھہ بزور اور کچھہ بزر زیر قبضہ کرلیا اور تھل دامن کوہ مین انکی مویشی چرائی ہوتی تھی بنوجیو تسی سےبین گنڈی میں چند روز بہ
شامل ہو کر تورگنڈی سے بزور لاتی اس باعث سی سہ دفعہ وزیر لوگ مین وسط بنون تک لوٹ مار کرتے چلے آئی اور تفرقہ
عظیم ڈالا اگر وکس خان امنر تورگنڈی نے بہت کرکے انکو ہٹا دیا تفصیل اس حال کی یہہ ہے کہ مخالف گنڈی نے وزیرونسی واسطی خراب
کرنے وکس خان و شیرمست خان امنران تورگنڈی استدعا کر کے تب وزیرون نے تورہ جمع کرکے بمقام زیارت
جنگل شاہ ڈیرہ کیا دوسری قسمی وکس خان غیرہ ملکان تعرض کرتے ہی کیونکہ امام شاہ متصل جھنڈوخیل میں ہوتی اور سمی بازید خان
ولد خانان قوم میری کو واسطی مرکہ پاس وزیران بھیجا وزیرون نے بازید خان مذکور سے دغا کر کے عین گفتگو مین چند ضرب تیغ
سے مجروح کیا اگرچہ ہلاک نہوا دوسرے صبح لشکر وزیران طرف بہ ملک روانہ ہوا اور وکس خان اپنے گوندیارونکو شامل لے کر رات کہنہ
مزنخیل مین جو کنارہ کورم پر واقع ہی وزیرونکی مقابلہ کیواسطی مستعد ہوا وزیر لوگ حملہ ہی نقصان سمجھکر بعد قتل کرنے ایک تمانتزئی
سامنے انہی ملکیت کے اسے وزانے قیام گاہ کو واپس گئے تیسرے روز موضع شہباز مین جو سیپین گنڈی تہا ڈیرہ کیا متصل
موضع بڈا خیل خفیہ مقابلہ ہوا دونوجین اور چند وزیر مارے گئے اس روز وزیر لوگ وقت شب بمعیت اسماعیل خیل روانہ ہوئے وکس خان
نے انکا دنبال بدون گنڈی اور ... مقابلہ کیا اول بنوزئی ہب باہم دیگر ہو کر حملہ کرکے وزیرونکو قتل کیا تب وزیرون
نے جو لشکر کشی بفایدہ تھی ترک کرکے یعنی مجمع متفرق کردیا کیونکہ سوا نقصان کے اپنی صدسی اسقدر دوڑ انکو فایدہ کی امید
نہین تھی وکس خان کے وفات کی بعد وزیری قوم روز بروز زبردست ہو گئی اور اپنی حدود ات کو تدریجا بڑہاتے رہی اسمین
کچھہ شک نہین بنوزئی لوگ خود قایل ہین کہ اگر سرکار انگریزی کی سلطنت انکے واسطی نہ پہنچتی تو انکو وزیر لوگ بسبب
اتفاق خود اور بے اتفاقی بنوجیونکی اپنی ایسی غالب آتے کہ جیسا یہہ لوگ پہلے قوم وان پر آئی تہی اور بہت ملک انکی ابتدائی کیونکہ

سبب بلے اتفاقی خانگی اُنسے خود اُنکو عہد برا ہونیکی امید نہین تہی اِس بات کو یہہ خوب سمجہی ہوئی ہین کہ ہاتہہ دہو بیٹہین پس سبب پہلی اور
قومی دشمن ہمارا ہی دزیرہ ہو گئے فی الحال مخالف قوم کے دشمنونسی سرکاری رعایا کو اسقدر خوف بہی نہین ہی کہ جتنا رود کوم کے
ایک ہفتہ یا کم ہو جانے سے ہوتا ہی مگر خانگی دشمن کے پوشیدہ چہورا مار کر رات کو ہلاک کر جانیکا اندیشہ رہتا ہی ؛ کہ لشکر کشی کا *

حال لاوری و طریق لڑائی بلوچیان

گرچہ شروع عملداری سرکار سے لڑائی کا نام و نشان بہی نہین ہی مگر قبل اسکی لڑائی کا یہہ طریق تہا کہ جہانتک ممکن ہو سامنی میدان
کے لڑائی نہین کرتے تہی کسی دیوال کے نشیب یا کسی اور آڑ کو محافظ رکہکر بندوقین ادہر ادہر سے چلاتے تہی اور اکثر تو دغا سے جسکو
بزبان ملک وہ ہری یا دو سو کہتی ہین یا کمین جسکو پشتو مین دیہہ یا پٹہہ بولتی ہین کرکے ناگہان بلا خبر اپنی مخالف پر حملہ کرکے ماردیتی غرض کہ
ننگ و ناموس سی جان بچانا مقدم تہا البتہ بعض آدمی لاوری جنکو بزبان خود پیاوری یا شاعلی کہتی ہین لڑنے اور شمشیر زنی مین
مشہور عام تہی مگر شاذ و نادر اگر بلوچیونمین ہری یعنی دغا اور کمین پوشیدہ کا رواج نہوتا تو سامنی میدانکی لڑائیونمین نقصان جان
انسان اتنا نہوتا جتنا عہد افغانیہ مین اِن دو سبب سے ہوا ہی میدان کے لڑائی صرف ایسی حالتمین پسند کرتے تہی جہان لاچاری ہی
دشمن کا سامنا ہو جاوی کام سپاہیانہ سی کلی نفرت ہی اور اِسی سبب سی فوج مین بہرتی ہونے کا نام بہی نہین لیتی وزیر لوگ ہی
سے کہتی ہین کہ بلوچی شتری دمی یعنی بلوچی اِل کیطرف سی عورتین ہین *

اسلحہ

بلوچونمین توڑہ دار بندوق لمبی ہوتی تہی جسکا کندا ذرہ سی ٹیڑہا ہوتا تہا اور آگی دو ہاتہ شست چانپی کے لکڑی کی دو پایہ لگی ہوئی ہوتی ہین اِس بندوق کے
جو چہہ سو چار سو قدم تک ہی اور بعضی بڑی ملکونکی پاس جیسا کہ دوکس خان جعفر خان میر عالم خان تہی جزایل اور شاہیز
ہوتی تہی اور اکثر بلوچ نشانہ باز اچہی ہوتی تہی دوم تیر کمان یہ آلہ واسطی حفاظت مال اندرونکی کام آتا تہا گو یہ مثل بندوق کام نہین دیتا
مگر سواران کی تاخت ناگہانی کیوقت جہٹ پٹ کام دیتا تہا الا ایسی قوت جسسی تیر اپنا کام پورا کری بلوچونمین تہوڑی آدمی رکہتی
تہی سوم ڈہال تلوار اور شاستی بلوچونمین کوئی بالغ مرد خالی نہین تہا سمی اعلائی مشہور آہنگر جو سو برس سی مرگیا ہی اُسکی بنائی ہوئی تلوار
اِس ملک مین بہت پسند کرتی ہین اور فی الواقع قابل صفت ہوتی ہی چہارم چہورا یا پیش قبض جسکو چاراہ کہتی ہین پنجم نیزہ جو سوار
رکہتی تہی گرچہ بلوچی اچہی سپاہی نہین ہین مگر اسلحہ کے پرداخت اور شوق بہت ہی جرنیل جان نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر سابق نے
واسطی انتظام ملک یہہ طریق کیا تہا کہ جس تپہ مین خون کے واردات ہو اُس تپہ کے کل دیہات سی اسلحہ لیکر منضبط سرکار کئی جاتی تہی
اِس سبب سی اسلحہ لئی گئی گرچہ ایکٹ نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء کی منشا سی یہہ ضلع باہر ہی مگر بسبب افراط دشمنی و عداوت لوگون کو حکم نہین ہی کہ

بدون حصول لایسنس اپنے پاس اسلحہ ہروقت رکھین یا بہرین مگر جنسے نہین لیگئی انکی گہر مین ہتہیار پڑی ہین ٭

سواری و نیزہ بازی

بنوچی لوگ جو سوار ہوتے ہین عہد افغانے مین نیزہ بازی کا شوق تہا اور دشمنونکی مالکے تاخت کیواسطے نیزہ باز سوار گوی مقصود لیجاتے تہے
مگر میدانے لڑائی کیواسطے انکی سواری کسی کام نہین آتے تہے زمانہ سجاسے تاخت تاراج کم ہوکر سوارونکا یہہ شغل ہے کہ شادیون یا تیوہار عیدین
پر نیزہ سے میخ مارتے ہین اور بعضے سوار اس فن مین کامل ہوتے ہین تخم بنونوال گہوڑونکا اچہا نہین ہے میانہ قد اور پست ہمت
ہوتے ہین مگر بعضے شوقین ملک اپنے اسپان ٹونکو اچہے سانڈہ سے بہرواتے ہین اور پرورش بہی نہایت درجہ تک کرتے ہین جیساکہ اسد خان
سکندر خیل مشہور شوقین نے اپنی خانہ زاد گہوڑی ایکہزار سے کچہہ زیادہ قیمت پر فروخت کیتہی عربی سانڈہ مطلوب ہے اور وزیران گہوڑونکی
نسل کو مضبوطی اور محنت کشی کیواسطے پسند کرتے ہین ٭

خوشی عیدین

چونکہ اوپر عیدین مین جیلہ ذکر لکہا گیا ہے پس تہوڑا سا ذکر رواج خوشی عیدین اس موقع پر مناسب نظر آیا اول عید الفطر جو بعد تمام
ماہ مبارک رمضان غرہ شوال کو ہوتی ہے دوسری عشرہ ذالحجہ کو عید الضحی عید کو بزبان پشتو اختر کہتے ہین عید الفطر کے صبح اٹہکر
اپنے اپنے محلہ مین خانہ بخانہ مرد لوگ پہرکر چند نوالہ طعام ہر گہرسے کہاتے ہین اس روز اکثر چاول روغن زرد سے کہائی جاتے ہین عید النحر
پر ظہر کے بعد اسیطرح گہر محلہ سے نان گندم ساتہہ گوشت کے تہوڑا تہوڑا کہاتے ہین اور اس ضیافت عجیب کو وعید مڑی یعنی
عید کا کہانا کہتے ہین عیدین کے نماز نہین پڑہی جاتی عہد افغانے مین عید کے روز بڑا ملک ایک
اونچی دار کہڑی کرکے اسکے سرپر چاندی کا قبہ رکہہ دیتے تہے اور بنوچی لوگ جمع ہوکر بندوق سے اس قبہ کو مارتے تہے جو
گرا دیوے وہ اسکو ملجاتا ہے یا چاند یعنی نشانہ بازی نیزہ ہے اور نام تماشا اس دن یہہ ہے کہ ہر گانو مین اکثر بازارونمین
جمع ہوکر بیضہ مرغ خانگی یعنی انڈے جوش دئے ہوئے آپسمین اسطرح لڑاتے ہین کہ ایک آدمی ہاتہہ مین ایک انڈا
پکڑ رکہتا ہے اور دوسرا اوپرسے دوسرا انڈا اسپر مارتا ہے جسکا ٹوٹ جاوے وہ توڑنے والہ لیکہا لیتا ہے اور اس
کہیل مین صرف یہی خوشی ہے ان بیضونکی واسطے خوبصورتی اور مضبوطی کے اکثر زرد اور سرخ رنگے جاتا ہے بیضہ مرغی کیواسطے بنوچیون
نے یہہ خوب رسم نکالے ہے اسروز بازار مین جسجگہہ دیکہو انڈے لڑاتے نظر آوینگے ٭

ذکر جرایم متعلق فوجداری

اول قتل

اس علاقہ کے لوگوں میں جو کچھ عہد نعا نے یعنی قبل از سلطنت انگریزی کے کشت خون ہوتے تھے اسکا حد حساب نہیں تھی تو ان قوموں سے
کوئی قلیل آدمی ایسے ہونگے کہ جنکے خاندانوں کی باہم کشت خون کی عداوت نہو یہانتک کہ ایک گانوں میں بھی دو فریق دشمن تھے بیز
اور اپنے عزیز تر رشتہ دار کو بھی بطمع دنیاوی او حسد کے راہ سے ہلاک کیا اُنکا وتیرہ تھا اپنے دشمن اور عیبجو کو دغابازی سے جسکو
بزبان خود وُرد کہتے ہیں قتل کرنا فخر اور حکمت سمجھتے تھے اور ایسے بے مروت تھے کہ اپنے گھر میں مہمان بلاکر بھی نہیں چھوڑتے تھے
لوگ کہتے ہیں کہ انمیں قبل از عملداری سرکار کوئی روز بھی ایسا کم ہوتا تھا کہ جسمیں دو چار یا اس سے زیادہ قتل عمد انسان
کا جرم سرزد نہوتا اسکا سبب یہہ ہی کہ کوئی مستقل حاکم اس ملک میں نہیں تھا اور ملکان قوم صرف اپنے گوندیارونکی مدد سے ہوتے
تھے انکی بے اعتدالی اور طرفداری کے سبب سے انکے حکم کی تعمیل سوا اُنکے گوندیاروں کے نہیں ہوسکتی تھی اور اسقدر جرائم قتل کا
ہونا ملکانکی اپنی ترغیب اور شمولیت کا باعث تھا اور اکثر خود ملک لوگ اسمیں شریک ہوتے تھے بموجب رواج ملک جرم
قتل کے صرف یہی پاداش تھی کہ قاتل کو بقدر طاقت اسکی سطح سے جو ہاتھ پڑے وارثان مقتول اسکے بابت مقتول کا مال ہے اور اسکی جائداد
جو کچھ مال لوٹ لیجاوے اگر قاتل تہی دست آدمی یا وہ بمرگ طبعی مرجاوے تو اسکے بھائی یا فرزند یا دیگر رشتہ دار کو مارنا اپنا حق سمجھتے تھے
بلکہ جس غیر گانوں میں قاتل بہتا ہو اسمیں جا کر پناہ لے ہو تو اس گانونکے دیگر بیگناہ آدمی کو بھی نقصان جان پہونچانے سے
دریغ نہیں تھا اس حالت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دیہہ بدیہہ اور گھر گھر میں دشمنی تھی طریق صلح قتل کا یہہ تھا کہ قاتل خود یعنی علماء
کلان اور فقیران متبرک کو ہمراہ لیکر اور کفن اور شمشیر اپنے ہاتھ میں اٹھا کر اسدن جب مقتول کے وارثان کے گھر کوئی اور
ماتم ہوا ہو اور اسکی فاتحہ خوانی کیواسطے جاویں جاتا تھا ایسی حالت میں قاتل کو بیچ اُستادہ اور علما بطور سفارش یعنی خواہشگار
وارثان مقتول سے صلح کے خواہان ہوتے تھے اگر انہوں نے صلح قبول کی تو **زر دو صد سوہ** یعنی الیہ اونہ سو خون بہا مقرر کرکے
لینا کرتا تھا اور قاتل بعوض اس خون بہا کے زمینات زرعی یا نعورات باکرہ یا دیگر جنس و نقد لیلیا تھا مگر چونکہ دوا ئے
صفائی بدون مدنظر کسی لونز مطلب کے کم ہوتی تھی اور یہی سبب کم خواہش صلح کا تھا اور نئے احوال اگرچہ اسطرح
کے کشت خون اور طریق صلح کا نام ونشان بھی نہیں ہے الا خفیہ جرائم قتل عمد اکثر واقع ہوتے ہیں اسطرح کی اکثر
وارداتیں ہوتے ہیں کہ رات کو سوتے ہوئے آدمی کو شکم میں چھورا یا تلوار کا زخم مارکر ہلاک کیا جاتا ہے اور

ایسی موتون کا پتہ لگانا افسران پولیس اور مجسٹریٹ کو بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ اکثر مقتولونکے متعدد دشمن ہوتے ہین اور سکنا ء
دیہہ انکو کم فہمی کے سبب سے عموماً اسطرف راغب ہوتے ہین کہ وجہ ثبوت ظاہر نہونے پاوے جسکو کچھ معلوم بھی ہو تو وہ
لاعلمی کے سوا کچھ نہین بتلاتا اس نام اور مہمل خیال سے کہ ہمکو کیا فایدہ جو کچہری مجسٹریٹ اور سشن جج کے سامنے
عرصہ تک شہادت کیواسطے خراب ہوتے رہین یہ نہین سمجھتے کہ اس شہادت سچے کے انکار کرنے سے ہمارا دین و دنیا کا بھلا
نہین کیونکہ ایسا جرم جسکی بابت کتاب الٰہی مین بعوض قصاص کا حکم دیکر کردار کو پہونچایا مگر بعض معتبر ملکون نے اس بلا ہی کو
سمجھ لیا ہے اور اکثر معتبر سمجھے جاتے ہین کہ ہماری حکام سے اسطرحکے مقدمات مین تہ لگانے سے ہم … ہوسکین اور
نیکنام ہونگے اس قوی سبب کے علاوہ خوف انتظام سرکاری کو نیکی سے تہ لگانے کیواسطے مستعد کرتا ہے ہمیشہ مطلوب ہوتا ہے
اموضیکی اس ملک مین اکثر جرایم قتل انسان واقع ہوتے ہین عموماً یہ ہین اول عورات کی آشنائی اور ہونا سے
دوسرے … کو … قیمتی … کے باعث ہوتے ہین تیسرے دشمنی قدیمانہ جو
افغانون کا قصاص اپنے باپ کا لینا … عداوت جدید یا طمع مال اور ارتکاب ایسے جرایم کا اکثر وہ دشمن اپنے ہاتھ سے
کرتا ہے مگر … اسکے ہمنشین اور دوست ہوتے ہین بلکہ بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ دشمن اپنے مخالف کو مارنے کیواسطے دوسرے
شخص … بد طینت کو مستعد … کرتے ہین … ظلم کراتا ہے مقدمہ مین تحقیقات در تہ لگانے کیواسطے خاطر
معلوم … مذکورہ … دریافت ان امورات کی ضروری معلوم ہوتی ہے اول مقتول
کے دشمن قدیمہ اور جدیدہ کے دریافت … اسکی زوجہ اور اسکی … بالخصوص تیسرے اسکی عادت
معشوقہ اور ہمسایون کی تحقیقات ان امورات کو … ایک خفیف جو
دستیاب ہوا … کوشش … +

دوم ضرر شدید

ہاتھ پاؤن یا کسی عضو کا کاٹا جانا یا بیکار ہونا اور دانت کا توڑنا یا بینائی چشم کو بیکار کرنا اس قسم کے جرایم کو عہد افغانی مین
نیم مرّی یعنی نصف مردہ کہتے تھے اور … ضرر شدید اور کہ نقصان پہونچانیکو مستعد
… پہونچایا جاوے یا **دیت** بعوض … پانسو … **دانت** مجرم سے لیا جاوے اس جرمانہ
کا … نام نہین تھا … ملک … یا دیگر … تعمیل ہوتے تھے … تو اسکے بدلے مین قتل تک نوبت پہونچاتے تھے

الا اگر کسی شخص کو بعلت زنا یا اغلام بذریعہ کاٹنے ناک یا دیگر اعضا نقصان پہونچایا جاوے تو وہ دستور مندرجہ
بالا سے باہر اور مستثنیات مین داخل تہا فی الحال اس قسم کے جرایم کم واقع ہوتے ہین +

بلوہ اور ہنگامہ

عہد افغانے مین ہوائی اور طرح کی لڑائیونکی پانے کے تکرار پر بلوہ اور ہنگامہ سے بنیاد اوٹہکر باعث کشت خون کے ہوا کرتے تہے اب بہی
خفیف جرایم ضرر رسانی جسم اور بلوہ کی تکرار اتفاق پانے کے اکثر سرزد ہوتے ہین اور آپسمین تکرار صرف یہہ ہوتا ہے کہ ایک فریق نوبت لگانے پانی
کے اپنے کہیت کو بلاتا ہے اور دوسرا اپنی کو اور گندہ ہے یعنی بند جو نہر یا دریا مین ایک فریق دیتا ہے اور دوسرا نکالتا ہے جسپر تکرار زبانی سے
گذر کر ضرب جسمانی تک نوبت پہونچاتے ہین عموما اس قسم کے جرایم بوقت کمی پانی کے گرم موسمین مین بماہ مارچ و اپریل یا ماہ
ستمبر و اکتوبر واقع ہوتے ہین بعد جاری تعزیرات ہند کے اس قسم کے جرایم مین البتہ کمی ہوتے جاتے ہین الا انکا موثر علاج یہہ ہے
کہ بوقت تنگی پانی حکام صدر اور تحصیلدار واسطے انتظام بہمرسانی پانی کے مستعد رہین اور ہم کے ہوا خوری کیوقت دیا لیراہ رہہر ونکی
پانے کا حال دیکہا کرین اور خفیف تنازعات نوبت پانے اکثر سر موقع نہایت خوب انفصال سے طے ہوسکتی ہین مینے آزمایا ہے کہ یہہ تجویز واسطے
امن اور بہتری عایا کارگر ہے +

زنا بجبر

بنو والیعنی عہد افغانے مین اس جرم قبیح کا بدلہ یہہ تہا کہ مرد مرتکب کو جانسے مار دیا جاوے اور یا ناک کاٹا جاتا تہا یا حسب مرضی
ملک یہہ اسکی جایداد لوٹ لیجاتے تہے یا سخت جرمانہ کیا جاتا تہا منحصر ان امور کا اوپر زور یا کم زوری مدعی کے تہا اگر مدعی زبردست ہو
اور ملک ہوا تو بدون مرگ نہین چہوڑتا تہا اگر ہمسایہ اور کم زور ہوا تو مالک یہ کی مرضی تہی جسطرح ہوسکی کرتا تہا فی الحال اس
قسم کے جرایم شاذ و نادر سرزد ہوتے ہین +

زنا برضا

مین بہی وہی طریق تہا جیسا زنا بجبر مین صرف اتنا فرق تہا کہ عورت بہی مرد زانی کے ساتہہ قتل کیجاتے تہے اب زنا پوشیدہ
اکثر ہے اور مجموعہ تعزیرات ہند کا دفعہ ۴۹۷ آزادی عورت کا مضمون ان لوگونکی طبایع سے مخالف ہے +

اغلام یا خلاف وضع فطرے

پرگنہ بنو مین با ستثنا وزیران اس بدتر فعل کا بہت رواج ہے شاید حضرت لوط کے قوم کا کوئی دیو رسیدہ بچکر اس فعل
مین یہانکے بعض لوگون کا راہبر ہوا عہد افغانے مین اس بچہ بازی پر آپسمین بڑی بڑی ملکونکی دشمنی اور عداوت ہوتے تہے اور
جو آدمی دولتمند ہوا وہ اس بات کو فخر سمجہتا تہا کہ اسکی پاس ایک طفل بے ریش اپنا محبوب ہو باوجود یکہ مستورات اپنی

بہر و ممین رکہتی ہین مگر بعض بعض لوگ انکو نہیں چہوڑکر امرد معشوق کے شامل چوک و ساتھ مین سویا کرتے ہین طرفہ ماجرا یہہ
ہی کہ ایک امرد لڑکے پر چند کس عاشق ہوتے ہین اور اس قبیلہ رشک سے بنیاد فساد و ربنای واردات کہڑی ہوتے
ہین اسی سبب سے **کپتان کاکس صاحب** ڈپٹی کمشنر نے ۱۹۰۵ء مین معرفت حافظ **احمد خان** تحصیلدار
مرحوم ایک فہرست اسم وار شمار عاشق و معشوق مرتب کرائی تہی اس شمار کیوقت ۴۸۶ عاشق اور ۱۹۸
معشوق حساب مین آئی تہی بموسم زمستان چند بفعل ایک معشوق بے ریش کے عاشق جمع ہوکر ایک گوسفند کلان قیمتی آٹھہ
روپیہ یا زیادہ جو اسی کام کیواسطے پہلی سی پالا جاتا ہی ذبح کرکے چوک کی متصل جو چہوٹا حجرہ ہوتا ہی اسمین کہتی ہین اور اپنے
معشوق کے ساتھہ ہر شام اسی جگہہ کہانا کہاکر جا بیٹہتے اور دیگر غزل عاشقانہ گایا کرتے ہین اور ہر طرحکی بدعت اور بدارادی
اس حجرہ مین ہوتے ہین جبتک معشوق سب فدائیونکی ساتہہ برابر برتے اور ایک کو جواب محرومی کا نہ دیوی تبتک
رشک یا حسد اثر نہین کرتا ہو چونکی تہذیب اخلاق کیواسطے یہہ بدعتانہ مجلس نہایت مضر ہی حرام مال کہانا جہوٹھہ بولنا
بدفعل کرنا اسی مجلس سے سیکہتے ہین کیونکہ اس مجلس کے ہمنشین سب نوخیز ہوتے ہین اور انکی خام دلونپر اس بدعتانہ صحبت کا
جلد اثر ہوتا ہی +

چوری

سوای قلیل آدمیونکی جو مشہور سارق اور بدچلن ہین سنگین وارداتِ سرقہ کے سارق اس علاقہ مین کم ہین خصوصاً پشتونز
نسل بنوزئی اس جرم کے عادی نہین ہین اور جو واردات شبہ یا چہاونے مین ہوتے ہین اکثراً انکی وزیر قوم آوارہ
آدمی مرتکب ہوتے ہین جرایم رہزنی یا غارتگری بہی بہت کم ہوتے ہین اور جو ہون تو وہ سرحد سی باہر کے لوگونسی سرزد ہوتے
ہین جسقدر گروہ سارقان اس علاقہ مین ہین وہ ایکدوسرے کے حالسے بخوبی واقف ہتے ہین واردات چوریونکا پتہ انکی معرفت
لگنا ممکن ہی ایسی آدمی اکثر ہنونکی علاقہ مین موجود ہین کہ سوائے زیانہ بدمعاشی کے اور کچہہ گذارہ نہین رکہتے اور انمین سی سارق
بنجاتے ہین ایسے آوارہ گروہ کو زیر نگرانی رکہنا لازم ہی +

نقصان سانی

عہد افغانی مین بذریعہ کمی پانی یعنی اوپر سے توڑ ڈالنی بند و یا پل یا نہر کے سے بنوزئی لوگ اپنی دشمن کو بہت نقصان زراعت پہنچا
دیتے تہی اور اسی سبب سے اگر پائینہ یعنی نیچے والے کم زور ہون تو سرور یعنی اوپر والونکی محتاج رہتے تہی اب اس قسمکے نقصان سانی کی توفیق
نہین رکہتے مگر اپنی دشمن کے بہایم کو بشرط موقع نقصان پہونچانے کیواسطے مستعد رہتی ہین اور کبہی کبہی رات کیوقت گہرونکو آگ
لگاتے ہین یہہ سوا انکی خباثت طینت کی گواہ ہین اور گندم کے خرمن جلانے سے اپنی دشمن کو نقصان پہونچاتے ہین +

بہگالیجانا

عورت کا جرم بہت بیچ دہ ہوتا ہی پہلے افغانے مین بیوہ منسوبہ او رمنکوحہ عورت کا بہگالیجانا برابر گناہ سمجہتی تہی اُسوقت
بسبب دشمنی ایسی مجرمونکو علاقہ کے اندر مخالف گانونمین پناہ ملتی تہی مگر جو شخص منکوحہ مذہ شوہر کے فرار کرلیجاوی تو باوجود دشمنی
کانو مدشیان علاقہ بنونمین اُن مفرورین کو پناہ کم دیتی تہی ایسی مفرورونکی ملجار ادی دوڑیا کو وزیران ہی قبل از
عملداری سرکار اس جرم کا بدلہ وحشت بس قتل ہر دو مفرورین تہا اگر مدعی بشبوت زور آور ہوا تو اکثر یہی عمل
کرتا تہا بصورتیکہ شکلی یعنی صلح ہو تو بالغ ناکتخدا عورتین مجرم کے رشتہ دار سفید بار جو نمین ہاتہہ بکڑا کر مدعی کو دیجاتی
تہی ایک عورت کی بدلہ مین او ... و بیست شام مین تعداد وہر جانہ بموجب اصطلاح ملک زر دو اسو یعنی ایکہزار دوسو دو سو
پشتو نونکی کہا جاتا ہی مگر در اصل اسقدر کبہی دیا نہین گیا بعض دفع حسب خواہش مدعی اس ہرجانہ کے نام پہ زمینات وغیرہ
جنس گران بیع کے ساتہہ دیجاتے تہی فی الحال منکوحہ عورت کے فرار کنندہ کیو اسطے دفعہ ٤٩٨ مجموعہ تعزیرات ہند
مین سزا موجود ہی مگر عورت کے بیرہہت ان لوگون کو نہایت ناگوار ہی اور اسطرح ختک آزادی اس عورت کی اپنی
جان کیواسطے کبہی کبہی وبال ہو جاتے ہین مگر زرد نکو یہہ خیال ہونا چاہئے کہ خرابی اُنکی متعدد شادیان کرنے اور متفرق بے
بے پہ سپردی آتی ہی اور اتفاق ہوتے ہی

حال شادی

اول نام منگنی کو بزبان ملک **کوزدہ** کہتی مین طریق اسکا یہہ ہی کہ جب والدین دختر نے حسب خواست والدین پسر نامہ کا قبول کیا
تو سب سی پہلی رسم **خوررنہ** ہوتے ہی خوررنہ اسکو کہتی مین کہ سکنا دیہہ دختر کو وارثان مرد کیجانب سے کہانا کہلایا جاتا ہی کہ
خوررنہ بمعنی خورش ہر حسب حیثیت عہ روپیہ سی دو سو تک بہی خرچ ہو جاتا ہی طریق خوررنہ کا یہہ ہی کہ باپ پسر کا
بوقت شب مع اقربا و نیکخواہ والدین دختر کے گہر جاتا ہی اور وہان جاکر **سندری** وغیرہ غزلہا گائے جاتے ہین صبح
وقت پوتریہی خرچ سی والدین دختر کے گہر حسب توفیق و ہمت والدین پسر کے کہانا تیار ہوتا ہی اور اس کہانے سے
اہل سکنا دیہہ دختر کے سیر ہوتے ہین بعدش مہمان ہمراہی باپ مرد تناول کرتے ہین جب شکم پری سی فراغت
ہو چکی تو وارث پسر کا معہ چند معتبرین والدین دختہ کے اندر جاتا ہی وہان وارث دختہ کا معہ اقربا و خویش اُنکی انتظار میں
موجود ہوتا ہی اُسوقت جسقدر روپیہ بابت **چیڑی یا سیڑی** مقرر ہوئی شمار کرکے ڈوم یعنی میراثی کے ہاتہہ سی وارث

دختر کو دیتے ہیں نیفسکہ پانچ یہہ عموماً اسی کم دیگر ڈوم کو راضی کرتے ہیں تعداد اس پیڑی کی حسب حیثیت دہندہ و خواستگار
دہندہ کم و بیش ہوتی ہے عموماً بعد سی لیکر سات تک بہم ہوتی ہے اور بعضی جگہہ تین دن زیادہ جو اونچی خاندان اور معزز ہوتے
لے دختر ہو اسکو وسطی تم خیرات ہی ہے پانچ ہوتی ہاتے ہیں [illegible] لوگ اس یہہ سی بوقت شادی زیورات تیار کرکے اپنی دختر کو
شامل جہیز دیتے ہیں اور دوسری قسم کے ایسے لوگ اکثر ہیں کہ روپیہ پیڑی بجاو ہمہ دختر خود دیکر ہضم کر جاتے ہیں اور اس دختر
فروشی کو کوئی برا نہیں سمجھتے ہیں مگر عار نہیں کرتے الغرض جب یہہ پیڑی شمار کرکے دیگئی تو اُسوقت ڈوم شربت کا پیالہ جسمین تھوڑا
زرد سا روغن زرد بھی ملا ہوا ہوتا ہے ایک ایک گھونٹ مہمانان معتبر کو پلاتا ہے اور اس پیالہ مین حسب دستور گانٹھ دیکر وہ لوگ
ڈوم کے واسطے روپیہ ڈالتے ہیں اور پھر اسی مجلس میں ارث پیارو اسکو دیگر اقربا پیان دھوہ کی دہنی ہاتھ کی ہتیلی میں حنا یعنی
مہدی جسکو بزبان ملک **نکریزی** کہتی ہیں لگائی جاتی ہے اور اس مہدی لگانے کے رسم کو لاس سوری کہتے ہیں
جسکا ترجمہ ہاتھ مسخ کرنا ہے جب خودزنہ اس پیڑی [illegible] تو عہد نامہ پختہ تصور ہوتا ہے اور پھر کوئی حجت نہیں ہوتی بعد اس رسوم کے
اگر عہد شکنی ہو تو موجب رواج ملک کے اسقدر شرم سمجھتے ہیں جیسا منکوحہ عورت کی چلی جانے سے ان رسوم کو پورا کرکے
وارثان لہراپنی کا نو نکو واپس آتے ہیں ٭

شروع رسومات شادی و نکاح

جب ارادہ نکاح کرنے کا ہوا تو سب سے پہلی رسم **واک لنڈیئی** ہوتی ہے [illegible] اختیار کوتاہ کرتا ہے تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہے کہ والدین پسر کیجانب سے ڈوم یعنی میراثی ایک قسم کے شیرینی جسکو بزبان پشتو **ننہ غوشی** کہتے ہیں
یعنی بکوان الدین دختر کے گھر لیجاتا ہے اور اسکے پیچھے اسی روز ایک خوندار دو تین سفید ریش معتبر اور تین عورات سفید سر
والدین دختر کے گھر واسطے مقرر کرنے خرچ شادی کے جاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کتنی گندم کتنا روغن اور کتنی گوسفند وغیرہ
اور کتنی روپیہ بابت **سرخونئی** وزیورات لیویگا اول وہ زیادہ بتلاتا ہے آخر بہت سی منت خوشامد اور جھگڑے سے ہر چیز
کے تعداد تشخیص پاکر وکیلان مذکورہ بالا واپس جاتے ہیں اور اشیاء معینہ والدین دختر کے گھر پہونچاتے ہیں مگر غلہ گندم
مقررہ لینے کیواسطے سکنائی دیہہ دختر خود آتے ہیں اور انپر مرد کے کا نو نکی لڑکے زرد ہلدی کا رنگ ڈالتے ہین جب اس رسم کی تعمیل
ہو چکی تو اُسکے بعد

ختنی ورڑنی

یعنی پارچات دولہن لیجاتے ہیں دستور لیجانے پارچات کا یہہ ہے کہ چند عورات سکنائی دیہہ دولہہ دولہن کے شادی کا رنگدار
جوڑہ لیکر گانو دولہن میں جاتے ہیں اور انکے ساتھ میراثی ڈہل و سرنا نواز شامل ہوتے ہیں وہان پارچات پہونچاکر

توبسبب قریب ہونے کے اُسی روز واپس جاتے ہین خیمی وطویلے کے چہوڑ پانچ روز یا ہفتہ کو جتنی عرصہ مین بار ہا جات سیل
جاوین شادی یعنی برات لیجانے کا روز ہوتا ہی جینیت پہونچنے سے پہلے رات کو جو **نوشپہ** کہتی ہین یعنی دختران ناکتخدا
کہلاتے اور یہہ نام اسکا اسواسطے ہی کہ اس شب کو اُس دختر کو دولہن بنایا جاتا ہی اور ہار سنگار کرتے ہین اور
والدہ دختر جو اُسکے ساتھ اپنی دختر کے سہیلیان اور ہمجولیونکو سفید فرش کرکے کہانا کہلاتا ہی اور برات کے آنے سے پہلے
بیٹھین سے وقت اپنی ہانونکی لوگونکو بہی داماد کے تئین دولہا نادیتا ہی +

ورا یعنی برات

زبان ماہ بنیت یعنی برات کو **ورا**- کہا جاتا ہی جسدن برات جاوے اُس سے دو ہفتہ یا تین روز یا ایک
روز پیشتر بموجب توفیق دولہہ کے گہر خویش اقربا حسب الطلب جمع ہوتے ہین اور نیز ناچنے والے میراسی جنکے
جنکو زبان خود **نندارسے** یعنی تماشی کہتے ہین بولائے جاتے ہین اور انکی اداسے بے لذت پر فدا ہی
ہوتے ہین جب سب سامان ہو یا ہوچکا تو دولہہ کے کہنے سے ہر ایک کہانا کے بعد فراغت نان خورش کے دولہہ کو
زور شور مین دولہہ کو پارچات شادی پہناتے ہین اور جامہ ہاہی کہنہ ڈوم لیلیتا ہی اور بعض اخوندان وہمسایگان کو بہی
دستارین بند ہوا کر اہل برات جسمین عورات اور مرد مخلوط ہوتے ہین روانہ ہوکر گاتے بجاتے ہوئے معہ دولہہ کے والدین
دختر کے گہر جاتے ہین اور وہان پہونچکر

رسم پاندرہ

کے انجام کیواسطے دولہہ معہ مردان اہل برات دہل سرنار کے آواز کے شامل دختر کے گہر مین داخل ہوتا ہی اور مرد رقص
کرتے ہین لفظ پاندرہ کے تعریف یہہ ہی کہ ڈوم ایک رشتہ لاکر مرد کے پانونکی انگشت نرینہ کے ساتھہ باندہتا ہی اور یہہ
جست مارکر دولہہ جو کہڑا ہوتا ہی اُسکی سر کے اوپر ہاتھہ اونچا کرنا چاہتا ہی اُسوقت جہٹ پٹ دولہہ کو اُسکی دوست اور ہمراز
ہمراہی زمین سی اوٹہاکر اونچا کرلیتی ہین اس عجیب کشمکش مین اگر ہاتھہ مطرب کا دولہہ کے سر سی اونچا ہوگیا تو غلبہ دولہن کا سمجہہ
مین برعکس اسکی اگر مرد کا ہاتھہ اونچا رہا تو دولہہ کا غلبہ ہی اس فرضی غلبہ کیواسطے اسقدر کوشش کرتے ہین یہہ خیال نہین ہتا کہ ہمیشہ غالب
اور اونچا وہی رہیگا جسکا کام بخت ہو نیک ہونے غالب اور مغلوب کے دو ڈوم دولہن کے گہر کے تیئے بعد دولہہ وغیرہ مردمان کو دیتا ہی تب سب اہل
میدان یا چوک مین آکر تماشا دیکہتی ہین یہہ پالصفات تک میدان مین نندارسی اور سندری وچاربیتہ وغزل کا شغل رہتا ہی اُسکی

بعد عورات ناچ اور کف مارتے اور گاتے بجاتے ہوئے دولہن کے گہر سے نکلکر دولہہ کو واسطے

توسے

کے بولاتی ہین لفظ توسے کا اصطلاحی ترجمہ یہہ ہے کہ [illegible] مشت شیرینی کی تقسیم کیواسطے صحن مین بولاتی ہین اسکی تشریح کیجاتی ہے کہ دولہہ حسب المطلب اپنے خسر کے چہوکری مع اکثر جوانان اہل برات و دیہہ [illegible] ان عورات کی عقب مین جو باہستگی تمام سندری وغیرہ گاتے ہوئی جاتی ہین روانہ ہوتا ہے اور چند ساعت کے بعد والدین دختر کے گہر پہونچتے ہین جہان پہلے سے دیوار کی متصل لحاف وغیرہ کا فرش کیا ہوا ہوتا ہے اس دیوار کے ساتھ دولہہ کو معہ جوانان [illegible] کہڑا کرتے ہین اور عورتین سندری وغیرہ گاتے رہتے ہین [illegible] انکو اجازت بیٹہنے کے نہین ہوتے باوجود اس لیلا ستادہ کی عورات کا [illegible] اور جلوہ گری کی خوشی پر اکثر جوان اہل برات وغیرہ خواہ مخواہ اسی وقت شامل ہوتے ہین بہت دیر کے بعد مطرب اندر سے تہال بہ شیرینی [illegible] نکالکر تقسیم کرتا ہے جو لوگ اس سبب ستادہ ہونے مین شامل تہے انکو زیادہ حصہ ملتا ہے اور باقی سب اہل برات [illegible] حصہ پاتے ہین جب یہہ ہو چکا تو سب [illegible] [illegible] ہوکر باہر [illegible] آتے ہین مگر ایک دولہہ [illegible] اپنی خویش و اقربا کے [illegible] [illegible] روانہ [illegible] میدان [illegible] دولہن کے [illegible] [illegible] قریب [illegible] [illegible] دولہہ کے پاس [illegible] [illegible] اپنا دامن باندہ دیتی اور اسکو [illegible]

[illegible] اول

[illegible] [illegible] [illegible] کلان پہر جاتے ہین اور دولہا اول تین قطرہ پانی [illegible] کے [illegible] [illegible] مین ڈالتا ہے اور پہر ہفت چلوہا تہہ سے پانی پاتا ہے بعد اسکے مطرب [illegible] [illegible] ہفت قدم دولہا [illegible] [illegible] [illegible] کو لیکر چلتی ہین پہر دامنی مطربہ کے سر پر [illegible] [illegible] [illegible] واپس [illegible] تب دولہہ ایک روپیہ [illegible] دامن [illegible] [illegible] دولہہ کو غسل [illegible] بنایا جاتا ہے اور صبح وقت بعد [illegible] طعام اور تماشا کے والد دولہہ کا اپنے خویش و [illegible] [illegible] ڈالتی کہتی ہین اسکے بعد [illegible] **سروپہ** کہتے ہین [illegible] تو وہ باہر نکالکر حوالہ کرتے ہین اور دولہا کے گہر نکلتی ہین روپیہ آچولی یعنی روپیہ داگشتہ [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] نکالکر سب [illegible] یعنی [illegible] کو [illegible] والدہ [illegible] کو موجب رسم دیہہ رسانہ

دیگر بارات رخصت ہوتے ہی دولہن کو گھوڑے پر سوار کرکے ہمراہ لیجاتے ہین اور مرد کے گھر پہونچکر نکاح
پڑہا جاتا ہے عموماً خواننده نکاح کے ایکروپیہ اجرت ہے تیسرے روز دولہن والدین کے گھر واپس جلتے ہی اور اسکی
ہمراہ شوہر اسکا معہ چند اقربا و جوانان ہمراہ سسرال بھی جاتا ہے اس رسم کو ...... **وریمه**
کہتے ہین وہان پہونچکر رات کو ایک رسن ایکطرف سے عورات اور دوسری طرف سے وہ مرد معہ اپنے جوانان ہمراہی کے کہینچتے
ہین تاکہ دونو گروہ مذکر اور مونث سے کون غالب آکر دوسری طرف کو کہینچ لیتا ہے اور باہم شیرینی مارتے ہین اور پشتو کے
معمولی حالتی ہین اسیطرح ایکدو رات سسرال مین گذار کر وہ مرد معہ زن ہمراہیان کے واپس آتا ہے اور زوجہ اسکی دو ہفتہ یا کم
زیادہ والدین کے گھر یکایک شوہر کے گھر مین آتی ہے اسوقت سے رسومات شادی ختم ہوکر آبادی شروع ہوتی ہے مگر واضح رہے کہ
باوجود اتنی خوشی کے ایکشادی پر صبر نہین ہوتا جسکو بس زیادہ دنیا ہے وہ زیادہ شادیان کرتا ہے اور اسی سبب سے مختلف زوجات میں
... باہمی نفاق اکثر رکہتے ہین +

حال طلاق

افغانستان ... مین رواج طلاق ایک عجیب طرح کا ہے یعنی جب کسی زن کو مرد سے محبت نہین رہتی تو اسکو ... طلاق ...
... انکا شادی مین خرچ ہوا یا کچھ ... نقد لیکر اسکو دیوے عموماً اس زر نقد کے
تعداد ... روپیہ سے لیکر سو روپیہ تک ہوتے ہین جب روپیہ شوہر نے پالیا تب عورت کو طلاق دیدیتا ہے اور وہ دوسرا شخص
روپیہ دینے والا ... کر لیتا ہے ... زن اور مرد کے ... اتفاق کے دو سبب ہین اول عورت کی بیوفائی جو سبب بدکاری
یا اغوا ... کے شوہر سے ... اور اسکو ... وقت تنگ رکہتی ہے اس بات پر آمادہ
کرتی ہے کہ روپیہ لیکر اوسکو اپنی خواہش کے ذریعہ دوسری مرد کے ساتھ اور جگہہ شادی کرلے یا کسی غیر پر عاشق ہوا پہلی عورت سے
جان چہوڑانا چاہتا ہے کیونکہ وہ اوسکی خاطر خواہ امور کرنین ... ہوتی ہے اور علاوہ اسکے نان و نفقہ کیواسطے دق کرتی ہے
صورت اول الذکر کی اکثر طلاقین ہوتی ہین یہان تک کہ اگر عورت نو عمر ہو تو کئی خریدار پہرتے ہین اگر ایک ... دینے پر مستعد ہو
تو دوسرا ... ہوتا ہے گویا منزل نیلام خانگی جسکی قیمت زیادہ ہو اوسکیواسطے طلاق کیجاتی ہے اور عورت بہایم کیطرح جنس

ابھی بیع سنتی ہے اور بیان تک جاہل لوگ بغیر آشنا کی اگر ادن سے زیادہ قیمت دیوین تو اوسکی ساتھہ جانا اور نکاح پڑہنا بھی ایسے بلا لازم سمجھتی ہے اس خیال سی کہ کیپر پر دوپیہ دیکی گئی جو مقدمات بابت ایسی زر نقد کی عدالت دیوانی مین آئی وہ بموجب سرکار نمبر ۱۸۶۸ع صاحب جوڈیشل کمشنر پنجاب خارج کی گئی تب اوگون نی سمجھا کہ یہہ معاملہ قابل سماعت عدالت نہین ہے اول قسم کی طلاق مین حق مہر عورت کو کچھہ نہین ملتا دوسری قسم مین عورت مہر کا دعوی کر سکتی ہی مگر عموما ایسی نالشات کم ہوتی مین واقع رہے یا شرفا پٹہون اکثر اس امر کو زبون سمجھتے مین اور نہین کرتی

حراست عورات

باوجود اس حالت کی نا کتخدا دختر یا بیوہ عورات کو بدون رضامندی اپنی وارثان کی بموجب رواج ملک اختیار خود سرکا نہین ہے حق والی ہونیکا سب سی پہلے رشتہ داران شوہر کا ہوتا ہی اگر غیر منسوبہ دختر ہو تو والدین یا اونکی قریب تر رشتہ دار کو اگر بلا رضامندی والیان کی عورت اپنی مرضی سی نکاح کری تو یہہ امر داخل شرم ہی اور وارث اپنی ننگ عزت سمجھتی مین بلکہ عہد افغانی مین یہانتک دستور تھا کہ اگر قبل از نکاح منسوبہ کی حالت مین مرد مر جاوی تو اوس دختر منسوبہ کو بطور میراث دیگر جایداد کی برادران مرد ناحق سمجھکر خود ایک نہین سی کر لیتا تھا مگر اب یہہ رسم قانونا جاتی رہی اکثر والی دختران کی ولایت پر اسواسطی زیادہ دعویدار اور زور لگاتی ہین کہ اونکو اونسی بوقت شادی کر دینی کے روپیہ حاصل کرنیکی امید ہوتی ہی اگر بیوہ والدہ اوس دختر کی دوسری خاندان مین نکاح کر لیوی تو حق ولایت اوسکا جاتا رہتا ہی اگر شوہر کی حقمین بیوہ بیٹھی رہے تو بھی بشرط موجود ہونے بہائی یا برادرزادہ شوہر متوفی ناطہ نسبت دختر کا اونکی صلاح سی کریگی اگر ایسا قریب رشتہ دار نزدیک کوئی نہو تو نسبت دور کی رشتہ داران کی اوس بیوہ حقدار کو زیادہ اختیار ہوتا ہی بعضی جگہہ ایسا بھی ہوتا ہی کہ اگر وارث نزدیک کی مرضی کی خلاف عورت کسی سی نکاح کرنا چاہی تو اوس وارث کو کچھہ روپیہ نکاح کنندہ دیکر راضی کر لیتی ہی مگر یہہ رضامندی صرف لاچاری اور بی اختیاری کی سبب سی ہوتی ہے اسمین شک نہین کہ یہ نیا امر کہ یون کہ فعل مختار کرنا ان لوگونکی طبع کی غیر موافق اور نہایت بدنامی کا امر ہے اور دراصل باعث خرابی کا ہے ٭

مہر جانہ نسبت یا نکاح شکنی

اگر عہد شکنی نسبت یا نکاح باغوای کسی آشنا عورت کی سرزد ہوا اور وہ عورت کسی دوسری مرد کی ساتھہ نکاح پڑہا

بیوی یا بلی جادی تو یہہ امر داخل بہگا لیجانی عورت کی ہے اور اسکی نسبت عہد افغانی مین سوائی مرگ اگر ہاتہہ پہونچی تو نہین چہوڑتی تہی اور انکو جو منسوبہ کا بار شرم نہا اگر صلح ہو وی تو جیسا بہگا لیجانی عورت مین دعورات باکرہ جوان لیجانی تہی ویساہی سفید بارچہ نہین تہا رسوم شادی ایسی معاملات مین ہی لیتی تہی فی زمانا بہ سبب نہ متعاضی ہونی قانون سرکاری کی جو مقدمات عہد شکنی ناطہ عدالت تک پہونچتی ہین تو اونمین بشرط ثبوت فسخ عہد نقد ہرجانہ تجویز کرنا پڑتا ہے تعداد اس ہرجانہ کی بعد دنصفان حسب حیثیت خاندان اہل معاملہ اور صورت مقدمہ کی مقرر ہوتی ہے پشتون کا شرم یعنی ہرجانہ بہ نسبت ہمسایہ کی بہت زیادہ ہوتا ہی گرچہ پشتون لوگ اپنا شرم بموجب رواج قدیمہ ایکہزار دو سو مطابق مقدمات خون کی بتلاتی ہین مگر دراصل یہہ تعداد برائی نام اور دیاد کی ہے فی الحال اکثر سو سی لیکر چہہ سو تک واسطی پشتونکی اور چالیس سے لیکر سو تک واسطی ہمسایہ کی حسب قدر شرم یعنی ہرجانہ سمجہا جاتا ہے بعض قلیل و بہتی معزز خاندان ایسی بہی ہین کہ چہہ سو ہرجانہ اونکیو اسطی تہوڑا ہے غرض کہ منکوحہ یا منسوبہ عورت ایک شخص کی دوسری کو بلا سامحت اوسکی کہ بیوی تو بدون بدلہ بیتی کے اپنی نہایت بیعزتی سمجہتی ہین جو ایسی مقدمات مین نقد ہرجانہ مقرر ہوا وہ شخص کو ادا کرنا پڑتا ہی کہ جس سی وہ عورت نکاح کری اور اکثر رضامندی فریقین تابعی طور پر ایسا بہی ہو جاتا ہی کہ حسب دستور راضیہ بدلہ مین دو عورتین بالغ خواہ نابالغ یا ایک عورت اور کچہہ نقد دیکر مدعی کو راضی کر لیتی ہین خصوص نکاح شکنی کی معاملات مین ایسا ہوتا ہے ؛

استثناء

اگر عورت منسوبہ کہی کہ میری والدین نی جس سی عہد ناطہ کا گیا اوس سی مین نکاح نہین کرونگی اور نہ کسی دوسری جگہہ شادی کا ارادہ اگر کبہی شوہر کی خواہش ہوئی تو اوس شخص مدعی سی نکاح کرونگی تب بموجب رواج ملک باوجود عدم ایفای عہد کچہہ ہرجانہ و شرم مدعیکو نہین پہونچتا بشرطیکہ دختر منسوبہ نیک نیتی سی والدین کی گہر باکرہ بیٹہی رہے الا اگر برعکس اسکی بسبب اغوای کسی آشنا یا اوسکی والدین کی شرارتاً ترغیب دی رکہی ہو تو بموجب دستور افغانی کے وہ عورت خواہ مخواہ شوہر کی ساتہہ بیاہی جاوی اور حسب رواج حال ہرجانہ واجب کا شوہر مستحق ہے مگر اس قسم کا ہرجانہ والدین دختر اور اوس سے لیا جاتا ہی ؛

سبب عہد شکنی

نکاح شکنی کی مقدمات شاذ و نادر اور نسبت شکنی کی اکثر رذیل خاندان مین واقع ہوتی ہین مجکو اپنی تجربہ سی ظاہر ہے سبب فسخ عہد نسبت کی معلوم ہوی اوّل والدین دختر کی بطمع زر یعنی ایمان کہ کی پہلی عہد کو بالائی طاق رکہکر دوسری جگہہ جہانسی زیادہ روپیہ ملی وہان ناطہ دیدیا

ایسی صورت اکثر مفلس و ہمسایہ لوگون مین واقع ہوتی ہی دوسری دختر بالغ بوقت بلوغت کسی غیر شخص سی تعلق پیدا کرے اگر عہد والدین کو عہد شکستہ کرد
ناموس ننگ سمجہا جاتا ہی پر تو رتو دلا پشتون لوگ اس دوسری قسم کی عہد شکنی کو بہت سخت اور ناگوار سمجہتی ہین تیسری وارثان دختر والدین
پسر یا خود اس لڑکی کسی باعث خانگی یا گوندیاری وغیرہ پر رنجش نا باہم ہو جا کر ناطہ سی منکر ہو جاتی ہین اس تیسری قسم کی عہد شکنی
مین اکثر بذریعہ نقصان و ملکان باہم جانبین رضامندی ہو جاتی ہے مقدمات عہد شکنی کی تحقیقات مین خاص صورتین پیدا
ہوتی ممکن مین مگر واسطی ثبوت عہد ناطہ کی رسم خوردنہ والا سو جسکا اوپر ذکر ہوا اور جو مشہور عام ہوتی ہین مضبوط گواہ ہین ؛

نان و نفقہ عورات

لی بہت جہگڑے ہر ہوتے ہین اور بنیاد اونکی دو سبب سی ہوتی ہے پہلی مرد کی بی انصافی جو دو یا چند شادیان کر لیتی ترغیب
منکوحہ جدید پہلی زوجہ سی ظالمانہ پیش آتا ہی دوسری عورت کی بیوفائی جو اپنی آزادی حاصل کرنی کی غرض سی شوہر کو ہر طرح
تنگ کرنا چاہتی صورت اول الذکر مین منشا دفعہ ۱۳۱ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء علیحدہ ماہیانہ واسطی گذارہ عورت اوسکی درخواست پر
مقرر ہونا واجب معلوم ہوتا ہی دوسری صورتین جب تک زوجہ اپنی شوہر کے گہر شامل آباد نہ ہو گذارہ نکری علیحدہ ماہیانہ کی مستحق
نہین سمجہی جاتی عموماً ماہیانہ مقرری قانون ان لوگونکے قلبی خواہش کی مخالف ہی کیونکہ یہ عورات کو مثل بہایم خواہ کیسا ہی انپر
جور و ظلم کرین بے زبان اور مطیع مطلق رکہنا چاہتی ہین خدا ترسی اور انصاف کو بہی یاد رکہنا چاہیے ؛

پردہ داری مستورات

علاقہ بنو مین عموماً مروج ہے خصوصاً قوم سید اور قریش اور پشتونکی مستورات تو بالکل کشادہ رو نہین پہرتی اور باقی لوگ
بہی اکثر پردہ کرتے ہین اور اپنی گہرونمین غیر شخص کی آمد رفت نہین رکہتی اور اس پردہ داری کو زبان ملک ادب کہا جاتا ہی اگر کسی
شخص کی زنانہ مکان مین بلا رضامندی مالک خانہ کوئی شخص چلا جاوی تو گو وہ صاحب خانہ مفلس ہو تاہم وہ اپنی بیعزتی سمجہتا ہے
اور کہتا ہی کہ میری گہر کا ادب توڑا یا اسی سبب سی سوای رشتہ داران قریبی زنانہ گہرونمین آمد رفت غیر محرم مردونکی ظاہر کم
بلکہ مطلق کالعدم ہے الا گاونکی ہندونسی اور کمی گر یا ڈوم یعنی حجام ترکہان وغیرہ ہمسایون اور گہر کے کمیونسی بہا انکی لوگ پردہ
نہین کرتے گویا ہنود اونکی نزدیک مذکر ہی نہین ہین جب عورت واسطی ضروریات باہر جاوین تب اونکی اوپر ایک سفید بڑی
چادر ہوتی ہے کہ سر سے پاؤن تک ڈہکی ہوئی ہوتی ہین اور جب راستہ پر غیر مرد کو دیکہتی ہین تو سوای ایک
چشم کے چہرہ پر بہی پردہ کر لیتی ہین چاہیی کہ دل کے پردہ کو بہی درست کرین یعنی یہ تعلیم علم سی ممکن ہے ؛

رواج غمی

اس جگہہ اوس ناگزیر غمی سے مراد ہی کہ بوجب جدائی دائمی اپنی عزیز یا اقربا کی پیش آتی ہے دنیا میں ایسا کوئی
نہیں جو اوس سے خالی ہو اس پرگنہ میں منزل آخرین کا بیان ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہوا تو عورتیں جمع ہو کر یہ آواز بلند نوحہ
کرتی ہیں اور شفقتی مرد بلا اندمزدوری واسطے تعمیر خانہ آخرین یعنی قبر روانہ ہوتے ہیں اور سفید ریش اور معتبر لوگ حجک
باسیدان میں واسطے دعا ماور فاتحہ کی جمع رہتے ہیں اور ملا بقدر مقدور طلب ہو کر اوس دیہہ کی مسجد میں ختم قران شریف
کرتی ہیں تا وقتیکہ اوس راہ نورد بادیہ ممات کو غسل اور کفن دیکر دفن کیواسطے لیجلتی ہیں بجمع عام نماز جنازہ ادا کرکے بعد
تقسیم اسقاط اوس منزل ناگزیر میں تا نفخ صور سولا دیتے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار یہہ سفر پرخطر ایکدن سب ہمکو
بہی پیش آویگا جب اوسکی جگہہ لحد تنگ و تاریک ہو چکی تو عالم اوسکی قبر پر ایک مسئلہ تقسیم میراث پہر کر اور دعا خیر کرکے سب
دوست اوسکو اوس جنگل میں تنہا چہوڑ کر واپس آتے ہیں اور اوسوقت سوای اعمال حسنہ کی کوئی اوسکا یار و مددگار نہیں ہوتا
المختصر تین روز تک وارث میت واسطے فاتحہ سفید بیٹہے رہتی ہیں اور حسب مقدور بہت خیرات کرتے ہیں ہر طرف سے مہمان و
خویش واسطے فاتحہ خوانی آتے ہیں مگر میت کی گہر کہانا عیب سمجہکر نہیں کہاتے بشرطیکہ دوسرے کوئی مہمان آوے اور
اوس روز واپس اپنے گہر نہ پہونچ سکے تو بلاچارسی کہا لیتی ہیں تیسرے روز گلبدان یا کیس وغیرہ جسکو اس ملک میں پٹ کہتے ہیں
اور خویش اور رشتہ دار جو دوسرے گہروں سے آتے ہیں اور واسطے عزت میت کی وہ پٹ لاکر میت پر ڈالا کرتے ہیں اپنی آخوند
کو معہ پارچات پوشیدنی میت خیرات بطور خلعت آخرین کردیتے ہیں اور یہ فاتحہ خوانی اوٹہہ جاتی ہے ؛

تقسیم میراث

عموماً شخص متوفی اپنے مرض میں یا کہاں نتیجہ موت میں گرفتار ہو جاوی تو کچہہ وصیت کرتا ہی مگر سوای خرچ خیرات اور تدفین
تکفین میت باقی امورات وصیتی اگر مخالف رواج ہوں تو اونپر عملدرآمد کم ہوتا ہے متوفی کی اگر اولاد نرینہ یعنی بیٹا یا پوتا
ہو تو پہر کسی اور رشتہ دار کو بموجب رواج ملک حق میراث نہیں پہونچتا الا والدہ اور بیوہ اور دختران ناکتخدا شادی ہونے
تک مستحق نان نفقہ اور گذارہ خاص کی ہوتی ہیں اگر اولاد نرینہ چہوڑ مرا ہو تو تا زندگی متوفی کی بیوہ بعوض اسکے وہ اپنے
شوہر کے حقمیں نیک چلنی کے ساتہہ بیٹہی رہے مستحق قبضہ جایداد ہوگی مگر ہرگز اوسکو اختیار نہیں ہے کہ اپنی قبضہ کے
ایام میں جایداد غیر منقولہ از قسم اراضیات زرعی یا مکانات سکنی کو بذریعہ بیع یا رہن یا ہبہ یا کسی اور وسیلہ

سے منتقل کرے اگر ایسا کرے تو متوفی کے وارثان ترینہ دعوی امتناع کرسکتے ہین اگر بیوہ نہو یا وہ مرجاوے
تو میراث متوفی کی قریب تر رشتہ داران ترینہ کی باہم حسب حصص شرعی یا رسمی منقسم ہوجاویگی موجب
رواج ملک کی دختران اور خواہران جنکی شادی دوسری جگہہ ہوگئی ہو مستحق یافت حصہ شرعی کی نہین ہوتی
اور یہہ رواج عام ہے الا امر مقدمہ مین بلحاظ قسم وارثان موجودہ خاص غور ہونی چاہئے دور کے رشتہ داران
ترینہ کی مواجہہ مین خواہر یا دختر کو بالکل محروم رکہنا انصاف کو ناپسند ہوگا ؛

خوراک

کیوہسطی عموماً فصل ربیع مین گندم اور زمستان مین مکی مستعمل ہے مگر خورندہ مخلوق تین قسم کی ہے اعلی اوسط ادنی پہلی قسم کی
آسودہ لوگ نان گندم معہ گوشت یا پلاو و حلوا کہایا کرتے ہین اور خریف کی موسم مین صبح نان مکی بہی کام آتا ہے
دوسری قسم کے آدمی نان صبح مکی یا جو ہمراہ دوغ یا سکہ اور شب کو گندم کی روٹی دال یا کبہی گوشت وغیرہ سے
نوش جان فرماتے ہین اور تیسرے قسم کی بیچارہ مشقتی او مفلس کو روز و شب اکثر نان مکی وجوار کبہی گندم کا نصیب ہوتا ہے
اکثر لوگ کہانا نہین بہی کفایت شعار ہین غلہ گندم کو بالتمام گرانی فروخت کیوہسطی رکہہ چہوڑتے ہین اور غلہ کی وجو پر اپنا
گذارہ کرلیتے ہین موسم زمستان مین گوسفند کا گوشت نہایت عزیز سمجہتے ہین اور اوسکی چربی بجائے روغن زرد کے گرم
کرکے موسم مذکور مین بہت کہائی جاتی ہے چربی یا روغن خام جیسا طعام مین زیادہ ہو بہت پسند کرتی ہین گرچہ
قوت انکا متوسط ہے الا مرد قانع و صابر نہین اور عورت بیچاریکو کہانیکا حصہ بہی انصاف سے نہین ملتا کیا معنی کہ جس گہر کے
مردونکو اچہی روٹی نصیب ہوتی ہے باہم عورت بدستور نان جو یا مکی کہاتی ہین اور یہہ رسم عام ہے کہ ملک ہونگی
مستورات کو اچہا کہانا نہین ملتا اپنے ملک کی پیداوار خوراک انکی لوگونکیوہسطی کافی ہے مگر فوج اور باہر کے لوگونکی
واسطے جب تک علاقہ مروت اور خٹک وتہل وزیران سے غلہ نہ آوے تو انہونکی پیداوار پورہ نہین ہوتی ؛

مہمان نوازی

واضح ہوکہ اس ملک مین تین قسم کے مہمان سمجہے جاتے ہین پہلی مُرہ ملانہ یعنے وہ مہمان جنکی خاطر گوسفند حلال
کئے جاوین دوسری چرگی مہمان یعنی مرغ خور تیسری دوڈی مری مہمان جنسے مراد خشک
روٹی کی مہمان ہین پہلے قسم کی مہمان وہ ہوتے ہین کہ جو کوئی ملک معتبر ہمراہی چند نفران دیگر بضرورت

معرکہ یا کسی اور کام کے واسطے مہمان ہو یا کوئی بڑا روشناس آدمی پیش ہو جاوے اور عہد افغانی مین اس قسم کی مہمان اکثر وہ لوگ ہوتے تہے کہ جو اپنی گوندیدار ونکو کمک دینی کیواسطے آوین دوسرے قسم مین ایک یا دو نہایت پانچ تک جو معتبر مہمان ہوں اونکے واسطے مرغ حلال کئی جاتے ہین تیسرے ہمسایہ لوگ یا واقف مسافر بیچارے خشک روٹی کے مہمان ہوتی ہین مہمان نوازی اسملک مین بہت رایج ہے اور اپنے بیگانہ اور معتبر روشناس مہمان کی بہت خدمت کیجاتی ہے اور نا واقف مسافر کو بہی بہوکہا نہین چہوڑتے یہہ رسم قابل تحسین ہے ❊

پوشاک

عموماً ملک بنو مین کرپاس ملکی سے پارچات تیار کی جاتے ہین البتہ ملکان معتبر سرکاری عملداری مین لٹھہ اور خاصہ پہننے لگے ہین اپنے ملک کی پیداوار کپاس ضروریات وطنی سے بہر کر دوسرے ملک مین فروخت کیواسطے ہندو لوگ خرید کر لیجاتی ہین پوشاک مردانہ کی تفصیل یہہ ہے کہ دستار اکثر سبز رنگ بخن یا وش مگر بعضی ملکان سفید دستار رکہتے ہین قمیص یا ململ فراخ بلا جیب اکثر سفید اور قلیل سیاہ ردای سفید او بعضی ملک لونگی رکہتی ہین ازار مثل پاجامہ پشاوری مگر پائونکی طرفسی ذرہ مختلف وضع ہے اور پائون مین اکثر چرمی چپلی اور منقش و ملک لوگ پاپوش رکہتے ہین زنانہ پوشش مین اکثر سرادل سیاہ تپہ دار او قمیص سیاہ جسکے سینہ و گریبان پر تہوڑا کام ابریشم کیا ہوا ہوتا ہی اور دولتمند گہرونمین دارائی کا قمیص بہی مروج ہے قمیص کی اوپر گریبان کے متصل اکثر روپیہ ٹانکتی ہین طول مین زانو سے نیچے تک اور باہر پہرنیوالی عورت کا اکثر سفید قمیص اور اسقدر لنبا ہوتا ہے کہ گہاس کاٹنے یا کام کیوقت مین اوسکا کنارہ اولٹ کر سر پر بجای دوپٹہ کی اوڑہ لیتی ہین اور وہ دونو کام برابر دیتا ہے ردای خانہ نشینی اکثر سیاہ مگر عام مردونمین سیاہ ردا پہن کر نکلنا عیب سمجہتے ہین اسواسطے جب گہرسے باہر جاوین تو سفید چادر اوڑہ لیتی ہین شلوار اکثر سوسی کی گہیر دار اور خوش قطع اور پائونمین مردانہ وضع کی قریب طرز کی پاپوش سرخ بانات لگی ہوئی پہنتی ہین زیورات بہت قسم کی مگر خراب وضع ہوتی ہین اونکی تفصیل سے طوالت لا حاصل ہے اور پوشاک اسقدر میلی غلیظ اکثر رکہتی ہین کہ رنگ اوسکا چرب اور سیاہی مایل ہوجاتا ہے اور بوسیدہ و بدبودار بباعث عدم شست وشوی رہتی ہے خصوص عورات نہایت میلی ہوتی ہین ایک تو باعث عادت صفائی کیطرف رغبت نہین دوسری

چربی اور روغن سے دستار اور چہرہ پر ملتی اور نہ صاف کرنے سے زیادہ متعفن ہو جاتا ہے اور ہندو بنون کی مرد اکثر سر پر ٹوپی
رکھا کرتے تھے مگر اب دستار سفید یا سرخ باندھنی زیادہ مروج ہو گئی ہے پہلی لوٹ کی خوف سے اچھا کپڑا نہیں پہنتے
اور کرتا اور خلقہ پہنا جاتا ہے اور ازار کی جگہ پہلے دھوتی بطور لنگ کی اکثر تھی مگر اب شلوار سفید اکثر مروج ہو گئی
ہے اور عورات ہندو سر پر سرخ و زرد رنگ کا کپڑا خواہ الوان وغیرہ حسب توفیق کرتی ہیں اور کرتے کی جگہ چولی
جو سینہ اور شکم ڈھکتی ہے اور پشت برہنہ رہتی ہے اور چولی نا بسینہ دار اپنی خواہ گلبدن کی ہوتی ہے اور
اوس سے نیچے سرخ پارچہ لگاتی ہیں پشت کے پردہ کیواسطے سر کا کپڑا کام آتا ہے اور شلوار زنان ہندو مثل عورت مسلمان نہیں ہوتی

طرز وضع و عادات

قد و قامت مخلوق ملک بنون بہ نسبت اوطان دیگر خورد اور لون زرد غالب اکثر بیضاوی چہرہ متوسط اندام تنگ پیشانی گول چشم بنون
کی اقوام میں سے قوم میری کے مردان قوی جسم اور درازقد سرخ رنگ ہوتے ہیں جسکا سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ رود کرم کا پانی
جو باقی بنون جو نوش جان کرتے ہیں ناقص ہے اور رود توچی کا آب خوشگوار و ہاضم ہے جسکو پیتے ہیں قوم میری کو یہ امتیاز حاصل ہوا ہے
ہو کہ جیسا عام قاعدہ ہے کہ دولتمند اور شرفا خاندانوں میں بہ نسبت محنت کشوں کے خوبصورتی زیادہ ہوتی ہے اوسکا [illegible]
مردانکے سر پر اکثر دراز تا شانہ بال ہوتے ہیں اور انکو گھی اور چربی وغیرہ سے اسقدر چرب رکھتے ہیں کہ عامہ یا قمیص تا بہ ساعدین
چرب اور میلہ رہتا ہے متعفن اوسکی علاوہ مگر قوم قریش اخوند اور سید و شیخ لوگ اکثر سر کے بال کٹاتے ہیں
اونکی ترا ... سر پر خالی عمامہ باندھا جاتا ہے عادات میں لہو و لعب بہت داخل ہے قریب اور راتب اپنی بابت میں
شکاری تیتر رکھنے کی عام رسم ہے اور بولارے کی ساتھ شکار تیتر بہت کیا جاتا ہے اور حسد کی راہ سے دوسرے کے
اچھے شکاری اور بولنے والے تیتر کو زہر دیکے سے مار دینا یا چورا لیجانا بھی مروج ہے سستی اور کاہلی گویا بنون سے
پیدا ہوتی ہے اور آرام طلبی اور چوک پر بیٹھکر بیفایدہ باتیں کرنی اور دمبدم حقہ پینا پسند ہے اپنے کاروبار خانگی اور
زراعت کاری میں بھی محنتی نہیں ہیں دروغ گوئی اس کثرت سے ہے کہ حاکم کو مقدمات میں سچ تک پہونچنا بہت محنت
اور دقت سے ممکن ہے عہد سابق میں داؤد شاہ اور میری کے لوگ شہادت دروغ کیواسطے مشہور تھے مگر اب اندر
اور دیگر علاقوں میں بھی امتیاز نہیں بات ایکٹ پنجم ۱۸۷۳ء کو یہ لوگ سہل سمجھتے ہیں اور حلف قرآن مجید سے کہ بخوف
خدا پاک اور زیادہ بہ سبب بدنامی عام قدری پرہیز کرتے ہیں اکثر ایسے بھی ہیں کہ جوان ہر دو خوف سے گذرے ہوئے

ہین طبیعت کی صفائی نہین ہے غیبت گوئی اور ارادہ فاسد سے کم آدمی بچے ہوئی ہونگے زبان خود اپنی فخر کرنیکو عیب نہین سمجھتے دیوان صاحب کا بہہ قول ونکو بہول گیا بیت تنائی خود بخود گفتن نمی زیبد ترا صاحبا چون زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد ؛ باوجود اسکی یہہ انین ایک اچھی وصف ہی کہ می نوشی اور لولی بازیسی ہر ایک کہ وہ کونفرت کلی ہے البتہ بعضی آدمی چرس یا بہنگ پیتی ہین مگر عام نہین غرض کہ سوای تماکو کے اور نشہ چیز سے اکثر پرہیز ہے مگر صفائی بدن کیطرف جو جزو اعظم صحت بدنی ہے مونث اور مذکر رغبت نہین پا رہات تو اکثر مدت تک دہوتے نہین چلتے الا غسل باوجود کثرت پانی بدون ادا سے واجب کم کرتی ہین مونثات کا تو سوای ضرورت احکام مذہبی غسل کرنا عیب سمجھتی ہین ؛

زبان ملک

واضح رہے کہ اصلی زبان ملک کی پشتو ہی مگر زوان کشتو مین بہ کثرت ہت ہی جیسا کہ مور کو میر اور ایر کو معنی خانہ کو کیر کہا جاتا ہی علے ہذا القیاس اس ملک کی پشتو مثل دیگر افغانستان کے برآوا نہین ہے ابتدائی عملداری مین سوای ہندو لوگ کی دیگر ساکنان اس پرگنہ کی بدون پشتو اور اخوند لوگ فارسی و پشتو کی ہندی زبان سے کچہہ بہی آشنا نہین تہی فی الحال گرچہ اسقدر زیادتی نہین ہے اور بعضی ملک لوگ ہندی اکثر سمجہتے ہین مگر بول نہین سکتی اور کوی کوی بولتا ہی ہے تاہم حکام وقت کو اور بیس برس تک ملکی رعایا کیواسطے اور ہمیشہ اپنی سرحدی آزاد ہمسایونکی لئے زبان پشتو کا سیکہنا مطلوب ہوگا مجکو خوب تجربہ ہو چکا ہے کہ اس ضلع مین زبان پشتو سے حکام کی واقفیت انصاف کی مدد اور رعایا کی خوشی ہی اگر مین خود پشتو کی زبان سے ناواقف ہوتا تو اس تاریخ کی تحریر اور تکمیل ناممکن تہی

شوق سرود

گرچہ علم موسیقی ہندکا اس جگہہ نام بہی نہین جانتے الا موافق طباع مخلوق ڈہل و سرنا کی بدعت بہت مروج ہی خصوصیونکو ریش میراسی رقاصان کا ناچنا گانا ڈہل سرنا کی آواز کے ساتہہ نہایت پسند ہی یہانتک کہ اگر دوسری بستی مین بہی اسطرح کے تداو معنی تماشا کی خبر سنی جاوی تو نوخیز مرد اور بی عار لوگ وہان دور کے دیہات سی جاتی ہین اور طرفہ نادانی یہہ کہ جو شخص ڈہلکو کہال فروخت کرکے پیسہ پیدا کرتا ہے وہ بہی اوس تماشا مین نقد و جنس دینے سے باز نہین رہتا خصوص علاقہ سوراتی نوبکش کے ناچیونکا گہر بن گیا ہی ایکدوسرے کی رشک سی فخریہ کا نوبہ کا نوا ونکی تماشا کراتی ہین چاہئیے کہ اس فضول خرچی سے پرہیز کرین جسمین دین و دنیا کا نقصان ہی بجای اوسکی خیرات مساکین نیکنام اور کام آتی ہے سوای ڈہل اور سرنا کی جو صرف میراثی لوگ بجایا کرتی ہین رباب کی شوقی

بہی ہوتی جاتی ہے رباب مار دیتے پشتون لوگ عار نہین سمجھتے اور طبع خوش کرنیکیواسطے رانکیوقت جوکو ہر اکثر پانچ یا چند جوان آدمی جمع ہوکر غزل و چار بیتہ یا سندرہ یاکہ زبان پشتو مین باواز بلند ایک تال پر گاتی مین غزل مین سلوک اور حقانی ذکر ہوتا ہے جو اکثر مست طالب العلم مسجدون مین بہی پڑہتے ہین دوسری چار بیتہ جسمین عاشقانہ اور زنانہ گفتگو ہوتی ہے تیسری سندرہ جو بہت اونچی آواز سے گایا جاتا ہی اور شادیون مین عورت بہی گاتی ہین اسمین کذب صفت بہت ہوتی ہے چہارم کسر جو صرف مرد لوگ گاتی ہین اور اسمین لڑائیون و بہادریونکا ذکر ہوتا ہے جو شخص کسی لڑائی مین دلاوری کرتا اوسکی صفت کیجاتی ہے چونکہ اس کسری لوگونکی طبعت کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہی اور ملک کی تاریخ لکہنے کیواسطے اس سے اچہی مدد ملتی ہے بزمانہ سینے افغانستان کی اکثر لڑائیون باہمی قوم وغیرہ اور مشہور دلاورونکی کسرین جمع کرکے بزبان پشتو ایک مطبوع کتاب بنائی ہے جسکے نیچے ترجمہ اردو بہی لکہا گیا ہے الا یہ مین خیال کہ اوسکا لطف بدون پشتو دان کے عوام کو حاصل نہین ہوگا طبع کرانیکا ارادہ نہین ہے ۔

حال بیماری و علاج مروجہ

بنون کی علاقہ مین اکثر اقسام کی بیماری ہوتی ہے مگر عموماً زیادہ تر تپ اور کہانسی اور پیٹ کی بیماری اور یرقان یعنی پہیکا اور زرد رنگ ضعف کے ساتہہ ہوجانا اور ذات الجنب و ذات الصدر و ذات الریہ کی بیماری ہی تجربہ سے نافصی پانی کورم او غلاظت جسمی سبب ازدیاد بیماریونکا معلوم ہوتا ہے اور باعث ناقص ہونے پانی مذکور کا یہہ ہے تا ہین کہ اندر کوہ علاقہ کورم جہان قوم طوری آباد ہے اس نالہ کورم کے ہر دو کنارے قریب پچاس میل کے فاصلے تک اکثر زراعت چاول کا شت کیجاتی ہے اور اوسمین سے کورم کا پانی شب و روز بہکر آتا ہے او ر نالہ ٹوچی کا بہی جو ملک دوست مین بنام گنبیلہ مشہور ہے یہی حال ہوتا ہے اور جب پانی بنونکی حد مین پہونچتا ہے تو اس ملک مین بہی زراعتونکو لگتا ہوا پینی کی استعمال مین آتا ہے خصوص زراعت برنج پانی ناقص کرنیکیواسطے اول نمبر ہے ۔

علاج

ملکی ہر ایک حسب ذیل مروج ہے تپ **محرقہ** جسکو بزبان پشتو **سرہ تبہ** یعنی بڑا تپ کہتے ہین موز منقی کہلاتی ہین اور فصد بہی لیتے ہین اگر ہفتہ تک آرام نہو تو گوسفند ذبح کرکے اور اوسکا چمڑا گرم گرم اوتار کر فوراً مریض کو پہنایا جاتا ہے اور کوہتہ کی اندر جہان بلوط پیدا ہوتے ہین پتی بہی تہ کرتے کہتے ہین دوسرے روز تک آرام نہو تو پہر دوسری یا تیسری دفعہ بہی تازہ تازہ

چہرا بنیا پایا جاتا ہے اور اس چہرا ڈالنے کے علاج کا نام بزبان پشتو **ژون اجول** یعنے چہرا ڈالنا ہے اور تپ دق جسکو ملکی زبان مین **نری رنج** یعنی نکی رنج بولتے ہین اوسکا بہی آخری علاج **ژون** یعنی چہرا ڈالنا ہے اور تپ موسمی جو ماہ ستمبر اکتوبر بغایت نومبر تک رہتا ہے اوسمین بہی تین روز کے بعد چہرا کو سفند ڈالتے ہین اور گرچہ اس تپ موسمین مین نقصان جان کم ہے مگر ایسا عام ہوتا ہے کہ کوئی قسمت والا اس سے بچتا ہوگا ؛

کہانسی

کوتنخای خواہ **ٹوخی** کہتے ہین زمستان کے موسم مین اکثر کہانسی چرب گوشت گوسفندان کہا کر بد پرہیزیسی ہوتی ہے اور یہہ لوگ **دوغ** کو گرم کرکے اور اوسمین روغن اور ہلدی اور مرچ سیاہ ڈالکر پیا کرتے ہین ؛

تیکلی خواہ **ٹوکلی**

پشتو مین ذات الجنب ورذات الصدر وذات الریح وغیرہ درد پہلو جسکو **خاک** بہی کہا جاتا ہے ان سب کو **تیکلی** کہتے ہین اور اسکا علاج یہہ مروج ہے کہ روٹی پر بیضہ مرغ خانگی کی زردی لگا کر اوستخوان پہلو پر رکہکر اوسے پارچے کے ساتہہ مضبوط باندہ دیتے ہین او جند الضرورت فصد بہی کرتے ہین بموسم زمستان یہہ بیماری بہت ہوتی ہے خصوص جو تپ سے کم قوت ہوگئے ہوان ؛

یرقان زرد اور یرقان اسود پشتو مین **زیڑی**

دونو قسم کی زرد رنگی اور پہیکا پن ہوتا ہین بہت سے اور اس سے بہت آدمی لاغر اور کم قوت نظر آتے ہین بموسم سرما فربہ اور پربید گوسفندان کو بد پرہیزی اور بے تدبیر کے ساتہہ کہانیسی یہہ مرض زیادہ ہوتی ہے اور علی العموم جو آدمی موسمی تپ یعنی بخار سے کم قوت ہوگیا ہو اوسپر زیادہ اثر کرتی ہے

اسہال

یعنی پیٹ سے دست آنی کی بیماری بہی بہت ہی خصوص شروع موسم خزان اور پہر ماہ اپریل و مئی مین نوبت بکثرت کہانسی بہہ مرض بکثرت ہوتی ہے یہہ لوگ پوست انار پیسکر جغرات بز ڈالکر کہاتے ہین یا بیتہی کا تخم بار یک کرکے شربت قند سیاہ کے ساتہہ نوش جان فرماتے ہین واسطے درد استخوان اور روانی و سنگینی استخوان اور رفع سستی و تندرستی بدن انکے لوگ موسم سرد مین **سونٹہ** **کالی زیری** **مرچ سیاہ** **کہی کہلہ** **کمرکس** کا نو ہر ایک چہہ تولہ لیکر

اور اوسکو بارنگ مینگ مرہواجرش میں ملاکر چہہ روز صبح و شام کہاتی ہیں اور پندرہ روز تک نان خشک گندم کی سوا
مرچ مرچ سے پرہیز ہوتا ہے اور ہوا اور سردی سے محفوظ رہتی ہین اسکا نام ستروازو یعنی بڑا دارو ہی مرض کہنے
علاقہ مین قدیم میں زیادہ تر تازہ جمرا کو سفید کا ڈالنا اور فصد لینا یا ستر دارو کہانا مشہور ہے سب سے پہلے جمرا ڈالنا
ایمن مروج ہے مگر اب تپ کیواسطے دوا ی کونین سرکاری شفاخانہ سے لینا اور علاج سے بہت مفید سمجہتے ہیں اور بعضے
لوگ شروع بہار مین صفائی خون کیواسطے بقدر ایک پاو نیل سرشف یا نیم آثار شہد ایکو قتمہ نوش کرجاتی ہین اور وقت
نوش سی بارہ گہنٹہ یعنی پہر دوسرے دن اوسیوقت تک پانی نہین پیتی ہیں یہ محکم صفائی ہے ۔۔۔ ختم ہوا ان کوٹلا

باب دوم حال قوم مروت

ذکر اصلیت قوم

واضح ہو کہ مسمی مروت مورث اعلی اس قوم کا بیٹا لوحانی معروف لوہانی اور پوتا سیانی ابن لودی کا
ہے ذکر قومیت لودی ولد شاہ حسین کا کتاب ہذا کے دوسرے حصہ مین آچکا ہے ۔ لوہانی مذکور کی دو منکوحہ تہی ایک مسماۃ
نوری جس سے پانچ پسر ہوی انکا شجرہ اپنی موقع پر ہی دوسری مسماۃ مشیرہ جس سے مروت جداعلی اس شاخ کا پیدا
ہوا اپنی بزرگ کی نام پر قوم کا نام بہی مروت مشہور ہے اس قوم کا علاقہ گنبہ واز جای سکونت و لیت ہتا جیسی فی الحال
شاخ سلیمان خیل غلجی متصرف ہین گرچہ وطن اصلی انکا گنبہ واز ہا مگر موسم گرما خانہ بدوش ہو کر اکثر کوہ واثہ مین مال چرائی
اور آرام کیواسطے جمع ہوتی تہی اوس عرصہ میں اس فرقہ کا اکثر پیشہ مال چرائی اور مویشی داری کا تہا اور نیز مویندگری
بہی کرتی تہے کاشتکاری انکی صرف علاقہ گنبہ واز کے جنوبی حصہ مین تہی جہان ابتک ایک موضع زمین کا نام خوا ... ہے
سے خراب باصطلاح زبان اوس ملک کی بارانی زمین کو کہتی ہین +

سبب اخراج

اوس علاقہ سی یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ اوس عہد مین مسمی آزاد خان عشیر ملک فرقہ سلطانخیل شاخ سلیمان خیل قوم غلجی
کی عورت مسماۃ وسیلی کو لیک غلام ملک مذکور کا ورغلان کر ہمراہ فرار کرلایا اور قوم مروت مین بہ علاقہ گنبہ واز پناہ گزین ہوا
غلجیون نی لشکر کیا مروتون نے ننگ افغانی کے لحاظ سے پناہ گرفتہ کو دشمنانکی حوالہ نکیا اس عداوت سے اکثر قوم

غلجی یعنی اندڑ و ترکی وغیرہ اپنے بہای بند سلیمان خیلونکے معاون ہوکر قوم مروت اور اونکی شریک ستیا خیل
دولت خیل و نسی نبرد آزما ہوی اکثر مروت معاوس غلام بدکار او کیہنت عورت کی مارے گئے جو ہمیشہ تاب مقابلہ غلجیونکا
نہ لاکر کنہ وانز کو مجبوراً چہوڑ دیا اور موسم گرما مین بجای علاقہ قدیم کوہ سلیمان کے مشرقی دامن نواح ٹانک ورداماں
کیطرف آنا شروع کیا اوس وقت علاقہ دامان علی ضلع ڈیرہ اسمعیل خان پر قوم بلوچ قابض تہا اور نواح ٹانک پر بگی
جنکو لوہانیون نے غلبہ پاکر بیدخل کیا اور اپنے قبضہ کو پہیلاتی رہے بوقت تقسیم ابتدائی [illegible] ٹانک سے اس قوم نے بہی جہان
حصہ ملا تہا جو ہر وقت تک قابض ہے بموسم گرما کوہ [illegible] کے مشرقی حصہ مین جاتی تہے اور سرما مین ٹانک کی طرف
کو آ جاتے تا وقتیکہ خود [illegible] کے ساتہہ غیرت عورات کی سبب سے [illegible] ہوکر باہم دشمن ہوگئے اور چونکہ [illegible] ہمیشہ
آمد و رفت رہتی تہا اس قوم مین جاری تہے اونکی عداوت سے پہاڑ کا جانا اونکا مطلق بند ہوگیا اوسی عرصہ مین بتنا یہ
ملک ٹانک تہیمن اولاد لوہانی کی بے اتفاقی ہوئی دولت خیلون نے زور پکڑ کر بعد لڑائی مروتونکو ٹانک سے نکالدیا
یہہ قوم وہان سے [illegible] پہاڑ مین اکثر [illegible] ہوئی دوسری سال بہہ [illegible] دولت خیل پر بار دوم حملہ
ملک حملہ کیا اور ٹانک لیلیا مگر کتہی خیلون نے قوم گنڈاپور سے مدد لیکر پہر اونکو ہٹا دیا تب شمالی تہل پر جو حال مین
علاقہ مروت کہتی مین نظر پڑے وجہ تسمیہ اس ملک کی یہ اسم علاقہ مروت بنام قوم ہے اور یہی سکونت قوم مروت سے
اس ملکو تہل اور دامان کہتی تہے ۔

قابضان سابق

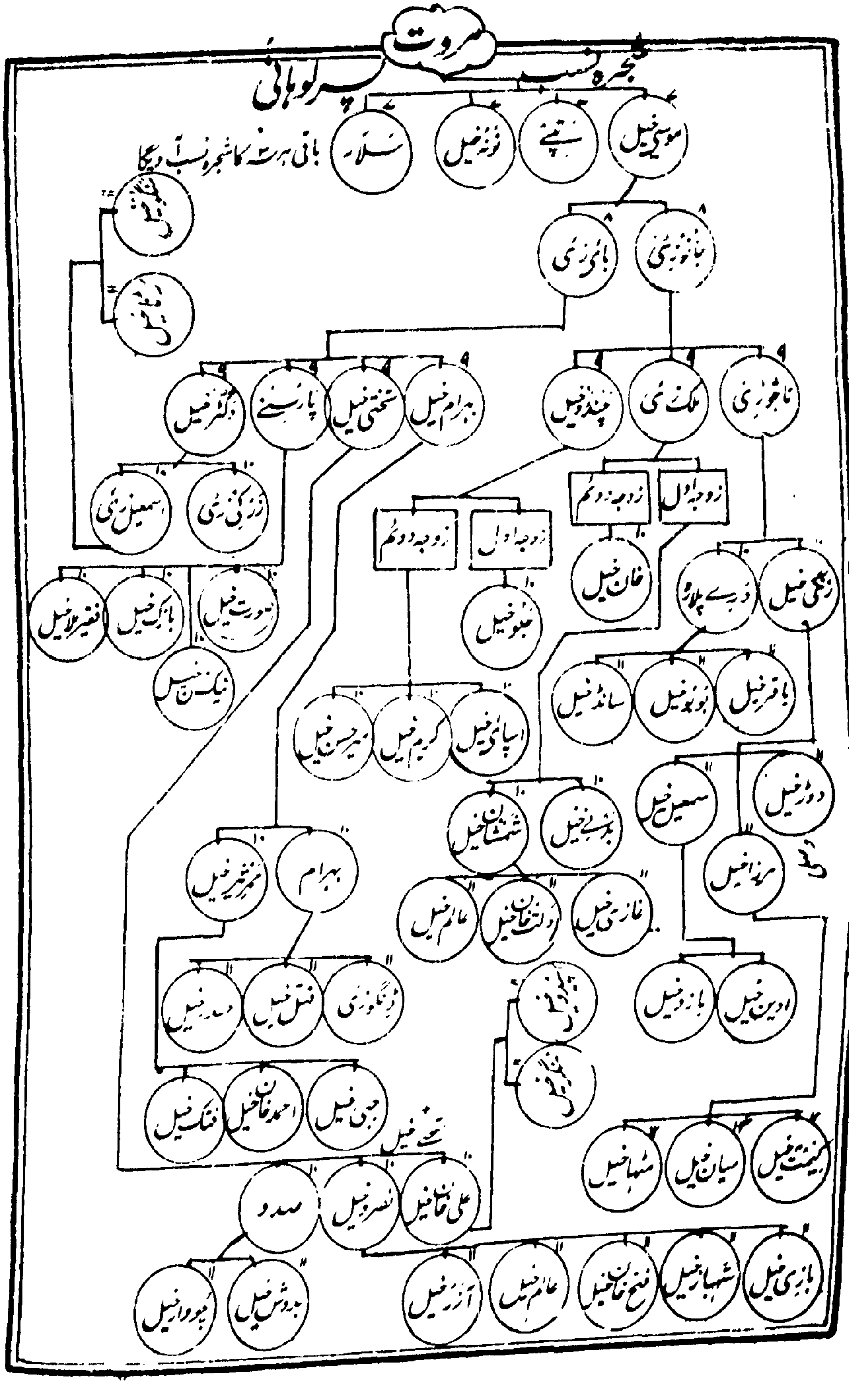
اس علاقہ کا حال اسطرح سے بیان کیا جاتا ہے کہ ظہور اسلام سے پہلے اس علاقہ مین ہندو اور گگب جو مخلوط ہوگئے تہے
اونکی سکونت تہی چنانچہ اوس وقت کی عمارات کہنہ و شکستہ کی علامات موضع احمد خیل دامن کوہ و بابر خیل وغیرہ
مستعمل اتبک معلوم ہوتی ہین جنکو یہہ لوگ ڈیری کافران کہتی ہین سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری
کے عہد سے اون لوگونکی بربادی و جلاوطنی مشہور ہے ازان بعد ایک قوم موسوم نوحتی جنکے عقیدہ مذہبی کی نسبت صحیح
روایت کوئی نہین ملتی اس علاقہ پر قابض تہے جنکو فرقہ ہرنگ و تہل و عیسی خیل شاخہای نیازی نے جو ٹانک کی
جانب سے آئے تہی بیدخل کرکے خود قابض ہوگئی نیازیون نے اوس جگہہ جہان اب موضع پہار خیل ہے اور گمبلہ سے
شمال کیطرف اپنی قرارگاہ بنائی اور رود کرم و بالین یعنی نہرین نکالکر گمبلہ اور رود کرم کے درمیان جہان قصبہ لکی ہے

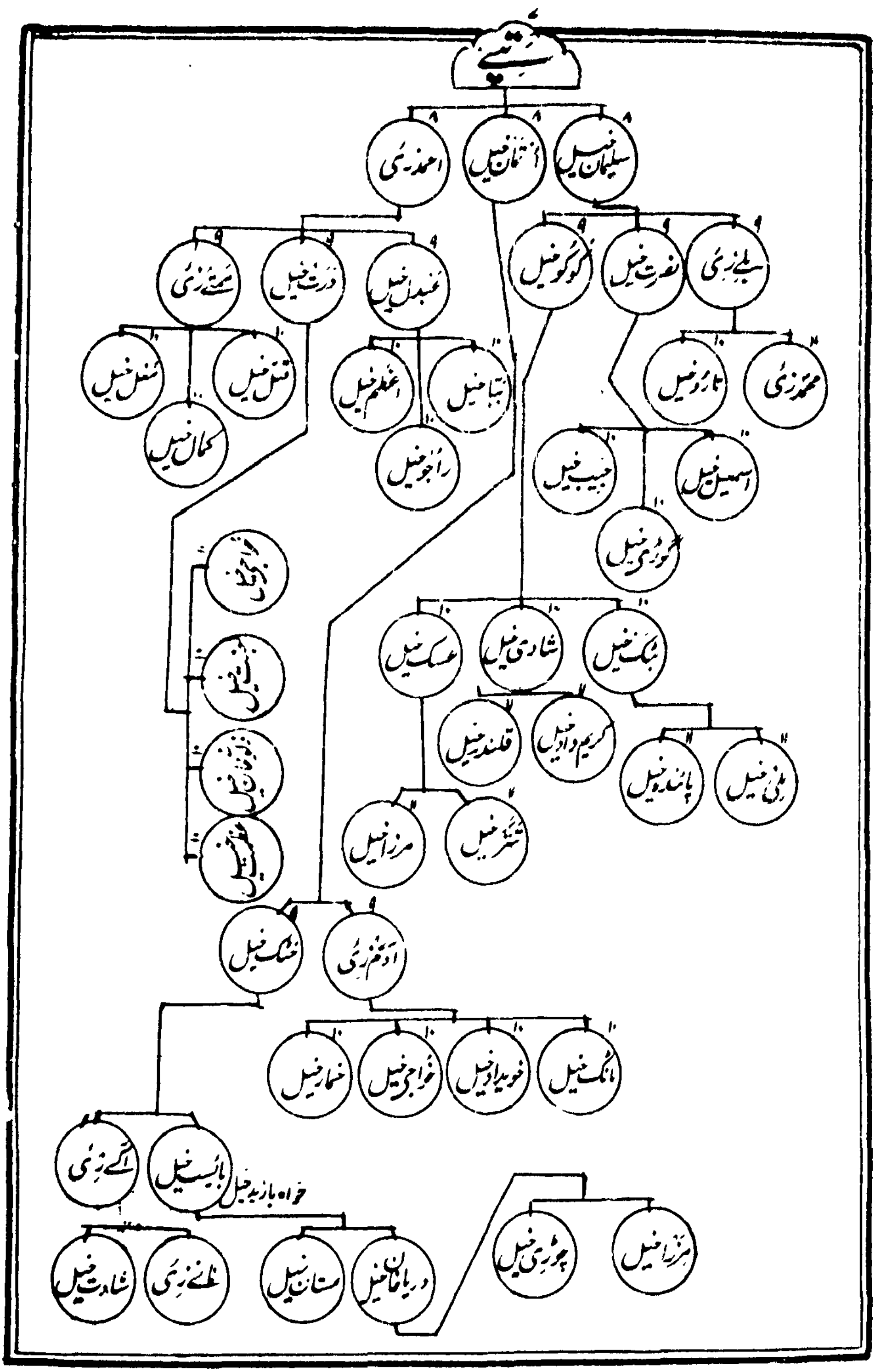
آبادی شروع کری اور باقی تل جنوبی اپنی بودباش کی چراگاہ رکھی اوس وقت قوم نیازی مین مسمی مدی سرہنگ مشہور مالدار
اور ملک کلان تھا جسکا نام ابتک اس علاقہ مین یاد ہے ۔

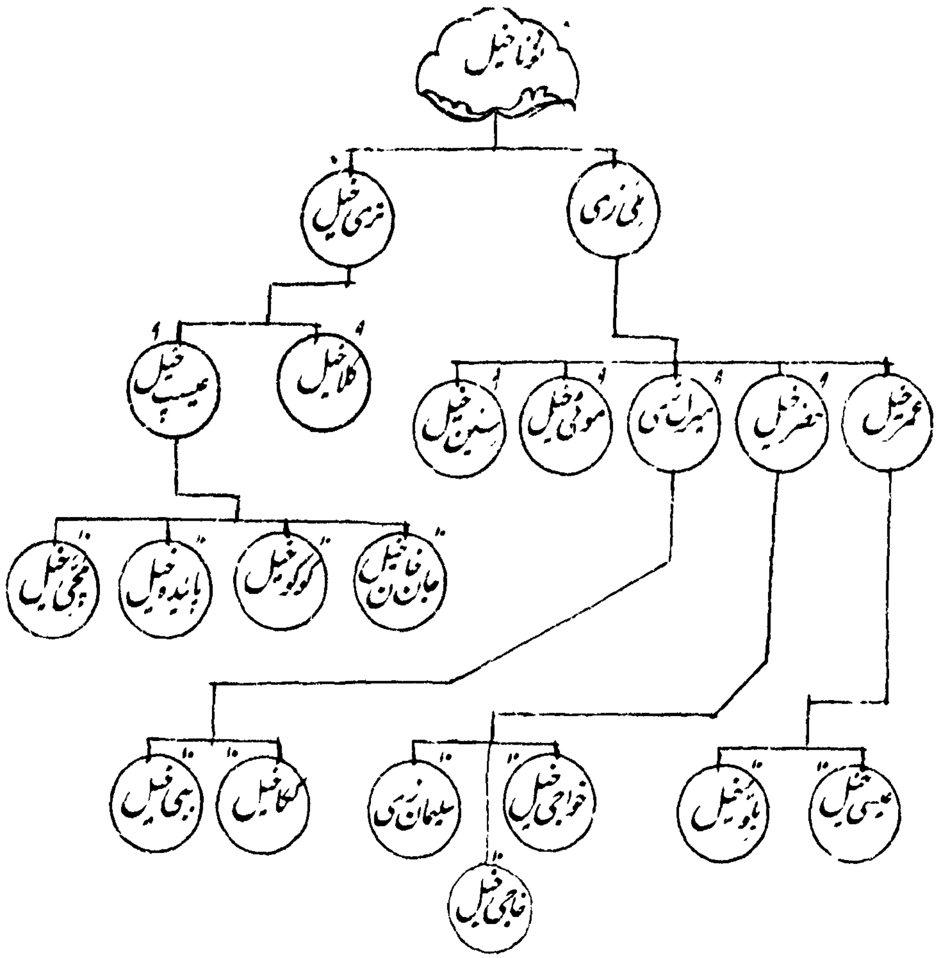
حال قبضہ قوم مروت

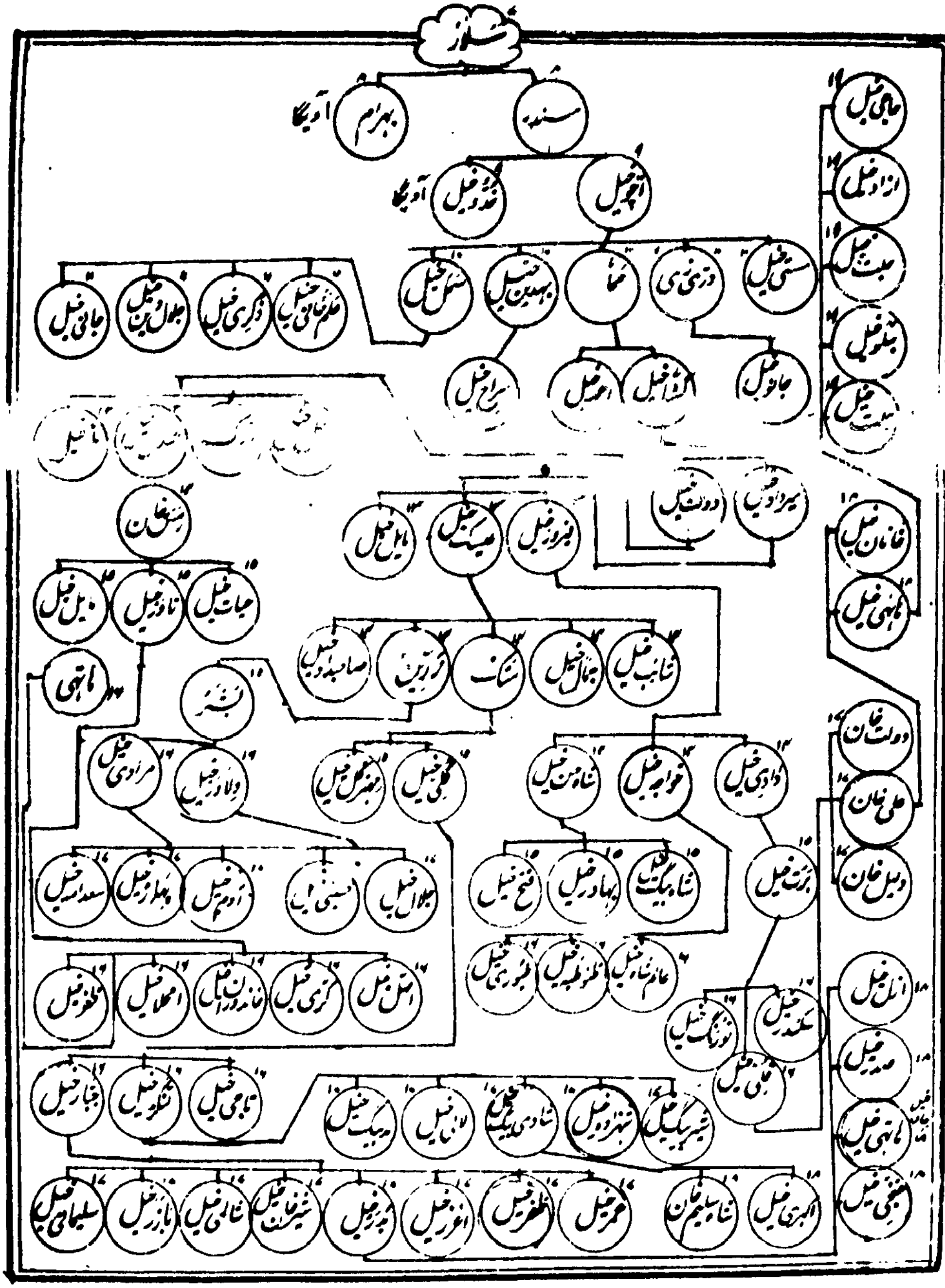
اس علاقہ پر قوم نیازی کو قلیل عرصہ گذرا تھا کہ فرقہ سپار شاخ نیازی بسبب نہ ملنی حصہ خود قوم سرہنگ و عیسی خیل
سے ناراض ہو کر قوم مروت کی پاس مدد خواہ گیا مروت جو ایسا موقع دیکھ رہے تھی اس بات کو غنیمت سمجھکر بڑی خرابی
قابضان سابق کے ہوئی ہرچند کہ ملکان کلان اس قوم کے جیسا کہ سکندر و گل خان صغر خیل لب بتی شمتی دولت
خیل و بلوچ و گندا پور قوم نیازی کو دشمن نیازی سے شامل تھے مگر سمیان سنیا خان نمر خیل و قتل خان موسی خیل
وجہ ناراضگی مہیار کو بہانہ بنا کر قوم نیازی کی مال مویشی پر تاخت لا کر لوٹ لیگئی اور عام بدی باہم قوم مروت و قوم
نیازی شروع ہوئی تب ملکان کلان بھی متفق ہو کر سب قوم مروت بطور غوند و یعنی خانہ کوچ ہو کر اس علاقہ پر مع اہلی
سرہنگوں کے ساتھہ خفیف مقابلی ہوئے مگر وہ اتفاق و یکدلی مروت کی دیکھکر خواہان صلح ہوئے گل خان و سنیا خان
و بعضی دیگر ملکان مروت نی رود کرم سے جنوبی تمام تل وغیرہ نیا کر کے صلح منظور کری مگر موسی خیل شاخ مروت
نی یہہ صلح نامنظور کر کے بسرکردگی قتل خان اپنی دلاوری ملک کے نیازیونسی رود کرم کی شمالی کنارے پر جہان اب
تہتی ممن خیل ہے لڑائی کی کہتی ہین کہ اوس لڑائی مین مسمی مدی سرہنگ مارا گیا اور باقی نیازی مقابلہ سے
قاصر ہو کر درہ تنگ کی مشرقی جانب جا آباد ہوئی اور قتل خان بھی اوسی فساد کی سبب سے بعد عرصہ شکار کرتا ہوا مارا
گیا قوم نیازی کی فرقہ ممن خیل جو ایک فقیر اور با برکت خاندان تھا اوس سے مروتوں نے کچھ چھیڑ نہ کری چنانچہ فرقہ
مذکور ابتک تہتی ممن خیل مین آباد ہے اوس علاقہ مین قوم مروت کی بعہد سلطنت اکبر بادشاہ قبضہ پایا ٹھیک تاریخ
یا سال حصول قبضہ کا تحقیقات سی نہین ملا مگر اور تحقیقات و مقابلہ امور ضروری سے ثابت ہے کہ تقریباً کچھ کم
تین سو برس سے یہہ ملک اونکی ہاتھہ آیا کیونکہ ۱۵۵۶ء مین اکبر تخت نشین ہوا جسکو آج تک تین سو آٹھہ برس
ہوئے اور اون کی وفات کو دو سو ساٹھہ برس ہوئے شروع سلطنت اکبر مین اس ملک
پر نیازی قابض تھے غرض کہ اکثر دلایل سے تخمینہ مندرجہ بالا قریب صحت معلوم ہوتا ہے بعد حصول
قبضہ مروت نے تقسیم ابتدائی اس ملک کی آپسمین چہار حصہ ذیل پر کری سلار ایک حصہ نونہ خیل
ایک حصہ

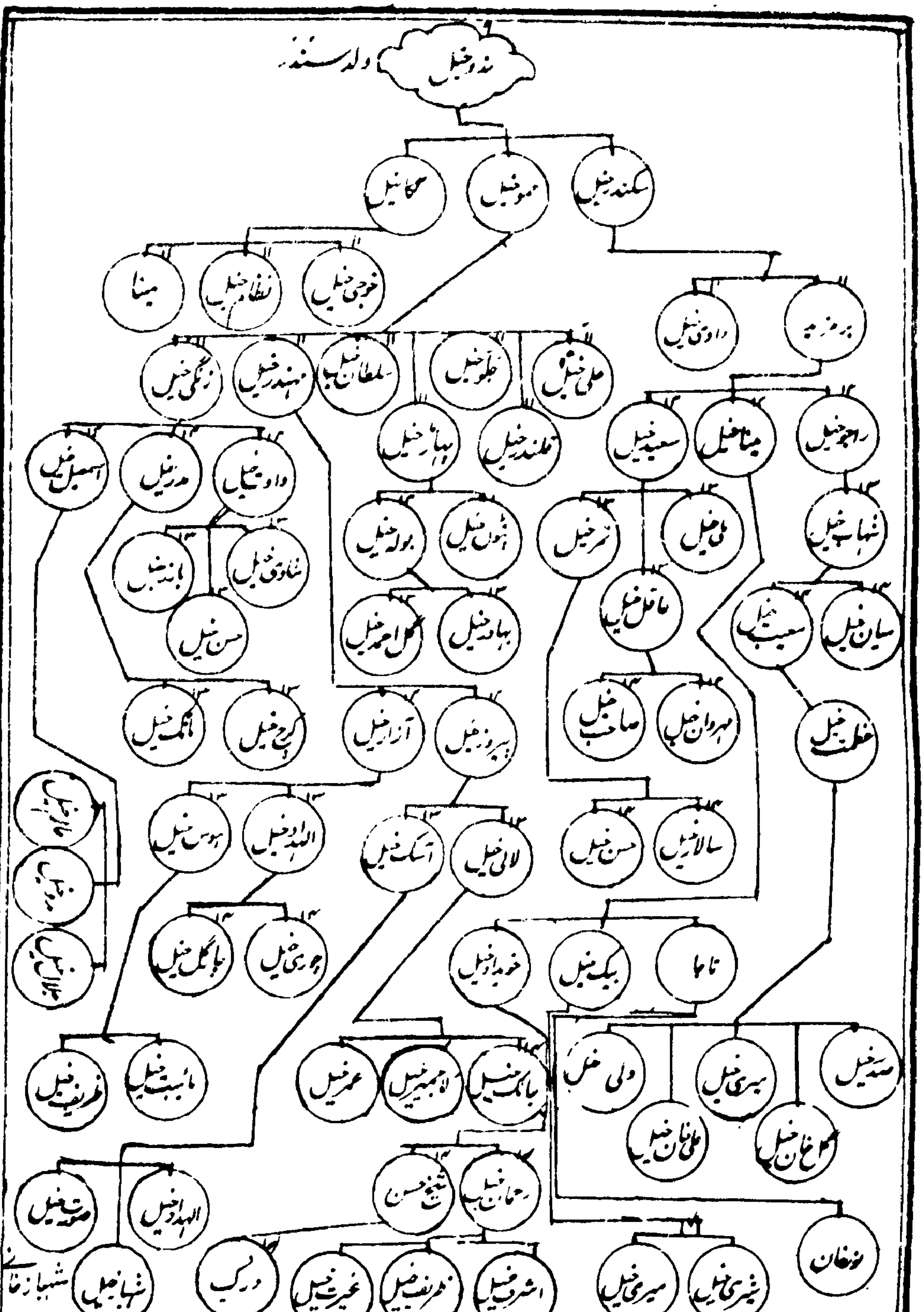
موسی خیل تپی[۲] شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ تقسیم بموجب حصص شرعی اوپر اولاد
ہر چہار پسران مروت کے حسب رسد ہوے تہے مگر بعلداری تیمور سد وزئی مسمی قلندر خان ملک
فرقہ آدم زئی نے جسکا اہالیان ریاست میں کچہہ رسوخ تہا بسبب افلاس و رعایت قوم تپی موسی خیل
حصص سابق کو فسخ کراکے واسطے اداے قلنگ تین حصہ ذیل بناے گئے تپی موسی خیل ہردو
معہ نونہ خیل بہرام او[لا]د سلار دری پلارہ چنانچہ ان حصص پر اداے قلنگ عہد سکہان تک کرتے
رہے مگر قبضہ زمین ہر ایک قوم حصہ دار کا مختلف التعداد ہے جسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
اوسوقت اکثر تہل بنجر خارج از تقسیم تہا جس قوم نے اوسکو زیادہ آباد کرلیا وہ زیادہ پر قابض
ہے مگر زمین آبی و نہرین جو گرم سے نکالی تہی تاہنوز اونکی تقسیم حصص قدیمہ پر ہے۔ رواج تقسیم
خانگی آگے لکہا جاوے گا فی الحال آبادی اس قوم کی اسطرح پر ہے کہ مغربی حصہ مین تپی موسی خیل
نونہ خیل اور وسط مین بہرام مشرقی حصہ مین دری پلارہ سکونت پذیر ہین۔


مروت
شجرہ نسب پرلوہانی
موسیٰ خیل
تپی
تونہ خیل
سلار
باقی ہر شہ کا شجرہ نسب آ دیگا
بانوزی
بائیزی
ملک زی
چند خیل
بہرام خیل
تختی خیل
پارسنے
زوجہ اول
زوجہ دوم
خان خیل
درے پلارو
ساند خیل
اسپائی خیل
کریم خیل
شمشان خیل
عالم خیل
سمین خیل
دوڑ خیل
بازو خیل
ادین خیل
بہرام
صدو
سیان خیل
شہباز خیل
بازی خیل
عالم خیل
آزر خیل


سلیمان خیل
اتمان خیل
احمدزی
نصرت خیل
محمدزی
حبیب خیل
شادی خیل
قلندر خیل
کریم داد خیل
پائندہ خیل
مرزا خیل
خمار خیل
خواجی خیل
اکے زی
خواہ بازید خیل
شادت خیل
مرزا خیل

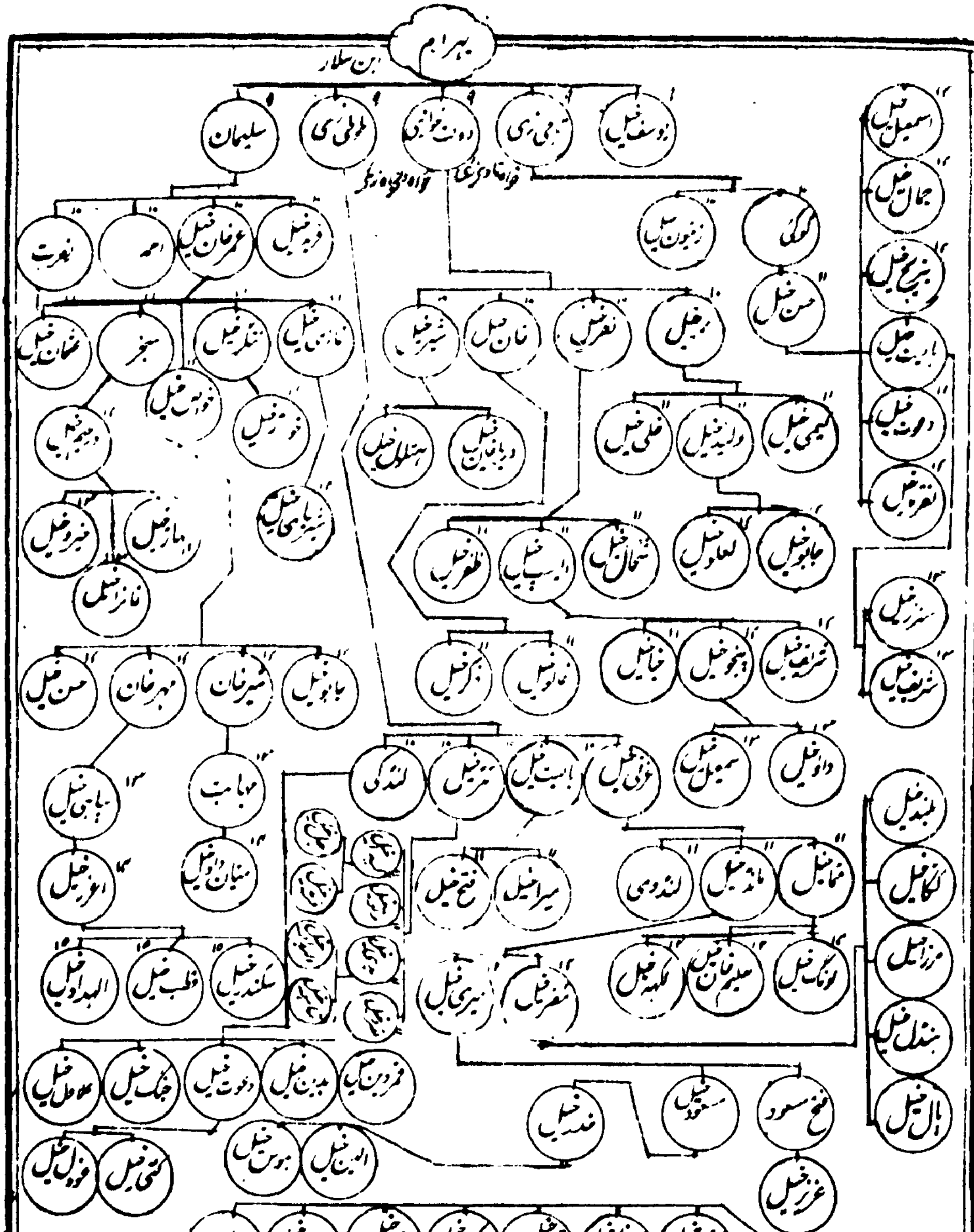

اکوڑا خیل
ترہی خیل
بمی زئی
کلا خیل
عیسپ خیل
عمر خیل
جعفر خیل
میران زی
موسی خیل
سنین خیل
جان خان خیل
کوکو خیل
پائندہ خیل
مجی خیل
ککا خیل
بی خیل
خواجی خیل
سلیمان زی
حاجی خیل
عیسی خیل
بابو خیل


بہرام
آدیگا
حاجی خیل
ازاد خیل
دولت خان
علی خان
دین خان
شاہ سلیم خان
سلیمانی خیل
بازار خیل



یادداشت

احمد خیل - و مندو خیل پسران سند کے ساتھ دولت شاہ خیل ملجانے سے ہر سہ کی اولاد کو عموماً دری پارتی کہتی ہیں +


بہرام
ابن سلار
یوسف خیل
سلیمان
حسن خیل
مہر خان
شیر خان
مہابت
مہمان خیل
حسن خیل
عمر خیل
رحمان خیل
اسمٰعیل خیل
جمال خیل
فتح خیل
میر خیل
ملا خیل
فتح مسعود
مسعود خیل
عزیز خیل

ذکر اون شاخونکا جنکی نسبت اختلاف قومیت واقع ہی اور داخل شجرہ نسب مروت مین

قوم ملا خیل متفرق اکثر دیہات مروت مین چند چند خانہ جات آباد ہے اس قوم کو فقیر کہتے ہین اولاد مسمی ملا عثمان بگ بعضی اوسکو قوم بھٹنی سے او بعضی شیخ سی نسبت دیتے ہین مگر یہ دونو قومین مخلوط ہے کہ صحیح خبر نہین ہو سکتی ؛

دوسری شاخ ہمر خیل

معلوم ہو کہ قوم بہرام خیل اصلی مروت نہین ہے مگر بسبب بلوغ اور خرچ کے بہرام خیلو نسی حصہ پایا اور ایسی وصل ہوگئی کہ مشہور عام مروت سی ہے

شاخ ملک زی

نسل موسی خیل مروت کو بعضی لوگ قوم نیازی سی بتلاتے ہین مگر تحقیقات سی یہہ روایت غلط معلوم ہوی ملک زی از اولاد جانوزی صحیح مروت ہی ؛

شاخ مرزا خیل

ملکان والی وال کی نسبت بعضی لوگ کہتے ہین کہ نسل قوم خٹک سی ہے الا یہہ بات صحیح نہین اور اصل یہہ شاخ نسل اتمان خیل مروت تھے انکے ایک عورت کا نام خٹک تھا اس سبب سے لوگ اونکو ناحق قوم خٹک بتاتی ہین ؛

فرقہ منگو خیل

شاخ دگر خیل نسل بائی زی موسی خیل کو بعضی آدمی نیازی بتلاتے ہین مگر بغیر کسی دلیل کامل کے غالباً یہہ فرقہ مروت ہی

شاخ خان خیل

معلوم ہو یہ قوم دولت خوازی بہرام کی یہہ روایت ہے کہ مسمی خان جسکی نام سے یہہ شاخ نامزد بہ خان خیل ہے اپنی بیوہ والدہ کی ساتھہ علاقہ خسور سے اکر قوم دولت خوازی مین خلط ہوا تو سب مین حصہ پاکر حصہ پایا ؛

ذکر اون اقوام کا جو علاوہ قوم مروت سی اس علاقہ مین آباد ہیں اور ملکیت زمین بر کہتی ہین ؛

قوم گور کی از اولاد شیخ شاہ محمد روحانی سید ہین اور لوگو مین عزت رکہتی ہین اہل علاقہ اونکو متبرک سمجھتی ہین اور اکثر پیشہ زمینداری کرتے ہین ؛

قوم مچن خیل

اولاد خاکو شاخ نیازی سے ہے اونکی مورث کا نام اصلی ابتدا مین کوئی اور تہا ایکروز بجانب شکار بسبب شوق پرورگا ہ مین اکثر ہر تیکر مارتا ہوا بیابان کیطرف روانہ ہوا باقی افغانون نے دیکہہ کر بسبب تیز ہر تیکے **مچن** کا لقب دیا **مچن** بزبان پشتو آسیا دستی یعنے چکی کو کہتی ہین عوام الناس اوسی وقت سے مورث انکا مشہور بہ **شیخ مچن** ہوا جسکی نسل کو مجمعاً **مچن خیل** کہتے ہین اس خاندان کو لوگ متبرک سمجہکر عزت کرتے ہین عہد افغانی مین لوٹ مار اور حال مین سرقہ وغیرہ کی دست اندازی انکی گہرو مین کوئی نہین کرتا اور خطرناک اوقات مین انکے گہر لوگونکا محافظ خانہ ہوتا ہے اس فرقہ کی اکثر آدمیونکا بال جبین تکسے ہی **شیخ مچن** کے دو فرزند ہی کرسی نامہ انکا نیازی کے خاندان مین اپنی موقع پر درج کیا گیا ہے اس قوم کی آدمیان اگرچہ منفرق جگہ آباد مین جیساکہ علاقہ بنون مین **منجا خیل** مگر زیادہ گروہ انکا موضع **ٹہٹی مچن خیل** رود کرم سے جانب شمال **قصبہ لکی** سے چار میل کے فاصلہ پر آباد ہے اور اس موقع پر تاریخ اسکا ذکر مطلوب تہا اور یہہ قوم باقی قوم نیازی کی ساتہہ شامل آکر اس علاقہ مین آباد ہوی جب سرہنگ **عیسی خیل موشانی** کی شاخونکو قوم مروت نے اس ملک سی بیدخل کیا تب یہہ فرقہ بسبب فقیری اور متبرک سمجہی جانیکے مروتون سے محفوظ رہکر بدستور سکونت پذیر رہا ہ

نسل دولت شاہ معروف ابا شہید

قوم سوری ڈلو خیل زیزان ابا خیل وتن خیل یہہ پانچ فرقہ اولاد **دولت شاہ معروف ابا شہید** ذات سید ہے قبر انکے مورث کی متصل ڈیرہ اسمعیل خان بہ کنارہ غربی دریای سندہ موجود ہی ابا شہید کی اولاد نے اپنی جد کی لحاظ سے اور نفع ونقصان مین شامل ہونیکی باعث سی قوم **مروت** اولاد سندر سے حصہ پایا اور انکی الحاق کے سبب سی اولاد سندر جو **خدو خیل** اور **اچو خیل** ہین باشتمال انکی **دری پلاری** کہتی ہین معنی دری پلاری کا تین باپ سی مراد ہے ایک **خدو خیل** دوسرا **اچو خیل** تیسرا **دولت شاہ** اب یہہ قوم دری پلاری ہین ایسی خلط ہی کہ سب کوئی انکو مروت سمجہتا ہے اور انکی راہ ورسم پوشش سب مطابق مروت ہے اور اپنی آپ کو مروت کہلاتی ہین ؛

شاخہای نیازی

فرقہ کونڈی دیای وحیدران قوم نیازی سی ہین ان حادثات بیدخلی اپنی قوم کے وقتمین کیطرح اونسی علیحدہ ہوکر

بس نواح مین رکہنی سواے گنڈی کے باقی دو فرقہ کے لوگ بہت قلیل اور متفرق اس علاقہ مین ہین گونڈی ضلع بنون مین حد مین آباد ہین ؁

ہندکی

قوم اعوان اور کہوکہر اور گوجر بہت کم متفرق اس علاقہ مین پیشہ زراعت کا ہی رکہتی ہین اور پیشہ ور لوگ از قسم جولاہا نہلکر وغیرہ اطراف جنوبی و مشرقی سے اکر آباد ہوئے ؁

ہندو

برہمن پانچ گہر کہتری دو گہر اور دو دکہنی و اور تراہی ہر دو قریب ایک ہزار گہر متفرق اس علاقہ مین و اکثر قصبہ لکی اور میانخیل مین آباد ہین اور ملکیت اراضی بیع و رہن کے ذریعہ سی حاصل کی اونکی آمد کا حال ویسا ہی ہے جیسا کہ بنونکے اہل ہنود کی نسبت لکہا گیا ؁

حال ملکان

ابتدا مین کل و بگر شاخہای لوحانی قوم مروت مین بہی یہ اچہا دستور رہا کہ کل قوم مین ایک شخص بنام سر ملک یعنی ملک کلان ہوتا تہا اوسکی ماتحت ہر شعبی مین ملکان خورد تہی ضرورت کی وقت اوس بڑی ملک کے پاس بطور معرکہ سب ملک جمع ہو کر جو مشورہ قرار پاتا تہا اوسکی تعمیل اتفاق سے کیجاتی تہی زیادہ تر یہہ ہی باعث تقویت اس قوم کا تہا بوقت مقابلہ قوم غلجی در فتح تاک و قبضہ ملک مروت یہہ ہی دستور رہا ملکان کلان کو بصلاح ملکان شاخ وار اختیار رہا کہ جس مخالف قوم سی ضرورت جنگ دیکہتی اوس سی سب قوم کو لڑاوی اور اپنی قوم مین گناہ کی بدلہ مجرم سی تاغہ یا جرمانہ لیوے یا جو سزا بتجویز معرکہ مناسب ہو اوسکو دیوی تقریباً سو برس کا عرصہ ہوا اوس سبب سی جو ذیل مین حال عداوت گونڈی داری باہمی قوم لکہا گیا اتفاق بگڑنگی جاتا رہا اور کل قوم مروت مین دو جنبہ یعنی گونڈی داری ہو گئی اور ہر ایک گونڈی نی اپنا اپنا ملک کلان مقرر کر لیا فی الحال عبد الصمد خان بیگو خیل کا بیٹا خان میر خان ایک گونڈی کا اور اسلام خان عیسک خیل دوسری گونڈی کا ملک کلان مقرر ہے اور باقی ہر شاخ و شعبہ مین اپنا اپنا ملک جو سرکار کی جانب سی بعہدہ نمبرداری مقرر ہے کام دیتا ہی خاندان ملکان معتبر اس قوم کا مفصل ذکر شامل حال و بکر رئیسان اس ضلع کی اس مجموعہ کلیات مین لکہا گیا ہے جو معتبر ملک ہین انکو انعام سالانہ جسکو برات کہتی ہین سرکار سے معاف ملتا ہی اس باب کی آخیر مین فہرست برات خوران درج ہے جسمی نام اور تعداد تنخواہ معلوم ہوگی ؁

حال نفاق باہمی قوم و ابتدای ایجاد ہر دو گونڈی یعنی جنبہ

وہ بے اتفاقی جسنی اس قوم کو دو گروہ مین منقسم کر کے ایک دوسری کا دشمن بنا رکہا تخمیناً ۹۰ برس کے عرصہ سی بعد تیمور شاہ درانی ظہور ہوئی قبل اوسکی بہ تقاضائی حسد بخیال برتری اپنی قوم کی برتری اپنی دل سے نہین دیکہتی تہی مگر ظاہرا دشمنی سے پرہیز رہا سبب ہوئی کسی

انہین کے آخر یہہ بہ نتیجہ ہوا اور ہر ایک قوم کلان و تپہ مین علیحدہ علیحدہ ملکان کو حوصلہ حصول دستار ملکائی کلان پیدا ہوا اور
واسطی اس مطلب کے ہر ایک شاخ اپنی اپنی گوندی و دھڑہ بندی بنانیکی خواہش کرکے ترغیب دی سب سے پہلی سلار خان ولد تیاداد خان اپنی نجابت
و جمعیت پر نازان ہوکر واسطی وصولی اس رقم کے جسکو سکندر خان اعزز خیل نے جو خاندان خانان قدیم مروت سی تہا بطور
دہڑتہ باز اسکی مروت پر بنام بہادر نونگی انکائی مقرر کری ہوئی تہی مع حشری قوم خود بطور خانہ بدوش روانہ ہوا صدر خان عیسک
خیل و تہکم مند خیل جنکی تپہ مین قصبہ لکی واقع تہا سلار خان سی مقابلہ آرا ہوئی بمقام نہارہ متصل موضع دلوخیل سخت لڑائی ہوئی جسمہ
سلار خان دعویدار ملکی مع عظمت خان و غنی خان برادران خود و پنجاہ کس ہمراہیان دیگر کے مقتول ہوا اوسکی بعد گلزنک خان ولد
سلیم خان میاند خیل سالار اپنے رشتہ دار کی جگہہ ملک بنا یہہ شخص اپنی قوم مین مشہور دلاور تہا اوسنے بمقام کرک اولیتمیز
خنکو نسی جا لڑائی کری اوسکا دوسرا ہمسر تپہ طوطی زی مین گلان خان تترخیل جو دعویدار دستار ملکی تہا اوسکو گلزنک نے
خارچشم سمجھکر بدین تہمت کہ بوقت فراہمی حشری غونڈ دجہت مقابلہ خنکان اوسنے سستی کری ناحق قتل کردیا اوسکی قتل ہونے
بی الم خان عیسک خیل موث ارسلا خان کا بدعوی قصاص گلان خان گلزنک پر لشکر لایا دوسری طرفسی بیگو خان عبد الصمد
خان بیگو خیل گلزنک کا معاون تہا اوسدن سی کل قوم دوگروہ ہوگئی اور ایک دوسرے کی ایسی دشمن خونخوار ہوئے کہ اون
خانگی فساد و نمین اچہے اچہے معتبر ملک اور صدہا جوان مارے گئے انہا علداری سکہان تک حرص حصول ملکی و برتری
نے کئی خاندانونکو ویران کیا اسکی لڑائیونکی تشریح لکہنی کیواسطی دفتر چاہئے ہر تپہ و ہر قوم مین دو گوندی ہین کل علاقہ
مروت مین کوئی ایسا موضع خیال مین نہین آتا کہ جسمین دو دھڑہ بندیاں نہون اور سلسلہ گوندیداریکا ایسا مضبوط ہے کہ بشرط
وقوع کسی معاملہ باہمی کے اوسکی خوشی اور غمی کا اثر دیہہ بدیہہ اپنی اپنی گوندیکو پہونچتا ہے سلطنت انگریزی کی انتظام نے
اونکی کشت و خون کو مسدود کردیا گر ہر ایک گوندی کے دلونمین اسقدر عناد بہرا ہوا ہے کہ اگر کوئی موقع دیکہین تو اپنے
دشمن گندی کی ممتاز آدمیونکا خون جگر پیوین مروتونکی دشمنی ظاہرا ہوتی ہے پوشیدہ بطور منافقان زبان اور
دل دو رنگ نہین رکہتی مگر وہ ظاہر دشمنی ایسی سخت ضد اور جہالت سے بہری ہوئی ہوتی ہے کہ آپسمین ملکان گوندی دار
گفتگو تک نہین کرتے دور کی رشتہ داران عداوت دار کی غمی و شادی مین شامل ہونا تو مطلق درکنار رہا اپنی
بہائی سے گر عداوت ہوجاوی تو اوسکا جنازہ کیا مزار تک بہی نہین جانے جسکی نظیر زمانہ حال مین پردل خان
برادر عبدالصمد خان بیگو خیل مرحوم وغیرہ سے حاصل ہے عبدالصمد خان بیگو خیل کی گوندی کو سپین یعنے سفید
گوندی اور ارسلا خان عیسک خیل کے جتہ کو تور یعنے سیاہ گوندی کہتے کا صرف یہی سبب ہی کہ علاقہ بنون میں ،

نہین گوندی عبدالصمد خان کیطرف کی خیرخواہ او طور گوندی ارسلا خان کی جنبہ دار ونکی ہوا خواہ تہی اونکے باعث سی اونہین بہی خالی نام کا اثر ہوا او رنہ کچہہ اور فرق سفید وسیاہ کا نہین جب انصاف چہوڑ کر گوندی داری پسند کرتے ہین تو دونو گروہ کو شور سمجہنا چاہیے فی الحال گوندیدارونکا صرف یہہ کام ہے کہ اپنے جنبہ دار کی فایدہ کیو اسطی سرکاری کچہری مین گواہی یا منصفی کے ذریعہ سے رعایت کرین یا رسوخ معتبری کی باعث حاکم کا موقع دیکہکر ظاہر ہوا خواہ اشارتاً سفارش کرتے سواس سقم کو ناچیز کرنیکے واسطی عاملان سرکاری کی بیدار مغزی اور واقف کاری مطلوب ہے ؛

حال دشمنی و دوستی قوم مروت ہمراہ دیگر اقوام

جس بتداسی حال معلوم ہو سکا اسوقت سی پہلا دشمن اس قوم کا فرقہ سلیمانخیل غلجی تہی جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے ازان بعد قوم مسعود وزیری کی ساتہہ اونکی دشمنی ہوی اب تک وہ کا اثر دونو مین باقی ہے پہر قوم دولت خیل شاخ لوحانی سے تنازعہ تکرار بلک سخت کشت و خون ہوی مگر اب شاخ کنی خیل کی ساتہہ اونکی صفائی ہے گو نواب شہنواز خان رئیس ٹانک کی ساتہہ ایک گوندی کی زیادہ رغبت اور دوسری کی کم ہے قوم گنڈاپور اور خیسور میاںکان جنوبی ہمسایہ انکی چند دفعہ میدان پڑی کبہی غالب کبہی مغلوب ہوتی رہی ہے ایکدفعہ مروت کی سوارون نے بمقام ٹکوارہ جا حملہ کیا لاقوم نیازی سی اونکی پورانہ دشمنی ہے بخصوص فرقہ عیسی خیل بسبب شمولیت سوانہ مشرقی ہمیشہ اونسی لڑتی رہی تہی مسمی بیگو خان مشہور ملک دری پلارہ کا عیسی خیلون کی لڑائی مین مارا گیا اور اب تک عناد باقی ہے قوم خٹک نصرتی گودی خیل وغیرہ کے ساتہہ تنازعہ تکرار تہل شمالی مروت زیر دامن کوہ ٹکان اس قوم کے بہت سخت محاربے ہوتے رہے مشہور لڑائی اول مقام کرک والی تہی جسمین مروت بنقصان کثیر پسپا ہوے دوسری دفعہ بسر کردگی کلرنگ خان بہر لشکر کرکے خٹکون کو ہٹادیا اور موضع تمبیر جلادیا غرض کہ خٹک اونکی شمالی ہمسایہ قوی دشمن تہی تکے ہوی اگر پابندی انتظام سرکاری محافظ نہ ہوتی تو اب بہی حد معتدل سے پانو باہر رکہنی کی دریغ نہ تہی قوم بنوچی کے ساتہہ خفیف تکرار فرقہ دولت خوزی کا ہوا تہا مگر سخت دشمنی نہین قوم وزیری شاخ اتمان زی سے فرقہ بکاخیل وجانی خیل سے تکرار بلک سرحد غربی علاقہ مروت بمقام کلبنر اس قوم نے بسرداری کلرنگ خان وبازید خان وغیرہ ملکان خوب لڑائی کری اشکر وزیری پسپا ہوا

بعدازان شاخ احمدزی وزیرینے جسکا سرگروہ سوہان خان ملک تہا بہ کہک بطور گنڈی مروت بہراہی جنید خان
آدم زی دارسلا خان غزنی خیل لشکر کثیر جمع کرکے بمقام بلکموریت قوم دری پلارہ پر حملہ کیا دوسری جانب سے
عبدالصمد خان بیگو خیل ودیوانہ خان سکندر خیل نے اپنی قوم کی دلاوری سے باوجود قلت کثیر گروہ وزیران کو بعد
مقابلہ شکست دی اس بیان مندرجہ بالا سے معلوم ہوگا کہ اس قوم نے باوجود چارونطرف دشمن لوگونکی اپنے
ملک مقبوضہ کی حدود کو جہان تک ہوسکا بنوک شمشیر فراخ کیا لاریب یہہ قوم دلاور جنگجوہی انکا طریق لڑائی مردانہ
وار سامنی میدانی ہے اور اکثر لڑائی دست بدستی شمشیر زنی کرتے ہین عہد افغانی مین ہی اس سبب سے
اس قوم کی نیکنامی مشہور تہی کہ غنیم پر غالب ہوکر اوسکی نابالغ بچہ گان اور عورات کو قتل یاکسیطرح کا ضرر نہین پہونچاتے
تہی اور ریزہ غادہی یا بیجری سے مانا زبون سمجہ کر کم مروج تہا کل قوم مروت سے عہد افغانی مین فرقہ موسی خیل
ورشاخ ممہ خیل دولت خوازی ترکتازی اور تاخت وغارتگری مین شہرہ آفاق تہے ؛

اسلحہ

سواران مروت تلوار ڈہال نیزہ رکہتی تہے اور پیادگان - شمشیر وسپر اور تیر کمان بندوق وغیرہ اسلحہ آتش بار اس
قوم مین بہت کم ہین یہان تک کہ فی صدی مردان بالغ چہہ پانچ بندوقیں بہی کم ہونگی کر تیر انکا سبب تنومندی
یا کام پورہ کرنا تہا اب بسبب عدم ضرورت اسلحہ رکہنی کی اجازت بدون حصول حکم خاص مجسٹریٹ ضلع نہین ہے
وراس قوم کو بہی شوق کم ہوگئی ہے

باداش جرائم

قتل جو سوائے لڑائی عام کی ہو عہد افغانی مین اوسکا بدلہ قتل تہا اگر دسترس قصاص کیطرح نہو تب صلح اسطرح
ممکن تہی کہ فقیر اور علما اقربا قاتل کو ہمراہ لیکر بطور جرگہ وارثان مقتول کے پاس جاتی تہے بشرط قبول صلح دو عورات
سفید یا رچہ نین بلا رسوم شادی بطور بدلہ خون بیاہین وارثان مقتول لیکر رضامند ہوتی تہے اگر مدعیان خاندان
ور قوم مین مدعا علیہم پر غالب یا زبردست ہوی تو بجائے دو زنان کے قاتل کے خاندان سے زیادہ چند عورات
بالغ خواہ نابالغ وارثان مقتول کے بیجاتی تہے آیندہ اونکی رحم ومرضی پر منحصر تہا خواہ زیادہ رکہے یا کم علاوہ اوسکے
بعضی لوگ اپنی ناموری بتلانیکیواسطی صلح قتل کیوقت قاتل سے لاس وزری لیتی تہے لفظ لاس وزری سے

بزبان پشتو خود دیہہ مراد ہے کہ ایک دو مرد معتبر از اقربا قاتل معہ اہل عیال مقتول کے وارثان کا ہمسایہ بمعنی رعیت ہوکر اونکا کا نو ہین تب تک آباد رہین جب تک وہ رخصت نکرین خواہ تمام عمر تک رہین فی الحال اس بورانہ دستور کا نام و نشان بہی نہین ہے اور جرایم قتل عمد بہت کم واقع ہوتی ہین البتہ معتبر ملکان کو اپنی خفیہ دشمن اور حاسدونکا خطرہ رہتا ہے ؛

چوری کی

جرایم گرچہ عہد افغانی مین اس قوم سے آشکارا بذریعہ غارتگری و سرقہ بالجبر مال مخالفان اکثر سرزد ہوتی تہے مگر اب بہت کم آدمی اس قوم کے ایسی جرایم کے مرتکب ہوتی ہین سرقہ شتران چروای لوگونکی رازداری سی البتہ ہوتا ہے ؛

بہگا لیجانا عورات کا

یہہ قوم اس جرم کو برابر گناہ قتل سمجہہ کر عہد افغانی مین اوس عورت اور مرد مفرور کو جب ہاتہہ پہونچی قتل کر دیتی تہے اگر مدعا علیہ صلح چاہی اور مدعی قبول کرے تب دو یا چند عورت باکرہ شرم مین بہ سفید یا رجات بلا رسوم شادی مدعیلو دیکر رفع تکرار کرتا تہا اور یہہ آئین علاوہ منکوحہ عورت کی منسوبہ اور بیوہ بہی متعلق تہی جا بین بہی بعضی جگہہ اسطابق صلح کرتی ہین بیوہ او زنا کنندہ عورت کی فعل مختاری اونکو بدستور ناگوار ہے اگر بیوہ عورات بدون مرضی اپنی وارثان شوہری کے دوسرا خاوند کرین تو اپنی ننگ عزت سمجہکر نالش کرتے ہین ؛

رواج ناطہ

نسبت یا منگنی کو بزبان خود کوژدہ کہتی ہین جسکا طریق یہہ ہے کہ باپ یا بہائی مرد نسبت خواہ کا معہ ایک میراسی والدین دختر کے گہر جاتا ہے اگر اسمین قرابت یا رشتہ داری ہوئی تو صرف ایک زیور بطور نشانی والدین دختر کو دیکر اور دعا خیر عہد ناطہ ہوکر قند سیاہ تقسیم کیا جاتا ہے اگر رشتہ سابقہ کچہہ نہو تب والدین دختر باستثنای معزز خاندانو نکی وارثان مرد سے زر نقد معاوضہ ناطہ مین سو سی لیکر دو سو تک لیتی ہین اور بعضی دفعہ بسبب زیادی حسن دختر اس سے بہی زیادہ دیا جاتا ہے منجملہ جلیان روپیہ کی چار پانچ روپیہ بنام تونگی والد مرد کو اور عا روپیہ ہمراہی میراسی کو اور ایک دو مبلغ واسطی شیرینی طفلان سے واپس دیتی ہین اور میراسی اپنی وغیرہ کے ہاتہہ پر مہندی لگاکر اس سورہ یعنی ہاتہہ سرخ کرتے ہین اور اوسپر رنگ ڈالا جاتا یہہ رسوم ہوکر باپ مرد واپس آتا ہے جب اپنی گہر مین پہونچا تو دختران دیہہ اوسکے گہر جمع ہوکر سندہی گاتی ہین اور اونکو شیرینی تقسیم کیجاتی ہے بعد اون رسوم کی ہر کوئی عہد سی نہین پہر سکتا اگر عہد شکنی کری تو شرم یعنی بیر جانا اوسپر لازم آتا ہے ؛

طریق بیاہ

جب خواہش شادی کی ہوئی تو پسر والونکی جانب سے واسطے تعین یوم شادی اور مقرری خشی کی دو کس اقربا والدین دختر کے
گھر جاتی ہین اور خشی اوسکو کہتی ہین جو اجناس و اشیا خرچ شادی والدین پسر والدین دختر کو دیا کرتی ہین مثلاً سفید گندم اتنی گونین
دگاو روغن یا کچھ نقد جو کچھ حیثیت جانبین مقرر ہوتا ہے اشخاص کیل واپس آکر اشیا معینہ اونکے گھر پہونچاتی ہین جب غلہ پہونچا
تو وہ گانوین غلہ بخانہ واسطے سائیدگی آرد چکیو پر معرفت قوم کی تقسیم کیا جاتا ہے اور پہونچنی اشیا مقررہ خشی تا روز شادی
وہ دختر منسوبہ اپنی گانون باہر مع سہیلیون اور ہمجولیون کے دن بہر رہا کرتی ہے اور رات کو واپس آتی ہے جب چند ایام
مین غلہ سائیدہ ہوکر آرد جمع ہوا تب بفور پہونچنے پیغام اوسکے دوسرے روز اوس لڑکا کو دولہا بناکر نوشہ یعنی برات جسمین مرد
عورات مخلوط ہوتی ہین کوئی پیدل کوئی شترون پر قلیل گھوڑون پر سوار ہوکر روانہ ہوتی ہین جب موضع مقصود مین پہونچے
تو اوس گانونکی نوخیز جوان اہل برادری دو تین روپیہ نذرانہ مانگتی ہین جب تک نہ دین تب تک برات کو دختر منسوبہ کی گھر
جانی نہین دیتے اس خندہ بازی کے تکرار مین کبھی کبھی باہم مشت گریبان اور زد و کوب تک بھی نوبت پہونچتی ہے
جب نذرانہ طلبیدہ ادا ہو تو صلح ہو جاتی ہے جو روز برات پہونچنے کا ہوتا ہے اوس سے پہلی روز وہ دختر منسوبہ اپنی سر کا بال
مضبوط گوندہ اکر باہر جاتی ہے اور باقی ہمجولیان اوسکی بندی بال سر کھولنے کا ارادہ کرتی ہین اور وہ نہین کھولنے دیتی
ور آگے آگے وہ دختر منسوبہ اور اوسکی تعاقب دیگر دختران گانون سے باہر دوڑتی پھرتی ہین بعد بہت دیر کے دوڑ کی اوسکو
سہیلیان پکڑ کر بال سر کھولتی ہین اور وہ دختر باواز بلند کوک یا کر روتی ہے ایک روز دو روز مین یہہ حال بچشم خود دیکھ کر بعد
دریافت تعجب ہوا بعد انجام اس رسم عجیب کی اوسکو گھر لاکر بعد مشاطگی بنت دولہن بنائی جاتی ہے اور دوسرے روز
والدین دختر حسب مقدور رواج جسمین اکثر یہہ چیزین ہوتی ہین کل اثاثہ دختر کے مادہ گاو یا شتر مادہ گوتن یعنی جہت اور پوری
با آئین اور چارپائی و لحاف او چند برتن مسی مادہ اسکے دو روپیہ بردن ناطہ لیتے ہین اوسکے زیورات بناکر الگ الگ شمار
کرکے دیتا ہے اور والد دختر کا باواز بلند سب اہل برات کو سنا کر کہتا ہے کہ ان زیورات اور اشیا سے سوای میری دختر کی
اور کسیکی غرض نہین ہے جب یہہ ہو چکا تو برات رخصت ہوتی ہے اور دولہن کو اسپ یا شتر پر سوار کرکے ہمراہ لیجاتی
مین مگر خسر کے گھر تب تک وہ عروس قدم نہین رکہتی جب تک اوسکو والدین شوہر کیطرف سے شتر یا گاو یا مرکب غرض حسب مقدور
نہ دیا جاوے جب اونہون نے زبان سے دینا قبول کیا تب وہ شوہر کے گھر داخل ہوتی ہے اور نکاح شوہر کی گھر پڑھا جاتا ہے

واضح ہے کہ ایسی ادمی اکثر ہین جو روپیہ خود مضم کرکے ہمراہ دختر کچھہ قلیل جزو دیدیا ۔ سالم یا اوس سے بہی زیادہ بابت
کانریور معزز معتبر خاندان اپنے نیا کہ واسطی دیتے ہین مگر عموماً نہین دیتے ؛

پردہ داری

عورات کا رواج ترودت مین مطلق نہین ہے گو عمکان کی ستورات باہر کم پہرتی ہین

رواج غمی

جب کوئی شخص فوت ہوجاوے توحسب مقدور وارثان اوسکے شتر یا مادہ گاو یا اراضی یا نقد حفاظ مین اپنے امام
وغیرہ کو دیتے ہین اجماع عام عالمان نہین کرتے اور نیز خیرات کہانا کہلانی کی نہین ہوتی مگر پہلے روز متوفی کے گہر تہوڑا
ساحلوا واسطی تقسیم طفلان پکاتے ہین اور خاندان ماتم زدہ کیواسطے گانونکے لوگ پہلی دن گوسفند ذبح کرکے روٹی
کہلاتی ہین تاکہ ونکو غم کی حالت مین آپ تردد کرنا پڑے اور جب دور کی رہنے والی رشتہ دار یا دوست فاتحہ
کیواسطے آتوین اور بسبب دوری فاصلہ رات تک واپس گہر پہونچنا اونکا ممکن نہو تو اپنی ہمراہ گوسفند لاتے
ہین اور وہ توشہ آور ردو ذبح کرکے رات کو کہلایا جاتا ہے اور صبح اپنی روٹی دیکر رخصت کرتی ہین ایسی حالت
مین لکڑی گہاس جو کچہہ صرف ہووے سکتا ہے دیہہ مفت دیتی ہین قبر کا کہودنا و دیگر امورات ضروری اپنے ذمہ
بلا اخذ اجرت لازم سمجہتی ہین ؛

قاعدہ تقسیم

میراث عموماً یہہ ہے کہ وارثان زرینہ موجب حصص شرعی آپسمین تقسیم کرلیتی ہین الا اگر وارثان قسم ذوالفرائض و عصبات
ذوی ذوالارحام کو مطلق استحقاق حصہ پانی کا نہین ہوتا اور نیز برخلاف حکم شرعی یہہ رواج ہے کہ عورات حقدار کو بہی
اسیطرح جایداد منقولہ خصوص غیر منقولہ سے حصہ شرعی نہ ملیگا الا جب تک بیوہ اپنے شوہر متوفی کے حقمین اوسکی گہر بیٹہی
رہے تب تک وہ کل جایداد پر بطور گذارہ قابض رہے گی مگر اوسکو بیع یا انتقال بطور دیگر کا کچہہ اختیار بدون صلاح
وارثان زرینہ نہین ہوگا بعد وفات یا دیگر شوہر کر جاوی اوس بیوہ کی پہر وہ میراث باہم وارثان زرینہ منقسم ہوگی بصورتیکہ والدین
بدون اولاد ہسری ایک یا چند دختران نا کتخدا کو چہوڑ کر مرجاوین تو تا شادی اپنی والدین کی میراث پر اونہین اختیار محدود
مثل بیوہ کو تہی قبضہ رکہنی کی مستحق ہین بعد اخراجات ضروری شادی اور نکاح ہوجانی دختران کے وارثان زرینہ جایداد بابت
لیو نگی ؛

خوراک

اس قوم کے آدمی تابستان مین نان گندم اور زمستان مین باجرہ کہاتے ہین متوسط اور ادنیٰ درجہ کے وہ لوگ جنکے علاقہ
مین پیداوار نخود ہوتی ہے آرد گندم کے ساتھہ نصف آرد نخود واسطے کفایت کے ملا کر نان پکاتے ہین اونکی اپنے علاقہ
کی پیداوار خوراک وطن سے بہت زیادہ بہتر ہوتی ہے اگرچہ روزمرہ کی معمولی خوراک انکی عموماً ویسی ہی سادہ ہی الا —
مہمان نوازی مین جہان تک ہوسکے دریغ نہین کرتے طریق مہمانی یہہ ہے کہ اگر مہمان روشناس معتبر یا
اپنا گوندی دار ہووے تو اونکے واسطے گوسفند ذبح کرکے اور گندم کی پتلی اور بہت چوڑی چپاتی جو تہہ کی تبل پر پکائی
جاتی ہے طیار کرکے ایک شانگ کان مین اون چپاتیونکے ٹکڑے کرکے اوپر سے نرم گوشت اور شوربا ڈالا جاتا ہے
وہ باریک چپاتی اوسمین نہایت ملایم اور نرم ہوجاتی ہے اوپر اوسکے دم گوسفند کی چربی جسپر گہاس لپیٹ کر پکاتے ہین
رکہی جاتی ہے اور اوس شانگ کے گرد آٹھہ یا زیادہ مہمان جسقدر کہ ہاتھہ ڈالنے کی گنجایش ہو بیٹھہ کر اوس مالیدہ کو چربی
سے ملا کر کہاتے ہین اور سب کہانون سے اونکو پسند ہوتا ہے عورات مروت چوڑی اور پتلی چپاتی پکانے مین مشہور
ہوتی ہین اگر مہمان تہوڑے ہون یا توفیق گوسفند کی نہو تو ایک یا چند مرغ خانگی ذبح کرکے اونکا اسقدر افراط سے
شوربا بنایا جاتا ہے کہ جسمین سب مہمانونکی چپاتیان تر ہوسکین اہل دول یہہ زبان قدر مند مہمانونکے واسطے سوای اوسکے
پلاؤ اور گوشت اچھی قسم کا بہی پکا سکتے ہین شیرینی کہانون مین سوای حلوا کے عام لوگونمین گوزوہی زیادہ مستعمل
ہے گوزوہی کی ترکیب یہہ ہے کہ قند سیاہ کا شربت بہت جوش دیکر بعد پکانے کے شانک مین پہیلایا جاتا ہے اور اوسکے
بیچ چربی گوسفند کی چہہ آتی مین مثل روغن زرد گرم کرکے ڈالتے ہین اور اوسکے اوپر سے ونیشلی یعنی پتلی آرد کی باریک
بتی تہوڑی ٹکڑے کرکے ادہر اوسمین کوٹ کر نوش جان فرماتے ہین دسمبر ۱۸۳۲ء مین مسٹر ولیت
صاحب ڈپٹی کمشنر بنون نے اون کی مہمانی بچشم خود دیکہی اور جو مہمان عام کسی ملک وغیرہ کے
متعلق نہ سمجھے جاوین یا بطور مسافرانہ وارد ہون تو اونکی مہمانداری اسطرح ہوتی ہے کہ سلنامی دہیہ سی مسجد یا چوک مین
ایک شخص آواز کرتا ہے کہ آج اسقدر مہمان آئے ہین حاضرین مین سے کوئی دو کوئی ایک اپنے ذمہ کرکے سب تقسیم کرلیتے
ہین اور اپنے گہر دنسی کہانا لا کر کہلاتے ہین غرض کہ بہوکہا نہین چہوڑتے ؛

تنگی آب

اگرچه کهانی کیواسطی غله علاقه مروت مین کثرت سی پیدا هوتا هے مگر پینی کے لیئی سوای اون دیهات کی جو رود کیله یا کرم یا سنگر کے کناره آباد هین پانی علاقه مروت مین پانیکی نهایت تکلیف او تنگی هے بعضی دیهات کی لوگ دس دس باره باره میل کے فاصله سی رود کیله پر پانی لینی کیواسطی آتی هین بهم پهونچانا پانی کا ذمه عورات کی هے جو مرکیان خر پر مشکین چرمی لاد کر لاتی هین اس ضرورت کیواسطی هر گهر مین دو یا زیاده مرکب رکهتی هین پانی پهرنیکا دستور یهه هے که بوقت صبح اگر زیاده فاصله هوا یا موسم گرما مین سحرگهی کو گانونکی عورتین اپنی اپنی مرکبان پر مشکین رکهه کر دو یا چند گروه هوتین دس دس بلکه پچاس تک بهی شامل هوکر پانی کیطرف روانه هوتی هین اگر کوئی مرد ساتهه هوا جو هر ایک گروه کی ساتهه ایک دو هوا کرتی هین تو چند گاه مرکبان اوسکی آگے دیکر ذره فاصله پر پیشتر جاتا هے اور جوان عورات باهم شامل هوکر سندر سی گاتی جاتی هین اور کهیلتی کودتی پانی تک پهونچتی هین وهان هر ایک اپنی اپنی مرکبان کی مشکین پر از آب کرکے بعد دیگر گدهون پر لاد کر پهر قافله واپس هوتا هے اسی هنسی خوشی کے سبب سی اونکو یهه محنت شاقه سخت نهین معلوم هوتی لیکن بعض عمر رسیده اور بچه دار عورات اس مشقت مین قابل رحم هوتی هین خصوص بموسم گرما جب شدید دهوپ مین تپی هوی ریگ کی اوپر پا برهنه مرکب کو هانکتی جاتی هین غرض پانی کی یهان نهایت قلت هے اکثر تالابون سی ناصاف پانی پیا جاتا هے اور پانی کی شکست و شوائی کے سبب سی بهت کثرت سی رود کیله کے کنارون پر خصوص قصبه لکی کے پاس صبح کیوقت دس بجی تک پانی بهرنے کی بهت بهیڑ رهتی هے اور هر طرف گدهون کا گله نظر آتا هے

پوشاک

مین اکثر موٹا کپڑا سوت کا پہنا جاتا هے بعضی متمول ململ لنهه اور خاصه کا ایک جوڑا پارچات گهری مین آنے کیواسطی تیار رکهتی هین طرز جامه مردانه یهه هے که سر پر چهوٹی دستار یعنی لونگی او رخصوص ملک سفید رنگ کی اور باقی اکثر سرخ رنگ عنابی اور عام لوگ نیله رنگ باندهتی هین اور چادر یعنی بادر سفید یا نیلی قمیص

بطور خلعہ فراخ اور لنبا تا بہ ساق سفید ہوتا ہے ازار مین لنگ نیلی یا سفید باندہنی کی عادات عام ہگر منتخب
ناک بجائے رنگ کے شلوار بہیرہ دار کہتی ہین اور کاشتکار جنکی لوگ بجای ران ہار جامے اور سفید یا نسران
کی اور ہے ایک موٹی کمل ہو اگر نصف کی لونگ باندہتی ہین اور دوسرا نصف پلہ اولٹ کر گردن کی جگہہ بطور
چاک ہوتا ہے وہ گلا مین مثل کفنی کی پہن لیتی ہین اور آستین کی جگہہ برہنہ رہتی ہے یعنی ایک کل سے تمام
بدن اپنا ڈہکتی ہین اور پارچات زنانہ یہہ ہین کہ سر پہ موٹے کپڑا کی سرخ یا سیاہ نیلی چادر اور جبین دار کرتہ
لنبا اکثر سرخ برنگ رود بک یا سیاہ اور شلوار موٹی سوسی نیلہ رنگ سفید خط والی بلا ابریشم ہوتی ہے
اور پرسے کمیدار اور بہو نچہ چوڑی دار نا کتخدا عورات کا کورتہ بلا جبین ہوتا ہے اپنی ملکی پیداوار کپاس بہت
کم ہوتی ہے موٹا کپڑا خرید کر پہنتے ہین +

طرز وضع اور طینت

مروت کی لوگ قوی ہیکل لنبا قد گندم رنگ فراخ پیشانی بیضاوی چہرہ بیدامی چشم مضبوط جوان ہوتے ہین
دروغ گو کم مگر گوندی کیواسطے کہتی ہین کینہ ور اور حاسد بہی ہین محنت کش اور متحمل صابر قانع بے علم
مستعد اور چالاک سادہ لوح یہہ سب صفتین انہین پائی جاتی ہین یہہ لوگ بیان کرتے ہین کہ پانی رود
گمبیلہ نہایت خوشگوار اور ہاضم باعث تندرستی اور تنومندی ہے اور یہہ قول انکا قرین قیاس ہے +

پیشہ

قدیم اس قوم کا پیوندگری اور سوداگری بہی تہا الا جب سے اس علاقہ مین قرار گزین ہوے صرف پیشہ
زمینداری و کاشتکاری رکہتے ہین اور اپنی کسب مین نہایت محنتی جور کش ہوتے ہین یہانتک کہ خود
ملکان دیہ سوا ئے چند ملکان کلان کے قلبہ رانی اور دیگر معاش زمینداری کے تردد مین مصروف
رہتے ہین الا افسوس کہ بسبب بارانی زمین کے زرخیزی کم ہے +

ذکر مویشی

ہر قسم کے بہایم سے مروت لوگ شتران مادہ بہت رکہتی ہین یہہ انکا پرانہ دستور ہے شتران پر باربری اور بیوپار
کی عادت نہین رکہتی جو نر بچہ شتر پیدا ہوتا ہی جب وہ عمر جوانی کی پہونچا تو پیوندہ وغیرہ لوگون کو فروخت کیا جاتا ہے

اور بادی واسطی بیوپار اور افزودی کے رکہی جاتی ہین شتران سرغ کے گلے بڑ مہار چرتے ہوی اون کے چراگاہ مین حصوص دامن کوہ مین بہت دکہائی دیتے ہین علاقہ مروت کی ڈانچیون کی عجیب خاصیت یہہ ہی کہ اونکے شیر سے مکہن حلتاہے اور بجای روغن زرد مستعمل کرتے ہین ذائقہ اوسکا سفید ہوتا ہے اور مزہ بہی سواے ایک قلیل فرق کے معمولی روغن کے برابر ہوتا ہے لوگ بیان کرتے ہین کہ یہہ خصوصیت صرف چراگاہ اور کسی خاص قسم نامعلوم گہاس یا بوٹی کہانیسے ہے کیونکہ اگر اس ملک کی ڈانچی علاقہ مروت سی باہر نکالی جاوی تو وہ تاثیر باقی نہین رہتی اور اکثر آدمی اس امر کو کسی بزرگ کی دعا سی سمجہتے ہین - مگر یہہ حرف گپ ہے -

نرگاوان قلبہ

بہت اچہی نہین ہوتی میانہ قد ہونے کا سبب عدم موجودگی اچہے سانڈہ کا ہے البتہ بنون کے علاقہ سی بہتر ہوتے ہین گلہ مادہ گاوان دکہای دیتی ہین اور اکثر سانڈہ انکو واسطی چرائی لیجایا کرتے ہین گادیش بہت نہین ہین اسوہ گہرون مین ایک یا دو ہوتی ہین اجڑ بکریونکا کم ہیٹری سکے البتہ ہوتی ہین -

اسپان سواری

اس علاقہ مین قابل تعریف پیدا نہین ہوتے چہوٹے قسم کی مادیان اور نالایق سانڈ نکی نسل کب اچہی ہوتے ہین اس سبب سی یہہ لوگ وزیری گہوڑے پسند کرتے ہین عہد افغانی مین بہ ایام تاخت و غارتگری سواران مروت نیزہ زنی مین مشہور تہی الااب سواری اور پرورش اچہے اسپان کا شوق نہین ہے ملک لوگ چہوٹے اور کمزور گہوڑیون پہ کارروای کرلیتے ہین بعد پالنے کے فروخت کرنفع اوٹہانیکی عادت اون مین نہین پڑی

دیہات وجای سکنی قوم مروت

زمانہ سابق مین جب اس قوم کو مستقل سکونت حاصل نہین ہوی تہی تب اکثر کیژدی یعنے کمل کی بنی ہوی مثل چہولداری خیمہ رکہتی تہے تعریف کیژدی کی قوم وزیری کے حالات مین مفصل کی گئی ہے جب یہہ قوم عہد افغانی مین کسی مخالف فرقہ پر غونڈ دینی معہ اہل و عیال اجماع کرکے لشکرکشی کرتے تہے تو کیژدی کوچ و مقام مین شامل ہوتے تہے فی الحال بسبب عدم ضرورت غونڈ و کیژدی کی رسم مطلق جاتی رہے کل دیہات مین چہپر کوندرکے اپنی سکونت کیواسطی بناتے ہین غالباً اس قوم کا گہر سوای چہپر کے مٹی یا پتہر کا نہین ہوگا چہپر بنانے کیواسطے

کوندر رود کرم کے کنارہ یا عیسی خیل کیطرف سے خود کاٹ کر لاتے ہین مسجد اور حجرہ بھی چھپر کے ہوتی ہین بعض شوقین ملک اپنے حجرہ کا چھپر موبخ کا بھی بناتے ہین اور یہہ قول اونکا صحیح ہے کہ اوپر کے علاقہ مین بجز بانی سوا ے چھپر اور کسی طرح کی عمارت بدین کفایت تعمیر نہین کر سکتے گرچہ دیہات مروت کے کوچہ ہا بسبب بڑی رینہے روڑی وغیرہ کے میلہ رہتی ہین الا ہر کوئی اپنے گہر اور صحن کو خوب صاف رکہتا ہے بہ نسبت بنوچیون کے مروت اپنی گہرون مین صفائی بہت پسند کرتی ہین سوائے اصلی دیہات کے ؛

باہنڈی

بمنزلہ ڈہوک اپنی دور کی زمینات کی تردد اور چرائی مویشی و شتران کیواسطی چراگاہ مین یا اوسکے قریب بنائی جاتی ہین مالدار اور زمیندار جنکو ضرورت ہو دو گہر رکہتے ہین ایک اصلی موضع مین دوسرا باہنڈے مین نام دیہات اور باہنڈون کا قوم کے نام پر ہوتا ہے مثلاً موضع بگو خیل یا عیسک خیل وغیرہ علی ہذا القیاس باہنڈہ جبار خیل وغیرہ اصلی کا ہو کو میلہ کہتی ہین جو مینہ سے نکلا ہے مینہ بمعنی جاے قشلاق یا سکونتی دائمی ؛

صورت حقیت دیہات پرگنہ

اس علاقہ مین کل ایکسو چالیس موضع قابل اندراج قسط بندی ہے جنمین سے ۷۰ موضع بصورت بہیاچارہ اور دو موضع پتی داری غیر مکمل اور چہتیس ۳۶ موضع تا کی بصورت زمینداری ہین اور سنتر دیہات مین ویش یعنی تقسیم اوپر سرونکی بعد مدت معینہ مروج ہے صورت اول و دوم و سیوم صاف ہی دیہات بصورت بہیاچارہ مین ہر ایک شریک بقاعدہ رسمی بلا لحاظ حصہ شرعی اپنی مقبوضہ کا مالک ہے اور پتی داری غیر مکمل مین کچھ اراضی موجب حصص شرعی منقسم اور کچھہ مشترکہ ہے زمینداری مواضعات صرف تپہ نا رمین متعلق اوس زمین کے ہین جو سرکار سے واسطی آبادی کے شروع عملداری مین عطا ہوئی تھی کاشتکاران سے پیداوار لیکر مالک عوض غلہ مالگذاری ادا کرتا ہے سب سے زیادہ ذکر کی لایق سنتر دیہات صورت چہارم کی ہین قاعدہ اوس ویش یعنی تقسیم کا یہہ ہے کہ بعد دس یا پندرہ سال یا زیادہ قدر مدت معینہ کے بشرط رضا مندی جملہ شرکایان دیہہ ہر ایک حصہ دار کے خاندان کے آدمی مذکر مونث بالغ نابالغ بلکہ شیر خوارہ بھی شمار کرکے اوپر تعداد نفری کے ڈڈی یعنی حصہ مقرر کرتے ہین جس گہر کے دس آدمی ہوے اوسکو دس ڈڈی اور جسکی دیلغ

ہوئی اوسکو ایک پنج ذوذی علی ہذا القیاس تعداد انسانوں پر کمی بیشی حصص ہو کر قبضہ مبدل اور کم و بیش ہو جاتا ہے
تعداد اس معروف ذوذی کی بحساب کنال یا ایکڑ شمار نہیں ہوتی کیونکہ مقدار اس حصہ کا اوپر زیادتی یا کمی انسانوں کے
منحصر ہے جب اسطرح تقسیم شروع ہوتی ہے تو سب دیا جاتا ہے جیسے کہ واسطے تقسیم آئندہ میعاد مقرر کر دیتے ہیں کہ اس
قدر سال تک یہہ تقسیم بحال رہے گی بعد ختم میعاد کے پھر انسان شمار ہو کر کمی و بیشی نکالی جاویگی الا تعین ابر
میعاد کا صرف برای نام ہوتا ہے جب تک قریب کل کے جملہ شرکا رضامند نہوں تب تک باوجود انقضای میعاد
مقررہ تقسیم جدید نہیں ہو سکتی رضامندی یا ناراضی کی حصہ داران مبنی اور کمی و بیشی اولاد کی ہے جنکے خاندان میں
بعد تقسیم سابق توالد تناسل کی ترقی ہوئی وہ تو بامید ازدیادی حصہ خواہان تقسیم جدید کے ہوتے ہیں اور
جن گھروں کی تعداد نفریں بہ نسبت وقت تقسیم سابق تنزل واقع ہوا یا برابر رہے تو وہ بخوف کمی بعضے مقبوضہ و بیش
جدید سے ناراض ہوتے ہیں حقیقت میں یہہ دستور اون لوگوں کیواسطے مضر ہے اور ہر ایک حصہ دار اس خیال سے کہ
نہیں معلوم تقسیم آئندہ میں قبضہ اوسکے مجھکو کونسی زمین ملیگی ترقی حیثیت و قسم زمین مقبوضہ خود بذریعہ باندہنی
بند وغیرہ نہیں کر سکتا اور نیز جب بندوبست باقاعدہ ہوگا تو واسطے حفظ حقوق ان لوگوں کی سرکاری کاغذات میں پتہ
ٹھکانہ نہیں رہے گا بدین لحاظ جب میرے پاس اس قسم کی تقسیم جدید کی درخواست گذری تو میں نے نامنظور کری اور
اپیل جان بیجر صاحب کمشنر قسمت کی رائے میں یہہ دستور بہت ناپسند ہے اور حصہ داران میں سے بھی اکثر
لوگ اس دستور کے مخالف ہیں بدین نظر اب امید ہے کہ یہہ دیہات بھی بموجب مقبوضہ حال بصورت بھیاچارہ مستقل
ہوجاوینگے ۔

اقسام اراضی زرعی

اس پرگنہ کے تپہ نارا و تپہ محن خیل و موضع لکی و پہاڑ خیل یہاں نہری زمین ہے جو پانی رود گرم سے سیراب
ہوتی ہے باقی زیادہ تر حصہ گل کا بارانی ہے جسکی دو قسم ہیں پہلے جسکو بزبان پشتو او ملہ کہتے ہیں یعنی کچی یا خام مینا
جس سے مراد ریگ دار اور تہل کی زمین ہے دوسری جسکو پشتو میں نخہ بمعنی پختہ زمین کہتے ہیں و بزبان اردو
پنجابی یہہ قسم مشابہ بٹ اراضی ہے پہلے قسم کی ریگستان میں اکثر تپہ دری پلارہ میں اور دوسرے قسم کی
تپہ بہرام اور تپی موسی خیل میں بسبب ہونے جمع پیمایش گل دیہات پرگنہ کے ٹھیک تعداد رقبہ کی بیان
نہیں کیجا سکتی مگر وہ سرسری و اندازی تعداد جو سمت [illegible] بکرمی کے بندوبست سرسری میں ملحوظ رکھی گئی

نہج یہی دو لاکھ ... ایکڑ مزروعہ اور دو لاکھ ... ایکڑ غیر مزروعہ جملہ چار لاکھ ... ایکڑ اس اندازہ کو قابل اطمینان نہین سمجھنا چاہیئے خصوص پرگنہ کی چشم دید حال سے غیر مزروعہ کی تعداد زیادہ غلط معلوم ہوتی ہے؛

پیداوار غلہ وغیرہ زرعی

گندم اور جو بہت اعلی قسم کی زمین قسم اول مین پیدا ہوتی ہین اور جو باجرہ جوار خورد خربوزہ مونگ موٹھ اور نہری زمین مین کپاس مکی چاول تمباکو کو پیاز وغیرہ ترکاری ہر قسم پیدا ہوتی ہے اس پرگنہ کی پیداوار سے زیادہ تر مشہور غلہ گندم اور نخود ہے اور بسبب عمدہ اور وافر ہونیکی ہمیشہ بنون کے بازار مین اکثر فروخت ہوتا ہے عیسی خیل اور ڈیرہ اسمعیل خان کیطرف نخود اور گندم اس علاقہ سے بہت ہو جاتی ہے یہان تک کہ باہر کے بیوپاری عیسی خیل سے کشتیون مین بھر کر بسبیل دریائے سندہ سکھر اور شکارپور تک بیجاتی ہین افسوس کہ زمینداران علاقہ بدون بازار بنون دور کے بیوپار کا شوق نہین رکھتے ورنہ اس غلہ کی فروخت سے حسب خاطر خواہ نفع اوٹھاتے سواے اس دو قسم کے غلہ فصل ربیع مین اور باجرہ خریف مین اور کوئی جنس افراط سے قابل سوداگری پیدا نہین ہوتی گندم اکثر بارانی ہوتا ہے اور باقی سب اجناس موٹھ سے کاشت ہوجاتی ہے؛

کاشتکار

اس پرگنہ مین قریب کل خود مالکان اراضی دست کاشت کرتے ہین الاجنکی زمینیات اپنی تردد کے امکان سے زیادہ ہون تو وہ لوگ بخصوص تھل مین مزارعان سے کاشت کراتے ہین حصہ مزارعانہ و مالکانہ بلحاظ ناقصی و کاملی اراضی چار صورت مختلف کا ہے اول تھل مین تخم کاشتکار ڈالتا ہے اور پیداوار سے نصف مزارعہ و نصف مالک لیتا ہے مالگذاری سرکار ذمہ مالک دوسری بارانی زمین مین تخم اور معاملہ سرکاری ذمہ مالک زمین ہے اور پیداوار سے نصف کاشتکار و نصف حقیت دار تیسرا دستور یہ ہے کہ تخم کاشتکار کا ہوتا ہے پیداوار سے دو حصہ کاشتکار اور سوم حصہ مالک لیتا ہے نہ مالگذاری بھی دو حصہ ذمہ مزارعہ اور تیسرا حصہ مالک ادا کرتا ہے چہارم بعض جگہہ ایسا بھی رواج ہے کہ تخم اور معاملہ بذمہ مالک مزارعہ کو پیداوار سے چہارم حصہ ملتا ہے تمیز مزارعان موروثی اور غیر موروثی کی مطلق نہین ہے مالک زمین کو اختیار ہے کہ بعد برداشت فصل مزارعہ کو بیدخل کردے اور بلحاظ رواج قدیم کوئی مزارعہ موروثیت کا دعویدار نہین ہوتا بلکہ نام موروثی و غیر موروثی کو بھی نہین جانتے؛

حال مالگذاری

تحقیقات سی یہہ بات ثابت ہوئی کہ سب سے پہلے جس حاکم نے قوم مروت سی بنام نہاد مال گذاری کچہہ وصول
کیا وہ شاہزادہ بہادر شاہ ابن عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ دہلی کا بیٹا تہا باوجود اوسکے ٹہیک تعداد اوس
مالگذاری کی معلوم نہین ہوئی مگر اوسوقت کی حالات علاقہ پر لحاظ کرنے سے غالب قیاس ہوتا ہے
کہ برائے نام کچہہ وصول ہوا ہوگا احمد شاہ ابدالی نے جو کچہہ اپنے عہد سلطنت مین وصول کیا اوس سے
اوس بہادر شاہ نے اگر کم نہین تو زیادہ وصول نہین کیا ہوگا ازان بعد احمد شاہ نے دوسو چالیس
مہار شتر علاقہ مروت پر بعوض مالگذاری جسکو قلنگ کہتی ہے مقرر کئی جس سال کوئی سردار درانی آیا تو چند
شتر وصول ہو سکے لیکن بوقت یورش ہندوستان بجائے چالیس مہار شتران کے دوسو چالیس
سوار واسطے بجا آوری خدمات علاقہ مروت سے بلا تنخواہ طلب ہوکر ہمرکاب لشکر شاہی رہتے تہے
یہہ دستور مالگذاری کا عہد تیمور شاہ وزمان شاہ تک رہا اوسکے آخیر عہد مین موقوف ہوکر بارہ ہزار نقد
معاملہ مقرر ہوا فتح خان بارکزئی نے ایکدفعہ خود اوس علاقہ مین آکر بعہد سلطنت شاہ زمان
چالیس ہزار کے نام پر جو ہوسکا وصول کر لیگیا ازان بعد چند سال کسیکو کچہہ معاملہ نہین دیا جب بی بی زنبیل خانہ
عیسک خیل اور نواب خان بگو خیل کے باہم فساد ہوکر دشمنی ہوئی تب نواز خان معہ گوندی
داران خود نواب حافظ احمد خان جد نواب سرفراز خان ڈیرہ والیکے پاس مدد خواہ گئے اداے معاملہ
قبول کرکے فوج نواب بسرکردگی دیوان مانک رائے وشیر محمد ۱۲۳۹ ہجری مین ہمراہ لیے آئے
ابدر خان نے اپنے جنبہ دارونکی شمولیت مین فوج نواب سے مقابلہ کرکے شکست کہائی اور چالیس ہزار
معاملہ کل علاقہ مروت پر منظور ہوا نواب کی تسلط کو چار سال کامل نہین گذرنے پائے کہ سکہون کا اولوالعزم سردار
مہاراجہ رنجیت سنگہ ماہ مگہر سمت ۱۸۷۸ بکرمی مین اپنی فوج لیکر ملک فتح کرتا ہوا علاقہ لکی مین وارد ہوا اور
اوسکے دبدبہ اور نام کے رعب سے بدون چون وچرا کے مطیع ہوگئے اوسنے لاکہہ روپیہ قلنگ ڈالا
مگر رعایا اور ملکان کی عرض سے معاملہ مقررہ نواب وصول کرکے باقی اوس سال کا معاف ہوا اور جب جلدی
سے زرواجب الطلب وصول ہوگیا تو رنجیت سنگہ نے اپنی پنجابی زبان مین زرخیزی علاقہ لکی کی

اس طرح صفت کری کہ لگی نہین سونے دی چکی ہے بعد واپسی اسکی چوا ور سکھہ حاکم آئی رہے
اوسکے وقت تعداد معاملہ کی کچھہ معین نہتی جہان تک ہاتھہ لگا لیگئے فتح خان ٹوانہ نے بروی
کنکوت چہارم حصہ سرکار پیداوار سے لینا تجویز کیا سنہ [illegible] سے جب سلطنت انگریزی کے شامل
یہہ ملک ہوا تو اول بطور خام تحصیل از روی کنکوت اصطلاح اقبال معاملہ ہوتا رہا کہ ساحان
کی معرفت کہڑی فصل کی کنکوت اور پیمایش کرکے پیداوار ہر دو کے کنکوت سے منجملہ حصہ مزارعانہ و مالکانہ چہوڑکر چہارم حصہ حق سرکار
قرار دیا جاتا تہا اور بعضی جگہہ فقرا و رسیدون سے بجای چہارم ششم حصہ مقرر تہا بقدر
تعداد حصہ سرکار بموجب نرخ علاقہ روپیہ بنا کر زمینداران سے وصول کئے جاتی تہے اوسط آمدنی
بوقت خام تحصیل اس علاقہ کے ایک لاکھہ بیس ہزار سالانہ تہی مگر ایام خام تحصیل مین ساحان کی
بد دیانتی اور نقصان سرکار مشہور ہے خریف سمت ۱۹۰۹ کے ابتدای سے کرنیل جان نکلسن صاحب
ڈپٹی کمشنر نے ساحان کی خرابی دیکھہ کر دستور خام تحصیل سواے چند دیہات کی موقوف
کرکے ایک لاکھہ تیرہ ہزار پانسو چہتر روپیہ مشخصہ نقدی اس پرگنہ کا مقرر کیا سمت ۱۹۱۱ مین بعد میعاد
اختتام بندوبست اول کپتان ہنری کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر نے بعض دیہات مین کمی و بعضی
مین بیشی کرکے ایک لاکھہ بیست و سہ ہزار آٹہہ سو ستاسی جمع مقرر کری گرچہ ابتک یہی بندوبست
ہے مگر چند دیہات مین بسبب سنگینی جمع تخفیف دی گئی بعد منہای تخفیف فی الحال ایک لاکھہ
اکیس ہزار نوسو چھپن روپیہ مال سرکار اس پرگنہ پر معین ہے ؛

دستور باچھہ مالگذاری

باہم مالکان اس پرگنہ مین مختلف طور پر ہے اکثر دیہات مین جمع سرکاری ہرسال تعداد پیداوار پر
بتقرری ثالثان وشرکایان دیہہ باچھہ کرتے ہین اور ثالث برضامندی کل مالکان مقرر ہوکر بعد پختگی
فصل ہر ایک شریک کے نام تعداد غلہ انداز مقرر کرکے محاسب دیہہ کی بندی پر لکہا دیتے ہین اوس
غلہ پر جمع کو پہیلا کر حصہ داران سے وصول کیا جاتا ہے باقی جسقدر طریق پر باچھہ ہوتی ہے اور نیز

کل حال متعلق مال گذاری صورت دیہات اور نام قوم پرگنہ سرا سری تہ وار نقشہ ذیل سے معلوم
ہوگا محاسب دیہہ یعنے پٹواری کو اس پرگنہ کے لوگ دبیر کہتے ہین جسکی بنیاد دبیر سے طریق باجھہ
معاملہ اوپر تعداد پیداوار سالانہ انصاف کی مخالف ہے جا بیکہ از روے پرتہ قسم وار تعداد مالگذاری
اسامیوار تعین ہوجاوے تاکہ دروغ کی تیاری اور گوندیداری کا خوف کسیکو نہ ہے ؛

فہرست تپہ وار بتفصیل قوم سکنہ ہر یک پرگنہ و تعداد دیہات و خانجات و اراضی جمع وغیرہ

○

نقشہ نمبر ایک متذکرہ دفعہ

○

بابت پرگنہ لکیمروت ضلع بنوں

○

نمرۀ سرا	ناحیه	اسامی قرا	تعداد دهات	تعداد خانچات	تعداد اراضی	جمع	دستور ذال باجه جمع	کیفیت ملکان
١	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٢	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اسس تہ مین انعام فرکری نہین
٣	عمر خان [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] سالم
٤	موسی [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اکبر خان وغیره ملکان سمار
٥	[illegible]	مروت [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اسس تہ مین انعام [illegible] نہین
٦	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

○

فہرست برات خواران بابت انعام
زمیداره پرگنه لکی مروت ضلع بنون

○

تاریخ منظوری معافی برات	تعداد روپیہ برات سالانہ نقد	نام برات خوار	نام قوم	نام موضع	نمبر شمار
حسب الحکم گورنمنٹ مورخہ اکتوبر ۱۸۵۸ء بذریعہ چٹھی نمبر ۱۱۴۳ واسطے دوام کی منظور ہے	[illegible] خانیر خان [illegible] دیر دل خان [illegible]	خانیر خان ولد عبد الصمد خان دیر دل خان و ندو نواز خان قوم بیگو خیل	بیگو خیل	ڈیری پلارہ	١
حکم بشرح ایضاً	[illegible]	ولی خان و صاحبداد خان قوم میانداد خیل	بہادر خیل	[illegible]	٢
ایضاً	[illegible] محمد یار [illegible] میاں خان [illegible] تیمور شاہ [illegible] عالم خان [illegible]	محمد یار قوم مرزا خیل و میاں خان غزنی خیل و تیمور شاہ مین زی و عالم خان سلیم خیل	ڈنگ سلیمان خیل	ٹیری مروس خیل	٣
ایضاً	[illegible] رحمت شاہ [illegible] نظام الدین [illegible] جمل خان [illegible] قطب شاہ [illegible] خان بیگ [illegible] سراب [illegible]	رحمت شاہ قوم زرت خیل و نظام الدین و جمل خان ہاتی خیل و قطب کمال خیل و خان بیگ و سراب خان قتال خیل و بہادر شال خیل	احمد زئے	ایضاً	٤
ایضاً	[illegible] طور خان [illegible] محبت خان [illegible]	طور خان قوم بابت خیل و محبت قوم اکی زئی	ورائی	ایضاً	٥
ایضاً	[illegible] سمند خان [illegible] رضا خان [illegible] مدک [illegible]	سمند خان و رضا خان قوم مانک خیل و مدک خواجی خیل	آدم زئے	ایضاً	٦

نمبر شمار	نام [illegible]	نام موضع	نام برات خوار	تعداد روپیہ برات سالانہ نقد	تاریخ منظوری برات
۷	موسی خیل	کشمیر	مش خان قوم ملک زی	[illegible]	حکم بشرح نمبرا
۸	ایضاً	گرزے	اکبر خان قوم محمی خیل و دلدار فتح خان خیل	[illegible] اکبر خان [illegible] · دلدار [illegible]	ایضاً
۹	ایضاً	براہیم خیل	شاہجہان و قایم خان قتل خیل و گلباز و میرباز عمرزخیل	[illegible] شاہجہان [illegible] · قایم خان [illegible] · گلباز [illegible] · میرباز [illegible]	
۱۰	ایضاً	ملی زی	سلیم خان و مہتر یوسف قوم عمر خیل و ہیبت و براہیم خان و دنگ و حکومت قوم میرل زی و بہادر و سرفراز خان و سلیم خان ثانی و دلی قوم خضر خیل	[illegible] سلیم خان [illegible] · مہتر یوسف [illegible] · ہیبت [illegible] براہیم خان [illegible] · دنگ [illegible] · حکومت [illegible] بہادر [illegible] · سرفراز خان [illegible] · سلیم خان [illegible]	ایضاً
۱۱	ایضاً	تیری خیل	الہداد خان قوم عیسپ خیل و بہواری و آلو قوم کلہ خیل	[illegible] الہداد خان [illegible] · بہواری [illegible] · آلو [illegible]	ایضاً

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام موضع	نام برات خوار	تعداد روپیہ برات سالیانہ کس	تاریخ منظوری مطلقی برات
۱۴	ایضاً	تاجوڑی	عمر و پہلوان و سرمست خان و موترا قوم زنگی خیل و میر عالم و امیرا قوم دری پلارہ	للعہ عمر ۳ پہلوان ۳ سرمست خان ۳ موترا ۲ میر عالم ۴ امیر اولاد خان ۲	ایضاً
			[illegible]	[illegible]	
			میزان کل برات ملکان پرگنہ لکی مروت	ا سما ۱۰۰	

نوٹ

علاوہ اسکی ملک ارسلا خان عیسک خیل کو بالعوض مبلغ ۱۰۰ روپیہ برات کی موضع لنڈیوا جاگیر مین عطا ہوا اور مذکور کی جمع مبلغ ۱۰۰ مقرر ہے اس حساب سے مبلغ سما ۱۰۰ روپیہ معہ جاگیر برات اس پرگنہ کا ہے فقط

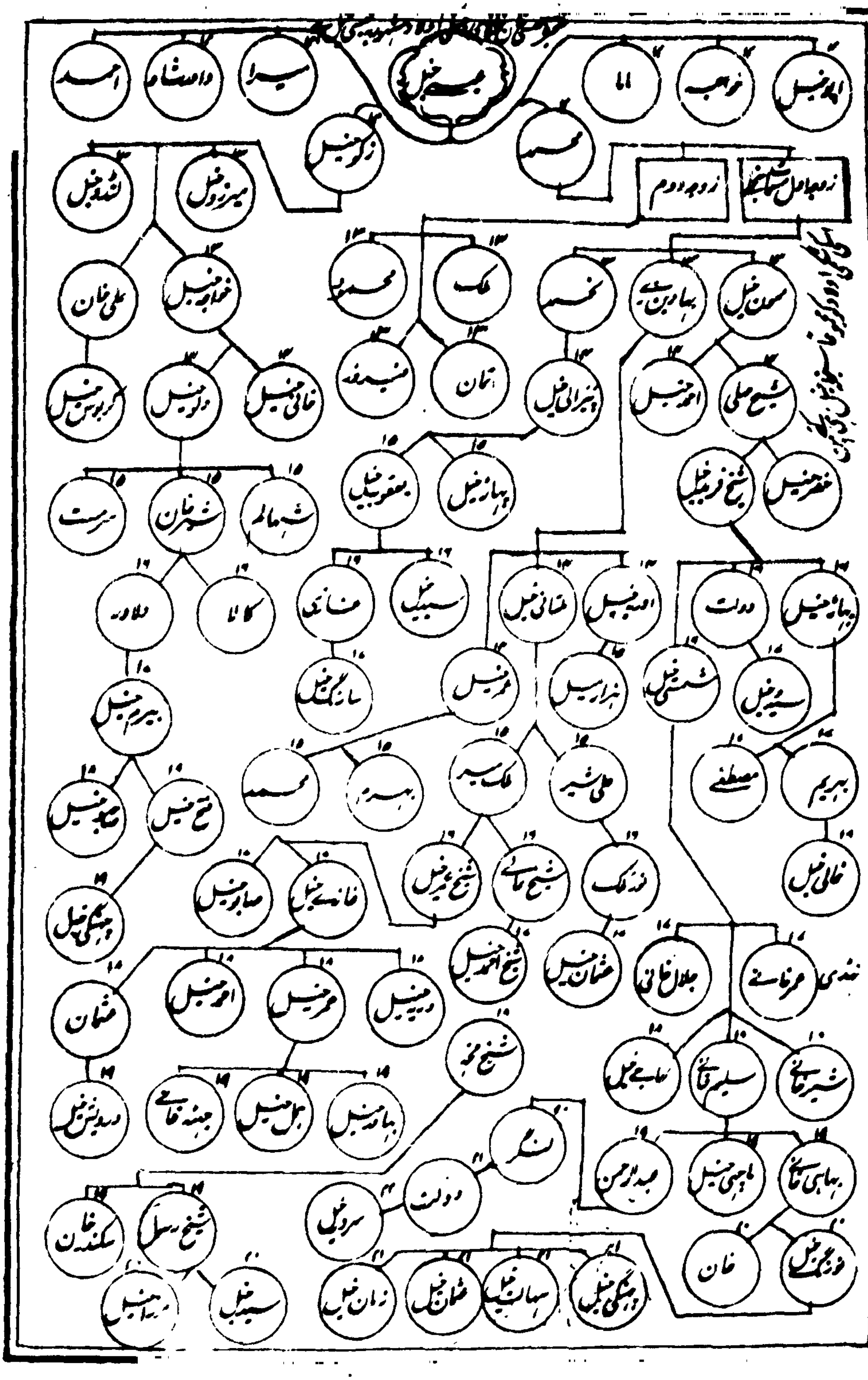
باب سیوم

ذکر پرگنہ عیسی خیل و اقوام سکنہ پرگنہ مذکور

یہہ علاقہ اس ضلع کے سب پرگنون سے چہوٹا ہی اور اسمین قوم عیسی خیل اور سلطان خیل سرہنگ و موشانی شاخ ہانیازی ولد لودی آباد ہین حال اصلیت و شجرہ نسب نیازی و لودی کا اس کتاب کی دوسرے حصہ کے تیسرے باب مین درج ہے ابتدا مین قوم نیازی بعلاقہ شلگر نواح غزنین مین آباد تہے قوم آنڈر وغیرہ غلزائی کے غلبہ سی خانہ کوچ ہوکر کوہ سلیمان کے مشرقی دامن علاقہ ٹانک مین آکر زرد کش ہوئی بسبب کمی تعداد اونکی اوسوقت قوم غلزائی سی قابل مقابلہ نہ تہی اور اوس زمانہ مین پیشہ انکا پوندہ گری اور سوداگری کا اکثر تہا اور زمینداری بہت قلیل اوسی عہد مین جب ۸۵۵ھ کو بہلول لودی تخت نشین ہندوستان ہوا اور اوسنے اپنی تقویت کی واسطے ملک افغانستان یا روہ سی اپنی قوم وغیرہ افغان لوگ جہت نوکری اور بہرتی فوج طلب کئی اور ایک عام فرمان واسطے آبادی افغانان بملک ہندوستان جاری کیا تب قوم نیازی سے بہی اکثر لوگ ہندوستان مین جاکر نوکر شاہی ہوئے اونکی اولاد مین سے ہیبت خان نیازی اور عیسی خان نیازی جسکی اولاد مشہور بہ عیسی خیل ہے بعہد سلطنت شیر شاہ سور لودی اپنی لیاقت سی عہدہ امارت تک پہونچی اور اس قدر رسوخ پیدا کیا کہ ہیبت خان - اعظم ہمایون کا خطاب پاکر پنجاب کا صوبہ بنا اور عیسی خان مشیر خاص دربار شاہی کا تہا تا وقتیکہ اپنی شامت اعمال سے باغی ہوکر سلیم شاہ سی بمقام انبالہ مقابلہ آرا ہوئی اور جیساکہ

بغاوت کا نتیجہ بہی شکست فاش کہاکر قوم نیازی ہیبت خان اور عیسی خان کے زیر لواء خراب
خستہ بہاگ کر بمقام دہن کوٹ جو دریای سندہ کی مغربی کنارہ پر کالہ باغ سی تخمیناً ڈیڈہ میل شمال
مائل شرق کو واقع تہا پناہ گزین ہوی اس پرانی شہر کے کہنڈرات منہدمہ کہ نشان کچہہ اب بہی موجود
ہین ۹۵۵ھ ہجری کو قوم اعوانیس سرداری نے جو فوج شاہی کی سرداری مین نیازیان مغرور کے قلع وقمع
کے واسطے آیا تہا اول دفعہ عیسی خان اور ہیبت خان کی دلاوری سی شکست پا ہوا مگر دفعہ ثانی تازہ فوج
لیکر اونکو دہن کوٹ سی نکال دیا اور عیسی خان و ہیبت خان معہ اپنی ہمراہیون کے راولپنڈی کی شمالی
پہاڑون مین قوم گہکہڑ مین جا پناہ لی اور لشکر شاہی نے اونکا تعاقب وہان تک نہ چہوڑا اور دو سال تک
گہکہڑ اپنی دامن گرفتون کے ساتہ فوج سلطانی سے لڑتے رہی مگر جب وہ بہی مغلوب ہوی تب نیازی
ملک کشمیر کی طرف پناہ ڈہونڈہنے کی واسطے روانہ ہوی حاکم کشمیر نے اونکو مغضوب شاہی سمجہکر روکا
سخت لڑائی ہوی عیسی خان اور ہیبت خان معہ اپنے چند فرزند اور بہائیون کے مارے گئے جنکی سر جسم
اور نا قدرانی سی کے ساتہہ کاٹ کر معہ قیدیان سلیم شاہ کی حضور بہیجے گئی اور اوس بے رحم بادشاہ نے مستورات
خانان نیازی مقتول کے ساتہہ اس قدر سختیان ناجائز کین کہ جنکا لکہنے کو جی نہین چاہتا اس دار و گیر سے جو نیازی
بچ رہی تہے وہ بمقام ٹانک اپنی قوم سے جا شامل ہوی چند سال کے بعد وہان سے بسبب مخالفت لوحانی شاخ نیازی
اوٹہہ کر علاقہ دامان مشہور حال مروت مین جہان اب قوم مروت آباد ہی فرد کش ہوی اور تخمیناً تیس برس تک
تہل پر آباد رہی متصل موضع پہاڑ خیل رود کورم اور نالہ گمیلہ کے اس مین نیازیون کا بڑا گانو واقع تہا اور سمی بڑی
سرہنگ اوس وقت انکا سرگروہ مالدار مشہور تہا قوم نیازی کی فرقہ مہیا کو تقسیم ملک مقبوضہ سے حصہ نہ دیا اور
مہیا ناراض ہوکر مروت شاخ لوحانی کے پاس مدد خواہ گیا اس عرصہ مروتون نے نیازیون پر یورش کری
اور بہت سی فسادون کے بعد جنکا مختصر ذکر علاقہ مروت کی حال مین لکہا گیا ہی مروتون نے جنگجو نیازیون کو مجبور کرکے
بیدخل کیا اور علاقہ تہل موسوم حال مروت پر خود قابض ہوگئی اور نیازی دریہ تنگ سی نکل کر مشرق آباد ہوی
ہر دو کنارہ مشرقی و مغربی دریا سندہ کی کالا باغ سی اٹک بنیالہ تک طولاً اور کوہ خٹکان کے مشرقی دامن سے
دریا سندہ کی پار موچہہ اور میانوالی کی پری تک عرضاً قبضہ کر لیا اور اس ملک کو نیازی کا ملک مشہور کیا

پرگنہ عیسی خیل - جسکا یہہ ذکر ہی قوم عیسی خیل اور مشانی اور سلطان خیل از نسل سرہنگ نیازیون سے آباد ہے
اور اونکا شجرہ نسب ذیل مین درج کیا جاتا ہی اور جب یہہ قوم اس علاقہ پر قابض ہوئی تو اوس سے پہلی ایک
فرقہ موسوم ٹل ٹلہیم یہان آباد تہا جنکو نیازیون نے نکال دیا اور اب اونکا نام نشان بہی اس علاقہ مین
نہین رہا باوجود بہت تلاش کے ٹہیک تاریخ قبضہ نیازی ملک مقبوضہ حال پر نہین ملتی مگر اون وسایل سے
کہ جن سے تاریخ کی مطابقت قریب صحت کی ہو سکتی ہے ثابت ہوتا ہی کہ عرصہ تخمیناً دو سو سترہ برس سے نیازی
اس ملک پر قابض ہوئی کیونکہ ۹۵۵ھ ہجری مین جسکو آجتک تین سو چہبیس برس ہوئی عیسی خان اور ہیبت خان
خانان نیازی سلیم شاہ سی باغی ہوئی اور چہہ برس بغاوت اور مفروری مین گذار کر مقتول ہوی بعدہ
اونکی پس ماندگان علاقہ ٹانک مین چند سال اپنی قوم کے ساتہہ شامل آباد رہے اور پہر قریب تین برس کے
علاقہ تہل مروت مین سکونت پذیر ہوی سو اس حساب سی یہہ انداز مدت قبضہ قریب صحت کی معلوم ہوتا ہی +


ملک
تمان
محمد
علی خان
دولت
مصطفیٰ
عثمان
شیخ علی
علی شیر
خان

حال قوم عیسی خیل

جیساکہ شجرہ نسب مین درج ہی عیسی خان کے آٹھہ فرزند تھے ازانجملہ تین کس کی اولاد موجود ہے
اور پانچ کی نسل کا پتہ نہین لگتا غالبًا اپنی باپ کی ساتھہ محاربات سلیم شاہی مین لاولد کام
آئی جب اپنی ہمقوم نیازیون کے ساتھہ اولاد عیسی خان تھل مروت ٹانک کی طرف سی آئی تو اس کو
اوس زمین پر قبضہ ملا جہان اب قصبہ لکی نالہ گمیلہ کی شمال اور رود کورم سی جنوب واقع ہی جب نیازیون کو
مروتون نے بیدخل کیا تب درہ تنگ سی نکل کر اول موضع میت کی متصل موقع پر آباد ہوئی اور
پھر رود کورم کے جنوبی کنارہ پر عیسی خیلون نے گانو آباد کیا اوس موقع کا نام بباعث نشیب ہونے
کی تا حال نیچی خیل مشہور ہی مروتون کی بدی سی اوس جگہہ کو غیر آباد کرکے دریاے سندہ کی کنارہ اوپر
گانو آباد کیا جسکا موقع اب زیر دریا ہی جب ممو خیل او زنگو خیل کے باہم عداوت شروع ہوئی
تب متفرق ہو کر اسی نواح مین آباد ہوئی اور بعد دریا بردی موقعہ آبادی سابقہ احمد خان رئیس
عیسی خیل نے بماہ اسوج سمت ۱۹۰۱ بکرم مین جس کو چھتیس برس ہوئی یہہ قصبہ جدید عیسی خیل کا آباد کیا نام
اس قصبہ کا باسم عیسی خیل صرف بباعث آبادی قوم عیسی خیل کے ہی اور ملکی لوگ اس قصبہ کو ترنہ
کہتی ہین۔

وجہہ تسمیہ ترنہ

یہہ بیان کی جاتی ہے کہ جب اول عیسی خیل لوگ اس علاقہ مین آئی تو کوئی ویال کورم سے جاری نہین
تہی بلکہ درہ تنگ اور اوسکی نیچی سے بیٹ کورم کا ایسا اونچا تہا کہ پانی خود بخود سیلاب کی وقت علاقہ
پر تا موضع مہر شاہ والی تک پھیل جاتا تہا اور اونچی زمینات کو نشیب موقعہ سے لکڑی کا ترنا رکھہ پانی
چڑھایا جاتا تہا اور اس موقع آبادی قصبہ اور اوسکی نواح مین کثرت سی ترنا رکھی جاتے تھی جنکی باعث
سی اس قصبہ کا نام بھی وطنی لوگون مین ترنہ مشہور چلا آتا ہی +

تقسیم ملک

واضح ہو کہ جب عیسی خیلون نے یہہ ملک اپنی قبضہ مین کیا تو چند عرصہ کی بعد شیخ فرید کی معرفت جو شاخ
ممون خیل مین سے شیخ مہلی کا فرزند ایک بڑا نیک نیت اور خدا پرست آدمی تھا سب قوم نے تقسیم ملک

لی چاہی شیخ فریدنے ہر ایک شاخ کی تعداد پر لحاظ کر کے کل ملک مقبوضہ قوم عیسی خیل کو اوپر چہار
حصہ ذیل کے تقسیم کیا **ممون خیل** یک حصہ **بادین زئی** یک حصہ **زکو خیل** یک حصہ **ابو خیل** معہ ببرہ
یک حصہ اسی تقسیم اور انہین چار شاخون کی سبب قوم عیسی خیل چار تپہ مشہور ہین عہد افغانی مین
جب باہر کا غنیم جیساکہ مروت یا ختک قوم کی مقابلے کے وقت ہر چہار تپہ عیسی خیل حسب رسد کام دیتی
تہی اور نفع نقصان واخراجات چار حصہ مندرجہ بالا پر کوئی لیتا دیتا تہا اور جب **شاہ درانی** کو ایل یعنی حصے
کی طور لشکر مطلوب ہوتا تہا تو بہی حسب رسد چار حصہ پر بہم پہونچایا جاتا تہا اگرچہ اوپر یہہ چار تپی ہین
مگر شکمی **تقسیم** انکی سولہ حصہ پر ہی حسب ذیل **ممون خیل** اپنے چہارم حصہ کو چار جگہہ کرتے ہین —
شمشی خیل یک حصہ **احمد خیل** یک حصہ **خضر خیل** یک حصہ **بہار خیل** یک حصہ اور **بادین زئی**
کے چہارم سے **پرانی خیل** یک حصہ **شیخ عمر خیل** یک حصہ **عثمان خیل** یک حصہ **عمر خیل** یک حصہ
اور **زکو خیل** کی ربعہ سے **دلو خیل** یک حصہ **مرزو خیل** یک حصہ **لندو خیل** یک حصہ **خانی خیل** یک حصہ
اور ابو خیل اپنے چہارم سے ابو خیل دو حصہ ببرہ دو حصہ اس حساب سی بزبان ملک سولہ سولہوین عیسی خیل کے کہی جاتی ہین
گرچہ جدی تقسیم اور موروثی حصص اوسی تفصیل سی ہین جیساکہ اوپر لکہی گئے ہین اور واسطے تقسیم ارث جدی یہہ
ہی حصص قایم ہین مگر تعداد قبضہ مین بباعث انتقال از روی بیع و رہن وغیرہ اکثر فرق کثیر ہوگیا ہی خصوص چہارم
ابو خیل اور **ببرہ** والہ بباعث کمی تعداد اشخاص اوس شاخ اور سختی قلنگ کی اکثر زکو خیل اور ممون خیل کے
ہاتہہ منتقل ہوا ہی زکو خیلون مین سے اولاد **چہنگی خان** دلو خیل نے جس مین سے خوانین عیسی خیل ہین اپنی
موروثی حصہ سی بہت زیادہ زمینات بذریعہ بیع و جبر وغیرہ پر قبضہ کر لی ہین شجرہ نسب قوم عیسی خیل کے دیکہنی
سے اون شاخون کے نام معلوم ہونگی جنہون نے سولہ حصون مین سے حصہ پایا الا قوم ببرہ عیسی خان
کی نسل سے نہین ہے اس واسطی شجرہ مین اس کا نام نہین دیکہو گے یہہ قوم جسکی ذریات مین سے دس بارہ
آدمی باقی ہین ہندوستان کی طرف سی آکر اولاد عیسی خان کے شامل ہوئی یہہ لوگ اپنے آپ کو نیازی افغان
سمجہتی ہین اور بعضی لوگ ان کو دہلی کی جانب سی آنے کی باعث پرچہتہ بتاتے ہین گو کہ صحیح نسب انکی نہین معلوم
مگر غالب یقین ایسا ہی کہ یہہ لوگ **نیازی** ہین اور **سلیم شاہ** کی محاربات کی وقت بعد نیازی جانے

عیسیٰ خان اور ہیبت خان کے جو چند نیازی قید ہو کر ہندوستان بھیجے گئے تھے اونکی اولاد اپنی قوم کے شامل ہونے کی واسطے یہان چلی آئی اور تقسیم کے وقت شاخ اپو خیل کی کمی تعداد کی سبب سے اوس شاخ کی شامل کے گئی اور ایک چہارم ست دو حصہ بمبرہ کو ملا اور تب سی حصہ اور نفع نقصان مین شامل چلی آتی ہین بمبرہ کی دو شاخ ہین ایک نصرت خانی جنکو سرخ بمبری کہتی مین دوسرے سرور خانی جو کالی بمبر سے مشہور ہین نصرت خان اور سرور خان دونون بھائی تھے مگر نصرت کی اولاد سرخ رنگ اور سرور کی اولاد سیاہ فام ہے بمبرہ بزبان پشتو زنبور یا زنبو کو کہتی ہین اور چونکہ نصرت خان و سرور خان مسلح اور ست بدلڑنے مین دلاور سوار تھے اس واسطے بمبرہ یعنی زنبور سے تشبیہ دے کر شتہ نون مین یہی نام مشہور ہو گئی +

حال عداوت ہمراہ دیگر اقوام ہمسایہ

عیسیٰ خیلون کی دشمنی قدیمی قوم مروت کی ساتھ تھی اور اکثر عہد افغانی مین باہم مروت اور عیسیٰ خیل لڑائیان ہوتی رہین مروتون نے اپنی جرات سی خاص علاقہ عیسیٰ خیل کے اندر داخل ہو کر لوٹ اور مار سی دریغ نہین کیا ایک دفعہ موضع کہگلا نوالہ کہنہ جو کنارہ کورم پر تہا مروتون کے ہاتھ سے جلایا گیا آخری دفعہ مروتون کی لشکر نی شکست فاش کہائی اور بہاگتی ہوئی ایک سو نفر سی زیادہ مروت مارے گئے بعد اوسکی پہر عیسیٰ خیل پر لشکر کشی نکرسے جب مروتون کے ساتھ عیسیٰ خیلون کی لڑائی ہوتی تہی تو سب نیازی شریک ہو کر باہم اور سی عیسیٰ خیلون کی مدد کی واسطے آتی تھے اور مغربی جانب اپنی حدی سرحد پر ملک مقبوضہ نیازی مین خلل پڑنا متفق نقصان سمجھتی تو یہی باعث ہے کہ عیسیٰ خیل باوجود قلت تعداد قوم مروتون سی بیدخل نہو سکی قوم خٹک سے بہی چھیڑ چھاڑ رہے ہی مگر ظاہری مقابلہ نمود کا کوئی نہین ہوا کالا باغ پر بہی اسپر خان ممون خیل نے یورش کری الا کامیاب نہو سکا باوصفیکہ باہر کے دشمن کے واسطے جملہ نیازی متفق ہوتے تہے مگر عیسیٰ خیل اور شاخ تاجہ خیل و تلو خیل سرہنگ نیازی کی باہم بہ تنازعہ نکرار سرحد کچہ لب دریا سندہ مدت تک دشمنی رہی آخر سرہنگون نے واسطے رفع تکرار حد جو بنی فسا دتہا یہ بات منظور کری کہ عیسیٰ خیلون مین سے دو شخص معتبر یعنی ایک عمر خان ولد خان زمان رئیس زکو خیل دوسرا آکر خان ولد عزت

ممون خیل فران اوتہا کر کچہہ دریا کا بنہ نکال دیوین وہ منظور ہوگا چنانچہ عمر خان واکر خان نے دان
اوتہا کر کچہہ دریا ما بین پرگنہ میانوالی و عیسی خیل کی حد جنوب سی نکال کر شمال تک سب کچہہ مین
قایم کردی اور اوس حد براری مین زیادہ زمین کچہہ کی عیسی خیلون کی طرف لگائی گئی اور چند عرصہ
اوس بنہ پر عمل درامد رہا الا پہر اپنی خانگی بے اتفاقی سے عیسی خیل اوس حد تک قابض نرہسکی اور چونکہ
علاقہ میانوالی پہلی سے سکہون کے زیر حکومت آگیا تہا اس واسطے اوس طرف کا غلبہ رہا اوس حلف
کی روسی جو بنہ نکلا تو سرہنگون مین سی موہانہ ولد غلیل تاجہ خیل اور سرور ولد نشست قوم بلوخیل سرگروہ
تہی فی الحال گرچہ گورنمنٹ انگریزی کے انتظام سے یارائے انتقام نہین ہے مگر مروت اور حسنور
اور سرہنگ اور ختک سے صفائی باطن نہین۔

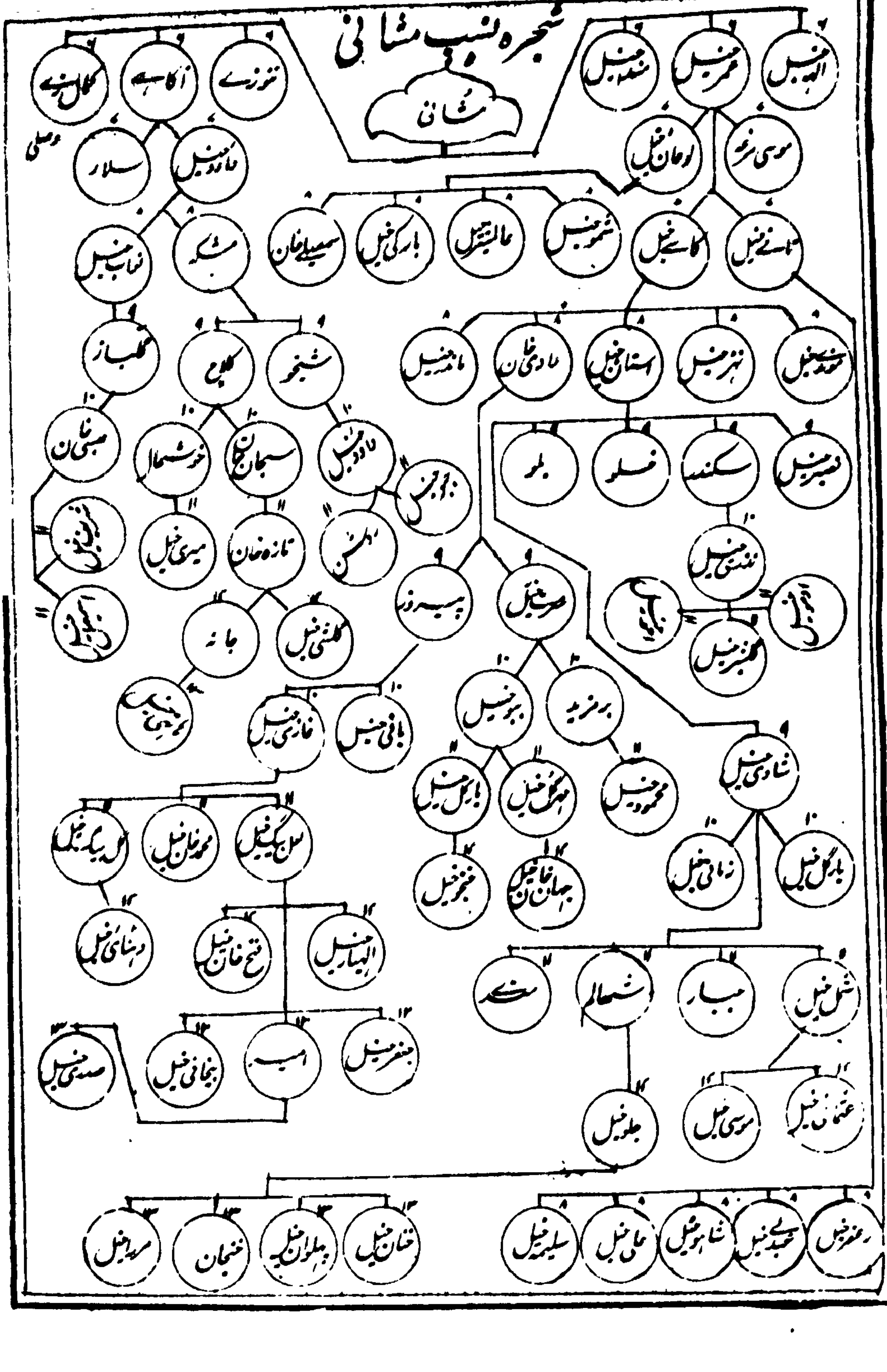
خانگی فساد

واضح ہو کہ ابتدا مین عیسی خیلون کے بیچ خانگی پرخاش کم تہی اور گہر کی دشمنی سے اکثر پرہیز کرتے تہی
الا یہہ پرہیز دلیل خان کے مارے جانے سی بعد بالکل اوٹہہ گیا خاندان ممون خیل دعوی سرداری کے
تہی اور قوم عیسی خیل کی پیشوائی اون مین بہت مدت تک رہی اور زکو خیل خود دستار مختاری کی
خواہش رکہتی تہی بدین باعث احمد شاہ ابدالی کے وقت سی قوم عیسی خیل کے دو گُندی یعنی دہڑا چنانچہ
آپس مین برملا دشمن چلی آتے ہین یعنی ستجلہ خیل جسمین سی ممون خیل اور تبادرین زئی مین ایک
گُندی اور زکو خیل دوسری گُندی ابو خیل اور تپیری گرچہ بہت تہوڑی آدمی ہین مگر زکوخیلون کے
شامل رہی الا ان خانگی فسادون مین جب کوئی شاخ ممون خیل یا بادین زئی کے اپنی قوم سے بباعث
حسد و رشک رنج ہوئی تو وہ دوسری گُندی زکو خیل مین چلی جاتی تہی اور اسی طرح زکو خیل جو اپنی قوم
سی رنجیدہ ہوا وہ ممو خیل مین شامل ہو جاتا تہا قوم ممو خیل مین خانی اور معتبری شاخ نورنگ خیل مین
زیادہ رہی چنانچہ اشبیر خان فرقہ زمان خیل مشہور سردار عیسی خیلون کا ہوگذرا ہی اور بادین زئی شاخ
غازی خیل اور عثمان خیل کے خاندان مین معتبری چلی آئی دوسرے گُندی یعنی زکو خیل کے
قوم مین شاخ دلو خیل مین خانی ہے جسمین سے دلیل خان اور اوسکے فرزند خان زمان۔

شاہان دُرّانی کی دربار سی سند خانی ہر چہار تپہ عیسی خیل حاصل کری ان خاندان کا ذکر جوا بتک معتبر
چلا آتا ہی اس حصہ کے پانچوین باب مین درج کیا گیا ہی الا واضح رہی کہ قبل از عملداری سرکار انگریزی
اکثر ایسا ہوتا رہا ہی کہ اگر ممّتون خیلون کا ہاتہہ پہونچا تو انہون نے زکو خیلون کو مغلوب کرکے بیدخل کردیا
اور خود مختار بن بیٹہی اور جب زکو خیلون کو موقعہ ملا تو انہون نے بہی ایسا کیا الا اسنجلہ خیل کثرت تعداد
مین بہ نسبت زکو خیل بہت زیادہ ہین + اور ان دو گنڈیون کی اپنی علاقہ بلکہ مروت اور کبھی تک دیگر اقوام
نیازی و مروت وجٹ اپنا اپنا جتہہ بنا ہوا ہی عہد آزادی مین جب کہ آپسمین لڑائی ہو تو اپنی اپنی
طرف کی مدد کی واسطے جتہہ دار لوگ آجاتی تہی فی الحال گرچہ ایسی ظاہر مدد کی ضرورت نہین مگر دلون مین
راہ رسم جتہہ داری اکثر موجود ہی فی زمانہ قوم زکو خیل مین تمام خان و سرفراز خان و عبد اللہ خان
پسران محمد خان اور شیر خان ولد غازی خان اور شیر خان ولد حسن خان معتبر اور سرگروہ ہین الا
شیر خان ولد حسن خان کے پسران محمد خان سے کمال عداوت ہی اور قوم ممّتون خیل مین نواز خان خیل
اور خان زمان ولد علیخان معتبر ہین اور بادین زئی مین حسین ولد لنگر غازی خیل اور حسن خان ولد
احمد عثمان خیل مشہور ہین اور اپو خیل مین غازی خان اور بہرہ مین محمد خان لمبردار ہین –

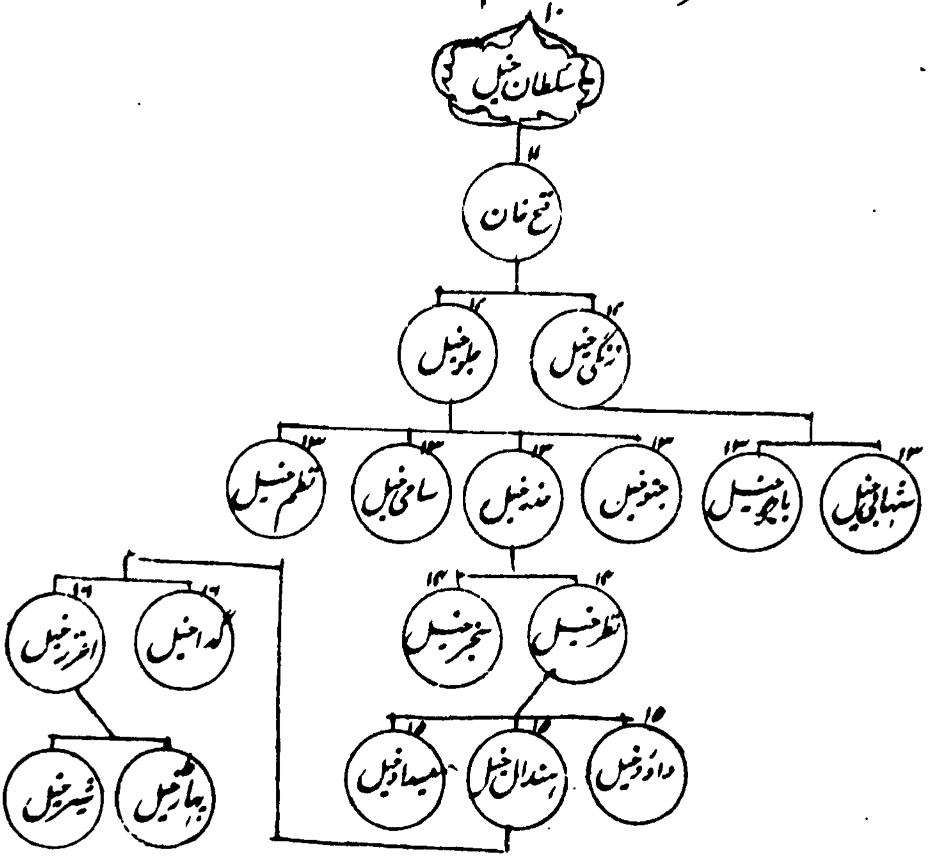
ذکر قوم مُشانی

یہہ قوم بہی نسل نیازی سی ہے انکا مورث اعلی مسمی موسی ابن خاکو نبیرہ نیازی کا تہا موسی کی اولاد
نے بباعث اہمیت اپنی مورث کی موسیانی سی شہرت پائی مگر کثرت استعمال اور اختصار لفظ بجائی
موسیانی کے مُشانی عام مشہور ہی یہہ قوم سرہنگون کے ساتہہ اول مشرقی کنارہ دریا سندہ کی جا آباد
ہوئے تہی چنانچہ اب بہی شاخ داؤد خیل مشانی بموضع داؤد خیل اور شاخ مونڈی خیل بموضع ٹہٹی علاقہ
میانوالی مین آباد ہین اور باقی مشانی پہر واپس مغربی کنارہ دریا سندہ پر آن آباد ہوئے انکا بڑا
موضع کمر مشانی دریا کے پور اسے کنارہ پر موجود ہی اور وقت بدی قوم مروت عیسی خیلون معاون
ہوئے تہے +


شجره نسب مشانی
مشانی
الیه خیل
عمر خیل
منده خیل
موسی زی
لوحان خیل
تنوزی
کمال زی
سلار
داود خیل
مشکه
کاسی خیل
باری خیل
سکندر
شادی خیل
محمود خیل
جلو خیل
عثمان خیل
موسی خیل
شمال
جبار
سلیمه خیل
شاهو خیل
پهلوان خیل
خنجان
مره خیل

مشانیون کا قبضہ مغرب کوہ خنگان کے دامن تک چلا گیا ہے زمین ان کے سوائی کچھہ کناہو د. اسکے ناقص ہے مگر بند باندہنی اور بارشی نالون کے پانی چھڑانے سی زراعت گندم اور باجرہ بارانی رقبہ مین بہی کامل ہوتا ہے اس قوم کے اکثر لوگ حاسد اور خانگی دشمنی سے ملو مین کوئی آدمی باہمی عداوت سے خالی نہین معلوم ہوتا داد کیمیل ایک گندی اور شادی خیل دوسری گندی باہم دشمن مین مگر نگران سے نیچی اپنی شاخون مین بہی عداوت موجود ہی مندا خیلون کا موضع علیحدہ ہی اور غدورسے نیازی بہی الگ بستی مین اور چند گہر قوم نہیا نیازی کی ہی اس علاقہ مین ہین۔

شجرہ نسب قوم سلطان خیل



حال قوم سلطان خیل

یہ قوم دراصل سرہنگ کی اولاد سے ہی ابتدا مین اپنی قوم کے شامل علاقہ مبازائی مین آباد تہی قریب دیڑہ سو برس کا عرصہ گذرا ہی کہ وہان سے بباعث خانگی فساد اور دشمنی کی یہہ شاخ سلطان خیل عبرآباد ہوکر اس علاقہ مین چلے آئے اور متصل کوہ خنگان عیسی خیلون کے صلاح سے بنجر زمین کو آباد کرکے میرا خان سلطان خیل نے موضع سکنا کو آباد کیا اور تب سے رقبہ موضع مذکور کے مالک اور قابض چلے آتے ہین فی الحال سے ارسلا و توکل و منصور وجبیندا اپنی موضع اور قوم کے نمبردار ہین مگر آپسمین اتفاق نہین

ذکر اون فرقون کا جو علاوہ شاخہای نیازی کے اس علاقہ مین قابض اور ملکیت زمینات رکہتے ہین

قوم سید سے شاہ عیسی کی اولاد چند گہر اس علاقہ مین آباد ہین اور انکو ملکانہ ۔ اکثر اراضی معافی ملی ہوی اور باقی بخاری سید بہی متفرق آباد ہین

قریش

بہی چند گہر عیسی خیل بستے ہین جنکو قاضی کہتے ہین مگر حال مین جو قاضی عیسی خیل کے ہین وہ موضع اور حرص مفرط اور دنیا داری زمانہ سازی مین محو ہین

شیخ موسی خیل

ایک شاخ نسل شیخ اولاد غرغشت سے ہین اور اس علاقہ مین اونکی دوگانو ایک موضع گیندرا نوالہ اور دوسرا مشل شہان والی اپنی ملکیت عیسی خیلون کے دی ہوی ہے

شیخ محمود خیل

کی نسل اس علاقہ مین ایک موضع رکہتی ہے اور اپنے آپ کو افغان سمجہتی ہین الا صحیح شجرہ نسب انکا نہین ملا

قوم ملا خیل

یہ قوم اپنے آپ کو شیخ شہاب الدین سہروردی کی اولاد سے تبلاتے ہین انکا مورث اعلی مسمی شیخ ملا قوم

نیازی کے آنے سے پہلے اِس مُلک مین آبادہ خدا پرست آدمی تہا کوہ خٹکان مین اپنے معبود حقیقی کی عبادت کا شغل رکہتا تہا اوسکی چار فرزندان کی نسل سے اب موضع ملا خیل جو کوہ خٹکان کے مشرقی دامن مین بہردو کنارہ نالہ برنوج جہاز کوہ سے نکلتا ہی آباد ہی اِس قوم کے آدمی نیک اور غریب نیک چلن معلوم ہوتی ہین اور لوگ اِنکی خاندان کا ادب کرتے ہین

قوم تُرخیل

یہہ فرقہ متفرق ہی اور جیساکہ بنون کے حال مین قوم تورخیل کا حال لکہا گیا ہی اوسی طرح انکی بہی اصلیت معلوم ہوتی ہی اور خاندان عیسی خیل کے ساتہہ بطور غلام کے ابتدا مین آئی تہی اور اونکی دی ہوئی چند زمینات کی مالک ہین

قوم اوان

یہہ لوگ اپنی آپ کو قطب شاہ کی اولاد سی شمار کرتے ہین موضع جلال پور مین ملکیت اور سکونت آوانونکی ہی اور نیز ملکان کالاباغ بہی قوم اوان سے ہین جنکا مفصل حال اِس حصہ کے پانچوین باب مین درج ہی -

اقوام جٹ

حسب ذیل اِس علاقہ مین آباد ہین موضع تَرَگ جنمین سے کانجو بہی ہین قوم ترگ کی نام پر اپنا موضع تَرَگ نزد کالاباغ پر آباد ہے اور شاخ کانجو موضع گلو اور گلو مین بستے ہین یہہ لوگ قوم عیسی خیل کے ساتہہ یہان آکر آباد ہوئے اور عیسی خیلون کی اجازت سے ان زمینات مقبوضہ پر قابض ہوگئے اور کس عمر خان بنے دیال کلان کا بانی اکثر گلو کانجو لوگ لاباکرتے مین علاوہ اِن کی قوم سنگوال گلو گوراہ ہراہہ سیلو بہٹ جو قوم جٹ کی شاخی مین اِس مُلک مین آباد کار ہین یہہ جٹ لوگ عہد افغانی مین عیسے خیلون کا لشکر تابعدار ہوتا تہا اور یہہ لوگ اپنی کام زراعت کاری اور دانکو مین خوب محنتی اور جورکش مین سوای ترگ اور کانجو اور قدری بہٹ کی باقی قومین صرف داہکو والہ کرتے ہین اپنی مملوکہ زمین نہین رکہتے

ہندو

خاص قصبہ عیسی خیل مین اکثر اور دیہات مین قلیل آباد ہین اور یہہ لوگ متفرق فرقون سے ہین زیادہ کثرت اروڑون کی ہی اور مالک زمینات زرعی انمین سے بہت کم ہین قصبہ کالاباغ مین ہندو بہت آباد ہین پیشہ تجارت

غلہ وغیرہ براستہ دریا اور دوکانداری اور سود پر روپیہ دینے کا زیادہ بیوپار رکھتے ہین کالہ باغ اور عیسیٰ خیل اور بکمر مشانی مین چند متمول ہندو بستے ہین حصول دولت کا موقع ان کو گورنمنٹ انگریزے کی امن دار عملداری مین ملا ہے ورنہ پہلے تو زبردست اور ظالم لوگون کا شکار ہوتے تہے *

اقسام اراضی زرعی

اس پرگنہ مین مونا تین قسم کا اراضی زرعی ہے اول آبی یا نہری دوم بارانی سوم سیلابہ دریائی سندھ گرچہ باعث نہونے پیمائش برابر کی قابل اطمینان تعداد معلوم نہین ہے مگر سرسری پیمائش سے کل رقبہ پرگنہ قریب ۵ لاکھ ایکڑ کی ہے جس مین سے مزروعہ ۱۹۱۵ء کا زیر پرتہ بندوبست صرف [illegible] ایکڑ تہا از انجملہ [illegible] ایکڑ نہری دیال ہا و پانی کورم سے اور قریب ایک سو ایکڑ جہالار اور چاہات سے سیراب ہوتا ہے باقی کل بارانی ہے جسکو زبان ملک پر دلستان یا تہل ہی کہتے مین بارانی مین تین قسم ہین اول جو بند باندہ کر نالہ بارشی جو کوہستان سے بوقت بارش سیلاب لاتے ہین اوس سے زمینات کو سیراب کیا جاتا ہے جیسا کہ نالہ بروچ اور کس دوالہ اور کس چچالی وغیرہ بارشی نالون سے سیرابی ہوتی ہے وہ بارانی زمین سے اس قسم کی زمین اول درجہ کی سمجھی جاتی ہے دوم جو زمینات مزروعہ کی متعلقہ بنجر یعنی ملک سے پانی بارشی بہہ کر اور باندہ کر مزروعہ زمین کو سیراب کیا جاوے یہہ دوم درجہ کی ہے تیسری جو خاص اون مین کے اپنی ذات پر بارش برسنے سے سیرابی ہو اور بارشی زمینات ایسی جلد سوز ہین کہ اگر دو تین ہفتہ پر بارش نہو تو جلد زراعت کو صدمہ ہونچتا ہے اور سیلابہ بیل اور تری دریا کی رو زسے عمدہ قسم زمین ہے *

پیداوار زرعی

فصل ربیع مین اکثر گندم اور قلیل جو اور خریف باجرہ اور کپاس بہی عمدہ حاصل ہو سکتی ہے اور زمینات کچہ مین سمبوکہہ تازہ دلدل مین کاشت کرتے ہین اور گندم کے سوای ماش کی دال بہت پیدا ہوتی ہے -

سبیل آبپاشی

بہیاکا او بروچ ہو ا اس علاقہ مین چشمہ در نہری رقبہ ہے وہ قریب کل کی کل کرم کی پانی سے سیراب ہوتا ہے اور سبیل آبپاشی پانی کی یہہ ہے کہ درہ تنگ سے متصل مشرق جانب سے علیحدہ علیحدہ ویال یا نہر کہود کر اور بہی دو دو تین تین تک پانی لیجاتے ہین چنانچہ فی الحال دس ویالین جنکا بنزلہ کورم سے علیحدہ ہے جسکے نام یہ ہین کس عمر خان کس جدید ویال عالم خان ویال شیر خان ولد حسن خان ویال سرو خیل ویال

شیر خان ولد غازی خان بند مان خان ویال سیخ بہادر شیخ محمود خیل و ثال حمانین و خضر خیلان ویال ظریف نا
و عمر خان ولد بکر نو ماتر خیل ویال سرحزو و شہ عالم خان و محمد خان صابو خیل نیچے ماکران و بالون کے بہت شبہی ہو جاتی ہین ویال امرا وله
اولاد محمد خان کے باہم آٹھ پسران کے حساب سی آٹھ حصہ پر منقسم ہے اور ویال لمبڑ سی سیوم حصہ ویال چہڑ دی
لی بابت خضر خیلون کا حصہ ہی اور خضر خیلون کے ساتھ نصف عبدالرحیم خان عیسی خیل کہاتا ہے۔

تفصیل حصہ خواران ویال

واضح ہو کہ ابتدا مین جو حصہ عیسی خیلون کے سولہہ ویالین اپنی اپنی زمین کے واسطی علیحدہ علیحدہ تہین اور چونکہ ہر ایک حصہ مین بہت
بہت حصہ دار تہی اسواسطی انتظام انکی اچھی طرح نہین ہو سکتا تہا اور جس زبردست کا منہ لگا اپنی طرف پانی توڑ لیا اور باعث مشترک
معاملہ ہونے کی کسی دل سے نگرانی اور کوشش نہ کرتا وقتیکہ خان زمان ولد آبل خان عیسی خیل نے تیمور شاہ شدوزئی سے ہم
مین اپنی ویال کہود کر دستور شلک جاری کیا شلک سی باصطلاح زبان علاقہ ویال مراد ہی اور ماشکی ویال کے مالک کو کہتی ہین اور والکوده
مین جو اوس ویال کو سر از جانب ماشکی متعین ہو کر ہمیشہ بند باندہ کر اور ویال صاف کر کی پانی کورم سی جاری رکہتی ہین اور سنجی وہ ہی جو مالک
زمینات کا ہو پس ہر ایک ویال مین تین طرح کی حقدار ہوتی مین اول سنجی یعنی مالک اراضی دوم ماشکی یعنی مالک ویال سوم والکو
یعنی آرندہ پانی کچھ یہہ لازم نہین ہے کہ ہر ویال کے سنجی مالک نہر کے جملہ اپنی زمینات واقع ہون بلکہ اکثر اور لوگون کے زمینات کیواسطے

براد حصول و رفاہ حق آبیانہ متمول و رذیل رسوخ شخص ویالین بنالیتی تہی چنانچہ جب اول دستور شلک
کا جاری ہوا تو نشر ویالین عیسی خیل کی علاقہ مین بنگئی تہین اوسوقت رقبہ عیسی خیل کا دریا سندہ کی
طرف مشرق بہت دور تک تہا جو پیچہی سی دریا برد ہو گیا اور نیز پائینہ طرف اونچے ہونے سی پانی کورم
کا خود بخود قصبہ جدید عیسی خیل کی متصل سی شاہ مہر شاہ والی تک جاتا تہا اور ایسی حالت مین ویالین
بہت آسان تہی جب خان زمان خان نے شیتے میل کی طرف ایک ویال کاٹی اور نیچی کی طرف سی دریا سندہ
کا کنارہ بہی قریب آتا گیا تب کورم کا پانی زور کر کے اوسطرف بہنی لگا جہان اب جاری ہی اور اب
اسقدر نشیب ہو گیا ہی کہ بدون مشقت ہر سالہ اور ہر سیلاب کے بعد تازہ بتازہ بند باندہنے کے سوائے
ویالونکی طرف پانی چڑہنا دشوار ہی اور والکوان کی محنت قابل رحم ہوتی ہی۔

تقسیم اور دستور حق آبیانہ

واضح ہو کہ شرح و تقسیم آبیانہ دو طرح پہ ہے اول یہہ کہ جسقدر زمین پانی وہاں سی سیراب ہو اوسکی
پیداوار مین ششم حصہ حق آبیانہ ہوتا ہی اس ششم حصہ سی نصف ماشکی یعنی مالک وہاں اور نصف واہکوان
آرندہ پانی تقسیم کر لیتی ہین اور یہہ ششم از روی کنکوت مشخص کیا جاتا ہی باقی پانچ حصہ سنجی یعنی مالک
اور مزارعہ زمین حسب دستور مقررہ لے لیتی ہین اور ادای مالگذاری سی ماشکی آور واہکو کچھہ
تعلق نہین ہوتا یہہ دستور بالمقطع ہر فریق کیواسطی مفید ہی مگر کس عمر خان کی نسبت جو سب سے بڑی وہاں ہی
اور اوسکا پانی دور تک جاتا ہی سرکار انگریزی نے بنظر ترقی آبادی اور محنت واہکوان یہہ تجویز کی
ہی کہ بابت حق ماشکی پسران محمد خان مالکان وہاں کو ال روپیہ سالانہ اپنی خزانہ سی دینا مقرر کر کے ششم
حصہ آبیانہ سی جو نصف اونکا تہا اوس نصف کو تین جگہہ کر کے تقسیم کر دیا دو حصہ واہکوان کو اپنی حصہ معمولی
سی زیادہ ملے اور تیسرا حصہ مزارعان زمین کو چہوڑ دیا گیا اس حساب سی منجملہ ششم حصہ حق آبیانہ سے
بجائے سہ حصہ کے پانچ حصہ واہکوان کو اور ایک حصہ مزارعان کو رعایتاً دیا گیا سوای کس عمر خان
باقی کسی جگہہ دستور قدیمہ تبدیل نہین ہوا دوسری شرح یہہ ہی کہ جتنی زمین پر پانی وہاں کا پہر
سکتا ہو اوس زمین کو نصفا نصف تقسیم کر لیتی ہین نصف سنجی یعنی مالک زمین اپنی علیحدہ کر لیتا
ہی اور نصف حق آبیانہ مین آبدارون کو دیدیتا اوس نصف حق آبیانہ والہ کو چار جگہہ کرتے ہین
جس مین سی تین حصہ واہکو اور چوتہا حصہ ماشکی علیحدہ تقسیم کر کے کاشت کرتا ہی یعنے کل زمین میں سے
ہشتم حصہ ماشکی کا ہوا اور ہر ایک حصہ خود کو اپنی اپنی حصہ کا معاملہ سرکاری خود ادا کرنا پڑتا ہی اتا
واہکوان کو بہ نسبت سنجی اور ماشکی بنظر محنت اونکی پہلے سی رعایت چلی آتی ہے یعنی نواب وغیرہ کی
عملداری مین جب پیداوار تقسیم ہو کر معاملہ مین لی جاتی تہی تو ماشکی اور سنجی سی چہارم حصہ اور
واہکوان سی ششم حصہ وصول ہوتا تہا وہی دستور سکہون کی حکومت مین رہا سرکار انگریزی
کی عملداری مین وقت بندوبست سرسری اوس رعایت پر خیال کر کے ایکروپیہ مین سے
۵ آنہ ۴ پائی واہکوان کی شش حصہ پر منجملہ آٹہہ حصہ کے لگایا گیا اور باقی ۱۰ آنہ ۸ پائی اوپر پانچ حصہ سنجی

اور ماشکی پر حسب رسد تقسیم ہوکر معاملہ وصول ہوتا ہی یعنے فی روپیہ ۸ پائی واکہوان کو رعایت ہی

دستور کندیدگی ویال

بموجب رواج قدیمہ کے ویال کو زمین مزروعہ زرعی بلکہ اگر باغ اور حویلی اوسکی راستہ مین آجاوی تو کوئی مانع کہودنے سی نہین ہوسکتا اور یہہ دستور جہانتک انصاف کی ساتہہ چل سکی بحال رکہنا چاہئی اور جب ویال کہودی جاتی ہی تو بطور حشری اور اجرت پر لوگ اور کراہ جسکو بزبان ملک کنجی کہتی ہین جمع کئے جاتی ہین اور دوسرے ویالون کی واکہو بطور مبادلہ کے مدد دیتے ہین جو واکہو ابتدا مین وقت احداث اوس ویال کی شامل رہا ہو تو اوسکو بیدخل نہین کرتے اور ایک یا دو آدمی واکہوان مین سی ہر ویال پر بطور افسر واکہوان مقرر ہین اور وہ ہر وقت پانی کی خبرگیری رکہتی ہین باقی واکہوان غیر موروثی کو اکثر تو بیدخل نہین کیا جاتا مگر جسکا نام کہوٹ مین نہو اوسکی بیدخلی کا اختیار برائی انتظام ویال افسر واکہوان اور ماشکی کو حاصل ہی بشرطیکہ ضدیت سی بیدخل نکرین واسطے نہ برباد ہونے ویال ہائی موجودہ اسبات کا انتظام ہمیشہ رہنا چاہئی کہ کبہی لوگ اپنی زمینات کو براہ ضدیت اور ناحق ویال متعلقہ سی نکالکر دوسری ویال لیکے نیچے نہ دیدیوین اگر ایسا ہو تو عیسی خیلون کا حسد اور طمع دوسرے کی ویال کی بربادی کیواسطے ہمیشہ تیار ہی اور یہہ بہی نہین ہونا چاہئی کہ جو زمینات پہلے الف کی ویال سی سیراب ہوتی ہین وہ نہین اراضیات کی واسطے ب جدید ویال کہودکر پانی لاوی اگر یہہ اختیار کبہی کسی کی ہاتہہ مین بلا وجہہ چہوڑا جاوی تو ویال الف کی بربادی ہوگی میری دانست مین بعد تجربہ اور فیصلہ اس قسم کے مقدمات کی یہہ مناسب ہے کہ جبتک ویال متعلقہ اولین سی پانی مین عمداً ہرج اور کمی ماشکی اور واکہوان کی طرف سی نہووی تب تک دوسری ویال سی بارادہ نقصان ماشکی و واکہوان ویال اول سیرابی اوس زمین کی کبہی کے اختیار مین چہوڑنی چاہئی اگر ویال اول بسبب غفلت اور بی پروائی ماشکی اور واکہو جاری ہوکر سیرابی معمولی نہ کرسکے تو بعد اطلاع تحصیلدار اور ثبوت ہرج از غفلت مالکان ویال سابقہ اور نہ علاج پذیر ہونے اوس غفلت کی کبہی کو بذریعہ حکم جسمین وجوہات مشرح ہونگی اجازت پانی لینی کی دوسرے ویال سی دیجاوی یہہ قاعدہ رواج قدیمہ عیسی خیل کی مطابق ہی اور عموماً لوگون کو پسند ہوگا اگر اسطرح لحاظ نہو تو جیسا کہ سابق خوانین عیسی خیل نی اکثر زمینات اپنی

ویالون کی نیچے کرلی ہین آئندہ بہی اس قسم کی تعدی مسدود نہین ہوگی حکام مالکا اسطرف خیال
مطلوب رہیگا ٭

حال مزارعان

قسم اور شرح مزارعان مختلف ہی جو مزارعان نہری زمینات جنکی سیرابی ویالہا کورم سی ہوتی
ہی کاشت کرتے ہین وہ غیر موروثی تابع مرضی مالک کی ہین اور اکثر مالکان زمین چند سال کے
بعد تغیر وتبدل مزارعان کردیتی ہین اور شرح لگان اس قسم کے مزارعان سی عموماً یہہ ہی کہ کل پیداوار
سی نصف حق مزارعان چہوڑکر نصف مالک لیلیتا ہی اور ادائے معاملہ سرکار زمہ مالک کی ہے اور
علاوہ اسکی ایسا دستور بہی ہی کہ ادائی معاملہ سرکار زمہ مزارعان ہی اور مالک بالمقطع کل پیداوار
سی چہارم حصہ کہین پانچوان حصہ اور ناقص مین آبی سی چہٹا حصہ بہی حسب قرارداد حق مالکانہ
مین لیلیتا ہی اور رقبہ بارانی چولستان اور نشیب مین کل مزارعان موروثی ہین بموجب باچہہ
مالکان نقد معاملہ اونکی نام مقرر رہی الا مالکان زمین کو عموماً دہم حصہ اور جہان اچہی زمین ہو وہان
ہشتم اور ہفتم حصہ غلہ کل پیداوار سی حق مالکانہ ہین دیتی ہین اور اس حق کو بزبان علاقہ ختی کہتی
ہین اور طریق وصول ختی کا یہہ ہی کہ مالک خود یا اپنی معتبر کی معرفت قبل از درو فصل کہڑی زراعت
کی کنکوت کرکے اوس تشخیص کی موجب خرمن سی اپنی ختی مقررہ کا غلہ وصول کرلیتا ہی ٭

صورت ملکیت

اس پرگنہ مین کل ۱۰۸ موضع ہین جنمین سی ۱۰۳ بصورت بہیاچارے اور ۵ پتی داری وزمینداری
ہین باقی کل حال متعلق جمع وصورت دیہات فہرست مندرجہ ذیل سی معلوم ہوگا

نمبر شمار	نام تعلقہ	نام علاقہ [illegible]	تعداد دیہات				تعداد خانجات			نام قوم سکونت	تعداد اراضی [illegible]	تعداد [illegible]	اوسط [illegible]	کیفیت
			آباد	آبادی	زمینداری	ویران	آبادی	کاشتکار	ویران					
	عیسی خیل	موضع خوانین عیسی خیل	خالصہ جاگیر [illegible]	۸	[illegible]	خالصہ جاگیر [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قوم افغان [illegible] خیل و باجی خیل و [illegible] و نظام خیل و لعل بیگ و ننگے خیل و یحیی خیل و کلو و بیر خیل و ملا خیل وغیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	منجملہ اس کے ایک موضع کلو محمد عبد الرحمان خان رئیس عیسی خیل اور موضع کالا باغ خاص ملک مظفر خان رئیس کالا باغ کو جاگیر میں معاف ہے رقبہ اور مشخصہ موضع کالا باغ کا معلوم نہیں ہوسکتا باعتبار جاگیرداری کے کبھی مشخصہ سرکاری ہوا ہے اور موضع کلو کے مبلغ [illegible] روپیہ جمع ہے

ذکر خوراک

اکثر گندم اور خریف مین باجرہ کہایا جاتا ہی غلہ ان لوگون کو ہیسح اپنی زمین غلہ چہوڑ کر مرد دوغ کے ساتہہ باجرہ کی روٹی اور نان گندم کی پکائی ہوئی خوب مزہ دیتی ہی متمول لوگ گوشت و پلاؤ وغیرہ ملذذ طعام بہی کہاتے ہین:

ذکر پوشاک

مرد اپنی سر پر سفید دستار چہوٹی رکہتی ہین اور عموماً سر کے بال تا بہ کتف دراز ہوتی ہین اور رداء سفید اوپر اوڑہتے ہین اور گلو پوشی کے واسطے اکثر خلقہ پارچہ سفید اور کورتہ بہی مستعمل ہی اور ازار کے واسطے سفید چادر کی لنگ اور بعضی معتبر سفید شلوار تنگ پونچہ اور اوپر سی فراخ پہرتے ہین اور عورات بجائے رداء کے چہین یا سفید دوپٹہ اور سلاری اور بجائی ازار شلوار موٹی سفید خط اور رنگلی سوسی کی بڑی گہیرہ دار اور درمیانی اوسکی تا پائین زانو دراز اور گلے مین اکثر چولی ہر طرف سے مستور سینہ تنگ گریبان کشادہ اور سینہ و گریبان پر کام ریشمین کیا ہوا مگر کوتاہ ہوتی ہے اور اہل ہنود کی عورات ازار کی جگہہ لہنگہ پہنتی ہین اور اوپر اکثر سرخ رنگ کا چہین یا دوپٹہ اور گلے مین چولی مگر ناکتخدا کورتہ رکہتی ہین لوگ کہتے ہین کہ پہلے پوشش اہل اسلام اور طرح کی تہی جب سی نواب ڈیرہ کی حکومت اس علاقہ پر ہوئی تو دیرہ وال قطع وضع پوشش کی مروج ہوگئی زیور بہت اقسام کی ہین مگر صرف عورات کی استعمال کیواسطی سامان مرد کوئی زیور نہین رکہتے اور عار سمجہتے ہین اور اکثر رنگ اس علاقہ کے لوگون کا گندم گون مائل بہ سانولہ اور میانہ قد مائل بہ کوتاہی بعضا دی چہرہ اکثر اور خوبصورتی سوائے متمول اور خاندانی آدمیون کی کم ہے

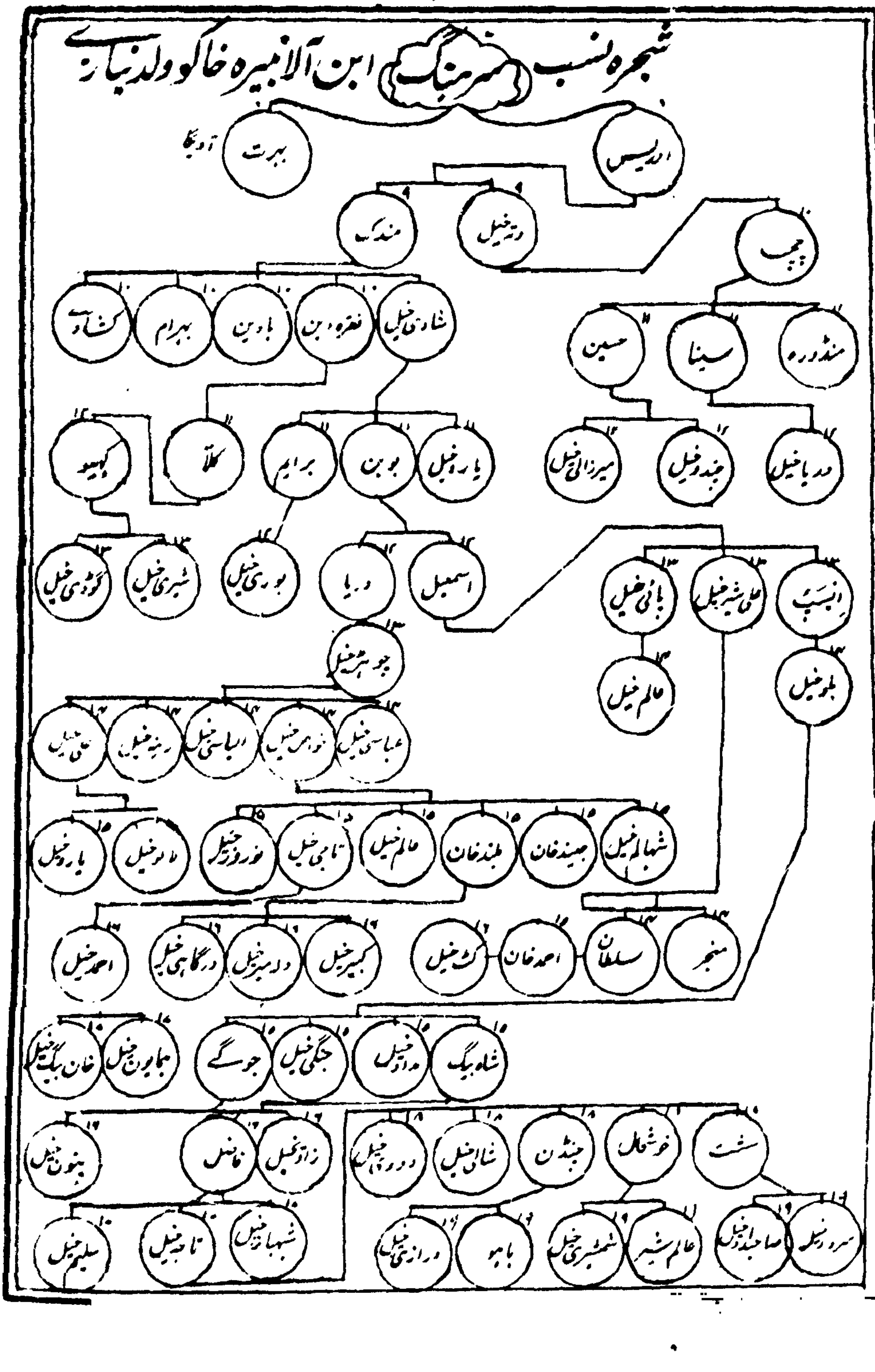
باب چہارم

ذکر پرگنہ میانوالی و اقوام سکنای علاقہ

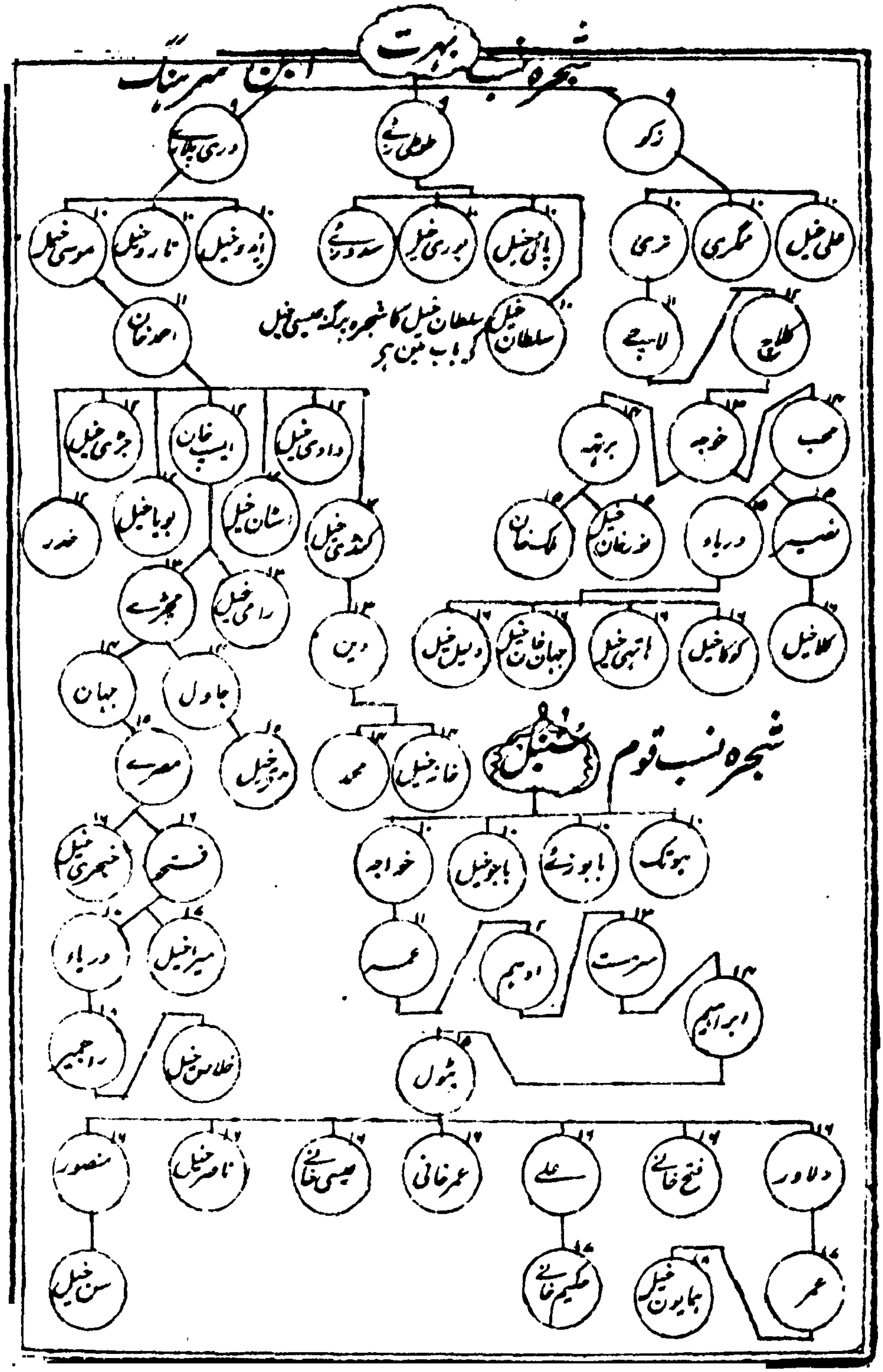
پرگنہ ہذا کو کچہی بہی کہا جاتا ہے وجہ تسمیہ کچہی کنارہ دریا ہے جو علاقہ دریا سے مشرق دور واقع ہے اوسکو
تہل یا چولستان بہی کہتے ہین

قابضان سابق

اس علاقہ کی بذریعہ حکومت قوم گکہڑ تہی بادشاہ دہلی کی جانب سے یہہ علاقہ اونکو ملا ہوا تہا چنانچہ محمد اکبر
بادشاہ کی عہد مین سلطان سہالت و سلطان مقرب گکہڑ حاکم اس ملک کے تہے اور دار الحکومت اونکی
شہر معظم نگر تہا جو سردار جہان خان درانی سپہ سالار احمد شاہ ابدالی کی ہاتہہ سے ۱۱۷۱ ہجری کو
ویران ہوا اب کہنڈرات منہدمہ اوسکی اندر چند موضع گنڈیان موجود ہین اور اوسکی متصل آبادی
موضع مبت شاہ داخلی گنڈیان واقع ہے حکومت گکہڑان کیوقت سکنائی علاقہ ہوائی اہلہ وان و
آوان وجٹ گوت تارڑ ساہند ڈہرال کلو سنگووال وغیرہ بہی تہے اوسی اثنا مین قابضان حال قوم
نیازی منگ و سنبل و موشانی شاخہای نیازی کی جبلی آمد کا ذکر اس حصہ کی سوم باب مین ہے دریا سندھ
عبور کرکے بطور خانہ بدوش بنام نہاد چرانی موشی دامن کوہ اور تہل مین فروکش ہوئی اور گذارہ
آبنوشی نشیب سے کیا کرتے تہے قوم گکہڑ کے چند آدمیون کی نسبت عورات نیازیان جو پانی لینی دریا پر جایا
کرتی تہین کچہہ دست اندازی بیجا کرنی اوس ننگ افغانی اور رنج سے نیازیون کی جو بیلی سے مالک لینی
کی گہاٹ مین تہی تلوار اوٹہاکر بزور شمشیر گکہڑون کو نکالکر خود حاکم بن بیٹہے اور اوسوقت نیازیون مین سے
شاخ سنبل جو زیادہ زبردست تہی اوسکا مالک گروہ ہوا چند عرصہ کی بعد حسد نے باہم نیازیون مین بہی نفاق ڈالا
مگر آخرکو بوسیلہ پیر عبدالرحمن والد شاہ عیسی مقیم بلوٹ جنکی یہہ لوگ معتقد تہے صفائی اور رفع تکرار ہوکر
تمام زمین نشیب و تہل باہم منقسم کرلی اور اقوام اوان وجٹ جو پہلے سے آباد تہے زیر غلبہ افغانان نیازی
آکر بطور ہمسائہ اپنی پناہ دیکہہ کر آباد رہے تب سے اس علاقہ مین نیازی آباد چلے آتے ہین ۔



شجرہ نسب سرہنگ ابن آل امیرہ خاکو ولد نیازے
ادریس
ہبرت
وزیرخیل
منڈک
چمچ
شادی خیل
بہرام
مندورہ
سینا
حسین
کلا
بوبن
برابر
یارخیل
میرزائی خیل
جنیدرخیل
دریاخیل
شیری خیل
اسمٰعیل
علی شیرخیل
بابی خیل
عالم خیل
عالم خیل
بلندخان
جنیدخان
سلطان
منجر
احمدخان
احمدخیل
کبیرخیل
شاہ بیگ
جنگی خیل
جورگے
خاص
خوشحال
جنیدن
شالی خیل
عالم شیر
بابو
تاجہ خیل
سلیم خیل



شجرہ نسب بہرت
ذکر
ملی خیل
مگری
تری
لاپچے
کلاچ
پائی خیل
بوری خیل
سدوزئی
سلطان خیل
سلطان خیل کا شجرہ برگنہ عیسی خیل کے باب میں ہے
تارو خیل
موسی خیل
احمد خان
جرشی خیل
ایسپ خان
دادی خیل
خدر
بوبا خیل
اشان خیل
کنڈی خیل
رامی خیل
دین
جہان
جاول
محمد
خانہ خیل
محب
خوجہ
برہتہ
نصیب
دریاو
نور خان خیل
کلا خیل
کوکا خیل
جہان خان خیل
دلیل خیل
شجرہ نسب قوم سنبل
خواجہ
بابو خیل
بابو زئی
عمر
ادہم
سرمست
ابراہیم
بٹول
دریاو
میرا خیل
راجبیر
خلاص خیل
منصور
ناصر خیل
عیسی خانی
عمر خانی
علی
فتح خانی
دلاور
سن خیل
حکیم خانی
ہمایون خیل
عمر

اقوام متفرق

واضح ہو کہ قوم نیازی جسکا شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا تعلقہ اریس روکڑی موسی خیل موچھہ وداؤد خیل کنڈیان مین آباد ہی اور قوم بلخ جو اپنے آپکو لودھی کی نسل سے شمار کرتے ہین تعلقہ پپلان مین سکونت پذیر ہے ؛

اقوام آوان وجٹ حسب ذیل بستی ہین

آوانون مین سے آچھرال ڈھیرال سدکال تعلقہ پپلان مین اور جٹ کوٹ چنڈیال جوبان گھنڈا سابند آلنہ تعلقہ وان بھچران مین اور کوٹ گوٹٹ سیلو اپنے تعلقہ کنڈیان مین اور تلوکر ڈھیر ہوئی تعلقہ پپلان مین اور راؤ ترائی سہوری بہٹوئی تعلقہ موچھہ مین سکونت پذیر ہین اور یہہ سب لوگ اپنی اپنی ملکیت بطور بہیاچارہ رکہتے ہین ؛

قوم سید

سید بخاری وشیرازی اس پرگنہ کے بعض دیہات مین متفرق آباد ہین ؛

قوم برہمن وغیرہ ہندو

برہمن اور رکہتری کم مگر اروڑے اور ترکھانے اور اکثر دکہنی بہی متفرق دیہات مین آباد ہین اور ان لوگون نے بذریعہ بیع ورہن زمینات کی ملکیت بہی حاصل کرلی ہے ؛

حال تقسیم اول قوم نیازی

واضح ہو کہ جب اس علاقہ پر یہہ قوم نیازی کے گھاہڑون کو کالک قابض ہوئی تو تقسیم ملک مفتوحہ کی کسی حساب پر باہم نہین کی بلکہ جتنا جسکے ہاتھہ لگا اور آباد کر سکا اوسکو اپنے قبضہ مین کر لیا - پیر عبدالرحمان شاہ نے جو قوم سنبل اور سرہنگ کی باہمی صلح کرائی اوسمین بہی کچھہ تقسیم مستقل نہین ہوئی بلکہ شروع عملداری سرکار تک تغیر و تبدل بسبب دشمنی اور کشت خون غالب اور مغلوب سبکے باہم ہوتے رہے ؛

مختصر تاریخ حکومت اسی پرگنہ کی

واضح ہو کہ بابت پورانی حکومت کی کچھ مفصل تاریخ نہیں ملتی الا کہنہ کھنڈرات سے جو سکہ پورانا
ملا ہے اوس سے اسبابات کی صداقت ہوتی ہے کہ سکندر اعظم کے بعد اس علاقہ پر قوم گریک یعنی یونانی
کی حکومت رہی ہے چنانچہ ایک پورانی معبد عمارت کا ڈہیرا جو متصل موضع روکڑی واقع ہے
اوس سے بکہ سلطنت گریک و نشانات بکثرت پایا ہے - اوسکے بعد سلطان شہاب الدین غوری کی عہد
تک صحیح پتہ نہیں ملتا کہ کون قوم اس ملک میں آباد تہی مگر اوس عہد میں قوم گکہڑ کی سکونت
تصدیق ہوتی ہے شیرشاہ سوری کے عہد جب گکہڑ لوگ بباعث نمک حلالی خاندان چغتہ اور اپنی سرکشی کے
سے مغضوب شیرشاہی ہو کر تباہ ہوئے تب قوم اعوان اور جنجوعہ اطراف مشرق سے آکر اس ملک پر پہیل
گئے کیونکہ پہلے بہی گکہڑوں کی وقت اکثر اس قوم کے لوگ بطور رعیت آباد تہے تا وقتیکہ جلال الدین اکبر
شاہ ابن ہمایون بادشاہ نے گکہڑوں میں سے سلطان مقرب او سلطان سہالت کو یہ موروثی
علاقہ جاگیر میں عطا کیا شروع عہد جہانگیر شاہ تک گکہڑوں کی حکومت اسملک پر تہی - اوسی عرصہ
میں قوم سرہنگ و سنبل و خوشحال [illegible] نیازی جو بذریعہ تجارتی مویشی آرزوئی دریا سند
فروش تہی تخمینا کچہ اوپر دو سو برس کا عرصہ ہوا کہ گکہڑوں کا جو اوسوقت کمزور ہو گئے تہے جلاکر
خود حاکم بن بیٹہی شاہ عالم ابن اورنگ زیب کے عہد میں دوبارہ یہ علاقہ سلطان مبارز خان
گکہڑ کو ۱۱۳۰ ہجری میں جاگیر دیگر مقام کالا باغ سے فرمان حکومت عطا کیا الا بسبب ونا دخانگی مبارز خان
وانتقالی اپنی ملک کو واپس گیا - اور پہر نیازی خودسر رہی تا وقتیکہ ۱۱۶۸ ہجری کو سردار جہان خان
سپہ سالار احمد شاہ ابدالی کا اسملک میں آیا اور اوسنی ملکان کلان جو بطور تعلقہ دار تہے طلب کر کے
اونکی معرفت فی قلبہ ایک روپیہ معاملہ یعنی قلنک وصول کیا اور ایک ایک گہوڑا ہر تعلقہ دار سے نذرانہ
لیا ۱۲۱۱ ہجری تک یہہ علاقہ متعلق سلطنت افغانستان تصور ہو کر جب کوئی حاکم درانی آیا تو جو
رعیت عزم روبروئی میں پیش رہی اوس سے حسب شرح بالا قلنک وصول کیا گیا اور بعد وصولی
تعلقہ دار کو حاکم کیطرف سے بقدر حیثیت تعلقہ ایک خلعت عطا کیجاتی تہی عہد تیمور شاہ درانی میں

سردار مہان سنگہ

رانجیت سنگہ نے سمت ۱۸۳۰ بکرمی مین جبکہ وہ بیاسی برس کا ہوا ملک کو اپنے قبضہ مین لایا اور سبب نہونے مستقل انتظام کے نواب محمد خان و حافظ احمد خان کی دستبرد ابتدا سے قبضہ ولایتہ ادہر بنیرا مین مقیم تہی اس علاقہ پر قبضہ کر لیا بعدہٗ مدت تک خود بخود مختار رہا ان مدت تک نواب کی حکومت مین رہا بعد فتح ملتان سکہون کے قبضہ مین آیا اور باقی پرگنہ میانوالی میں علیحدہ رہا تاوقتیکہ رنجیت سنگہ نے اپنی عہد مین بدعمل و غش انتظام کر دیا اور ان کی جانب سے لکپت رائی اور رگو بخش سنگہ و فتح سنگہ مان و دینا سنگہ و ہری سنگہ وغیرہ سرداران سکہہ حاکم ہوکر ملک مین آئے رہے اور بعض دیہات کلان مین قلعہ ہاے خام بطور گڑہی مرمت کرکے سکہا شاہی تہانے مقرر ہوئے اور معاملہ تا بقدر زمینی اور زیادنی داد کے وصول ہوتا رہا ابتدا مین سکہہ سرداران بمعرفت تعلقہ داران چہارم حصہ پیداوار سے معاملہ وصول کر لیا کرتے تہے جسمین سے جو تہا حصہ بوجہ انعام تعلقہ داران وغیرہ کو چہوڑ کر باقی جمع سرکار کا ہوتا تہا بعد ازان جب قلعہ بنائے گئے اور رنجیت سنگہ کے انتظام نے رونق پکڑی تب معرفت کاردار ان سکہہ فصل بفصل کنکوت کہڑی فصل کی ہوکر کل پیداوار سے دوسری چہارم حصہ سرکاری وصول کیا جاتا تہا اور اوس چہارم سرکاری کی پیداوار سے فیصدی پانچ من غلہ بطور چوترہ تعلقہ داران کو ملا کرتا تہا اور اکثر تو حصہ سرکاری کا غلہ بنرخ گران زمینداران کو محسوب دیکر نقد روپیہ اونسے وصول کر لیتے تہی یا غلہ جنس معینہ لیکر فروخت کیجاتی تہی۔ الغرض اوس ملک پر حکومت اوس عہد سے سکہان کی چلی آتی تا وقتیکہ سرکار انگریزی نے ۱۸۴۹ء کو ضبطی پنجاب کے ساتہ اس علاقہ کو بہی اپنی قلمرو سلطنت کی شامل کیا۔ اور شروع عملداری سرکار مین یہہ پرگنہ متعلق ضلع لیہ کے تہا جنوری ۱۸۶۱ء مین ضلع لیہ ٹوٹ کر بنون ضلع بنا اور یہہ پرگنہ بہی ضلع بنون کی شامل کیا گیا اور جمع اسکی بہ حیثیت اقسام وار تشخیص ہوکر مقرر ہوئی کل جمع مالگذاری بابت سال سمت ۱۹ ایک لاکہہ ... ہے اور کل رقبہ مزروعہ ایک لاکہہ ... ایکڑ علاوہ بنجر کے ہے اور رقبہ مزروعہ بحساب فی ایکڑ عہ ... پڑتا ہے اگرچہ ٹوٹا اس پرگنہ کی جمع سخت نہیں ہے مگر موضع فتح خان والہ اور ... حاجی شاہ والہ تعلقہ

موضع کی جمع خصوصاً سنگین ہے اور بسبب سختی کے قابل ترمیم ہے؛

اقسام اراضی

اس پرگنہ میں چاہی قلیل اور زمین سیلابہ و [illegible] دریائی سے بکثرت ہے اور علاوہ اسکے بارانی تالاب وغیرہ تین قسم کی ہے اول وہ جو نالہ جات کوہ کی جانب سے بوقت بارش خوب سیراب ہوتی ہے دوسرے بارشی پانی جو جھیل متعلقہ سے آکر سیراب کرتے تیسری خاص بارش سے دوئم اور اس زمین کی ذات [illegible] سے بارانی اراضی بہ قسم اول ہے اور دوم میانہ اور سوم ناقص ہے [illegible] زمینات [illegible] مقام مارشی ہے اگر ایک نہر دریا سندھ کی کاٹ کر [illegible] طرف [illegible] تو سوائے تھل پرگنہ میانوالی [illegible] تک لیہ اور بھکر وغیرہ علاقہ بارانی کو بہت [illegible] سیلابہ زمین کو سال بسال دریا سندھ برد برآمد کا بہت اثر ہوتا ہے اور سالانہ تشخیص کے وقت تحصیلدار پرگنہ کی طرف سے انصاف اور حاکم بالا کی جانب سے نگرانی ہوتی ہے؛

پیداوار اراضی زرعی

اس پرگنہ میں بفصل ربیع اکثر گندم اور قلیل جو اور بفصل خریف میں باجرہ اور کہیں کپاس بھی پیدا ہوتی ہے سیلابہ میں گندم اچھی ہوتی ہے اور [illegible] تھل میں موٹھ کا ایک قسم کا گھاس جسے [illegible] کاشت کیا جاتا ہے پیشہ کاشتکاری میں لوگ [illegible] کے محنتی ہیں خصوص قوم آوان اور جٹ اس کام میں زیادہ محنت کش اور ساعی ہیں؛

دیہات

اصلی اس پرگنہ میں بیاسی ہیں اور اراضیں داخلی چھوٹے چھوٹے گانو ایک سو میں اس حساب سے کل ایکسو بیاسی ہوئی جن میں سے ستارہ بڑے گانو بطور قصبہ کے ہیں خصوص زیادہ جمع والے موضع کنڈیان کہ جسکی جمع [illegible] ہے بصورت مالکیت دیہات ور رقبہ اور تعلقہ جات اور جمع و رقبہ تعلقہ وار اور تعداد خانجات بقید کاشتکار وغیرہ کاشتکار بابت کل پرگنہ نقشہ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا

فہرست متعلق حالات دیہات پرگنہ میانوالی تفصیل صورت ملکیت دیہات و تعداد خانجات
واراضی وجمع وغیرہ

○

فہرست متعلق حالات دیہات
پرگنہ میانوالی

○

نمبر شمار	نام تعلقہ	[illegible]	تعداد دیہات				تعداد خانجات			[illegible]	[illegible]	جمع [illegible]	[illegible]	کیفیت
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	میزان					
۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جو مالکان اصلی ہیں وہ مالکانہ مالکان اور دیتے ہیں منجملہ اس تعلقہ کے ایک موضع [illegible] محمد سرافراز خان بہادر رئیس [illegible] خیل کو تاحیات معاف ہے
۲	[illegible]	ایضاً	[illegible]	یک	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جو مالکان اصلی ہیں وہ مالکانہ مالکان اور نے سے لیتے ہیں
۳	[illegible]	ایضاً	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً منجملہ اس تعلقہ کے موضع مسان ملک مظفر خان رئیس کالا باغ کو باگیہ میں دوام کے معاف ہوا
۴	[illegible]	ایضاً	.	یک	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت بشرح نمبر ۱
۵	[illegible]	ایضاً	[illegible]	یک	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
۶	[illegible]	ایضاً	[illegible]	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
۷	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً اور منجملہ اس تعلقہ کے موضع [illegible] والد [illegible] محمد سرافراز خان بہادر رئیس عیسی خیل کو [illegible] تاحیات معاف ہے
۸	[illegible]	ایضاً	.	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت بشرح نمبر ۱
۹	[illegible]	ایضاً	.	یک	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
۱۰	[illegible]	ایضاً	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	

ذکر مزارعان

اس پرگنہ مین مزارعہ اقسام ذیل کے ہین اول کاشتکار بذریعہ بوٹہ ماری یہہ گروہ مالک ادنی
تصور ہوکر حق مالکانہ مجوزہ سرکار مالکان اعلی کو مختلف شرح سے دیتے ہین اور معاملہ سرکار بطور رابعہ
مالکان نقد ادا کرتے ہین دوم کاشتکاران موروثی یہہ لوگ حسب شرح مندرجہ کاغذات بندوبست
سراسری آٹھوان حصہ یا دسوان یا بارہوان یا چودہوان حصہ کل پیداوار سے بابت حق مالکانہ
مالک کو دیکر معاملہ خود ادا کرتے ہین سیوم مزارعان غیر موروثی جو تابع مرضی مالک ہین اونسے
سیوم حصہ یا نصف حصہ پیداوار مالک لیکر معاملہ سرکار خود مالک ادا کرتا ہی اور بعد از اطلاع مدے
وقت شروع سال آخر الذکر قسم کے مزارعان کی بیدخلی مالک کے اختیار مین ہی

قاعدہ تقسیم میراث

میراث غیر منقولہ وارثان نرینہ کے باہم دستار بند تقسیم ہوتی ہی عورات کو حصہ نہین ملتا اور یہہ
رواج غالب ہی؛

پیشہ و عادات سکنای پرگنہ

اغلب اور اکثر پیشہ کاشتکاری اور زمینداری رکھتے ہین اور زمیندار بیوپار غلہ وغیرہ بہی کرتے
ہین عادات مین سوائے چیدہ آدمیون کے شرارت اور دروغ بہت داخل ہی کل پرگنہ کے
دیہات مین دہڑ بمعنی جنبہ داری علیحدہ علیحدہ ہی اور بعض حسد دلون مین بہرا ہوا ہی دشمنی
اور عداوت باہمی جو محض بیفایدہ اور صرف حاسدانہ ہی اونسے لوگون کی درستی اطوار مین
بڑا خلل ڈال رکہا ہی عدالت مین پیچ کے ساتھہ مقدمات دایر کئے جاتے ہین اور چونکہ سرکاری انتظام
اونکی اور کسیطرح بغض نکالنی سے انتقام لیتا ہے اسواسطے بارجاع نالشات اپنی عداوتی سے بدلہ لینا چاہتے
ہین حکام موقعہ کی بیدار مغزی اور واقف کاری اس پرگنہ مین اونکی شر کو رفع کرتی ہی یہہ لوگ راشی
بہی بہت ہین اسواسطے وہانکی عملہ ماتحت کی نگرانی بہی لابد مطلوب ہی؛

خوراک و پوشاک

گرما مین گندم اور سرما مین باجرہ اکثر کہایا جاتا ہی پوشاک مردانہ سر کی یا اون کی دستار سفید چہوٹی اور اکثر کرتہ سفید اور پنجامہ ازار کی لنگ چادر سفید کی رکہتی ہین اور بعضی آدمی نیل سی سیاہ رنگ کر لیتی ہین زنانہ پوشش مین سر پر دوپٹہ یا سلاری اور پنجابی کورتی کی چولی یا انگی جو سینہ سی تنگ اور چست اور دامن سی فراخ مگر کوتاہ ہوتی ہی اور شلوار موٹی سوسی کی گہیرہ دار مگر پونچہ تنگ رکہتی ہین پوشش کی قطع اور وضع قابل تعریف نہین سوای بد وضع کے مردانہ پوشش کام کے وقت بہی ہارج ہے اکثر دیسی کپڑا مستعمل ہوتا ہی اور رکم لٹھہ خاصہ

وجہ تسمیہ میانوالی

واضح ہو کہ اصل مین اس پرگنہ کے علاقہ کو بباعث کنارہ دریا کچھی کہتی تہے تا ہنوز اکثر کچھی کے نام سی مشہور ہی مسمی میان علی فقیر ابن شیخ جلال جسکی اس ملک کے لوگ معتقد و مرید تہی اوسنی اپنا خانگی مکان بنایا جو مشہور بہ میانوالی ہوا اور موضع میانوالی متصل موضع بلوخیل کلان واقعہ ہی بسبب شہرت عام اور واقع ہونے مکان تحصیل وکچہری حاکم اس پرگنہ کا نام میانوالی سی نامزد ہوا در حقیقت میانوالی ایک موقع کا نام ہی باصطلاح زبان ملک علاقہ کو کچھی کہا جاتا ہی خاندان میاںان میانوالی کا ذکر اس کتاب کی دوسری موقع پر درج ہے ؛

رواج شادی

اہل اسلام مین معمولی ہی کچہہ خاص صورت علیحدہ نہین رکہتا اور اہل ہنود مین برخلاف دستور ہنودان علاقہ بنون و مروت و الیان دختر کی جانب سی برہمن یا پروہت ایک جنجو یعنے زنار و کیسر یعنے زعفران اور کچہہ مصری یا قند سیاہ لیکر بخانہ وارثان لڑکا جاتا ہی اور اشیاء مذکورہ پہونچا کر بوجہ شگن بجا خبری جو دہریان و برادری کرکے کیسر ہر ایک حاضران پر چہڑک کر واپس آتا ہی اور اسطرحکی بدہائی جب پہونچ جاوی تو عہد ناطہ کا پختہ ہو جاتا ہی

عبادتگاہ

اس پرگنہ مین کل دو سو بیس مسجد اور صومعہ جائی عبادت اہل اسلام ہی اور دو دہرم سالہ و ٹہاکردوارہ
کل تیس ہین عبادت کنندون کو چاہئے کہ بصفائی دل عبادت کرین اور اپنے افعال اور اطوار
کو قابل عبادت صادق کے درست کرین کیونکہ معبود حقیقی دلون کا مالک ہی ؕ

ذکر میلہ یا ہجوم

کوئی مشہور میلہ اس علاقہ مین نہین ہوتا مگر بماہ بیساکہہ بمقام ماڑی ناناگار جن کی جانب نسبت ہے
اور بایام نوراترات بمکان منسانا تہہ واقعہ پائی خیل اہل ہنود بطور میلہ کے جمع ہوتے ہین اور بجائے
میان نور محمد واقعہ موضع بہکڑہ بماہ جیٹ کچہہ میلہ زمینداران دیہات نواح کی طرف سے لگتا ہے
اور علاوہ اسکی تیوہار دسہرہ پر بمقام میانوالی اور کنڈیان و پیلان و موچہہ کچہہ ہجوم اہل ہنود
کا ہوتا ہی ؕ

باب پنجم متفرق حالات ضلع بنون

ذکر حکام و حکومت

واضح رہی کہ بہت پورانی وقت کی حکومت کا مفصل و صحیح حال نہین مل سکتا البتہ پورانی وقت کی منہدمہ عمارات سی جو سکہ مضروبہ عہد حکام ماضی ملی ہین اونسی حکومت اہل ہنود و اہل گریک یعنی یونان شاہان بکٹریا یا باختر کی صداقت بخوبی ہوتی ہی اور یہہ بات صاف ظاہر ہی کہ یہہ ضلع سوائی علاقہ میانوالی قدیم سی سلطنت افغانستان کی متعلق چلا آیا گو حکام افغانستان مین سی جنکی تاریخ پہلی حصہ کی دوسر باب مین درج ہی کسی نی اس ضلع کو مفتوح کیا اور کسی نی مشکل و تھوڑا علاقہ سمجھکر خیال نکیا حکومت کا مشرح حال صرف ایکسو ستر برس سی مل سکا جسکی تفصیل یہہ ہی کہ سنہ ۱۱۱۱ ہجری مین شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب شاہ دہلی نی جو باپ کی طرف سی صوبہ کابل کا تہا بمقام کابل زبانی محمد حسن مشیر اور بہرام ابن خوشحال خٹک صفت اور زرخیزی ملک بنون سنکر ارادہ سیر اور فتح اس ملک کا کیا کابل سی بہمراہی راجہ بشن سنگہ و محمد حسن ملک خوست اور علاقہ دوڑ کے راستی تنگہ توچی سی نکلکر بنون مین داخل ہوا اس دفعہ بباعث خرچ زر کثیر انعام و خلعت ملکان ہر قوم کچہہ مزاحمت یا مقابلہ بادشاہی لشکر سی راستہ پر یا اندر بنون کی نہوا بہادر شاہ نی بموجب حکم اورنگ زیب اس علاقہ کو مستقل حکومت کی نیچے رکہنی کے ارادہ پر متصل موضع جنڈ و خیل کنارہ کُرم سی شمال ایک قلعہ خام بنوایا جسکا نام شاہ کوٹ مشہور ہوا اب تک اوس قلعہ کی بنیاد کی علامت باقی ہی اس مقام پر خان زمان کٹی خیل لوہانی سی واسطی سلام کے حاضر ہوا اور شاہزادہ نی ایک ہاتہی اور گہوڑا معہ خلعت عطا کرکے رخصت کیا شروع موسم گرما مین جب بہادر شاہ نی کابل کی طرف واپسی کا ارادہ کیا تو حسب صلاح محمد حسن مصاحب کے اصالت خان گہکہڑ جو ضلع ہزارہ کی علاقہ پہکلی کا فوجدار تہا واسطی فوجداری ملک بنون طلب کیا اور اصالت خان پہکلی کے انتظام کو سواتیون کی ہاتہہ دی

ویران کرا کر حسب الامر شاہی بنون مین آیا اور شاہزادہ نے اصالت خان کو معہ کچھہ مختصر سپاہ
کے بدران تقویت سامان قلعہ داری علاقہ بنون مین چھوڑ کر براستہ دوڑ کابل کو واپس
ہوا تنگہ توچی کی درہ پر جو اوسوقت مشہور بہ تنگی حسن تہا قوم دوڑ اور الوس وزیری اور سکناء
خوست جمع ہوکر برسر مقابلہ اور سد راہ ہوئی تخفیف سی لڑائی مین بہ سبب تنگ راستہ اور پہاڑ ہونے
کے فوج شاہی کو بڑا خطرہ نقصان پیدا ہوا مگر آخر کو کچھہ روپیہ دیکر راستہ خلاص کرایا گیا تاہم
بھیر کی مزاحمت اور مال شاہی کی لوٹ تا بدسترس پہاڑی مخلوق علاقہ کابل مین داخل ہونے
تک کرتے گئے راجہ بشن سنگہ بنون مین مرگیا تہا بہادر شاہ بوقت واپسی علاقہ دوڑ مین بطور تہانہ
سید حسن نامی جو خاندان سادات بارا سے تہا مقرر کر گیا چند عرصہ کے بعد قوم بنوچی اور مروت نے
اتفاق کرکے اصالت خان حاکم بنون سے بغاوت کی اور اوسکو معہ ہمراہیان قلعہ مین محصور کرلیا
تہوڑے دنون تک وہ لڑتا رہا مگر آخر کمک سے مایوس ہوکر بعد حاصل کرنے امان کی قلعہ خالی کردیا
اور ملکان مروت کی ہمراہی مین درہ تنگ علاقہ عیسی خیل کے راستہ معظم نگر پرگنہ میانوالی کو چلا گیا
ملکان مروت بطور بدرقہ درہ تنگ اپنی حد تک گئی اس سرکشی کی خبر ۱۱۲۱ ہجری کو مقام جلال آباد
بہادر شاہ کو پہونچی تب اوسنے اصالت خان کو حکم بہیجا کہ بانتظار آنے کمک کی درہ تنگ کے قلعہ مین
جو عیسی خیل اور مروت کی حد پر تہا قیام کرے اور میر ابراہیم اور مفاخر خان فوجدار بنگش کو
فرمان پہونچا کہ بہ ہمراہی محمد افضل خان خٹک بلند خیل کے راستہ بنون مین جاکر سرکشی کا انتظام
کرے اور اصالت خان کو قلعہ درہ تنگ سے واپس لاکر بنون مین پہونچاوے مگر فوجدار بنگش کی
سپاہ کو سال تک کی تنخواہ بہی نہین وصول ہوئی تہی ایسی بیدل سپاہ سے کیا ہوسکتا تہا جب
یہہ فوج بلند خیل مین پہونچی تو سید حسن حاکم دوڑ سے خبر ملی کہ مین بہی محصور ہون احتیاط سے آنا اور
جو دو سوار بہ پیغام شاہی بنون کو واسطے فہمائش طاعت بہیجے گئے وہ بی نیل مراد واپس آکر شدت سی
حال سرکشی رعایا بنون و مروت ظاہر کیا اور بلند خیل سے جو نالہ کرم کے کنارہ بنون کو راستہ
پہاڑون سے آتا تہا اس راستہ کو قوم وزیر نے روک لیا اور بہادر شاہ کا حکم اس فوج کو پہونچا

کہ تم خود بندوبست کرو اور فوج یاز نہین بہیجی جاویگی سو بدون ان دو چیزکے امر مقصوده حاصل نہین ہوسکتا تہا لاچار فوج متعینہ کمک ٹل بلند خیل سی متفرق ہوگئی دوسرے سال بہادر شاہ نے پشاور سی کوہاٹ کی راستے آکر علاقہ زیڑان کوہ سفید کی جنوبی درہ مین موسم گرما گذارا اور ایک راستہ لڑمان اور زیران سی گنڈ تک کیطرف بنانی کا ارادہ کیا مگر پورا نہوسکا شروع خزان مین بسر کردگی علی رضا برادر محمد حسن و مباز رخان گہکہڑ جو امیدوار حکومت ذانگلی جائی ریاست گہکہڑان واقع ضلع راولپنڈی کا تہا ایک فوج براستہ بلند خیل روانہ کی جب یہہ فوج بلند خیل سی آگی کرم کے راستہ بنون کی طرف روانہ ہوئی تب قوم وزیر نے راستہ پکڑکر سخت لڑائی کری فوج متعینہ کو شکست ہوئی اکثر خیمہ اور مال اسباب چہوڑکر بلند خیل کو واپس ہوئی اور لشکر کے سرداروں نے نادانی اور بیرحمی سی چند ملکان وزیر بقول صلح و آغنی طلب کرکے قتل کردئی اس نازیبا عہد شکنی سی سب قوم وزیر متفق دشمن ہوگئی اور لشکر کرکے بلند خیل پر چڑہ آئی وہان سی علی رضا خان ہٹ کر درسمند کو چلا گیا یہہ خبر بہادر شاہ نے سنکر فوجکو واپس بولا لیا اور سرداران لشکر کو اپنی حضور مین واقعی تنبیہ کری اور خود بہمراہی ناصر خان اول ملک خوست کی راستی علاقہ دوڑ مین آیا داوڑ کے سر پر قوم وزیری اور فرقہ دوڑ نے راستہ روکا ہوا تہا مگر ناصر خان کی واقف کاری اور ہوشیاری سی بدون لڑائی بطور صلح راستہ خالی کراکی بہادر شاہ بنون مین پہونچا بعضی لوگ مفرور ہوگئے اور اکثر مطیع ہوئے الا بہادر شاہ بدون زیادہ توقف کی مروت اور عیسی خیل کی راستے کالہ باغ کو چلا گیا ۱۱۴۱ سنہ ہجری مین کالہ باغ مین داخل ہوا اور چند ماہ وہان قیام رکہا علاقہ دانگلی کی سلطانی اصالت خان سی تغیر کرکے اس شرط سی مبارز خان گہکہڑ کو عطا کرے کہ بنون کی فوجداری کا ذمہ وار ہوا اوسنے عرض لیا کہ اب مین جاکر علاقہ پٹہوار واقعہ ضلع راولپنڈی کا بندوبست کرکے بوقت کوچ شاہزادہ پہونچکر بنون مین رہونگا بہادر شاہ کالہ باغ سی روانہ ہوکر براستہ عیسی خیل لکی مروت مین آیا اور مروت کی لوگون سی کچہہ معاملہ جسکی تعداد صحیح نہین معلوم ہوتی وصول کرکے اور ناصر خان کو قلعہ بنون مین چہوڑکر شاہزادہ دوڑ اور خوست کی راستی غزنین ہوکر کابل کو گیا الا درہ شواک پر دو ماہ بسبب

بندش راستہ اور مزاحمت مخلوق کو بہی روکا رہا بنون مین ناصر خان نی ایک لاکہہ روپیہ تحصیل
مقرر کرکے وصول کرنا شروع کیا قریب چالیس ہزار کے وصول ہو چکا تہا کہ ناصر خان دوڑ کے
راستی چلا گیا جو سوار تحصیل معاملہ پر مقرر تہی وہ بہی ناصر خان کے پیچہے چلے گئے محمد افضل خان خٹک جو
قلعہ بنون مین شاہزادہ کی حکم سی ناصر خان کی ساتہہ رہتا تہا لاچار قلعہ چہوڑ کر بمقام لتمر چلا گیا اور
میاز رخان گہیکہڑ کو جو کالاباغ اور میانوالی کی علاقہ مین تہا واسطی چلا آنی بنون کے لکہہ بہیجا مگر
اوسنی اپنے آنے سی صاف انکار کیا اور اس باعث سی رعایا بنون و مروت پہر خود سر ہو گئی اور
اور ایسا حال رہا کہ جب کبہی فوج حاکم کی اس راستی آیا تو جو لوگ معزور رہی سی رکہنی اونسی کچہہ معاملہ کے نام وصول کر دیا گیا

تا وقتیکہ نادر شاہ ایرانی

کی فوج ۱۱۵۰ ہجری مین بڑی زور شور سی اس ملک مین آئی گرچہ یورش ہند کیوقت خیبر کے
راستی نادر شاہ گیا تہا الا مشہور ہی کہ ایک دفعہ بنون مین بذات خود معہ بیشمار لشکر کے دوڑ کے راستے
آیا تمام وردی سیاہ اور خیمہ و خرگاہ سرخ رنگ کی تہی بنون کی علاقہ سی موضع توزکئی علاقہ سورانی
اور موضع کرڑی تہتہ بینی و موضع دلی خیل تہہ منڈان کی لوگون نی سامیسان لشکر نادری کی کچہہ مزاحمت
کی تہی اس خفیف گناہ پر اوس ظالم بادشاہ نی ہر سہ دیہات مذکورہ بالا مین فوج نی جا کر قتل عام کا حکم دیا
اور بیگناہ مخلوق کو قتل کرایا اوس قتل مین قوم انڈی سی جو قریب ایکہزار آدمی تہا صرف دو کس زندہ
بچ رہی اور [illegible] خیل اکثر مفرور ہو کر علاقہ بنگش کو چلے گئے بعد نادر کے جب

احمد شاہ ابدالی

تخت نشین افغانستان ہوا تو ۱۱۶۳ مین سردار جہان خان سپہ سالار ملک دوڑ کے راستہ بنون
مین آیا ظلم نادری نی رعایا بنون کو اسقدر ناچار اور ہراسان کر دیا تہا کہ بدون مقابلہ اطاعت قبول
کرکے زر مقررہ فلانک ادا کر دیا اور جہان خان درانی نے مسمات بی بی دختر شاہ بزرگ ملک بازار احمد خان
سی شادی کر لی اور علاقہ دوڑ سی بہی بارہ ہزار نانک وصول ہوا دو دفعہ یعنی ۱۱۶۶ و ۱۱۷۰ ہجری مین
بذات خود احمد شاہ بنون کے راستی آیا اوسکی سلطنت مین کچہہ شر و فساد بہ ملک بنون نہین ہوا۔

تیمور شاہ

اپنی سلطنت کی عہد مین ۱۱۸۶ہجری مین بنون کی راستہ کالا باغ تک گیا اور اوسکی بعد بہی چند دفعہ آیا اکثر علما سادات کی پاس بابت معافی بیگار و تکالیف سورسات سندات تیمور شاہی علاقہ بنون مین موجود مین اسکی عہد مین پائندہ خان بارکزئی جسکا خطاب سرافراز خان تہا ۱۱۹۵ھ مین بنون کا حاکم ہوکر آیا بعد وصولی قلنگ واپس چلا گیا تیمور شاہی مین بھی کچہہ فساد عام ہونے نہین پایا

شاہ زمان

اپنی تیمور شاہ کی عہد مین کئی سردار درانی اس علاقہ مین آتے رہی اور قلنگ کے نام پر جو کچہہ وصول ہوسکا لیکر واپس چلے گئے فتح خان بارکزئی ۱۲۱۶ھ ہجری مین درسمندا و ربلند خیل کی راستہ بنون کو آیا قوم درسمند سی اوسکی سخت لڑائی ہوئی بعد فتح کے درسمند تاراج کئی گئے اور جو سپاہی فوج درانی کے اوس لڑائی مین زخمی ہوئی بنون مین لاکر فتح خان نے ملکان بنون مین تقسیم کرکے اچہا ہوسنے تک واسطے پرورش کے سپرد کر گیا اور خود تیس ہزار قلنگ وصول کرکے پنجاب کیطرف گیا بوقت واپسی زخمی سپاہی جو اچہی ہو گئے تہے ہمراہ لیکر کابل کو چلا گیا اوسکی بعد خان ترکی حاکم ہوکر آیا اوسکے وقت مین تنکرار ایک عورت مسمات بی بی قوم میتا خیل کی جسپر مسمی دیوانہ قوم موسکی سورانی عاشق ہوگیا تہا میتا خیل کے موضع پر حاکم مذکور نے رشوت لیکر یورش کری اکثر سکناء میتا خیل لوٹی مارے گئے اس تنک پر مسمی خانان قوم مَیرِی نے بہمراہی اپنی قوم اور گوندی کے لشکر درانی پر حملہ کیا اور شکست فاش دیکر کامیاب ہوا اور فوج درانی واپس چلی گئی عبد الرحیم خان غلجائی کے بعد پردل خان بارکزئی ۱۲۲۴ھ ہجری مین گورنر بنون ہوکر آیا اور اوسنی موضع سلیمہ کو فتح کیا اور مسمی سلیمہ ملک کا بدردی کی ساتہہ پیٹ چاک کرکے اوسکی نعش کو درخت شیشم سی لٹکوا دیا دلاسہ خان کے وقت قوم مَیرِی سی لڑائی ہوئی مگر حاکم نے فتح پائی میاندا د جب حاکم ہوکر آیا تو اوسنی سین خان مغل خیل کو بازید خان مَیرِی سی قتل کرایا اور اس معاملہ مین رشوت کہا کر دین و دنیا مین رسوا ہوا بعد نابینا کرنے شاہ زمان کے

محمود شاه

بهی همراهی فتح خان وزیر سنه ۱۲۲۶ هجری کو اس علاقه مین آیا تها اور سردار محمد عظیم خان برادر دوست محمد
خان و شیر دل خان وغیره کئی حاکم آتی رهی سب سی آخری دفعه سنه ۱۲۳۶ هجری کو یار محمد خان بارکزئی حکام
درانی مین سی واسطی وصول تلنگ آیا اور کوهاٹ کی راستی پشاور کو چلا گیا اوسکی بعد جسکو آجتک
بیتالیس برس هوئی سلطنت افغانستان کی حکومت جو آخری وقت برائی نام رهگئی تهی ضلع هذا سی
اوٹهه گئی واضح هو که اس عرصه مین بعهد سلطنت درانی کوئی مستقل حاکم همیشه کیواسطی یهان مین نهیر
رها اگرچه احمد شاه اور تیمور شاه تک کچهه عام بی انتظامی نهین تهی مگر شاه زمان سی لیکر پیچهی خانگی
فسادون نی ایسا ضعیف اثر افغانستان کی سلطنت مین پیدا کیا که اکثر رعایا خودسر هوتی گئی-
حالات مندرجه بالا سی معلوم هوگا که حکام درانی کو کچهه رعایا کی آرام اور انصاف سی سروکار نهین
تها جسقدر هوسکا تلنگ وصول کیا اور چلدیا اور جب لشکر یهان مین داخل هوتا تها تو علاقه
مین لوٹ پڑجاتی تهی جس کا نوسکے لوگ مفرور هوگئی اونکی زراعات لشکر درانی اپنی گهوڑون سی
چرادیتی تهی اور وصولی تلنگ سی بری هو جاتا تها جب محمد عظیم خان برادر دوست محمد خان سنه ۱۲۳۱
مین اس ملک کو آیا تو اوسنی اپنی لشکر کو حکم دیا که تمکو تنخواه نا قیام یهان نهین ملیگی جو کچهه مال غارت سی
حاصل کرسکو وهی تنخواه سمجهو اس احمقانه حکم سے اکثر دیهات لوٹ گئی اور مال مویشی موضع هرمایر
کی بهی لوٹ مین آئی تهی جسکی چهوڑانی کے واسطی ایک اخوند درانی کچهه روپیه لیکر اور ایک لونگی
لمزاور دوسری سر پر بانده کر عسکر کی طرف آیا جب اردو مین داخل هوا تو ایک شخص مفلس قوم
کچهی زئی کو سپاهیان نی پکڑا هوا تها اور اوس سی کچهه حاصل نهین هوسکتا تها سپاهیان نی اوس سی
کها که کسی پر تو کچهه اپنا دعوی کر جب اخوند بڑی کر و فر سی جاتا دیکها تو اوس مفلس کچی زئی نے اپنی
جان چهوڑانی کے واسطی کهدیا که اس اخوند نے خربوزه کے کهیت مین میرا باپ قتل کیا تها ایسی
ناحق تهمت پر طمع اور لالچ سی سپاهیان مذکور نے اخوند جی کو پکڑ لیا اور اوس مفلس کو رها کیا اخوند
کا عمامه مع کمربند اوتار لیا گیا اور روپیه موجوده چهین کر اوسکو بامید زیاده وصولی قید کیا گیا شب کو

بیچارہ اخوند موقع پاکر لونڈی کیطرح برہنہ سر لئے ہوئی بہاگتا گرتا گاؤن مین پہونچا اور لاچار صبر کیا بین خیال کرنا چاہئی کہ جب سپاہ درانی کو اپنی ہم دین علماؤن کی ساتہہ یہہ سلوک تہا تو دیگر بیچارہ رعیت کا اس سی ابتر حال ہوگا اور حقیقت مین اسیطرحکی زیادتیان اور ظلم باعث سرکشی اور بغاوت رعایا کی ہوتی تہی اسطرف تو یہہ حال تہا اور دوسری جانب علاقہ مروت مین بسبب بی اتفاقی ابیذرخان عیسک خیل اور نواز خان بیگو خیل ہر دو افسران گوندی مختلف حسب استدعای نواز خان بیگو خیل سنہ ۱۲۴۶ ہجری کو

نواب حافظ احمد خان

بعد نواب محمد سرافراز خان دیرہ والے نے دیوان مانک رای اپنی دلاور اہلکار کو معہ شیر محمد خان ایک فوج کے ساتہہ علاقہ مروت مین بہیجا ابیذرخان اپنی گوندے کا لشکر لیکر سد راہ ہوا دررہ تنگ سی مغرب کسی موسوم جہکڑے والی پر باہم فوج نواب دیرہ اور مروتان کی لڑائی ہوئی مروت لوگ شکست کہاکر قریب ایکسو ساٹہہ آدمی کے مارا گیا اور علاقہ مروت اہلکاران نواب نے مفتوح کرکے بصلاح ملکان کلان چالیس ہزار روپیہ معاملہ سالانہ وصول کرنا شروع کیا اور دیوان مانک رای جو اپنی آقا کا خیر خواہ تہا بعد فتح مروت بارادہ لینی علاقہ بنون کے اسطرف آیا بمقام خوجڑی لڑائی ہوئی دیوان مانک رای شکست کہاکر مروت کو چلا گیا اس ہنگامہ سی بعد تین سال تک بنوچی آزاد رہے

ریاست سکہان

تاوقتیکہ سنہ ۱۲۴۹ ہجری مطابق سمنت ۱۸۹۰ بکرمی ماہ منگہر مین رنجیت سنگہ والی لاہور نے بہمراہی ایک جرار لشکر کے گذر عیسی خیل سی دریا سند کو عبور کرکے بدون لڑائی یا مقابلہ اس ضلع کی ہر سہ پرگنہ مغربیہ کو شامل ملک پنجاب کر لیا اس ضلع کو شمولیت صوبہ پنجاب سی آجتک اکتالیس برس ہوی خود رنجیت سنگہ عیسی خیل اور لکی ہوکر بمقام حاجی وسنے یعنی درختان حاجی جو لکی سی تین میل اوری بنون کی سڑک پر کنارہ جنوبی کرم کے واقع ہین فروکش ہوا اور کنور شیر سنگہ معہ کچہہ فوج کے بنون مین آیا اور ایک لاکہہ روپیہ کی نام پر جسقدر معاملہ وصول ہوسکا لیکر واپس چلا گیا اس پہلی دفعہ کی وصول مین بنوچیون نی ملمع کرکے قلب زیور اور سکہ اور بہایم کم قیمت زیادہ بیع پر داخل کئی اور جب وہ حظوظ

ہو گئے تو بنوچیون مین مشہور ہو گیا کہ حکام سکہ زر و سیم اور تانبا اور قلعی برابر سمجھتے مین اِس
باعث سی یہہ حکومت جدید کچہہ سخت یا ناگوار نہ معلوم ہوئی دوسرے دفعہ سمت ۱۸۰۲ بکرم مین کنور
کہڑک سنگہ بہمراہی فتح سنگہ اس ملک مین آئے اور جہان اب قلعہ دلیپ گڈہ ہے اس موقع پر دیرہ
کیا دلاسہ خان ملک تپہ داؤد شاہ باغی ہوکر مستعد پیکار رہا اور اکثر بنوچی جہاد سمجھکر سکہون کے
ساتہہ متصل موضع گل حسن مندی نبرد آزما ہوئے غازیونکو شکست ہوئی اور دلاسہ خان بہاگ کر
دوڑ کو چلا گیا اس دفعہ قلب زیور و سکہ نہ چل سکا تیسری دفعہ سمت ۱۸۰۵ مین پہر کنور کہڑک و فتح سنگ
مان بنون مین آیا اور تحصیل معاملہ شروع کی مگر بدون کل وصول کی بباعث فوج کشی پشاور روانہ
چلے گئے چوتہی دفعہ تاراچند کاردار سمت ۱۸۹۱ بکرمے کو اس ملک مین آیا اول علاقہ مروت مین رعایا
کو لوٹ مار سی خراب کیا اور پہر بنون مین آکر بمقام اکرہ متصل موضع ککی برت خیمہ زن ہوا جہان
اوسکو خبر ملی کہ دلاسہ خان ملک داؤد شاہ باغی ہو گیا ہے اکرہ سی کوچ کرکے بمقام ممش خیل فرو کش
ہوا دوسری صبح اوٹہکر دلاسہ خان کی گانو پر حملہ کیا اور توپ ہا زیر درخت پیپل موجودہ حال لگا
گانو کی گہڑہی کو مسمار کرنا شروع کیا جتنی جگہہ کو ضرب توپ منہدم کرتے تہے فوراً محصور لوگ درختہائے
بیر وغیرہ کاٹ کر اوس جگہہ کو روک لیتے تہے آخر غازیون مین سی چند نشانہ باز توپچی مصلحت کرکی
واسطے ہلاکت گولہ اندازان توپ متعین کئے گئے تہوڑی دیر کے بعد اکثر گولہ اندازان کی مارے جانے سی
توپ ہا بیکار کردی گئین اوسوقت سوار و پیدل سپاہ سکہہ نے گانو پر یورش کری مگر غازیان محصور
نے زد ضرب بندوق سی فوج حملہ آور کا مونہہ پہیر دیا ایک ساعت کی بعد تمام فوج سکہہ نے پیدل ہوکر
پہر حملہ کیا اور گانونکے دیوار تک پہونچی اور نوبت شمشیر زنی آگئی مگر چار گروہ بنوچیان جو نہایت
نشانہ باز اور موقعہ کی جگہہ بیٹہی تہے اونکی ہدف زنی اور عام بندوقون کی زد سی فوج سکہہ بہت
نقصان اوٹہاکر پیچہے کو ہٹی اور اپنی معسکر مین پہونچکر چارونطرف فرودگاہ کے خندق احتیاطاً کہدوائے
اور بعد آرام بیس روز کے دیرہ طرف پنجاب روانہ کرکے جریدہ فوج سی تاراچند نے سہ بارہ دلاسہ
کے گانو پر حملہ کیا مگر خالصہ جی کی فوج نے پنجاب کے کوچ کی خوشی پر ایک روز کے واسطے مرنا مارنا منظور نہ کیا

خفیف سی جہیڑ چہاڑ کے بعد مونہہ پہیر کر اپنی دیرہ سی آ ملے اور جو کچہہ تپہ عیسک و منڈان و تپی سے وصول
ہو چکا تہا وہ لیکر تاراچند لاہور کو چلا گیا واضح ہو کہ ہزیمت تاراچند اور یہہ لڑائی صرف دلاسہ خان
کی جانب سی نہین تہی بلکہ اکثر ملکان بنون جیسا کہ دکس خان وغیرہ جو دنکو تاراچند کی صلاح کار اور
ہمنشین ہوتے تہے رات کو سب حال سی دلاسہ کو آگاہ کرکے ہر طرح کی مدد پہونچاتے تہے اور اپنی تپہ جات
سی غازی لوگ واسطے کمک کی دلاسہ کی پاس بہیجتی تہے اگر اسطرح کی رازداری اور کل بنون سی کمک
دلاسہ کو نہ پہونچتی تو اوسکو ایسی مقابلہ کا مقدور اور کامیابی کیونکر حاصل ہوتی سکہون کی لڑائیون
مین سی تاراچند کا جنگ اس ملک مین زیادہ مشہور ہی جب تاراچند لاہور مین پہونچا تو اوسنے
رنجیت سنگہ کو سب ملکان بنون کا باغی ہونا بیان کیا تب پیشگاہ رنجیت سنگہ والی پنجاب سی ایک پروانہ
بنام ملکان بنون اس مضمون سی جاری ہوا کہ جو کوئی خیر خواہ سرکار ہی بمقام لاہور واسطے سلام کے
حاضر ہووی اور جو نہین حاضر ہوگا تو بطور دشمن اوسکا تدارک کیا جاویگا یہہ حکم پاکر بخوف اقبال
روز افزون رنجیت سنگہ کے ملکان ذیل ملک دکس خان تپہ عیسک و ملک نظم خان تپہ دہرماخیل ملک میر
سوس خان و شیرزہ خان تپہ منڈان و جعفر خان و جنگی خان ملکان تپہ تپی و اور میگہا ہندو وکیل دلاسہ خان
لاہور کو روانہ ہوئے بمقام امرتسر رام باغ کی کچہری مین ان کو بار حاصل ہوا تہا راجہ رنجیت سنگہ
نے انسی باعث بغاوت دلاسہ خان اور مقابلہ بہمراہی تاراچند دریافت کیا اسکی جواب مین سب ملکان
کی جانب سی دکس خان نی اس مضمون سی عرض کری کہ صاحبا سبب اس فساد کا سخت گیری

وصول قلنگ ہی کیونکہ ابتدا مین جب بادشاہ آیا تو بارہ ہزار قلنگ بنون اور بارہ ہزار دوڑ پر لگایا پیچہے
حکام درانی نی دوڑ کو چہوڑ کر بنون پر تیس ہزار مقرر کیا اور جب خالصہ سرکار یعنی رنجیت سنگہ اور کنور کہڑک سنگہ اور فتح سنگہ
ایک لاکہہ کی تحصیل مقرر کری تہی تو اوسکا باعث یہہ تہا کہ قلنگ کی فراریان اس تعداد سی زیادہ مجرا کیا
جاتا تہا اور چونکہ ہر تپہ مین فراری اسقدر ہوتے تہے کہ بعد مجرائی معافیہ عذرداران و انعام ملکان خالص آمدنی
تیس ہزار سی زیادہ نہین ہوتی تہی اب تاراچند نی تعداد بہی ایک لاکہہ مقرر کری و قلنگ کی عذرداران
جبرانہ و کی غیر عذرداران سے طلب کیا باوجود اس سختی کی ہم مین سے کسی نی سرتابی نہ کری الا فقط دلاسہ خان نی کہ جو دہمن کو [illegible]

رہتا سے سوائی اونکی ہم بنوچیان کا یہہ خیال تہا کہ بعد ادائی معاملہ تارا چند کے سخت طلبی کی شکایت
سرکار مین کرینگی تب کلامہ رنجیت سنگہ یہہ معقول عرض سنکر خوش ہوا اور تارا چند کو ملامت کیہ
اور مالکان مذکور کو خلعت دیکر اس ارشاد کے ساتہہ رخصت کیا کہ ایک وکیل سرکاری تمہارے ساتہہ
جاویگا مبلغ تیس ہزار ٣٠٠٠٠ معاملہ سال بسال وصول کرکے بہیجدیا کرو فوج بنون مین نہین بہیجی جاویگی
جس سے تمکو نقصان پہونچتا ہے اس سے شاید رنجیت سنگہ کی یہہ مراد تہی کہ بی دردسر اور نقصان فوج
وخرچ لشکرکشی زرمعینہ کو وصول ہوتے رہنیسے کفایت خرچ اور رفع تکلیف ہوگی مگر بنوچی ایسے صراف کہان
تہے جو عاقبت اندیشی کرکے اس حکم کی تعمیل کرتے درحقیقت اوسوقت کی آزاد طبعی اور حالات موجودہ
سے بدون فوج وصولی معاملہ غیرممکن تہی وکیل سرکار لاہور ملکان کے ساتہہ عیسی خیل تک آیا اور وہان
بانتظار پہونچنے زرمعاملہ قبولہ ملکان معطل تہا اب یہہ ملک لوگ بنون مین آئی تو ملکان خوردکو فہمایش
کری کہ یہہ قلیل معاملہ بطور خود وصول کرکے جمع کرو کہ عیسی خیل مین وکیل مذکور کے پاس پہونچا کر دیئم
ہوویں مگر کسی نے تعمیل نہ کری اور بدون فوج اور خطرہ ظاہری وصولی معاملہ نہو سکی وکیل مذکے
تہیدست واپس جانے پر سمت ١٨٩٢ بکرم مین

کنور نونہال سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ

اس علاقہ مین آئی اور راجہ سوچیت سنگہ کا ظلم اس علاقہ بنون مین ابتک لوگون کو یاد ہے دلاسہ خان
اس سے بہی باغی ہوا سوچیت سنگہ نے موضع دلاسہ کو محاصرہ کرلیا اور ایسی ڈہب سے آہستہ اور نرم لڑائی
شروع کری کہ غازیان جو تیہ جات دیگر سے واسطے کمک کے آئی تہے خرچ سے تنگ آئی اور سمجہا کہ یہہ معاملہ بہت
طول ہے اس باعث سے شب کو سب لوگ فراری ہوگئے اور سوچیت سنگہ اس حکمت سے کامیاب ہوا
اس شخص مین مذہبی تعصب بہت تہا موضع الہداد تپہ مندو خیل مین کسی شخص نے گوسالہ ذبح کیا تہا
یہہ خبر پاکر فوج کو حکم دیا کہ اوس گانوکے سب لوگون کو قتل کردو چنانچہ قتل عام اور غارت کیا گیا اور
جو بچے اونکی ہاتہہ اور ناک کاٹ دیئے گئے چند سائیسان توپخانہ وزیران احمدزئی نے قتل کیا تہا اوسپر
شباشب فوج کا کوچ کراکر دامن کوہ اور تہل مین جو وزیر ملا قتل کیا گیا تا حدیکہ موضع لتمر نے غارت

لیکے اوسی روز فوج دوپہر کو واپس آئی پہر موسی خان سلیمہ خیل کے کہنے پر اسد خان حسن خیل
سکنہ بڈہ خیل سی اٹھارہ ہزار روپیہ بطور چٹی یعنی جرمانہ وصول کیا اور اسد خان نی یہہ تمام روپیہ
اپنی غلہ جوار گندم کے فروخت سی حاصل کیا اور فوج سکھی واپس چلے گئے سمت ۱۸۹۵ مین پہر کنور
نونہال سنگہ اور فتح سنگہ اس علاقہ مین آکر کوٹکی داراب خان کی متصل ڈیرہ کیا اگرچہ معاملہ
وصول ہوا مگر فتح سنگہ نے سپین گوندی کی رعایت سی دلس خان افسر تور گوندی کو دشمن بنایا بعد
واپسی انکی تیسرے سال سمت ۱۸۹۷ مین پہر راجہ سوچیت سنگہ لشکر لیکر بنون مین آیا اور وصولی روپیہ مین
بہت سخت گیری کری یہان تک کہ بنون کی لوگ حصول زر کے معاملہ مین اوسکو نہایت حکمتی اور
طامع بتلاتی ہین ابہی وہ بنون مین تہا کہ دلس خان ملک کلان مرگیا اور راجہ سوچیت سنگہ نے
ایکہزار نذرانہ لیکر میر عالم خان فرزند دلس خان متوفی کو دستار بند ہوائی آٹھوین دفعہ
کنڈا سنگہ اور فتح خان ٹوانہ سمت ۱۸۹۸ مین آئی فتح خان ٹوانہ کی سختی تلنگ کا ابتک اثر چلا جاتا ہے
فتح خان نی باعانت نواز خان بکو خیل بمقام لکی قلعہ خام بہ کنارہ شمالی رود کمبیلہ تعمیر کرایا اور
اوسمین صاحب خان ٹوانہ اپنی رشتہ دار کو قلعہ دار بنایا بعدش سمت ۱۹۰۱ بکرم مین جرنیل گوربت سنگہ
بہمراہی دیوان دولت رائے اس علاقہ مین آیا اوسنی بہی وصولی معاملہ مین یہان تک
بی اعتدالی کری کہ اکثر املاک اوسوقت بذریعہ ادائی تلنگ منتقل ہوگئی جیسا کہ موضع طوطا معہ
زمینات متعلقہ نظم خان دہرما خیل کو اور موضع تیل بلباز خان کو اور موضع حسن خیل جعفر خان
مغل خیل کے ہاتہہ آیا اور بایزید خان نی سبب تمام نہادن تلنگ قوم جاوزنی کی اکثر زمینات دبالی
بنون مین تو یہہ حال تہا اور پرگنہ عیسی خیل و مروت بعد فتح خان کی دیوان لکہی مل دتفویض
ہو گئی لکہی مل نے اپنی طرف سے فوجدار خان علی زئی کو قلعہ مروت مین حاکم مقرر کیا فوجدار خان
کی گوندہ دارے نواز خان بلوخیل افسر پایہ گوند سے ہوگئی بدین باعث دوسرے گوندے
کے لوگون نی بغاوت کرکے قلعہ کو محاصرہ کرلیا مگر دیوان دولت رائے فرزند لکہی مل دفوج خوانین
جاگیردار ٹانک کی پہونچ جانے سے اہل بلوہ معذور ہوئے اور فوجدار خان کی جگہہ نظام خان خود کہ

کاردار مروت مقرر ہوا اور وہ برخلاف فوجدار خان کے دوسرے گوندے کا معاون ہوگیا جس
سبب سے نواز خان و عبدالصمد خان بیگو خیل افسران گوندے اول نے اکثر قوم مروت کو تحریک
کرکے قلعہ کا محاصرہ کرا لیا مگر غلام حسن خان علی زئی و حیات اللہ خان سدوزئی جاگیرداران
ٹانک معہ دو سو سوار کے پہونچگئے جنکے آنے سے سرکش منتشر ہوگئے اور خوانین عیسی خیل کو لکھی مل کی علاقہ سے
جلاوطن کردیا حالات مندرجہ بالا سے معلوم ہوگا کہ سکھا شاہی انتظام کیسا ناقص اور باعث تباہی
رعایا تھا اوس انتظام کے اپنی ظالمانہ اصول رعایا کو بغاوت کی طرف راہ بتلاتے تھے کوئی
آئین نہین تھی ہر اہلکار اپنی مرضی پر جو چاہے سو کرتا تھا بلکہ سپاہیان اور رسائیسان فوج خودمختار
تھے اور رعایا کا مال جبراً لوٹ لینا اونکو مباح تھا جہانتک کہ ظلم اور بدعت انسان سے بہ رہنمائی
شیطان ہوسکتی ہے وہ سب فوج متعینہ سکھہ پورہ کرتی تھی قتل خاص تو اونکے نزدیک ادنی بات تھی
قتل عام اور غارت و جلا دینے دیہات کا اختیار ایک ایک چھوٹے چھوٹے اہلکاران اور افسران
کے ہاتھہ مین تھا جس حالت مین کہ اس سب ظلم کی داد رعایا کو کہین سے نہین ملتی تھی تب لاچار
اونکو واسطے سوائے بغاوت اور مفرور ہوکر مال و جان بچانے کی اور کوئی سبیل نہ تھی جبکہ خالق
واحد کو منظور ہوا کہ اپنی مخلوق کو اس سخت ظلم سے چھوڑاوے تب بعد جنگہائے ۱۸۴۶ء کو جیسا کہ پہلے
حصہ مین لکھا گیا ہے پنجاب مین سر ہنری لارنس صاحب رزیڈنٹ مقرر ہوئے اور صاحب
ممدوح نے انصاف کی بنیاد پنجاب مین ڈالی گو اوسوقت ریاست سکھان اپنی تھی اور دلیپ سنگھ
ابن رنجیت سنگھ والی پنجاب تھا مگر اہالیان دربار لاہور کو منصفانہ صلاح دینے سے سر ہنری
لارنس صاحب نے بہت کچھہ امن اور آرام ملک مین پیدا کیا اوسی عہد مین جب سمت ۱۹۰۴ مطابق ۱۸۴۷ء
کو واسطے وصولی معاملہ بنون فوج سکھان تیار ہوئی تب اونکو ظلم سے روکنے اور نگرانی منصفانہ
کے واسطے ایک صاحب انگریز اسسٹنٹ رزیڈنٹ اوس فوج کے ہمراہ جانا تجویز ہوا پہلے جان نکلسن
صاحب اسطرف آنے کے واسطے منتخب کیا گیا مگر صاحب ممدوح بباعث ضرورت دوسرے کام پر متعین
ہوگیا تب ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس فوج کے ساتھہ بنون کو بھیجے گئے افسران سکھہ نے پہلے

شمشیر سنگھ سردار تھا صاحب ممدوح اپنی شایستہ تدابیر سے بدون مقابلہ فوج کے ہمراہ پندرہ تاریخ
ماہ مارچ ۱۸۴۷ء کو بنون مین پہونچے سب ملکان و رعایا نے اطاعت قبول کری اور بباعث
بقایا سہ سالہ ہونے دو لاکھہ تحصیل مقرر ہوئی جسمین سے پچاس ہزار وصول ہوا اور ماہ مئی مین
بسبب شدت گرمی و دیگر ضروریات اڈوارڈس صاحب واپس گئے اوسوقت ڈیرہ اسمعیلخان کا
ناظم دیوان دولت رائے ولد لکھی مل تھا اوسکے ظلم اور سختی کی شکایت جب دربار لاہور مین پہونچی
تب حسب صلاح صاحب رزیڈنٹ دربار سے جنرل کورٹلنڈ صاحب ڈیرہ اسمعیلخان کا ناظم
مقرر ہوا اور علاقجات ذیل ڈیرہ اسمعیلخان کے متعلق ہوئے بنون مروت عیسی خیل ٹانک کلاچی
دراہند چودہوان گرہ انک یا ڈیرہ فتح خان خاص ڈیرہ اسمعیل خان - علاقجات مندرجہ
بالا دریاے سندہ سے مغرب واقع ہین اور دریاے مذکور سے شرق علاقہ کچہی بہی شامل تہا
جب دوسری دفعہ اوسی سال کے موسم خزان مین بنون کی طرف فوج روانہ کرنیکا ارادہ
ہوا تب یہہ صلاح ٹہری کہ جنرل وین کورٹلنڈ صاحب اس سب فوج کی کمان کرینگا صاحب
رزیڈنٹ کا ارادہ تہا کہ اس دفعہ حسب ذیل فوج بہیجی جاوے تین پلٹن پیدل ایک رجمٹ رسالہ
دو ہزار سوار کشادہ تین توپخانہ آتشی زنبورہ الا بباعث بیماری و ضرورت دیگر اطراف
کے اس سے بہت تہوڑی تعداد کی فوج اسطرف روانہ ہوئی اور یہہ فوج دو دستہ مین
منقسم ہوکر دو موقع پر جمع ہوئی ایک دستہ پشاور مین اور دوسرا دریاے سندہ کے کنارہ
عیسی خیل مین اور یہہ ارادہ کیا گیا کہ یہہ دونون دستے اس حساب سے روانہ ہون کہ بنون
کے متصل باہم جمع ہو جاوین اور بمقام گرگ علاقہ خٹک دونون دستون کا شامل ہونا قرار
پایا پشاور والے دستہ مین حسب ذیل فوج تہی تین پلٹن پیدل ایک رجمٹ رسالہ ایک توپخانہ
ایک ہزار کشادہ سواران زیر حکم سردار خواجہ محمد خان ولد سردار سلطان محمد خان بارکزئی
اس دستہ کو ٹیلر صاحب لیے آئے دوسرا دستہ جسکے ساتہہ خود کرنیل اڈوارڈس صاحب
تہا اور اوس فوج کی کمان جنرل کورٹلنڈ صاحب کرتے تہے عیسی خیل کی راستے یکم

تاریخ ۱۰ دسمبر ۱۸۴۷ء کو زیر قلعہ لکی مروت پہونچکر گنتی لی گئی تو بارہ سو بیس پیدل سپاہی
اور تین سو چونتیس سوار کشادہ قابل نوکری بیماری سے بچے ہوئے شمار مین آئے مگر
علاوہ اسکے دو اجپی توپخانے جنرل صاحب کے ساتھہ تہی ٹٹی پیچن خیل کی راستی کوچ ہوکر بمقام میہودہ ہر دو گو
۸ دسمبر کو شامل ہوئی اور ۹ تاریخ دسمبر کو کل فوج مشتملہ بمقام جنڈو خیل علاقہ بنون مین پہونچی اور
کرنیل اڈورڈ صاحب کی فورًا اوسکی تجویز جمع سرسری حکم پیمایش اراضیات پرگنہ بنون صادر فرمایا فوج
دستہ پشاور روالہ پہونچا کرنیل صاحب ۱۱ تاریخ دسمبر کو واپس ہوئے اور سب فوج پر جنرل کورٹ لنڈٹ
صاحب کمان کرنے لگا اوسی تاریخ شب کو جنرل مذکور کے زبانی اڈوارڈس صاحب کو خبر ملی کہ
سوہان خان وزیر سپہر کے ملک کلان وزیران احمد زی سکنا تہل نواح بنون نے پیمایش کرانی
اپنی اراضیات اور ادای معاملہ سے بدینوجہ انکار کیا کہ ہمنے کبھی کسی بادشاہ کو معاملہ نہین دیا اسکے
جواب مین جو کرنیل اڈوارڈس صاحب نے اشتہار جاری کرا کر بڑے استقلال کے ساتھہ وزیرون پر بابت
اراضیات متعلقہ ضلع بنون معاملہ سرکاری مقرر کیا وہ حال قوم وزیری کے ذکر مین لکھا گیا ہے جنڈو خیل
سے دو کوچ کرکے ۱۴ تاریخ دسمبر کو بمقام مش خیل یہہ سب فوج خیمہ زن ہوئی اور ۱۴ و ۱۵ تاریخ
مذکور کو اسطی پسندی موقع تعمیر قلعہ علاقہ کو دیکہا اور بعد ملاحظہ کے بنیاد قلعہ ۱۸ تاریخ ماہ دسمبر
۱۸۴۷ء کو رکھی گئی یہہ موقع جسجگہہ قلعہ تعمیر ہے رود کرم سے جنوب بفاصلہ ایک پرتاب بندوق
اور نالہ کچکوٹ بفاصلہ پونامیل قلعہ سے مغرب ہے اس مین کا نام جہان قلعہ اور ہر بڈہی بر ترسے تہا
اوسوقت دوہرا قلعہ بنانا تجویز ہوا تہا اسطرحپر کہ اندروالہ قلعہ ایک سو گز چورس اور اوسکی
دیوار بیس فیٹ اونچی اور دس فیٹ عریض بنائی گئی اور باہر کے قلعہ کی دیوار اسی گز اندروالہ
قلعہ سے دور دس فیٹ مرتفع اور چھہ فیٹ عریض تہی اور اسکے باہر بیس فیٹ عمیق خندق کہودی
گئی جو ایسی موقع پر ہے کہ عند الضرورت دریا کرم کے پانی سے اوسکو بہر دیا جاسکتا ہے اس قلعہ کا نام
اسواسطے کہ یہہ ملک متعلق ریاست سکہان تہا اڈورڈس صاحب نے مہاراجہ دلیپ سنگہ کے نام پر
دلیپ گڈہ رکہا مگر انصافًا اور حقیقتًا اسکا نام اڈورڈ گڈہ رکہنا چاہئے کیونکہ صاحب موصوف کی حسن

تدابیر سے ایسی ملک مین اوسوقت یہہ قلعہ بنایا امید نہ تہی کہ سکہہ جاکمون سے کوئی شخص بنون کی سے خود سر ملک مین قلعہ تعمیر کراسکتا یہی سبب سے اس قلعہ کا اندر والہ درجہ گرا کر باہر کا قلعہ کچہہ تہوڑی سی ترمیم کے ساتہہ بحال رکہا گیا ہی اور بسبب سخت مٹی ہونے بنون کی اور معقول طرز پر تعمیر ہونے قلعہ کے یہہ بات لکہی جاسکتی ہی کہ بدون قلعہ شکن توپون کی اور محاصرہ دراز کے غنیم سے اس قلعہ کا مفتوح ہونا ناممکن ہی الغرض جب اس قلعہ کی بنیاد بموجب رسوم و شگون سکہان رکہی گئی تب ۱۴ تاریخ ماہ مذکور کو کام تعمیر قلعہ فوج مین منقسم کرکے ذمہ کیا گیا اور سپاہیان فوج سکہہ نے زیر حکم جرنیل وین کورٹ لنڈت صاحب اسکی تعمیر کرے اور پہر بتاریخ دوئم جنوری ۱۸۴۸ع

شہر بنون

کی بنیاد رکہی گئی جسکا نام دلیپ نگر ہے مگر اصل مین اڈوڈ آباد کہنا چاہئی فی الحال عام لوگ دلیپ گڈہ یا دلیپ نگر نہین بولتے بلکہ دلیپ گڈہ کو صرف قلعہ اور شہر کو بازار کہتی ہین پنجم جنوری ۱۸۴۸ع کو میجر اڈوارڈس صاحب نے جملہ ملکان و رعایا بنون کو حکم فرمایا کہ اپنی اپنی دیہات کی گرد جو بطور قلعہ کے دیوارین اور برج ہین وہ یہان تک گرا دو کہ دیوار کا نو بنیاد ایسی تہوڑی رہجاوے کہ جس سے گہوڑا کودسکی اوس مہینے کے آخر تک اکثر دیہات مین اس حکم کی تعمیل کی گئی اور بعض جگہہ گرچہ برج گرائے گئے مگر دیوارین کا نو بنیاد کی باقی رہگئین اور اوس روز سے ملک بنون مین جو تین سو قلعہ کا نام تہا وہ جاتا رہا اور صاحب ممدوح کی اجازت سے جرنیل وین کورٹ لنڈت صاحب نے جو بقایا ربیع گذشتہ کا تہا اس خریف سمت ۱۹۰۴ کی ساتہہ وصول ہونی کا حکم دیا اور سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب نے بندوبست سرسری پرگنہ بنون کا اس انداز سے فرمایا کہ کل پیداوار سے چہارم حصہ سرکار ہر قسم کے رعایا بنون سے مگر سید اور علما سے ششم حصہ کل پیداوار سے مقرر ہوکر جمع تجویز کی بعد نظم و نسق اس علاقہ کی ۲۸ تاریخ ماہ فروری ۱۸۴۸ع کو صاحب موصوف بنون سے روانہ ہوکر براستہ مروت پرگنہ کلاچی اور ٹانک کی طرف نہضت فرما ہوا ادہر سے نواح مین باستماع سرکشی مولراج اور بغاوت ملتان کی صاحب مذکور برجات کی لوگ بیکر ملتان کو چلے

گئے اور پہر پیچہے سے ٹیلر صاحب جو پشاور اور کوہاٹ سے واپس آکر بنون مین مقیم تہے وہ بہی عیسی خیل
ہوکر دریا کے راستہ ملتان کی طرف روانہ ہوئے اور فتح خان ٹوانہ بنون مین بہیجا گیا چند
عرصہ کے بعد فوج سکہہ متعینہ قلعہ بنون نے سرکشی کرکے فتح خان ٹوانہ کو شہید کردیا اور جو اوسکی کمک
کے واسطے نوبتی اور وزیر لوگ جمع ہوکر آئے تہے اونکو شکست ہوئی اور رام سنگہ چہاپہ والہ
جو سرکشی فوج سکہہ کے وقت اونکا افسر تہا قلعہ بنون کو حوالہ میر عالم خان ولد میر ہوس خان علی زئی
خیل منڈان کو کرکے خود براستہ لکی مروت اور ڈیرہ اسمعیل خان پنجاب کی طرف روانہ ہوا میر عالم خان
نے اکثر بنوچی اور کچہہ وزیر لوگ نوکر رکہہ کر جو ذخیرہ قلعہ مین تہا اوس سے اونکی تنخواہ غلہ مقرر کردی
اور اپنے بہائی میر افضل کو ملک خوست مین بہیجکر سردار محمد اعظم خان ابن امیر دوست محمد خان کو پیغام بہیجا
کہ ملک بنون خالی ہے آنکر قبضہ کرلو چنانچہ محمد اعظم خان جو پہلے سے گہات مین تہا فوراً چلا آیا اور
بصلاح میر عالم خان علاقہ بنون پر ایک لاکہہ روپیہ قلنگ لگایا ادہر تو یہہ حال ہو رہا تہا دوسری
طرف ملتان مین جب سر ہربرٹ اڈورڈس صاحب کو اسطرحکی بغاوت کی خبر پہونچی تو میجر ٹیلر صاحب
معہ خوانین ڈیرہ اسمعیلخان اسطرف کو روانہ ہوئے اور عیسی خیل کے راستہ مروت مین پہونچکر قلعہ
لکی کو جسمین کچہہ سپاہ سکہہ رام سنگہ چہوڑ گیا تہا محاصرہ کرلیا اس محاصرہ مین قوم مروت کی ملک کے
لوگ گرچہ ٹیلر صاحب کی پاس حاضر ہوئے مگر دو دلی مین تہے اونمین سے ملک حکیم خان ولد دیوانہ خان
میناخیل یکدل گورنمنٹ انگریزی کا خیرخواہ تہا محصوران کو جان کی امان دیکر قلعہ خالی کرایا
گیا محمد اعظم خان جو بنون مین تہا قلعہ مروت کی فتح ہونے کی خبر سنکر قریب پچیس ہزار روپیہ کے
جو قلنگ وصول ہوچکا تہا اوسکو غنیمت سمجہکر بے مقابلہ بہاگ گیا اور میر عالم خان بہی جلا وطن ہوا
ٹیلر صاحب کے حکم سے غلام حسن خان علی زئی نے بنون مین پہونچکر انتظام کرلیا اور خود میجر ٹیلر صاحب
واسطے انتظام ضروری کے عیسی خیل کے راستہ کوہاٹ کو گئے اور وہان سے واپس آکر نظم ونسق
ضلع مین مصروف ہوئے ۔

سلطنت انگریزی

جیسا کہ اس کتاب کے حصہ اول باب دویم مین ذکر ہی جب فوج سکہان پر سرکار انگریزی نی فتح پائی تب ماہ مارچ ۱۸۴۹ء مین تمام ملک پنجاب مع مضافات ضبط ہو کر ممالک محروسہ گورنمنٹ انگریزی سے کے شامل کیا گیا صاحبان انگریز مین سے وہ حاکم جنہی اول اس آزاد ملک کو رعیت بنایا اور انتظام شائستہ کیا

کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کی سی بی تہا

اگرچہ صاحب ممدوح ضبطی ملک پنجاب سے پہلے بعہد رزیڈنٹی لاہور اس ملک مین تشریف لائی مگر حق یہہ ہے کہ جو انتظام اس ضلع کا وہ کر گئے ہین اوسکی خوبی اور منتظم کی عقلمندی اور دور اندیشی روز بروز ظاہر ہوتی ہے اور رعایا کی عادات اور طبائع کو دیکہکر خیال کیا جاتا ہی کہ اوس نازک اور ابتدا وقت مین ایسی امور کا انتظام کرنا جو زمانہ آئندہ مین بہی کام آوے اور ذرہ بہی ہیچ و پوچ نہو نہایت اعلی عمل اور استقلال کا کام تہا تعمیر قلعہ ۔۔۔ اور شمار کہڑیون دیہات کی اور تشخیص جمع اور رفع تکرار ملنگ اور تقرر حقوق مالکان قوم اور تعین مالگذاری بعد بر آزاد قوم وزیری بابت زمینات متعلقہ ضلع بنوان اور اجرای سڑک اور مطیع کرنا کل رعایا اور انتظام اسلحہ رعایا صاحب ممدوح کی یادگار دوامی کے واسطے اس ضلع مین کافی نمونے ہین ٭

میجر جنرل جارج ٹیلر صاحب سی بی

بعد رفع فساد اور ضبطی پنجاب جیسا کہ ۔۔۔ میجر ٹیلر صاحب ۔۔۔ منتظم تہی اور جب ۱۸۴۹ء مین ہر ایک ضلع مین صاحبان ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے تو اس ضلع مین ٹیلر صاحب ڈپٹی کمشنر تہے جنہون نے سرحد کی بندوبست یعنی جو کیا ۔۔۔ مقرر کرین اور اپنی سلیم مزاجی سے رعایا کو ممنون منت کیا صاحب ممدوح کا انتظام اگرچہ با آہستگی اور بہت سوچ کے ساتہہ تہا مگر سنجیدہ اور معقول تہا زمین موسومہ نار کی آبادی جو بہلے جنگل تہا ٹیلر صاحب نے کرائی

کرنیل جان نکلسن صاحب

جب میجر ٹیلر صاحب بحصول رخصت ولایت گئے تب ۱۸۵۸ء مین کرنیل جان نکلسن صاحب اس ضلع

کے حاکم مقرر ہوئے نہایت دلاور اور مستقل مزاج اور ذی ہوش مستعد حاکم تہے اونکی کارنامون کی
گنجایش اس مختصر مین نہین ہے الا چونکہ وہ مصنف کے مہربان اور پرورش کنندہ تہے اسواسطے
مجملاً و مختصراً کچھ ذکر کیا جاتا ہے صاحب موصوف موضع انبن متصل شہر بلفاسٹ ملک ایرلنڈ متعلق
انگلستان کے رہنے والے تہے اول ملک ہند مین آکر سرکار کمپنی کی فوج مین افسر یعنے لفٹنٹ ہوئے
بعد اوسکے کابل کی فوج کشی مین خوب استقلال سے کام کیا اور پہر ۱۸۴۹ء مین ضلع راولپنڈے کے حاکم
ہوئے اور بعہد چترسنگہ و دیگر سکہان مین جو کام اونسے ظہور پذیر ہوئے وہ محتاج تشریح نہین میرا
والد بلوا ہجرا اوس شورش سکہان مین بہمراہی تین سو جوان اونکی ہمرکاب تہا سکہون کی
دغابازی اور فتح خان کی سیاہ دلی سے شہید ہوئے تب سے میرے خاندان کی بہبودی اونکو
منظور خاطر ہوئی بعد فتح سکہان میری موروثی ملکیت اور جاگیر پدری صاحب نے مجھے عطا فرمائی
اور چونکہ اوسوقت مین بہت خورد سال تہا اونہون نے وفادار حاکم کی طرح تعلیم اور تربیت مین نہایت
دل سے کوشش کی جب ۱۸۵۱ء مین ولایت کی رخصت سے واپس آئے تو اسکے ضلع ہزارہ
کے حاکم مقرر ہوئے اور دامن کوہ سرحد گرد سڑک سرحدی بنوائی اور باقی سڑک تا ضلع کو جاری کیا
اور درخت لگوائے اور مفسدان و شریران کا جو اکثر رات کیوقت بہی قلعہ پر بندوقین چلاتے تہے
ایسا انتظام کیا کہ ملکی لوگ دل سے رعیت ہونا عہد حکومت جان نکلسن صاحب سے بیان کرتے ہین
اور باہر کی سرحدی لوگ قوم وزیری وغیرہ اونکی رعب داورانہ سے اسقدر ہراسان تہے کہ صاحب
کے ضلع کی حدود مین جرات وارادات معدوم ہو گئی تہی اونہون نے اس ضلع کے بندوبست مکرر
کی تشخیص بہت اچہی فرمائی اور ۱۸۵۲ء مین وزیران عمرزئی پر جو باغی ہو گئے تہے اندر پہاڑ
کے بمنظوری گورنمنٹ لشکر لیجا کر خوب تنبیہ کی بدمعاشان اور شریران پر لرزہ رہتا تہا ثبوت خوف
کی جانی دشمن تہے آبادی زمین اور ویال لنڈیڈاگ صاحب کے حکم سے ہوئی بعد بہت سی ترقی
انتظام ضلع کی ۸ امی ۱۸۵۶ء کو کشمیر کو گئے اور اوسی سال کے ماہ اکتوبر مین ضلع پشاور راولپنڈی
ملا جہان چند عرصہ کمشنری کا کام بہی فرمایا ۱۸۵۷ء مین جب سپاہ پوربیہ نمکحرام ہوکر بغاوت
کی تب پنجاب کے ملک کو اپنی تدابیر اور مستعدی سے آتش فساد کے شعلے سے بچا کر اور حسب دلخواہ

خود کمان سوا ابلقالم فوج کی لیکر دہلی کو تشریف لیگئے اور مؤلف کو بھی بباعث اعتبار قدیمہ اپنے
مصاحبون کے زمرہ مین ممتاز فرماکر ہمراہ لیا جسطرف صاحب کے لشکر کا نشان جاتا تھا فتح پیشوا ہوتے
تھی نجف گڈہ وغیرہ چند جگہہ جیسا کہ تذکرہ مفسدان پر لڑائی مین کامیاب ہوئے آخر ۱۴ تاریخ
ماہ ستمبر ۱۸۵۷ء جرنیل جان نکلسن صاحب نے جنکا یہہ تذکرہ ہے فتح کا جھنڈا اوٹھاکر شہر دہلی پر اپنی
فوج کی سرداری مین حملہ کیا اور گولہ توپ اور تفنگ کی بارش مین کشمیری دروازہ کے
متصل سے شہر دہلی مین داخل ہوئے اور چونکہ مین اونکے ہمراہ تھا چشم دید کہتا ہون کہ نرہ شیر کیطرح
مفسدان کی ہر مورچہ پر وہ جرنیل حملہ کرتا ہوا اور فوجکو دلاوری کی ساتھہ بڑھاتا ہوا ہم
مورچہ اتواپ کی فتح کے بعد شہر دہلی کے اندر کسی موذی کی بندوق سے صاحب ممدوح نے
بغل چپ کے نیچے زخم شدید اوٹھایا اور وہ ظالم گولی بغل راست کی طرف سے نکل گئی تب یہہ خاکسار
مؤلف بمدد چند سپاہیان اول رجمنٹ پیدل پنجاب اور اول کالک رجمنٹ گورہ اپنی اوس سردار
کو اوٹھاکر باہر لے آیا اور دہلی کی فتح کو اپنے نام سے زینت دیکر اوس یگانہ روزگار نے اپنے
خیرخواہ اور دوستون کے دل پر داغ غم اور جدائی دائمی چھوڑکر ایسی نازک وقت مین
۲۳ تاریخ ماہ ستمبر کو اس جہان فانی سے کوچ کیا اور ۲۴ تاریخ ماہ مذکور کو شہر دہلی کے متصل
کشمیری دروازہ کے سامھنے اپنے دوستون کے ہاتھہ دفن ہوئے افسوس کہ صاحب ممدوح کے
تین بھائی حقیقی اور بھی اسی ہند کے ملک مین اپنے سرکار کی خدمات کی بجاآوری مین رہگرائے
عالم بقا ہوئے اور کوئی اولاد نرینہ اوس عالی خاندان سے باقی نہین رہی صاحب موصوف
کی یادگار کیواسطے بمقام مارگلہ مؤلف کی زاد بوم سے نزدیک شرق ایک عالیشان عمارت بنتی ہے

میجر ہنری کاکس صاحب

بعد تبدیلی جنرل نکلسن صاحب ۱۹ مئی ۱۸۵۱ء کو میجر کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر ہوئے جنہون نے
سمت ۱۹۱۵ بکرم مین بندوبست ثانی سرسری فرمایا یہہ حاکم بامروت اور نیک مزاج و سلیم طبع تھے
مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اپنی ضلع کے اندر استقلال کے ساتھہ خوب انتظام رکھا اور بعد ازان ۱۸۶۱ء

مین جب قوم مسعود و وزیری پر بسرکردگی برگیڈیر جنرل سرچمبرلین صاحب فوج کشی ہوئی تو صاحب ممدوح نے رسد رسانی لشکر اور ہر طرح کا بہت قابل تعریف انتظام فرمایا اور بذات خود لشکر کے شامل رہے ؛

کپتان منرو صاحب نے

چہارم اپریل سنہ ۶۸ء کو چارج ڈپٹی کمشنری لیلیا اور میجر کاکس صاحب بعد فتح اور تنبیہ مسعودان ضلع پشاور کو تبدیل ہوگئے کپتان منرو صاحب خوش مزاج باریک بین ذی ہوش محنتی منصف اور قدردان حاکم تہا تحقیقات مقدمات مین انصاف کی تلاش کیواسطے غایت درجہ تک محنت اوٹہاتا تہا انکے عہد مین قوم مسعود و وزیری کی ساتہہ عہد نامہ صلح کا تحریر ہوا اور شہر بنون کو جنوب کی طرف بڑہایا اور ۱۹ دسمبر سنہ ۷۱ء کو تبدیل ہوئے

کپتان سمیلی صاحب

۲۲ دسمبر سنہ ۷۱ء مین اجلاس فرما ہوئے یہہ حاکم ہر دل عزیز اور سلیم مزاج تہا ۱۹ نومبر سنہ ۷۲ء تک حکومت کرکے تبادیل ہوئے ؛

میجر ہنری ارمسٹن صاحب

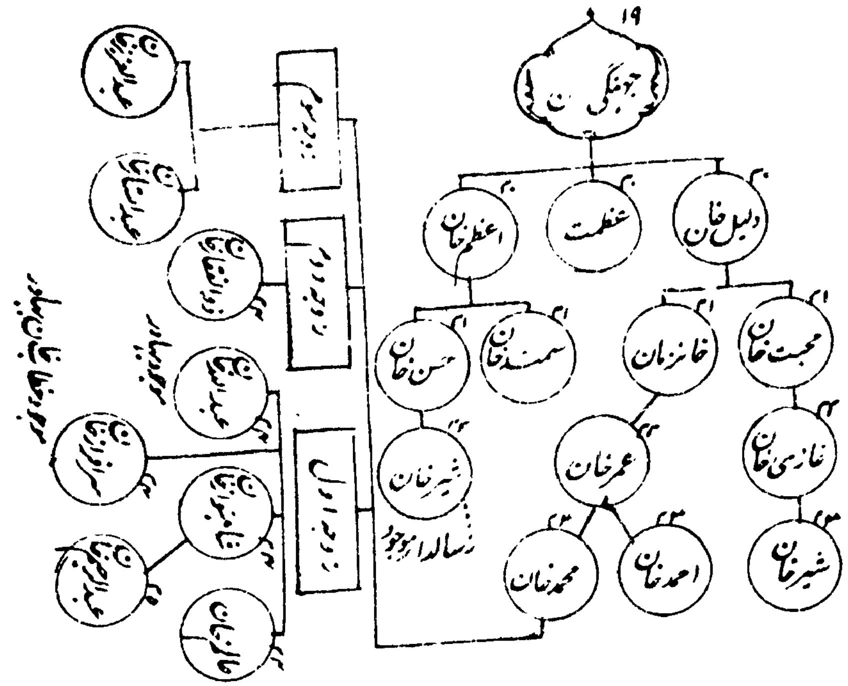
مستقل ڈپٹی کمشنر نے ۲۰ نومبر سنہ ۷۲ء کو اس ضلع کا چارج لیا اور آجتک اس ضلع کے حاکم ہین رعب حکومت اور انتظام ضلع مین کامیاب ہین سڑک ہاء ضلع اور درخت لگانے کے شوق سے ضلع کو آراستہ کردیا پختہ بازار اور پختہ پل اکثر صاحب کے عہد مین تیار ہوئے قدرشناس اور زود فہم حاکم ہین

ذکر خاندان معتبران ضلع ہذا

واضح ہو کہ ریاست یا ملکی جیسا کہ جملہ افغان قومون مین از روے ارث ہاتہہ نہین آتی بلکہ بزور شمشیر و چالاکی جو غالب آیا وہی بڑا آدمی بن بیٹہا اسطرح اس ضلع کے خاندانون کا حال ہے عہد افغانی کے خانگی لڑائیون مین تدریجا جو شخص کامیاب ہوتا گیا وہ بڑہتا گیا جب دوسرے فریق کا موقع لگا تو اوسنے اول الذکر کو پامال کرکے اپنی برتری کو چمکایا غرضکہ یہ

وملکائی قوت کی تابع تہی اور کچہہ یہہ دستور بہی نہین تہا کہ بڑا بیٹا مستحق سمجہا جاوی بلکہ جو چالاک اور
لئیق اور دلاور ہوا وہی مالک یا خان ہوگیا اور اسی بی آئینی اور حسد کے سبب سی خاص
ایک جدی خاندان مین بہی لڑائی جہگڑا اور نفاق رہتا تہا یہانتک کہ آپسمین بہائی
اور تربور بہی لڑمرتے تہے اور ایکدوسرے کے مارنے اور زیر کرنے کے تہات مین ہر کوئی
رہتا تہا بلکہ ایسا بہی ہوتا رہا کہ باپ کے جیتے بعضی جگہہ بیٹا جو زیادہ چالاک اور دلیر تہا خود مالک
بن بیٹہا پس کچہہ یہہ ضرور نہین تہا کہ ملکی یا خانی کسی قوم کی ایک شاخ مین موروثی چلی آئی
ہو جس شاخ مین کوئی خاندان زبردست ہوا وہی مالک ہوگیا اور پہر اوس خاندان مین
بہی کچہہ سلسلہ وار استحقاق اس رتبہ کا نہین تہا جسکا ہاتہہ پہونچا اور غالب آیا وہی مالک
بن گیا غرضکہ عہد افغانی مین اسملک کی ملکی اور معتبری نہایت خطرناک اور مستعار تہی اور جو
مالک بنا اوسنی اپنے معاند بہائی اور تربور کو جس سی خطرہ کا احتمال ہوا قتل کرا دیا اور
یہہ خانگی فساد اور تغیر اور تبدل اوسوقت تک گرم رہا جب تک سرکار انگریزی کے منصفانہ
امن نے سایہ کیا اب ہر ایک خاندان کا جو حال مین موجود ہین اوس سلسلہ سی ذکر کیا جاتا
ہے کہ جسطرح درجہ اونکی معتبری کا اپنی ملک مین اور نمبرداری دربار گورنری
کا حاصل ہی

خاندان عیسیٰ خیل



حال خاندان عیسیٰ خیل

واضح ہوکہ عیسیٰ خان مورث اعلیٰ اس خاندان کا ایک مشہور امیر عہد سلطنت شیرشاہ بادشاہ ہند مین تہا عیسیٰ خان کی سرگذشت اور شجرہ نسب پرگنہ عیسیٰ خیل کے باب مین مشرح درج ہی عیسیٰ خان سی اوپر دسوین پشت مین نیازی ابن لودی سی کرسی جاملتی ہی جیساکہ حصہ دویم مین شجرہ نسب لودی کا لکہا گیا ہے بعد عیسیٰ خان کے نہم پشت مین جنگی خان پیدا ہوا اسکا دوسرا بہائی منگل خان تہا یہہ دونون بہائی اپنی قوم کے بیچ تاخت اور غارتگری و دلاوری مین مشہور تہے قوم عیسیٰ خیل کی خانی اور ریاست جیساکہ اوس قوم کے ذکر مین درج ہوا

کسی ایک خاندان یا شاخ مین مستقل نہین رہی جب ممون خیل غالب آئی تو انہون نے اس خاندان کو جو زکو خیل [illegible] نکالدیا اور خود مختار ہو گئے جب زکو خیل غالب آئی تو ممو خیل مغلوب ہوکر موقع دیکہتے رہے الا ممون خیلون کو استقلال فوقیت حاصل رہا کہ تعداد اونکی شاخ اسی بہت زیادہ تہی بباعث برادری و رشک ہمسری تا بمقدور ایکدوسرے کے حکومت نہین مانتے تھے اور ہر کوئی اپنے گہر کا خود مختار رہتا کسیکو معاملہ نہین دیتے تھے اور ہر قوم مین اپنے اپنے سرگروہ تھے جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا اور آمد آمد فوج شاہی اور خطرہ تلنگ پیدا ہوا تب سب قوم عیسی خیل نے اتفاق کرکے دلیل خان ولد بیگو خان کو جو مستعد اور سخن کن آدمی تہا واسطے سلام بادشاہ منتخب کرکے بھیجدیا اور اس وسیلہ سے بعد باریابی ۱۱۶۱ ہجری مین احمد شاہ کے دربار سے رتبہ خانی عیسی خیل دلیل خان کو عطا ہوکر تین ہزار سالانہ تلنگ شاہی مقرر ہوا اور دلیل خان کو ملک بنون اور عیسی خیل سے بقدر چہہ ہزار روپیہ کے جاگیر ملی اسکے عوض مین اوسکو حکم تہا کہ علاقہ بنون یا ڈیرہ وغیرہ جات مین جہان فساد ہو بہمراہی قوم خود خدمت شاہی کیواسطے حاضر ہوا کرے اور جب حکم پہونچے تو دو سو سوار بطور ایلیگر خدمات مین مصروف ہو دلیل خان کی ترقی جاہ کو دیکہکر اوسکی شریک شاخ ممون خیل کو حسد پیدا ہوا اور اپنی ترہ بور کی حکومت کی تعمیل کو نادانی سے عار سمجہکر مستعد پیکار ہوئے نااتفاقی فساد نے یہانتک طول کہینچا کہ باوجود کمک فوج ابدالی رفع نہوا آخری لڑائی مین جو ایک زمین کی تنازع پر تہی دلیل خان ممون خیل اور باوین زیون کے ہاتہ سے مارا گیا اور اوسکے خلف الصدق خان زمان کو بکدہ پر زخم آیا دلیل خان کی دو بیٹے تھے بڑا محبت خان اور چہوٹا خان زمان آخر الذکر مستعد اور لائق آدمی تہا جب اپنے باپ کا بدلہ بسر خود نہ لے سکا تو میراث پدری جو بارہ ہزار روپیہ نقد نکلا تہا اوسمین سے چہہ ہزار روپیہ لیکر کابل مین احمد شاہ کے پاس دادخواہ گیا چند برس کے بعد دربار شاہی سے ایک درانی امیر معہ جرار فوج کے واسطے فتح عیسی خیل کی اور اعانت خان زمان خان روانہ ہوکر عیسی خیل مین پہونچا اور خان زمان خان نے اپنے دشمنان سے یہانتک انتقام لیا

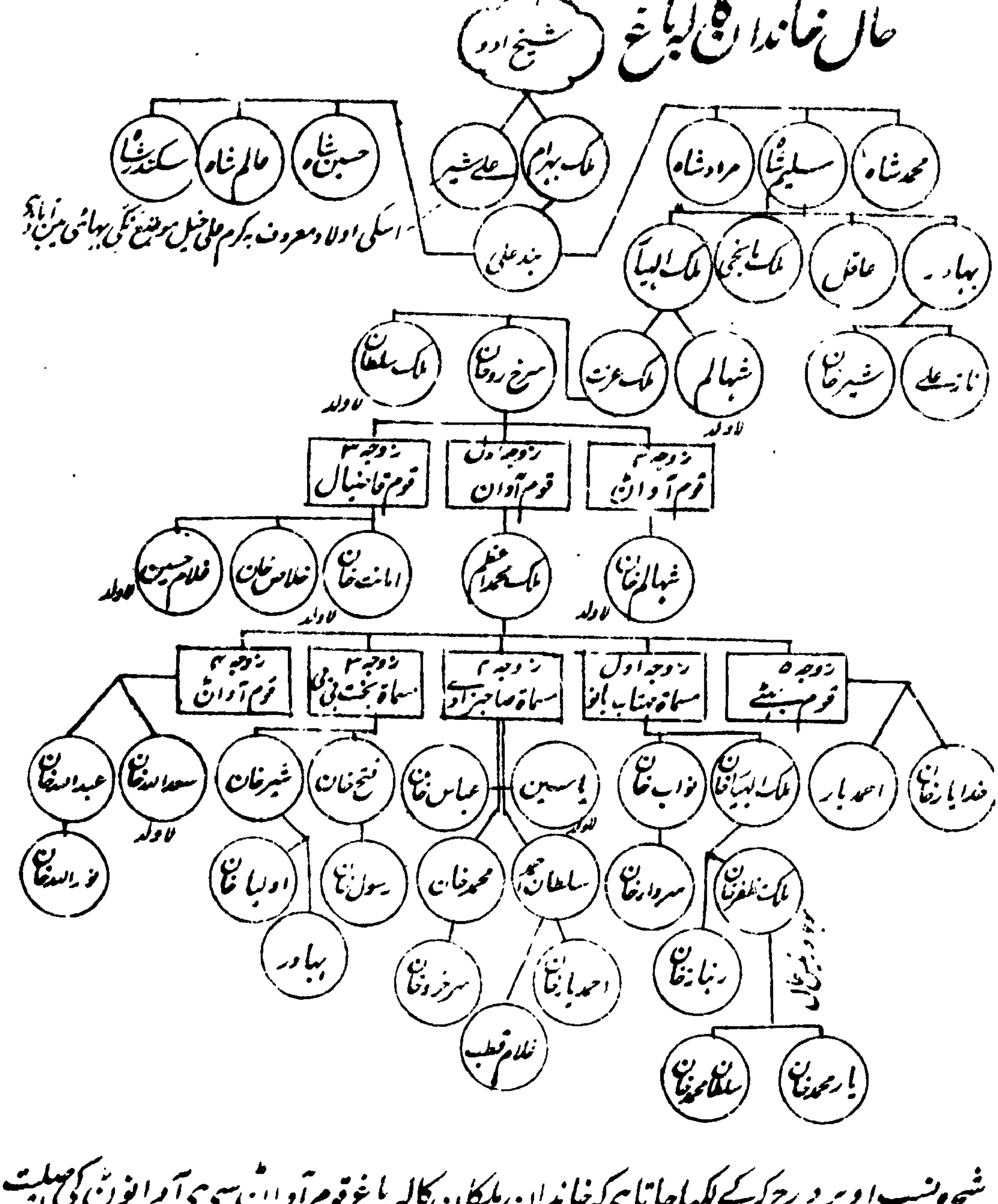
که خاله زاد بهائی کا بهی جو فساد مین شامل تها سر کٹوا کر خاله کے پاس بهیجدیا اور پهر ایکسو چالیس
سوار نوکر رکهه کر قریب دو سال بطور حاکم کل قوم عیسی خیل سے غله بٹائی کرنی شروع کری مگر اوس
آزاد حالت مین یهه حکومت تهوڑے عرصه چلی الا خانزمان خان نے بسبب لیاقت بذریعه اجراے
دستور مشاہ یعنی ویال اور دیگر سبیل سے اپنے بخ کے زمینداروں کی آمدنی کو بہت ترقی دی
دربار شاہی سے بدستور سابق رتبه خانی و جاگیر میراث پدری خانزمان خان کو عطا ہوئے مگر سنجله خیلون
مین اپنی علیحده سردار رہے تهے خانزمان خان خدمات شاہی مین باپ سے بهی زیاده جیتی
کے ساتهه مستعد ہوا ۱۱۶۸ھ مین جب احمد شاه یورش ہند کیواسطے روانه ہوا تو خانزمان خان بهی بجمعیت
دوسو سوار ہمرکاب تها بتاریخ ہفتم ماه جنوری ۱۷۶۱ء جو لڑائی مرہٹون سے بمقام پانی پت احمد شاه
نے جیتی اوسمین یهه شخص بهی خدمتگذار تها بعد وفات احمد شاه کے تیمور شاه نے بهی بدستور
سابقه مراتب مقرره خانزمان کے نام بحال رکهے اور حکم دیا که بعوض جاگیر دوسو سوار ہمراه رکهه کر
رکاب شاہی مین حاضر رہا کرے بعد انتقال خانزمان کے اوسکا فرزند عمر خان دستار مختار ہوا جب
سلطنت افغانستان مین بعهد شاه زمان خاندان سدوزئی کے حاسدانه نفاق اور بارکزئیون
کی عداوت سے ضعف آیا اور جابجا سرکشی اور خودسری شروع ہوئی تب عیسی خیلون کے انتظام
مین بهی خلل پڑا مومن خیلون کی قدیمه عداوت کے سوا رنجیت سنگه نے بهی بداعیه ملک گیری
خوف دیکها یاران بواعث سے عمر خان نے دوراندیشی کر کے نواب حافظ احمد خان منکیره واله
سے اعانت چاہی نواب صاحب نے کل پرگنه عیسی خیل کی آمدنی حصه سرکار سے چهارم حصه عمر خان
کو عطا کر کے تین حصه خالصه کیا اوس چهارم سے بهی نصف تنخواه میں سواران کاردار ان قاصدان منع ہوتی جب
عمر خان اجل کا لقمه ہوا تو احمد خان فرزند رشید اوسکا جو بڑا عزیز اور ہوشیار خویش پرور تها رئیس بنا اوسکی وقت
نواب صاحب کو شصت ہزار کی جاگیر کهوٹے دیکر منکیره وغیره لیلیا تب سمت ۱۸۹۳ بکرم مین جسکو حال تک انتیس
برس ہوئے کنور نونهال سنگه نے عیسی خیل کو مستقل طرح شامل ریاست پنجاب کر کے بجائے چهارم کے ہشتم
حصه آمدنی علاقه عیسی خیل اور حاصلات کڑا مان ٹهبکڑی واقع کوٹکی سے سیوم حصه معاف کیا

باقی سرکاری کیا اور خاص قلعہ عیسی خیل مین سکہا شاہی تہانہ مقرر ہوا مذہبی تکرار اور دیگر خاطر کے سبب سے کہ جو سکہون مین ایک بڑا عیب تہا ناگہان رعایا نے بلوہ کرکے بغاوت کری اکثر سکہہ مارے گئے اور قلعہ کو محاصرہ کرلیا آخر احمد خان نے محصورون کو امان دیکر سلامت دریاسی پار کردیا کنور نونہال سنگہ نے یہہ گستاخی ناگوار سمجہکر بہمراہی راجہ سوچیت سنگہ فوج کشی کری قوم مموخیل ضد کے سبب سکہون کے ساتہہ شامل ہوگئی تب لاچار احمد خان معہ اپنی متعلقین کے سمت ۱۸۹۴ بکرم مین عیسی خیل کو چہوڑکر ملک کوہی اور علاقہ دوڑ اور رزبران مین چلا آیا پیچہے اوسکی شیر خان زمان خیل اور

حسین خان نازی خیل و عظمت خان عثمان خیل جو اوپہی سمجہا خیل تہے اوسکی خیال کی معاند مختار کار اور صاحب دستار ہوئے نونہال سنگہ نے بنظر مصلحت ملک داری پائندہ خان ملتانی کو بہیجکر احمد خان ملتانی کو بہیجکر طلب کیا اوسنی تسلی پاکر سرافراز خان اپنی برادرزادہ کو واسطی سلام کے بہیجا اور احمد خان علاقہ دوڑ مین لاولد مرگیا اور محمد خان بہائی اوسکا سمت ۱۸۹۵ بکرم مین اپنی ملک کو واپس آیا اور سرکار سکہان سی حسب دستور احمد خان معاش اوسکی مقرر رہی مگر چونکہ اجارہ اس ملک کا بنام دیوان لکہی مل مقرر تہا اور رفیا بین دیوان مذکور اور محمد خان موافقت نہوئی اس سبب اور باقی شریکون کی عداوت سی قریب نوسال پہر جلا وطن رہے اور دیوان لکہی مل نے حسب صلاح مموخیل اور بادین زئی کے جو آپسمین بہی بے اتفاقی ہوگئی تہی کل جایداد غیرمنقولہ محمد خان کی ضبط کرکے غصبًا خود کہاتا رہا تا وقتیکہ سرکار انگریزی کی جانب سی رزیڈنٹی لاہور مقرر ہوئے تب محمد خان نے غریب الوطنی سی شاہنواز خان اپنی فرزند کو واسطی حق رسی اپنی کے دربار لاہور مین بہیجا ۱۸۴۷ء مین جب ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ ہوکر اس ملک مین تشریف لائی تو شاہنواز خان اونکے ہمراہ آیا صاحب ممدوح نے لکہی مل اور اوسکی فرزند دیوان دولت رای کے ظلم سے اس خاندان کو چہوڑاکر محمد خان کو اپنی وطن مین آباد کیا اور کل جایداد منضبطہ واپس دلائی اور پنجم حصہ مقررہ نونہال سنگہ بحال رکہا بوقت شورش ملتان ۱۸۴۸ء مین شاہنواز خان نے بجا آوری خدمات سرکار انگلیسیہ مین بحضور اڈوارڈس صاحب سکہان کے ساتہہ لڑکر جنگ ملتان مین

کام آیا اور اوسی شورش مین عالم خان و ایاز خان پسران محمد خان و شیر خان و لد حسن خان بموجب حکم میجر براڈ فٹ صاحب مددگار رہی فتح خان ٹوانہ قلعہ منون مین بجمعیت خود حاضر رہی جب ۱۸۴۸ء مین فوج سکہان نے سرکشی کرکے فتح خان ٹوانہ کو مار دیا تو عالم خان اور شیر خان کو قید کرکے رام سنگہ چہاپہ والہ ہمراہ لیگیا بعد شکست سکہان لڑائی گجرات سے اوہون نے میر دوست محمد خان کے ذریعہ سی رہائی پائی اور نمک حلالی کے سبب سی معاش مقررہ بحال رہی ۱۸۵۳ء مین محمد خان فوت ہوا اوسکی آٹہہ پسران کو بابت ہشتم حصہ جسکو زبان علاقہ اٹہوک کہتے ہین و آمدن پٹہکڑی سرکار انگریزی نے مبلغ چہہ ہزار و صد بیس روپیہ سالیانہ نقد و اسطہ دوام کے مقرر کیا اس عطیہ کو اولاد محمد خان حسب رسد آٹہہ حصہ پر فی حصہ ملا بعد تقسیم لیکر کہاتے ہین علاوہ اسکی عبد الرحیم خان فرزند شاہنواز خان مرحوم کو بعوض جان نثاری اپنے والد کے مبلغ عمار سالیانہ پنشن حین حیات ملا ہوا ہی اور چونکہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سرفراز خان اور عبد اللہ خان پسران محمد خان نے بجمعیت رسالہ سواران ہندوستان مین جاکر متفرق اضلاع مین جان و دل سی خدمات سرکاری بجا لائی اور شیر خان ولد حسن خان نے بلا لینے روپیہ پیشگی کے ایک رسالہ سواران بہم پہونچاکر ضلع کے اندر اپنے صاحب ضلع کے حضور خدمات کیواسطی مستعد رہا لہذا بعد رفع بغاوت ۱۸۵۸ء اوس حسن خدمتی مین گورنمنٹ انگریزی نے سرفراز خان کو خطاب خان بہادر اور جاگیر ایکہزار روپیہ اور عبد اللہ خان کو لقب بہادر معہ تمغا اور انعامات سالیانہ مرحمت فرمائے اور شیر خان ولد حسن خان کو بعوض خدمات مفسدہ مبلغ چہہ سو روپیہ پنشن حین حیات اور محمد ایاز خان کو بہی عاصہ کی پنشن ملی فی الواقع یہہ خاندان قدیمی معزز اور نامور چلا آتا ہی مگر افسوس کہ نااتفاقی فساد اور اندرونی عداوت آپسمین بہت ہے اور ہر ایک اپنی ہی برتری چاہتا ہے ؛

حال خاندان کالہ باغ



شجرہ نسب اوپر درج کرکے لکھا جاتا ہے کہ خاندان ملکان کالہ باغ قوم آوان سے ہے آوانوں کی اصلیت
اور قومیت میں اختلاف ہے یہ لوگ اپنے آپ کو قطب شاہ کی نسل سے بیان کرتے ہیں اور اوس
اوپر پندرھویں پشت میں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب سے جا ملا کر قریش ہونے

ہونیکا دعا کرتے ہین اور بعضی لوگ انکو شیخ بیان کرتے ہین اسطرح پر کہ راے ہرکرن راجپوت کی نسل سے
ایک شخص معتبر نے بعملداری سلطان محمود غزنوی دین اسلام قبول کرکے قطب شاہ اپنا نام
رکہا اوسکی اولاد سی یہہ قوم ہے اور جو شجرہ نسب انکی خاندان کا اوپر تک دیکہا گیا تو اوسمین راے ہرکرن
اور چند دیگر نام ہندی موجود ہین سو قیاس ہوسکتا ہی کہ ترتیبون مین سے کسی کا نام راے ہرکرن
نہین ہوگا مین نے اس حال کی تفتیش مین کوشش کماینبغی کری الا باعث کہنگی معاملہ کوئی سبیل
حصول اطمینان خاطر تحقیق طلب کو نہ ملی اور چونکہ ایسی پورانے کرسی نامہ کے دریافت کرنے سے
چندان کچہہ حاصل نہین ہی بدین سبب اسقدر پر اکتفا کرکے مطلب لکہتا ہون کہ قطب شاہ کی اولاد
سے مورث اعلی اس خاندان کا بمقام دہنکوٹ جو کالہ باغ سی بفاصلہ تخمیناً ڈیڑہ میل اوپر کیطرف
دریاے سندہ کے مغربی کنارہ پر مشہور شہر آباد تہا سکونت پذیر تہی اوس عہد کا صحیح حال معاش اور
گذارہ ان لوگونکا معلوم نہین ہوسکتا قطب شاہ سی بعد سولہوین پشت مین ملک آدو پیدا ہوا
جس سی شجرہ نسب معطوفہ شروع ہوتا ہی اس شخص کو پیر عبد الرحمان شاہ نوری نے جنکا مرید تہا
شیخ کا خطاب دیا جس سبب سی شیخ آدو کے نام پر مشہور رہا اور چونکہ اوسی عرصہ مین سیلاب
سی شہر دہنکوٹ منہدم ہوگیا تب شیخ آدو نے حسب صلاح اور اجازت پیر موصوف کی اس مقام
پر جہان اب قصبہ کالہ باغ ہی اپنا گہر بنایا وجہ تسمیہ کالہ باغ کی یہہ بیان کرتے ہین کہ اس موقع کی
جانب جنوب بہت سرسبز درخت از قسم بوہڑ وغیرہ تہی اونکے سبب سی اسکا نام کالہ باغ مشہور
ہوا ٹہیک تاریخ ودیہہ آبادی اس قصبہ کا نہین معلوم ہوسکتا کہ کون سنہ اور سمت مین آباد
ہوا اور جو سماعی روایات اسکی آبادی کی حال مین یہہ لوگ بیان کرتے ہین اونپر تسلی نہین ہو سکتی
الا معاینہ کتب تاریخ سے واضح ہوتا ہی کہ جب اعظم ہمایون صوبہ لاہور ۹۵۴ ہجری مین جو
۳۴۶ برس ہوئے سلیم شاہ سوری سی باغی ہوکر اسطرف آیا تو اوسنی بمقام دہنکوٹ پناہ لی تہی
تو اس سی ثابت ہی کہ اوسکی پیچہی کالہ باغ آباد ہوا پس یہہ اندازہ قرین صحت معلوم ہوتا ہی کہ عرصہ تخمیناً تین سو
برس سی کالہ باغ آباد ہوا شیخ آدو نبیرہ اوسکی نبیرہ ملک بند علی نے اور سلیم شاہ فرزند بند علی

نے اس قصبہ کی ترقی آبادی مین بہت کوشش کری جس باعث سی بانی اس شہر کا سلیم شاہ مشہور ہی من بعد
کا حال تا سلطنت اورنگ زیب عالمگیر قابل تحریر نہین ملتا ۱۱۱۱ ہجری مین شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگزیب
نی براستہ بنون کابل سی آکر کالہ باغ مین مقام کیا اور سارنگ خان گہکہڑ کو جو ڈانگلی کا حاکم تہا کالہ باغ جاگیر عطا
ہوا چند عرصہ تک گہکہڑ آمدنی لیتی رہی پہر محمد افضل خان خٹک کو عطا ہوا مگر اوسکا دخل نہوسکا احمد شاہ ابدالی نے
سلطنت مین محال کالہ باغ بعوض شصت تومان تبریزی جسکا ایکہزار دوسو روپیہ ہوتا ہی مسمی معاذ خان
قوم ساغری خٹک کو معاف فرمایا اوسوقت کا کچہہ حال گذارہ دربارشاہی سی خاندان ملکان کا
کسی سند سی نہین ملتا مگر معاذ خان ساغری براہ دوستی اور نیز برابر انتظام ایصال منجملہ شصت
تومان سی بست تومان جسکی مبلغ چارسو روپیہ ہوئی ملک محمد اعظم خان کو دیتا تہا تا وقتیکہ ۱۲۰۰
ہجری مین جسکو ستتر برس ہوئے تیمور شاہ سدوزئی نے بدین سبب کہ ملک محمد اعظم نے چند
سکہان کو قتل کرکے سراون مقتولون کے بادشاہ کے حضور نذرانہ بہیجا تہا جملہ ایکہزار دو سو
روپیہ محصول محال کالہ باغ بنام محمد اعظم خان معاف فرماکر معاذ خان کا دخل اوٹہا دیا اگرچہ سندات
شاہی سی صرف بارہ سو کی معافی ثابت ہوتی ہی مگر سوائی اسکی آمدن دہڑیتہ شہر کالہ باغ و
زرعی بنگی خیلان و محصول نمک بطور خود کہاتے تہے صحیح تعداد اوس آمدن کی کسی کاغذ سی نہین
معلوم ہوتی الا حصر اوسکا ترقی و تنزل بیوپار پر تہا کیونکہ محصول دہڑیتہ فی من ہر قسم کی جنس پر
آٹہہ ٹکہ تہی اور ۸۰ ٹکہ فی روپیہ کی حساب سی شمار کئے جاتے تہے جسکا فی من ۲/۸ پائی ہوتے
علاوہ اسکی موضع مسان پر بہی کچہہ زر مالگذاری مقرر نہین تہی عملداری سکہان مین سردار ہرہ سنگھ
نے سمت ۱۸ بکرم مین موضع مسان کی آمدن بحساب پنجدو مقرر کرکے دو حصہ خالصہ سرکار اور تیسرا
حصہ معافی جو کہڑی فصل کی کنکوت کرکے حق حاکمانہ حسب حصص بالا باہمین تقسیم کرلیتی تہی بعدش سمت ۱۸ مین
جسکو تینتالیس برس ہوئی مہاراجہ رنجیت سنگہہ نے بابت محال کالہ باغ گیارہ مہار شتر و دو اسپ
عمدہ ملک الہیار پر نذرانہ مقرر کیا چند عرصہ کے بعد مہاراجہ مذکور نے حال آمدن ایزاد
سے واقف ہوکر حسب تعمال الحصہ زر مالگذاری کی علاوہ دو گہوڑا عمدہ اور گیارہ شتر اور پانچ

سنگ نازمی اور دو بانکشہ ہر سالہ نذرانہ تعین کیا اگر گہوڑا پسند نہو تو بعوض اوسکی مبلغ پانسو روپیہ نقد اور باز و شتر ناپسند کے بدلہ ایکسو روپیہ اور سنگ نازمی کے عوض مبلغ [illegible] روپیہ مقرر تہی اور جب آمدن کان نمک کا انتظام راجہ گلاب سنگہ کو سپرد ہوا تو اوسنی بحساب فیصدی من [illegible] روپیہ ملک الہ یار کو عطا کرکے باقی ضبط سرکار کر لیا سوای نذرانہ مندرجہ بالا کی کل آمدن دہرہتہ زرکشی دلالی وغیرہ ملک الہ یار خان کہاتا رہا اور یہہ عملدرآمد عملداری سکہان تک رہا بعہد رزیڈنٹی لاہور سمت ۱۹۰۰ کو محصول اجناس تجارت وغیرہ مسدود ہوکر بلہ بزنش گذرات دریائی اٹک متعلق کالہ باغ بنام مصر صاحبدیال خلف مصر رلیا رام مقرر ہوا اور ملک الہ یار خان کی استغاثہ پر صاحب رزیڈنٹ لاہور نے [illegible] کو تا حکم ثانی بدستور سابق معاش واگذار رہنی کا حکم دیا اور وہ حکم ثانی ضبطی پنجاب کے بعد چوتہے سال یعنی [illegible] میں اسطرح صادر ہوا کہ کل آمدن محصول چونگی و نمک حق سرکار سمجہی جاوین اور چند رسومات خلاف انصاف مسدود ہوکر مبلغ [illegible] رقومات ذیل سی الہ یار خان سالیانہ معاف کہا وے

محصول زمیچ یعنی پہلری بحساب فی من [illegible]	چرائی مویشی	زمینداری رول یعنی خاک سیاہ	زرکشی
[illegible] سالیانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جاگیر کل موضع مسان	معافی زمینات مقبوضہ الہ یار خان متعلق عیسی خیل		
[illegible]	[illegible]		

اور نذرانہ مقررہ سکہان بہی معاف کیا گیا صاحبان بورڈ اف ایڈمنسٹریشن پنجاب کی تجویز سے اوس حکم مین یہہ شرط بہی درج تہی کہ موضع مسان واسطی دوام بطور جاگیر اس خاندان کو معاف رہیگا اور باقی رقومات مندرجہ بالا تا زندگی ملک الہ یار خان معاف اور بعد وفات اختیار سرکار رہوگا کہ ضبط کرے یا معاف [illegible] مین ملک الہ یار خان عمر طبعی کو پہونچکر فوت ہوا اور بجای

اوسکے ملک مظفر خان بیٹا اوسکا دستار مختار رہا اور بنظر خدمات گذاری اور نمک حلالی اس خاندان
کے حکم ضبطی معاش ملتوی ہوکر واسطے تجویز مناسب کے رپورٹ بحضور گورنمنٹ بہیجی گئی اور واگذاشت
دوام گورنمنٹ سے منظور فرمائی ؛

حملہ جات بیرونی

اس خاندان کو ایسی موقعہ پر دیکھہ کر حسد اور طمع کی راہ سے اقوام پشتون خٹک و بنا زی حملہ کرتے
رہتے مگر خاطر خواہ کامیاب نہوئی چنانچہ عزت خان جد پنجم رئیس حال کی وقت شہباز خان خٹک کو چیلا
نے لشکر کشی کر کے کالہ باغ لیلیا غارت اور تباہی رعایا کی سوا ملک عزت بہی عقوبت سے مار گیا
اور اوسکا فرزند سرحزو خان تاب مقابلہ نہ لاکر دریا کو عبور کر کے کوہ سکیسر مین پناہ گزین ہوا
اور پہر اپنی استعداد پیدا کر کے کالہ باغ خٹکون سے واپس لیا بلکہ مقام کے ارادہ سے پیری علاقہ
خٹک تک لڑتے گیا ثانیا ملک سرحزو خان کی ریاست مین اشیر خان عیسی خیل شاہ محمود خیل نے
حشر جمع کر کے کالہ باغ کو محاصرہ کر لیا دو ماہ کی محاصرہ ہوئے بعد بسبب تنگی رسد بدون حصول مقصود بطور
صلح واپس چلا گیا اور پہر تخمیناً ستر برس ہوئے کہ ناصر خان داد احواجہ محمد خان رئیس خٹک نے
باتفاق قوم عیسی خیل و مروت و ساغری کالہ باغ کو تین ماہ محاصرہ رکہا آخر ناکام ہو کر حشر
واپس ہوئی اور پہر سکہون کی فوج نے اول بسر کردگی محکم چند اور ثانیا دیوان دال سنگہ یورش
کی مگر کالہ باغ لوٹ سے بچ رہا اور سکہون سے کچہہ انتظام ہو گیا

فساد خانگی

گرچہ پہلے سے بہی عداوت خانگی اور بغض دلی اس خاندان مین تہا مگر زیادہ و شعلہ ور بوقت ریاست
ملک محمد اعظم خان کے ہوئی شجرہ نسب مین دیکہو کہ ملک سرحزو خان کی تین زوجہ تہی ملک محمد اعظم
خان کی سوائی چار پسر اوسکی دوسرے دو زوجہ سے بہی تہے مگر باعث لیاقت اور کلانی عمر بعد
وفات سرحزو خان کی محمد اعظم ملک ہوا اور اسی شخص کے عہد سے زیادہ تر اس خاندان کا نام مشہور
ہوا ملک محمد اعظم کی پانچ شادی تہین اون مین سے ہر یک کی اولاد نرینہ کی تفصیل شجرہ مین

درج ہوا اسی سبب باہم برادران اتفاق نہین تہا اور آخر ایام عمرمین محمد اعظم خان نے باوجودیکہ ملک الہیار خان اور اسکے بہائی پسران سے بڑا تہا مگر محمد خان اپنی دوسری منکوحہ کے فرزند کو باعث حفظ قرآن شریف وغیرہ اپنا قائمقام اور دستار مختار بنایا اس بات پر ملک الہیار کو رنج ہوا تب خلاص خان و امانت خان برادران مادری ملک محمد اعظم سے دغا کرکے اسطرح ملک محمد اعظم خان کو کوچہ میں مار دیا کہ اول محمد شاہ بہادر خیل اور اگر خان مراد شاہی سے ضربات تلوار ماریں اور پہر دو سے دو بندوقین آکر لگین جنکا ضارب ایک خلاص خان تہا اور دوسرا لوگ کہتے ہین کہ خود ملک الہیار خان تہا اوسی روز مسجد مین پڑتا ہوا یسین خان بہائی حقیقی محمد خان کا بہی مارا گیا اور محمد خان و سلطان احمد خان جان بچاکر طرف عیسی خیل کے چلے گئے کیونکہ اونکی قتل کا بہی مشورہ تہا تخمیناً ایک ماہ کے بعد ملک الہیار خان نے بشمولیت فتح شیر قوم سگہرآل ساکن موضع ٹمن اپنے خسر اور اوسکے پسران مہر خان و اگر خان کی مسمیان خلاص خان و امانت خان اپنے عموں قاتلان

محمد اعظم خان کو بہانہ تقسیم مال محمد اعظم بولا کر برج کے اندر بہ ضربات کٹار و تلوار مار دیا اور غلام حسین اونکے بہائی نابالغ کو مسمیان محمد علی و شہباز ملازمان ملک الہیار نے باغمین قتل کر دیا الغرض تو یہہ کشت خون ہو رہی تہی اور دوسری جانب عیسی خیل سے سلطان احمد خان نے مان جنگل اور موشانیوں کی مدد لیکر کالاباغ پر حملہ کیا الا ہمراہیوں کی بزدلی سے خود گرفتار ہوگیا دوسرے بہائی محمد خان نے لاوہ مین جاکر بدی شروع کری اور موضع مسان پر قابض ہوگیا چند ماہ کے بعد الہیار خان نے سلطان احمد سے اقرار صلح کرکے رہا کر دیا اور محمد خان کو باعانت سکہان موضع مسان سے بہی بیدخل کیا تب محمد خان ٹانک مین سرور خان رئیس کٹی خیل کی پاس مدد خواہ گیا جسکے پیچہے نواب خان برادر حقیقی ملک الہیار خان نے ٹانک مین پہونچکر بلا اطلاع سرور خان مگر اوسکے فرزند کی رازداری سے ارادہ قتل محمد خان پناہ طلب کا کیا وہ اجل رسیدہ یہہ خبر پاکر بامید بچاؤ خود ٹانک سے شباشب ڈیرہ اسمعیلخان کی طرف نکل بہاگا نواب خان نے بہمراہی سواران اوسکا تعاقب کرکے قریب موضع بٹ قتل کر دیا بعد اوسکے سلطان احمد خان

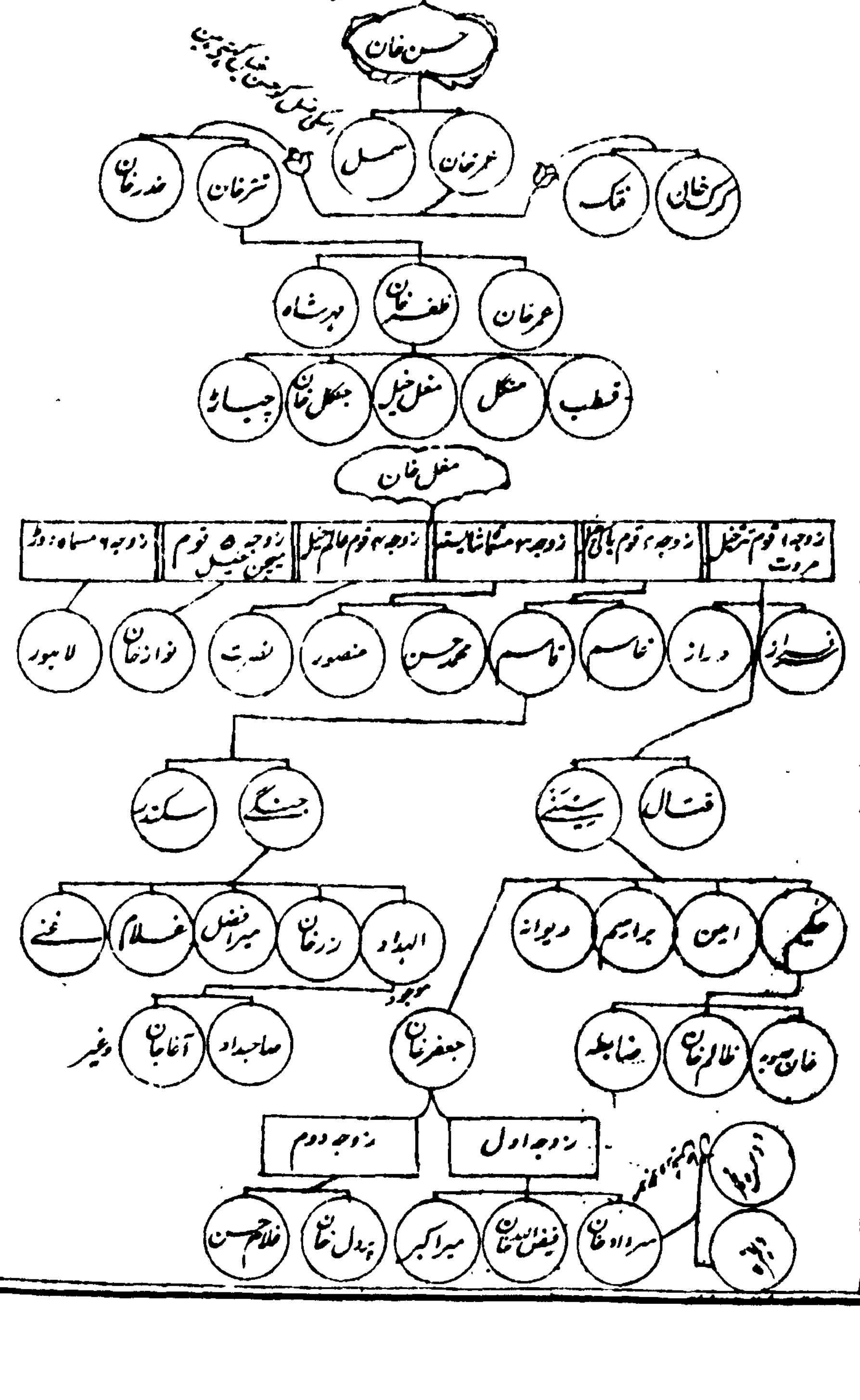
بھی باجل موعود مرگیا تب الہ یار خان سب فسادون پر غالب آکر مالک ہوا اور ماہ مارچ [illegible]
تک اوسنے ملکی کرکے سفر آخرت اختیار کیا جسکے بعد ملک مظفر خان بیٹا اوسکا دستار مختار اور
ملک ہی گرچہ اوس خون ریزی کے بعد آپسمین کوئی واردات سنگین واقع نہین ہوئی مگر
محمد خان کی پسر میر حمزہ خان اور غلام قطب واحمد یار فرزندان سلطان احمد اور عباس خان
کے ملک مظفر خان کے ساتھہ کمال عداوت ہی گو وہ دنیادار ہین اوسکی برابری نہین کرسکتے

حال خدمات سول یا ملٹری

ملک محمد اعظم کو جو بارہ سو مواجب سالیانہ مین محال کالہ باغ تیمور شاہ سدوزئی نے عطا کیا
تو اوسوقت خدمت محافظت گذر راہ کالہ باغ اور انسداد وارادات راہزنی وغیرہ وانتظام
قوم مشانی وبجا آوری دیگر خدمات شاہی اوسکی ذمہ ہوئی تھی اوسکے بعد کوئی خاص خدمت
قابل ذکر نہین تا وقتیکہ ۱۸۳۹ء مین فوج سرکار انگریزی کابل مین تھی تو کرنیل میکنن صاحب
اور الگزنڈر برنس صاحب وغیرہ صاحبان نے انتظام کشتی ہا وآمد رفت قاصدان کا بندوبست
نواح کالہ باغ معرفت ملک الہ یار خان کیا اور ۱۸۴۸ء مین بوقت آنے کرنیل اڈورڈس صاحب
ملک الہ یار اور اوسکا فرزند مظفر خان حاضر باش خدمت ہی اور جب سرکشی سکہان ملک پنجاب
مین ہوئی تو بموجب حکم کے ملک مظفر بہمراہی پندرہ سپچ کے نوکر اور پچاس سوار ملازم سرکار
جو ملک الہ یار خان نے معہ نواب خان برادر خود بہیجے تھے بنون مین فتح خان ٹوانہ کے ہمراہ
رہا جب فوج سکہان متعینہ بنون نے سرکشی کرکے بسرکردگی رام سنگہ چھاپہ والہ اور رندہان سنگہ
لمیدان فتح خان ٹوانہ کو مار دیا تو ملک مظفر خان بھی گرفتار ہوگیا مگر باوامی نذرانہ یا کسی اور
حکمت سی رہا ہوگیا اور پہر ٹیلر صاحب کے احکام کی تعمیل کرتا رہا بوقت مفسدہ ۱۸۵۷ء ملک مظفر خان
بجمعیت پندرہ سواران اور تیس نفر پیادہ بموجب حکم جرنیل جان نکلسن صاحب بمقام پشاور
واسطے خدمات گذاری سرکار انگریزی حاضر ہوکر حسب ارشاد کرنیل سر ہربرٹ اڈورڈس
صاحب کمشنر قسمت پشاور نو ماہ تک پشاور مین مقیم رہکر خدمت بجالایا اور بمقام بنون ملک

مظفر خان کا دوسرا بھائی ربناز خان ہمراہی سوار اور پیادہ کپتان کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر
کی خدمت مین حاضر رہا بعد رفع فساد مذکور ملک مظفر خان کو بجلدوی خیرخواہی پیشگاہ نواب
گورنر جنرل ویسرای کشور ہند سی خطاب خان بہادری معہ سند خوشنودی سرکار اور انعام
ایکہزار روپیہ عطا ہوا ملک مظفر خان لئیق اور خدمتگذار سرکار ہی فی الحال اوسکو اختیار
پولس اپنی علاقہ مین ذیلداری کے دیئے گئے اور بسبب دور واقع ہونے مقام صدر ضلع
اور تحصیل سی مناسب ہی کہ اوسکو کچھہ اختیار مقدمات خفیف دیوانی اور فوجداری مثل دیگر
رئیسان پنجاب عطا ہون تاکہ انصاف ملنے مین اوسجگہہ کی رعایا کو سہولیت واقع ہو ملک
مظفر کا بڑا بیٹا یار محمد خان اپنی باپ کا تابعدار ہی مگر ربناز خان کے ساتھہ
کچھہ رنجیدگی ہے ٭

خاندان غوریواله



مختصر تاریخ اس خاندان کی

واضح ہو کہ مورث اعلی ان کا مسمی حسن خان علاقہ بنون مین بطور اجنبی وارد ہوا ان کا اوپر کسی
اون بڑی قومون سے نہین ملتا جو اس ضلع مین آباد ہین بلکہ ایسا مشہور ہی کہ حسن خان جد لٹے ان کا علاقہ بوت
ہی بباعث ارتکاب واردات خون کے معہ ہر دو پسران خود یعنی عمر خان و سمل خان نکل کر اس ملک
مین آیا اول قوم انجل مین آکر آباد ہوی اور پہر اوس جگہہ سے اوٹہا کر متصل خوجڑی ہا اوس موضع پہ جہان
اب موضع حسن خیل ہی سکونت پکڑی بعد وفات حسن خان کے عمر خان نے اپنی بہای سمل سے علیحدہ ہو کر
بشمولیت غیرت خان خوجڑی جسی بمقام قصبہ غوریوال اپنا دانڈہ بنایا تہا اور اوسی غیرت خان کے
نام سے موضع غوریوالہ مشہور ہی آباد ہوا عمر خان کو عادت تاخت اور غارت گری بہت تہی اوسی عرصہ
مین ایک گروہ قوم جٹ بمقام غوریوالہ وارد ہو کر عمر خان کے ہمسایہ ہوئے ایک دفعہ دانڈہ غوریوالہ کے
لوگون نے تاخت کرکے قوم موہوت کی مال مویشی غارت کرلائے مروتون نے غیرت خان ملک سے
استدعاء واپسی مال مغروقہ خود کری اور اوس نے ارادہ واپس کردینے کا کیا یہہ خبر سنکر عمر خان نے سب
اپنی ہمراہیون کو جو غارت کے مال سے حصہ پانیوالے تہے جمع کرکے اتفاق کر لیا اور غیرت خان کی اس نیکی
کو بے ہمتی سمجہکر دوست بہی مخالف ہوگئی اور سبنے اتفاق کرکے غیرت خان کو ملکی سے جواب دیا اور
عمر خان کو ملک بنایا اوسی روز سے یہہ مثل بزبان پشتو مشہور ہی دتوڈو و تنرونہ وی غیرت خان جسکا ترجمہ
یہہ ہی کہ گرم سردون کے سہنے والا نہین تہا یہی غیرت خان اوس دن سے عمر خان کے خاندان مین ملکی کا رتبہ
چلا آتا ہی اوس سے بعد تیسری پشت مین مغل خان مشہور ہا کہ جس کے اولاد مجمعا مغل خیل کہلنے مین پیدا ہوا
اس شخص نے اپنی عقلمندی سے باوجود اجنبی فرقہ ہونے کے اس قدر رسوخ پیدا کیا کہ اکثر بنون مین اوس کو
اپنی گوندی والے لوگ عزیز او رمعتبر جانتے تہے اونہین ایام مین مسمی جبار برادر مغل خان قوم ٹکی والون کے
ہاتہہ سے مارا گیا اس سبب جرگہ اور رضامندی آذکی مغل خان نے ٹکی والون سے صلح کری اوس اقرار
صلح کے اعتبار پر الہداد نامی ایک ٹکی غوریوالہ مین آیا مسمی غلام پسر جبار نے بدون مشورہ مغل خان اوس کو
قتل کر دیا اس عہد شکنی کے سبب سے مغل نے اپنی برادر زادہ غلام کو الہداد کی قصاص مین ہلاک کر دیا اور

خانگی واردات کی باعث سی دیا جارہ اوس کا دشمن بن گیا تب اوجا اپنی جان بچانے کیواسطے غوریوالہ
سی بہاگ کر بازار احمد خان مین بیٹہا و کئی بیت ہوا اور بیٹہا اور بیکاری کی سیمی قطب ولد غلام نبیرہ جہانگیر ملک بنا جس کو چند
عرصہ کے بعد بطمع ملکی مسمیان ستمہ و نوری ذستم کرکے مار دیا اور خود ملک بن بیٹہا اون سے بسبب
بے وقت افطار کرانے روزہ رمضان کے اخوند شیر محمد صاحب بنوی جو مشہور عالم بنون کا تہا
اور گگہ پیر دو زرواے سنے ناراض ہوکر قوم میری اور عیسکی کی مدد بعد لینے اس عہد کے دلانے
کہ جب غوریوالہ فتح کرو تو نابالغ بچون اور عورات کو قتل یا خراب نکرنا دوسرا غوریوالہ مین سے ودہ ہونے
دینا بعد پذیرائی دونون شرائط کے مغل خان نے اس لشکر کمکی کی ہمراہی مین چالیس روز کے محاصرہ
کے بعد غوریوالہ فتح کرلیا اور اپنے معاندلوگون کو قرار واقعی سزا دی اور بدستور اپنی ملکی پر قایم ہوا
اور بعد وفات مغل خان کے اوس کا بیٹا درانزخان دستار مختار رہا جب وہ بہی نوبت حیات چند
روزہ بہگت چکا تو قاسم خان دوسرا بیٹا مغل کا ملک ہوا اس شخص نے اپنی باپ سے زیادہ بڑہکر مضمون
بن قدر اور رعایا مین رعب پیدا کیا اس کا دوسرا بہائی سیھنی خان بہی ملک تہا جو قاسم خان
کی ہمسری سے بسبب اپنی لیاقت اور حسن ارادت حاکمان افغانستان بڑہ گیا اور قاسم خان سے
سخت گیری اور زیادہ ستانی فلنگ وغیرہ سے رعایا تپہ غوریوالہ اسے بہی ناراض ہوکر سیھنی خان کو جو سلیم الطبع
اور دانا تہا ملک منظور کیا بہت عرصہ تک سیھنی خان ملک رہا آخر جب میان داد خان زرانی اس علاقہ
مین واسطے وصول مالنگ محمود شاہ سدوزی کی طرف سے آیا تو اوس نے بازید خان میری کے کہنے پر بداندیشی کرکے
سیھنی خان کو دغا کے راہ سے اپنے معسکر مین بولاکر بازید قوم میری سے جو پہلے سے سیھنی خان کا دشمن تہا
قتل کرا دیا اوسکے بعد جعفر خان فرزند سیھنی خان کا ملک ہوا اور دوسرے فریق سے جنگی خان ولد قاسم خان
ملک تہا جعفر خان راست گو اور مردانہ شخص چالیس برس تک ملکی کرکے سرکار انگریزی کی عملداری مین مرگ
طبعی فوت ہوا تب اوس کا بڑا بیٹا سردار خان اپنے باپ کا جانشین کیا گیا کہ تا حال وہ موجود ہے -

حال معاش و جاگیر

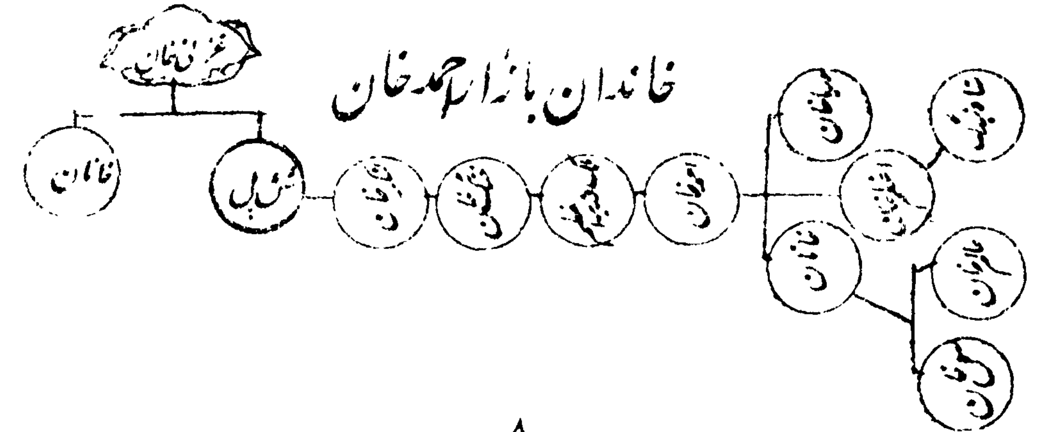
واضح ہو کہ عہد عمر خان بن کچہہ معاش اوس کے دربار حکام وقت سی مقرر نہین تہے الا اوس نے اپنی سینہ

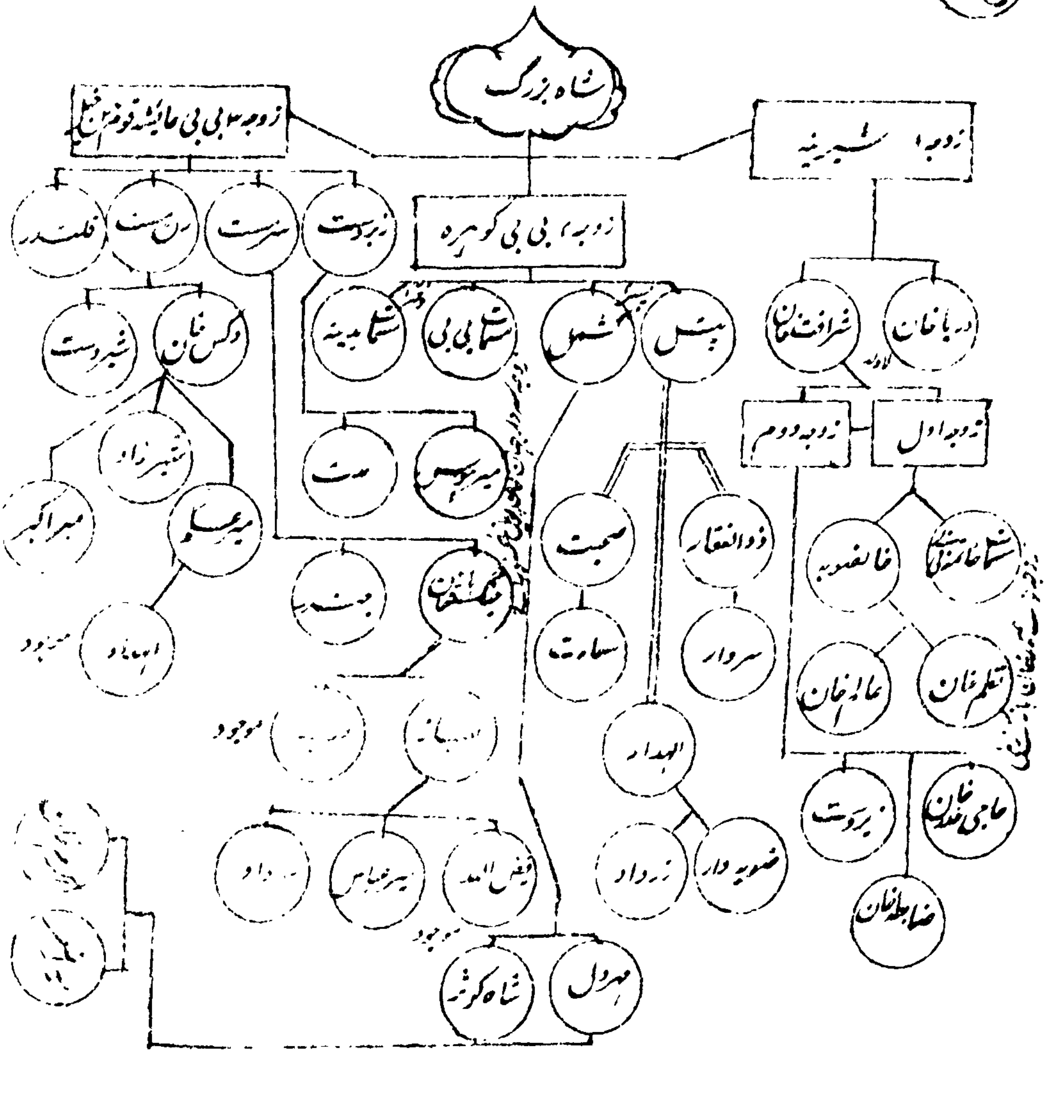
اور جوانمردی سے رسومات شادیانہ اور مال شماری اور ٹہرتہ خاص غوریوالہ پر مقرر کرلیا اور نیز مقدمات
خفیف مین جیسا کہ زد و کوب خفیف مین فی نفر مرتکب آٹھہ روپیہ ناغہ معین تہا ایسی رقوم کی وصولی اور
غارتگری سے اپنی اوقات گذاری کرتا رہا مغل خان کے وقت سے چہارم تپہ غوریوالہ جس کی اوس وقت کی
آمدنی ٹہیک معلوم نہین ہوئی مگر زمانہ حال سے بہت کم تہی احمد شاہ ابدالی کی جانب سے اوس کو معاف ہوا
اور بعد اوس کے بموجب سند شاہ زمان اور شاہ شجاع کے سیفی خان کے نام ایکسو تومان تبریزی
جسکی دو ہزار روپیہ ہوئے اور قاسم خان کے نام اول ہفتاد تومان اور ثانیا تیس تومان جملہ ایکسو
تومان معاف تہی یعنی کل چار ہزار روپیہ غوریوالہ کے تلنگ یعنی مالگذاری سے مجرا لیتے تہی اور جب
سیفی خان کسی حاکم یا بادشاہ کے روبرو جاتا تہا تو روز ملاقات سے روز رخصت تک پانچ روپیہ
یومیہ بطور مہمانی ملا کرتے تہی عملداری سکہان مین بدستور تپہ غوریوالہ کا چہارم بنام جعفر خان
ولد سیفی خان معاف تہا اور دوسرا چہارم جنگی خان اور بعدش بیٹا اوس کا الہداد خان کہاتا رہا
تا وقتیکہ سنہ ۱۸۴۹ مین بوقت حکومت سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اور نظامت جنرل کورٹ لینڈ
الہداد خان سے بندوبست وصول وادای مالگذاری بابت چہارم حصہ تپہ خود نہوسکا اور جعفر خان نے
بجائے اپنے حصہ کے کل تپہ غوریوالہ اور علاوہ اوس کے تپہ اسمعیل خیل کی بہی مالگذاری ادا
کردی اس باعث سے اور نیز بوقت محاصرہ ملتان مسمی نذر خان برادر الہداد خان سرکار انگریزی کی
خدمات سے پہلوتہی کرگئے بلا رخصت اپنی وطن کو چلا آیا اور یہان آکر شامل معندان ہوا ان وجوہات سے
چہارم حصہ الہداد خان والا ضبط سرکار ہوکر باقی چہارم جعفر خان کے نام واگذار ہوا اوسنے دور اندیشی
کرکے بدین مراد کہ دونون تپون پر ہمارا دخل رہے غوریوالہ کے تپہ سے بجائے چہارم ششم اور تپہ اسمعیل خیل
سے بہی ششم لینا قبول کیا اور حسب تجویز ہربرٹ اڈوارڈس صاحب ہر دو تپہ کی سند اوس کے
نام عطا ہوئی سنے الحال سردار خان کو دونون تپہ سے حسب تفصیل آمدنی سالانہ ہے

تپہ غوریوالہ — بابت ہشتم	تپہ غوریوالہ — تعلقہ داری وچھوترہ	میزان تپہ غوریوالہ	تپہ اسمعیل خیل — بابت ہشتم	تپہ اسمعیل خیل — تعلقہ داری فیصدی پنجرویہ	میزان تپہ اسمعیل خیل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کل آمدن ہر دو تپہ سے [illegible] ہی اور یہہ رقم سردادخان فرزند کلان جعفرخان کے نام سرکار سی واگذار ہو
اور حسب دستور گذشتہ چار سوار رئیس مذکور کی جانب سی خدمات سرکار مین حاضر رہتے ہین جن کو تنخواہ
مین غلہ وغیرہ اپنے پاس سے دیتا ہے گورنمنٹ انگریزی کی حضور مین جعفرخان اور اوس کا بیٹا سردادخان
اچھا خدمت گذار رہا بوقت سرکشی ۱۸۴۸ء مین سردادخان بجمعیت اٹھائیس سوار اسلحہ بند محاصرہ ملتان کے
وقت شامل سرکار تھا اور جعفرخان نے بموجب حکم ٹیلر صاحب اور رضا میر عالم خان کے علاقہ بنون سے
دو سو جوان واسطے مدد سرکار بھرتی کئے ۱۸۵۷ء کے فساد مین چودہ سوار سردادخان کے ضلع بنون مین کام
ڈاک رسانی وغیرہ پر متعین تھے ماہ مئی ۱۸۶۳ء سے سردادخان کو کام ذیلداری پولس تفویض ہوا جسکو
بہت خوشی سے انجام دیتا ہے اور قدر عزت کا سمجھتا ہے

خاندان بانهٔ احمد خان





تاریخ اس خاندان کی

یہہ خاندان عیسی کی اولاد شینک سے تو بنوچی کا اصل حال قبضہ تک نہ دار اور شجرہ نسب سند سیوم کے پہلی باب مین
درج ہو چکا ہے عیسی کی اولاد مین سے غزنی خان مورث اعلی اس خاندان سے نتیجہ عیسی مین اپنی نام
پر ایک موضع آباد کیا عرصہ تخمیناً ایک سو پچاس برس کا گذرا ہی کہ احمد خان نے جس کے وقت سی یہہ خاندان
ممتاز ہوا موضع غزنی خیل سے اوٹھہ کر بازار احمد خان کو اپنے نام سے آباد کیا اکثر ہندو لوگ موضع بہرت
وغیرہ سے آکر آباد ہوئی گو اوس کی حیات مین یہہ قریہ بہت چھوٹا تہا الا اوس نے تا بقدور اس کی ترقی مین
ہرطرح کوشش کری شروع عہد نادرشاہ ایرانی مین احمد خان مرگیا از ان بعد اعظم خان فرزند اوس کا ملک
بنا احمد شاہ ابدالی کے عہد مین جب وہ بہی مرگیا تو شاہ بزرگ اوسکی پسران نے دریا خان دخانان اپنے
چچون کو معہ فرزندان اوس کے دغا سے قتل کر کے خود دستار مختار ہوا آدمی ہوشیار اور مستعد تہا
اپنے جنبہ دارون مین بہت رسوخ پیدا کر کے دربار شاہی مین بہی دسترس حاصل کر لی احمد شاہ ابدالی
نے موضع جبہ خیل و مردی خیل و سیر و جملہ جمیع امالت سالیانہ جاگیر مین عطا کی علاوہ اس کے آمدن دہرتیہ
قریہ بازار احمد خان مرتب ایکہزار روپیہ سالانہ کی تہی شاہ بزرگ کی عہد مین قصبہ بازار احمد خان بہت بڑہ
گیا اور میلہ جمعہ کے ہونے سے خرید فروخت اور رونق کی بڑی ترقی ہوئی جیسا کہ شجرہ مین درج ہے شاہ بزرگ
کے ہشت فرزندان نرینہ اور دو دختران تہین جن مین سے مسمات بی بی کو سردار جہان خان درانی جو
افسر فوجی احمد شاہ کا تہا نکاح کیا اخیر دور سلطنت تیمور شاہ سدوزئی مین شاہ بزرگ نے بہی جہان فانی کو
چہوڑا اگرچہ اوس کے بعد شرافت خان قایم مقام اپنے باپ کا ہوا مگر آپسمین بہائیون کے بدین سبب کہ مختلف
زوجات سی تہے اتفاق نہو سکا رن نشت سرمست زبردست ہر ایک بجائے خود ملک تہی شرافت خان نے
اپنی دختر مسمات خانمہ بی بی کی شادی نواب صمد خان بارکزی برادر امیر دوست محمد خان سے کردی تہی
اس رشتہ داری کے باعث شاہ زمان کے عہد مین شرافت خان اپنے ہمسرون پر غالب رہا اور

علاوہ جاگیر سابق اور آمدن ہسرتہ مبلغ بارہ سو روپیہ سالانہ انعام اوس کا منجملہ تلنگ تیہ عیسکی سے مقرر
ہوا اور بوقت ملاقات کبہی حاکم کے پانچ روپیہ یومیہ بطور مہمانی کے ملتے تہے شرافت خان حقیقی برادر دریا خان
عالم شباب مین خود بیوالہ کی لڑائی مین مارا گیا اوس کے بدلہ مین مغل خان جد اعلے سردار خان مذکور نے
اپنی دختر شرافت خان کو نکاح کر دی اوس سے تین فرزند نرینہ شرافت خان کے پیدا ہوئے جنہین
سے بڑا حاجی قدر خان تہا جو بعد وفات شرافت خان دعوی دار ملکی ہوا اور اوسکو قلندر خان اور
جنگباز خان اور دکس خان نے ہمصلاح ہوکر معہ دو دیگر برادران حقیقی بے خبر قتل کر دیا خانقسوہ پسر
شرافت خان مشکل سے جان بچاکر نواب صمد خان کے پاس داد خواہ گیا اور جب سردار شیر دل خان
بارکزی اس ملک مین آیا تو خانقسوہ اوس کے ہمراہ آیا اور اوس کی اعانت سے اپنی
جائداد اور موضع واپس لیکر انتقام کے راہ سے تین چار کس نوکران دکس خان وغیرہ کو جو
بوقت قتل اوس کے برادران کے شامل تہے عقوبت سے ہلاک کیا اس ہر طرح کے فساد پر غالب آکر مسمی دکس خان
ولد مست خان ملک ہوا یہہ شخص دلاور آدمی تہا سب سے زیادہ اختیار اور نام پیدا کرکے ما
نگر سمت [illegible] بکرم مین جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ضلع بنون کی حدود و مروت مین داخل ہوا تو اس نے دفتر
کے ساتہ اومیت سے اطاعت قبول کرکے سردار فتح سنگہ کے رابطہ اور کنور کہڑک سنگہ کی مہربانی
سے بڑا فروغ حاصل کیا پانچ روپیہ روزینہ اوس کو روز ملاقات سے تا رخصت معہ سروپا سرکار سکہان سے
ملتا تہا سمت [illegible] بکرم مین کہڑک سنگہ نے نصف تیہ عیسکی دکس کو معاف کیا علاقہ بنون خصوص اپنے
گوندیداروں پر اس قدر اس کا اختیار تہا کہ جہان چاہے بطور حشری لشکر فوجی جمع کر سکتا تہا بازار
احمد خان کی ترقی اور اس خاندان کا نام دکس خان کے وقت سے تمام مشہور ہوگیا دیوان مانک رائے
نے جو نواب دیرہ کی طرف سے ایک دفعہ موضع خوجڑی علاقہ بنون یورش کری تو دکس خان نے ہمراہی
زنگ خان میرہ خیل اوسکو ایسا ہٹایا کہ پہر بنون کا ہی نام نہ لیا اور ایک دفعہ موجبہ علاقہ میانوالی مین سکہان
کی مدد کے واسطے ہمراہی ایک سو تیس بندوق کی جاکر سکہون سے لڑا اور اسی طرح ہر طرف لڑنے مین
دلیر تہا سمت [illegible] بکرم مین دکس خان فوت ہوا تب بڑا بیٹا اوس کا میر عالم خان اپنے باپ کی جگہہ ملک بنا ابہی

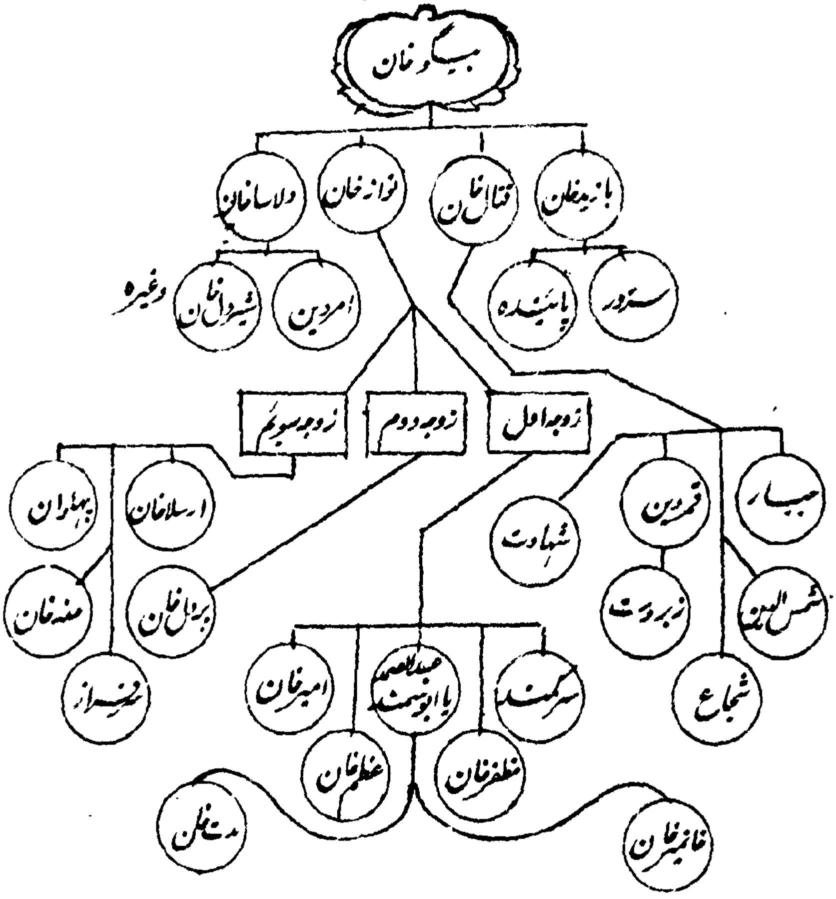
کامل کامیاب نہین ہوا تہا کہ ایک سال کے بعد خانصوبہ نے اپنی پورا ای انتقام مین دغا دیکر مروادیا اوس کے قاتلان سے بہی بارہ کس اوسی موقع پر مارے گئے جب سکہون کا حاکم آیا تو بیوہ دکس خان نے مبلغ ؏ ہزار روپیہ نذرانہ یا رشوت دیکر اس جرم مین خانصوبہ کو باعث قصاص لینے کے قید کرا دیا جو لاہور کو بہیجا گیا اور کل جائداد اوسکی موضع وغیرہ بیوہ دکس اور اوس کے فرزندان کے قبضہ مین اگئے جسپر آجتک وہ قابض ہین بعد چند سال کے خانصوبہ مذکور بسفارش سردار سلطان محمد خان بارکزئی لاہور سے رہائی پاکر واپس آیا مگر ملکیت نہ ملی میر عالم خان کے مارے جانے کے بعد سمند خان ولد قلندر خان نے دعوی ملکی کیا جسکو لالباز خان و دراب خان نے معہ ایک خورد سال فرزند کی قتل کرکے لالباز خان ملک ہوا یہ شخص عقیل زمانہ ساز دوراندیش نہا ۱۸۴۸ء ہجز جب کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس ضلع مین آئے تو اس نے حاضر رہکر بجا آوری احکام اور خدمات بخوبی کری اس سبب سی صاحب ممدوح نے بلحاظ خاندانی اور رانشدا و آمدنی بجا کل تیرہ موضع تپہ عیسکی کے چہارم کے بابت مبلغ ... اور بابت تعلقہ داری سالہ ... اور بابت با وسمعیل خان نے ... کل ... سالانہ معاش عطا فرمائے بوقت شورش ملتان ۱۸۴۸ء مین دراب خان محاصرہ ملتان مین خدمت گذار رہا اور لالباز خان کو بنون سے سکہ قید کرکے گجرات لیگئے تہی کہ وہان سے امیر دوست محمد خان کے پاس ہو نکر رہا ہوا بعد وفات لالباز خان کے فیض اللہ خان فرزند کلان اوس کا ملک مقرر ہوا کہ تا حال وہی ملک ہی مگر دراب خان اپنے چچا سے بخوبی اتفاق رکہتا ہے اور زیادہ تر اختیار امورات ملکی و خانگی دراب خان کو ہی میر اکبر خان ولد دکس خان ایک معقول آدمی ہے اور اوس سے دراب خان اور فیض اللہ خان کی عداوت اشد ہے۔

رواج تقسیم

شاہ بزرگ نے اپنی حیات مین بطور چنڈا ونڈ ہر ایک منکوحہ کی اولاد کو ایک ایک حصہ آمن تقسیم کردی کل تین حصہ چپب ذیل شرافت خان یک حصہ بنل و کشل یک حصہ سر شت زن مست زبردست

وقلندر یک حصہ اور تقسیم خرچ مالگذاری وغیرہ چار حصہ پر کرتے تھے شرافت خان چہارم حصہ اور باقی
تین حصہ دو جگہہ کرکے باقی ماندہ پسران ادا کرتے تھے فی زمانہ اوس تقسیم کا نام ونشان بھی نہیں رہا
کل آمدنی انعام سرکار سے فیض اللہ خان کے نام سے مقرر ہے اور دراب خان اوس کے شامل ہے اور
صورت مشخصہ ملکیت بنات بطور بہیا چارہ ہوگئی ہے تقسیم مال سے عورات کو حصہ نہیں ملتا۔

خاندان بیگو خیل مروت



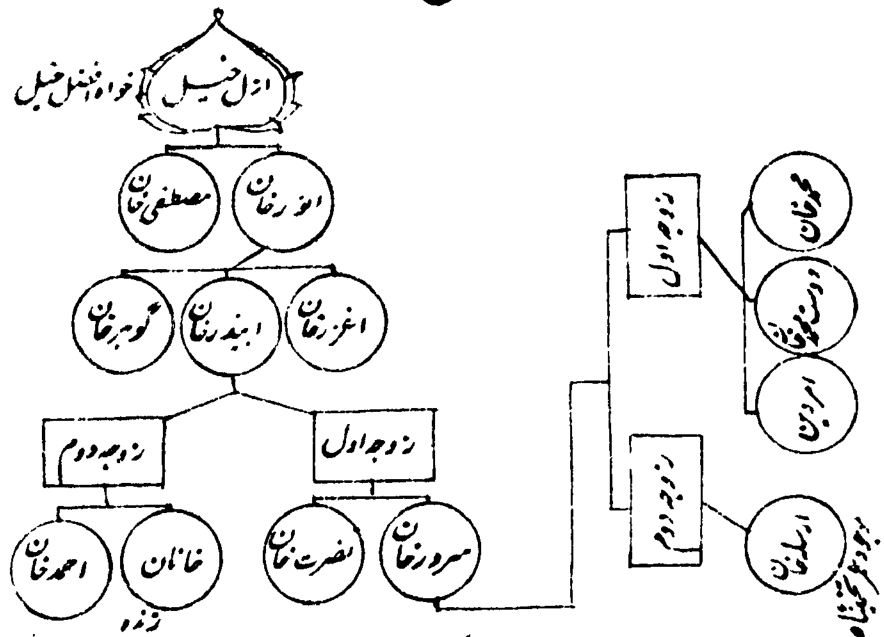
حال اس خاندان کا

واضح ہو کہ دادی خان مورث اس خاندان کا جو بنگا خان سے اوپر پانچوین پشت مین تہا اور اوسکا شجرہ نسب بنگو خان تک حال قوم مروت مین درج ہی یہہ خاندان قوم مروت لوحانی شاخ اچو خیل سے ہی جس وقت کہ قوم مروت نے بعہد سلطنت ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کی علاقہ مقبوضہ حال موسومہ مروت پر قبضہ کیا تب دادی خان اپنے شاخ مین سرگروہ تہا دادی خان کی چوتہی پشت مین ہانی خان مشہور ملک ہوا جس نے قوم گنڈہ پور کی ساتہہ بمقام نکوارہ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان مین جا لڑائی کری اوس کا بیٹا بنگو خان ایک صاحب اخلاص اور مستعد ملک تہا مددخان درانی کے رو برو بمقام علاقہ بنون شیر ... [illegible] بشمشیر ... اوس حیوان کو مار دیا اوس دلاوری کے معاوضہ مین ... [illegible] ... [illegible] ... بنگو خان ... نواز خان خلف اوسکا ملک ہو

اس شخص نے اپنی شجاعت اور حکمت سے مروت مین بڑا نام پیدا کیا اور کل مروت کی نصف گوندے کا افسر علی بنا بمقام گزرک علاقہ خٹک مین شہباز خان اکوڑ خیل کے ساتہہ لڑائی کری اور دوسری دفعہ سلطان خیلون سے لڑائی مین جس مین ہوا نواز خان کے ابید رخان عیسک خیل اپنے رقیب کے ساتہہ جو دوسرے نصف گوندے مروت کا افسر تہا سخت عداوت تہی بار رہا اوس سے لڑتا رہا جو لڑائی ان مین بمقام موضع دلو خیل ہوئی اوس محاربہ مین قتال خان برادر نواز خان اور قمر الدین مارے گئے اور خود نواز خان بندوق اور تلوار سے مجروح شدید ہو کر ہٹ گیا اور نواب شیر محمد خان ڈیرہ والہ کے پاس جا کر [۳۶] ... ہجری مین اوسکی فوج لے آیا اور بمقام لس لغڑ داہ و قورواہ دوسرے گوندے کے مردون سے جنکا سردار ابید رخان عیسک خیل اور محبت خان تترخیل تہی سخت لڑائی ہوئی نواب کی فوج نے فتح پائی اور مروت کے علاقہ پر ... بی اتفاقی سے ... ہوا بعد اوسکے بھی وزیران احمد زئی اور اتمان زئی سے لڑائی ہوئے سوہان خان وزیر کی لڑائی مین عبد الصمد خان بہی زخمی ہوا مگر وزیرون کو شکست دی بادشاہ دہلی مین سے شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب عالمگیر نے پہلے اس قوم مروت و ... [illegible]

مہار شتر مالگذاری میں واسطے باربرداری مقرر کئے اور بعد ش احمد شاہ ابدالی دو سو چالیس
سواری جسکو آبل کہتے تھے واسطے خدمات شاہی بجای شتران بطور نوکری لئے جاتے تھے اور یہ شتر
و سوار کل قوم مروت پر حسب رسد پھیلائے جاتے تھے انکی عوض میں مالگذاری معاف تھی تیمور شاہ
سدوزئی نے جب بارہ ہزار پہلی دفعہ نقد قلنگ مقرر کیا تو بیگو خان کو بار ہزار حصہ اپنی قوم کے
زر مالگذاری سے انعام میں مجرا ہوتا تھا جب نواب صاحب کی جانب سے دیوان ٹانک راٹی کاردار
ہوکر آیا اور چالیس ہزار مالگذاری علاقہ مروت پر مقرر ہوئی تو ایکہزار دو سو بیس روپیہ سالیانہ
معہ مشاہرہ سواران اور عہد عملداری سکہان میں الٹی من غلہ بھی مدد معاش مقرر ہوئی جب وہ
سوار برخاست ہو جاوین تو واسطے ذات خاص کے پانسو روپیہ سالیانہ معین تھا اور نیز بستم حصہ آمدنی
تپہ دریشے بلا زر سے معاف ملتا تھا اب گورنمنٹ انگریزی سے بموجب حکم گورنمنٹ ہند مورخہ پنجم اکتوبر ۱۸۵۹ء
الاہ نقد برات یعنی انعام سالیانہ واسطے عبد الصمد خان کے مقرر ہے اور اپنا زمیندارہ اور ملکیت بھی رکھتے
ہیں معہ ۱۸۴۸ء میں عبد الصمد خان کا بیٹا مدد خان معہ چند سواران محاصرہ ملتان میں حاضر تھا عبد الصمد خان
بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی ۱۸۶۸ء بمرگ طبعی فوت ہوگیا اوسکا بیٹا خان میر خان باپ کا جانشین ہے یہ خاندان
مروت میں معتبر اور اپنی نصف گوندے کا پیشوا ہے الا آپس میں بھی اتفاق نہیں رکھتے ؛

خاندان عیسک خیل مروت

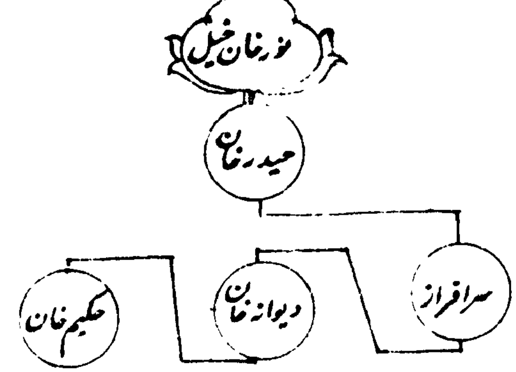


مختصر حال اس خاندان کا

عیسک خان مورث اعلے اس خاندان کا نسل مروت لوہانی سے ہے عیسک خان کی تیسری پشت
مین جبار خان اس ملک مین دیگر قوم مروت کی ساتہہ عہد سلطنت اکبر مین آکر آباد ہوا جبار خان کا
نبیرہ افضل خان تھا جس تک کرسی نامہ مروت کی باب مین لکھا گیا اور اوس سے نیچے یہان درج
ہی افضل خان کا بیٹا انور خان ملک مین مشہور رہا بکو خان کا ہم عصر اور رقیب تھا نصف گوندے
مروت کا اسکا جنبہ ہوگئے بعد وفات انور خان کے ابیند خان بیٹا اوسکا مالک ہوا یہہ شخص جنگجو تھا
اپنی گوندے مین بڑا راسخ پیدا کرکے گنڈہ پور اور عیسی خیلون کے ساتہہ بجا ربے کئے جب ایکدفعہ
سرور خان رئیس ٹانک سی بطور کمک نواز خان وغیرہ دوسرے گوندی والہ فوج لانی تب اسنی اپنی گوندے
کی سرکردگی مین اونسی سخت لڑائی کرکے ہٹا دیا مگر ثانیا اسکی مخالف نواب صاحب ڈیرہ والہ کی
فوج زیر کمان دیوان مانک رای چڑھا لانی تب اوس سی ابیند خان نقصان کثیر کے ساتہہ شکست

کہاٸی اور پہر محمد پایندہ خان نی جو واسطی وصول معاملہ مروت آیا تہا امید خان کو قید کرکے
ڈیرہ مین لیگیا اور چہہ ہزار روپیہ جرمانہ اوس سی وصول کرکے چہوڑا بعد مرنے امید خان کے
سرور خان اوسکا بڑا بیٹا مالک ہوا یہہ شخص بہی ہوشیار زمانہ ساز تہا تمام عمر اپنی عبد الصمد
بیگو خیل کی دشمنی مین گذار کر سنہ ۱۸۶۱ء کے آخیر مین مرگیا اب اوسکا بیٹا ارسلہ خان مالک ہی اور
نصف گوندے مروت کے اسکی قبضے ہی اور گورنمنٹ انگریزی سی مبلغ آٹہہ سو روپیہ کی جاگیر
عطا ہی سکہون کے وقت امید خان اور سرور خان کو حصہ خاص اپنی ذات کا اور
معاملہ بابت مشاہرہ سواران جملہ [illegible] ملتی تہی اور بعد تیاری قلعہ لکی [illegible] غلہ اور
بستم حصہ اپنی تپہ سی عطا کیا جب سرکشی سکہان سی ملتان باغی ہوا تو نصرت خان برادر سرور خان
محاصرہ ملتان مین ہمراہی پانچ سواران و پیدل کے خدمتگذار رہا بیگو خیلون کی ساتہہ اسکے
خاندان کی قدیمی عداوت ہی مگر پردل خان بیگو خیل کے ساتہہ بسبب دشمنی خانگی ارسلہ خان کے
کچہہ سازش ہے ॥

خاندان میناخیل



نورخان کا باپ تاجا ملک ہم قوم مروت کے ساتھہ اس ملک مین آیا اور اپنی شاخ میناخیل مین
یہہ خاندان معتبر چلا آیا عہد تیمور شاہ سدوزئی مین سرافراز خان ایک معتبر ملک تہا جب وہ
سرور خان رئیس ٹانک کی لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بیٹا دیوانہ خان ملک ہوا عملداری
نواب وغیرہ و سکھان مین وہ ایک کام کا ملک تہا اور قصبہ لکی مروت اوسکی تحت مین تھا
سوای غلہ و برات مقررہ اہل ہنود سے بطور دہڑ تہیہ کچہہ محصول لیا جاتا تہا بعد اوسکے حکیم خان ہی
جو اب تک ملک ہی اور یہہ شخص سواسطہ علاقہ مروت مین یاد رکہنے کے لایق آدمی ہی کہ جب ۱۸۴۸ء
مین فوج سکھان سرکش ہوکر قلعہ لکی مروت کو مضبوط کرلیا تہا تو اس حکیم خان نے اپنی قوم کی حشر
جمع کرکے حسب الحکم ہیجر ٹیلر صاحب خدمت نمایان کی جسکے صلہ مین اوسکو ساٹہہ روپئے پنشن سالانہ عطا
ہوئے اور آیندہ بہی لایق کام آدمی ہی ؛

خاندان میانداخیل

اس خاندان سے اوپر خواص خیل مروت کا مشہور خاندان مروت کی قوم مین تہا اور اکثر خانی
قوم مروت خواص خیلون مین رہی جیسا کہ اعزرخیل اور پہر میانداد خود بہی مشہور ملک تہا لنگر
خان نے بہت نام پیدا کیا اور پہر تیہ عمر خان خیل مین لنگر خان ملک تہا جسکا بیٹا اب ولی خان

موجود ہی اور صاحبداد خان ولد نواز خان جسکا باپ ایک دلاور ملک تہا وہ ملک ہی اور سرکار
سی برات اونکی نام مقرر ہی جسکی تفصیل نقشہ برات سی ملیگی ؛

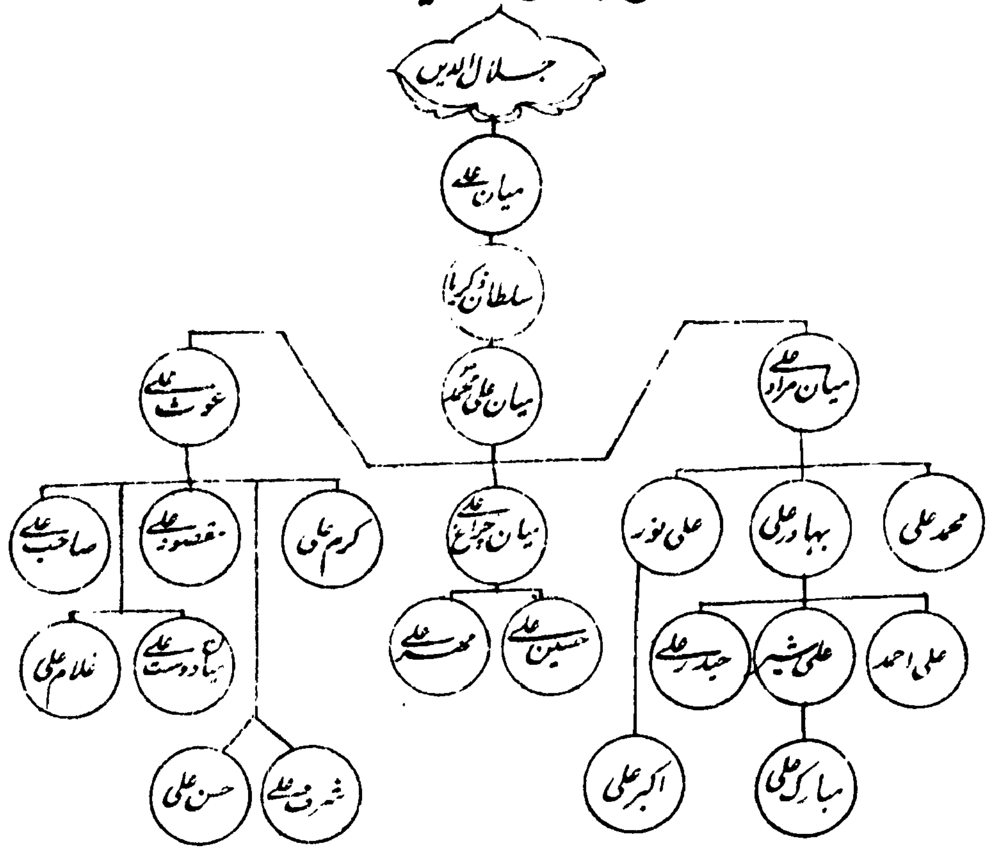
خاندان غزنی خیل

یہ طوطی زئی مروت مین محبت خان غزنی خیل ایک دلاور ملک ہوگذرا ہی اوسکا بیٹا مردل خان اب
موجود ہی اور اوسکا معاند رقیب محمد خان ولد پیر محمد خان بہی ملک ہی جسنی وقت شورش سنہ ۵۷ء مین
اچہی خدمت سرکار کی ہی اور قابل یاد رکہنی کے ہی ؛

خاندان موشانی

واضح ہو کہ قوم موشانی مین قدیم سی اپنی شاخ کے معتبر چلی آئی رئیس یا ملک کل قوم کوئی نہین
ہوا چنانچہ اب بہی یہی حال ہی الہداد خان شاخ جعفر خیل موشانی بسبب رشتہ داری شیر خان
عیسی خیل اور بہ مہربانی کپتان کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دربار گورنری مین باریاب ہوا ہی

خاندان میالان سکنہ میانوالی

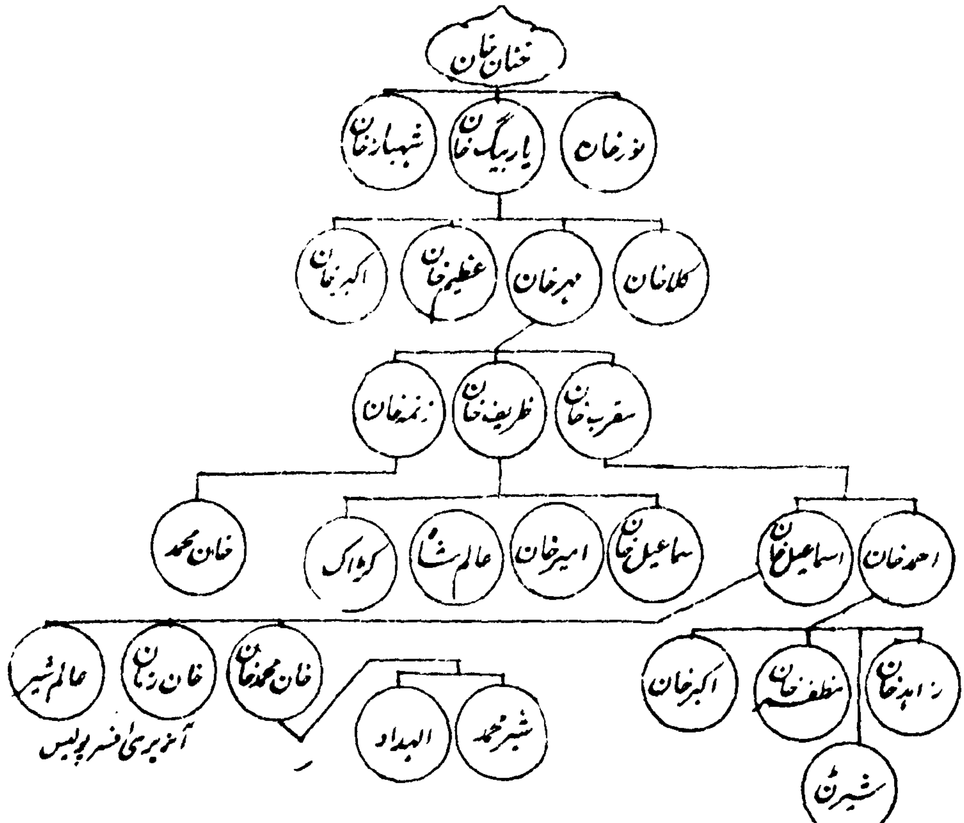


مختصر تاریخ اس خاندان کی

اس خاندان کا مورث جلال الدین بہمراہی میان علی اپنے فرزند کے بغداد سے اس ملک مین آیا اور تخمیناً دو سواسی برس ہوا کہ اول بمقام معظم نگر جسکی کہنڈرات شکستہ علاقہ میانوالی مین موجود مین آنکر فروکش ہوئی اوسوقت سلطان سہالت اور سلطان مقرب گہکھڑ علاقہ کچھی وغیرہ نواح کے حاکم تھے جلال الدین اپنے فرزند میان علی کو اس ملک کی لوگون کا پیر بنا کر خود بغداد کو

واپس گیا اور میان علی نے بمقام میانوالی اپنے گہر بنائے اور وہی وجہ تسمیہ میانوالی کا ہے میان علے
کا فرزند سلطان ذکریا خدا پرست اور بڑا مشہور نیک آدمی تہا اوسکی وقت مین افغانان
نیازی دریاء سندسے عبور کرکے اس علاقہ مین آباد ہوئے اور سلطان ذکریا کو اپنا پیر بنایا
بعد وفات اونکی میان علی محمد سجادہ نشین ہوا فی الحال میان حسین علی اپنے باپ کی جگہہ اور
محمد علی اپنے والد کی جابجا اور شرف علی اپنے گہر کا مختار ہے اور لوگ انکو متبرک سمجہکر عزت اور ادب
کرتے ہین سلطان ذکریا کی خانقاہ پر نذرانہ چڑہتا ہے بلحاظ معاش اور انعام قدیمہ سرکار
انگریزسے بہی ۱۱۰ ایکڑ اراضی واقعہ دیہات پرگنہ میانوالی جمعی ۱۸۷ سالیانہ اور رقم
بڑی اپنے خاندان کی معاف ہے اور یہہ معافی تین حصہ پر باہم اولاد ہر سہ پسران میان علی محمد
منقسم ہے ٭

خاندان پہیلان

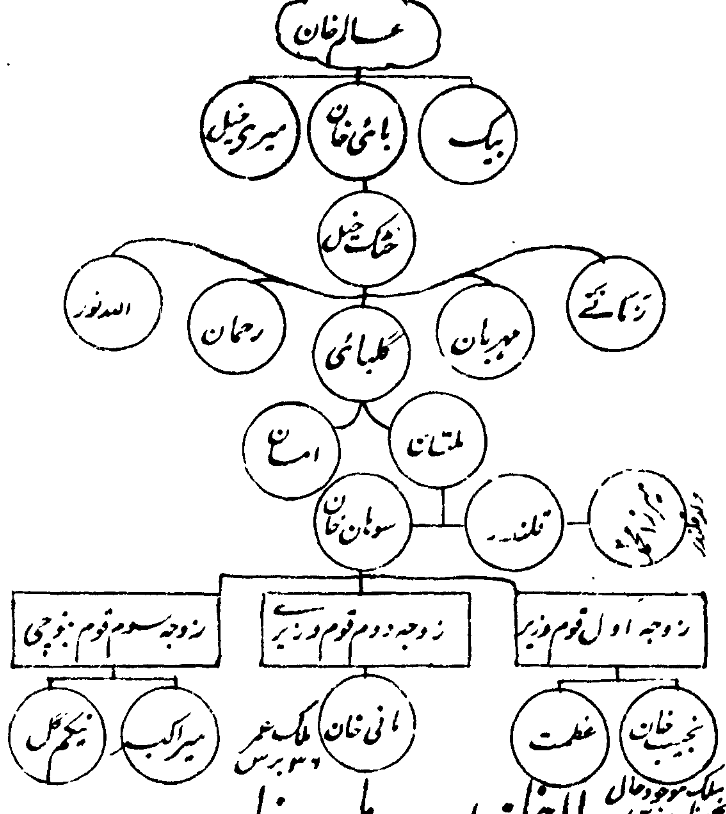


اسمیت و قومیت اس خاندان کی

واضح ہو کہ یہہ خاندان شہو بقوم بلخ افغان ہے یہہ لوگ اپنا کرسی نامہ قوم لوہانی سے ملا کر نسل لودھی مین شامل ہونا بیان کرتے ہین الا باوجود تلاش کوئی صحیح کرسی نامہ نہین ملتا خنان خان مندرجہ شجرہ نسب کا جد اعلی مسمی سمعیل خان کوہ سلیمان کی جانب سی آکر اول چولستان اور رکلو رکوٹ مین آباد ہوا خنان خان کا نبیرہ مسمی مہر خان وہان سی اوٹھہ کر بمقام پہلان سکونت پذیر ہوا اول یہہ قوم

قوم سنبل کی تحت مین تہا اونسی اس قوم نے دبالیا اگرچہ اوسوقت یار بیگ خان بہی زندہ تہا
مگر مہر خان مدار المہام اپنی خاندان کا تہا پیلان کی ترقی آبادی کو دیکہہ کر قوم جسکانی بلوچ نے
بارادہ چہین لینے ملک کی انپر حملہ کیا سخت لڑائی ہوئی جسمین جسکانی منہزم تو ہوئے مگر یار بیگ
و مہر خان باپ بیٹا ہر دو اوس لڑائی مین مارے گئی بعد اوسکی نواب محمد خان سدوزئی نے
لشکر کشی کرکے موضع پیلان کو غارت او خراب کیا اور بعد فتح علاقہ پیلان کے اس خاندان
کی عزت قایم رکہی اور مقرب خان وغیرہ اولاد یار بیگ خان کیواسطی ستارہوان حصہ
پیداوار ہر دو سر رقبہ دیہات ذیل سے پیلان خاص چہور کن ونوٹہ وہنگانٹہ دوابہ ڈب
قصیر والہ معافی مقرر ہوئی اور علاقہ پنجکوٹہ کے بعض دیگر دیہات پر بہی بطور تعلقہ داری
انکا اختیار تہا اور ساڑہے چار روپیہ چاہ بہی واگذار تہی عملداری سکہان مین علاقہ پنجکوٹہ
سرداران سکہہ سندہانوالیان کو جاگیر ملا اونکے عہد مین بہی معافی مندرجہ بالا بدستور معاف
رہی اور اپنی خود کاشت کا محصول بہی معاف تہا اگرچہ ٹہیک تعداد اس آمدن کی کسی
کاغذ سے معلوم نہین ہوتی مگر از روے اندازہ تقریبًا ایکہزار روپیہ سالانہ کی آمدن تہی
دیوان ساونمل کے عہد سے بسبب ضبطی ترقی آمدن مین کمی واقع ہوئی عملداری سرکار
انگریزی مین چہہ روپیہ فیصدی مالکانہ یا تعلقہ داری الگ کر دستور ستر ہوین حصہ کا موقوف
ہوا اب اس چہہ روپیہ فیصدی اور انعام نمبرداری پر انکا گذارہ ہی اور خان زمان خان
فی الحال اس خاندان کا پیشوا ہی جسکو آنریری پولس افسر سرکار نے بنایا عمر اوسکی تخمیناً چہتیس ۳۶ برس
کی ہو گی ؛

خاندان سپیرکی وزیر



عمر تخمیناً ۵۰ برس ملک موجودہ حال

حال خاندان سوہان خان

واضح ہو کہ یہہ خاندان قوم وزیری شاخ احمد زئی شعبہ سپیرکے سے ہے انکا مفصل شجرہ اوپر
نک قوم وزیری کی حال مین لکہا گیا ہے مسمی وزیر کی پانچوین پشت مین سپیر کے پیدا ہوا جسکے
اولاد کے بہت شعبے ہین فرع باغوان خیل مین مسمی عالم خان سے ملکی چلی مگر جیسا کہ کل قوم وزیر
مین معتبران قوم کے واسطے صرف نام ملکی ہوتا ہے اسیطرح اس خاندان کی ملکی بہی تہی کچہہ معاش
یا گذارہ اپنی قوم کی جانب سے واسطے انکے مقرر نہین تہا اور بادشاہان وحاکمان سابق
سے انکی آشتی یا تعلق کم ہوا اسواسطے فیض حکام سے بہی محروم رہے روایت ہے کہ عالم خان مذکور کو
بعہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر جب بہادر شاہ ملک بنون مین آیا تو زہر دی گئی کیونکہ وہ

دلیر شخص اپنی قوم کو جمع کر کے ٹل بلند خیل اور درہ توچی کی راہ سے جب شاہزادہ کی فوج آتے تھے تو مارچ اور رسد راہ ہوتا تھا بعد وفات عالم خان کے اوسکا بیٹا کوئی ایسا لائق نہین تھا

کہ جو مشہور ملک ہوا ہو مگر اوس کا نبیرہ زادہ زمان سے اپنی وقت مین بہر ملکی کو مشہور کیا جب اوسکو فرقہ توری خیل شاخ اتمان زئی وزیری سے مار دیا تو پہر ان کی شہرت جاتی رہی گرچہ مسمی ملتان باپ سوہان خان اور برادر زادہ زمانی برائے نام ملک تہا الا سادہ لوح بہان تک کہ رمہ کو پانی پلاتا ہوا رود کورم مین ممہ خیل مورتون کے ہاتھ سے مارا گیا تب سوہان ملک ہوا یہہ شخص بڑا دلیر اور صاحب عزم و راست گو تہا اس نے اپنی عادات اور دلیری سے قوم مین وہ رسوخ پیدا کیا کہ کل قوم وزیری خصوص شاخ احمدزئی مین ملک کلان کہلاتا تہا اور عنان اختیار اپنی قوم کی اوس کے ہاتھ مین تہی جہان چاہی حشری کو جمع کر کے لڑ اسکتا تہا چنانچہ دو دفعہ لشکر ہم قوم جمع کر کے ٹل بڈہ خیل کی بنگشون پر حملہ کیا اور تیسری دفعہ قوم مروت کی ساتہہ بمقام لکی مروت لڑائی کری ۱۸۴۷ع مین جب ولیم مورکرافٹ صاحب الوالعزم سیاح اس ملک مین آیا تو اوسکی مہمانی اور نیک سلوک اس شخص سے ہوا اور چہٹی اون کی ابتک ان کے خاندان مین موجود ہی ۱۸۴۸ع مین جب سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس ملک کا حاکم ہوا تو سوہان خان نے حاضر ہو کر اطاعت احکام صاحب ممدوح کی کری اور اس ازاد قوم وزیری کی مطیع کرنے مین اوس نے کوشش واجبی کری صاحب ممدوح نے اوسکی عزت فرمائی اور چوکی نشین کر کے دسمبر ۱۸۴۸ع مین جملہ قوم وزیری کا وزیر خطاب دیا بعد رفع شورش ملتان خلعت پانچ پارچہ معہ دستیارہ طلائی عطا فرمائی اور نیز مبلغ ۱۲۰ پنشن سالانہ بہ منظوری گورنمنٹ ۱۸۴۹ع مین تاحین حیات اوس کے مقرر ہوا سوہان خان پانچ ۱۸۵۸ع مین مرگیا اور حسب وصیت خود پہاڑ مین لیجا کر بمقام گمتی دفن کیا گیا اوس کے بعد نجیب خان بڑا بیٹا اوس کا ملک ہوا تا حال نجیب خان اپنی قوم کا بڑا ملک ہی اور ربانی خان اوس کا دوسرا بہائی بہی دلاور اور نیک آدمی ہے۔

خاندان میرزعلی خیل منڈان

اس خان سے نامی ملک میر موسن خان ہوا جس کے بعد میر عالم خان بیٹا اوس کا سکھوں کے وقت بنوں کا مشہور ملک تھا جب اوس نے ۱۸۴۸ع کی سرکشی سکھان میں شریک ہو کر گورنمنٹ انگریزی کی مخالف فریق کے ہمراہ کری اور بوقت فتح اس ضلع کے سردار اعظم خان کے ساتھ جلا وطن ہو گیا تب سے اوسکی معاش اور ملکی جاتی رہی اور بعد اوسکے شکر اللہ خان ملک ولد خوجے خان کا بجنت خفتہ بیدار ہوا جو میر عالم خان کی جگہ تپہ منڈان اور تحصیل فاطمہ خیل سوکڑی کا ملک کلان ہے میر عالم خان کو گو بحسب سفارش امیر دوست محمد خان اپنے ملک میں آنے کی اجازت ہوگئی مگر ملکی نہ ملی ۱۸۵۷ع میں میر عالم خان ملک خوست کے اندر مرگیا فی الحال شکر اللہ ملک ہے مگر اپنے فرزندوں سے تنگ اور نفاق رکھتا ہے صالح خان سفید پوش گو بے گذارہ ہے

خاندان جہنڈو خیل

شاخ جہنڈو خیل میں سے شیر مست خان نے اپنے نام کو مشہور کیا جو بعد وفات دلکس خان نورگ کا سر افسر تھا اپنی دلاوری اور مہمان نوازی سے وہ ایک بڑا مشہور ملک بنوں میں ہو گذرا ہے جب کرنیل اڈوارڈس صاحب ۱۸۴۷ع میں تشریف لایا تو ملکان کلان بنوں سے وہ شخص بھی حاضر تھا بعد وفات اوس کے گو بہت بیٹے چھوڑ مرا مگر لائق کوئی نہیں ظفر خان اوس کے بڑے فرزند کو گورنمنٹ نے ازراہ ترحم تپہ جہنڈو خیل سے رسم اور ہشتم معاف کیا جسکی آمدنی قریب ایک سو روپیہ سالانہ ہے

خاندان منداخیل سورانی

اس خاندان میں سے تذکرہ کی لایق بازید خان ملک تھا جسنے اپنی دلاوری سے افسری نورگ کی حاصل کر کے عہد سکھان میں بڑا رسوخ پیدا کیا عہد افغانی کے قبل بے شمار بیگناہ آدمیوں کے قتل ناحق اور بیتمیزی سے اوس کے نام کو ظالمانہ مشہور کر رکھا ہے سو برس سے زیادہ عمر پا کر ۱۸۶۴ع میں فوت ہوا اور اوس کا بڑا بیٹا خانصوبہ تپہ منداخیل کا ملک کلان سرکار نے مقرر کیا اسمیں بہادروں کی خوبی مفقود

زوجات سی مین پڑے بڑا اتفاق ہے اسد خان ولد بازید خان نے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین ملتانی رسالہ
مین بھرتے ہوکر ہندوستان مین خدمت گذاری سرکار کی جسکو منصب رسالداری عطا ہوا

خاندان دہرہ خیل سورانی

یہہ خاندان والے دین غرض زی نسل سورانی سی ہے مسمی حسن خان مورث اعلی انکی نے مسمات
ذہر ملک سے شادی کری تہی اوس کی سبب سے یہہ شاخ مشہور بہ دہرہ خیل ہوئی ان مین سے شاہین خان
ولد باز خان عملداری درانی مین ایک بڑا ملک تہا اور از روے سند شاہ شجاع محررہ ۱۲۲۴
ہجری معلوم ہوتا ہے کہ مبلغ پنجاہ تومان جس کا ایکہزار روپیہ ہوا تیہ والے دین سے شاہین خان
کے نام معاف تہا شاہین خان اپنے بہائی نورنگ اور بہادر خان کے ہاتہہ سے بروز عید مارا گیا
اور اوس کا لایق بیٹا قلم خان بسبب خوردسالی جان بچاکر چلا گیا مگر بالغ ہوکر اپنی باپ کے قاتلان
سے قصاص لیا اور اب قلم خان ملک ہی تبہ دہرہ خیل سے نصف ملکی کلان کا انعام اکبر
سے اوس کے نام مقرر ہے یہہ شخص راست گو اور نیک آدمی ہے عبد الصمد خان
اس کا بیٹا فارسی خوان بہی اچہا آدمی معلوم ہوتا ہے اگر آیندہ کو اچہا رہا۔

خاندان داؤدشاہ

اس قوم سے سکہون کے وقت ولاسا خان قوم کشر شاخ عیسی خیل اپنی جنگجوئی اور کرت
وسبنے تا راجند سے مشہور ملک ہو گیا تہا بعد وفات اوس کے گرچہ خوجی پسر اوس کا ملک ہے
مگر کسی کا نام نہین ظفر خان ولد پایندہ خان ملک گو ہوشیار ہی مگر بدون راست بازی ہوشیاری ناکارہ ہے

ذکر مکانات کہنہ و قدیم

اس ضلع کی حدود مین پرانے وقت کی کہنڈرات اور عمارات منہدمہ کی نشان متفرق مواضع
پر ہین اون مین سے زیادہ نمود کی جگہہ اور ذکر کے لائق ہین — اکرہ - واضح ہو کہ اکرہ
بزمان یونانی قلعہ کو کہتے ہین صدر بنون سے تخمیناً نو میل جنوب مائل شرق ایک بڑا تودہ
خاک قریب دو سو فٹ کے اونچا اور اس سے زیادہ لمبا چوڑا واقع ہے جس کو اکرہ کہتے ہین

اور اِس کے نواح مین مشرق اور مغرب دور تک عمارات منہدمہ کی نشان دکھلائی دیتے ہین
اس اگرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ قدیم مین یہہ ایک بڑا عالیشان قلعہ ہو گذرا ہے بانے
اس عمارت کے غالباً اہل یونان یعنی گریک ہین جنکی عملداری سکندر اعظم بادشاہ کے بعد بہت مدت
تک اس ملک مین رہی ثبوت اس کا یہہ ہے کہ مین نے بذات خود اس کو
چند موقع سے کہدوا کر دیکھا اور اسمین سے پورانی وقت کے سکے فلوس وغیرہ قریب دو سو عدد کے
نکلے ہین اونمین سے اکثر یونانی حروف اور علامات سے مضروب ہین اور بعضون پر سے صاف
یونانی حرف پڑھے جاتے ہین ایکطرف اسپ کی تصویر اور دوسری طرف سپاہی کی اور بعضی
پر بادشاہان گریک جو کابل کی فرمان روا تھے اون کی شبیہ منقش ہے اور جن بادشاہان کے
عہد کے یہہ سکے ملے ہین اونمین سے دو کی عملداری کو دو ہزار برس سے کچھہ اوپر عرصہ گذرا ہے تو
اس سے صاف ثابت ہے کہ ابتدا اس عمارت کی بہت پورانی ہے اور اس کے گرد مین
ایک بڑا شہر ہو گذرا ہے جسکی علامات موجود ہین اکثر ہندو راجون کے وقت کے بھی
پیسے ملے ہین جس پر ایکطرف بیل کی تصویر اور دوسرے طرف دہوتی پہیری ہوئی
اور زنار کان سے لپٹی ہوئی ہندو راجا کی تصویر منقش ہے اور بت کلان و خورد اور سنکہہ
بھی نکلے ہین جنپر سنسکرت کے حروف سے کچھہ عبارت لکھی ہے مگر یہان کے پنڈت اوسکو پڑھہ نہین
سکتے اور ایک مہر یعنی انگشتری طلائی بھی دستیاب ہوئی ہے جو اب میرے پاس ہے اور
اوس پر ہندی حروف کہدے ہوئے ہین ایک سنسکرت خوان اوس کا نام پنڈت ہری پڑہتا
ہے الا کسی تاریخ سے سال و سمت انکا معلوم نہین ہوتا ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ یونانی
لوگ بھی بت پرست تھے اور جلد ہنود سے خلط ہو کر رسوم بت پرستی مین شریک ہو گئے اور
بعد گریک کے جب ہندو راجون کی سلطنت اس ملک پر ہوئی تو اوس وقت کی یہہ ہنودی
سکے اور علامات ملتی ہین اس مین شک نہین کہ گریک سے پہلے بھی ہندو راج یہان بہت مدت
تک رہا ہے بدین سبب شبہہ گذرتا ہے کہ شاید پہلی عمارت ہو اور پیچھے سے گریک یعنی یونان نے

لوگون سے دخل کر لیا مگر یہہ شبہہ ضعیف ہی اور جو یہہ مشہور ہے کہ راجہ بہرتہہ ابن راجہ دشرت نے
جو راستے گئی بنکم سے تہا یہہ شہر اپنی اور اپنے والدہ کے نام سے باسم گنی وبرتہہ آباد
کیا غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ سب شہرت اس کا صرف آبادی موضع گنی وبہرت جو اب
بہی اکراکی قریب آباد ہے پائی جاتی ہے اور یہہ گنی اور بہرت اولاد مسمی اگر
میری قوم ہنمن رنے سے قریب پانچ سو برس ہوا کہ پہاڑ سے آکر اس موقع
پر آباد ہوئے سو یہہ دشرت سے جو تین ہزار برس سے بہی پہلے مر گیا کچہہ تعلق
نہین رکہتے صرف یہان کے ہندوون نے اپنے خود تراش بات کو مشہور کر رکہا ہے
ایسی روایت ہے کہ یہہ اکرہ جس کے نواح مین شہر موسوم ستارام تہا بہت
مدت تک آباد رہا تا وقتیکہ سلطان محمود غزنوی کی سپاہ کی ہاتہہ سے تباہ ہوا اور
جلایا گیا اب کہود واسنے سے جلاسنے کی تصدیق ہوئی ہے یعنی مسمار شدہ جگہہ مین کہودنے
سے علامت سوختہ سیاہ رنگ اور کوئلہ نکلتے ہین اور ایسی وہا سیاہ کی طرح لکیر معلوم ہوتی
جیسا کہ سقف جلکر دب گیا اور بعض بعض جگہہ ـــ استخوان آدمی بہت ایک ایک جگہہ سے ملتی ہین جیسا وبہ

یا لڑکر یا اسیطرح اکہٹی مر گئی اور چونہ خاک رنگ بن گیا ہی جو بڑے قسم کی پختہ اینٹین بہی بر آمد ہوتی ہین
اور جو اوسکی مشرقی اور جنوبی گوشہ مین ایک غار ہے اوسکی نسبت قیاس ہو سکتا ہے کہ پہلی وقت کی
نہین ہے بعد منہدم ہونے کے کسی حیوان یا انسان نے بنائی ہے جو مین بذات خود تہوڑی دور اوسکے
اندر لمبا پڑ گیا آگی جا کر نہایت تنگ و تاریک دشوار گذار ہی باعث نہ جاسکنے روشنی اور ریہہ کے
کے واپس چلا آیا پایان اوسکا معلوم نہو سکا خاک اس اکرہ کی زراعت کیواسطے بہت مفید ہے
اور لوگ نواح کے کہود کر لیجاتے ہین اور بہجائی روڑی کے ڈالتے ہین کبہی کبہی اسطرح کے کہودنے
سے قیمتی چیزین بہی ہاتہہ لگتی ہین

کافرکوٹ

دوہین ایک وہ جو عیسیٰ خیل کی علاقہ مین موضع کونڈل کے جنوب دریاے سندکے مغرب والی پہاڑ پر
ایک بڑی وسیع قلعہ کی علامات موجود ہی جسمین چند گنبذ کی طرح گول قسم کی عمارت ہی جنکی نسبت یہہ
قیاس ہوتا ہی کہ بودہ مت یعنی بودہ مذہب کے لوگ جو دو ہزار برس پیشتر زمانہ حال سی اس نواح مین آباد
تہی اونکی پرستش کی دیہہ گوپ ہین اکثر اونکی عبادت گاہ اس قسم کی ہوتی تہی اگر یہہ قیاس ٹہیک
ہو تو یہہ مکان بہی اگرہ کیطرح پورانہ ہی اور جو اسپر بطور مرمت جدید توپون کی مورچال کی علامات
معلوم ہوتی ہی یہہ پیچہی سی لوگون نے بنایا کیونکہ پہاڑ کی عمدہ اور سخت جگہہ پر واقعہ ہونے سی یہہ
موقع نازک وقت مین اس ملک کی حکام وغیرہ لوگون کی جائے پناہ تہی چنانچہ ایک روایت ہی کہ ہمایون
بادشاہ بہی اپنی بہائیون کی بی مہری کے وقت اسجگہہ پناہ گزین ہوا تہا ورنہ جسوقت یہہ عمارت
اول ہوئی تو اوس زمانہ مین توپ وغیرہ اسلحہ آتشبار کا نام ونشان بہی دنیا مین پیدا نہین تہا
جو پیسہ کہنہ اس جگہہ سی ملا ہے اوس سی بہی ہندو راج کی تصدیق ہوتی ہی ؛

دوسرا کافرکوٹ

بنون سی شمال ایک اونچی پہاڑ کو کہتی ہین جو پہاڑ تراشا ہوا دیوار قلعہ کی طرح اونچا معلوم ہوتا
ہی غالبًا یہہ بہی یونانی لوگون کا اختراع ہوگا مگر اسپر کوئی عمارت یا نشان نہین معلوم ہوتا ہے
اسواسطی یہان کے لوگ دجو نولکی خواہ دجو نوغز یعنے دختران کا پہاڑ کہتی ہین اور جو روایت کرتے ہین
کہ کبہی ناکتخدا سہ کس دختران یہان پتہر بنگئی ہین اسکو عقل قبول نہین کرتا اور بعید از قیاس ہے
حقیقت یہہ معلوم ہوتی ہی کہ خدا تعالی کی قدرت سی اس پہاڑ کی شکل اسطرح بنگئی ہی اور جو مین بڑے
بڑے ٹیلے پہاڑ کی دوسی بطور قلعہ قریب قریب معلوم ہوتی ہین نزدیک جاکر دیکہنی سی وضح ہوگا کہ اصل میں وہ نہ

روکہڑی

علاقہ میانوالی رقبہ موضع کنڈیان مین واقع ہی اور اوسمین تودہ خاک سی جو پیسہ پورانہ ملا وہ

بہی گربک کی سلطنت کے وقت کا ہی اور اس تودہ کی خاک سی شورہ بنتا ہی اور زراعت مین مٹی ڈالنی سی بہ نسبت روڑی کے زیادہ فایدہ ہوتا ہے غالبا یہہ تا قبر خاک اور جونہ ملکر پیدا ہوئے ہین لوگون مین مشہور ہے کہ کبہی اس موقع سی ایک خشت پختہ ملی تہی جسپر یہہ دوہرا زبان پنجابی لکہا تہا

دوہرا

تہیتن ترانے تہتیان عبدل نام کہاۓ * بل تلونڈی یکسان سلطان سکندر رومی ارث

آلا یاد رکہنا چاہئے کہ اگر یہہ بات سچ ہی تو بہی سکندر رومی نہین ہوگا کیونکہ لفظ سلطان اوس زمانہ مین بالکل مستعمل نہ تہا اور نیز عبدل نام بہی اوسوقت کا نہین ہوگا اور ایسی زبان اوسوقت بالکل نہین تہی اگر یہہ اینٹ بنائی گئی تو سلطان سکندر لودی کیوقت جو خاندان بہلول سی بادشاہ ہند تہا بنی ہوگی اور یہہ پورانہ مکان اوس وقت تک آباد چلا آیا ہوگا یا مسمار ہوکر کچہہ نئی عمارت بنائی ہوگی سوائی اسکی علاقہ مروٹ و ناروہون وغیرہ مین پورانی عمارات کی نشان ہین مگر قابل ذکر نہین